سلطان العاشقین

نجیبؔ نہ رہا باقی، یار کی ذات میں فنا ہو گیا
اپنے غیر سمجھ نہ سکے، کہتے ہیں کہ کیا سے کیا ہو گیا
سنو! نجیب تو کب کا مر چکا اے دوستو
یار سے جب یار مِلا، میں میں نہ رہا وہ ہو گیا

سلطان العاشقین


بسم الله الرحمن الرحيم

© All Copy Rights reserved with
SULTAN-UL-FAQR PUBLICATIONS (Regd.)
Lahore-Pakistan

نام کتاب سلطان العاشقین

ناشر سُلطانُ الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

سرورق صاحبزادی مشعل نجیب سروری قادری

بارِاوّل مارچ 2017ء

بارِدوم اکتوبر 2022ء

تعداد 500

ISBN: 978-969-2220-20-0

سُلطانُ الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

سُلطانُ الفقر ہاؤس

4-5/A - ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

www.sultan-ul-ashiqeen.com
www.sultan-ul-ashiqeen.pk
www.sultan-bahoo.com
www.sultan-ul-faqr-publications.com
E-mail: sultanulfaqrpublications@tehreekdawatefaqr.com

فہرس

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
	پیش لفظ	05
باب 01	سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس	09
باب 02	حسب اور نسب	14
باب 03	حیاتِ طیبہ	32
باب 04	تلاشِ حق اور بیعت	41
باب 05	سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس بحیثیت طالبِ مولیٰ اور عشقِ مرشد	48
باب 06	خدماتِ مرشد	59
باب 07	سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کی تلاش محرم راز اور وارثِ امانت اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو منتقلی امانتِ الٰہیہ	66
باب 08	مسندِ تلقین وارشاد اور دعوتِ فقر کا آغاز	93
باب 09	دعوتِ فقر کے لیے جدوجہد	111
باب 10	سلطان العاشقین کے تبلیغی دورے	146
باب 11	خانقاہ 1۔ خانقاہ سروری قادری 2۔ خانقاہ سلطان العاشقین اور مسجد زہراؓ	151
باب 12	فقر کے فروغ کے لیے تحریک دعوتِ فقر اور مختلف شعبہ جات کا قیام	163

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باب 13	روحانی محافل	189
باب 14	مرکزِ فقر	200
باب 15	عقیدہ سلطان العاشقین	227
باب 16	فقہی مسلک اور سلسلہ فقر	229
باب 17	سلطان العاشقین کی شخصیت قرآن وحدیث کی روشنی میں	234
باب 18	حسن وجمال	237
باب 19	محاسن واخلاق	245
باب 20	معمولاتِ زندگی	262
باب 21	تبرکات سلطان الفقر ششمؒ اور مشائخ سروری قادری اور قلمی نسخہ جات کتب سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ	274
باب 22	شرح القابات	284
باب 23	تصانیف سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس	295
باب 24	خاندان	302
باب 25	سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے خلفا	305
باب 26	سلطان العاشقین کی گھوڑوں سے محبت اور عقیدت	318
باب 27	فرمودات اور تعلیمات	330
باب 28	عارفانہ کلام	376
باب 29	کلام در شان سلطان العاشقین	381
باب 30	کرامات سلطان العاشقین	424
	استفادہ کتب	449

نوٹ: اس کتاب کے ہر باب کو مرتب کرنے کے لیے تمام مریدین، خاندانی معلومات، ملازمت کے کاغذات، تعلیمی اسناد اور دوسرے کاغذات سے تحقیق کی گئی۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے تمام عالموں کی تمام تر رعنائی، رونق اور حیات اللہ کے ان خاص مومنین اور فقرا کاملین کی نورانی ذات کی بدولت ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات سے اپنی ہی خاطر تخلیق کیا۔ یہ مومنین اور فقرا اللہ تعالیٰ سے اس قدر شدید محبت کرتے ہیں کہ اس کی محبت میں اپنی جان تک بیچ دیتے ہیں۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ عشقِ الٰہی میں ''میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام عالم کا پالنے والا ہے'' (سورۃ الانعام۔162) کے مطابق گزرتا ہے۔ یہ حیات ایسی پاک وطیب ہوتی ہے کہ اللہ اسے اپنے دیگر بندوں کے لیے نمونہ اور مثال بنا دیتا ہے تاکہ وہ بھی اپنی زندگیوں کو اسی نمونے کے مطابق ڈھالیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک اللہ کے تمام برگزیدہ بندوں کی حیات کے متعلق معلومات اپنی اصل حالت میں محفوظ ہیں۔ اللہ کے یہ محبوب جب اپنی ہر شے اللہ کے حوالے کر دیتے ہیں تو اپنی حیات بھی اللہ کے نام لگا دیتے ہیں اور اللہ ان کی حیاتِ طیبہ کی تفصیلات کو رہتی دنیا تک آنے والی نسلوں کی رہنمائی کے لیے مشعلِ راہ بنا دیتا ہے۔ ہمارے آقا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم، امامین پاک علیہم السلام، فقرا و اولیا، سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ، حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ حتیٰ کہ تمام نیک بندوں کی حیاتِ طیبہ کی تفصیلات آج تک اسی لیے محفوظ ہیں کہ ان کے بعد آنے والوں کے لیے رہنمائی و روشنی کا باعث بن سکیں۔ اللہ ایسے ذرائع خود پیدا کر دیتا ہے کہ ان کی حیات کے تمام اہم گوشے تاریخ کا ایک مضبوط اور محفوظ حصہ بن جائیں۔ کبھی ان اولیا کی اپنی مبارک زبان کے ذریعے ان کی حیات کے پوشیدہ گوشوں سے نقاب کشائی ہوتی ہے کبھی ان کے اردگرد بسنے والے اور ان کو جاننے والے لوگ ان کے متعلق تفصیلات بیان کرتے ہیں۔

اگر ایک طرف ان اولیا کی حیات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع و پیروی میں ''تمہارے صاحب نہ کبھی گمراہ ہوئے نہ راہ سے بھٹکے'' کے مطابق بالکل پاک ہوتی ہے کیونکہ اللہ نے جس حیات کو اپنے بندوں کے لیے نمونہ بنانا ہوتا ہے اُسے وہ خود گناہوں کی آلائشوں سے پاک رکھتا ہے تو دوسری طرف آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کی طرح ہی مصائب و مشکلات کا انبار بھی ان کی زندگی کا حصہ ہوتا ہے۔ ان کا تنگی و مشکلات میں زندگی گزارنے کے باوجود نہ کبھی گناہ میں ملوث ہونا، نہ اللہ سے گلہ شکوہ کرنا، ہر حالت میں صبر اور نیکی کا دامن تھامے رکھنا اس بات

کا بیّن ثبوت ہوتا ہے کہ ایسی پاک حیات رکھنے والے خالص بندے کو اللہ نے اپنے قرب کے لیے چن رکھا ہے۔ پیدائش سے وصال تک ایک روشن شمع کی مانند یہ حیات خود جل اور پگھل کر دوسروں کو اُجالا دینے کا باعث بنی رہتی ہے اور وصال کے بعد ایک سراجِ منیر بن جاتی ہے جس کا پھیلایا ہوا اجالا دوسروں کو حیات بخشتا اور راہ دکھاتا ہے۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی حیاتِ طیبہ بھی ایک ایسا روشن چراغ ہے جس کا اجالا بندگانِ الٰہی کو راہِ خدا پر آگے بڑھا رہا ہے۔ جس نگاہِ فیض سے قلوب کو تصفیہ، نفس کو تزکیہ، روح کو تجلّیہ اور مردہ دلوں کو حیات مل رہی ہے وہ خود کن مصائب وصبر آزما مراحل سے گزر کر اس مقام تک پہنچی ہوگی، اس کا اندازہ لگانا بھی عام انسان کے لیے ناممکن ہے۔ جو حیات دوسروں کو پاکیزگی اور نورانیت بخش رہی ہے وہ خود کس قدر پاک ومقدس اور نورانیت کی حامل ہوگی، اس کو فہم وادراک میں لایا ہی نہیں جا سکتا۔ البتہ آپ مدظلہ الاقدس کے مریدین ومحبین جیسے جیسے آپ کے قریب ہوتے ہیں اور آپ سے فیض حاصل کرتے ہیں، آپ کی بے انتہا خوبصورت اور شفیق ذات کے متعلق جاننے کا اشتیاق بڑھتا جاتا ہے۔ اسی اشتیاق اور تجسس کے پیشِ نظر تحریک دعوتِ فقر اور سلسلہ سروری قادری نے 2016ء کے اواخر میں یہ فیصلہ کیا کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی حیاتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو کتابی صورت میں قلمبند کیا جائے۔ اس سلسلہ میں آپ مدظلہ الاقدس کے ان قابلِ اعتماد طالبوں پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو آپ مدظلہ الاقدس کو ظاہری وباطنی طور پر قریب سے جانتے تھے اور جن میں تحریر وبیان کی صلاحیت بھی ہے۔ ٹائپنگ، پروف ریڈنگ، ایڈیٹنگ اور ڈیزائننگ میں ماہر ساتھی بھی اس کمیٹی میں شامل کیے گئے۔ لیکن اس کمیٹی میں ایک منکر اور منافق بھی شامل ہو گیا جو اس وقت تحریک دعوتِ فقر کا منتظم تھا جس نے نہ صرف اس کتاب کی اشاعت کی مخالفت کی بلکہ مکمل ہونے پر اشاعت کے لیے بھیجنے سے قبل اس میں کچھ ایسی تبدیلیاں کیں اور روایات کرنے والوں کے نام اس طرح تبدیل کیے کہ اس کے خاندان، رشتہ داروں، عزیزوں، دوستوں اور ساتھیوں کا نام بلند ہو سکے۔ بعد میں سلسلہ سروری قادری کی تعلیمات کے خلاف کام کرنے اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے حلقہ ارادت میں رہ کر سلسلہ سروری قادری سے لوگوں کو بدظن کرنے پر اس منکر ومنافق کو تحریک دعوتِ فقر اور سلسلہ سروری قادری سے نکال دیا گیا۔

کمیٹی کے باقی ممبران سلطان محمد ناصر حمید، سلطان محمد عبداللہ اقبال، پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمٰن، سلطان محمد احسن علی، محمد راشد گلزار سروری قادری اور خواتین میں سے مسز عنبرین مغیث سروری قادری، فائزہ گلزار سروری قادری اور نین تارا سروری قادری نے اپنی اپنی ذمہ داری محبت، خلوص اور محنت سے نبھائی۔

کتاب 'سلطان العاشقین' کا بارِ اوّل 18 مارچ 2017ء کو شائع ہوا اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو 21 مارچ 2017ء کے بابرکت روز تحفتاً پیش کیا گیا۔ 21 مارچ کا دِن تحریک دعوتِ فقر اور سلسلہ سروری قادری میں آپ مدظلہ الاقدس کو منتقلی امانتِ الٰہیہ کے دِن (21 مارچ 2001ء) کی یادگار کے طور پر ''میلادِ مصطفیٰؐ بسلسلہ یومِ منتقلی امانتِ الٰہیہ'' کے نام سے ہر سال نہایت جوش وخروش سے منایا جاتا ہے۔

سلطان العاشقین بارِ اوّل کی 2017ء میں اشاعت کے بعد 2022ء تک بہت سی اہم تبدیلیاں رونما ہو چکی تھیں۔ اس کے علاوہ بارِ اوّل میں

بہت سی معلومات نامکمل اور ادھوری رہ گئی تھیں۔ اس لیے بارِ دوم کے لیے ایک نئی کمیٹی تشکیل دی گئی تا کہ وہ نئے سرے سے کتاب سلطان العاشقین کو مرتب کر سکے۔ اس کمیٹی میں مندرجہ ذیل ممبران شامل ہیں:

(1) صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب
(2) سلطان محمد عبداللہ اقبال
(3) ڈاکٹر سلطان محمد حسنین محبوب
(4) سلطان محمد نعیم عباس
(5) سلطان محمد ناصر حمید
(6) سلطان حافظ محمد ناصر مجید
(7) پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمٰن
(8) سلطان محمد احسن علی
(9) سلطان محمد عبدالرحمٰن
(10) محمد راشد گلزار
(11) محمد وقار ارشاد

خواتین:

(1) صاحبزادی منیزہ نجیب
(2) صاحبزادی مشعل نجیب
(3) مسز عنبرین مغیث
(4) مسز سونیا نعیم
(5) فائزہ فہد
(6) نین تارا

اس کمیٹی نے اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے اور بارِ دوم کو مکمل کرنے کے لیے بہت محنت اور جدوجہد کی اور اس کے لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی حیاتِ طیبہ کے ہر گوشے کے متعلق معلومات حاصل کیں جس کے لیے نہ صرف آپ مدظلہ الاقدس کے متعلق پہلے سے موجود شائع شدہ مواد جمع کیا گیا بلکہ آپ کے دیرینہ ساتھیوں اور اہلِ خانہ سے انٹرویو بھی کیے گئے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے خاندانی، تعلیمی اور سرکاری ریکارڈ کا بھی جائزہ لیا گیا۔ آپ مدظلہ الاقدس کی تعلیمات و فرمودات جمع کیے گئے، تصانیف سے استفادہ کیا گیا اور

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ویب سائٹس پر موجود مواد کو بھی زیر استعمال لایا گیا۔ بہت شوق، محبت اور محنت سے تیار کی گئی آپ مدظلہ الاقدس کی مبارک ذات پر یہ اوّلین مکمل کتاب ہے۔

کتاب ہذا کے بارِ دوم کو مکمل طور پر تبدیل کر دیا گیا ہے اور تمام روایات کو درست کر دیا گیا ہے۔ اس تصنیف میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے متعلق اب تک کی تمام دستیاب تفصیلات شامل ہیں۔ بارِ اوّل میں اس منکر و منافق کی اپنے خاندان، دوستوں، رشتہ داروں اور عزیزوں کی جھوٹی عظمت کے بارے میں شامل کردہ تمام روایات بارِ دوم میں سے نکال دی گئی ہیں۔ اب صرف وہ مشاہدات کتاب کا حصہ ہیں جو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے کمالات اور کرامات سے متعلق ہیں۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی شان اس قدر اعلیٰ و برتر ہے کہ اس کا حق ادا کرنا اور اس کا مکمل احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ نہ ہی لفظوں میں اتنی طاقت ہے کہ آپ کی عظیم شخصیت کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کر سکے۔ یہ کتاب آپ مدظلہ الاقدس کے بلند مرتبہ اور عظیم شخصیت سے متعلق آپ کے محبین و معتقدین کو روشناس کرانے کی صرف ایک عاجزانہ کوشش ہے۔ اللہ پاک قبول فرمائے۔ (آمین)

بارِ دوم کی اشاعت کے ساتھ ہی بارِ اوّل کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ بارِ اوّل کی عبارت یا عبارت کے کسی حصہ کو نہ تو قانونی طور پر کسی عدالت میں پیش کیا جا سکتا ہے اور نہ تحقیقی حوالہ یا مقالہ کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اب بارِ دوم کا حوالہ ہی قابلِ قبول ہوگا۔

فقیر

صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب

معاونین خلفا سلطان العاشقین

سلطان محمد عبداللہ اقبال

ڈاکٹر سلطان محمد حسنین محبوب

سلطان محمد نعیم عباس کھوکھر

سلطان محمد ناصر حمید

سلطان حافظ محمد ناصر مجید

پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمٰن

سلطان محمد احسن علی

سلطان محمد عبدالرحمٰن

24 ستمبر 2022ء

لاہور

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باب 01

سلطان العاشقین

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ کائنات اور اس کی ہر شے اپنے اظہار اور اپنی پہچان کے لیے تخلیق فرمائی جیسا کہ حدیثِ قدسی میں اللہ فرماتا ہے:

- كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ

ترجمہ: میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں پس میں نے مخلوق کو تخلیق کیا۔

اللہ کی پہچان انسان کی تخلیق کا اصل مقصد اور اس دنیا میں اس کی آزمائش ہے۔ یہ پہچان اللہ کا دیدار اور قرب حاصل کیے بغیر ناممکن ہے۔ پہچان، دیدار اور قربِ الٰہی کی راہ ہی صراطِ مستقیم ہے جس سے بھٹکانے کے لیے شیطان انسانوں کے اندر اور باہر سے ان پر حملے کرتا رہتا ہے اور یہی وہ راہ ہے جس پر رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ ابتدائے آفرینش سے اپنے نبی اور برگزیدہ چنے ہوئے بندے بھیج رہا ہے تاکہ قیامت تک آنے والے ہر انسان کی رہنمائی کا بندوبست ہو سکے۔ خاتم النبیین، سرورِ کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے تک یہ برگزیدہ رہنما انبیا اور رسولوں کی صورت میں تشریف لاتے رہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت کی انتہا اور اختتام کے بعد یہ رہنما اولیا اللہ کی صورت میں تشریف لاتے رہے اور تا قیامت آتے رہیں گے۔ جب تک اللہ تعالیٰ اس دنیا میں 'انسان' کو بھیجتا رہے گا تب تک ان کی رہنمائی کے لیے اس 'انسانِ کامل' کو بھی بھیجتا رہے گا جو اللہ کے نور کا کامل مظہر، اس کی پہچان کا ذریعہ، خاتم النبیین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روحانی ورثہ فقر کا وارث اور ان کے طریقہ کا حامل ہو اور اللہ کے طالبوں کی اس طرح تربیت کر سکتا ہو جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کی تربیت کی اور انہیں معراج و صراطِ مستقیم کی راہ دکھائی۔ یہ ممکن نہیں کہ اللہ انسانوں کو تو اس دنیا میں آزمائش اور اپنی پہچان کے مقصد کے لیے بھیجتا رہے لیکن اس آزمائش میں کامیابی کی راہ دکھانے والا رہنما نہ بھیجے۔ اسی نظریے کو صوفیا کرام نے حقیقتِ محمدیہ سے موسوم کیا ہے۔

حضرت سیّد عبدالکریم بن ابراہیم الجیلی رحمتہ اللہ علیہ اپنی تصنیف انسانِ کامل[1] میں فرماتے ہیں:

- حقیقتِ محمدیہ ہر زمانہ میں اس زمانہ کے اکمل کی صورت میں اُس زمانہ کی شان کے مطابق ظاہر ہوتی ہے۔ یہ انسانِ کامل اپنے زمانہ میں

[1] ترجمہ فضل میراں، ناشر نفیس اکیڈمی کراچی

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خلیفہ ہوتا ہے۔

- انسانِ کامل قطبِ عالم ہے جس کے گرد اوّل سے آخر تک وجود کے فلک گردش کرتے ہیں اور وہ جب وجود کی ابتدا ہوئی اس وقت سے لے کر ابدالآباد تک ایک ہی شے ہے۔ پھر اس کے لیے رنگا رنگ لباس ہیں اور باعتبار لباس کے اس کا ایک نام رکھا جاتا ہے کہ دوسرے لباس کے اعتبار سے اس کا وہ نام نہیں رکھا جاتا۔ اس کا اصلی نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ اس کی کنیت ابوالقاسم، اس کا وصف عبداللہ اور اس کا لقب شمس الدین ہے۔ باعتبار دوسرے لباسوں کے اس کے نام ہیں۔ پھر ہر زمانہ میں اس کا ایک نام ہے جو اس زمانہ کے لائق ہوتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ انسانِ کامل کی مزید تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

- وجودِ تعینات میں جس کمال پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم متعین ہوئے ہیں کوئی اور شخص متعین نہیں ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق، احوال، افعال اور اقوال اس امر کے شاہد ہیں کہ آپ ان کمالات میں منفرد ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انسانِ کامل ہیں اور باقی انبیا و اولیا اکمل صلوٰۃ اللہ علیہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایسے ملحق ہیں جیسے کامل سے اکمل ملحق ہوتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ وہ نسبت رکھتے ہیں جو فاضل کو افضل سے ہوتی ہے لیکن مطلق اکمل انسان حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات مبارک ہی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بالاتفاق انسانِ کامل ہیں۔
- انسانِ کامل وہ ہے جو بمقتضائے حکمِ ذاتی بطور ملک واصالت اسمائے ذاتی وصفاتِ الٰہی کا مستحق ہو۔ حق کیلئے اس (انسانِ کامل) کی مثال آئینے کی سی ہے کہ سوائے آئینہ کے کوئی شخص اپنی صورت نہیں دیکھ سکتا اور نہ انسان کیلئے ممکن ہے کہ سوائے اسمِ اللہ کے آئینہ کے، کہ وہ اس کا آئینہ ہے، اپنے نفس کی صورت دیکھ سکے اور انسانِ کامل بھی حق کا آئینہ ہے اس لئے حق تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ سوائے انسانِ کامل کے اپنے اسما و صفات کو کسی اور چیز میں نہ دیکھے۔

اس حقیقت کو مزید وضاحت سے شیخِ اکبر محی الدین ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ 'فصوص الحکم' میں بیان کرتے ہیں:

- ہر زمانہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ازل سے لے کر ابد تک اپنا لباس بدلتے رہتے ہیں اور اکمل افراد کی صورت پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی جلوہ نما ہوتے ہیں۔[1]
- پس ازل سے ابد تک انسانِ کامل ایک ہی ہے اور وہ ذات صاحبِ لولاک سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات پاک ہے جو آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک کے تمام رسولوں، نبیوں، خلیفوں کی صورت میں ظاہر ہوتی رہی ہے اور ختمِ نبوت کے بعد غوث، قطب، ابدال، اولیا اللہ کی صورت میں علیٰ قدر مراتب ظاہر ہوتی رہے گی۔[2]

یہی انسانِ کامل امانتِ الٰہیہ کا حامل ہے جس کے متعلق اللہ نے قرآن میں فرمایا:

---

[1] [2] فتوحاتِ مکیہ، شرح فصوص الحکم والایقان اور شرح فصوص الحکم۔

✦ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ○ (سورۃ الاحزاب۔72)

ترجمہ: ہم نے اپنی امانت آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کی تو سب نے اس بارِ امانت کو اٹھانے سے عاجزی ظاہر کر دی لیکن انسان نے اسے اٹھالیا۔ بے شک وہ (اپنے نفس کے لیے) ظالم اور نادان ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس امانت کے مختار بھی ہیں اور اس کو اپنے حقیقی و روحانی ورثا میں منتقل کرنے والے بھی ہیں۔ یہ ممکن نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بشری حیات کے بعد اس دنیا میں ایسی کوئی ہستی ہی موجود نہ رہے جو امانتِ الٰہیہ کو سنبھالنے والی اور اللہ کی ذات وصفات کے اظہار کا ذریعہ بنے کیونکہ اس کائنات کا مقصد ہی اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا اظہار ہے اس کے کامل محبوبین کے ذریعے۔ اس امانت کے وارث وہ فقرا کاملین ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی باطنی راہ 'فقر' کی منازل طے کرتے ہوئے اس کے آخری مقام فنا فی اللہ بقا باللہ (فنا فی ھُو) پر پہنچتے ہیں جس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

❁ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه

ترجمہ: جہاں فقر کی تکمیل ہوتی ہے وہی اللہ ہے۔

فقر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فخر اور ورثہ ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا:

❁ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ فَاَفْتَخِرُ عَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے اور فقر ہی کی بدولت مجھے تمام انبیا و مرسلین پر فضیلت حاصل ہے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

✤ فقر عین ذات ہے۔ (عین الفقر)

یعنی فقر ہی ذات وصفاتِ الٰہیہ کا اظہار ہے لہٰذا امانتِ الٰہیہ درحقیقت امانتِ فقر ہی ہے۔

جب طالب یا سالک فقر کی انتہا بقا باللہ (فنا فی ھُو) پر پہنچ جاتا ہے تو جملہ صفاتِ الٰہی سے متصف ہو کر ''انسانِ کامل'' کے مرتبہ پر فائز ہوتا ہے اور وہی امانتِ الٰہیہ کا حامل ہوتا ہے۔ اس کائنات کے کامل ترین انسان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کے مظہرِ اُتم ہیں۔ حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

✤ انسانِ کامل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور دیگر تمام (فقرا کاملین) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلے سے مراتب بمراتب (وصالِ الٰہی اور کاملیت کے) اس مقام پر پہنچے۔ (عین الفقر)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اِذن کے بغیر کسی انسان کو امانتِ الٰہیہ منتقل نہیں ہو سکتی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے خزانۂ فقر خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو منتقل ہوا اور آپ اُمتِ محمدیہ میں فقر کی پہلی سلطان (سلطان الفقر اوّل) ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ

نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فقر کی وراثت پائی اور اُن سے ہی فقر اُمت کو منتقل ہوا اس لیے آپ رضی اللہ عنہٗ بابِ فقر ہیں۔ پھر یہ منتقل در منتقل ہوتا ہوا شہسوارِ فقر غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ تک پہنچا۔ پھر خزانۂ فقر سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ تک پہنچا۔ اب جب بھی امانتِ الٰہیہ منتقل ہوتی ہے تو آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس انسان کو سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کے حوالہ کرتے ہیں اور پھر وہاں سے اُسے امانتِ الٰہیہ یا خزانہ فقر کیلئے حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا پڑتا ہے۔ وہاں سے اُسے اس زمانہ کے انسانِ کامل (مرشد کامل) کی بارگاہ میں پہنچا دیا جاتا ہے۔ قیامت تک یہ خزانہ اس کے مختارِ کل صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اجازت اور مہر سے اسی ترتیب سے منتقل ہوگا۔

امانتِ الٰہیہ کا حامل مرشد اگر طالب کو مل جائے تو فقر کی انتہا پر پہنچنا کوئی مشکل مرحلہ نہیں ہے۔ اس مرشد کی شان یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ پہلے دِن ہی طالب کو ذکر کے لیے سلطان الاذکار اسمِ اعظم ''ھُو'' عطا کر دیتا ہے اور تصور کے لیے اسمِ اللہ ذات کا نقش عطا فرماتا ہے۔ چونکہ وہ اسمِ اللہ ذات کا حامل اور مظہر ہوتا ہے اس لیے طالب کو اسمِ اللہ ذات کے تصور سے مرشد کا تصور حاصل ہوتا ہے، یہی اس کے کامل ہونے کی نشانی ہے۔ اگر طالب کو ایسا مرشد مل جائے جو تصورِ اسمِ اللہ سے 'ذات' کا تصور عطا فرمائے تو فوراً دامن پکڑ لے لیکن اس کو تلاش کرنا مشکل ہے کیونکہ وہ غیر معروف ہوتا ہے البتہ وہ ہر دور میں موجود ضرور ہوتا ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اس مرشد تک صرف وہی طالب پہنچتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی پہچان، دیدار اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کی سچی طلب لے کر گھر سے نکلتے ہیں۔

یہی انسانِ کامل صاحبِ مسمّٰی مرشد کامل اکمل نور الہدیٰ، حاملِ امانتِ الٰہیہ اور خزانۂ فقر کا مالک، امامِ زمانہ اور نائبِ رسول ﷺ ہوتا ہے۔ اس کی تلاش اور اس کے ذریعے اللہ کی معرفت حاصل کرنا فقرا نے فرض قرار دیا ہے۔ طالبِ مولیٰ پر اس کی تلاش فرض ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے:

- مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَاتَ مَيْتَةً جَاهِلِيَّةً (مسلم 4793)

ترجمہ: جو شخص اس حالت میں مرا کہ اسکی گردن میں امامِ وقت (مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ) کی بیعت نہیں وہ جہالت کی موت مرا۔

- مَنْ مَاتَ بِغَيْرِ اِمَامٍ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً (مسند احمد 12144)

ترجمہ: جو شخص امام (مرشد) کے بغیر مرا وہ جاہلیت کی موت مرا۔

اس دور کے طالبانِ مولیٰ نے اس زمانہ کے انسانِ کامل اور امام الوقت کو جس بابرکت ہستی کی صورت میں پہچانا وہ عظیم ذات سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی ہے جو سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کے سلسلہ قادری، جسے حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے سلسلہ سروری قادری کے نام سے عروج عطا فرمایا، کے موجودہ شیخِ کامل ہیں اور سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے بعد امانتِ الٰہیہ کے حامل مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ اور سلسلہ سروری قادری کے موجودہ امام و سربراہ ہیں۔

اسمِ گرامی، کنیت اور القابات



والدین نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا اسمِ گرامی نجیب الرحمٰن رکھا۔ نجیب کے معنی بزرگ، شریف اور عزت دار کے ہیں۔ آپ کے مرشد پاک سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ نے محبت سے آپ مدظلہ الاقدس کو آپ کے صاحبزادے محمد مرتضٰی کی نسبت سے ''ابوالمرتضٰی'' کی کنیت عطا کی۔

آپ مدظلہ الاقدس کی شان اور روحانی مقام اور فقر کے لیے آپ کی خدمات کو سراہنے کے لیے مجلسِ محمدی سے آپ مدظلہ الاقدس کو سلطان محمد، سلطان العاشقین، شبیہِ غوث الاعظم، آفتابِ فقر اور شانِ فقر جیسے عظیم الشان القابات سے نوازا گیا ہے۔[1]

[1] آپ مدظلہ الاقدس کے القابات کی شرح صفحہ 284 پر دی گئی ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باب 02

حسب اور نسب

ارشادِ باری تعالیٰ ہے ''اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور ہم نے تمہیں قبیلوں اور قوموں میں تقسیم کیا تا کہ ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ تم میں اللہ کے نزدیک زیادہ مکرم اور عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے۔'' (سورۃ الحجرات۔13)

اس آیتِ مبارکہ سے جہاں تمام انسانوں کا اولادِ آدم ہونے کی حیثیت سے برابر ہونا اور عزت و شرف کا معیار تقویٰ ہونا ثابت ہوتا ہے وہیں یہ حقیقت بھی ظاہر ہوتی ہے کہ انسانوں کا قبیلوں اور قوموں میں تقسیم ہونا عین مشیّتِ الٰہی کے مطابق ہے اور یہ تقسیم بلا وجہ نہیں بلکہ اس میں بھی اللہ کی بہت سی حکمتیں پوشیدہ ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ قبیلہ اور قوم کے ذریعے فرد کی پہچان ہو۔ فرد کی پہچان سے صرف یہ مراد نہیں کہ اس کا اور اس کے باپ دادا کا نام معلوم ہو جائے بلکہ 'پہچان' میں بہت سے عوامل شامل ہیں مثلاً یہ کہ جس قوم سے اس فرد کا تعلق ہے وہ اخلاقی طور پر کن خصوصیات کی حامل ہے، اس کے اسلاف کن روایات کے امین ہیں اور ان سے کون کون سے کارنامے منسوب ہیں، انہوں نے کن کن شعبہ ہائے زندگی میں اعلیٰ کارکردگیوں کا مظاہرہ کیا یا وہ کن شعبوں میں کامیابیاں حاصل کرتے رہے وغیرہ۔ آباؤ اجداد کی یہ خصوصیات اور کامیابیاں نہ صرف اس قوم کی نئی نسل کی پہچان بنتے ہیں بلکہ اس کے اسلاف کی اعلیٰ روایات نئی نسل کی انہی روایات کے مطابق تربیت اور رہنمائی کا باعث بھی بنتی ہیں۔ بزرگوں کے کارنامے نہ صرف نئی نسل میں احساسِ تفاخر پیدا کرتے ہیں بلکہ انہیں بھی ایسے ہی کارنامے سرانجام دینے کی ترغیب دیتے ہوئے ان کا خون گرماتے ہیں۔ آباؤ اجداد کے اعلیٰ کارناموں سے متاثر (Inspire) ہونا قوموں کے زندہ ہونے کی علامت ہے۔ انہی وجوہات کی بنا پر ''نسب دانی'' مہذب اور تعلیم یافتہ معاشروں میں ایک خاص فن اور ایک بڑے تعلیمی شعبے کے طور پر جانا جاتا رہا ہے۔ البتہ آبادی کے بہت زیادہ وسیع پیمانے پر پھیل جانے اور ترقی کی نئی نئی صورتیں پیدا ہو جانے کے بعد 'نسب دانی' کی وہ اہمیت نہیں رہ گئی جو آج سے دو تین سو سال پہلے تھی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قبیلہ قریش کی شاخ بنو ہاشم سے ہیں جو کائنات میں نسب کے لحاظ سے سب سے افضل ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

- اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں کنانہ کو برگزیدہ بنایا اور کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو برگزیدہ بنایا۔ (مسلم شریف)

www.sultan-ulfaqr-publications.com

- اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا تو مجھ کو اُن کے سب سے اچھے گروہ میں بنایا۔ پھر قبیلوں کو چنا تو مجھ کو سب سے اچھے قبیلے میں بنایا۔ پھر گھروں کو چنا تو مجھے سب سے اچھے گھر میں بنایا۔ پس میں روح وذات اور اصل کے لحاظ سے اُن سب سے اچھا ہوں۔ (ترمذی شریف)
- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا فرمایا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا سوانہوں نے لوگوکو دو اقسام میں بانٹ دیا۔ ان میں سے ایک قسم عرب اور دوسری عجم بنائی اور عرب میں اللہ تعالیٰ کے منتخب لوگ تھے۔ پھر عربوں کو دو قسموں میں بانٹا تو یمن کو ایک قسم بنایا اور مضر کو ایک قسم بنایا اور قریش کو ایک قسم بنایا اور اللہ تعالیٰ کے منتخب لوگ قریش میں تھے پھر مجھے قریش میں سے بہترین افراد میں پیدا فرمایا۔ ان میں سے (سب سے افضل) میں ہوں۔'' (طبرانی)
- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہٗ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ''مومن کبھی بھی عربوں سے بغض نہیں رکھتا۔'' (طبرانی)

نسب اور حسب میں فرق

نسب دراصل آدمی کی اصل اور نژاد (نسل) کو کہتے ہیں یعنی وہ کس فرد کی اولاد ہیں جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پردادا ہاشم سے ان کی نسل قبیلہ ''بنو ہاشم'' کے نام سے آگے بڑھی اور ہاشم کے بھائی عبد شمس سے ان کی نسل ''بنو اُمیہ'' کے نام سے آگے بڑھی۔ نسب کا آغاز عموماً ایک ہی فرد کی اولاد کے آگے بڑھنے اور پھیلنے سے ہوتا ہے یا یوں کہا جائے کہ ایک نسب رکھنے والے افراد کا تعلق بالآخر جا کر ایک ہی فرد پر جڑ جاتا ہے۔ جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نسب بالآخر جا کر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے جڑ جاتا ہے اور آپ ﷺ ''بنی اسمٰعیل'' کی قوم سے کہلاتے ہیں جبکہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بھائی حضرت اسحاق علیہ السلام سے ''بنی اسرائیل'' کی قوم چلی جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیا تشریف لائے۔

حسب اُس شرف و بزرگی یا فضیلت کا نام ہے جو کسی نسل کے کسی ایک خاص شخص کی دانشمندی، تقویٰ، علمیت، سلطنت، دولت مندی، نبوت، فقر و درویشی یا کسی اور فضیلت کے سبب اسکے خاندان میں ہمیشہ یا چند پشت تک باقی رہے۔ ابنِ خلدون لکھتا ہے 'حسب' عموماً چوتھی پشت میں زائل ہو جاتا ہے کیونکہ جو شخص خاندان کا بانی ہوتا ہے اس کو معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کتنی مشقتوں اور محنت کے بعد یہ مقام، عزت اور وقار حاصل کیا ہے اس لیے وہ ان محاسن اور خوبیوں کو جن کی وجہ سے اور جن کے ذریعے سے اس کے خاندان اور اس کو یہ 'حسب' یعنی بزرگی اور امتیاز حاصل ہوا ہے، کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ پھر بیٹا جس نے باپ کا طریقہ دیکھا ہے، اُن محاسن اور خوبیوں کی قدر و حفاظت بھی کرتا ہے اور کافی حد تک انہیں اپنانے کی کوشش بھی کرتا ہے لیکن باپ اور بیٹے میں وہی فرق ہوتا ہے جو دیکھنے اور سننے (حق الیقین اور علم الیقین) والے میں ہوتا ہے۔ اب تیسری نسل آتی ہے وہ محض تقلیداً باپ دادا کی راہ اختیار کرتی ہے لیکن اب تک خاندانی عظمت کا طلسم ویسا ہی بندھا رہتا ہے۔ بظاہر دادا اور پوتے میں فرق معلوم نہیں ہوتا مگر اب 'حسب' یعنی بزرگی و شرف صرف نام کو رہ جاتا ہے عملاً نہیں۔ چوتھی نسل میں یہ طلسم بھی ٹوٹ جاتا

ہے۔ یہ نسل خیال کرتی ہے کہ ہمارے خاندان کی عزت ہمارے بزرگوں کی کوششوں سے حاصل نہیں ہوئی بلکہ ابتدائے آفرینش سے ہی یہ خاندان اسی طرح ممتاز چلا آرہا ہے۔ اسی زعم میں اپنے آپ کو اپنے خاندان، قبیلے اور قوم سے بالاتر سمجھنے لگتے ہیں اور ان خوبیوں کو فراموش کر دیتے ہیں جن کے سبب ان کے خاندان کی عزت وتکریم ہوتی تھی۔ چوتھی پشت کی پابندی باعتبار اکثریت لگائی ہے مگر بعض خاندان اس سے پہلے ہی بگڑ جاتے ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ پانچویں اور چھٹی پشت تک حسب بنا رہے۔''

نسب اور حسب پر تکبر

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے زمانے میں ہر پڑھا لکھا شخص نسب دانی کی تعلیم ضرور حاصل کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ اس وقت عرب کے چالیس پڑھے لکھے افراد میں سے ایک تھے اور ان کا خاندان نسب دانی کے فن کے لیے جانا جاتا تھا۔ اس زمانے میں ہر فرد کے شجرۂ نسب کو محفوظ رکھنا لازمی سمجھا جاتا تھا۔ آج اگرچہ شجرۂ نسب محفوظ رکھنا بہت ضروری نہیں سمجھا جاتا پھر بھی بہت سی اقوام کے لوگ اپنے دین کے بعد اپنی قوم سے نسبت کو اپنے لیے باعثِ فخر جانتے ہیں۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ اپنی اکثر تصانیف میں اپنے قبیلے ''اعوان'' کا تذکرہ خصوصاً کرتے ہیں کیونکہ ان کیلئے یہ بات باعثِ فخر ہے کہ اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی (غیر فاطمی) اولاد ہیں۔ چنانچہ اپنے اسلاف کی اعلیٰ روایات، خصوصیات اور کارناموں کی بنا پر اپنی قوم پر فخر کرنا بے جا یا غیر اسلامی نہیں البتہ اس میں غرور اور تکبر یا دیگر اقوام کے لیے حقارت کا عنصر شامل ہونا غلط ہے۔ تکبر کی ایک قسم اعلیٰ حسب ونسب والے کا اپنے سے کم نسب والے کو حقیر اور کم تر سمجھنا اور اس سے نفرت کرنا ہے۔

- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے ''لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے باپ دادا کے نام پر تکبر کرنا چھوڑ دیں ورنہ اللہ ان کو نجاست کے کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل کر دے گا۔'' (ابوداؤد، ترمذی)
- مسند احمد بن حنبلؒ میں حضرت ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''چار باتیں میری اُمت میں زمانہ جاہلیت کی ہیں: (۱) حسب ونسب پر تکبر کرنا (۲) دوسروں کے نسب میں طعن کرنا (۳) بارش کو تاروں کی طرف منسوب کرنا (۴) میت پر نوحہ کرنا۔

حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ احیاء العلوم (جلد سوم) میں تحریر کرتے ہیں:

- ایک تکبر اعلیٰ حسب ونسب والے کا اپنے سے کم نسب والے کو حقیر اور کم تر تصور کرنا ہے خواہ وہ علم وعمل اور تقویٰ میں اس سے بڑھ کر ہی کیوں نہ ہو۔ نسب کا تکبر بعض لوگ اتنا زیادہ کرتے ہیں کہ جیسے دوسرے لوگ ان کے غلام ہیں۔ ان سے میل جول رکھنے اور ان کے پاس بیٹھنے سے بھی نفرت کرتے ہیں۔ موقع بے موقع نسب کا یہ تفاخر ان کی زبان پر جاری رہتا ہے۔ دوسرے لوگوں کے بارے میں ان کا کہنا ہوتا ہے کہ ''ان کی کیا اصل ہے؟ میں فلاں کا صاحبزادہ اور فلاں کا پوتا ہوں۔ ان جیسوں کی کیا مجال کہ میرے سامنے بات بھی کر سکے یا میری طرف نگاہ بلند کر

کے دیکھ سکے۔ نفس کے اندر نسب ایک ایسی چھپی ہوئی رگ (بیماری) ہے کہ اس سے اعلیٰ نسب والے خالی نہیں ہوتے خواہ وہ نیک بخت اور عقلمند ہی کیوں نہ ہوں۔ حالتِ اعتدال میں تو اسے ظاہر نہیں کرتے مگر غصہ اور غضب کے غلبے کے وقت ان کا نورِ عقل تاریک ہو جاتا ہے اور ان سے یہ بات ظاہر ہو جایا کرتی ہے۔ (احیاء العلوم)

درج ذیل حدیث شریف میں بھی اس عمل کی مذمت کی گئی ہے:

- ایک صحابیؓ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا ''یارسول اللہ ﷺ کیا اپنی قوم سے محبت رکھنا بھی عصبیت میں داخل ہے۔'' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ''نہیں بلکہ عصبیت یہ ہے کہ انسان ظلم میں اپنی قوم کا مددگار ہو۔'' (ابن ماجہ)
- حضرت ورثلہ بن اشفعؓ نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ عصبیت کیا ہے؟'' فرمایا ''ظلم میں اپنی قوم کا مددگار ہونا۔''
- سنن ابی داؤد میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ''جس نے (لوگوں کو) قوم پرستی کی طرف بلایا وہ ہم میں سے نہیں۔''

نسب وحسب کا اسلامی نظریہ

نسب کے لحاظ سے تمام بنی نوع انسان ایک باپ حضرت آدم علیہ السلام اور ایک ماں حضرت حوا سلام اللہ علیہا کی اولاد ہیں۔ ایک کو دوسرے پر کسی طرح کی فوقیت اور ترجیح حاصل نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! آگاہ رہو اور غور سے سنو، تمہارا ربّ ایک ہے اور غور سے سنو تمہارا باپ ایک ہے اور کان کھول کر سن لو عربی کو عجمی پر اور گورے کو کالے پر (محض نسل، نسب، قوم، وطن، علاقہ کی وجہ سے) کوئی فضیلت نہیں ہے۔ اگر کسی کو فضیلت حاصل ہے تو وہ صاحبِ تقویٰ (صاحبِ فقر) کو ہے۔''

بابِ فقر امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

- اَلنَّاسُ مِنْ جِهَةِ التَّمْثَالِ اَكْفَاءُ اَبُوْهُمْ اٰدَمُ وَالْاُمُّ حَوَّا

ترجمہ: انسان باعتبار پیکر عنصری ایک دوسرے کے ہمسر ہیں ان کے باپ آدم اور ماں حوا ہیں۔

نسب کے لحاظ سے تمام انسان برابر ہیں کسی کو کسی پر کوئی برتری حاصل نہیں۔ جو فوقیت یا بڑائی کسی کو حاصل ہے وہ حسب کے لحاظ سے ہے نسب کے لحاظ سے نہیں۔ اور اگر حقیقت سمجھنا ہو تو انسان کی قدر جوہر سے ہے نہ کہ نسب سے۔ ہاں اگر جوہر بھی ہو اور حسب بھی تو اعلیٰ نسب سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے۔

ارشادِ مصطفیٰ ﷺ ہے:

- مَنْ سَلَكَ عَلٰى طَرِيْقِيْ فَهُوَ اٰلِيْ

ترجمہ: جو میرے راستہ (فقر) پر چلا وہی میری آل ہے۔

راہِ فقر پر چلنے والے انہی لوگوں کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

- فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ (سورۃ بنی اسرائیل۔21)

ترجمہ: ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت عطا کی۔

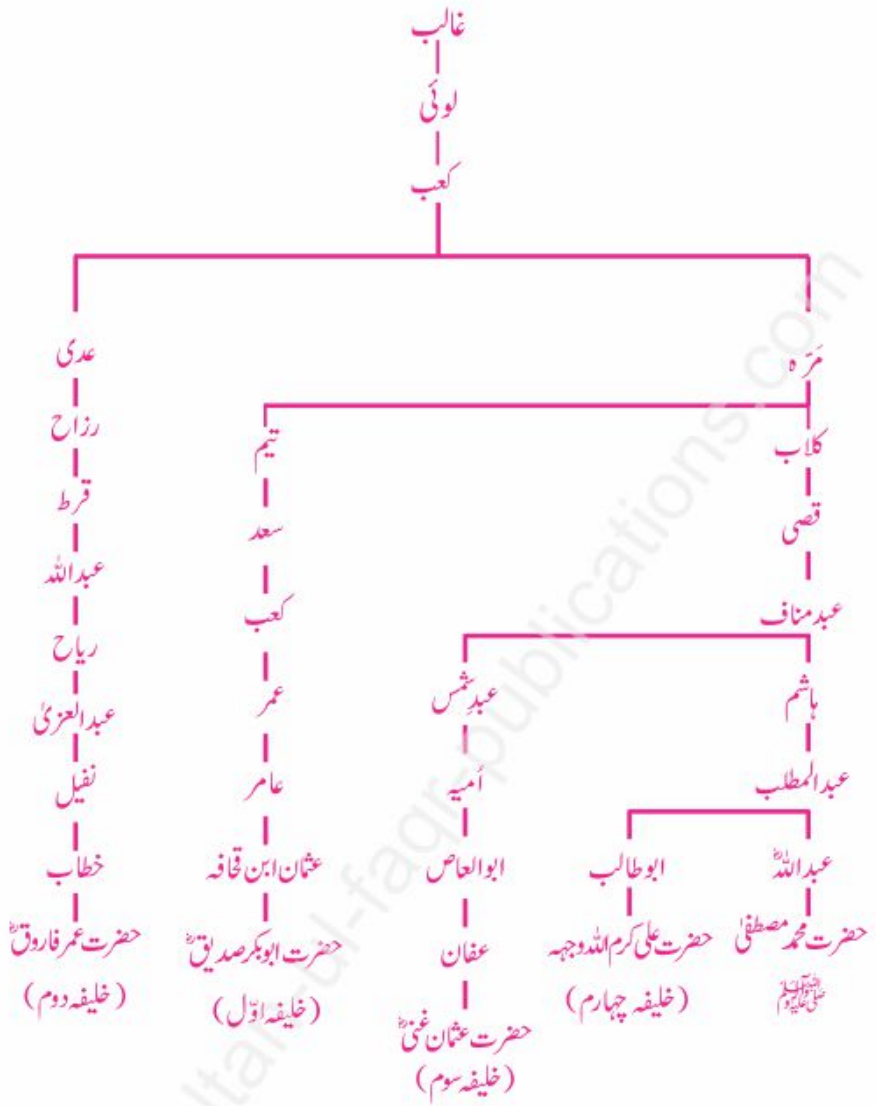
✦ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ (سورۃ الزخرف۔32)

ترجمہ: اور ہم نے بعض کو بعض پر درجہ میں بلند کیا۔

مزید تفصیل بیان کرنے سے قبل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شجرۂ نسب بیان کرنا ضروری ہے۔ بعض علمائے انساب نے حضور نبی اکرم ﷺ کا شجرۂ نسب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہٗ سے حضرت آدم علیہ السلام تک بیان فرمایا ہے اور بعض نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہٗ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک۔ لیکن محقق اور مُسلّم قول یہ ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہٗ سے عدنان تک شجرۂ نسب بلا شک وشبہ درست اور صحیح ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنا شجرۂ نسب بیان فرماتے تو عدنان پر ختم کر دیتے اس سے آگے تجاوز نہ فرماتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ بھی اپنا شجرۂ نسب عدنان تک بیان کرتے اور فرماتے اس سے اوپر کا ہمیں علم نہیں ہے۔ لیکن اس بات پر تمام اہلِ تحقیق اور اصحابِ تاریخ متفق ہیں کہ عدنان کے جدِّ اعلیٰ سیّدنا اسماعیل علیہ السلام ہیں جو سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کے فرزند ہیں۔ ہم بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شجرۂ نسب عدنان سے شروع کرتے ہیں:

عدنان
|
معد
|
نزار
|
مضر
|
الیاس
|
مدرکہ
|
خزیمہ
|
کنانہ
|
نضر
|
مالک
|
فہر (قریش)
|

www.sultan-ul-faqr-publications.com



احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اپنا حسب ونسب جس میں تکبر اور فخر وغرور نہ ہو، جاننا اور اسے بہترین الفاظ میں بیان کرنا سنتِ رسولِ مقبول ﷺ بھی ہے اور اچھی قوم میں پیدا کرنے پر اللہ کا شکر ادا کرنے کا ایک ذریعہ بھی۔ اسی سنت پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب میں مرشد پاک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے حسب ونسب کی تفصیل بیان کرنے کی جسارت کی جارہی ہے تاکہ ان کے مریدین اور عقیدت مندان کے متعلق ظاہری معلومات سے بھی آگاہ ہوسکیں۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نسلی تفاخر کے بالکل قائل نہیں۔ آپ نے تمام زندگی اپنے نام کے ساتھ کبھی بھی اپنی قوم یا گوت کا لاحقہ نہیں لگایا۔ آپ کا مسلک تقویٰ ہے۔ جب بھی آپ سے آپ کی قوم یا گوت کے متعلق سوال پوچھا جاتا ہے تو جواب میں بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر پڑھ دیتے ہیں:

بلھے شاہؒ دی ذات نہ کائی　　میں شوہ عنایتؒ پایا اے

مفہوم: بلھے شاہؒ کی کوئی ذات نہیں بلکہ جو میرے مرشد عنایت شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں میں وہی ہوں۔ میری جو بھی عزت و مقام ہے وہ میرے مرشد سے میری نسبت کی وجہ سے ہے

آپ مدظلہ الاقدس کا حسب ''فقر'' ہے جو آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فخر اور نایاب ورثہ ہے۔ فقر اس کائنات کی بہترین نعمت اور بزرگی، شرافت و نجابت اور حسب کا اعلیٰ ترین معیار ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنے خاندان کے لیے ''فقر'' کا حسب اور شرف کمانے والی بزرگ ذات خود ہیں۔ نسبی لحاظ سے آپ مدظلہ الاقدس کا تعلق قوم ارائیں سے ہے۔ ولایت اور برگزیدگی اس قوم میں پہلے بھی کئی بزرگانِ دین کو عطا ہوئی۔ بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد شاہ عنایت حسین رحمۃ اللہ علیہ، شیرِ ربانی حضرت میاں شیر محمد (شرقپور شریف)، سائیں کرم الٰہی المعروف کاواں والی سرکار بھی ارائیں قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ اس کے علاوہ ارائیں قوم سے تعلق رکھنے والے اولیا کرام کی تعداد ان گنت ہے (تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں ''سلیم التواریخ'' اور ارائیں قوم سے متعلق دوسری کتب)۔ عرب سے ہندوستان آنے کے بعد یہ قوم ملتان اور اوچ (موجودہ ضلع بہاولپور میں ہے) کے علاقہ میں مقیم ہوئی اور وہاں آج بھی ان کے اولیا کرام کی سینکڑوں قبریں اور مزارات موجود ہیں۔

اگرچہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے بزرگ، خصوصاً آپ مدظلہ الاقدس کے پردادا اور والد بھی زہد و ریاضت میں یکتا روزگار اور اعلیٰ درجات کے حامل تھے لیکن موجودہ دور میں اس قوم کے کامل اکمل ولی اور باعثِ فخر و بزرگی آپ مدظلہ الاقدس کی ہی ذات ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کو نعمتِ فقر و ولایت نسبی وراثت کے طور پر نہیں ملی بلکہ آپ نے اپنی بے مثال جدوجہد، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنے مرشدِ پاک سے بے پایاں خلوص اور عشق کی بدولت اس کمال کو حاصل کیا۔

حسبی لحاظ سے تو آپ مدظلہ الاقدس کا تعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث پاک مَنْ سَلَكَ عَلٰى طَرِيْقِيْ فَهُوَ اِلَيَّ ترجمہ: ''جو میرے راستہ (فقر) پر چلا وہی میری آل ہے''، کے مطابق کائنات کے اعلیٰ ترین حسب سے ہے ہی لیکن نسبی طور پر بھی آپ مدظلہ الاقدس کی قوم ارائیں کا شمار اعلیٰ اقوام میں ہوتا ہے۔

ارائیں قوم کا تاریخی پس منظر

عوام الناس میں ارائیں قوم کے پسِ منظر کے متعلق مختلف نظریات رائج ہیں لیکن ایک بات جو متفق علیہ اور بعد از تحقیق ثابت ہے وہ یہ ہے کہ یہ قوم عربی النسل ہے اور 92ھ (712ء) میں محمد بن قاسم کے ساتھ ہندوستان میں داخل ہوئی۔

نظریہ الراعی

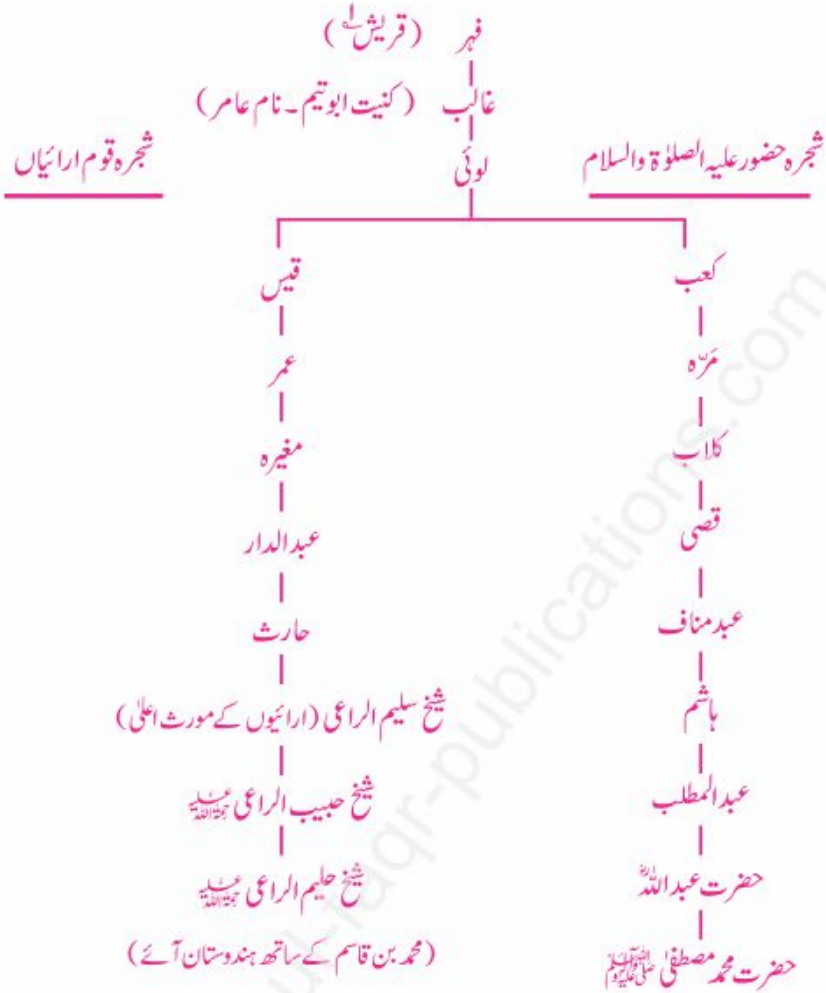
محمد بن قاسم بنو اُمیہ کے زمانے میں حجاج بن یوسف کے حکم سے ہندوستان پر حملہ آور ہوا۔ اس زمانے میں اسلامی ریاست روز بروز پھیل رہی تھی

اور مسلمان جہاں جاتے اسلامی تعلیمات کو پھیلاتے اور اپنے حسنِ اخلاق و تبلیغِ دین سے لاکھوں لوگوں کو مسلمان کرتے۔ اس دور میں اسلامی لشکر جس علاقے کو بھی فتح کرتا وہاں اپنی آبادیاں بھی قائم کرتا۔ اسلامی لشکر میں نہ صرف فوج بلکہ تقریباً تمام شعبہ ہائے زندگی کے لوگ شامل ہوتے کیونکہ فوج کو اس علاقے میں چند دن نہیں بلکہ مہینوں یا سالوں قیام کرنا پڑتا تھا۔ ایک آبادی کے قیام کے لیے جن جن پیشہ ور ماہرین اور کارکنان کی ضرورت ہوتی وہ سب اس لشکر میں ساتھ ہوتے اور خصوصاً ہر لشکر میں تبلیغِ دین کے لیے علمائے دین بھی موجود ہوتے کیونکہ فوج کا کام تو صرف علاقہ فتح کرنا ہوتا تھا۔ دین کی تبلیغ کرنا فوج کا نہیں بلکہ علما و صوفیا کا کام تھا۔ قومِ ارائیاں کے بزرگ محقق صوفی محمد اکبر علی جالندھری جنہوں نے اس قوم کے پسِ منظر پر پہلی بار تحقیق کو کتابی صورت میں 'سلیم التواریخ' کے نام سے 1919ء میں شائع کیا، تحقیقاً یہ بات رقم کرتے ہیں ''ارائیوں کا تعلق ان عربوں کی نسل سے ہے جنہوں نے محمد بن قاسم کی ہمراہی میں سندھ فتح کیا۔ قوم اراعین کے بزرگ شیخ سلیم الراعی مثل دیگر عربوں کے یزیدی مظالم سے تنگ آ کر مدینہ سے ہجرت کر کے شام کی طرف (موجودہ عراق) چلے آئے تھے اور دریائے فرات کے کنارے قیام کر کے عربوں کا آبائی پیشہ گلہ بانی شروع کر دیا۔ اسی گلہ بانی کے سبب شیخ سلیم 'الراعی' کے نام سے مشہور ہوئے۔''

''راعی'' سے مراد نگہبان ہے جیسا کہ حدیثِ پاک ہے کہ اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ ترجمہ: ''خبردار رہو تم سب راعی (نگہبان) ہو اور تم سب سے اپنی اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔'' گلہ بانی بیشتر انبیا اور اولیا کا پیشہ رہا ہے اور ہمارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رہائش کے دوران گلہ بانی کی۔ گلہ بان چونکہ اپنے گلے کا نگہبان ہوتا ہے اس لیے عربی میں ''راعی'' کہلاتا ہے۔

صوفی اکبر علی کی تحقیق کے مطابق ارائیں حضرت سلیم الراعی رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے حضرت حبیب الراعی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ہیں اور انہی کا نام ''الراعی'' ان کی اولاد اور قبیلے کی پہچان بنا جو زمانے کے ساتھ تبدیل ہوتے ہوتے راعین، اراعین اور پھر ارائیں بن گیا۔ شیخ حبیب الراعی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند شیخ حلیم الراعی محمد بن قاسم کے ساتھ تبلیغِ دین کے مقصد سے ہندوستان تشریف لائے۔

حضرت حبیب الراعی رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ درجات کے حامل تابعی بزرگ ولی ہیں جنہوں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے فیض حاصل کیا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اصحابِ صفہ میں سے ہیں اور ''صُفّہ'' ہی تصوف اور فقر کی بنیاد ہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باطنی علوم کے حامل اور سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد شیخ اور ان کے روحانی وارث ہیں۔ 'سلیم التواریخ' کے مصنف نے حضرت شیخ حبیب الراعی رحمۃ اللہ علیہ کے والد شیخ سلیم الراعی رحمۃ اللہ علیہ کا شجرۂ نسب مولانا محمد خان قندھاری کی کتاب 'تذکرۃ الاخوان فی ذکر عمدۃ البیان' سے نقل کیا ہے اور اس شجرۂ نسب کے مطابق قوم ارائیاں کے بزرگ حضرت سلیم الراعی رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ چھٹی پشت پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جا ملتا ہے۔



قومِ ارائیاں کے جَد شیخ حبیب الراعی رحمۃ اللہ علیہ ایک باکمال بزرگ تھے۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کشف المحجوب میں ان کے متعلق بیان کرتے ہیں:

ان اولیا اللہ میں ایک بلند مرتبہ کے فقیر اور تمام اولیا کے امیر ابوحلیم حبیب بن سلیم الراعی رحمۃ اللہ علیہ مشائخ کرام کے درمیان بہت بلند مرتبہ رکھتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بزرگ ہونے کی علامات اور دلائل ہر حال کے لحاظ سے بہت زیادہ ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہٗ کے ساتھیوں میں سے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ (ترجمہ: مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے)۔ حضرت حبیب بن سلیم الراعی رحمۃ اللہ علیہ بھیڑ بکریوں کے مالک تھے اور دریائے فرات کے کنارے پر آباد تھے۔ ان کا طریقہ گوشہ نشینی کا تھا۔ ایک بہت بڑے پارسا روایت کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ ان کے پاس گیا تو حبیب بن سلیم رحمۃ اللہ علیہ نماز پڑھ رہے تھے اور ایک بھیڑیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بکریوں کی حفاظت کر رہا تھا۔ میں نے اپنے دِل میں کہا کہ اِس بزرگ کی زیارت کرنی

[1] فہر قریش کے جد ہیں جن سے قبیلہ قریش شروع ہوا۔ ان سے اوپر کے شجرہ والے کنانہ کہلاتے ہیں۔ قبیلہ قریش کی بعد میں دس شاخیں بن گئیں بنو ہاشم، بنی امیہ، بنی نوفل، بنی عبدالدار، بنی اسد، بنی تمیم، بنی مخزوم، بنوعدی، بنی جرہم اور بنی سہم۔

چاہیے کیونکہ میں ان کے اندر کامل ہونے کی نشانی دیکھ رہا ہوں۔ کچھ وقت میں وہاں ٹھہرا یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز سے فارغ ہوئے میں نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے کہا ''لڑکے تو کس کام کے لیے آیا ہے۔'' میں نے کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لیے آیا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''اللہ تمہیں خیر و برکت عطا فرمائے۔'' میں نے کہا ''اے شیخ! اس بھیڑیے اور بھیڑوں میں موافقت دیکھتا ہوں۔'' آپ نے جواب دیا ''اس لیے کہ بھیڑوں کو چروانے والے کی اللہ کے ساتھ موافقت ہے۔'' یہ بات کہی اور ایک لکڑی کا پیالہ پتھر کے نیچے رکھا۔ اس پتھر سے دو چشمے نکلے۔ ایک دودھ کا ایک شہد کا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پیالہ بھرا اور مجھے کہا کہ نوش کرو۔ میں نے عرض کیا ''اے شیخ! یہ مرتبہ آپ نے کس طرح حاصل کیا۔'' حضرت حبیب الراعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ''اے لڑکے! موسیٰ علیہ السلام کی قوم جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف تھی، اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی برکت کے ساتھ پتھر سے پانی دیا جبکہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مطابقت اور موافقت کر لی ہے تو کیا مجھے پتھر سے دودھ اور شہد نہیں دے سکے گا، اس حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اعلیٰ وارفع ہیں۔'' میں نے شیخ حبیب الراعی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ آپ مجھ کو کوئی نصیحت فرمائیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا لَا تَجْعَلْ قَلْبَكَ صَنْدُوْقِ الْحِرْصِ وَبَطْنُكَ وِعَاءَ الْحَرَامِ (ترجمہ: تو دل کو حرص کا صندوق نہ بنا اور اپنے پیٹ کو حرام کی جگہ نہ بنا)۔ (حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ) مخلوق کی ہلاکت انہی دو چیزوں میں ہے اور مخلوق کی نجات انہی دو چیزوں سے ہے۔ میرے شیخ کامل حضرت حبیب الراعی رحمۃ اللہ علیہ کی بہت سی روایات بیان کرتے تھے لیکن میرے پاس وقت کی تنگی ہے کہ میں اس سے زیادہ کچھ بیان نہیں کر سکتا کیونکہ میری کتابیں غزنی میں رہ گئی ہیں۔ اللہ ان کو محفوظ و مامون رکھے۔'' (کشف المحجوب۔ صفحہ 161-162 ترجمہ: مولانا میاں رمضان علی، دسمبر 2007۔ علم و عرفان پبلیشرز لاہور)

انہی کامل ولی حضرت حبیب الراعی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند شیخ حلیم الراعیؒ کو محمد بن قاسم اپنے لشکر میں مع ان کی اولاد اور قرابتی رشتہ داروں کے، تبلیغِ دین کے مقصد کی تکمیل کے لیے ساتھ لے کر سندھ کے راستے ہندوستان میں داخل ہوا۔ چار سال محمد بن قاسم ہندوستان میں فتوحات حاصل کرتا رہا اور عرب بھی اس کے ساتھ آگے بڑھتے رہے۔ جب عرب یہاں آباد ہونے لگے اور حالات بھی آبادکاری کے لیے کافی سازگار معلوم ہوئے تو ان کے اہلِ خانہ بھی یہیں آ گئے۔

بنواُمیہ کے حاکم ولید بن عبدالمالک اور حجاج بن یوسف کی وفات کے بعد سلیمان بن عبدالمالک نے حکومت سنبھالی۔ وہ حجاج بن یوسف اور اس کے جرنیلوں کا سخت مخالف تھا اور اس کے ساتھی جرنیلوں کو سخت سے سخت سزائیں دے رہا تھا۔ اس نے محمد بن قاسم کو ہندوستان سے واپس بلوا لیا اور سخت اذیتیں دے کر مروا دیا اور اس کے ساتھ ہندوستان جانے والے عربوں کو حکم دیا کہ واپس ہرگز نہ آئیں۔ اس طرح ایک طرف تو ہندوستان میں فتوحات کا سلسلہ رک گیا دوسری طرف سندھ میں آباد عربوں کو سخت دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ تاریخ ذکائی میں درج ہے ''جو عرب یہاں آئے ان کو جیسا آگے بڑھنا مشکل تھا ویسا ہی وطن میں پیچھے جانا دشوار تھا۔'' تاریخ طبری میں لکھا ہے کہ خلیفہ سلیمان بن عبدالمالک نے ان لوگوں کی نسبت یہ حکم دیا ''جہاں چاہو محنت مزدوری کرو اور زمین بوؤ، جوتو۔ ملک عرب (عراق) میں تمہارے واسطے جگہ نہیں۔'' یوں شیخ حلیم الراعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے فرزندوں نے دعوت و تبلیغ کے ساتھ ساتھ روزی کے حصول کے لیے اس زمانہ کا اعلیٰ ترین پیشہ کاشت کاری اختیار کر لیا۔

یہ قدیم کہاوت اس کی نشاندہی کرتی ہے:

اُتم کھیتی، مدھم بیوپار، نکھد چاکری بھیک دوار

یعنی سب سے اعلیٰ پیشہ کاشت کاری ہے اس سے کمتر کاروبار ہے اور سب سے کمتر نوکری ہے جو بھیک مانگنے کے مترادف ہے۔

نظریہ الراعی پر اعتراضات

'سلیم التواریخ' میں پیش کئے گئے صوفی اکبر علی کے قوم ارائیں کے جدِ اعلیٰ حلیم الراعی رحمۃ اللہ علیہ کے ہندوستان آنے کے متعلق مندرجہ بالا نظریے پر دیگر محققین کے کئے گئے اعتراضات اور ان کے نظریات کا جائزہ ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے:

- قوم ارائیں کی تاریخ پر دوسری تحقیق علی اصغر چوہدری صاحب نے ''تاریخ ارائیاں'' کے نام سے 1963 میں شائع کی جس میں انہوں نے صوفی اکبر علی کے نظریہ پر یہ اعتراض کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تو لوئی کی نویں پشت ہیں اور شیخ سلیم الراعی رحمۃ اللہ علیہ چھٹی پشت جبکہ شیخ سلیم الراعی رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بعد کا ہے، یہ کیسے ممکن ہے کہ نویں پشت پہلے پیدا ہو جائے اور چھٹی پشت بعد میں۔ تو اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ یہ بات یوں ممکن ہے کہ جس پشت میں اولادیں جلدی پیدا ہوں اور پھر ان کی شادیاں بھی کم عمر میں ہوں اور پھر ان کی اولادیں جلدی پیدا ہوں اور پھر ان کی شادیاں بھی جلدی ہوں اور یوں ہی چلتا رہے تو یہ نسل تیزی سے آگے بڑھے گی اور اس کی پشتیں کم وقت میں زیادہ تبدیل ہوں گی۔ اس کے برعکس جس پشت میں دیر سے شادیاں ہوں اور دیر سے اولادیں ہوں وہ سست روی سے آگے بڑھے گی۔ اسی طرح ایک ہی باپ کے سب سے بڑے بیٹے کی اولاد میں پشتیں اسی باپ کے سب سے چھوٹے بیٹے کی اولاد کی پشتوں سے زیادہ جلد تبدیل ہوں گی اور زیادہ تیزی سے بڑھیں گی۔ آج بھی ہمارے اردگرد ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ اس لیے یہ اعتراض موزوں نہیں۔ کیونکہ اگر ہم قبیلہ قریش سے ہی اس کی مثال لیں تو حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بن حارث بن مطلب اور اُن کے بھائی حضرت طفیل اور حضرت حصین رضی اللہ عنہم جو اولین و سابقین میں سے ہیں ساتویں پشت سے ہیں اور حضرت عبدالمطلب کے بڑے فرزند حضرت حارث بن عبدالمطلب کے فرزند نوفل بن حارث بن عبدالمطلب جو نویں پشت سے ہیں اپنے چچاؤں حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے عمر میں دو سال بڑے ہیں یعنی نویں پشت آٹھویں پشت سے عمر میں دو سال بڑی ہے۔ خود سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے والد عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ اپنے بہن بھائیوں میں سے بڑے تھے لیکن اُن کی اولاد عمر میں سب کی اولاد سے چھوٹی ہے۔

دوسرا اعتراض انہوں نے یہ کیا کہ انہوں نے کافی تحقیق کی لیکن انہیں محمد بن قاسم کی فوج میں حلیم الراعی نام کے کسی سردار کا ذکر نہیں ملتا۔ اس سلسلے میں وہ سندھ کی تاریخ 'چچ نامہ' اور ایک دوسری کتاب 'آئینہ حقیقت نما' کا حوالہ بھی پیش کرتے ہیں۔

اس اعتراض کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ 'چچ نامہ' کوئی مکمل تاریخ نہیں۔ جو کچھ حقائق مصنف کو دستیاب ہوئے وہ لکھ دیئے اور جو موجود ہونے کے باوجود اس وقت مل نہ سکے انہیں اپنی کتاب میں نہ لکھا۔ ایک شخص کی تحریر کردہ تاریخ مکمل نہیں ہوتی۔ دوسری کتاب 'آئینہ حقیقت نما' کی مثال بھی

ایسی ہے۔ دوسرا یہ کہ محمد بن قاسم کے لشکر میں کم از کم بارہ ہزار افراد شامل تھے۔ ان سب افراد کے نام تو کسی تاریخ کی کتاب میں نہیں لکھے ہوں گے۔ البتہ فوج کے بڑے بڑے کمانڈروں اور جرنیلوں کا تذکرہ ضرور مل جائے گا۔ جبکہ حلیم الراعیؒ محمد بن قاسم کے ساتھ کمانڈر یا جرنیل کی حیثیت سے نہیں بلکہ مبلغِ دین کی حیثیت سے ہندوستان آئے۔ مسلمان بادشاہوں اور جنگوں کے بارے میں لکھی ہوئی تواریخ صرف ان بادشاہوں اور جنگی کمانڈروں کے گرد ہی گھومتی ہیں۔ اس میں کسی ولی اللہ، صاحبِ شریعت عالم کا نام تک نظر نہیں آتا۔ برصغیر اولیا کرام کے مزارات سے بھرا پڑا ہے لیکن برصغیر کی تاریخ کی کوئی بھی مستند کتاب اٹھا کر دیکھ لیں چند اولیا کرام کے سوا کسی کا ذکر نہیں ملے گا۔ اولیا کرام اور علمائے حق کے بارے میں مطالعہ کے لیے ان پر خصوصاً تحریر کی گئی دوسری کتب کا مطالعہ کرنا ہوگا۔ شیخ حلیم الراعی رحمۃ اللہ علیہ ایک مستند اور کامل اکمل ولی اللہ شیخ حبیب الراعی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند تھے اور ولی کامل بھی ایسے جن کا تذکرہ حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کشف المحجوب میں فرماتے ہیں۔ جس طرح آج بھی فوج میں مذہبی فرائض کی ادائیگی اور تربیت کے لیے علما تعینات کیے جاتے ہیں اُس زمانہ میں بھی اولیا اور علما فوج میں شامل ہوتے تھے۔ اولیا کرام افواج کی باطنی تربیت، باطنی امداد اور نئے مفتوحہ علاقہ میں دعوت وتبلیغ کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ شیخ حبیب الراعی رحمۃ اللہ علیہ کامل ولی تھے ان کے فرزند بھی علمِ باطن کے عالم ہوں گے اور انہیں فوج میں دعوت وتبلیغ، باطنی امداد اور افواج کی مذہبی تربیت کے لیے رکھا گیا ہوگا اور یہ کام انہوں نے خمول وگمنامی میں رہ کر کیا ہوگا۔ اولیا کرام یوں بھی شہرت کے خواہاں نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا تذکرہ تاریخ کی کتب میں نہیں ملتا۔ لیکن محمد بن قاسم کے ساتھ بہت سے اولیا کرام سندھ تشریف لائے اس کا ثبوت یہ حقیقت ہے کہ سندھ کے مختلف شہروں میں شہیدوں اور اولیا اللہ کی ایک لاکھ قبریں ہیں۔ (بحوالہ قاری سیّد میراں شاہ)

نظریہ اریحائی

شیخ حلیم الراعی رحمۃ اللہ علیہ کا نام محمد بن قاسم کی فوج میں نہ ملنے کی بنا پر ''تاریخ ارائیاں'' کے مصنف علی اصغر چوہدری ارائیں قوم کے متعلق اپنی تحقیق کے مطابق یہ نظریہ پیش کرتے ہیں کہ ارائیں شام کے علاقے ''اریحا'' سے محمد بن قاسم کے ساتھ آنے والے عرب جنگجو ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہٗ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ کے دور میں شام کے گورنر تھے تو انہوں نے دمشق کے قریب ''اریحا'' نامی ایک قدیم شہر میں فوجی چھاؤنی کی بنیاد رکھی اور دمشق کے اس طرف کھلنے والے دروازے کو بابِ اریحا کا نام دیا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہٗ نے اس چھاؤنی میں عرب کے جنگجو، جن کا تعلق قریش اور عرب کے مختلف قبیلوں سے تھا، لا کر آباد کیے اور یہی جنگجو عرب محمد بن قاسم کے ساتھ ہندوستان میں فاتحانہ انداز میں داخل ہوئے اور اریحائی کہلائے جو بعد میں اراعین اور پھر بگڑ کر ارائیں بن گیا۔ 'جنت السندھ' میں ہے:

''سندھ پر جس عربی لشکر (یعنی محمد بن قاسم) نے حملہ کیا اس میں عراقی، شامی، یمنی اور حجازی افسر تھے۔ ان میں کئی ایسے بزرگ تھے جنہوں نے صحابہ کرامؓ کی مبارک صحبتوں سے فیض حاصل کیا تھا۔ اس لیے ان میں ایمانی روح تھی۔ اس لشکر میں قریش سے بنوامیہ، بنوکلب، بنوقیس، بنواسد،

بنوتیم، بنوسلیم، ربیع، شیبانی، عمانی، ازدی، یمن اور حجاز کے شریف لوگ شامل تھے جنہوں نے یرموک اور مدائن جیسے خونریز معرکوں میں قیصر و کسریٰ کی عظمت کو خاک میں ملا دیا تھا۔'' (تاریخ ارائیاں، طبع 1977، صفحہ 69)

'آئینہ حقیقت نما' کے مصنف اکبر شاہ نجیب آبادی بھی ارائیوں کو اریحا کے سرداروں کی نسلیں قرار دیتے ہیں۔ لکھتے ہیں:

اوپر کئی جگہ محمد بن قاسم کے ہمراہیوں کا ذکر آچکا ہے کہ وہ شامی اور عراقی گروہوں پر مشتمل تھے، شامی لوگ سب سے زیادہ با اعتماد اور خلافتِ بنوامیہ کے حامی اور ہمدرد تھے۔ یہ عموماً بنی امیہ اور حجازی (قریش) تھے۔ ان لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد ملک شام کے شہر اریحا میں آباد تھی اور حجاج بن یوسف نے محمد بن قاسم کے ساتھ جو فوج بھیجی اس میں ایک معقول تعداد اریحا کے باشندوں کی تھی۔

نظریہ اریحائی پر اعتراضات

پشت در پشت ارائیں بزرگوں کے ذریعے منتقل ہونے والے علم کے مطابق ارائیں قوم ''الراعی'' نظریہ کی حامی ہے۔ جتنے بھی ارائیں قوم کے اخبارات و رسائل شائع ہوتے رہے ہیں مثلاً ہفت روزہ الراعی، راعی گزٹ، اخبار الراعی، ماہنامہ الراعی لاہور، ماہنامہ الراعی انٹرنیشنل لندن اور مصنف کاروانِ ارائیاں کے مطابق انجمن ارائیاں پاکستان (رجسٹرڈ) بھی راعی کے نظریہ کو ہی درست تسلیم کرتی ہے۔

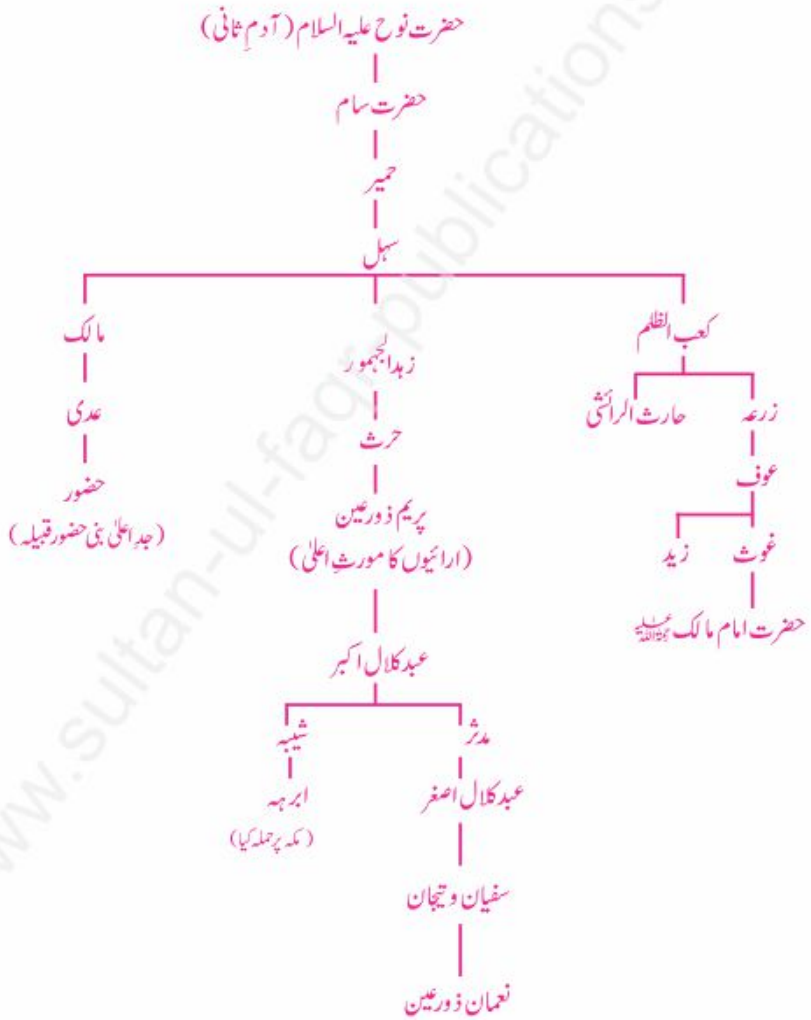
اریحائی نظریہ کو قبول کرنے میں یہ دقت پیش آتی ہے کہ اریحا ایک فوجی چھاؤنی کا نام ہے جس میں تمام عرب قبائل کے جنگجو ملازمت اختیار کیئے ہوئے تھے۔ عربوں کی ایک خصوصیت ہے کہ وہ اپنا قبیلہ اور قبیلے سے تعلق کو کبھی نہیں بدلتے اور قریش تو ایسا کر ہی نہیں سکتے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ مختلف قبائل کے عربوں پر مشتمل ایک فوج نے ایک چھاؤنی میں رہائش کی وجہ سے اپنا تعلق اپنے قبیلے سے توڑ کر خود کو اریحائی کہلانا شروع کر دیا ہو۔ قریش کا کوئی فرد نہ خود ایسا کرے گا نہ ہی اپنی اولاد کو ایسا کرنے کی تلقین کرے گا۔ یوں بھی مختلف قبائل سے تعلق رکھنے والے افراد کے ہجوم سے قوم نہیں بنتی بلکہ قوم کا تعلق تو صرف ایک قبیلہ اور ایک بزرگ کی اولاد اور اس سے چلنے والی نسل سے ہوتا ہے۔ ارائیں قوم نے تو ہمیشہ اپنی انفرادیت قائم رکھی ہے۔ ہندوستان آمد کے بعد بھی وہ کسی دوسری قوم کو نہ اپنے اندر ضم کر سکی نہ خود کسی دوسری قوم میں ضم ہوئی اور نہ اب تک کسی دوسری قوم کو اپنے میں جذب کرتی ہے۔ پھر کیسے ممکن ہے کہ تیرہ سو سال پہلے یہ مختلف قوموں کے امتزاج سے بنی ہوگی جو صرف ایک مقام اریحا پر اکٹھے ہو گئے تھے۔

پھر دیگر عربی اقوام جو سندھ میں آباد ہیں اور محمد بن قاسم کے لشکر میں شامل تھیں وہ کیوں ارائیں نہ کہلوائیں اور انہوں نے اپنی علیحدہ شناخت کیوں برقرار رکھی مثلاً تمیمی (یمنی)، ثقفی بنی مغیرہ، تیوار، طائی، حارث سعدیہ، اطلیہ، انصاری، صدیقی، فاروقی، عباسی، قریشی، سکھر کے قاضی، شیخ، مخدوم، پیر سید، اخوند، علوی وغیرہ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اریحائی نظریہ حقیقت کے برعکس ہے۔

نظریہ ''آلِ ذورعین''

جناب منشی ابراہیم صاحب محشر انبالوی اپنی کتاب 'آلِ ذورعین' مطبوعہ 1922ء میں ارائیوں کے متعلق یہ نظریہ پیش کرتے ہیں کہ ارائیں

دراصل قحطانی عرب ہیں اور ''پریم ذورعین'' کی اولاد ہیں جو 1352 قبل مسیح پیدا ہوا۔ اس کے چچا کی اولاد میں حارث نامی ایک شخص کے زمانہ سے قوم راعین ہندوستان پر حملہ آور ہوتی رہی یعنی اسلام سے تقریباً 2000 سال پہلے سے ہندوستان آنا شروع ہوئی اور پھر زمانہ اسلام میں بھی اسلامی لشکر کے ساتھ آتی رہی۔ یہی لوگ رعین سے راعین اور پھر ارائیں کہلائے۔ اس قوم میں سے نعمان ذورعین 633ء میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نامہ مبارک پڑھ کر مسلمان ہوا۔ وہ اس وقت یمن کے ایک حصہ کا فرمانروا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے بھائی نعیم بن عبدکلال ذورعین اور حرث بن عبدکلال بھی اسلام لائے۔ نعمان ذورعین کا نامہ، جو اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لکھا جس میں اسلام قبول کرنے کا اقرار تھا اور اس خط کا جواب جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نعمان کو لکھا، تاریخ میں محفوظ ہے۔ آلِ ذورعین کا شجرۂ نسب اس طرح سے ہے:



(633ھ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نامہ مبارک پڑھ کر مسلمان ہوا)

اس تحقیق کو قبولیت حاصل نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ نہ تو ظہورِ اسلام سے قبل عربوں کا ہندوستان پر حملہ آور ہونا ثابت ہوتا ہے اور نہ ہی محمد بن قاسم کے لشکر میں آلِ ذورعین کا شامل ہونا۔ لیکن اگر اس تحقیق کو درست مان بھی لیا جائے تو بھی ارائیں عربی النسل ثابت ہوتے ہیں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ارائیں قوم کے بارے میں چند اور نظریات

کچھ لوگوں نے محض اپنے تصورات کی وجہ سے خیالی نظریات پیش کیے جو قبولیت کا درجہ حاصل نہ کر سکے کیونکہ ان کی بنیاد ٹھوس حقائق، شواہد اور تحقیق پر مبنی نہ تھی۔

(۱) 'ارائیں آریا نسل سے ہیں' کا نظریہ محض دونوں لفظوں میں صوتی مماثلت کی وجہ سے پیش کیا گیا یا پھر جرمنی میں پاسپورٹ کے خانہ میں ARAIN لکھا ہوتا ہے جس کی وجہ سے جرمنی میں ارائیوں کی آریا سمجھ کر بڑی پذیرائی ہوتی تھی۔ لیکن تاریخ اس نظریے کے حق میں کوئی بھی شہادت پیش کرنے سے قاصر ہے۔ آریا جرمن علاقہ رائن سے آئے تھے، تمام تاریخ دان اس سے متفق ہیں لیکن کسی بھی مستند تاریخ دان نے ارائیں کو آریا سے منسلک نہیں کیا۔

(۲) 'ارائیں ایرانی ہیں' کا نظریہ بھی محض صوتی مماثلت کی وجہ سے پیش کیا گیا۔ ایران سے جو اقوام ہجرت کر کے ہندوستان آئی ہیں ان کا رہن سہن ارائیں قوم سے بالکل مختلف ہے اور تاریخی لحاظ سے بھی یہ ایک بودا نظریہ ہے۔

(۳) اپریل 1962ء میں سندھ کے محمد حنیف مہر کا چیلوی نے رسالہ ''خادمِ وطن'' میں نظریہ پیش کیا کہ ارائیں سبزیاں اگاتے ہیں اور یہودیوں نے بھی من وسلویٰ چھوڑ کر سبزیوں کی خواہش کی تھی اس لیے ارائیں یہودی نسل ہیں۔ اس نظریہ کے ردّ میں یہ کہنا کافی ہے کہ کیا برصغیر اور پوری دنیا میں صرف ارائیں اور یہودی ہی سبزیاں اگاتے ہیں؟ فرض کریں کچھ دیر کے لیے اس کو درست مان بھی لیا جائے تو یہودیت نسلی مذہب ہے اور یہودی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزند حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد ہیں اور انبیا سابقہ کا خون ہیں۔ اگر یہ حقیقت ہوتی کہ ارائیں بنی اسحاق یا بنی اسرائیل سے ہیں تو یہ ارائیں قوم کی عظمت ہوتی کہ وہ نہ صرف انبیا سابقہ کی اولاد ہیں بلکہ یہ یہود میں سے وہ حق پرست گروہ ہے جو امام الانبیا، خاتم النبیّین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا۔ بہت سے جید صحابہ کرامؓ اور اُم المومنین حضرت صفیہ بنتِ حیَی بن اخطب رضی اللہ عنہا بھی تو قوم یہود سے مسلمان ہوئے تھے۔ اگر یہ نظریہ درست ہوتا تو یہ نظریہ تو ارائیوں کے لیے فخر کا موجب ہوتا نہ کہ ندامت کا۔

(۴) ارائیوں کے متعلق یہ نظریہ بھی غلط ہے کہ ارائیں راجپوت ہیں، اگر ایسا ہوتا تو کوئی ارائیں تو راجپوت کہلاتا۔ نہ اس بات کے لیے تاریخی حوالہ موجود ہے اور نہ ہی کسی ارائیں نے کبھی خود کو راجپوت کہلایا۔

(۵) 'ارائیں ہندی قوم ہیں' کا نظریہ بھی بالکل ناقابلِ قبول ہے کہ آج تک کسی غیر مسلم ہندوستانی نے اپنے آپ کو ارائیں کلیم نہیں کیا۔ 1881ء کی مردم شماری (جس کی تحریری رپورٹ محفوظ ہے) میں تمام ارائیں مسلمان ہیں۔

(۶) لندن سے صوبیدار میجر (ر) محمد شریف نے ایک الگ اور انوکھا نظریہ تخلیق کیا۔ انہوں نے بنو سامہ قبیلہ کی تین شاخوں کا ذکر کیا (1) ابراہہ سامہ (2) شیخ سامہ (3) اراعین سامہ۔ انہوں نے ارائیوں کو اراعین سامہ کی اولاد قرار دیا۔ لیکن اس کے لیے نہ کوئی تاریخی ثبوت

موجود ہے نہ کوئی قابلِ قبول جواز۔اس لیے یہ نظریہ بھی مؤرخین نے ردّ کر دیا۔

ارائیں قوم کے متعلق تمام معروف اور غیر معروف نظریات کو تحریر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قارئین اس قوم کے تاریخی پسِ منظر سے اچھی طرح آگاہ ہو جائیں۔تمام بحث اس بات پر منتج ہوتی ہے کہ اس بات سے اگرچہ انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کہ ارائیں قوم کے نسب نامہ کے بارے میں کچھ اختلاف موجود ہے لیکن جو حقائق مصدقہ اور مسلّمہ ہیں وہ یہ ہیں کہ ارائیں عربی النسل ہیں اور محمد بن قاسم کے ساتھ ہندوستان آئے اور یہیں آباد ہو گئے۔اگر نظریہ الراعی کو درست تسلیم کر لیا جائے تو ارائیں قریش سے ہیں۔

تقسیمِ ہند

قیامِ پاکستان کی تحریک میں ارائیں قوم نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔اس لیے ان کے ساتھ دیہاتوں میں آباد ہندو اور سکھ ان کے دشمن بن گئے چنانچہ 1947ء میں قیامِ پاکستان پر سب سے زیادہ نقصان اسی قوم کو اٹھانا پڑا۔اس قوم کی اکثریت پنجاب کے ان علاقوں میں آباد تھی جو ہندوستان کے حصہ میں آیا۔ان علاقوں میں یہ لوگ خوشحال زندگی بسر کر رہے تھے لیکن تقسیم پر اپنا گھر جائیداد چھوڑ کر صرف تن کے کپڑوں میں پاکستان پہنچے صرف اس لیے کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا اور 'المنصورہ' کی اسلامی ریاست کا تصور ان کے ذہن میں تھا۔آگ اور خون کا یہ دریا پار کر کے پاکستان پہنچنے والوں میں ایک خاندان سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا بھی تھا۔

خاندانی روایات کے مطابق یہ خاندان ہجرت سے قبل کئی صدیوں سے ہندوستان میں مقیم تھا۔دیگر ارائیوں کی طرح آپ مدظلہ الاقدس کے آباؤ اجداد بھی سندھ سے اوچ آ کر آباد ہوئے اور عرصہ دراز تک یہاں مقیم رہے پھر فتنہ وفساد کے دور میں ہجرت کر کے وادیٔ سرسہ میں آباد ہوئے۔جب وادیٔ سرسہ کا علاقہ خشک سالی کا شکار ہوا اور ویران ہونے لگا تو تقریباً 1795ء میں وادیٔ سرسہ سے ہجرت کر کے ضلع جالندھر تحصیل نکودر کے گاؤں مدھاں (یامدح پور) میں آباد ہوئے اور قیامِ پاکستان تک یہیں آباد رہے۔آپ مدظلہ الاقدس کے آباؤ اجداد کی محفوظ تاریخ کا آغاز آپ کے پردادا حاکم علی سے ہوتا ہے جو 1887ء تا 1934ء تک حیات رہے۔علاقے کے معززین میں شمار ہوتے تھے اور حاکو کے لقب سے ملقب ہوئے۔زہد وریاضت نیکی ونجابت اور اعلیٰ اخلاقی قدروں میں نہ صرف خود بلند درجات کے حامل تھے بلکہ تمام اولاد بھی نمایاں تھی،خصوصاً سب سے بڑے فرزند عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ جو سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دادا ہیں۔عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ 1903ء میں پیدا ہوئے،زہد وریاضت میں یکتا اور قائم اللیل تھے،خاندانی وقار اور اعلیٰ مذہبی واخلاقی اقدار کے سرپرست ومحافظ تھے۔عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ حاکم علی کے دو فرزند اور ایک دختر بھی تھیں۔

قیامِ پاکستان کے وقت آپ مدظلہ الاقدس کے دادا عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ اپنے دو بیٹوں عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ (آپ مدظلہ الاقدس کے والد محترم) اور محمد شریف (چچا) اور تین بیٹیوں کے ساتھ جالندھر میں مدھاں (یامدح پور) میں مقیم تھے اور خوشحال زندگی بسر کر رہے تھے۔دونوں بیٹے شادی شدہ تھے۔آپ مدظلہ الاقدس کے والد محترم کی تقسیم ہند سے صرف چار ماہ قبل شادی ہوئی تھی۔قیامِ پاکستان کا اعلان ہوتے ہی 13 اگست 1947ء

کی شام کو ان کے گھروں اور کھیتوں کو آگ لگا دی گئی۔ بڑی مشکل سے یہ خاندان جان بچا کر بے سروسامانی کے عالم میں 24 اگست 1947ء کو والٹن لاہور کے مہاجر کیمپ پہنچا۔ راستہ میں کئی مصائب وصدمات کا سامنا کرنا پڑا۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے والد عبدالحمید ولد عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی راستے میں ہیضہ سے انتقال کر گئیں۔ پاکستان پہنچ کر بھی اس خاندان کے مصائب کا خاتمہ نہ ہوا۔ خاندان کے سب سے بڑے بزرگ آپ مدظلہ الاقدس کے دادا عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ، جن کی حکمت وانصاف کی وجہ سے تمام خاندان ان کا احترام کرتا اور ان کے ہر حکم پر سر جھکا دیتا تھا، والٹن کیمپ سے لاپتہ ہو گئے اور تلاش اور شدید کوشش کے باوجود نہ مل سکے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے والد عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ اس صورتحال پر شدید کرب سے دوچار ہوئے۔ آپ مدظلہ الاقدس سے اپنے ان حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ والد صاحب کے پُرشفقت سایے سے محروم ہونے کے بعد میں اسی دِن سمجھ گیا تھا کہ اب مصیبتوں اور پریشانیوں نے مجھے گھیر لیا ہے۔

بعدازاں یہ پریشان حال قافلہ مہاجر کیمپ والٹن سے لائل پور (اب فیصل آباد) کے گاؤں 92/RB (جمشید پرانا) پہنچا اور وہیں آباد ہوا۔ ہندوستان میں کئی ایکڑوں کے مالک اس خاندان کو پاکستان میں زرعی اراضی کلیم پر ایک سال بعد مختلف افراد کو 3 حویلیاں اور 16، 18، 20 مرلوں پر مشتمل مکانات اور چار ایکڑ زرعی اراضی الاٹ ہوئی۔ اسی اراضی پر گزر بسر ہونے لگی۔ آپ مدظلہ الاقدس کے والد عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ اور چچا محمد شریف نے انتہائی محنت ومشقت سے خاندان کے معاشی حالات کو سنبھالا اور تینوں بہنوں کی شادیاں کیں۔ محمد شریف نے عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری شادی کروادی۔ آپ کی دوسری بیوی مطلقہ تھیں جن کی کوئی اولاد نہ تھی اور یہی پہلے شوہر سے طلاق کی وجہ تھی۔

اس خاندان کے حالات کچھ حد تک سنبھلے ہی تھے کہ انہیں ایک اور صدمے کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ مدظلہ الاقدس کے چچا محمد شریف 1956ء میں ٹی بی کے مرض سے وفات پا گئے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے والد عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ بھائی کی وفات کے بعد نہ صرف خاندان کے اکیلے سرپرست رہ گئے بلکہ بھائی کی اولاد کی ذمہ داری بھی ان کے کاندھوں پر آ گئی۔

آپ مدظلہ الاقدس کے والد عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری بیوی سے کوئی اولاد نہ ہوئی تو ان کے ہی اصرار پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 13 مارچ 1958ء (20 شعبان 1377ھ) بروز جمعرات کنیز فاطمہ بنتِ چوہدری شرف دین سے شادی کی۔

چار ایکڑ اراضی پر اب اس خاندان کی گزر اوقات مشکل ہو گئی تو عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی والدہ سے مشورہ کے بعد یہ اراضی اپنی بہن کے شوہر، جو گاؤں کا نمبردار تھا، کو ٹھیکہ پر دے دی۔ اپنا مکان بھی بھائی محمد شریف کی بیوہ اور بچوں کے حوالے کیا اور خود دونوں بیویوں کے ساتھ بخشن خان تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر منتقل ہو گئے اور کریانہ کی دکان کا آغاز کیا۔ یہیں قیام کے دوران 19 اگست 1959ء صبح چار بج کر تیس منٹ پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی ولادت ہوئی۔ سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی پیدائش کے دو ماہ بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری زوجہ نے اپنی مرضی سے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے طلاق لے لی اور دو سال بعد فوت ہو گئیں۔ عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ مہینہ میں ایک دو بار گاؤں جاتے اور والدہ اور بیوہ بھابھی کو حیثیت کے مطابق خرچ دے آتے۔ کئی سال آپ رحمۃ اللہ علیہ اکیلے تمام خاندان کی کفالت کرتے رہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی غیر موجودگی کا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بہن کے شوہر جو گاؤں کا نمبردار تھا، نے خوب فائدہ اٹھایا۔ اس خاندان کی تمام جائیداد، حویلیوں اور مکانات پر قبضہ کر لیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ کو ورغلا کر چار ایکڑ اراضی اور والدہ کی حویلی بھی اپنی بیوی کے نام ہبہ کروالی۔ عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ کو الاٹ شدہ 18 مرلے کے مکان پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیوہ بھابھی اپنے رشتہ داروں کی مدد سے قابض ہوگئی۔ یہ واقعہ 1964ء میں پیش آیا جب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی عمر صرف 5 سال تھی۔ یہ قبضہ آج بھی قائم ہے فرق صرف اتنا ہے کہ پہلے والدین قابض تھے اور اب اولاد ہے۔ اس واقعہ نے آپ مدظلہ الاقدس کے والد عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ کے دِل کو کرچی کرچی کر دیا۔ 1964ء سے 2004ء اپنی وفات کے وقت تک آپ رحمۃ اللہ علیہ اس گاؤں میں دوبارہ کبھی نہ گئے اور اولاد کو بھی منع کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جہاں محبت نہ ہو، پیسہ ہی سب کچھ ہو وہاں جانے کا کیا فائدہ؟

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں کہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ والد محترم کا دِل تمام رشتوں سے ٹوٹ گیا تھا۔ زندگی کی ہر راہ میں انہیں دکھ اور دھوکہ ملا۔ مصائب اور بے وفائیوں نے زندگی کی کشش کم کر دی اور انہوں نے مکمل طور پر اللہ سے لو لگالی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس جیسے برگزیدہ اور اعلیٰ درجات کے حامل فرزند کے علاوہ ایک بیٹے اور ایک بیٹی سے بھی نوازا۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باب 03

حیاتِ طیبہ

ولادت باسعادت

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس 19 اگست[1] 1959ء (14 صفر 1379ھ) بروز بدھ صبح چار بج کر تیس منٹ کی مبارک و پُرسعادت گھڑی بخشن خان تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر میں پیدا ہوئے۔ والد محترم نے نجیب الرحمٰن نام رکھا۔

آپ مدظلہ الاقدس کی مبارک ذات کی ولایت وقربِ خداوندی کی نشانیاں آپ کی پیدائش سے قبل ہی ظاہر ہونے لگی تھیں۔ آپ کی والدہ محترمہ روایت فرماتی ہیں کہ جب وہ آپ کے لیے اُمید سے تھیں تو انہیں اس دوران وہ گرانی اور تکالیف محسوس نہیں ہوئیں جو بعد میں دوسرے بچوں کی دفعہ یا عام طور پر خواتین کو ماں بننے کے عمل کے دوران محسوس ہوتی ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہا کا کہنا ہے کہ جب تک یہ مبارک بچہ ان کے بطن میں رہا ان کا ہر وقت دِل چاہتا کہ درود پاک اور سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی شان میں منقبتیں پڑھتی رہیں۔

آپؒ روایت فرماتی ہیں ''دوران حمل میں نے خواب دیکھا کہ چودھویں کا پورا چاند سرِشام ہی طلوع ہوگیا ہے۔ اس کی روشنی اس قدر زیادہ ہے کہ آنکھیں چندھیا رہی ہیں۔ یہی چاند تھوڑی دیر بعد سورج بن گیا، یہ سورج عین میرے گھر کے اوپر سے طلوع ہوا ہے۔ جب یہ سورج سفر کرتے کرتے آسمان کے درمیان پہنچا تو یک دم شق ہوگیا اور اس کا سارا نور دونوں عالم میں پھیل گیا۔ جب میں نیند سے بیدار ہوئی تو مجھے یقین ہوگیا کہ یہ خواب اسی بابرکت بچے کے بارے میں ہے جو میرے بطن میں ہے۔''

آپ رحمتہ اللہ علیہا مزید فرماتی ہیں ''جب میں نے اپنے سعادت مند بیٹے کے پیدا ہونے کے بعد اسے پہلی بار دیکھا تو اس کی پیشانی پر نور کی لاٹ چمک رہی تھی اور اس کی آنکھوں میں عجیب سی گہرائی اور کشش تھی جو وقت کے ساتھ بڑھتی گئی۔ میں سوچتی تھی ہر ماں کو ہی اپنی اولاد پیاری لگتی ہے لیکن پھر دِل میں خیال آتا کہ نہیں اس بچے میں کوئی خاص بات ہے جو اسے دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔ اس کی نورانی کشش مجھے ایک پل کے لیے بھی اس سے دور نہ ہونے دیتی۔''

---

[1] سرکاری طور پر آپ کی تاریخ پیدائش 3 اپریل 1963ء درج ہے۔ یہ ایک تخمینی اندراج ہے جو اس زمانے میں داخلہ کے وقت اساتذہ کرام تخمینی طور پر درج کر لیتے تھے۔

بچپن

حسن و جمال سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی شخصیت کا خاصہ ہے۔ بچپن کی معصومیت اور پاکیزہ قلب کی نورانیت اس کو چار چاند لگا کر اور بڑھا دیتی تھی۔ نورِ حق چہرے اور پیشانی سے عیاں ہوتا تھا۔ جو دیکھتا بے اختیار ہو کر دیکھتا رہ جاتا اور گود میں لینا چاہتا۔ آپ کے والد محترم بچپن میں آپ کو اپنے ساتھ دکان پر لے جاتے تو تمام بازار آپ کو دیکھنے کے لیے اُمڈ پڑتا تھا اور ہر ایک کی کوشش ہوتی کہ وہ آپ کو گود میں اٹھا لے۔ جس دن آپ کے والد محترم آپ کو ساتھ لے کر نہ جاتے تو لوگ آپ کے بارے میں دریافت کرتے۔

آپ مدظلہ الاقدس کی والدہ محترمہ روایت فرماتی ہیں کہ شیر خواری میں رفع حاجت کی طلب ہونے پر آپ زور زور سے رونا شروع کر دیتے۔ والدہ محترمہ فرماتیں تھیں کہ میں سمجھ جاتی اور بستر یا جھولے سے اٹھا کر رفع حاجت یا پیشاب کرواتی۔ فرماتی تھیں کہ اگر میں کام میں مصروفیت کی بنا پر توجہ نہ دیتی تو آپ رفع حاجت یا پیشاب کرنے کے بعد وہاں سے پلٹ کر صاف جگہ پر ہو جاتے۔

آپ مدظلہ الاقدس کی والدہ محترمہ روایت فرمایا کرتی تھیں کہ ایک مجذوب فقیر کبھی کبھی ان کے گھر آیا کرتا تھا۔ اس کا آنا مہینوں بعد ہوتا تھا۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی پیدائش کے بعد ایک مرتبہ آیا تو والدہ محترمہ نے آپ مدظلہ الاقدس کو اُس مجذوب فقیر کو دکھایا اور کہا بابا جی اس کے لیے دعا کریں۔ اس وقت وہ مجذوب فقیر زمین پر بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے ہی اس کی نظر آپ مدظلہ الاقدس کی پیشانی پر پڑی تو جھٹکے سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور آپ کی پیشانی کو بوسہ دے کر آپ کی والدہ سے کہا ''بہن اس کی پیشانی کو چھپا کر رکھا کرو، اگر شیاطین نے پڑھ لیا تو تم لوگ بہت تنگ ہو گے لیکن ہزار کوششوں کے باوجود وہ اس بچے کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور یہ اپنی منزل پر پہنچ کر ہی رہے گا۔ لیکن تم نہ اس کی امیری دیکھو گی اور نہ فقیری۔'' آپ مدظلہ الاقدس کے مرشد پاک سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ بھی فرمایا کرتے تھے ''اللہ نے تیرے متھے تے بخت لکھ دتے نیں'' یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہاری پیشانی پر بخت (تقدیرِ سعید) رقم کر دی ہے۔

والدہ محترمہ یہ بھی روایت فرماتی ہیں کہ ایک بار انہیں خواب میں سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی زیارت ہوئی۔ غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے آپ مدظلہ الاقدس کے بارے میں فرمایا ''یہ ہمارا ہے۔ یہ ہمارا روپ ہے۔ ہم اس کے بارے میں تم سے سوال کریں گے۔'' اس خواب کے بعد آپ مدظلہ الاقدس کی والدہ محترمہ نے آپ کی حفاظت اور تربیت پر زیادہ توجہ دینا شروع کر دی۔

کچھ عرصہ بعد وہی مجذوب فقیر ایک بار پھر آپ مدظلہ الاقدس کے گھر آیا تو آپ کی والدہ سے کہنے لگا ''آپ کا یہ بیٹا بڑا سعید ہے۔ اللہ پاک نے ایک خاص تقدیر کو اس کی پیشانی پر رقم کر دیا ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی باطنی زیرِ نگرانی اس کی خاص طرز پر تربیت کی جائے گی اور اسے زندگی کے تمام مراحل سے گزارا جائے گا۔'' ایک بار کہنے لگا ''تیرا یہ بیٹا سردار ہے۔ جہاں اور جس جگہ رہے گا سرداری کرے گا اور اس سے دشمنی اور بغض رکھنے والا ذلت، گمراہی اور بدنامی کا شکار ہو گا اور پریشانی پائے گا۔''

اس مجذوب فقیر کی تمام باتیں نہ صرف حرف بہ حرف درست ثابت ہوئیں بلکہ آپ مدظلہ الاقدس نے اس سے بھی اعلیٰ رتبہ پایا جو اس نے بتایا

تھا۔آپ مدظلہ الاقدس کی پیشانی پر رقم سعید تقدیر کی وجہ سے بہت سے شیطان فطرت حاسدین سے بھی آپ کا پالا پڑا جن سے حق بات پر ہمیشہ تکرار اور مخالفت رہی لیکن حق پر آپ مدظلہ الاقدس کی استقامت اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی آپ پر خاص الخاص مہربانی کے باعث آپ کا مخالف، خواہ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ، جلد یا بدیر پریشانی اور ذلت کا شکار ہوا۔آپ مدظلہ الاقدس کا بچپن بھی عام بچوں کی طرح نہ تھا۔آپ کی والدہ محترمہ روایت فرماتی ہیں کہ آپ کو زیادہ دیر گھر سے بلاوجہ باہر رہنا یا گلیوں میں پھرنا بالکل پسند نہ تھا۔آپ کا زیادہ وقت پڑھنے میں یا والدین کی خدمت میں صرف ہوتا۔شروع سے ہی محنتی، سنجیدہ اور صبر کرنے والی طبیعت پائی۔کبھی عام بچوں کی طرح زیادہ فرمائشیں یا ضدیں نہ کرتے۔ صفائی پسند بھی بچپن سے ہی ہیں۔غربت کے زمانہ میں بھی صاف ستھرے کپڑے پہننا پسند فرمایا کرتے تھے خواہ پرانے ہی ہوں۔والدین اور بہن بھائی سے اتنی محبت فرماتے کہ جب تک وہ کھانا نہ کھا لیتے آپ بھی نہ کھاتے لیکن محبت ان سے بھی نہ ملی۔

بچپن سے ہی آپ مدظلہ الاقدس کی طبیعت میں بے چینی تھی۔دنیاوی مشاغل میں زیادہ خوشی محسوس نہ کرتے۔یوں محسوس ہوتا جیسے کسی چیز کی تلاش ہے۔اکثر سب سے الگ تھلگ ہو جاتے اور تنہائی اختیار فرما لیتے۔

والدین

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے والد کا نام عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ ولد عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ ہے۔عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ 8 فروری 1931ء (21 رمضان المبارک 1349ھ) بروز اتوار بمقام مدھاں تحصیل نکودر ضلع جالندھر انڈیا میں پیدا ہوئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس زمانہ میں مڈل تک تعلیم حاصل کی اور اپنے والد محترم کے ہمراہ کاشت کاری کا آغاز کیا اور ساتھ ہی ایک ہندو سے حساب داری (منشی، Accounts) کا کام سیکھا جو بعد میں عملی زندگی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بہت کام آیا۔آپ مدظلہ الاقدس کے والد محترم عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ لڑکپن سے ہی تہجد گزار اور قائم اللیل تھے۔سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے زندگی میں والد محترم کو کبھی فرض نماز تو بہت دور کی بات، تہجد اور اشراق تک قضا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔نصف شب کو بیدار ہو کر نوافل ادا فرماتے اور تہجد سے فجر تک تلاوتِ کلام پاک اور فجر سے اشراق تک ذکرِ الٰہی فرماتے۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی والدہ محترمہ کنیز فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا دختر چوہدری شرف دین 4 اگست 1934 (23 ربیع الاول 1353ھ) بروز ہفتہ جالندھر انڈیا میں پیدا ہوئیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہا کے والد محترم شرف دین جالندھر انڈیا میں سیکنڈری سکول ٹیچر تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہا قیام پاکستان کے وقت مڈل تک تعلیم مکمل کر چکی تھیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہا کے والد چوہدری شرف دین قیام پاکستان سے کچھ ماہ قبل ہندوستان میں ہی انتقال فرما گئے۔ہجرت کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہا کا خاندان منٹگمری (موجودہ ساہیوال) میں آباد ہوا۔آپ رحمۃ اللہ علیہا کا نکاح 13 مارچ 1958 (20 شعبان 1377ھ) بروز جمعرات عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ سے ہوا۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی والدہ محترمہ عاشقہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، محبِّ اہلِ بیتؓ، محبِّ پیرانِ پیر

غوث الاعظم ؓ تھیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہا میلاد النبی ﷺ اور عاشورہ محرم بڑی محبت اور عقیدت سے منایا کرتی تھیں اور بڑے خلوص سے شہیدانِ کربلا اور حضرت بی بی فاطمہ ؓ کی یاد میں محافل منعقد فرمایا کرتی تھیں۔ ہر ماہ گیارھویں شریف کا ختم دلانا آپ رحمتہ اللہ علیہا کے معمولات میں شامل تھا۔ کام کے دوران آپ رحمتہ اللہ علیہا اونچی آواز میں بہت محبت وعقیدت کے ساتھ یانبی سلام علیک یارسول سلام علیک کا ورد زبان پر جاری رکھتیں۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی زندگی اور شخصیت پر آپ کی والدہ محترمہ کی شخصیت کے گہرے اثرات ہیں۔ بلکہ آپ مدظلہ الاقدس کی شکل وصورت اور اعضا کی بناوٹ بھی آپ کی والدہ محترمہ سے مشابہت رکھتی ہے۔

شرافت ونجابت کا پیکر، عشقِ مصطفیٰ ﷺ اور عشقِ الٰہی سے سرشار یہ پاکیزہ جوڑا 1958 میں نکاح کے بعد بخشن خان تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر منتقل ہوگیا اور 1965 کی جنگ تک یہیں قیام پذیر رہے۔ یہاں قیام کے دوران اللہ تعالیٰ نے ان برگزیدہ ہستیوں کو آفتابِ فقر، سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس جیسے بلند مقامات کے حامل فرزند اور چھوٹے بیٹے نوید الرحمٰن[1] سے نوازا۔ 1965ء تک کا یہ دور آپ مدظلہ الاقدس کے والدین کا دنیاوی لحاظ سے خوشحال دور تھا لیکن 1965ء کے بعد حالات نے اچانک پلٹا کھایا۔ آپ مدظلہ الاقدس کے والد صاحبؒ کی جائیداد پر تو رشتہ دار ناجائز قبضہ 1964ء میں ہی کر چکے تھے (جیسا کہ گذشتہ باب میں ذکر کیا جا چکا ہے) 1965ء میں کریانہ کی دکان بھی خسارے میں جانے کی وجہ سے بند ہوگئی۔ یہیں سے آپ مدظلہ الاقدس کی غربت، فقر وفاقہ، عسرت اور تنگدستی کی زندگی کا آغاز ہوا جس کے دوران آپ مدظلہ الاقدس اور آپ کے اہلِ خانہ نے بہت سے مصائب کا سامنا کیا۔ عسرت وتنگی کے باعث آپ مدظلہ الاقدس کے والد محترم ہجرت کر کے بہاولنگر آ گئے جہاں پہلے دکانداری کی اور پھر ایک آڑھت کی دکان پر حساب داری کا کام کیا۔

یہاں بھی حالات میں کچھ بہتری نہ آئی تو ہجرت کر کے لیہ آئے اور یہاں بھی یہی کام کیا۔ 1968 میں اپنے بہنوئی شاہ محمد مرحوم کے مشورہ پر اُن کے ایک دوست اور ان کے ساتھ مل کر غلہ منڈی چیچہ وطنی میں آڑھت اور اجناس کی خرید وفروخت کا کام شروع کیا۔ یہاں اُن کے ہاں دختر نوشین اختر پیدا ہوئیں۔

معاشی حالات اب کچھ بہتر ہونا شروع ہوئے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے والد محترم کی محنت سے کاروبار کافی بہتر ہو چکا تھا لیکن کچھ عرصہ بعد ہی حصہ داروں کے حسد اور رقابت کی وجہ سے آپ کے والدِ محترم کاروبار سے الگ ہونے پر مجبور ہوگئے۔ شدید محنت سے جمایا ہوا کاروبار حاسدین کی بدخواہی کی وجہ سے چھوڑ کر 1971ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران دیپال پور[2] ضلع ساہیوال (اب ضلع اوکاڑہ) منتقل ہوگئے

---

[1] 19 نومبر 1961ء (10 جمادی الثانی 1381ھ) بروز اتوار پیدا ہوئے۔ 1992 سے لاپتہ ہیں۔ [2] دیپال پور ایک قدیم قلعہ تھا جو سلاطینِ دہلی اور مغلیہ خاندان کے دور میں صوبہ رہا۔ 1983ء سے قبل اوکاڑہ کو تحصیل اور دیپال پور کو سب تحصیل کا درجہ حاصل تھا۔ تحصیل اوکاڑہ ضلع ساہیوال میں اور ضلع ساہیوال ملتان ڈویژن کا حصہ تھا۔ 1983ء میں اوکاڑہ کو ضلع کا درجہ اور دیپال پور کو تحصیل کا درجہ مل گیا اور ضلع اوکاڑہ کو لاہور ڈویژن میں شامل کر دیا گیا۔ اب ضلع اوکاڑہ ساہیوال ڈویژن میں شامل ہے۔

اور 4 جنوری 1990ء (6 جمادی الثانی 1410ھ) بروز جمعرات تک یہیں مقیم رہے۔ دیپال پور اور اوکاڑہ میں آپ مدظلہ الاقدس کے والد محترم نے مختلف اوقات میں مختلف جگہوں پر حساب داری کا کام کیا۔ آپ اپنے زمانہ میں بہی کھاتوں (Accounts) کے بڑے ماہر تھے۔ دیپال پور میں قیام کے دوران آپ مدظلہ الاقدس کے خاندان نے بہت تنگدستی، غربت اور عسرت کا زمانہ دیکھا۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اس زمانہ میں تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنے والدین اور خاندان کی عسرت و تنگی دور کرنے اور معاشی حالات سنبھالنے میں ان کا سہارا بننے کے لیے چھوٹی عمر میں ہی محنت و مشقت شروع کر دی۔ کبھی بکریاں چرائیں، کبھی ٹھیلے پر چیزیں فروخت کیں، کبھی کھیتوں میں کام کیا۔ یوں محنت مشقت اور ہر طرح کے حالات میں صبر و ہمت سے کام لینا آپ مدظلہ الاقدس کے خون اور فطرت میں شامل ہو گیا۔

زندگی کے آخری دس سال آپ مدظلہ الاقدس کی والدہ محترمہ نے بیماری کی حالت میں بسر کیے۔ جسم کے دائیں حصہ میں رعشہ کی بیماری ہو گئی تھی۔ 1990ء میں یہ خاندان ہجرت کر کے لاہور آ گیا جہاں 6 جون 1990ء (12 ذیقعد 1410ھ) بروز بدھ صبح 3 بجے لاہور میں آپ رحمتہ اللہ علیہا کا وصال ہو گیا۔ والد محترم کا شفیق سایہ آپ مدظلہ الاقدس کے سر پر 2004ء تک سلامت رہا۔ 18 جون 2004ء (29 ربیع الثانی 1425ھ) کو جمعہ کی شب ایک بجے والد محترم کا وصال ہوا۔ والد اور والدہ دونوں کریم بلاک اقبال ٹاؤن لاہور کے قبرستان میں مدفون ہیں۔ اگر قبرستان کے شمال کی جانب سے کالج کے بالکل سامنے والے گیٹ سے قبرستان میں داخل ہوں تو دائیں طرف آپ مدظلہ الاقدس کے والدین، دختر، ساس اور سسر کی قبور ہیں۔

تعلیمی دور

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تعلیم کا آغاز تو چشتیاں، لیہ اور چیچہ وطنی میں ہی ہو چکا تھا جہاں سے آپ نے ابتدائی دینی تعلیم اور جماعت سوم تک دنیاوی تعلیم حاصل کی تھی لیکن باقاعدہ اور باضابطہ تعلیم کا آغاز دیپال پور سے ہوا۔ باوجود اس کے کہ آپ مدظلہ الاقدس پر اس وقت معاشی تنگی کا بہت دباؤ تھا، پھر بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ بے انتہا ذہانت اور خداداد صلاحیتوں کے باعث جلد ہی ناظرہ قرآن مکمل کر لیا اور دیگر دینی علوم کی تعلیم بھی حاصل کی۔ بچپن سے ہی ذاتِ حق تعالیٰ سے قلبی وابستگی کی وجہ سے دین و قرآن کے علم میں روحانی سکون حاصل ہوتا۔ نہ صرف قرآن بلکہ اسلام اور اسلامی تاریخ سے متعلق دیگر کتب بھی متوجہ کرتیں۔ ان کے مطالعہ سے اسلام کے متعلق بہت سا علم بغیر کسی استاد کے از خود حاصل کر لیا۔

دینی تعلیم کے علاوہ میٹرک تک تعلیم آپ نے گورنمنٹ ہائی سکول دیپال پور سے مکمل کی۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنے سکول کے اس دور کے بہترین طالبِ علم تھے اور آپ کا شمار ذہین ترین طلبا میں ہوتا تھا۔ ذہانت کے ساتھ ساتھ انتظامی صلاحیتوں کی وجہ سے جماعت دہم تک

کلاس کے مانیٹر رہے۔

آپ مدظلہ الاقدس کی ذہانت اور قلمی صلاحیتوں کا اظہار بچپن سے ہی ہونے لگا جب آپ نے پانچویں جماعت میں ہی اخبارات میں بچوں کے صفحات میں مضمون نویسی کا آغاز کر دیا۔ روزنامہ وفاق لاہور، روزنامہ مساوات لاہور، روزنامہ مشرق لاہور اور روزنامہ امروز لاہور کے بچوں کے صفحات میں آپ مدظلہ الاقدس کے مضامین شائع ہوتے رہتے۔

آپ مدظلہ الاقدس کی غیر معمولی شخصیت کے اعلیٰ اوصاف تعلیمی میدان کے ساتھ ساتھ غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی نمایاں تھے۔ درحقیقت اللہ جن بندوں کو اپنے لیے چن لیتا ہے عزت وشرف اور بزرگی زندگی کے ہر لمحے اور ہر شعبے میں ان کا مقدر ہوتی ہے۔ ذاتِ حق تعالیٰ ان کی ذات میں ظاہر ہونے کے باعث انہیں ہر جگہ سب سے نمایاں اور اعلیٰ مقام حاصل ہوتا ہے۔ اس مقام کے حصول میں فضلِ خداوندی کے ساتھ ساتھ ان کی ذاتی محنت، خلوص، نیک نیتی اور ہمت بھی شامل ہوتی ہے۔ یہ ہستیاں بحیثیتِ مجموعی اعلیٰ ترین اوصاف کا مجموعہ ہوتی ہیں۔ اپنے زمانے کے لحاظ سے ہر پسندیدہ خوبی ان میں موجود ہوتی ہے جو انہیں ان کے ہم عصروں میں سب سے ممتاز بنا دیتی ہے۔ چنانچہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نہ صرف تعلیمی میدان میں ہر جماعت میں صفِ اوّل کے طلبہ میں شامل تھے بلکہ تحریری وتقریری مقابلوں میں بھی حصہ لیتے۔ یہاں بھی کامیابیاں آپ کا مقدر ہوتیں۔ ساتھ ساتھ کھیلوں میں بھی حصہ لیا۔ بیڈمنٹن، کرکٹ اور ہاکی شوق سے کھیلی اور ہاکی کے بہترین کھلاڑی رہے۔

1978ء میں بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ملتان سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اسی سال دیپال پور میں انٹرمیڈیٹ کالج کا قیام عمل میں آیا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے پہلے تو یہاں پری میڈیکل میں داخلہ لیا لیکن جلد ہی آپ کو احساس ہو گیا کہ گھریلو معاشی حالات میں تنگی کے باعث میڈیکل کی تعلیم ممکن نہ ہو سکے گی۔ آپ یہ بھی چاہتے تھے کہ جلد از جلد تعلیم مکمل کر کے ملازمت کی جائے تاکہ والدین کا معاشی بوجھ بانٹا جا سکے۔ چنانچہ آپ نے پری میڈیکل گروپ تبدیل کر کے آرٹس گروپ اختیار کر لیا۔ لیکن پھر معاشی حالات اتنے دِگرگوں ہوئے کہ آپ کو کالج کی تعلیم کو خیرباد کہہ کر ایک پٹرول پمپ پر نوکری کرنا پڑی۔ والدین کا بڑا فرزند ہونے اور انتہائی حساس طبیعت کا مالک ہونے کی بنا پر آپ مدظلہ الاقدس کو اپنی ذمہ داریوں کا پورا احساس تھا اور اسی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے ہر طرح کی محنت مزدوری حتیٰ کہ کھیتوں میں کام بھی کیا۔ اسی دوران آپ مدظلہ الاقدس ایف اے کی پرائیویٹ تیاری بھی کرتے رہے اور 1980ء میں ملتان بورڈ سے ایف اے کا پرائیویٹ امتحان پاس کر لیا۔

اس دوران گھریلو معاشی حالات کافی حد تک سنبھل چکے تھے لہٰذا آپ نے گورنمنٹ ڈگری کالج اوکاڑہ میں داخلہ لیا اور تعلیم کا سلسلہ پھر سے شروع کیا لیکن سال چہارم کے دوران پھر سے حالات نے آپ کو اتنا مجبور کر دیا کہ آپ کو رات کو پٹرول پمپ پر اور دن میں مختلف جگہوں پر کام کرنا پڑا۔ البتہ آپ نے ساتھ ساتھ تعلیم بھی جاری رکھی اور 1983ء میں بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان سے فرسٹ ڈویژن میں بی اے کا امتحان پاس کر لیا۔

1983ء میں اوکاڑہ کو ضلع کا درجہ حاصل ہو چکا تھا اور بہت سے ضلعی دفاتر کا قیام عمل میں آ چکا تھا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے ایک ضلعی دفتر میں 1984ء میں کلرک کی حیثیت سے ملازمت کا آغاز کیا۔ لیکن آپ دیکھ رہے تھے کہ اس علاقے میں رہتے ہوئے زیادہ ترقی کرنا ممکن نہیں دوسرے آپ کا دل بھی اس علاقہ سے اچاٹ ہو چکا تھا اس لیے آپ اکثر مختلف عہدوں کے لیے انٹرویو اور امتحانات کے لیے لاہور تشریف لاتے رہتے تھے۔ آخر کار 28 مارچ 1985ء کو آپ کو محکمہ لینڈ کسٹم اینڈ سنٹرل ایکسائز لاہور میں سینئر کلرک (Upper Division Clerk) کی ملازمت مل گئی۔ 12 اپریل 1985ء کو لاہور منتقل ہو گئے اور دوست احباب کے ساتھ کرائے کے مکان میں رہائش اختیار کر لی۔ ملازمت کے ساتھ ساتھ تعلیم جاری رکھنے کے لیے آپ مدظلہ الاقدس نے پنجاب یونیورسٹی کے لاء کالج میں شام کی کلاسز میں داخلہ لیا لیکن سرکاری ملازمت کی مصروفیات کی بنا پر اسے بھی جاری نہ رکھ سکے۔

عملی زندگی

یوں تو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے تعلیم کے ساتھ ساتھ ہی مختلف ملازمتوں سے عملی زندگی کا آغاز اپنے لڑکپن سے ہی کر دیا تھا لیکن باقاعدہ طور پر عملی زندگی میں قدم 13 اپریل 1985ء (23 رجب 1405ھ) بروز ہفتہ لاہور میں اپر ڈویژن کلرک کی حیثیت سے رکھا۔ یہاں بھی شدید محنت، ایمانداری اور خلوصِ نیت آپ مدظلہ الاقدس کا شعار رہا جس کی وجہ سے کام میں ترقی اور برکت حاصل ہوتی رہی۔

دیپال پور میں آپ کے والدین کرائے کے مکان میں رہائش پذیر تھے اور آپ لاہور میں کرائے کے مکان میں رہ رہے تھے۔ دونوں طرف سے اخراجات کا بوجھ تنہا آپ کے کاندھوں پر تھا جسے آپ اپنی محنت کی بدولت خوش اسلوبی سے سنبھال رہے تھے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے والد محترم کو بھی کام کرنے سے منع فرما دیا تا کہ زندگی کی طویل اور صبر آزما جدوجہد سے اب انہیں بھی کچھ آرام حاصل ہو۔

1987ء میں آپ مدظلہ الاقدس کے والدین نے نہایت سادگی سے آپ مدظلہ الاقدس کا نکاح محترمہ طاہرہ پروین صاحبہ سے کروا دیا اور آپ اپنی اہلیہ کے ساتھ کرائے کے مکان میں منتقل ہو گئے۔ آپ کی اہلیہ چونکہ اپنے والدین کی اکلوتی بیٹی ہیں اس لیے ان کے والدین بھی ان کے ساتھ ہی منتقل ہو گئے۔ ان کے والد سٹیٹ لائف میں ملازم تھے اور اپنے اخراجات خود برداشت کرنے کی اہلیت رکھتے تھے۔

1989ء میں آپ کی اہلیہ کے والد محترم نے سیٹھ کالونی اوکاڑہ میں اپنا آبائی مکان فروخت کر دیا۔ اس رقم میں آپ کی اہلیہ نے مزید کچھ رقم جمع کر کے ایجوکیشن ٹاؤن اور مصطفیٰ ٹاؤن کے درمیان ایک 8 مرلہ کا پلاٹ خریدا تا کہ اپنا گھر بنایا جا سکے اور مکان کی تعمیر شروع کروا دی۔ 1988ء میں آپ کے ہاں پہلی صاحبزادی منیزہ نجیب اور 1989ء میں دوسری صاحبزادی تابینہ نجیب کی ولادت ہوئی۔ 1989 میں آپ مدظلہ الاقدس ہمشیرہ کی شادی کے بعد والدین کو بھی لاہور لے آئے۔ یوں اس خاندان نے 4 جنوری 1990ء (6 جمادی الثانی 1410ھ) جمعرات کے دن لاہور ہجرت کر لی۔

19 نومبر 1990ء کو آپ مدظلہ الاقدس اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ اپنے زیرِ تعمیر مکان میں منتقل ہو گئے حالانکہ مکان ابھی نامکمل تھا۔ اس وقت یہ علاقہ ابھی غیر آباد تھا۔ نہ پختہ سڑک تھی اور نہ ہی سوئی گیس اور پانی کی سہولت موجود تھی۔

جولائی 1991ء میں آپ مدظلہ الاقدس کے دائیں پاؤں کی ایڑھی کا میجر اپریشن ہوا اور بون گرافٹنگ (Bone Grafting) کرنا پڑی۔ ایک معمولی سے ایکسیڈنٹ کے بعد آپ کے پاؤں کی ایڑھی پر چوٹ آئی تھی جو اس وقت تو محسوس نہ ہوئی لیکن درد اتنا بڑھ گیا کہ چلنا دشوار ہو گیا تھا۔ اس اپریشن کے بعد آپ مدظلہ الاقدس چھ ماہ تک صاحبِ فراش رہے۔

10 اکتوبر 1991ء (یکم ربیع الثانی 1412ھ) بروز جمعرات آپ مدظلہ الاقدس محکمانہ امتحان پاس کرنے کے بعد ترقی پا کر انسپکٹر کے عہدہ پر فائز ہو گئے۔

1989ء سے آپ مدظلہ الاقدس کی اس دنیاوی زندگی کے سنہری حصہ کا آغاز ہوتا ہے۔ اب تک اللہ تعالیٰ آپ کو تنگی و عسرت میں رکھ کر آپ کی تربیت اس نہج پر کر رہا تھا کہ محنت، صبر، استقامت اور ہمت آپ کی فطرت کا مکمل طور پر حصہ بن جائے۔ اب اگر ایک طرف اللہ نے آپ کو آپ کی محنت کا پھل عطا کرنا شروع کیا تو دوسری طرف آپ کی دنیاوی خواہشوں کو اس حد تک پورا کر دیا کہ آپ کے دل میں مزید کوئی خواہش باقی نہ رہے اور آپ اس دنیا سے سیر ہو کر اس کی حقیقت بھی جان لیں اور اس سے بے نیاز بھی ہو جائیں۔

آپ مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں کہ اس دور میں ہم نے مٹی میں ہاتھ ڈالا تو وہ سونا بن گئی۔ دل میں جس شے کی طلب یا خواہش پیدا ہوتی وہ فوراً مل جاتی۔ ملازمت کے علاوہ لوگوں کے ساتھ مل کر شراکت میں کاروبار کیے اور ہر کام میں توقع سے بڑھ کر منافع ملا۔ لیکن اس مال و دولت نے کبھی آپ مدظلہ الاقدس کے دِل میں جگہ نہ بنائی۔ آپ مدظلہ الاقدس اس مال کو ہمیشہ کھلے دِل سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہے اور اپنے رشتہ داروں کی مشکل میں مالی امداد کرتے رہتے۔ آپ مدظلہ الاقدس ایک انتہائی خوش اخلاق طبیعت کے مالک ہیں اس لیے حلقۂ احباب بھی وسیع تھا جس میں نامور صحافی بھی شامل تھے۔ البتہ آپ کا گھر اور اہل و عیال ہمیشہ آپ کی پہلی ترجیح رہے اور آپ اپنا زیادہ وقت اپنی فیملی کو دیتے۔ گھر ہو یا آفس، رشتہ دار ہوں یا دوست احباب آپ مدظلہ الاقدس کی پُرکشش اور پروقار شخصیت کے باعث ہر جگہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے عزت و شان سے نوازا، حتیٰ کہ آپ کے افسر بھی آپ کی عزت کرتے۔ آپ مدظلہ الاقدس سب کے دکھ درد میں شریک ہوتے اور عمر بھر کبھی کسی کی دِل آزاری کا سبب نہ بنے۔

1993ء میں آپ مدظلہ الاقدس کی اہلیہ کی والدہ محترمہ کو خاندانی جائیداد سے حصہ ملا جو انہوں نے اپنی اکلوتی بیٹی کو دے دیا جس سے آپ کی اہلیہ محترمہ نے گھر کے ساتھ چھ مرلے[1] اور گھر کے سامنے ایجوکیشن ٹاؤن میں 13 مرلے[2] کا پلاٹ خریدا جو بعد میں فروخت کر کے

---

[1] اس پلاٹ میں 1998 میں اصلاحی جماعت اور ماہنامہ مراۃ العارفین لاہور کا دفتر قائم ہوا۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ نے اپنے دستِ مبارک سے اس کا افتتاح فرمایا۔ اب اس مکان میں خانقاہ سلسلہ سروری قادری، تحریک دعوتِ فقر اور اس کے شعبہ جات کے دفاتر ہیں۔ [2] یہ پلاٹ کچھ عرصہ بعد آپ کی اہلیہ محترمہ نے فروخت کر کے مصطفیٰ ٹاؤن میں موجودہ گھر والا پلاٹ خرید کر مکان تعمیر کروایا۔

مصطفیٰ ٹاؤن میں موجودہ گھر بنوایا۔

1994ء میں آپ مدظلہ الاقدس کے ہاں تیسری بیٹی مشعل نجیب کی ولادت ہوئی اور 1997ء میں اکلوتے صاحبزادے محمد مرتضیٰ نجیب کی ولادت ہوئی۔ اسی دوران 1996ء میں آپ کی دوسری صاحبزادی تابینہ نجیب کی سات سال کی عمر میں قضائے الٰہی سے وفات ہوگئی۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے ''حکیم کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ دِنوں کو بندوں کے درمیان پھیرتا رہتا ہے اور جس انسان کو اللہ نے انسانِ کامل کے مرتبے پر فائز کرنا ہو اس کی حیات بھی ہر طرح سے کامل ہوتی ہے جس میں ہر طرح کا دور، ہر طرح کا تجربہ شامل ہوتا ہے۔ کبھی اللہ دے کر آزماتا اور تربیت فرماتا ہے کبھی لے کر۔ اگر انسان کے دل میں صرف دنیا کی خواہش موجود ہو تو اللہ جب اسے دنیا اور اس کا مال و آسائش عطا کرتا ہے تو وہ صرف دنیا کا ہی ہو کر رہ جاتا ہے اور اسی کے لالچ کی دلدل میں مزید دھنستا جاتا ہے لیکن جو انسان صرف اللہ کا صحیح بندہ ہو وہ اس مقام پر کبھی سکون نہیں پاتا۔ اگرچہ اس دور میں دنیاوی و مالی لحاظ سے آپ مدظلہ الاقدس مکمل طور پر آسودہ حال تھے اور اگر ہم اس دور میں آپ مدظلہ الاقدس کی تھری پیس سوٹ اور کلین شیو میں تصاویر دیکھیں تو عجیب حیرت کا احساس ہوتا ہے لیکن آپ فرماتے ہیں کہ ان تمام دنیاوی نعمتوں اور آسودگیوں کے باوجود آپ کو قلبی سکون میسر نہ تھا۔ ہر آسائش اور خوشی پا لینے کے باوجود کسی شے کی کمی کا احساس دامن گیر رہتا تھا۔ روح کی بے چینی آپ مدظلہ الاقدس کو ہر لمحہ بے سکون رکھتی لیکن آپ اس بے چینی کی وجہ کو سمجھ نہ پا رہے تھے۔ کبھی سکون کی تلاش میں دوستوں کے ساتھ سیر و سیاحت کے لیے ملک کے شمالی علاقوں کی طرف نکل جاتے لیکن وہاں بھی سکون نہ ملتا۔ سکون اس وقت تک مل بھی نہیں سکتا تھا جب تک مقصدِ حیات نہ پا لیتے اور روحِ مقدسہ اپنی منزل تک نہ پہنچ جاتی۔ یوں بھی جس قلب میں اللہ نے سمانا تھا وہاں دنیا کیسے بس سکتی تھی۔ اِدھر روح اپنے ربّ سے ملاقات کے لیے بے چین تھی اُدھر اللہ اپنے بندے اپنے محبوب سے ملنے کے لیے بے چین و بے قرار تھا۔ دنیاوی نعمتوں اور آسودگیوں کا حصول کبھی بھی آپ مدظلہ الاقدس کی منزل نہ تھی۔ اس لیے اس مقام پر سکون کیوں کر حاصل ہو سکتا تھا۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نور الہدیٰ کلاں میں فرماتے ہیں ''جب تک غنایت (استغنا، دنیاوی مال و دولت سے طبیعت کی سیری) حاصل نہ ہو فقر تک نہیں پہنچا جا سکتا۔'' اس غنایت کے حصول کے لیے ہی اللہ تعالیٰ نے آپ مدظلہ الاقدس پر دنیاوی آسائشوں اور نعمتوں کی انتہا کر دی لیکن دن بدن دنیاوی آسائشوں کی بے وقعتی اور بے ثباتی آپ کے دل کو ان سے اچاٹ کرتی جاتی۔ طبیعت ان سب سے بھر گئی اور پھر باطن نے اپنے اللہ کی طرف سفر شروع کیا جو تمام قلوب کا سکون اور ارواح کا چین و آرام ہے، جس منزل پر پہنچ کر کسی منزل کی طلب نہیں رہتی۔

یوں تو قلبی بے سکونی کے باعث آپ مدظلہ الاقدس کے دنیاوی دور کا باطنی طور پر خاتمہ نومبر 1995ء میں شروع ہو گیا تھا لیکن ظاہری طور پر اس کا خاتمہ اکتوبر 1996ء میں اس وقت ہوا جب آپ کی صاحبزادی تابینہ نجیب کا وصال ہوا۔

باب 04

تلاشِ حق اور بیعت

نومبر 1995ء تک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا دل دنیا سے سیر ہو چکا تھا اور باطنی طور پر آپ دنیا اور معاملاتِ دنیا سے بے زار ہونا شروع ہو گئے تھے۔ روح کی بے چینی اور بے سکونی نے باطن میں ہلچل مچا رکھی تھی جو اپنے محبوبِ حقیقی سے ملاقات کے لیے بے قرار تھی۔ فقر و فاقہ، تنگدستی میں بھی سکون نہ ملا، دنیا کی نعمتیں اور فراخی کا زمانہ بھی قلبی سکون کا باعث نہ بن سکا۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ نومبر 1995ء تک آپ کی ظاہری باطنی تربیت کے ابتدائی دوادوار کی تکمیل ہو چکی تھی اور اب آپ کامل یکسوئی کے ساتھ اس ذات کی تلاش میں تھے جو قلبی سکون کا باعث ہو۔ اسی سکون کی تلاش میں آپ مدظلہ الاقدس دنیاوی معاملات اور سرگرمیوں کو انتہائی محدود کر کے زیادہ سے زیادہ وقت عبادات میں گزارنے لگے۔ دوستوں، رشتہ داروں سے میل ملاپ میں کمی آنے لگی، ٹی وی دیکھنے یا سیر و تفریح جیسے مشاغل سے دِل اچاٹ ہو گیا۔ جس مقصد کے لیے آپ مدظلہ الاقدس اس دنیا میں تشریف لائے تھے یعنی مقامِ فنا فی اللہ بقا باللہ تک پہنچ کر طالبانِ مولیٰ کی حق تک رہنمائی کرنا، اس مقصد کے لیے آپ کی تربیت کا وقت اب آ چکا تھا۔

نومبر 1995ء کا ہی واقعہ ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس دفتر کی مسجد میں ظہر کی نماز کی ادائیگی کے بعد نکلے اور دفتر کی طرف جا رہے تھے۔ راستہ میں کینٹین تھی۔ جب آپ مدظلہ الاقدس کینٹین کے پاس سے گزرے تو کینٹین سے ایک عجیب حلیے والا ادھیڑ عمر شخص اچانک آپ مدظلہ الاقدس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور آپ سے کہنے لگا:

''تم پر اللہ کے فضل کا دور شروع ہو چکا ہے۔ اپنی حالت پر اسی طرح قائم رہنا۔''

آپ نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو اس نے جواب دیا:

''میں وہ ہوں جو لوگوں کو راستہ دکھاتا ہے اور ان کی راہنمائی کرتا ہے۔ میں تو صرف تمہیں دیکھنے آیا ہوں۔''

پہلے تو آپ نے یہ سمجھا کہ آج کل کے دور میں جس طرح لوگ اسی طرح کا روپ دھار کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں یہ شخص بھی انہی میں سے ہے اسی لیے آپ نے کہا ''شکریہ میں آپ کی ہدایت پر عمل کروں گا'' اور آگے بڑھ گئے لیکن جب آپ مدظلہ الاقدس تھوڑا سا آگے

گئے تو آپ کے دل میں خیال کوندا کہ یہ شخص میری اندرونی حالت سے کیسے واقف ہے؟ آپ یکدم واپس پلٹے اور اس شخص کی تلاش میں کینٹین پہنچے تو وہ شخص غائب ہو چکا تھا۔ کینٹین کے ملازمین سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اس حلیہ کا شخص تو انہوں نے دیکھا ہی نہیں۔

14 اگست 1996ء کا دن لاہور کی تاریخ میں اس لیے اہم ہے کہ اس دن لاہور میں تاریخی طوفانی بارش ہوئی تھی جس نے آدھے لاہور کو ڈبو دیا تھا۔ لیکن اسی دن آپ مدظلہ الاقدس کی لاڈلی اور پیاری بیٹی تابینہ کے سر میں درد شروع ہوا جس کی شدت میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ 26 ستمبر 1996ء کو گلبرگ ہسپتال گلبرگ لاہور میں مشہور نیوروسرجن محمد افتخار راجہ[1] مرحوم نے اپریشن کیا لیکن وہ کومہ میں چلی گئی۔ فوراً جنرل ہسپتال لاہور کے ICU وارڈ میں منتقل کیا گیا جہاں 2 اکتوبر 1996ء (18 جمادی الاول 1417ھ) بروز بدھ ان کا انتقال ہو گیا۔

زندگی کے اتنے بڑے صدمے سے گزرنے کے بعد جو تبدیلیاں آپ مدظلہ الاقدس کے باطن میں کامل ہو چکی تھیں، ظاہر ہونے لگیں۔ مال و دولتِ دنیا بالکل بے وقعت ہو گیا، دِل میں اس خیال نے گھر کر لیا کہ کیا فائدہ ایسے مال کا جس کی کثرت بھی پیاری صاحبزادی کو نہ بچا سکی۔ اس حقیقی دولت یعنی قربِ خداوندی کی طلب بڑھ گئی جو دائمی ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کا زیادہ تر وقت عبادات و ریاضت میں گزرنے لگا۔ ان عبادات سے غرض اور طلب صرف قرب و معرفتِ حق تعالیٰ تھی۔ عبادات و ریاضت میں اتنا مجاہدہ کیا کہ ایک وقت یہ بھی آ پہنچا کہ چوبیس گھنٹوں میں صرف چھ گھنٹے آرام فرماتے اور اوقاتِ ملازمت کے سوا مسلسل مصروفِ عبادت رہتے۔ زہد و ریاضت کا یہ عالم تھا کہ ہزاروں کی تعداد میں درود شریف اور کلمہ شریف کا ورد فرماتے۔ اس مقصد کے لیے پانچ سو دانوں والی خصوصی تسبیح بنوائی ہوئی تھی۔ زہد و ریاضت کی کثرت سے آپ مدظلہ الاقدس کی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے اور انگشتِ شہادت پر تسبیح کی وجہ سے گٹھا پڑ گیا۔ کبھی کبھی گھٹن انتہا کو پہنچتی تو بے اختیار گھنٹوں روتے رہتے۔ اہلیہ محترمہ خیال کرتیں کہ شاید بیٹی کی یاد میں رو رہے ہیں۔

اتنی زیادہ کثرت سے زہد و ریاضت کے باوجود منزلِ مراد نظر نہ آ رہی تھی۔ مارچ 1997ء کا واقعہ ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس ایک کتاب کا مطالعہ فرما رہے تھے، اس کتاب میں آپ نے یہ عبارت پڑھی ''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتونِ جنت حضرت سیّدۃ النسا رضی اللہ عنہا کو کبھی انکار نہیں فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ جب امہات المومنین رضی اللہ عنہن میں سے کسی کو یہ خدشہ ہوتا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُن کی کسی بات کو منظور نہ فرمائیں گے تو سیّدہ کائنات رضی اللہ عنہا کے وسیلہ سے وہ معاملہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں پیش فرماتیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُسے منظور فرما لیتے۔''

اس عبارت کو پڑھنے کے بعد آپ مدظلہ الاقدس روزانہ جتنی عبادت فرماتے اس کا ثواب سیّدہ کائنات سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی بارگاہ میں ہدیہ فرما دیتے اور یہ دعا فرماتے:

''یا سیّدہ کائنات رضی اللہ عنہا آپ کا یہ گنہگار غلام آپ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں اپنی معمولی سی عبادت کا نذرانہ پیش کر رہا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا

---

[1] صاحبزادی تابینہ نجیب کو برین ٹیومر (Brain Tumour in Thalmic region) تھا۔ ڈاکٹر محمد افتخار راجہ پاکستان کے مشہور و معروف نیوروسرجن تھے اور سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے خصوصی معالج تھے۔ خود بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مختلف امراض کا علاج کرتے اور ضرورت پڑنے پر دوسرے معالج specialists کے پاس بھیج دیتے۔ 10 جولائی 2006ء (14 جمادی الثانی 1427ھ) بروز سوموار ملتان میں فوکر طیارہ کے حادثہ میں جاں بحق ہوئے۔

کو ہماری عبادت کے ثواب کی حاجت نہیں ہے۔ ہم تو خود آپ رضی اللہ عنہا کے گھرانہ کی شفاعت اور کرم کے محتاج ہیں۔ یہ ثواب تو صرف ایک گدا کی آپ رضی اللہ عنہا کے در پر صدا ہے۔ جس طرح ظاہری حیات میں کوئی سوالی آپ رضی اللہ عنہا کے در پر حاضر ہو کر صدا دیتا اور خالی ہاتھ نہ جاتا تھا، اسی طرح باطنی حیات میں بھی یہ گدا آپ رضی اللہ عنہا کے در سے خالی نہ جائے گا۔ آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں میری سفارش فرمائیں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اس غلام کو وہ راہ عطا فرمائیں جس راہ پر چلنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہوا اور مجھے یقینِ کامل ہے کہ یہ گدا آپ رضی اللہ عنہا کے در سے خالی واپس نہیں جائے گا کیونکہ گدا کو خالی ہاتھ واپس جانے دینا آپ رضی اللہ عنہا کے گھرانے کی رِیت ہی نہیں ہے۔''

چند الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ یہی دعا آپ مدظلہ الاقدس کی زندگی کا حصہ بن گئی۔ حیران کن بات یہ ہے کہ اس وقت نہ تو آپ کو فقر کے بارے میں کچھ معلوم تھا اور نہ ہی یہ معلوم تھا کہ فقر خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کے وسیلہ سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ 'جامع الاسرار' میں فرماتے ہیں ''حضرت فاطمتہ الزہرا رضی اللہ عنہا فقر کی پکی ہوئی تھیں اور انہیں فقر حاصل تھا۔ جو شخص فقر تک پہنچتا ہے ان ہی کے وسیلہ سے پہنچتا ہے۔'' یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل اور توفیق تھی جس نے آپ کے لبوں اور قلب پر یہ دعا اور طریقہ جاری کر دیا۔ اور یوں آپ بغیر کسی علم کے ان کے در تک پہنچ گئے جن کے وسیلہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فقر عطا فرماتے ہیں۔

باطنی بیعت

صرف ایک ماہ بعد 12 اپریل 1997ء کی رات نمازِ تہجد کے بعد آپ مدظلہ الاقدس درود پاک پڑھ رہے تھے کہ باطن کا در کھل گیا اور آپ نے خود کو باطنی طور پر مسجدِ نبوی میں مجلسِ محمدی ﷺ میں پایا۔ نورِ ازل آقا و مولا سیّدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام درمیان میں تشریف فرما تھے۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دائیں جانب حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور بائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور چاروں سلاسل کے مشائخ کرام تشریف فرما تھے۔ اس محفل میں حاضر ہوتے ہی اہلِ محفل کی ہیبت و جلال کو دیکھ کر آپ گنگ رہ گئے اور قریب تھا کہ خوف سے بے جان ہو کر گر جاتے کہ مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آگے بڑھ کر آپ مدظلہ الاقدس کا ہاتھ اپنے دستِ مبارک میں لیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے پیش کرتے ہوئے آپ کے مبارک قدموں میں بٹھا دیا اور عرض کی ''حضور! یہ نجیب الرحمٰن ہے اور آپ کا غلام ہے۔ یہ آپ کی نورِ نظر لختِ جگر (خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا) کا نوری فرزند ہے اور انہوں نے ان کو اپنا ورثہ عطا کرنے کے لیے منتخب فرمایا ہے اور اس مقصد کے لیے آپ کی بارگاہِ عالیہ میں بھیجا ہے۔'' سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے جب یہ سنا تو جلدی سے اپنی پیشانی اُن مبارک قدموں پر رکھ دی جن پر دونوں جہان نثار ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ''ہاں ہمیں سفارش پہنچ چکی ہے اور ہم نے اسے منظور بھی کر لیا ہے۔ اب یہ ہمارا بھی نوری حضوری فرزند ہے مگر ہم انہیں کس فرزندِ رسول کا ورثہ عطا فرمائیں۔'' حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کی ''نانا حضور! اماں حضور (خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا) نے انہیں ہمارا ورثہ عطا کرنے کا فرمایا ہے۔'' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دونوں دستِ مبارک سے شانوں سے پکڑ کر

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو اپنے قدموں سے اٹھایا اور فرمایا ''تو ہمارا نوری حضوری فرزند ہے، ہمارا وارث ہے۔ ایک زمانہ تجھ سے فیض پائے گا اور ہم تمہیں اپنی برہان بنائیں گے۔ تو نے ہماری لختِ جگر نورِ نظر کو راضی کیا ہے ہم تجھ سے راضی ہوگئے ہیں۔'' آپ ﷺ نے بیعت کے لیے دونوں دستِ مبارک آگے بڑھائے تو آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے دونوں ہاتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک میں دے دیئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ مدظلہ الاقدس کو بیعت فرمایا اور اس کے بعد چاروں سلاسل کے مشائخ کی طرف نظر کی اور پیرانِ پیر سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے فرمایا ''اس کی وراثت آپ (رضی اللہ عنہ) کے پاس ہے۔'' پھر آپ مدظلہ الاقدس کا ہاتھ سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا ''یہ ہماری لختِ جگر (رضی اللہ عنہا) کا نوری حضوری فرزند ہے۔ اب ہمارا اور آپ کا بھی نوری حضوری فرزند ہے۔ ہم اس کو آپ (رضی اللہ عنہ) کے سپرد فرماتے ہیں۔ اس کی باطنی تربیت آپ (رضی اللہ عنہ) کے ذمہ ہے۔'' سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں کہ یہ نعمتِ عظمیٰ پا کر میں نے محفل میں موجود اہلِ بیت اور چاروں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی قدم بوسی کی۔ سب نے آپ کو مبارکباد دی اور سر پر دستِ شفقت رکھا۔ بعد ازاں سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اجازت لے کر آپ مدظلہ الاقدس کو مجلسِ محمدی ﷺ سے واپس لے آئے اور آپ کی باطنی تربیت شروع ہوگئی۔ آپ مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ چند لمحوں میں وقوع پذیر ہوگیا۔

موجودہ دور کے مادیت پرست ذہنوں کے لیے شاید یہ بات قبول کرنے میں ان کی محدود اور عالمِ ناسوت میں قید عقل مانع ہوگی لیکن یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے۔ کیونکہ اصل سروری قادری ہوتے ہی وہی ہیں جن کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود بیعت فرما کر سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرماتے ہیں۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

- سروری قادری اُسے کہتے ہیں جسے خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دستِ بیعت فرماتے ہیں اور اس کے وجود سے بدخلقی کی خو بُو ختم ہوجاتی ہے اور اُسے شرعِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی راہ پر گامزن ہونے کی توفیق نصیب ہوجاتی ہے۔ (محک الفقر کلاں)
- ایک اس مراتب کے بھی سروری قادری ہوتے ہیں جنہیں خاتم النبیّین رسولِ ربّ العالمین سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی مہربانی سے نواز کر باطن میں حضرت محی الدین شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز کے سپرد کردیں اور حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ بھی اُسے اس طرح نوازتے ہیں کہ اُسے خود سے جدا نہیں ہونے دیتے۔ (محک الفقر کلاں)

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

- سلسلہ سروری قادری کو سروری قادری اس لیے کہا جاتا ہے کہ سروری کا مطلب ہے سرورِ کائنات ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت ہونا اور قادری کا مطلب ہے غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا باطنی تربیت فرمانا۔ (مجتبیٰ آخر زمانی)

پیران پیر غوث الاعظم محی الدین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی مرحلہ وار تربیت کا آغاز فرمایا اور آپ مدظلہ الاقدس کو اسما الحسنیٰ کا علم عطا فرمایا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے لاکھوں کی تعداد میں ہر اسمِ صفت کا ذکر فرمایا۔

دسمبر 1997ء میں سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے آپ مدظلہ الاقدس کو اسمِ اللہ ذات کے ذکر پر پہنچا دیا اور آپ کو روزانہ پانچ ہزار مرتبہ بعد نمازِ تہجد اسمِ اللہ کے ذکر کا حکم فرمایا۔ آپ روزانہ اسمِ اللہ کا ذکر فرماتے۔ آپ فرماتے ہیں ''جیسے جیسے دن گزرتے جاتے میرے اندر اسمِ اللہ ذات کی طلب بڑھتی جاتی۔'' پیرانِ پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے آپ مدظلہ الاقدس کو علمِ دعوت[1] بھی عطا فرما دیا۔ آپ مدظلہ الاقدس نمازِ فجر کے بعد اقبال ٹاؤن کریم بلاک کے قبرستان میں حضرت بابا شہنشاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر تشریف لے جاتے اور علمِ دعوت کے ذریعے اُن سے باطنی طور پر ہم کلام ہوتے۔ ایک دن انہوں نے فرمایا ''آپ داتا صاحب کے مزار پر تشریف لے جائیں۔'' اسکے بعد آپ مدظلہ الاقدس سیّدنا علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر نمازِ عصر کے وقت تشریف لے جانے لگے اور چلہ گاہ حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے قریب بیٹھ کر دعوت پڑھتے۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ پر باطنی مہربانی فرماتے اور اپنے بے کراں فیض سے آپ مدظلہ الاقدس کو سیراب کرتے۔

ظاہری بیعت

جنوری 1998ء میں باطنی طور پر سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی طرف سے ظاہری مرشد کی تلاش کا حکم ہوا۔ اس حکم کے بعد آپ مدظلہ الاقدس ظاہری مرشد کی تلاش میں نہ صرف لاہور بلکہ لاہور سے باہر سارے ملک میں تشریف لے گئے۔ جہاں کہیں کسی مرشد کے موجود ہونے کے متعلق سنتے فوراً چل دیتے۔ اس کی محفل میں پہنچتے، دیکھتے، دل اس کی طرف بالکل مائل نہ ہوتا اور واپس آ جاتے۔

وسط فروری 1998ء کی ایک رات خواب میں سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور فرمایا ''بیٹا ہم تمہارا انتظار کر رہے ہیں، چلے آؤ۔'' بیدار ہونے پر آپ مدظلہ الاقدس ان انجانے بزرگ کی تلاش میں نکل پڑے لیکن وہ من موہنی صورت کہیں نظر نہ آتی تھی۔ یہ تلاش روز کا معمول بن گیا۔ بارگاہِ سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اور حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے بھی کوئی اشارہ نہ مل رہا تھا۔

یکم مارچ 1998ء (2 ذیقعد 1418ھ) پیر کی شب پھر خواب میں سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نظر آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قریب پڑے ہوئے ایک پرانے صندوق کو کھولا۔ اس میں سے سنہری رنگ کا اسمِ اللہ ذات نکل کر بلند ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر مبارک کے قریب سورج کی طرح چمکنے لگا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''بیٹا بڑی محنت کر لی اب چلے آؤ'' اور اسمِ اللہ ذات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ''تمہاری یہ امانت کب سے ہمارے پاس تمہارا انتظار کر رہی ہے اور ہم خود بھی تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔''

لیکن صورتحال وہی کہ کہاں جائیں؟ تلاش پھر شروع کی لیکن نتیجہ ندارد۔ آپ مدظلہ الاقدس کا معمول تھا کہ جمعۃ المبارک کی نماز کی ادائیگی کے بعد گھر آ کر نمازِ عصر تک درود شریف کا ورد فرمایا کرتے تھے۔ 10 اپریل 1998ء کو بھی آپ نے معمول کے مطابق نمازِ جمعہ ادا کی

---

[1] علمِ دعوت ایک باطنی عمل ہے جس میں کسی ولی اللہ کے مزار پر ایک خاص ترتیب سے قرآن پڑھ کر اس ولی سے روحانی طور پر ملاقات کی جا سکتی ہے اور رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ تفصیل جاننے کے لیے حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی کتب اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصنیف مبارکہ ''شمس الفقرا'' کے باب نمبر 15 ''علمِ دعوت'' کا مطالعہ فرمائیں۔

اور گھر آ کر جائے نماز پر بیٹھ کر درود شریف کا ورد شروع کیا ہی تھا کہ گھٹن کی وجہ سے ہچکی بندھ گئی۔ رو رو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے ''اللہ پاک اب تو منزل پر پہنچا دے۔ اگر چند ہفتوں تک منزل نہ ملی تو پچھلی زندگی کی طرف لوٹ جاؤں گا۔ تیرا فرمان ہے کہ تو کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔'' روتے روتے آپ مدظلہ الاقدس جائے نماز پر گر کر ہی سو گئے۔ خواب میں سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا ''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو ہمارے سپرد فرمایا ہے اور ہم آپ کو خود سے جدا نہ ہونے دیں گے۔'' اور حکم فرمایا ''ہم نے تمہیں سلطان باھُوؒ کے سپرد فرما دیا ہے اب تمہاری آخری تربیت تو تمہارے مرشد ہی فرمائیں گے۔ دربار سلطان باھُوؒ پر چلے جاؤ۔'' اس کے بعد سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے آپ مدظلہ الاقدس کے دل پر دستِ مبارک رکھا۔ جب آپ سو کر اُٹھے تو پُرسکون ہو چکے تھے۔

12 اپریل 1998ء کو آپ مدظلہ الاقدس علی الصبح دربار سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ پر تشریف لے گئے اور عرض کی ''سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے آپ کی بارگاہ میں بھیجا ہے۔'' پھر سرہانے کی جانب بیٹھ کر دعوت پڑھی اور عرض کی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دربار کے باہر تحریر ہے:

ہر کہ طالب حق بود من حاضرم ز ابتدا تا انتہا یک دم برم

طالب بیا! طالب بیا! طالب بیا تا رسانم روزِ اوّل باخدا

ترجمہ: ہر وہ شخص جو حق تعالیٰ کا طالب ہے میں اس کے لیے حاضر ہوں۔ میں اسے ابتدا سے انتہا تک فوراً پہنچا دیتا ہوں۔ اے طالب آ، اے طالب آ، اے طالب آ، تا کہ میں تجھے پہلے دن ہی اللہ تعالیٰ تک پہنچا دوں۔

کافی دیر خاموشی رہی۔ وھم[1] کے ذریعے کوئی جواب نہ آیا۔ کافی دیر بعد حکم ہوا ''تم ہمارے بھی محبوب ہو۔ سلطان محمد عبدالعزیزؒ کے دربار پر سلطان محمد اصغر علیؒ کے پاس چلے جاؤ وہی تمہارے مرشد ہیں۔'' پھر فرمایا ''جاؤ تمہارے مرشد تمہارا انتظار کر رہے ہیں، اپنا ورثہ وہاں سے حاصل کر لو۔''

جب آپ مدظلہ الاقدس آستانہ عالیہ سلطان محمد عبدالعزیزؒ[2] (جو کہ دربار سلطان باھُوؒ کے قریب ہی ہے) پر پہنچے تو سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی[3] رحمۃ اللہ علیہ کے کمرہ مبارک کے باہر لوگوں کا بے انتہا ہجوم تھا۔ کچھ دیر انتظار کے بعد آپ مدظلہ الاقدس کو ملاقات کی اجازت ملی۔

---

[1] وھم سے مراد وہ روحانی قوت ہے جس کے ذریعے باطن میں اللہ اور اولیا اللہ سے گفتگو کی جاتی ہے۔ تفصیل کے لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصنیف ''شمس الفقرا'' کے باب نمبر 14 ''وھم'' کا مطالعہ فرمائیں۔ [2] سلسلہ سروری قادری کے انتیسویں شیخ کامل اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے والد اور مرشد ہیں۔ مکمل حیات و تعلیمات کے لیے ''مجتبیٰ آخر زمانی'' کا مطالعہ فرمائیں۔ [3] سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کے متعلق تفصیلاً جاننے کے لیے مطالعہ فرمائیں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصانیف ''مجتبیٰ آخر زمانی'' اور ''سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ حیات و تعلیمات''۔

جب آپ سلطان الفقر ششمؒ کے کمرے میں داخل ہوئے تو سامنے پلنگ پر وہی خواب والا من موہنا اور خوبصورت چہرہ دکھائی دیا پس ''اوّل آخر یکساں ہوگیا'' اور دل میں کوئی سوال باقی نہ رہا۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ نے آپ کو دیکھا تو فرمایا ''آ گئے ہو''۔ آپ مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں کہ اس بھری محفل میں ان الفاظ کو صرف میں نے سنا۔ فوراً آپ ؒ کے قدموں میں بیٹھ گیا۔ بیعت کی درخواست کی تو سلطان الفقر ششم ؒ نے فرمایا ''بیعت بھی کرتے ہیں اب اتنی جلدی کیا ہے؟'' یہ تقریباً ظہر کا وقت تھا۔ آپ ؒ نے اپنے محرم راز اور محبوبِ خاص سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو بعد نمازِ مغرب بیعت فرمایا۔ تاریخ 12 اپریل[1] 1998ء (15 ذوالحجہ 1418ھ) تھی اور پیر کی شب شروع ہو چکی تھی۔ آپ پہلے دن سے ہی اپنے مرشد کے محبوب بن گئے اور اس دن سے آج تک آپ مدظلہ الاقدس مرتبہ محبوبیت کے اعلیٰ ترین مقامات پر فائز ہیں جن میں روز بروز بلکہ لمحہ بہ لمحہ اضافہ ہو رہا ہے۔

---

[1] 12 اپریل 1979ء کو ہی سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کو امانتِ الٰہیہ منتقل ہوئی، 12 اپریل 1981ء کو ہی آپ کے مرشد حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ہوا اور 12 اپریل کو ہی سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی باطنی بیعت ہوئی۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باب 05

سلطان العاشقین

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

بحیثیت طالبِ مولیٰ اور عشقِ مرشد

فقر میں کمال عشق سے حاصل ہوتا ہے۔ فقر دراصل ہے ہی عشق۔ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے خاص اپنی ذات کے عشق کے لیے پیدا کیا ہے انہیں عشق کے سوا کسی شے میں آرام و سکون حاصل نہیں ہوتا۔ عشق کی تڑپ اور بے چینی میں ہی ان کا قرار اور سکون ہے۔ صادق عاشق جب ایک بار اپنا رخ اللہ کی ذات کی طرف کر دیتے ہیں تو پھر دنیا و عقبیٰ کی کوئی شے انہیں کسی بھی طرح اپنی طرف متوجہ نہیں کر سکتی۔ محبوب کا دیدار ان کی نماز اور محبوب کا عشق ان کی عبادت ہوتا ہے۔

- ہم رِندوں کی محفل میں ہر رسم عبادت ہوتی ہے — دلبر کو بٹھا کر سامنے چہرے کی تلاوت ہوتی ہے

حضرت رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہا فرماتی ہیں:

- سجدہ مستانہ ام باشد نماز — دردِ دل با او بود قرآنِ من

ترجمہ: مستانہ وار محبوب کو سجدہ کرنا میری حقیقی نماز ہے اور اس کے لیے درد بھرے دل کا سوز و گداز میرا قرآن پڑھنا ہے۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

- عشق آں شعلہ است کہ چوں بر افروخت — ہر چہ جز معشوق باشد جملہ سوخت

ترجمہ: عشق ایسا شعلہ ہے کہ جب بھڑک اُٹھتا ہے تو معشوق (حقیقی) کے سوا تمام چیزوں کو جلا دیتا ہے۔

- عاشقاں را شُد مدرس حُسنِ دوست — دفتر و درس و سبق شان رُوئے اوست

ترجمہ: محبوب (مرشد) کا حُسن ہی عاشقوں کا مدرس بن گیا۔ اس کا چہرہ ہی اُنکی کتاب، درس اور سبق ہوتا ہے۔

- صد کتاب و صد ورق در نار کن — روئے دِل را جانب دِلدار کن

ترجمہ: سو کتابوں اور اوراق کو آگ میں ڈال اور اپنے دِل کا رُخ دِلدار (مرشد) کی جانب کر دے۔

شاہ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ عشقِ مرشد کے بارے میں فرماتے ہیں:

عشق معراج است سوئے بام سلطانِ ازل　　از رخِ عاشق فرو خواں قصۂ معراج را

ترجمہ: عشقِ حقیقی معراج ہے اور عشق ہی بارگاہِ ایزدی میں باریابی دلاتا ہے۔ اگر معراج کی داستانِ حقیقی پڑھنی ہے تو کسی عاشق صادق (مرشد کامل) کے چہرہ پر نظر جماؤ۔

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

غنیمت داں اگر عشق مجازیست　　کہ از بہر حقیقت کار سازیست

ترجمہ: اگر تجھے ذاتِ مرشد کا عشق نصیب ہو جائے تو اسے اپنی خوش نصیبی جان کیونکہ یہ ذاتِ حق کے عشق تک پہنچنے کا وسیلہ ہے۔

بلھے شاہؒ کے نزدیک بھی عشقِ مجازی عشقِ حقیقی کا سرچشمہ ہے۔ عشقِ مجازی سے عشقِ حقیقی پیدا ہوتا ہے۔

جے چر نہ عشق مجازی لاگے　　سوئی سیوے نہ بن دھاگے

عشق مجازی داتا ہے　　جس پچھے مست ہو جاتا ہے

ترجمہ: اگر مرشد سے عشق نہ ہو تو انسان خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ جس طرح دھاگے کے بغیر سوئی سلائی نہیں کر سکتی اسی طرح عشقِ مجازی کے بغیر عشقِ حقیقی تک نہیں پہنچا جا سکتا۔ عشقِ مجازی داتا ہے، جسے نصیب ہو جائے وہ مست ہو جاتا ہے۔

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جنہاں عشق خرید نہ کیتا عیویں آ بھگتے　　عشقے باہجھ محمد بخشا کیا آدم کیا کُتّے

ترجمہ: جنہوں نے اس دنیا میں عشق کا سودا نہ کیا اُن کی زندگی فضول اور بے کار گزری۔ عشق کے بغیر آدم اور کُتّے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

حضرت خواجہ فریدالدین عطار رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اگر کسی کے دِل میں مرشد کی جسمانی صورت کا عشق بیدار ہو جائے تو اس کو غنیمت سمجھو، کیونکہ عشقِ حقیقی تک رسائی کا وسیلہ عشقِ مجازی ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

گرد مستاں گرد، گر مے کم رسد بوئے رسد　　بوئے او گر کم رسد، رویتِ ایشاں بس است

ترجمہ: مستوں (عشقِ حقیقی کے مے کشوں) کے گرد گھومتا رہ۔ اگر عشق کی شراب نہ ملے تو کم از کم اس کی خوشبو تو حاصل ہو جائے گی اور اگر یہ بھی نہ ملے تو اُن کا دیدار ہی کافی ہے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نور الہدیٰ کلاں میں فرماتے ہیں:

زین مراتب عاشقان مذکور شد　　ابتدا ہم نور آخر نور شد

ترجمہ: عاشقوں کے مراتب یہ بیان کیے گئے ہیں کہ ان کی ابتدا بھی نور ہوتی ہے اور انتہا بھی نور ہوتی ہے۔ (نور الہدیٰ کلاں)

محکم الفقرا میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

❖ جان لو کہ فقیر دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک سالک دوسرے عاشق۔ سالک صاحبِ ریاضت و مجاہدہ ہوتا ہے اور عاشق صاحبِ راز و مشاہدہ۔ سالک کی انتہا عاشق کی ابتدا ہے کیونکہ عاشق کا کھانا مجاہدہ اور خواب مشاہدہ ہوتا ہے۔ (محکم الفقرا)

❖ باھُو عشق را بامِ بلند است اسم اللہ نردبان ہر مکانی بی نشانی می برد در لامکان

ترجمہ: اے باھُو! عشق کی چھت بہت اونچی ہے، اس تک پہنچانے والی سیڑھی اسم اللہ ذات ہے جو تجھے ہر مقام اور منزل سے گزار کر لامکان تک پہنچا دے گا۔ (عین الفقر)

ایمان سلامت ہر کوئی منگے، عِشق سلامت کوئی ھُو
منگن اِیمان شرماون عشقوں، دِل نوں غیرت ہوئی ھُو
جس منزل نوں عشق پچاوے، اِیمان نوں خبر نہ کوئی ھُو
میرا عشق سلامت رکھیں باھُوؒ، اِیمانوں دیاں دھروئی ھُو

ایمان کی سلامتی تو ہر کوئی طلب کرتا ہے لیکن عشق کی نعمت اور سلامتی تو کوئی کوئی ہی طلب کرتا ہے۔ طالبانِ عقبیٰ تو صرف ایمان کی سلامتی کے طلب گار ہیں اور عشقِ الٰہی سے ڈرتے ہیں کیونکہ یہ کوئی آسان راستہ نہیں ہے۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر میرے دِل کے اندر غیرتِ فقر و عشقِ الٰہی اجاگر ہو رہی ہے کیونکہ حقیقت تو یہ ہے کہ جن منازل و مقامات تک عشق کی رسائی ہے ایمان کو تو اُس کی خبر تک نہیں۔ آخری مصرعہ میں آپؒ دعا گو ہیں کہ میرے عشق کو سلامت رکھنا اور مجھے استقامت عطا کرنا کیونکہ یہ عشق مجھے ایمان سے زیادہ عزیز اور محبوب ہے۔ (ابیاتِ باھُو کامل)

عشق وہ طاقتور ترین جذبہ ہے جو ظاہر و باطن میں موجود تمام محبتوں پر حاوی آ جاتا ہے اور انہیں جلا کر راکھ کر دیتا ہے اور اس دل میں صرف اپنے محبوبِ حقیقی کا جلوہ باقی رہ جاتا ہے۔ محبوب کی محبت میں محبّ اپنا گھر بار، اپنی جان تک لٹا دیتا ہے۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس عشقِ حقیقی کی زندہ اور اعلیٰ ترین مثال ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے عشق کے میدان میں جست لگائی اور اپنی ہمت و فضلِ الٰہی سے اس میدان کی ہر بازی جیت لی اور ظاہر و باطن کی ہر آزمائش پر اپنی قوتِ عشق سے پورا اترے۔ دراصل عشق کی قوت ہی راہِ فقر میں آنے والی تمام آزمائشوں سے گزرنے کے لیے صبر، ہمت اور استقامت کی قوتیں فراہم کرتی ہے۔ اسی عشق کی وجہ سے محبّ اپنے محبوب کی ہر خواہش و خوشی کو اپنی ذات کے آرام و سکون سے بڑھ کر جانتا ہے اور پھر اس کی خوشی کی خاطر اپنا تمام چین و سکون، مال و اسباب، ہر خوشی، ہر خواہش اس کے قدموں میں ڈھیر کر دیتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس عشقِ مرشد میں اس طرح گم ہوئے کہ اپنی ذات کا کوئی ہوش ہی نہ رہ گیا۔ دوستوں کی دوستی، امرا کی محفلیں، رشتے داریاں سب کچھ چھوٹ گیا حتیٰ کہ کھانے پینے پہننے اوڑھنے کی بھی فکر نہ رہ گئی۔ ہر دم مرشد کی خوشی اور سکون کی فکر رہنے لگی۔ ان کے دیدار کی تمنا کے سوا ہر تمنا مٹ گئی۔ ایک ہی فکر کہ کس طرح مرشد پاک کو راضی کیا جائے۔ ان کی ایک مسکراہٹ اور محبت بھری نگاہ کی خاطر جان تک لٹانے کو تیار رہتے۔

مرشد پاک بھی آپ کے عشق سے بخوبی واقف تھے کہ طالب کے دل کی ہر حالت مرشد پر عیاں ہوتی ہے لیکن پھر بھی دوسرے لوگوں پر اور روزِ قیامت اتمامِ حجت کے لیے عاشقِ صادق کی آزمائش ضروری ہوتی ہے۔ عموماً مرشد کامل مریدِ صادق کو ان آزمائشوں سے گزارتا ہے

جن کے ذریعے آزمائش کے ساتھ ساتھ اس کی تربیت بھی ہو جائے اور اس کے عشق کی سچائی کا ثبوت بھی مل جائے۔

آپ مدظلہ الاقدس کے عشق کی سچائی نے آپ کو ہر آزمائش اور ہر امتحان میں سرخروئی عطا کی۔ مرشد کا کرم اور اللہ کا فضل بھی طالب کے عشق اور صدق کے مطابق ہی طالب کے شاملِ حال ہوتا ہے اور آپ مدظلہ الاقدس کے بے پایاں عشق وصدق کی بدولت اللہ کا فضل اور مرشد کا کرم بھی آپ مدظلہ الاقدس پر بے حساب تھا۔ پس آپ ہر آزمائش میں کامیاب ہوتے گئے اور محبوبیت کی منازل طے کرتے کرتے اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہو گئے۔ مرشد سے عشق اور مرشد کی ذات میں فنا ہونے کے متعلق آپ مدظلہ الاقدس خود تحریر فرماتے ہیں:

میں ہوں کون..... میں کیا اور میری ذات کیا؟ اور زندگی کا مقصد صرف دنیا تک محدود!..... شب و روز یکساں..... صرف ضروریاتِ زندگی کا حصول مقصدِ حیات..... انسان کے مقصدِ حیات سے بے خبر دنیاوی زندگی کو خوشحال اور آرام دہ بنانے کی جدوجہد..... زیادہ سے زیادہ دنیاوی مال ومتاع میں اضافہ کرنے کی فکر..... یہ تھی میری زندگی..... ایک دِن اللہ پاک کی نگاہِ رحمت..... اس گناہ گار پر پڑی..... اور تقدیر نے پکڑ کر سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پہنچا دیا..... نگاہ سے نگاہ ملی..... دنیا بدل گئی..... یار نے یار کو پہچان لیا..... 12 اپریل 1998ء (15[1] ذوالحجہ 1418ھ) اتوار کی شام..... بعد نمازِ مغرب..... آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی غلامی کا طوق گلے میں ڈالا..... میری زندگی کا سب سے پُرمسرت اور قیمتی لمحہ یہی تھا..... آپ کی نگاہ پڑی اور میری زندگی کا زاویہ نظر تبدیل ہو گیا۔

آہستہ آہستہ دنیا کے شکنجے سے نکال کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حقیقت سے روشناس کرایا۔ 12 اپریل 1998 سے 26 دسمبر 2003ء..... آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال تک ظاہری ساتھ رہا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ اسم اللہ ذات کی امانت اس فقیر کے سپرد کر کے عالمِ جاودانی کی طرف رخصت فرما گئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی غلامی ہی میری زندگی کا اصل حاصل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں میری یہ حالت ہوتی تھی کہ دس پندرہ دِن تک آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات نہ ہو تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ جسم سے روح نکل چکی ہے، دِل میں نورِ ایمان کم ہوتا محسوس ہوتا اور دنیا کی لذّتیں اپنی طرف کھینچنے لگتیں۔ لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہی دِل میں اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کا ایک سمندر موجزن ہو جاتا، دنیا اور خواہشاتِ دنیا سے نفرت محسوس ہونے لگتی تھی۔

✤ یک زمانہ صحبت با اولیا بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

پھر عشق بڑھتا گیا۔ جوں جوں عشق کی تپش میں اضافہ ہوتا گیا دنیا کی ہر شے سے بے نیازی ہو گئی۔

---

[1] 12 اپریل 1998ء کو 14 ذوالحجہ تھی۔ چونکہ بیعت نمازِ مغرب کے بعد ہوئی تھی اور اسلامی تاریخ مغرب کے وقت تبدیل ہوتی ہے اس لیے سنِ ہجری کے مطابق 15 ذوالحجہ 1418ھ درست تاریخ ہے۔ 12 اپریل حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کو منتقلی امانتِ الٰہیہ اور اُن کے مرشد سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا دِن اور 13 اپریل آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مسندِ تلقین وارشاد پر فائز ہونے کا دِن بھی ہے۔

عاشق شوہدے دِل کھڑایا، آپ وی نالے کھڑیا ھُو
کھڑیا کھڑیا ولیا ناہیں، سنگ محبوباں دے رَلیا ھُو
عقل فِکر دیاں سب بُھل گیاں، جد عشقے نال جا مِلیا ھُو
میں قربان تنہاں توں باھُوؒ، جنہاں عشق جوانی چڑھیا ھُو

عاشق بیچارے نے پہلے تو عشق میں دل گم کر دیا۔ اس کے بعد خود بھی عشقِ محبوب میں گم ہو گیا اور ایسا گم ہوا کہ پھر واپس نہیں آیا اور گروہِ محبوبین میں شامل ہو گیا۔ جب سے عشق سے ملاقات ہوئی ہے سب عقل و فکر بھول چکا ہے۔ اے باھُو! میں ان کے قربان جاؤں جن کا عشق اپنی انتہا کو پہنچ گیا اور انہوں نے محبوب کو پالیا۔ (ابیاتِ باھُو کامل)

اور جب عشق کی آگ اپنی انتہا کو پہنچی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اصل حقیقت کی پہچان ہو گئی پھر میں..... میں..... نہ رہا، عشق کی آگ میں خود کو گم کر بیٹھا۔ جب عشق کی آگ میں گم ہوا تو میری اپنی ذات یا ہستی بھی عشق کی اس آگ میں گم ہو کر فنا ہو گئی۔

♣ بلھے شاہؒ دی ذات نہ کائی میں شوہ عنایتؒ پایا اے

(مجتبیٰ آخر زمانی، سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ حیات و تعلیمات)

اور یوں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اپنے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات میں فنا ہو گئے اور اُن کی تصویر بن گئے۔

آپ مدظلہ الاقدس کے مرشد پاک نے آپ کو کئی بار آزمایا۔ باطنی آزمائشوں کے بارے میں تو اللہ اور اس کا طالب ہی بہتر جانتے ہیں لیکن ظاہری طور پر بھی آپ ہی مرشد کی نگاہ کا مرکز بن گئے۔ مرشد نے جو بھی ڈیوٹی اور ذمہ داری آپ مدظلہ الاقدس کے ذمہ لگائی آپ مدظلہ الاقدس نے سرِ تسلیم خم کر دیا۔ آپ مدظلہ الاقدس کے بارے میں سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا ''نجیب بھائی کا تو یہ حال ہے کہ سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے۔'' آپ مدظلہ الاقدس نے کبھی کسی مالی اور بدنی قربانی سے دریغ نہ کیا۔ زندگی بھر کی جمع پونجی مرشد پاک کے قدموں پر نچھاور کر دی۔ رات رات بھر بیدار رہ کر مرشد کی خدمت کی اور ان کی دی گئی ڈیوٹیوں اور فرائض کو نبھانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

بیعت ہوتے ہی سب سے پہلی تبدیلی آپ مدظلہ الاقدس میں یہ آئی کہ آپ گئے تو کلین شیو تھے لیکن دیدارِ مرشد کے بعد ان کی اتباع و پیروی میں ریش مبارک بڑھا لی اور پینٹ شرٹ، کوٹ پتلون وغیرہ کا استعمال ترک کر دیا۔ مرشد کی جانب سے بھی آپ مدظلہ الاقدس کو پہلے دن ہی محبوبیت کا درجہ حاصل ہو گیا۔ آپ مدظلہ الاقدس روایت کرتے ہیں کہ جب آپ بیعت کے لیے بارگاہِ مرشد میں تشریف فرما تھے تو وہاں سے اٹھتے ہوئے اچانک آپ کی قمیض کا کونا آپ کے پیر مبارک میں اٹک گیا جس کی وجہ سے آپ گرنے لگے۔ مرشد پاک نے فوراً محبت سے فرمایا ''بسم اللہ۔ بسم اللہ۔'' اس محبت کا اظہار مرشد پاک نے اس وقت فرمایا جب ابھی آپ مدظلہ الاقدس بیعت بھی نہ ہوئے تھے۔ بیعت کے

بعد تو محبوبیت کے مراتب کی کوئی انتہا نہ رہی۔

محرمِ راز اور وارثِ امانتِ الٰہیہ کے بارے میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

پرورش پاتا ہے تقلید کی تاریکی میں ہے مگر اس کی طبیعت کا تقاضا تخلیق (ضربِ کلیم)

اس شعر کا مفہوم اس طرح سے ہے کہ جو طالب محرمِ راز اور وارثِ امانتِ الٰہیہ کے طور پر منتخب کیا جا چکا ہوتا ہے اس کی تربیت ظاہری طور پر اسی طرح ہو رہی ہوتی ہے جس طرح مرشد کے حلقۂ ارادت میں دوسرے مریدین کی ہوتی ہے لیکن باطنی طور پر اس کی تربیت کا انداز دوسروں سے مختلف ہوتا ہے۔ اگر محرمِ راز اور وارثِ امانتِ الٰہیہ کی پہچان حاصل کرنی ہو تو یہ دیکھو اور معلوم کرو کہ مرشد کے حلقۂ ارادت میں کس طالب یا مرید کے آنے کے بعد وہ امور، کام اور معاملات شروع ہوئے جو اس کے آنے سے قبل نہ ہوتے تھے۔ چونکہ اس کی فطرت میں تخلیقی قوتیں ہوتی ہیں اور بہت سے باطنی معاملات صرف اسی کے لیے مخصوص ہوتے ہیں اس لیے اسے مرشد کے حلقۂ ارادت میں نئے امور اور معاملات کے آغاز میں اوّلیت حاصل ہوتی ہے۔ اگر اس نقطہ نظر سے ہم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو اپنے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقۂ ارادت میں دیکھیں تو آپ ہی وارثِ امانتِ الٰہیہ نظر آتے ہیں۔ ذیل کے واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ بہت سے امور کو اپنے مرشد کے حلقۂ ارادت میں آپ مدظلہ الاقدس نے ہی شروع فرمایا۔

سونے کے اسمِ اللہ ذات آخری بار شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے 1934ء میں تیار کروائے تھے اس کے بعد نہ تو سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں اور نہ ہی 1999ء سے پہلے سلطان العاشقین کے دستِ بیعت ہونے تک سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقۂ ارادت میں اس کا ذکر ہوا۔ سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ مدظلہ الاقدس کی آمد (12 اپریل 1998ء) سے قبل سونے کے اسمِ اللہ ذات کا نام تک نہ لیا تھا اور نہ بنوائے تھے۔ یہ سعادت سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے نصیب میں ہی تھی اس لیے آپ کی سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں آمد کے بعد ہی سونے کے اسمِ اللہ ذات بننے شروع ہوئے۔ اس سے پہلے چھپے ہوئے (Printed) اسمِ اللہ ذات عطا کیے جاتے تھے۔ سلطان الفقر ششمؒ کے حلقۂ ارادت میں ان کی حیاتِ طیبہ کے دوران چھپے ہوئے (Printed) اور سونے کے اسمِ اللہ ذات بنانے کی ڈیوٹی صرف سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ادا کرتے رہے جو آپ نے سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال تک بہت احسن طریقہ سے ادا کی۔ وصال سے چند لمحے قبل بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فون کر کے آپ مدظلہ الاقدس سے اس ڈیوٹی کے متعلق پوچھا تھا۔ اس گفتگو کی تفصیل سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے حیاتِ طیبہ پر لکھی گئی کتاب 'صاحبِ لولاک' (بارِ اوّل اگست 2004ء[1] مصنف طارق اسمٰعیل ساگر) کے صفحہ 274 پر یوں درج ہے:

''آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آخری لمحات میں لاہور میں ہمارے ساتھی نجیب الرحمٰن صاحب سے اسمِ اللہ ذات کے متعلق پوچھا جو لاہور میں سونے کے

[1] بارِ دوم اور اس کے بعد شائع ہونے والے ایڈیشنوں میں سے یہ عبارت نکال دی گئی۔

اسمِ اللہ ذات تیار کرواتے ہیں۔ان دِنوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گھر سے اپنے والد مرشد کے زمانے کے دو پرانے اسمِ اللہ ذات ملے تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نجیب الرحمٰن صاحب سے کہا کہ اسی طرح کے اسمِ اللہ ذات ہمارے لیے بھی تیار کروائیں۔پھر پوچھا کتنے دِن لگیں گے؟ پھر کہا جلدی پہنچاؤ ہمیں ضرورت ہے۔''

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے علاوہ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کسی بھی مرید کو اسمِ محمدؐ کا تصور عطا نہیں فرمایا۔آپ مدظلہ الاقدس حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقۂ ارادت میں واحد طالبِ مولیٰ تھے جنہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال سے قبل 6 دسمبر 2003ء کو محسن سلطان کے گھر میں اسمِ محمدؐ عطا فرمایا۔یہ وہی اسمِ محمدؐ تھا جو حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے مرشد شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عطا فرمایا تھا اور انہوں نے اپنے فرزند و روحانی وارث سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمایا۔پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے جو اسمِ محمدؐ سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمایا وہی انہوں نے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کو منتقل کیا اور وہی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو عطا کیا۔یہ اسی بات کی نشانی اور دلیل ہے کہ پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے جو امانتِ فقر سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو عطا کی، وہ انہوں نے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کو منتقل کی اور انہوں نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے سپرد فرمائی۔یہ اسمِ محمدؐ اب بھی آپ مدظلہ الاقدس کے پاس محفوظ ہے۔ اسمِ محمدؐ عطا کرنے کے بعد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اسی طرح کے سونے کے اسمِ محمدؐ بنوانے کا حکم بھی دیا تاکہ اور طالبانِ مولیٰ کو عطا کیے جاسکیں۔آپ مدظلہ الاقدس سے فون پر آخری گفتگو بھی آپ کے مرشد پاک نے اسمِ اللہ ذات اور اسمِ محمدؐ کی تیاری کے متعلق ہی فرمائی تھی اور فرمایا ''اسمِ اللہ ذات اور اسمِ محمدؐ کی حفاظت کرنا اور اب اسمِ اللہ ذات اور اسمِ محمدؐ تمہارے حوالے ہے۔'' (سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ حیات و تعلیمات)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ہی وہ اوّلین طالبِ مولیٰ ہیں جن کو آپ کے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان الاذکار ذکرِ 'ھُو' عطا فرمایا تھا۔آپ سے قبل سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کو بیعت کے بعد اسمِ اللہ ذات کا پہلا ذکر ''اللہ ھُو'' عطا فرمایا کرتے تھے۔یہی آپ مدظلہ الاقدس سے قبل تمام مشائخ سروری قادری کا طریقہ کار تھا کہ ذکر اسمِ اللہ ذات باطنی ترقی کے مطابق چار منازل (اللہ، لِلّٰہ، لَہٗ اور ھُو) میں عطا کیا جائے۔ذکرِ ھُو کی منزل تک صرف خالص اور اعلیٰ ترین روحانی درجہ کا طالب ہی پہنچ سکتا تھا۔سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقۂ ارادت میں سب سے پہلے اور جلد اس منزل پر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ہی پہنچے۔آپ مدظلہ الاقدس اپنی بیعت کے دوسرے سال ہی ذکر اسم اللہ ذات کی تمام منازل طے فرما کر سلطان الاذکار ''ھُو'' تک پہنچ گئے حالانکہ آپ سے قبل سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ کے بعض ایسے مرید بھی موجود تھے جو بیس بیس سال سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیعت تھے اور ذکر اسم اللہ ذات کی پہلی منزل سے ہی آگے نہ بڑھ پائے تھے۔

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال سے قبل 12 رمضان المبارک سے 25 رمضان المبارک 1424ھ تک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے ہاں مصطفیٰ ٹاؤن میں قیام فرمایا حالانکہ اس سے قبل آپ رحمۃ اللہ علیہ رمضان المبارک میں کہیں تشریف نہ لے جاتے تھے۔ اس قیام کے دوران 17 رمضان المبارک بمطابق 12 نومبر 2003ء آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو طالبانِ مولیٰ کو سونے کے اسم اللہ ذات، ذکر ھُو اور مشقِ مرقومِ وجودیہ عطا کرنے کی اجازت بھی عطا فرمادی جو کہ اس سے پہلے اپنے کسی اور خلیفہ کو نہ دی تھی۔ دوسرے خلفا اسم اللہ ذات کی صرف پہلی منزل کا ذکر عطا کر سکتے تھے، سلطان الاذکار ھُو نہیں۔ مرشد کامل سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت کے مطابق آپ مدظلہ الاقدس نے طالبانِ مولیٰ کو سونے کا اسم اللہ ذات اور سلطان الاذکار 'ھُو' ان کی حیات مبارکہ میں ہی عطا کرنا شروع فرمادیا تھا۔

سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ مدظلہ الاقدس کو ماہنامہ مرآۃ العارفین کی اشاعت کے لیے منتخب کیا حالانکہ آپ مدظلہ الاقدس نے یا آپ کے خاندان میں کسی نے صحافت کا کام پہلے نہیں کیا تھا۔ لیکن آپ مدظلہ الاقدس نے محبت، خلوص اور جدوجہد سے اس کام کا آغاز کیا اور اپریل 2000ء میں ماہنامہ مرآۃ العارفین کا پہلا شمارہ منظرِ عام پر آیا۔ آپ ابوالمرتضیٰ کی کنیت سے، جو سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے محبت سے آپ مدظلہ الاقدس کو عطا کی تھی، رسالہ کے مدیر اعلیٰ کے فرائض سرانجام دیتے رہے اور اگست 2004 تک بڑی کامیابی سے اس رسالہ کو فقر کی تعلیمات اور سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت کے مطابق چلاتے رہے۔

نومبر 2001ء میں سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ مدظلہ الاقدس کو نشر و اشاعت کی ذمہ داری دی اور مکتبہ العارفین کے قیام کا حکم فرمایا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اس ڈیوٹی کو بھی نہایت حسن و خوبی کے ساتھ نبھایا۔ مکتبہ العارفین اپریل 2002ء میں بڑی شان کے ساتھ ظاہر ہوا اور اس کے زیرِ اہتمام آپ مدظلہ الاقدس نے گلدستہ تعلیماتِ سلطان باھُو، ابیاتِ باھُو، سوانح حیات سلطان باھُو، رسالہ روحی شریف، حقیقتِ اسمِ اللہ ذات، گلدستہ ابیات و مناجات پیر محمد بہادر علی شاہؒ شائع کیں جو بہت مقبول ہوئیں۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال تک مکتبہ العارفین آپ مدظلہ الاقدس ہی کے پاس تھا۔ اس کے علاوہ آپ مدظلہ الاقدس نے ایجوکیشن ٹاؤن میں اپنا گھر اور سات مرلہ زمین بھی مکتبہ العارفین کے دفتر کے لیے دے دی۔ 23 اکتوبر 2009ء سے وہاں خانقاہ سلسلہ سروری قادری اور تحریک دعوتِ فقر کے دفاتر قائم ہیں۔

جب آپ مدظلہ الاقدس بیعت ہوئے تو سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے صرف سفید کرتا اور سفید تہبند (K.T کے کپڑے) سلائے جاتے تھے اور سردیوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے کالے رنگ کی عام اور معمولی سی جرسی (Cardigan) خریدی جاتی تھی۔ ان معمولی کپڑوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا حسن و جمال چھپ جاتا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی عمر سے زیادہ عمر کے نظر آتے۔ اگست 1998ء کا مہینہ تھا۔ ایک محفل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب دربار سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ پر معتکف تھے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک دن

سلطان العارفین نے فرمایا پیر صاحب! اب آپ سروری قادری فقیر ہیں۔ اعلیٰ لباس زیبِ تن کیا کریں اور نر (یعنی اعلیٰ) گھوڑے پر سواری کیا کریں۔''

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے جب یہ بات سنی تو سردیوں کے لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گرم اونی اعلیٰ قسم کے مختلف رنگوں میں پندرہ جوڑے تیار کروائے اور آکسفورڈ، بونینزا کی اعلیٰ قسم کی مختلف ڈیزائن کی جرسیاں (Cardigan) خریدیں۔ جب آپ مدظلہ الاقدس یہ کپڑے تیار کروا رہے تھے تو آپ کو بہت ڈرایا گیا کہ مرشد پاک اس قسم کے کپڑے نہیں پہنیں گے بلکہ ناراض ہوں گے۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ میرے دل کی کیفیت سے وہ باخبر ہیں، جیسا ہوگا دیکھا جائے گا۔ ستمبر 1998ء میں آپ یہ کپڑے لے کر دینہ جہلم پہنچے جہاں سالانہ سفر کے دوران سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کا قیام تھا۔ جب تمام کپڑے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پیش کیے گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ خوشی سے دمک اٹھا اور جس سوٹ کو ساتھیوں نے سب سے زیادہ ناپسند کیا تھا، اسی پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنے خدمتگار سے فرمایا ''غسل کا انتظام کرو، غسل کے بعد ہم یہی سوٹ پہنیں گے۔'' اس دن کے بعد سے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے وصالِ مرشد تک یہ ذمہ داری نبھائی کہ آپ مدظلہ الاقدس سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے سردیوں میں گرم کپڑے، گرمیوں میں کاٹن کے کپڑے، مختلف تہواروں اور محافل مثلاً عید الفطر، عید الاضحیٰ، عید میلاد النبیؐ، اپریل میں دربار پاک کی اور ستمبر میں اوچھالی (بعد میں انگہ) کی محافلِ میلاد کے لیے، عرس سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ، عرس پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور عرس سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ پر پہننے کے لیے تمام لباس اور اعلیٰ درجے کے کھسے اپنی نگرانی میں تیار کرواتے۔ اس ڈیوٹی کو نبھاتے ہوئے اپنی ذات کو اس حد تک فراموش کر دیا کہ عرصہ دراز گزر جاتا اور اپنے لیے کپڑے سلوانے کا کوئی خیال ہی نہ رہتا۔

ایک مرتبہ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ پیشاب کی تکلیف کے چیک اپ کے سلسلے میں لاہور تشریف لائے اور حسبِ روایت داروغہ والا تشریف لے گئے۔ اگلے دِن صبح ڈاکٹر فتح محمد مرحوم کے کلینک پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مختلف ٹیسٹ ہوئے اور کلینک ہی سے ٹیسٹوں کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے محبوبِ خاص سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے گھر تشریف لے آئے اس طرح خدمتگاروں کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سامان داروغہ والا سے لانے کا موقع نہ ملا۔ ان کا خیال تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ٹیسٹ کروانے کے بعد واپس داروغہ والا آ جائیں گے کیونکہ شام کو تمام ٹیسٹوں کی رپورٹس آنی تھیں۔ اس دن تین بجے کے قریب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے غسل فرمایا اور پہننے کے لیے دوسرے کپڑے مانگے تو خدمتگاروں سے پتہ چلا کہ سامان تو ابھی داروغہ والا میں ہے۔ خدمتگاروں نے آپ مدظلہ الاقدس سے کہا کہ اپنا کرتہ اور تہبند دے دیں، آپ نے کہا کہ میرے پاس تہبند تو نہیں کرتہ شلوار ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے وہ پیش کر دیا۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ زیبِ تن فرما لیا اور ڈاکٹر فتح محمد مرحوم کے کلینک تشریف لے گئے اور خدمتگاروں سے فرمایا کہ سامان داروغہ والا سے منگوالیں آج ہی واپسی ہے۔

کلینک میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس، سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا ''بھائی نجیب الرحمٰن! یہ کون سا کپڑا ہے جو آج ہم نے پہنا ہے؟'' آپ مدظلہ الاقدس نے عرض

کیا ''حضور کرنڈی ہے۔'' آپ ؒ نے اس موقع پر فرمایا ''بھائی نجیب الرحمٰن! آپ نے ہمیں ہر رنگ، ہر کوالٹی (بلکہ آپ ؒ نے فرمایا کہ ہر نسل) اور ہر طرح کے کپڑے پہنائے ہیں اور یہ تم نے خلوصِ دل سے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری پیشانی پر بخت لکھ دیئے ہیں۔''

سروری قادری مشائخ کی یہ رِیت ہوتی ہے کہ جب کسی علاقہ، شہر یا گاؤں میں پہلی بار جائیں اور جس گھر میں قیام کریں پھر ہمیشہ اُن کا قیام اسی گھر میں ہوتا ہے۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ کی بھی یہی ترتیب اور معمول تھا۔ جب آپ ؒ پہلی بار لاہور تشریف لائے تو داروغہ والا میں محمد الیاس کے گھر قیام فرمایا اور پھر لاہور آنے پر ہمیشہ اسی گھر میں قیام فرماتے۔ اس وقت سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس بیعت نہیں ہوئے تھے۔ آپ مدظلہ الاقدس 12 اپریل 1998ء کو بیعت ہوئے اور اپریل 1999ء میں مصطفیٰ ٹاؤن میں اپنے نئے گھر میں منتقل ہوئے۔ اس گھر میں دوسری منزل پر ایک کمرہ خاص طور پر اپنے مرشد پاک کے لیے بنوایا۔ وہ کمرہ اتنی محبت سے بنایا گیا تھا کہ اس میں آپ ؒ کی ضرورت اور سہولت کی ہر چیز موجود تھی۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپریل 1999ء میں آپ ؒ کے لیے گرمیوں کے کپڑے تیار کروا لیے تھے لیکن ابھی آپ ؒ کو نہیں بھجوائے تھے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے باطنی طور پر آپ ؒ کی بارگاہ میں عرض کی ''یہ عاجز آپ کی ترتیب کو جانتا ہے۔ بے شک آپ جب بھی لاہور تشریف لائیں تو پہلے داروغہ والا ہی تشریف لے جائیں لیکن اس کے بعد اس عاجز کے گھر میں اس کمرہ میں آرام فرماہوں۔ اس بار جب آپ لاہور آئیں گے اور اس کمرہ میں آرام فرماہوں گے تب ہی یہ کپڑے آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔'' 8 مئی 1999ء کو آپ ؒ لاہور تشریف لائے اور ترتیب کے مطابق محمد الیاس کے گھر تشریف لے گئے جہاں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے صبح کے ناشتہ کی دعوت آپ ؒ کی بارگاہ میں پیش کی تو آپ ؒ نے قبول فرمائی۔ 9 مئی کو آپ رحمتہ اللہ علیہ صبح تقریباً 11 بجے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے گھر اپنے کمرے میں تشریف لائے تو کمرہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور تمام خاص ساتھیوں کو بلا کر کمرہ دکھاتے رہے۔ ناشتہ کرنے کے بعد آپ ؒ نے خدمتگاروں کو غسل کی تیاری کا حکم دیا اور سلطان العاشقین کی طرف دیکھ کر فرمایا:

''بھائی نجیب! ہمارے کپڑے کہاں ہیں''

آپ مدظلہ الاقدس نے کپڑے پیش کیے تو آپ ؒ نے تمام کپڑوں کو پسند فرمایا اور ایک سوٹ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ''آج غسل کے بعد یہ پہنیں گے۔'' پھر یہ معمول بن گیا کہ آپ ؒ جب بھی لاہور تشریف لاتے حسبِ رِیت داروغہ والا تشریف لے جاتے اور ایک رات کے قیام کے بعد مصطفیٰ ٹاؤن سلطان العاشقین کے گھر تشریف لے آتے اور پھر جتنے دِن بھی آپ ؒ کا لاہور میں قیام ہوتا اسی کمرے میں ہوتا اور واپسی بھی یہیں سے ہوتی۔ آپ ؒ نے ایک بار فرمایا تھا ''ہمیں یا تو دربار پاک پر اپنے کمرے میں آرام اور سکون ملتا ہے یا بھائی نجیب الرحمٰن کے گھر اپنے اس کمرے میں۔'' مرشد پاک جب تک اس کمرے میں قیام پذیر رہتے آپ مدظلہ الاقدس دِن میں کئی کئی بار سیڑھیاں چڑھ کر اس کمرے کے چکر لگاتے اور اگر وہ نہ ہوتے تو کئی کئی دِن اوپر نہ جاتے۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے دعوتِ فقر کے مشن کا آغاز اسی کمرے سے فرمایا اور 23 اکتوبر 2009ء تک آپ مدظلہ الاقدس اسی کمرہ میں مریدین اور طالبوں سے ملاقات فرماتے رہے۔ 14 اگست 2005ء میں بیعت اور اگست 2006ء میں ماہنامہ سلطان الفقر لاہور کا آغاز بھی مرشد پاک کے اس مبارک کمرے سے فرمایا اور اب آپ مدظلہ الاقدس کا کمرہ خاص یہی کمرہ ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باب 06

خدماتِ مرشد

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنی پوری زندگی، مال و دولت اور آرام و آسائش اپنے مرشد کی خدمت میں وقف کر دیا۔ جو دولت کمائی بیعت کے کچھ عرصہ میں ہی مرشد پر نچھاور کر دی اور پھر جو بھی کمایا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے کمایا، کچھ بھی پاس نہ رکھا۔ ذیل میں آپ مدظلہ الاقدس کی خدماتِ مرشد کے چند واقعات پیش کیے جا رہے ہیں:

- دسمبر 1998ء میں ایک بار سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ گھوڑا خریدنے کے لیے لاہور تشریف لائے۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک لاکھ کی رقم کم پڑ گئی تو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اور محمد الیاس مطلوبہ رقم آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لیے گھر سے لینے چلے گئے۔ سوئے اتفاق دونوں ایک ہی وقت رقم لے کر سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں واپس پہنچے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں اس رقم کو پیش کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی رقم دائیں اور محمد الیاس کی رقم بائیں ہاتھ میں پکڑ لی اور اپنے مرشد سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ سنایا ''ایک بار آپ رحمۃ اللہ علیہ سفر میں تھے کہ رقم ختم ہو گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا 'جو ہمیں واپسی کا کرایہ دے گا اللہ تعالیٰ اسے دولت سے مالا مال کر دے گا' ایک شخص نے اس زمانہ میں بیس روپے اِدھر اُدھر سے اکٹھے کر کے ان کی بارگاہ میں پیش کیے اس کے بعد وہ آدمی کروڑ پتی ہو گیا۔'' اس موقع پر سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نور آصف بھی موجود تھے، انہوں نے عرض کیا کہ ان دونوں کے لیے بھی ایسی ہی دعا فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک لمحہ سوچا پھر محمد الیاس کی رقم اُن کو لوٹا دی اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی رقم رکھ کر فرمایا ''ان کو دولت نہیں دینی ہے، ان کے لیے ہم نے کچھ اور ہی سوچ رکھا ہے۔ ہاں ان کی جو بھی جائز ضرورت ہو گی اللہ تعالیٰ اُسے پورا کرتا رہے گا اور کوئی ضرورت رکی نہیں رہے گی۔''
- سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک 1982 ماڈل ٹیوٹا ہائی لکس پک اپ تھی جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سفر کے دوران بہت تکلیف ہوتی تھی۔ اس میں AC بھی نہیں تھا، سیٹیں تنگ اور نیچی ہونے کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں میں ورم آ جاتا اور کمر

میں شدید درد ہوتا۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے جب یہ صورتحال دیکھی تو 13 جولائی 1999ء کو کراچی جا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے نئی 1999ء ماڈل امپورٹڈ ٹیوٹا ہائی لکس (4x4 Double Cabin) سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے خریدی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پیش کر دی جس کے لیے خصوصی طور پر سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش پر 422 نمبر الاٹ کرایا گیا کیونکہ سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے مرشد سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں 422 نمبر کار پیش کی تھی۔[1]

❊ جنوری 2000ء میں خیبر پختونخواہ کے ایک ساتھی نے صاحبزادگان کے لیے نان کسٹم پیڈ شیراڈ کار سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پیش کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی کسٹم ڈیوٹی کی ادائیگی اپنے اسی محبوبِ خاص کے ذمہ لگائی۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اس کی کسٹم ڈیوٹی 11 فروری 2000ء کو ادا کر کے گاڑی سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پیش کر دی جو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صاحبزادہ سلطان احمد علی کو استعمال کے لیے دے دی۔[2]

❊ 1999ء میں سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''ہمارے پاس دربار پاک کے لیے جو زمین زیر استعمال ہے اس میں سے ساڑھے چھ ایکڑ دوسرے صاحبزادگان کی ہے اور اب وہ اس کو فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر انہوں نے یہ واپس لے کر کسی اور کو فروخت کر دی تو ہمارے دربار کی زمین تنگ ہو جائے گی اور ہمارے پاس راستہ بھی نہیں رہے گا۔ وہ فی ایکٹر ڈھائی لاکھ روپے مانگ رہے ہیں۔'' سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے زمین خریدنے کے لیے چودہ لاکھ روپے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پیش کر دیئے۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ مدظلہ الاقدس سے پوچھا ''کیا ہم یہ زمین آپ کے نام سے خریدیں؟'' تو آپ مدظلہ الاقدس نے عرض کیا ''حضور! ہمیں زمینوں کی کیا ضرورت ہے، یہ آپ اپنے نام سے ہی خریدیں۔''

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ 17 جولائی 2000ء کو اپنے بھائی سلطان محمد فاروق صاحب کے وصال کے بعد لاہور تشریف لائے۔ آپ لاہور سے اسلام آباد تشریف لے جا رہے تھے۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تھے۔ موٹروے پر طعام کے لیے ہوٹل پر ٹھہرے۔ ایک میز پر سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ، سلطان العاشقین سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اور ساجد حسین تشریف فرما تھے اور دوسری میزوں پر دوسرے ساتھی۔ ساجد حسین نے

---

[1] گاڑی کی خریداری کے لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کراچی تشریف لے گئے۔ 13 جولائی 1999ء کو ٹیوٹا موٹرز شاہراہ فیصل کراچی سے رسید نمبر TCM/SLS/444/99 کے تحت خریدی گئی گاڑی کا چیسز نمبر LN167-0015863 اور انجن نمبر 5L-4766240 تھا۔ یہ گاڑی ٹیوٹا کمپنی نے جاپان سے کسٹم بل انٹری نمبر 51 بتاریخ 5 جولائی 1999 کے تحت امپورٹ کی تھی۔ اسے لاہور سے LXM-422 نمبر کے تحت رجسٹرڈ کروایا گیا۔ [2] یہ گاڑی ڈیہاٹسو شیراڈ (Daihatsu Charade) تھی۔ 994cc انجن تھا۔ چیسز نمبر G101S-014704 تھا۔ ٹھوکر نیاز بیگ لاہور ڈرائی پورٹ (NLC-CFS) سے ایمنسٹی سکیم میں کیش نمبر 141 بتاریخ 11 فروری 2000ء بحوالہ فائل نمبر Amanisty/2000 V-Cus-MV-148/CFS کلیر (clear) کروائی گئی۔ لاہور سے LXN-9422 نمبر سے رجسٹرڈ کروائی گئی۔

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ کی بارگاہ میں زمین کی خریداری کا ذکر کیا تو سلطان الفقر ؒ نے فرمایا ''یہ سب بھائی نجیب الرحمٰن کی مہربانی ہے۔'' آپ مدظلہ الاقدس نے عرض کیا ''حضور یہ سب آپ (ؒ) کی مہربانی اور فضل وعنایت ہے۔'' سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ نے جواب دیا ''انسان کی اپنی بھی تو کوئی کوشش ہوتی ہے۔ آپ نے یہ ڈیوٹی کر کے نہ صرف مجھے بلکہ میرے مرشد (سلطان عبدالعزیز ؒ) اور حضرت سخی سلطان باھُو ؒ کو بھی خوش اور راضی کیا ہے۔''

جولائی 2000ء میں ایک بار آپ مدظلہ الاقدس گرمیوں کے موسم میں دربار شریف تشریف لے گئے تو دیکھا کہ مرشد پاک سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ شدید گرمی میں پسینے سے شرابور ہیں اور کمرے میں ایک ہی پنکھا ہے جو لوگوں کے رش کی وجہ سے ناکافی ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس فوراً واپس آئے اور ائیر کنڈیشنر (A.C) خرید کر دربار شریف پر سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ کے کمرہ میں لگوایا۔ اس کمرہ کو کھلوانے کی اجازت کسی کو نہ تھی۔ شام کو آپ مدظلہ الاقدس نے ڈرتے ڈرتے فون کیا اور مرشد پاک سے کہا کہ حضور مجھ سے ایک غلطی ہوگئی ہے؟ مرشد پاک نے پوچھا! کون سی؟ آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''ائیر کنڈیشنر لگوانے کے لیے پہلی بار آپ کی اجازت کے بغیر آپ کا کمرہ کھلوایا ہے۔'' سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ نے خوش ہو کر فرمایا ''بھائی نجیب الرحمٰن! ایسی غلطی روز کیا کرو۔'' اس کے بعد جب مرشد پاک جون میں اوچھالی تشریف لے گئے تو وہاں سے خود فون کر کے فرمایا ''بھائی نجیب الرحمٰن! یہاں اوچھالی میں بارش کے بعد بہت حبس ہو جاتا ہے، اب یہاں بھی ایک اے سی بھجواؤ'' تو آپ مدظلہ الاقدس نے وہاں بھی ایک اے سی لگوایا۔

یہ بھی سنتِ مرشد تھی۔ ایک بار سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ کے مرشد پاک سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز ؒ گرمیوں کے موسم میں لیہ میں تھل کے علاقہ میں سفر میں تھے۔ آپ ؒ نے اپنے مرشد کو شدید گرمی میں پسینہ میں شرابور دیکھا تو لاہور تشریف لائے اور اپنی گاڑی فروخت کر کے ایک جنریٹر اور پیڈسٹل فین خرید کر مرشد پاک کی بارگاہ میں پیش کیا تھا۔ اس موقع کے بارے میں آپ ؒ فرمایا کرتے تھے ''جب اس پنکھے سے ہوا میرے مرشد پاک کو لگی تو سکون میرے دل کو ملا۔''

ایک بار کچھ ساتھیوں نے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ حضور آپ اکیلے بغیر اسلحہ کے سارے ملک میں تبلیغی دوروں میں مصروفِ سفر رہتے ہیں، آپ کے کئی دشمن پیدا ہو گئے ہیں اس لیے اب ضروری ہے کہ اسلحہ ساتھ رکھا کریں اور یہ شرعی حکم بھی ہے۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ نے یہ سن کر فرمایا کہ اچھا خرید لو۔ جب یہ خبر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس تک پہنچی تو آپ نے اپنی اٹلی کی 12 بور کی پمپ ایکشن (Pumpaction) سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ کی بارگاہ میں پیش کر دی۔ آپ ؒ نے بخوشی اسے قبول کر لیا اور فرمایا ''بھائی نجیب الرحمٰن! آپ کا اتنا بڑا گھر ہے اس کی حفاظت کے لیے تو اسلحہ ضروری ہے۔'' آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''میرے لیے مرشد کی مہربانی ہی کافی ہے۔'' کچھ عرصہ بعد ساتھیوں نے تجویز پیش کی کہ ایک ساتھی کے پاس 12 بور کی اٹلی کی بنی ہوئی رپیٹر گن (Italy made repeater gun) ہے اگر بھائی نجیب الرحمٰن

صاحب کی گن سے اسے بدل لیں تو کوئی حرج نہیں ہوگا۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ نے فرمایا ''بھائی نجیب الرحمٰن سے پوچھ کر فیصلہ کریں گے۔'' جب آپ مدظلہ الاقدس مرشد پاک سے ملاقات کرنے کے لیے کندیاں (میانوالی) پہنچے تو وہاں سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ نے فرمایا ''بھائی نجیب! آپ سے ایک اجازت لینی ہے؟'' آپ مدظلہ الاقدس نے عرض کیا ''حضور حکم فرمائیں۔'' سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ نے فرمایا ''آپ نے جو گن ہمیں دی ہے وہ اتنی بابرکت ہے کہ اب اسلحہ ہی اسلحہ جمع ہوگیا ہے اگر آپ اجازت دیں تو ہم اسے دوسری گن سے بدل لیں۔'' آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''حضور یہ ہماری کہاں ہے آپ ہی کی ہے، جس کو چاہیں عطا کر دیں۔'' اس موقع پر آپ ؒ نے فرمایا ''نجیب بھائی کی مثال تو ایسے ہے سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے۔''

❁ عاشقی چیست، بگو بندہ جاناں بودن دِل بدست دِگرے دادن و حیراں بودن

ترجمہ عاشقی کیا ہے؟ کہو کہ محبوب کا غلام بن جانا۔ دِل کسی اور کے ہاتھ میں دے کر خود حیران و پریشان رہ جانا۔

❁ اس کے علاوہ آپ مدظلہ الاقدس نے ایک ٹرپل ٹو (Triple II) گن خریدنے کے لیے بھی رقم سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ کی بارگاہ میں پیش کی۔

❁ اصلاحی جماعت اور عالمی تنظیم العارفین کے بیت المال کی ذمہ داریاں بھی سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے حوالے کی تھیں اور تمام رقم کا حساب کتاب آپ مدظلہ الاقدس کے پاس ہی رہتا تھا کیونکہ رقم کے معاملہ میں آپ ؒ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس پر ہی اعتبار کرتے تھے۔

❁ 2001ء میں سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ نے فریضہ حج کی ادائیگی کا ارادہ فرمایا اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے فرمایا ''یہ حج ہمارے اور تمہارے لیے بہت ضروری ہے۔'' حج کے لیے زادِ راہ نہیں تھا۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تمام جمع پونجی راہِ خدا میں خرچ ہو چکی تھی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اپنی گاڑی نمبر 422 فروخت کر کے حج کے اخراجات کا انتظام کیا اور یوں 28 فروری 2001ء سے 28 مارچ 2001ء تک سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ نے اپنے اس عاشق و محبوبِ خاص اور دوسرے ساتھیوں کے ہمراہ حج فرمایا۔ یہ بھی سنتِ مرشد تھی کیونکہ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ نے بھی اپنی گاڑی فروخت کر کے اپنے مرشد کے مزار کی تعمیر کے لیے رقم فراہم کی تھی۔

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ کو پیشاب کی بہت تکلیف تھی۔ اسی بیماری نے حج کے دوران بھی بہت پریشان کیا۔ حج سے واپسی کے کچھ عرصے بعد پھر سے یہ تکلیف بڑھ گئی تو سلطان العاشقین سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان سید محمد بہادر علی شاہ[1] ؒ کے مزار پر آپ ؒ کی شفا کی درخواست پیش کرنے تشریف لے گئے۔ پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ ؒ نے باطنی طور پر

[1] سلسلہ سروری قادری کے اٹھائیسویں شیخ کامل۔ سلطان محمد عبدالعزیزؒ اور سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے دور میں فقر کا مرکز پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ کا دربار پاک تھا اس لیے تمام التجائیں آپؒ کے دربار پاک پر ہی پیش کی جاتی تھیں۔ شہبازِ عارفاں پیر سیّد بہادر علی شاہؒ کی حیات و تعلیمات کے لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصنیفِ مبارکہ ''مجتبیٰ آخر زمانی'' کا مطالعہ فرمائیں۔

فرما دیا کہ سلطان محمد اصغر علی تندرست ہو جائیں گے۔ کچھ دنوں بعد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ تشخیص کے لیے اسلام آباد تشریف لے گئے۔ پراسٹیٹ گلینڈ کا بڑھنا تشخیص ہوا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو پتہ چلا تو فوراً اسلام آباد پہنچے۔ پریشانی کی حالت میں اپنے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور دست بوسی کے بعد خاموشی سے کمرے میں ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے۔ جب تمام لوگ رخصت ہو گئے تو سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ نے آپ مدظلہ الاقدس کو اپنے قریب بلایا اور فرمایا ''کیوں پریشان ہوتے ہو۔ پیر صاحب نے تمہاری عرض منظور کر لی ہے۔ دس سال پرانی بیماری کا پتہ چل گیا ہے۔ کل معمولی سا اپریشن ہوگا اور ایک دن بعد ہسپتال سے رخصت مل جائے گی۔ بھائی نجیب بیماری چونکہ ظاہر ہو چکی تھی اس لیے ظاہری علاج ضروری تھا ورنہ لوگ اسے ہماری کرامت تصور کرتے اور ہم کو یہ منظور نہیں۔'' یہ بھی سنتِ مرشد تھی جو آپ مدظلہ الاقدس نے ادا کی کیونکہ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ بھی ایک بار بارہ ٹالیاں جھنگ سے اپنے مرشد کی شفایابی کی عرض کرنے پیر بہادر علی شاہ کاظمی ؒ کے مزار پر تشریف لے گئے تھے۔

نومبر 2001ء میں سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو اصلاحی جماعت کا لاہور کا سرپرست مقرر کیا تو آپ نے تبلیغ کا منفرد طریقہ اختیار کیا اور مسجدوں کے ساتھ ساتھ بازاروں کا بھی رخ کیا۔ اس مؤثر اندازِ تبلیغ کی وجہ سے ہر ہفتہ ایک بس بھر کر لوگ بیعت ہونے اور اسم اللہ ذات کا فیض حاصل کرنے کے لیے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ کی بارگاہ کی طرف روانہ ہوتے۔ آپ کی اس تحریک کی کامیابی کا نتیجہ یہ نکلا کہ پورے ملک کی تنظیموں نے آپ کی پیروی کرتے ہوئے یہی طریقہ کار اختیار کر لیا اور یوں پورے ملک میں اصلاحی جماعت عملاً آپ کی قیادت میں متحد ہو گئی۔ اس طرح سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ کے وصال تک سلطان العاشقین سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تبلیغ کے نتیجے میں لاکھوں لوگوں نے آپ ؒ سے فیض پایا۔

اس کے علاوہ بھی بے شمار ڈیوٹیاں مثلاً میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یا کسی بھی پروگرام کی مالی ڈیوٹی، ہر سال سلطان محمد عبدالعزیز ؒ کے عرس پاک کے موقع پر دربار پاک کی چادر تیار کروانا، روزمرہ گھریلو اور سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ کی ذاتی ڈیوٹیاں بھی کیں جو اختصار کی وجہ سے بیان نہیں کی جا رہیں۔

یہ تو ہم نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی عشقِ مرشد میں ادا کی گئی چند ڈیوٹیوں اور آزمائشوں کا ذکر کیا ہے ورنہ آپ مدظلہ الاقدس نے ایسی اَن گنت ذمہ داریاں کیں۔ جہاں تک طالبِ صادق کے باطنی امتحانات اور آزمائشوں کا ذکر ہے تو قلب پر وارد ہونے والے امتحانات اور آزمائشوں سے یا تو محبّ واقف ہوتا ہے یا محبوب، محرم واقف ہوتا ہے یا محرم راز۔ کسی تیسرے کا یہاں گزر نہیں ہوتا۔ یہ بات یاد رہے کہ راہِ فقر میں ظاہری آزمائشوں اور امتحانات سے ہزار گنا زیادہ کڑے باطنی امتحانات اور آزمائشیں ہوتی ہیں جو احاطہ تحریر میں نہیں آ سکتیں۔ آپ مدظلہ الاقدس ان باطنی آزمائشوں اور امتحانات کے متعلق اکثر فرماتے ہیں ''جو باطنی آزمائشیں ہم پر گزریں

اگر وہ کسی پہاڑ پر گزرتیں تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جاتا۔"

ان تمام قربانیوں اور ذمہ داریوں کو نبھانے کے عوض آپ نے مرشد کی رضا کے سوا کبھی کسی قسم کے صلے اور جزا کی تمنا نہ رکھی۔ اسی بے لوث محبت و خدمت کی بنا پر سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اپنے روحانی وارث کے طور پر چُن لیا جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✦ اَللّٰہُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ (سورۃ الشوریٰ۔13)

ترجمہ: وہ جسے چاہتا ہے اپنے (خاص قرب کے) لیے چن لیتا ہے۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس طالب سے مطلوب اور محبّ سے محبوب بن گئے اور مرشد کی مہربانیاں آپ مدظلہ الاقدس پر بڑھتی گئیں۔ ظاہری طور پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس محبوبِ خاص کو یوں آزمایا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، باطن میں بھی یونہی آزمائشوں سے گزار کر فقر کی منازل طے کراتے ہوئے اعلیٰ ترین مقامات سے نوازا۔ باطن کی خبر تو کسی کو نہ ہوئی لیکن ظاہر میں مرشد کی بارگاہ میں جاتے تو وہ آپ سے خصوصی محبت سے پیش آتے اور اپنے بالکل قریب بٹھاتے۔ اگر آپ مدظلہ الاقدس ان سے ملنے نہ جاتے تو کبھی وہ خود فون کر کے آپ مدظلہ الاقدس کو بلوا لیتے اور کبھی ناسازی طبع کے باوجود لمبا سفر طے کر کے خود آپ سے ملنے لاہور تشریف لے آتے۔ ہر ذمہ داری اور ڈیوٹی کے لیے آپ ہی کو قابلِ اعتبار سمجھتے۔ جیسے جیسے مرشد کا التفات آپ مدظلہ الاقدس کی طرف بڑھتا گیا حاسدین کی تعداد بھی بڑھتی گئی۔ ایک طرف آپ مدظلہ الاقدس مرشد کی آنکھ کا تارا بنتے گئے تو دوسری طرف حاسدین کی آنکھوں میں کھٹکنے لگے اور وہ آپ مدظلہ الاقدس کو مرشد سے دور کرنے کی کوششیں کرنے لگے۔ کبھی آپ مدظلہ الاقدس کے کاموں پر اعتراض کر کے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ پر ڈیوٹیاں واپس لینے کے لیے دباؤ ڈالتے تو کبھی آپ مدظلہ الاقدس کو پیچھے ہٹ جانے پر مجبور کرتے اور کبھی جھوٹی باتیں آپ سے منسوب کر کے پھیلائی جاتیں۔ لیکن وہ عشق ہی کیا جو دنیا کی باتوں میں آ کر محبّ و محبوب کو ایک دوسرے سے دور کر دے۔ نہ ہی آپ مدظلہ الاقدس کے پائے استقامت میں ذرا سی لغزش آئی اور نہ ہی مرشد کی محبت و مہربانی میں کوئی کمی۔ بلکہ

✦ تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب یہ تو چلتی ہے تجھے اور اونچا اُڑانے کے لیے

کے مصداق محبت اور بڑھتی گئی۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا موقف تھا کہ جب تک میرے مرشد مجھے نہیں کہیں گے میں لوگوں کے کہنے پر کسی ذمہ داری سے پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ ادھر مرشد پاک رحمۃ اللہ علیہ نے بھی دباؤ کے باوجود نہ تو کوئی ڈیوٹی واپس لینے کا ارادہ ظاہر کیا اور نہ ہی اپنے طالبِ خاص سے اس کا کوئی ذکر کیا۔ آپ مدظلہ الاقدس کی استقامت نے آپ مدظلہ الاقدس کو فقر (توحید) کے اس مقام تک پہنچا دیا جس کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔

ہمارے مرشد پاک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس عشق مرشد کی اس انتہا پر تھے جہاں قیل و قال کی ضرورت

نہیں رہتی اور 'چہرہ' ہی سے سب مطالب حل ہو جاتے ہیں۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو ؒ فرماتے ہیں:

❊ سروری قادری مرشد جامع و مجمل ہوتا ہے۔ وہ باطن اور ظاہر میں ایسی کتاب ہوتا ہے جو طالبوں کے لیے کتب الاکتاب کا درجہ رکھتی ہے۔ جس کے مطالعہ سے طالب فنا فی اللہ ہو جاتے ہیں اور اس ذات کو بے حجاب دیکھتے ہیں۔

✤ طالبان را ہر مطالب خوش نما اعتقاد صدق خواں و ز دل صفا

ترجمہ: طالبانِ مولیٰ اگر اعتقاد، صدق اور دل کی پاکیزگی سے اس کتاب کو پڑھیں تو وہ ہر مقصود با آسانی پا لیتے ہیں۔ (کلید التوحید کلاں)

❊ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس خود تحریر فرماتے ہیں:

''اس عاجز کو حضور سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ کے 'چہرہ' کے مطالعہ کا اعجاز حاصل رہا ہے۔ اس عاجز نے زبان سے کبھی بھی کوئی صلاح مشورہ نہیں کیا۔ جب بھی کسی مضمون یا کتاب لکھنے یا راہِ فقر میں کسی امتحان یا آزمائش کا وقت آیا اور اس خاکسار کی سمجھ میں کوئی حل نہ آیا تو یہ خاکسار آپ ؒ کی محفل میں جا کر بیٹھ جاتا اور آپ ؒ کے چہرہ مبارک کے مطالعہ میں مصروف ہو جاتا اور جب آپ ؒ کی محفل سے رخصت ہونے کا وقت آتا تو کتاب یا مضمون کا پورا خاکہ یا مسئلے کا پورا حل اور طریقہ کار سمجھ میں آ جاتا۔ میں نے آپ ؒ کے چہرہ مبارک کے مطالعہ میں صرف ایک دفعہ دھوکہ کھایا ہے اور وہ ہے آپ ؒ کے وصال کا وقت۔ 2003ء کے اوائل سے مجھے کثرت سے ایسے خواب آنے لگے تھے کہ حضور سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ کا وصال ہو رہا ہے یا وصال ہو گیا ہے یا آپ ؒ کا جنازہ پڑھایا جا رہا ہے۔ ان خوابوں نے مجھے ذہنی خلجان اور پریشانیوں میں مبتلا کر دیا تھا۔ میں یہ کسی کو بتا بھی نہیں سکتا تھا۔ ان خوابوں نے مجھے ذہنی مریض بنا دیا تھا۔ ایک دفعہ آپ ؒ لاہور تشریف لائے اور سیدھے داروغہ والا تشریف لے گئے۔ یہ مارچ یا اپریل کے اوائل کا واقعہ ہے۔ ہم نے سونے کے اسمِ اللہ ذات بنانے کے لیے مختلف قسم کے سکیچز (sketches) آپ ؒ کو دکھانے کے لیے بنائے تھے۔ وہ آپ ؒ کی بارگاہ میں پیش کئے۔ آپ ؒ نے ایک سکیچ کو پسند فرمایا اور سید امیر خان نیازی مرحوم کی طرف بڑھا دیا کہ دیکھیں ٹھیک بنا ہے۔ سید امیر خان نیازی مرحوم نے بھی غور سے دیکھنے کے بعد اُسے درست قرار دیا۔ اس کے بعد آپ ؒ کی نظر میری طرف تھی اور گفتگو آپ ؒ نیازی صاحب سے فرما رہے تھے ''اب ایک ویگن ہو جس میں بکسوں میں سونے کے اسمِ اللہ ذات بھرے ہوئے ہوں اور ہم پورے پاکستان کا دورہ کریں اور لوگوں کو اسمِ اللہ ذات کی دعوت دیں۔ پتہ نہیں عمر کتنی ہے'' پھر زور دے کر کہا ''انشاء اللہ عمر تو ابھی بہت پڑی ہے۔'' آپ ؒ نے مجھ پر ایسی نگاہ ڈالی کہ وہ پریشانی اور خلجان میرے دل سے نکل گیا اور سفرِ وصال کے دوران مجھے آپ ؒ کے چہرہ کے مطالعہ میں مکمل ناکامی ہوئی۔ سروری قادری مرشد کو یہ کمال بھی حاصل ہوتا ہے کہ اپنے چہرے کی تحریر ہی طالب سے چھپا لے۔'' (سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ۔ حیات و تعلیمات)

باب 07

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کی تلاش محرم راز اور وارثِ امانت اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو منتقلی امانتِ الٰہیہ

تلاش محرم راز اور وارثِ امانت اور منتقلی امانتِ الٰہیہ کو بیان کرنے سے قبل ضروری ہے کہ 'امانت' اور 'خلافت' کے فرق کو واضح کر دیا جائے۔

خلافت

مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ اپنے بہت سے مریدین کو خلافت عطا کرتا ہے جن میں سے کچھ خلافت ظاہری اور کچھ باطنی ہوتی ہیں۔ خلافتِ ظاہری سے عام طور پر مرشد کے وصال کے بعد اس کے دربار اور خانقاہ کا نظم ونسق چلانا مقصود ہوتا ہے۔ عموماً اکثر سجادہ نشین حضرات خلافتِ ظاہری کے حامل ہوتے ہیں۔ جن مریدین کو خلافتِ باطنی عطا کی جاتی ہے وہ مرشد کی کسی نہ کسی صفت سے متصف ہوتے ہیں۔ مرشد چونکہ کُل ہوتا ہے، وہ کسی مرید سے راضی ہو کر اس کو اپنی خاص صفت سے متصف فرما کر خلافت عطا کر دیتا ہے اور یہ خلیفہ اپنے مریدین کی اسی صفت کے تحت باطنی تربیت کرتا ہے۔ اسی صفت کے طالب اس طرح کے مرشد یا خلیفہ کے پاس آتے ہیں۔ تصوف کی عام فہم زبان میں ان خلفا کو 'خلفا اصغر' کہا جاتا ہے۔ سروری قادری سلسلہ میں یہ 'صاحبِ اسم مرشد' ہوتے ہیں۔

امانت

امانت سے مراد امانتِ الٰہیہ، خلافتِ الٰہیہ، نیابتِ الٰہیہ یا امانتِ فقر ہے۔ منتقلی امانتِ الٰہیہ یا منتقلی امانتِ فقر اور محرم راز یا دل کا محرم سے مراد وہ طالب یا مرید ہوتا ہے جس کو مرشد اپنا روحانی ورثہ منتقل کرتا ہے اور اپنے بعد سلسلہ کا سربراہ یا امام منتخب کرتا ہے۔ اس کو تصوف کی اصطلاح میں

خلیفہ اکبر کہتے ہیں۔ یہ خلفا اصغر میں سے بھی کوئی ہوسکتا ہے جو تمام آزمائشوں اور امتحانوں میں کامیاب ہو چکا ہو یا کوئی اور طالب صادق بھی۔

امانتِ الٰہیہ کے متعلق شاہ محمد ذوقی رحمتہ اللہ علیہ اپنی تصنیف سرّ دلبراں میں فرماتے ہیں:

❊ وہ بارِ امانت جس کے متحمل ہونے کی صلاحیت آسمان و زمین نے اپنے آپ میں نہ پائی اور جس کی تاب پہاڑ نہ لا سکے اور جو بوجھ نہ صرف آسمان بلکہ آسمان والوں سے بھی نہ اُٹھ سکا اور حضرتِ انسان نے اس بوجھ کو اٹھا لیا وہ ظہورِ وجود "یعنی "ظہورِ ذات مع الاسما و صفات" ہے۔ اس کو اسمِ اللہ ذات بھی کہا گیا ہے کیونکہ اسمِ اللہ ذات عین ذات پاک ہے اور بصورتِ بشریت وہ انسانِ کامل ہے۔

✦ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ○ (سورۃ الاحزاب۔72)

ترجمہ: ہم نے بارِ امانت کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا۔ سب نے اس کے اٹھانے سے عاجزی ظاہر کی لیکن انسان نے اسے اٹھا لیا۔ بے شک وہ اپنے نفس کے لیے ظالم اور نادان ہے۔ (سرّ دلبراں)

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ امانت سے مراد "اسم اللہ ذات" ہے اور اسم اللہ ذات کیا ہے؟ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

✤ اسمِ اللہ بس گرانست بس عظیم ایں حقیقت یافتہ نبی کریم

ترجمہ: اسم اللہ بہت ہی بھاری اور عظیم امانت ہے۔ اس کی حقیقت کو صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی جانتے ہیں (کلید التوحید کلاں)

سلسلہ سروری قادری کے فقرا کاملین کے نزدیک امانت سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا "ورثہ فقر" ہے۔ جو اس ورثہ فقر کا وارث ہوتا ہے وہی حاملِ امانتِ الٰہیہ ہوتا ہے، وہی روحانی سلسلہ کا سربراہ اور امام ہوتا ہے اور وہی اپنے زمانہ کا سلطان ہوتا ہے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خزانہ فقر کے مختارِ کل ہیں اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وراثت ہے اور وارث ہی وراثت تقسیم فرماتا ہے۔ جب طالب فنا فی اللہ بقا باللہ، یا فنا فی ھُو یعنی وحدت کی منزل تک پہنچ جاتا ہے اور توحید میں فنا ہو کر 'سراپا توحید' ہو جاتا ہے تو انسانِ کامل، فقیرِ کامل کے مرتبہ پر فائز ہو جاتا ہے، وہی امامِ مبین اور وہی مرشد کامل اکمل ہوتا ہے۔ حدیثِ نبوی ہے:

❁ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه

ترجمہ: جہاں فقر مکمل ہوتا ہے وہی اللہ ہے۔

حاملِ امانتِ الٰہیہ وہ ہوتا ہے جو فنا فی فقر، فنا فی الرسول اور فنا فی ھُو ہوتا ہے۔

حضرت موید الدین جندی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح البیان جلد اوّل، سورۃ فاتحہ کی تفسیر میں اسمِ اعظم کے بارے میں فرماتے ہیں:

❊ اس کے معنی وہ انسانِ کامل ہے جو ہر زمانہ میں ہوتا ہے یعنی وہ قطب الاقطاب اور امانتِ الٰہیہ کا حامل اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہوتا ہے اور 'اسم

اعظم' کی صورت اس ولی کامل کی ظاہری صورت کا نام ہے۔[1]

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ امانتِ الٰہیہ کے حامل کو 'صاحبِ مسمّٰی' فرماتے ہیں۔ صاحبِ مسمّٰی سے مراد فنا فی اللہ بقا باللہ فقیر (انسانِ کامل) ہے جو مسندِ تلقین وارشاد پر فائز ہوتا ہے۔ یہی وہ ذات ہے جو مرشد کامل اکمل ہے اور اسمِ اللہ ذات عطا کرنے پر من جانب اللہ مامور ہے۔ جیسا کہ حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

- اسم اور مسمّٰی میں کیا فرق ہے؟ صاحبِ اسم (محض) ذکر کرنے والا ہوتا ہے اور صاحبِ مسمّٰی اللہ تعالیٰ کی ذات میں غرق ہوتا ہے۔ صاحبِ اسم مقامِ مخلوق پر ہوتا ہے اور صاحبِ مسمّٰی مقامِ غیر مخلوق پر ہوتا ہے۔ صاحبِ مسمّٰی پر ذکر حرام ہے کیونکہ صاحبِ مسمّٰی ظاہر اور باطن میں ہر وقت حضوریٔ فنا فی اللہ میں مکمل طور پر غرق ہوتا ہے۔ (عین الفقر)

- مسمّٰی آں کہ باشد لازوالی نہ آں جا ذکر و فکر نہ وصالی
بود غرقش بہ وحدت عین دانی فنا فی اللہ شود سِرِّ نہانی

ترجمہ: مقامِ مسمّٰی لازوال مقام ہے جہاں پر ذکر، فکر اور وصال کی گنجائش نہیں۔ اس مقام پر پہنچ کر طالبِ اللہ فنا فی اللہ فقیر ہو جاتا ہے اور اُس پر رازِ پنہاں ظاہر ہو جاتا ہے۔ (محک الفقر کلاں)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں:

- عارف اسے کہتے ہیں جو اسم سے مسمّٰی کو پاتا ہے۔ (فقرِ اقبالؒ)
- اسمِ اعظم اُسے نصیب ہوتا ہے جو صاحبِ مسمّٰی ہو۔ جو صاحبِ مسمّٰی ہو جاتا ہے وہی صاحبِ اسمِ اعظم ہوتا ہے۔ (حقیقت اسم اللہ ذات)

یعنی وہ مظہرِ الٰہی جس میں ظہورِ ذات مع الاسما وصفات ہوتا ہے یا ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ وہ طالب یا مرید جو مرشد کی ذات وتمام صفات کا مظہر ہوتا ہے اور اس کے لباس میں حقیقتاً مرشد ہی ملتبس ہوتا ہے کیونکہ وہ مرشد کی ذات میں مکمل فنا ہو چکا ہوتا ہے۔ یہ واحد ہوتا ہے اور ہر زمانہ کی شان کے مطابق عام طور پر نئی جگہ پر ظاہر ہوتا ہے۔ اصطلاحِ تصوف اور عام فہم زبان میں اسے ''خلیفۂ اکبر'' کے نام نامی اور اسمِ گرامی سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔

امانت جس طالب کے سپرد کی جاتی ہے وہ ازل سے منتخب شدہ ہوتا ہے۔ اس کا باطن آئینہ کی طرح پاکیزہ اور صاف ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُسے باطن میں بیعت فرما کر سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرماتے ہیں جو اس کی باطنی تربیت کے بعد مرشد کے سپرد فرماتے ہیں۔ مرشد اُسے مختلف ظاہری و باطنی آزمائشوں اور امتحانات میں سے گزارتا ہے۔ جس طرح سونا بھٹی میں تپ کر کندن بن جاتا ہے اسی طرح یہ طالبِ مولیٰ اپنے بے مثل صدق، اخلاصِ نیت، شدتِ عشق، وفا و قربانی اور فضلِ الٰہی کی بدولت آزمائشوں اور امتحانات سے گزرنے کے بعد اس لائق ہو جاتا ہے کہ امانت اس کے سپرد کی جا سکے۔ وہ مرشد سے بے انتہا عشق اور مرشد کی بے لوث

[1] تفسیر روح البیان، جلد اوّل، صفحہ 41، ترجمہ: مولانا محمد فیض اویسی، مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

خدمت کی وجہ سے مرشد کی نظر میں عاشق سے معشوق، محبّ سے محبوب بن جاتا ہے۔ وہی مرشد کے دِل کا محرم، راز دار اور رازِ پنہاں سے باخبر ہوتا ہے۔ ''امانت'' کی منتقلی بھی اِن عاشق اور معشوق، محرم اور محرمِ راز کے درمیان ایک راز ہوتی ہے جو خاموشی اور راز داری سے عمل میں آتی ہے۔ مثال کے طور پر سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت عطا کرتے وقت[1] ظاہری طور پر سب کے سامنے اپنی دستار مبارک سر سے اتار کر اپنے بڑے صاحبزادے سلطان صفدر علی رحمۃ اللہ علیہ کے سر مبارک پر رکھی لیکن ''امانت'' بڑی راز داری سے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کو منتقل فرما دی فَهِمَ مَنْ فَهِمَ (جو سمجھ گیا سو سمجھ گیا)۔

علامہ اقبالؒ اس کو یوں بیان فرماتے ہیں:

✤ پرورش پاتا ہے تقلید کی تاریکی میں ہے مگر اس کی طبیعت کا تقاضا تخلیق
اس کا اندازِ نظر اپنے زمانے سے جدا اس کے احوال سے محرم نہیں پیرانِ طریق (ضربِ کلیم)

جس طرح ہر طالب کو مرشدِ کامل اکمل کی تلاش ہوتی ہے تا کہ معرفتِ الٰہی تک رسائی حاصل کر سکے اسی طرح ہر مرشد کامل اکمل 'محرم راز' کی تلاش میں ہوتا ہے تا کہ اُسے 'امانتِ فقر' منتقل کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہو جائے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ بھی تمام عمر ایسے محرم راز طالب کی تلاش میں رہے۔ نور الہدیٰ کلاں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

✤ میں سالہا سال سے طالبانِ مولیٰ کا متلاشی ہوں لیکن مجھے ایسا وسیع حوصلے والا لائقِ تلقین اور صاحبِ یقین طالبِ صادق نہیں ملا جسے معرفت و توحیدِ الٰہی کے ظاہری و باطنی خزانوں کی نعمت و دولت کا نصاب بے حساب عطا کر کے تبرکاتِ الٰہی کی زکوٰۃ کی ادائیگی کے فرض سے سبکدوش ہو جاؤں اور اللہ تعالیٰ کے حق سے اپنی گردن چھڑا لوں۔

اسی کتاب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

✤ در طلب طالب بطلبم سالہا کس نیابم طالبی لائق لقا

ترجمہ: میں سالہا سال سے ایسے طالب کی تلاش میں ہوں جو لقائے الٰہی کے لائق ہو مگر افسوس مجھے ایسا طالب نہ مل سکا۔

عین الفقر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

✤ یہ فقیر باھُو کہتا ہے کہ میں تیس سال مرشد کی تلاش میں رہا اور اب سالہا سال سے طالبِ مولیٰ کی تلاش میں ہوں لیکن مجھے کوئی طالبِ مولیٰ نہیں ملا۔

✤ کس نہ پرسد ز من خدا پرسی تا رسانم بعرش و با کرسی
ہیچ پردہ نماند راہِ خدا گشتہ یکتا شوی ز غیر خدا

[1] اس واقعہ کی تفصیل ''مجتبیٰ آخر زمانی'' باب پنجم میں موجود ہے۔

ترجمہ: کسی نے مجھ سے قربِ خدا کی طلب نہیں کی ورنہ میں اسے عرش اور کرسی تک پہنچا دیتا۔ پھر اس کے اور اللہ کی راہ کے درمیان کوئی پردہ نہ رہتا اور وہ غیر اللہ سے جدا ہو کر اللہ کے ساتھ یکتا ہو جاتا ہے۔

امیر الکونین میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

✤ کس نیابم طالبے حق حق طلب میرسانم باحضوری راز ربّ

ترجمہ: میں کوئی بھی طالبِ حق نہیں پا سکا جو (مجھ سے) حق طلب کرے اور میں اسے رازِ ربّ عطا کرتے ہوئے حضورِ حق میں پہنچا دوں۔

✤ باھُوؒ کس نیامد طالبے لائق طلب حاضر کنم با مصطفیٰؐ توحیدِ ربّ

ترجمہ: اے باھُوؒ! میرے پاس کوئی بھی اللہ کی طلب لے کر نہیں آتا جسے میں مجلسِ محمدیؐ کی حضوری عطا کر کے وحدتِ حق تک لے جاؤں۔

پنجابی بیت کے ایک مصرعہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دل دا محرم کوئی نہ ملیا، جو ملیا سو غرضی ھُو

مفہوم: مجھے کوئی ایسا طالب نہیں ملا جو میرے پاس صرف طلبِ مولیٰ کے لیے آیا ہو جس کو میں امانت منتقل کر سکتا۔ میرے پاس تو جو بھی آیا وہ کسی نہ کسی دنیاوی، نفسانی یا ذاتی خواہش کی تکمیل کی غرض سے آیا۔

امانت کی منتقلی کا ایک طے شدہ اصول ہے جس کو مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی کے دفتر سوم میں یوں بیان فرمایا ہے:

✲ اللہ تعالیٰ اپنی امانت ایسے شخص کے دِل میں ودیعت کرتا ہے جس کی زیادہ شہرت نہ ہو۔

سلسلہ سروری قادری کے مشائخ بھی ہمیشہ شہرت سے دور رہتے ہیں۔ طالبانِ مولیٰ کے علاوہ نہ اُن کو کوئی جانتا ہے اور نہ ہی اُن کے مزارات کی شہرت دوسرے سلاسل کے مشائخ کی طرح ہوتی ہے۔ یہ لوگ اس حدیثِ قدسی کے مصداق ہوتے ہیں:

● اِنَّ اَوْلِیَآئِیْ تَحْتَ قَبَآئِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ

ترجمہ: میرے وہ اولیا بھی ہیں جو میری قبا کے نیچے چھپے رہتے ہیں، انہیں میرے سوا کوئی نہیں جانتا۔

✲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ''تمام بندوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ زیادہ محبوب ہیں جو اہلِ تقویٰ ہیں اور پوشیدہ ہیں۔ اگر وہ غائب ہوں تو انہیں کوئی تلاش نہ کرے، گواہی دیں تو پہچانے نہ جائیں۔ یہی لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔'' (طبرانی، حاکم)

اور فقر یہی ہے:

''ہوویں سونا سداویں سکہ ھُو''

(یعنی خالص سونا ہوتے ہوئے بھی لوگوں سے اپنی چمک چھپا کر رکھنا اور بظاہر لوہے کے سکے کی مانند نظر آنا)

ایسے ہی طالبِ مولیٰ کو امانت منتقل ہوتی ہے جس کی شہرت نہ ہو اور گمنامی وخمول میں زندگی بسر کرتا ہو کیونکہ طلبِ شہرت وعز و جاہ تو راہِ فقر کی

سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

سلطان الفقر پنجم سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو ؒ کو اپنی حیاتِ مبارکہ میں ایسا کوئی طالب نہ ملا جس کو ''امانت'' منتقل کی جاتی لہٰذا آپ ؒ اس جہانِ فانی سے امانت منتقل کیے بغیر ہی وصال فرما گئے۔ پھر فقر کے مختارِ کُل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ سے تقریباً 139 سال بعد (12 ربیع الاوّل 1241ھ بمطابق 24 اکتوبر 1825ء بروز سوموار) سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی ؒ کو بھیجا گیا جن کو سلطان الفقر پنجم سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو ؒ نے امانتِ فقر منتقل فرمائی اور یہ معاملہ طے پا گیا کہ حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی ؒ سے ''امانت'' حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ ؒ کو اور اُن سے شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی ؒ کو، پھر اُن سے سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز ؒ کو منتقل ہوگی اور پھر سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ پر کامل اور مکمل ہو کر دوبارہ فقر کے مختارِ کُل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف لوٹ جائے گی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ سے ''امانت'' ایک بار پھر اسی طریق پر منتقل ہوگی جس طریق پر سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو ؒ سے حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی ؒ کو منتقل ہوئی تھی۔

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ نے بھی 1998ء میں اس کا اشارہ فرما دیا تھا۔ 1997ء میں آپ ؒ نے دوسرا نکاح فرمایا تھا اور 1998ء کے اوائل میں مائی صاحبہ امید سے ہوئیں تو سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ نے فرمایا:

''امانت کا حقدار آ گیا ہے جو پیدائشی ولی کامل ہوگا، ہم بھی اُسے حضرت صاحب کہہ کر پکاریں گے اور جو کوئی اس کی دست یا قدم بوسی کرتے وقت جو خواہش کرے گا، پوری ہوگی اور تمام اندھیرے چھٹ جائیں گے۔''

یہ طالبانِ مولیٰ اور مریدین کا ایک سخت اور جان لیوا امتحان تھا۔ اس امتحان میں چند ایک طالب ہی پورے اتر پائے۔

آپ ؒ نے ایک بار یہ بات فرما کر خاموشی اختیار فرمالی لیکن اصلاحی جماعت میں ایک نئی بحث کا آغاز ہو گیا کہ اس نئی ہستی کے پیدا ہوتے ہی جماعت اور جماعت کے منسلکین کے حالات یکسر تبدیل ہو جائیں گے اور ملک اور دنیا میں ایک انقلاب برپا ہو جائے گا اور بعض نے تو یہ بھی بحث شروع کر دی کہ وہی سلطان الفقر (ہفتم) ہوگا۔ پھر کیا تھا، 9 ماہ تک وہ طوفان برپا رہا جس کو تحریر کرنا مشکل ہے۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ کے تمام مریدین کا ظاہر و باطن اپنے مرشد سے ہٹ کر نئے آنے والے کی طرف متوجہ ہو گیا۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ابھی نئے نئے دستِ بیعت ہوئے تھے۔ ایک بار ایک ساتھی نے جب اس بارے میں آپ سے گفتگو شروع کی تو آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''بھائی پہلی بات تو یہ کہ مرشد ایک ہی ہوتا ہے اور مجھے چالیس سال کی عمر میں بڑی مشکل اور جدوجہد سے مرشد ملا ہے۔ مجھے جو کچھ حاصل ہونا ہے اسی سے حاصل ہونا ہے، میرے مرشد کے علاوہ دوسرا جو کوئی بھی ہے وہ میرے لیے غیر ہے۔ نیا آنے والا کب آئے گا؟ کب جوان ہوگا؟ ہو سکتا ہے اس وقت تک میں زندہ رہوں یا نہ رہوں۔ اس لیے میرے لیے وہی کافی ہے جس کے دستِ مبارک پر میں نے بیعت کی ہے۔''

اصل میں معاملہ یہ تھا کہ فقیرِ کامل اکمل سروری قادری یہ بات کر کے اپنے مریدین اور طالبانِ مولیٰ کا قلبی امتحان لے رہا تھا کہ کون کون سے طالب یہ بات سن کر اپنی خواہش کی تکمیل کے لیے اپنے قلب کا رخ نئے آنے والے کی طرف کر لیتے ہیں اور اپنے مرشد کو اس قابل اور اہل ہی نہیں سمجھتے اور کون کون سے طالب صدق اور اخلاص والے ہیں جو اس بات کی طرف توجہ نہ دیتے ہوئے قلبی طور پر اپنے مرشد کی طرف ہی متوجہ رہتے ہیں اور نئے آنے والے سے کوئی غرض نہیں رکھتے کیونکہ صاحبِ صدق طالبِ مولیٰ اپنے مرشد کے غیر کی طرف ظاہری اور باطنی طور پر کبھی متوجہ نہیں ہوتا۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ نے اپنی ایک بات کے ذریعے صاحبِ صدق طالبانِ مولیٰ اور ناقص، خواہشات کے غلام نام نہاد طالبانِ مولیٰ کو علیحدہ علیحدہ کر لیا۔

پھر وہی ہوا جس کا اظہار سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے کیا تھا۔ 12 اکتوبر 1998ء (20 جمادی الثانی 1419ھ) بروز سوموار حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ کے ہاں فرزند کی بجائے صاحبزادی عائشہ بی بی کی ولادت لاہور میں ہوئی۔ اس وقت آپ ؒ داروغہ والا میں محمد الیاس کے گھر موجود تھے اور محمد الیاس نے ہی سب سے پہلے آپ ؒ کو صاحبزادی کی ولادت کی اطلاع دی۔

اس وقت اس گروہ کی حالت دیدنی تھی جو اپنے مرشد کامل اکمل سے نگاہ و قلب ہٹا کر کسی اور ولیٔ کامل مہدیٔ برحق کی ولادت کے انتظار میں تھے اور انہوں نے 9 ماہ پورے ملک میں ہنگامہ برپا کیے رکھا تھا جو بھی اُن سے اختلاف کرتا اُسے لینے کے دینے پڑ جاتے تھے۔ 12 اکتوبر 1998ء ان کے لیے ایک تکلیف دہ دن تھا۔ کسی کے سینے میں تکلیف شروع ہو چکی تھی، کسی کا چہرہ اترا ہوا سیاہی مائل ہو چکا تھا، کوئی لوگوں سے منہ چھپاتا پھر رہا تھا اور کسی کا ایمان باطنی طور پر سلب ہو چکا تھا اور کئی ایسے خواہشات کے غلام تھے جو بداعتقاد اور بدظن ہو چکے تھے۔

سب سے پہلے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ نے سید امیر خان نیازی مرحوم کو کمرے میں بلایا اور اُن سے فرمایا:

''امانت وڈے گھر چلی گئی اے''

یعنی امانت بڑے گھر چلی گئی ہے۔

کافی عرصہ بعد سید امیر خان نیازی مرحوم نے مخصوص مقاصد کے لیے اس فقرہ کی یہ شرح شروع کر دی کہ 'بڑے گھر' سے مراد بڑی مائی صاحبہ (پہلی اہلیہ محترمہ) کا گھر ہے اور امانت اب اس گھر (یعنی صاحبزادہ سلطان محمد علی مدظلہ الاقدس کے پاس) چلی گئی ہے۔ جبکہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی شرح یہ تھی کہ امانت کے بڑے گھر سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک اور گھرانا ہے کیونکہ آپ ﷺ ہی فقر ہیں، آپ ہی سے فقر ہے اور آپ ہی فقر کے مختارِ کُل ہیں جس کو چاہیں عطا کر دیں۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ نے بھی اپنے رویہ سے کبھی سید امیر خان نیازی کے نظریہ کی تائید نہ کی تھی۔

سید امیر خان نیازی مرحوم کے بعد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ نے اپنے عاشق و محبوبِ خاص سلطان العاشقین سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو کمرے میں بلایا، اُن کے ساتھ ساجد حسین نامی ایک ساتھی اور بھی تھا، آپ ؒ نے فرمایا ''امانت کہیں

اور چلی گئی ہے۔''

اس واقعہ سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ سلطان الفقر پنجم سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو ؒ کے نقشِ قدم پر تھے اور آپ ؒ کے بعد امانت دوبارہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کی طرف لوٹ گئی تھی۔ یہ بات اس لیے بھی ثابت و درست ہے کہ آپ ؒ بھی حضرت سخی سلطان باھُو ؒ کی طرح بیس سال (اپریل 1981ء۔2001ء) تک محرمِ راز اور اس طالبِ مولیٰ کی تلاش میں رہے جو امانتِ الٰہیہ کا حامل بننے کے لائق ہوتا، کہ امانتِ الٰہی اس کے سپرد کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہو جائیں۔ اس سلسلہ میں آپ ؒ نے ایک ایک طالب پر شدید محنت کی۔ آپ ؒ نے 13 اپریل 1981ء کو مسندِ تلقین وارشاد سنبھالی اور فقر کی تعلیمات کو عام کرنے اور طالبانِ مولیٰ کے تزکیہ نفس کے لیے 27 فروری 1989ء کو اصلاحی جماعت کی بنیاد رکھی۔ 1994 تک آپ ؒ تندہی سے فقر کی تعلیمات اور اپنی نگاہِ کامل سے لوگوں کے زنگ آلود قلوب کو نورِ الٰہی سے منور کرتے رہے اور اس کے بعد آپ ؒ نے منتخب شدہ سالکین کو فقر کے مختارِ کُل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں پیش فرمانا شروع کیا۔

- چودہ سال کی شبانہ روز محنت کے بعد آپ ؒ منتخب طالبانِ مولیٰ اور اپنے خاندان کے افراد کے ہمراہ 20 رمضان المبارک 1415ھ (20 فروری تا 3 مارچ 1995ء) عمرہ کے لیے تشریف لے گئے۔ عمرہ کی ادائیگی کے بعد آپ ؒ مکہ سے مدینہ منورہ پہنچے اور ان سب کو فقر کے مختارِ کُل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں انتخاب کے لیے پیش کر دیا لیکن ان سب کی طلب اور دعا ہی دنیا تھی اس لیے کوئی بھی بارگاہِ فقر میں شرفِ قبولیت حاصل نہ کر سکا۔ اس واقعہ سے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ کو شدید ذہنی صدمہ پہنچا اور آپ ؒ ظاہری طور پر بہت سی بیماریوں مثلاً شوگر اور بلڈ پریشر وغیرہ میں مبتلا ہو گئے۔
- دوسرے سال 1996ء میں آپ ؒ 20 رمضان المبارک 1416ھ (10 فروری تا 2 مارچ 1996ء) کو دوبارہ اپنے انتخاب کردہ مریدین اور طالبانِ مولیٰ کے ہمراہ عمرہ کی ادائیگی کے لیے تشریف لے گئے۔ حسبِ سابق عمرہ کی ادائیگی کے بعد مدینہ شریف پہنچے اور روضہ مبارک پر ان سب کو پیش فرمایا۔ لیکن ان میں سے بھی کوئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معیار پر پورا نہ اتر سکا۔
- آپ ؒ نے پھر طالبانِ مولیٰ کی سال بھر تربیت فرمائی اور ان میں سے منتخب کردہ طالبانِ مولیٰ کے ساتھ 20 رمضان المبارک 1417ھ (30 جنوری تا 20 فروری 1997ء) کو تیسرے عمرہ کے لیے تشریف لے گئے۔ عمرہ کی ادائیگی کے بعد مدینہ شریف پہنچے لیکن بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حکم ہوا کہ ان میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو فقر کے انتہائی مقام کے قابل ہو۔ یہ آپ ؒ کا تیسرا عمرہ مبارک تھا۔ اس کے بعد آپ ؒ نے اس وقت تک عمرہ یا حج کا ارادہ ملتوی فرما دیا جب تک حقیقی محرمِ راز نہ مل جائے اور اُسے اچھی طرح کندن نہ بنا لیا جائے۔

اسکے بعد آپ ؒ نے پاکستان میں ہی دو افراد کو منتخب فرمایا اور ان میں سے ایک کو خلافت بھی عطا فرمائی۔ دوسرا اس وقت ملک کا حکمران تھا۔ لیکن اُن دونوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں پیش کرنے کی نوبت ہی نہ آئی۔ حکمران نے تو اس طرف توجہ ہی نہ دی اور دوسرے حضرت یہاں ہی ظاہری خلافت نہ سنبھال سکے باطنی امانت کی حفاظت کے قابل کیا ہوتے!

اسی دوران 12 اپریل 1998ء (15 ذوالحجہ 1418ھ) کو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس آپ ﷺ کی غلامی میں پہنچ گئے۔ نگاہ سے نگاہ ملی اور یار نے یار کو پہچان لیا اور پھر آپ ﷺ کی غلامی ہی آپ مدظلہ الاقدس کا مقصدِ حیات بن گیا۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنے مرشد کی ذات میں یوں فنا ہوئے کہ ان کی شخصیت کا ہی ایک نمونہ بن کر رہ گئے اور ہر لمحۂ زندگی کو آپ ﷺ کی ڈیوٹی اور غلامی کے لیے وقف کر دیا۔ 1998ء سے 2001ء تک سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ﷺ نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو ظاہری اور باطنی طور پر بہت سی آزمائشوں میں سے گزارا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیقِ الٰہی کی بدولت آپ مدظلہ الاقدس ہر آزمائش اور امتحان میں پورے اترے۔ جب سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ﷺ نے 'امانت کے وارث' کو اچھی طرح پرکھ لیا تو حج کا ارادہ فرمایا اور 28 فروری 2001 بروز بدھ آپ ﷺ نو منتخب طالبانِ مولیٰ اور تین خواتین کے ہمراہ حج کے لیے تشریف لے گئے۔ جدہ پہنچتے ہی سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ﷺ کی طبیعت شدید ناساز ہوگئی۔ نقاہت اتنی ہوگئی کہ چلنا مشکل تھا۔ تمام بیماریاں شوگر، بلڈ پریشر وغیرہ بڑھ گئیں اور خاص کر پراسٹیٹ گلینڈ[1] کی تکلیف اتنی شدت اختیار کر گئی کہ ہر دس پندرہ منٹ بعد پیشاب کی حاجت ہونے لگی۔ آپ ﷺ جب بھی کسی کو دیکھتے تو یہ شعر پڑھتے:

✤ اپنی موت سے آگاہ کوئی بشر نہیں ساماں سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

7 مارچ کو مکہ میں آپ ﷺ نے اپنے عاشق و محبوب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو حکم فرمایا کہ ہمارے لیے کفن خریدا جائے اور اُسے آبِ زم زم سے دھو کر خانہ کعبہ سے مس کیا جائے، کسی بھی وقت ضرورت پڑ سکتی ہے۔ آپ ﷺ کی اس بات نے آپ مدظلہ الاقدس کے قدموں تلے سے زمین نکال دی اور ذہنی کوفت اور پریشانی میں مبتلا کر دیا۔ ایک آپ ﷺ کی نازک حالت اور اوپر سے یہ حکم۔ جب آپ مدظلہ الاقدس نے کفن خریدنے کے سلسلہ میں لیت و لعل سے کام لیا تو آپ ﷺ نے حاجی محمد نواز کو فرمایا کہ کفن فوراً خریدا جائے یوں آپ ﷺ کے لیے کفن خرید لیا گیا۔ مرشد پاک کی اس حالت نے آپ مدظلہ الاقدس کو دہلا کر رکھ دیا اور مکہ میں قیام کے دوران، حطیم میں نوافل ادا کرتے ہوئے، میزابِ رحمت کے نیچے خانہ کعبہ سے لپٹ کر، ملتزم کے پاس، سعی صفا و مروہ کے دوران، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں یہی ایک دعا آپ مدظلہ الاقدس نے مانگی:

''یا اللہ تعالیٰ، یا میرے مالک یا میرے مولیٰ! میں غیب کا علم تو نہیں جانتا لیکن مرشد پاک کی طبیعت اور حالت دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اُن کا وقتِ آخر آ گیا ہے۔ اللہ پاک میں اپنی بقیہ زندگی تیری بارگاہ میں پیش کرتا ہوں۔ تو میری بقیہ زندگی میرے مرشد کو لگا دے اور اُن کی عمر بڑھا دے اور مجھے اُن کی جگہ اس دنیا سے اٹھا لے۔ بے شک اللہ تعالیٰ تو دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے اور تیرا یہ وعدہ ہے کہ یہ مقامات شعائر اللہ ہیں، یہاں پر دعائیں کبھی ردّ نہیں ہوتیں۔ اللہ پاک میرے مرشد پاک کو میری عمر لگا دے تا کہ اُن کو اتنی مہلت مل سکے کہ وہ مجدد کی حیثیت سے ظاہر ہو کر مسلم اُمہ میں فرقہ پرستی کا خاتمہ فرما کر اُن کو حق پر متحد فرما سکیں تا کہ عالمِ کفر مغلوب ہو اور دنیا میں خلافت کا نظام دوبارہ قائم ہو۔''

---

[1] 2001ء میں حج سے واپسی کے بعد Prostate Gland کا بڑھنا تشخیص ہوا جو اپریشن کے بعد درست ہو گیا۔

حج کے دوران یہی دعا چند الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ آپ مدظلہ الاقدس کے دل اور زبان پر رہی اور اپنی زندگی مرشد پر نچھاور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے سپرد فرمادی۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو یوں بیان فرمایا ہے:

کیتی جان حوالے ربّ دے، اساں ایسا عشق کمایا ھُو

مفہوم: ہم نے اپنی زندگی اور جان کو اللہ تعالیٰ کے حوالہ کر کے عشق کی حقیقت کو ثابت کیا ہے۔

9 مارچ 2001ء کو حج سے فراغت ہو چکی تھی اور 17 مارچ بعد نمازِ عشاء مکہ سے مدینہ شریف روانگی کا شیڈول تھا لیکن سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ شریف پہنچنے کے لیے اتنے بے چین تھے کہ بار بار دریافت فرماتے کہ مدینہ شریف کب پہنچیں گے اور حاجی محمد نواز اور احمد بخش کو حکم دیا کہ کوشش کریں کہ 17 مارچ سے قبل روانگی ہو جائے لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ 17 مارچ بعد نمازِ عشاء ہی مدینہ شریف روانگی کا شیڈول برقرار رہا۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت بے چین رہے، یوں محسوس ہو رہا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جلد از جلد آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہو کر کوئی معاملہ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جوں جوں دن گزرتے جا رہے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی اور صحت تھی کہ درست ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ آخر کار 18 مارچ 2001ء کو مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

مدینہ شریف پہنچ کر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں وہی دعا رہی جو مکہ شریف میں تھی۔ فرق صرف اتنا تھا کہ مکہ میں آپ مدظلہ الاقدس نے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے حوالہ کی تھی اور مدینہ شریف میں آپ نے اپنی زندگی آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سپرد فرمادی کہ آپ کی زندگی لے کر آپ کے مرشد پاک کی عمر بڑھا دی جائے۔ پھر 21 مارچ 2001ء کو آخر کار وہ دن آ گیا جس کا آپ مدظلہ الاقدس کے مرشد پاک سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ بیس سال سے انتظار فرما رہے تھے کیونکہ 'امانت' کی منتقلی کے لیے جس محرمِ راز کو منتخب کر کے آپ رحمۃ اللہ علیہ بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تشریف لائے تھے وہ مقبول اور منظور ہو گیا۔

اس یادگار لمحہ کو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی اپنی زبان مبارک سے ملاحظہ فرمائیں:

مرشد کریم سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری میری سب سے بڑی سعادت اور خوش نصیبی تھی۔ مجھے تو 21 مارچ 2001ء کا دِن نہیں بھولتا جب نمازِ مغرب کی ادائیگی کے بعد تمام ساتھی مختلف کاموں کے سلسلے میں اِدھر اُدھر چلے گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ صرف میں رہ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حکم فرمایا چلیں آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری دے آئیں۔ اس وقت باب السلام کے پاس رش اتنا زیادہ تھا کہ داخلہ مشکل ہو رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو رش اور ہجوم سے بچانے کے لیے میں ساتھ ساتھ چلتے ہوئے راستہ بناتا گیا۔ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس دِن کی حاضری میری زندگی کا سب سے اہم واقعہ تھا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا کہ مجھ پر انوار و تجلیات کی بارش ہو رہی ہے، آنسو میری آنکھوں سے جاری تھے۔ جیسے ہی مرشد کریم روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جالی کے سامنے پہنچے تو اچانک آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے والا آدمی جو کہ ویل چیئر پر سوار تھا، کی ویل چیئر کا پہیہ قالین میں پھنس گیا اور لائن رک گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چہرہ مبارک روضۂ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کیا۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک چاند سے زیادہ روشن نظر آ رہا تھا۔

میری ایک نظر روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھتی اور پھر پلٹ کر آپ ؒ کے چہرہ مبارک پر پڑتی۔ میں نے اپنی زندگی میں اتنا حسین منظر کبھی نہیں دیکھا۔ عجیب محویت کا عالم تھا، اتنے میں روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس کھڑے شُرطے (سپاہی) نے مرشد کریم کی طرف اشارہ کر کے لائنوں کے دوسری طرف کھڑے شُرطوں کو آواز دی یَا شَیْخْ (یعنی لائن اِس شیخ کی وجہ سے رکی ہے)۔ سبحان اللہ! اُن کے منہ سے بھی یا شیخ (مرشدِ کامل) نکل گیا۔ شُرطے لپک کر مرشد کریم کی طرف بڑھے تو اس وقت وہاں کھڑے ہزاروں لوگوں کی نگاہیں میرے مرشد کریم کی طرف اُٹھ گئیں۔ ہر آدمی محویت سے آپ ؒ کی طرف دیکھ رہا تھا یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وقت تھم گیا ہو۔ شُرطے نے بڑھ کر آپ ؒ کا بازو پکڑنا چاہا تو میں نے جلدی سے شُرطے کا ہاتھ پکڑ کر اس کو آگے ویل چیئر والے کی طرف متوجہ کیا اور کہا کہ لائن اس کی وجہ سے رکی ہوئی ہے۔ شُرطوں نے جلدی سے ویل چیئر کا پہیہ سیدھا کیا اور یوں لائن دوبارہ حرکت میں آئی۔

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر حاضری کے بعد ہم بابِ جبرائیل کے قریب کچھ دیر رکے تو میں نے آپ ؒ کی بارگاہ میں عرض کی:

''حضور عالمِ اسلام مختلف فرقوں میں بٹ چکا ہے، تمام لوگوں اور خاص کر ماڈرن تعلیم یافتہ لوگوں کی نظر حق کی طرف نہیں ہے، عالمِ اسلام کو عالمِ کفر نے متحد ہو کر گھیر رکھا ہے۔ آپ ؒ مہربانی فرمائیں کہ اسلام کا بول بالا ہو اور شیطانی گروہ مغلوب ہو۔''

مرشدِ پاک نے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں اور فرمایا:

''ہمیں تو دِل کا محرم مل گیا ہے۔''

یعنی ہمارا معاملہ تو حل ہو گیا اور کام بھی مکمل ہو گیا۔

وہیں پر آپ ؒ نے مجھ پر کرم اور مہربانی فرما دی اور باطنی طور پر سیراب کر دیا اور ساتھ ہی باطنی طور پر اس راز کو راز رکھنے کیلئے طاقت بھی عطا فرما دی۔ اس دن کے بعد سے آپ ؒ کا چہرہ مبارک خوشی سے دمک اٹھا اور طبیعت ہشاش بشاش ہو گئی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ ؒ کی تمام بیماریاں اور پریشانیاں ختم ہو گئی ہیں۔ آپ ؒ نے فرمایا ''ہم جس مقصد کے لئے آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں آئے تھے وہ پورا ہو گیا اور اس عظیم مقصد کے طفیل جو ساتھی جو جو مراد لے کر آیا تھا خواہ وہ دنیا کی ہو یا آخرت کی، اسکی وہ مراد بھی پوری ہو گئی۔'' اور یہ اس فقیر نے ہوتا بھی دیکھا کہ جو کاروبار کی ترقی کے لیے ساتھ گیا تھا اس کا کاروبار چمک اٹھا اور جو بھی جس مقصد کے لیے گیا حج کے بعد اس کا مقصد پورا ہو گیا۔ ظاہری طور پر ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے آپ ؒ کے سر سے بہت بڑی ذمہ داری اور کوئی بھاری بوجھ اُتر گیا ہو۔'' (سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ حیات و تعلیمات)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو امانتِ الٰہیہ سونپنے کے لیے بارگاہِ رسول ﷺ سے منتخب تو کر لیا گیا تھا لیکن ابھی آپ مدظلہ الاقدس کی مسندِ تلقین و ارشاد سنبھالنے کے لیے تربیت باقی تھی۔ یہ تربیت باطن میں بھی ہونا تھی اور ظاہری طور پر بھی اسکے لیے سلطان الفقر ششم ؒ نے آپ مدظلہ الاقدس کو مزید امتحانات اور آزمائشوں سے گزارا۔ اس تربیت کے دوران سلطان الفقر ششم ؒ نے اپنے محرم راز کے لیے ایک نیا باطنی طریقہ ترتیب دیا کہ جو بات آپ ؒ ظاہری طور پر آپ مدظلہ الاقدس سے نہ فرما سکتے تھے وہ رازداری سے

آپ تک پہنچانے کے لیے آپ کو پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر دعوت[1] پڑھنے کا حکم دیا۔ اس دعوت کے دوران آپ مدظلہ الاقدس کو باطنی طور پر تمام معاملات سے آگاہ کر دیا جاتا اور اس باطنی آگاہی کی تصدیق سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ اس طرح فرماتے کہ جب آپ مدظلہ الاقدس دعوت پڑھنے کے بعد مرشد کریم سے ملنے جاتے تو وہ دست بوسی کے وقت آپ مدظلہ الاقدس کا ہاتھ ہلکے سے دبا دیتے۔

ظاہری طور پر تربیت اور آزمائش کے لیے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے 19 نومبر 2001ء (3 رمضان 1422ھ) کو آپ مدظلہ الاقدس کو ''مکتبہ العارفین'' (شعبہ نشر و اشاعت) کا سربراہ مقرر فرما دیا حالانکہ اس سے قبل 1994ء سے یہ شعبہ سید امیر خاں نیازی (مرحوم) کی سربراہی میں کام کر رہا تھا۔ یہ آپ مدظلہ الاقدس کی ایک بہت بڑی آزمائش تھی، آپ کے بالمقابل بڑے آزمودہ کار اور جماعت کے پرانے لوگ تھے۔ آپ مدظلہ الاقدس کو اس سلسلہ میں کافی ڈرانے کی کوشش بھی کی گئی۔ بڑی آزمائشوں میں ڈال کر مرشد صرف یہ پرکھتا ہے کہ طالب راستہ کے ان بتوں سے خوف زدہ ہو جاتا ہے یا پھر مرشد کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے کامیاب ہوتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے بڑی کامیابی اور کامرانی سے 12-13 اپریل 2002ء کے میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر 'حقیقت اسمِ اللہ ذات' کتاب شائع کروائی اور پھر 14 اگست 2002ء (4 جمادی الثانی 1423ھ) بروز بدھ عرس سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے موقع پر مرشد پاک کی بارگاہ میں بہت سی کتب اور شائع شدہ مواد پیش کیا جس کی خبر 'ماہنامہ مرآۃ العارفین' کے شمارہ ستمبر 2002ء میں شائع ہوئی جس کو ذیل میں ہو بہو نقل کیا جا رہا ہے:

عالمی تنظیم العارفین کا شعبہ نشر و اشاعت 'مکتبہ العارفین' ہے جو اپنی دن رات کی جدوجہد سے سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ کے تعارف اور ترویج و ترقی تنظیم کے لیے لٹریچر شائع کر رہا ہے۔ چیف ایگزیکٹو مکتبہ العارفین نجیب الرحمٰن صاحب نے عرس مبارک کے موقع پر مکتبہ العارفین کا سٹال لگانے سے قبل 14 اگست کے روز دربارِ عالیہ پر مرشد کامل اکمل سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی صاحب مدظلہ الاقدس کی خدمت میں نئی شائع شدہ کتب و دیگر اشیا پیش کیں جن میں کتاب مرشد کامل، شان سلطان الفقر مع رسالہ روحی شریف، ابیات و سوانح حیات حضرت سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ، ابیات باھُوؒ، پوسٹر، چھوٹی تصاویر، کی رنگ اور کیلنڈر شامل تھے۔ مرشد پاک نے تمام اشیا کو پسند فرمایا۔ (صفحہ 45)

یوں آپ مدظلہ الاقدس تمام رکاوٹوں کو عبور کرتے ہوئے اپنے مرشد پاک کی بارگاہ میں اس امتحان میں کامیاب ہوئے اور جماعت میں ہر طرف 'مکتبہ العارفین' کی دھوم مچ گئی۔ پرانا شعبہ پسِ پردہ چلا گیا اور آخر کار وہ شعبہ بھی مکتبہ العارفین میں ضم ہو گیا۔

نومبر 2001ء (شعبان 1422ھ) بروز بدھ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے امانتِ الٰہیہ کے وارث سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو اصلاحی جماعت و عالمی تنظیم العارفین کا ضلع لاہور کا سرپرست مقرر فرمایا اور خود اس کے معاملات سے الگ ہو کر آپ مدظلہ الاقدس کی کارکردگی کا خاموشی سے جائزہ لینے لگے۔

---

[1] یک روحانی عمل جس کے ذریعے اولیا اللہ سے باطنی رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ تفصیل صفحہ 128 پر ملاحظہ فرمائیں اور شمس الفقرا باب 20 کا مطالعہ کریں۔

آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد پاک کے مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق کام کا آغاز کیا اور چھ ماہ کی شبانہ روز محنت سے مبلغین کی ایک ٹیم تیار کی اور انہیں تبلیغ کے جدید طریقہ کار کی تربیت دی۔ اس سلسلے میں آپ نے ضلع لاہور سے اُن صدور[1] (مبلغین) کا انتخاب فرمایا جو غیر معروف تھے یا جنہیں تنظیم کے گزشتہ عہدیداران نے نظر انداز کر رکھا تھا۔ اُن کی تربیت توحید کی بنیاد پر فرمائی اور اُن سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ''یہ بات سب کو معلوم ہے کہ آپ لوگ جماعت میں کوئی شہرت نہیں رکھتے اور غیر معروف ہیں لیکن اللہ تعالیٰ پر توکل اور کسی غرض اور خواہش کے بغیر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے جب کام کریں گے تو کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ آپ کا کام صرف تبلیغِ دین اور لوگوں کو معرفت الی اللہ کی طرف بلانا اور اس کی دعوت دینا ہے۔ تنظیمی معاملات تنظیم کے عہدیداروں کا کام ہے۔'' آپ مدظلہ الاقدس نے انہیں عزت نفس اور بہترین ماحول مہیا فرمایا۔

آپ مدظلہ الاقدس نے تبلیغ کا منفرد انداز اختیار کیا۔ مسجدوں کے ساتھ ساتھ بازاروں اور شاپنگ مالز کا بھی رخ کیا۔ آپ مدظلہ الاقدس کے مؤثر اندازِ تبلیغ کی وجہ سے لوگ کثیر تعداد میں دعوتِ فقر قبول کرنے لگے اور ہر ہفتہ ایک یا دو بسیں لوگوں سے بھری ہوئی بیعت ہونے اور اسمِ اللہ ذات کا فیض حاصل کرنے کے لیے سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں روانہ ہونے لگیں۔

آپ مدظلہ الاقدس نے اس تحریک کو ''تحریک سلطان الفقر'' کا نام دیا۔ آپ مدظلہ الاقدس کی اس تحریک کی کامیابی کا نتیجہ یہ نکلا کہ پورے ملک کی تنظیموں نے آپ کی پیروی کرتے ہوئے یہی طریقہ کار اختیار کر لیا اور یوں اصلاحی جماعت و عالمی تنظیم العارفین آپ مدظلہ الاقدس کی قیادت میں متحد ہو گئی۔

اس تحریک کی سرگرمیاں ماہنامہ مرآۃ العارفین لاہور میں باقاعدگی سے شائع ہوتی رہیں جن میں سے چند ایک درج کی جا رہی ہیں:

ماہنامہ مرآۃ العارفین شمارہ جولائی 2002ء کی رپورٹ

مرکزی سالانہ میلادِ مصطفیٰ (12-13 اپریل 2002ء) سے قبل حضور مرشد پاک سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی صاحب مدظلہ العالی نے ضلع لاہور کی تنظیمِ نو فرمائی اور نجیب الرحمٰن سروری قادری کو سرپرست مقرر فرمایا۔ مرکزی سالانہ میلاد مصطفیٰ (12-13 اپریل) کے فوراً بعد یہ طے کیا گیا کہ تنظیم کا کام ایک نئے جوش و جذبہ اور حضور مرشد پاک کے مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق کیا جائے۔ اس سلسلہ میں تنظیم کا ایک اجلاس طلب کیا گیا جس کی صدارت ضلعی سرپرست نجیب الرحمٰن سروری قادری نے کی۔ اجلاس کی کاروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جنرل سیکرٹری صاحب نے تنظیمی پالیسی پر نئے جذبہ سے کام کرنے پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے ایجنڈا پیش کیا اور بعد ازاں ضلعی سرپرست نجیب الرحمٰن سروری قادری نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

1۔ ہمارا مشن و مقصد پوری دنیا میں لوگوں کو دعوت الی اللہ دینا اور معرفت اللہ کے لیے بلانا ہے۔

2۔ حضور مرشد پاک کے طے کردہ طریقہ کار کے مطابق تنظیم کا کام تنظیمی معاملات کو طے کرنا اور صدور صاحبان کو تبلیغِ دین کے لیے متحرک رکھنا

---

[1] سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کی قائم کردہ جماعت میں مبلغ کو 'صدر' کے نام سے مخاطب کیا جاتا تھا۔ صدر کی جمع صدور

ہے اور صدور صاحبان کا کام صرف تبلیغِ دین اور لوگوں کو معرفتِ الی اللہ کی طرف بلانا اور اس کی دعوت دینا ہے۔

3۔ تمام پیر بھائی وارکان اپنی اپنی جگہ متحرک ہوں اور پورے زور وشور، شوق و جذبہ سے تنظیم کے لیے کام کریں۔ اپنے علاقے میں صدور صاحبان کے تبلیغی دورے اور میلاد پاک ﷺ کے پروگرام رکھیں۔

4۔ ہماری تمام تر کامیابی حضور مرشد پاک کے طفیل اور ان کی نظرِ کرم سے ہے۔ اس لیے کوشش کریں کہ نئے لوگوں کو دعوت دیں اور ان پیر بھائیوں سے رابطہ کریں جن سے رابطہ نہیں یا بہت کم ہے۔ ان سب کو تیار کر کے ہر پندرہ دن بعد مرشد پاک کی بارگاہ میں زیارت اور حاضری کے لیے لے جائیں تا کہ تمام ساتھیوں کے دل میں عشق ومحبت سے کام کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔

5۔ تنظیمی ارکان وعہدیداران تنظیم کے لیے مرکزی وضلعی ضروریات پر فنڈز مہیا کریں گے جس کے لیے ان کے پاس ضلعی سرپرست کا خط بھیجا جائے گا۔

6۔ مکتبہ العارفین سے شائع شدہ لٹریچر اور تنظیم العارفین کے ترجمان رسالہ 'مرآۃ العارفین' کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں تا کہ لوگ تنظیم کے مشن اور تعلیماتِ اولیا سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کریں اور جلد مشن کی تکمیل ہو۔

اس اجلاس کے بعد واقعی انقلابی کیفیت برپا ہوگئی، جو ساتھی تنظیمی امور میں بہت کم دلچسپی لیتے تھے وہ بھی تنظیمی ارکان اور صدر صاحبان کا جذبہ اور محنت دیکھ کر تنظیمی کام کے لیے نکل پڑے اور ہر پیر بھائی اپنی جگہ متحرک ہوگیا۔ زیادہ نہیں تو کم از کم وہ اپنے مرشد پاک کا تعارف کروا کر لوگوں کو ان کی طرف دعوت دینے لگا اور یہی ایک صادق مرید کی پہچان ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے کئی لوگ مرشد پاک کی بارگاہ میں حاضری کے لیے اور تنظیمی کام کے لیے تیار ہو گئے۔ اجلاس کی کامیابی اور تنظیمی کام میں تیزی وترقی کا اندازہ تنظیم کی ڈیڑھ ماہ کی کارکردگی سے باآسانی لگایا جاسکتا ہے۔ (صفحہ 37 تا 39)

❊ عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر حضور مرشد پاک پیر سیّد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پاک پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ لاہور تنظیم کا چالیس نفوس پر مشتمل قافلہ ضلعی سرپرست نجیب الرحمٰن سروری قادری کی سرپرستی میں 24 مئی بروز جمعہ دفتر تنظیم العارفین ایجوکیشن ٹاؤن لاہور سے مغرب کے وقت روانہ ہوا۔ قافلہ ایک ائیر کنڈیشنڈ کوچ اور چار کاروں پر مشتمل تھا۔ یہ قافلہ تقریباً 2 بجے دربار شریف پہنچا۔ مقامی ساتھیوں نے پورے قافلہ کے لیے بہترین رہائش کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ تمام ساتھیوں نے آرام کیا اور صبح حضور مرشد پاک کی بارگاہ میں حاضری دی۔ شرفِ زیارت کے بعد پندرہ نئے ساتھیوں نے مرشد پاک کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی اور اسم اللہ ذات حاصل کیا۔ عید میلاد النبی ﷺ کا بابرکت دن صحبتِ مرشد میں گزارنے کے بعد اجازت لے کر بعد نمازِ مغرب قافلہ واپس لاہور روانہ ہوا۔ رات بارہ بجے سب بخوشی وسلامتی لاہور پہنچ گئے۔ (صفحہ 39)

❊ 2 جون 2002ء بروز اتوار دفتر عالمی تنظیم العارفین ایجوکیشن ٹاؤن لاہور میں ضلعی تنظیم کے زیرِ اہتمام ایک عظیم الشان میلاد شریف کا انعقاد کیا گیا۔ ضلعی سرپرست نجیب الرحمٰن سروری قادری کی زیرِ صدارت اس بابرکت پروگرام کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا جس کی

سعادت قاری محمد رمضان صاحب نے حاصل کی۔ حافظ محمد یونس نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔ حاجی محمد شاہد اسلام صاحب، محمد اشفاق اور دیگر ساتھیوں نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ آخر میں حاجی محمد نواز صاحب نے خطاب فرمایا۔ مرشد کامل کی محبت، معرفت و پہچان پر گفتگو ہوئی۔ پھر ہفتہ کے دن مرشد پاک کی بارگاہ میں حاضری کے لیے سپیشل بس جانے کا اعلان کیا تو اسی وقت چالیس آدمیوں نے اپنے نام لکھوا دیئے۔ (صفحہ 40)

8 جون 2002ء بروز ہفتہ رات 11 بجے دفتر عالمی تنظیم العارفین ایجوکیشن ٹاؤن لاہور سے ڈیڑھ سو ساتھیوں پر مشتمل قافلہ تنظیمی عہدیداران کے ہمراہ اوچھالی وادی سون سکیسر کی طرف روانہ ہوا۔ قافلہ کی سرپرستی نجیب الرحمٰن سروری قادری سرپرست ضلعی تنظیم لاہور کر رہے تھے۔ دو بڑی ایئر کنڈیشنڈ بسوں سے بھی تعداد بڑھ چکی تھی۔ محبت اور جذبہ سے جانے والے کافی ساتھی لاہور سے اوچھالی تک بغیر سیٹ کے بھی سوار ہو گئے تھے۔ اتوار کے روز صبح 8 بجے یہ قافلہ مرشد پاک کی بارگاہ میں پہنچ گیا۔ پورے قافلے کے لیے علیحدہ کمرے میں آرام کا انتظام اور ناشتہ تیار تھا۔ ناشتہ سے ساتھی فارغ ہوئے ہی تھے کہ مرشد پاک اپنے کمرہ میں تشریف لے آئے تو تمام ساتھیوں نے شرفِ زیارت حاصل کیا اور پینتیس نئے ساتھیوں نے بیعت کی سعادت اور اسم اللہ ذات حاصل کیا۔ نجیب الرحمٰن صاحب نے بعض ساتھیوں کے مسائل بیان کیے اور پھر پندرہ ساتھیوں کو تبلیغی تربیت کے لیے مرشد پاک کی بارگاہ میں پیش کیا جن کو بعد میں ذمے والی کلورکوٹ روانہ کر دیا گیا۔ حضور مرشد پاک نے لاہور تنظیم کی کارکردگی سے خوش ہو کر محمد صدیق (جہلم) اور محمد وسیم حیدر (اوچھالی) کی ڈیوٹی لاہور تنظیم میں لگا دی۔ (صفحہ 41)

16 جون بروز اتوار بعد نمازِ عصر تا عشاء دفتر عالمی تنظیم العارفین داروغہ والا لاہور میں میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا اہتمام کیا گیا۔ ضلعی سرپرست نجیب الرحمٰن سروری قادری صاحب کی صدارت میں تلاوت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز کیا گیا۔ بارگاہِ رسالت میں ہدیہ نعت اور سلطان العارفینؒ کے روح پرور کلام سے قلوب منور اور محبتیں مچل اٹھیں۔ دور دور تک آواز سنتے ہی لوگ دفتر میں جمع ہو گئے۔ حتیٰ کہ دفتر کا کھلا صحن ہجوم سے بھر گیا اور لوگ گیٹ سے باہر گلی میں کھڑے ہو کر پروگرام سنتے رہے۔ آخر میں صاحبزادہ سلطان محمد معظم علی صاحب نے روحانی خطاب سے لوگوں کے قلوب کو منور فرمایا۔ اس پروگرام سے اہلِ علاقہ بہت خوش ہوئے۔ داروغہ والا دفتر میں پروگرام کی اس قدر کامیابی تنظیمی ساتھیوں کی انتہائے شوق و جذبہ اور حضور مرشد پاک کی مہربانی کا نتیجہ ہے۔ اس پروگرام کے بعد 22 جون قافلہ اوچھالی کا اعلان کیا گیا تو پندرہ ساتھیوں نے اسی وقت اپنے نام لکھوا دیئے۔ (صفحہ 41)

22 جون رات بارہ بجے لاہور سے ساٹھ افراد پر مشتمل ایئر کنڈیشنڈ کوچ اور شیخوپورہ سے تیس افراد پر مشتمل کوچ حضور مرشد پاک کی زیارت کے لیے اوچھالی شریف روانہ ہوئی۔ آہو باھو ؒ (کلر کہار) کے مقام پر دونوں قافلوں نے ایک ہو کر سفر جاری رکھا۔ قافلہ صبح سات بجے اوچھالی پہنچ گیا۔ ناشتہ سے فارغ ہو کر حضور مرشد پاک کی بارگاہ میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ نے بہت شفقت اور مہربانی فرمائی۔ اس موقع پر بیس افراد نے بیعت کی سعادت اور اسم اللہ ذات کی نعمتِ عظیم حاصل کی۔ سرپرست نجیب الرحمٰن صاحب کی قیادت میں قافلہ شام چھ بجے واپسی کے لیے روانہ ہو گیا۔

ملک بھر میں عالمی تنظیم العارفین (لاہور) کے تنظیمی کام کو پسند کیا جا رہا ہے اور تمام ضلعی تنظیموں نے لاہور تنظیم کے اختیار کردہ طریقہ کار اور کام کے انداز میں دلچسپی لینا اور رابطہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں سبقت شیخوپورہ کی تنظیم نے حاصل کی اور تہیہ کیا کہ ہر پندرہ دن یا مہینے کے بعد اس طرح کے قافلے ترتیب دیں گے۔ امید کی جاتی ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ نئے جوش و جذبے کے ساتھ پورے ملک میں تنظیمی کام شروع ہو جائے گا۔ (صفحہ 41)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی کاوشوں کی بدولت ان کی زیرِ پرستی لاہور تنظیم کا نیا طریقۂ تبلیغ ملک میں بہت مقبول ہو رہا تھا اور ہر ضلع کی تنظیم کے منتخب شدہ لوگ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونا شروع ہو چکے تھے۔ ملک بھر کی تمام تنظیمیں آپ مدظلہ الاقدس کی قیادت میں اکٹھی ہو رہی تھیں جیسا کہ ماہنامہ مرآۃ العارفین کی ماہ اگست 2002ء کی اشاعت میں صفحہ 44 پر شائع ہونے والی تنظیمی سرگرمیوں کی رپورٹ میں لکھا گیا ہے:

ماہنامہ مرآۃ العارفین شمارہ اگست 2002ء کی رپورٹ

ضلعی تنظیم لاہور کے جدت پسندانہ طریقہ کار کو ملک بھر میں سراہا جا رہا ہے۔ عالمی تنظیم العارفین کی ترویج و ترقی اور کارکنان کو ہر لمحہ متحرک، مصروف رکھنے کے لیے جو اصول و ضوابط ضلعی تنظیم لاہور نے ترتیب دیئے ہیں وہ یقیناً قابلِ عمل، قابلِ تقلید اور قابلِ ستائش ہیں۔ اس میں خاص طور پر جو قابل ذکر بات ہے وہ مکتبہ العارفین اور مرآۃ العارفین کی مارکیٹنگ ہے۔ صدور صاحبان نکلتے ہیں جن کا اصل مقصد لوگوں کو مرشد پاک کی زیارت اور ملاقات کی دعوت دینا ہوتا ہے۔ لاہور تنظیم کی طرف سے فعال کیا جانے والا یہ شعبہ اس قدر کامیاب رہا اور نتائج اس قدر حوصلہ افزا ہیں کہ بیان سے باہر ہیں۔ صدر صاحبان مارکیٹوں اور بازاروں کے اندر مختلف لوگوں سے ملاقات کر کے ابتداً کتب و پمفلٹ اور رسالہ کے متعلق تعارفی گفتگو کرتے ہیں پھر ساتھ ہی مخصوص انداز میں مرشد پاک کا تعارف کروا کر اسم اللہ ذات کی دعوت دیتے ہیں۔ جو مرشد پاک کی زیارت کے لیے تیار ہوتے ہیں انہیں پندرہ روزہ قافلہ میں جانے کے لیے شامل کر لیا جاتا ہے۔ اس طرح پندرہ دن کے عرصہ میں چالیس پچاس ایسے آدمی تیار ہو جاتے ہیں جو بیعت اور اسم اللہ ذات کی خواہش ظاہر کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ مرآۃ العارفین جو تنظیم العارفین کا ترجمان رسالہ ہے، پندرہ سو سے دو ہزار تک لاہور شہر میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ اتنا عظیم کام دفتر عالمی تنظیم العارفین ایجوکیشن ٹاؤن لاہور سے صرف چار جماعتیں کر رہی ہیں۔ ایک جماعت دو آدمیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔

اس کامیابی پر ضلعی تنظیم لاہور کو مختلف اضلاع کے عہدیداران نے مبارک باد دی ہے۔

یہ طریقہ اتنا مقبول ہو چکا ہے کہ مختلف اضلاع سے صدر صاحبان تربیت حاصل کرنے کے لیے لاہور دفتر میں آ رہے ہیں۔ یہ ساتھی دفتر میں اس شعبہ میں مہارت کے لیے تربیت حاصل کر رہے ہیں:

1. صابر حسین (تلمبہ) 2. محمد اکبر (ملتان) 3. زاہد محمود (سیالکوٹ) 4. امجد حسین (سیالکوٹ)

ضلع لیہ سے مہر ساجد حسین اور جہلم سے ماسٹر محمد طارق صاحب نے بھی لاہور تنظیم سے رابطہ کیا ہے۔ چند دن بعد وہاں سے بھی دو دو آدمی مارکیٹنگ ٹریننگ کے لیے پہنچیں گے۔ لاہور تنظیم نے تمام ضلعی تنظیموں کو یہ پیشکش کر دی ہے کہ وہ پورے اعتماد کے ساتھ اپنے دو صدر بھیج کر مارکیٹنگ کے لیے ٹریننگ دلوا سکتے ہیں۔

علی خیل (بھکر) سے نیاز حسین صاحب اپنے خط میں لکھتے ہیں ''لاہور شہر سے تنظیم العارفین کی نئی سرگرمیوں اور کوششوں پر بہت خوشی ہوئی ہے۔ انشاء اللہ ہم لوگ بھی آپ کے طریقہ کار کے مطابق اپنے علاقے میں کوشش جاری رکھیں گے تاکہ ہمارا وہ پاک مشن جناب مرشد پاک کی مہربانی وعنایت سے جاری رہے۔''

نجیب الرحمٰن سروری قادری (ضلعی سرپرست لاہور) نے مختلف اضلاع کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا ''ہم یہ سب کچھ مرشد پاک کی رضا اور خوشی کے لیے کر رہے ہیں۔ دراصل آپ کی رضا، خوشی اور مہربانی ہی ہماری کامیابی ہے۔ جن لوگوں نے ہمارے کام کو سراہا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی مرشد پاک کی مہربانی اور عنایت ہے کہ اس کام کی ابتدا کا سہرا ہمارے سر پر رکھا ہے۔'' (صفحہ 44)

- اوچھالی سے قافلہ کی واپسی کے فوراً بعد نجیب الرحمٰن صاحب کی زیر صدارت صدور حضرات کی میٹنگ بلائی گئی جس میں نجیب الرحمٰن صاحب نے صدور صاحبان کو مندرجہ ذیل بریفنگ دی:

1۔ کوشش کریں زیادہ سے زیادہ نئے آدمیوں کو بیعت کے لیے تیار کریں۔

2۔ مرشد پاک کا تعارف سلطان الفقر کے حوالہ سے کروائیں۔

3۔ جو لوگ پوری محبت سے تنظیم میں دلچسپی لیں انہیں تنظیم میں شامل ہو کر کام کرنے کی دعوت دیں۔ (صفحہ 44)

- نجیب الرحمٰن سروری قادری کی زیر صدارت عالمی تنظیم العارفین ضلع لاہور کے عہدیداران کا اجلاس ہوا۔ اجلاس کے بعد مختلف یونٹوں کے دورے کیے گئے۔ یونٹوں کو فعال بنانے اور گرمجوشی کے ساتھ کارکنان کو متحرک کرنے کے لیے نجیب الرحمٰن صاحب نے یہ دورہ کیا جہاں مختلف لوگوں اور پیر بھائیوں سے مل کر پوری طرح منظم ہو کر کامل جدت وجذبہ سے کام کرنے کی تاکید کی گئی۔ مزید یہ کہا گیا کہ اپنے گھروں میں محافل میلادِ مصطفیٰؐ کا انعقاد کریں۔ لوگوں کو مرشد کامل کی بیعت پر تیار کریں۔ اپنے یونٹ میں باقاعدہ درس شروع کریں۔ یقیناً آپ کی محنت اور جدوجہد کامیابی کی ضامن ہے۔ (صفحہ 44-45)

- 6 جولائی محفل میلاد کے اختتام کے فوراً بعد قافلہ کی روانگی تھی۔ قافلہ کے ساتھ جانے والے تمام لوگ میلاد پاک کی محفل میں پہنچ چکے تھے۔ رات گیارہ بجے ایئر کنڈیشنڈ بس پہنچ چکی تھی۔ یہ قافلہ نجیب الرحمٰن صاحب کی سرپرستی میں رات ایک بجے روانہ ہوا۔ پورے سفر میں لوگ جذبہ سے سرشار رہے۔ چند مسرور حضرات نے مل کر بس میں نعت خوانی شروع کر دی۔ اس سے مزید دلچسپی اور محبت کا سماں پیدا ہوا۔ بس جب کلر کہار مزار آہو باھُو کے پاس پہنچی تو شدید بارش اور تیز ہوا شروع ہو گئی۔ لوگ اس خوبصورت موسم سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ چند ساتھیوں نے مل کر نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ اللہ اکبر، یا رسول اللہ، حق باھُو۔ نوشہرہ سے پہلے بارش تھم چکی تھی۔ خوشگوار فضا اور پہاڑ خوبصورت نظر

آ رہے تھے۔ آٹھ بجے صبح یہ قافلہ بنگلہ حق باھُو اوچھالی پہنچا جہاں تمام ساتھیوں نے ناشتہ کرنے کے بعد دوپہر تک آرام کیا۔ دوپہر کے کھانے سے فارغ ہوکر تمام ساتھی حضور مرشد پاک کا انتظار کر رہے تھے کہ اتنے میں حضور مرشد پاک تشریف لے آئے۔ تمام ساتھیوں نے زیارت کی اور دلوں کو نورِ ایمان سے منور کیا۔ حضور مرشد پاک نے ہر ایک سے علیحدہ علیحدہ خیریت دریافت کی۔ بیعت کی خواہش رکھنے والوں کو مرشد پاک نے بیعت کیا اور انہیں اسم اللہ ذات عطا فرمایا۔ اس فیض سلطانی سے بیس آدمی مستفیض ہوئے۔ پھر نجیب الرحمٰن صاحب نے واپسی کی اجازت لی اور عصر کے بعد قافلہ واپس لاہور روانہ ہوا۔ (صفحہ 45)

قافلہ کی واپسی کے فوراً بعد نجیب الرحمٰن صاحب کی زیرصدارت صدور حضرات کی میٹنگ ہوئی جس میں ضلعی سرپرست نجیب الرحمٰن صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا:

1۔ ہر یونٹ میں دو صدر صاحبان رہیں گے جہاں سے وہ مارکیٹنگ اور دعوت کے لیے نکلیں گے، ہر یونٹ میں روزانہ رجسٹر پر اپنی رپورٹ خود درج کریں گے اور وہی رپورٹ سرپرست کو فون پر بتائیں گے کہ کتنا رسالہ اور مکتبہ کا سامان فروخت کیا، کتنے لوگوں سے ملاقات کی اور کتنے لوگ بیعت و اسم اللہ ذات کے لیے تیار ہوئے۔ روزانہ یہ رپورٹ دفتر عالمی تنظیم العارفین ایجوکیشن ٹاؤن میں بھی درج ہوگی۔

2۔ مارکیٹنگ اور دعوت و تبلیغ کے لیے جتنی جماعتیں دفتر ایجوکیشن ٹاؤن سے نکلیں گی ان کی رپورٹ روزانہ میں خود یا جنرل سیکرٹری صاحب دیکھیں گے۔

3۔ جو زیادہ کام کر کے زیادہ سے زیادہ آدمیوں کو تیار کرے گا وہ مبارک باد کا مستحق ہوگا اور اسے انعام دیا جائے گا۔

4۔ جتنے پیر بھائی اس وقت تک بیعت ہو چکے ہیں ان کے مکمل نام و پتہ بمعہ فون نمبر نوٹ کرنے کی تاکید کی گئی۔

20 جولائی بروز ہفتہ لاہور سے اوچھالی دو ائیر کنڈیشنڈ بسوں پر رات بارہ بجے سرپرست ضلعی تنظیم نجیب الرحمٰن کی نگرانی میں قافلہ روانہ ہوا۔ صبح آہو باھُو مزار پر قافلہ ٹھہرا جہاں فجر کی نماز ادا کی گئی اور حافظ محمد یونس صاحب نے مرشد کامل کی شان کے بارے میں خطاب فرمایا جس سے لوگوں کے دلوں میں جوش و ولولہ اور بڑھ گیا۔ پھر آہو باھو سے قافلہ روانہ ہو کر آٹھ بجے کے قریب اوچھالی شریف مرشد پاک کے ڈیرے پر پہنچا اور تمام قافلہ والوں نے لنگر پاک کھایا۔ کھانے سے فارغ ہوتے ہی حضور مرشد پاک تشریف لے آئے۔ سب لوگ شرفِ زیارت کے لیے لپکے۔ قدم بوسی کے بعد مرشد پاک نے سب سے خیریت پوچھی اور خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے نجیب الرحمٰن صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا ''یہ لاہور تنظیم نے بہت اچھی روایت قائم کی ہے۔ اس سے تمام ساتھیوں سے پندرہ دن بعد ملاقات ہو جاتی ہے۔''

یعنی مرشد پاک نے یہ اشارہ دیا کہ مریدین آئیں، اس سے محبت بڑھتی ہے اور مہربانی ہوتی ہے۔ پھر ستائیس آدمیوں نے حضور مرشد پاک کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور اسم اللہ ذات حاصل کیا اور پچیس آدمیوں نے بغیر بیعت کے اسم اللہ ذات حاصل کیا۔

پھر نجیب الرحمٰن صاحب نے واپسی کے لیے اجازت طلب کی اور تمام لوگ مرشد پاک سے ملتے ہوئے واپس ہوئے۔ تمام ساتھی

بہت خوش اور مطمئن ہوئے۔

22 جون 2002ء کو حضور مرشد پاک کی زیارت سے واپس آ کر ضلع شیخوپورہ کی تنظیم کے سرپرست جناب شیخ محمد امین صاحب، صدر جناب محمد رمضان عابد صاحب، جنرل سیکرٹری جناب میاں محمد عمران صاحب نے ایک اہم اجلاس بلوایا جس میں فیصلہ ہوا کہ لاہور کی تنظیم کے طریقہ کار کے مطابق ضلع شیخوپورہ کی تنظیم بھی قافلے روانہ کرے گی۔ اس اجلاس کے چند دن گزرنے کے بعد حضور مرشد پاک کی مہربانی سے مورخہ 11 جولائی بروز جمعرات رات تقریباً ایک بجے کے قریب دفتر عالمی تنظیم العارفین بھکھی روڈ نزد لیاقت ہائی سکول شیخوپورہ سے ساٹھ افراد پر مشتمل ایک ایئر کنڈیشنڈ بس حضور مرشد پاک کی زیارت کے لیے اوچھالی وادی سون سکیسر کی طرف روانہ ہوئی۔ بس کلر کہار سے ہوتی ہوئی آہو باھو کے مزار پر پہنچی۔ فجر کی نماز وہاں ادا کی۔ وہاں سے روانگی کے بعد تقریباً 8 بجے اوچھالی پہنچے۔ ناشتہ کرنے کے بعد ساتھیوں نے آرام کیا۔

شیخوپورہ کے خوش نصیب ساتھیوں کو حضور مرشد پاک کی رفاقت میں جمعہ ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد حضور مرشد پاک کی بارگاہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضور مرشد پاک نے کمال درجہ کی مہربانی فرمائی۔ خوش نصیب افراد کو سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی صاحب مدظلہ العالی کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی سعادت نصیب ہوئی۔ کچھ ساتھیوں نے بغیر بیعت کے اسمِ اللہ ذات حاصل کیا۔

6 بجے کے قریب حضور مرشد پاک سے اجازت لینے کے بعد محمد عابد صاحب اور جنرل سیکرٹری محمد عمران کی قیادت میں قافلہ واپسی کے لیے روانہ ہو گیا۔ محمد شہباز، محمد ریاض، غلام مرتضیٰ تربیت کے لیے کلورکوٹ چلے گئے۔

عالمی تنظیم العارفین ضلع جھنگ نے لاہور تنظیم کے اختیار کردہ طریقہ کار کو دیکھتے ہوئے فیصلہ کیا کہ اُسی ترتیب کی طرح کام کیا جائے۔ شہر کے اندر کام کرنے والے یونٹوں کو دوبارہ منظم اور فعال کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے حسین آباد کے یونٹ پر توجہ دی گئی اور ماسٹر محمد نواز کو یونٹ کا نگران اور فوجی محمد امیر صاحب کو جنرل سیکرٹری مقرر کیا گیا جنہوں نے اس علاقہ میں تنظیم کے کام میں مزید نکھار پیدا کیا ہے اور اس یونٹ میں 5 جولائی 2002ء کو شاندار میلادِ مصطفیٰؐ کا انعقاد کیا جس میں سینکڑوں لوگوں نے شرکت کی اور تنظیم العارفین کے مبلغ جناب مفتی محمد سرفراز صاحب نے اپنے روحانی خطاب سے حاضرین کے قلوب کو منور فرمایا۔ اس پروگرام سے اہلِ علاقہ بہت خوش ہوئے۔

ماہنامہ مرآۃ العارفین شمارہ ستمبر 2002ء کی رپورٹ

ضلعی سرپرست عالمی تنظیم العارفین جناب نجیب الرحمٰن سروری قادری صاحب تنظیمی ساتھیوں کے ہمراہ مٹھائی اور تحائف لے کر بارگاہِ سلطان الفقر ششم میں دربارِ عالیہ حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ پہنچے۔ 14 اگست (سلطان الفقر ششم کے یومِ ولادت) کی صبح مبارک باد پیش کی اور تحفے حاضر خدمت کیے۔ آپ تمام ساتھیوں سے مل کر بہت خوش ہوئے۔

لاہور تنظیم کی شبانہ روز کاوش نے ہزاروں لوگوں کی توجہ مرشد کامل اکمل سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی صاحب مدظلہ الاقدس کی طرف کر دی ہے۔ تنظیم کی دعوت پر بیسیوں لوگ قافلہ میں شامل ہو کر سلطان الفقر ششم کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ لاہور تنظیم کی دن دگنی رات چوگنی ترقی مرشد کامل کی نگاہِ پاک کا صدقہ اور داعیان تنظیم کی محنتِ شاقہ کا نتیجہ ہے۔ اس سلسلے میں لاہور تنظیم نے کاہنہ یونٹ میں عظیم الشان میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا اہتمام کیا۔ 4 اگست بروز اتوار دفتر تنظیم العارفین (کاہنہ یونٹ) کے سامنے قصور روڈ کے پاس ایک بہت بڑا پروگرام ہوا۔ بعد نمازِ مغرب تلاوتِ کلام سے پروگرام کا آغاز کیا گیا۔ بعد ازاں سٹیج سیکرٹری حافظ محمد یونس صاحب نے محمد نعیم، زاہد محمود اور غلام مصطفےٰ کو ہدیہ نعت پیش کرنے کے لیے بلایا اور پھر حاضرین سے خطاب کرنے کے لیے مولانا محمد یوسف جمالی صاحب تشریف لائے جس کے بعد ڈاکٹر محمد ایوب خاں سروری قادری صاحب نے امامِ وقت سلطان الفقر ششم کی شان کے بارے میں بتایا۔ عالمی تنظیم العارفین اور انقلاب کے متعلق بریفنگ دی۔ پھر درود و سلام کے بعد سرپرست عالمی تنظیم العارفین ضلع لاہور جناب نجیب الرحمٰن سروری قادری نے اجتماعی دعا کی۔

سلطان العارفین برہان الواصلین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس مبارک جمادی الثانی کی پہلی جمعرات اور سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے عرس کے فوراً بعد جمادی الثانی کے پہلے ہفتہ، اتوار اور سوموار کو ہوا۔ ملک بھر سے عقیدت مند عرس مبارک کی تقریبات میں شرکت کے لیے سپیشل بسوں اور چھوٹی بڑی کوچوں پر پہنچے۔ آستانہ عالیہ حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی صاحب مدظلہ الاقدس کی زیر صدارت ہفتہ، اتوار اور سوموار کو نعت خوانی و تقاریر کی نشستیں ہوئیں۔ ضلعی تنظیموں نے عرس پاک کی تقریبات میں شمولیت اور حاضری کے لیے قافلوں کا اہتمام کیا۔ شیخوپورہ، گوجرانوالہ تنظیم کی طرف سے ایک ایک بس جبکہ لاہور تنظیم کی طرف سے پانچ ایئر کنڈیشنڈ کوچز آستانہ عالیہ حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ پر پہنچیں۔

نجیب الرحمٰن سروری قادری صاحب کی سرپرستی میں دو ایئر کنڈیشنڈ بسوں پر مشتمل پہلا قافلہ ہفتہ و اتوار کی درمیانی شب ایک بجے دفتر عالمی تنظیم العارفین ایجوکیشن ٹاؤن لاہور سے روانہ ہوا جبکہ اتوار و سوموار کی درمیانی شب بارہ بجے تین ایئر کنڈیشنڈ بسوں پر مشتمل دوسرا قافلہ جنرل سیکرٹری ضلعی تنظیم لاہور کی سرپرستی میں روانہ ہوا۔

لاہور تنظیم کے قافلوں نے دربارِ عالیہ پر حاضری دی اور سلطان الفقر ششم کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ ان میں تیس خوش نصیبوں نے مرشد کامل سلطان الفقر ششم کے دست مبارک پر بیعت کی اور اسم اللہ ذات حاصل کیا اور وظائف اسم اللہ ذات کی اجازت حاصل کی۔ سوموار کے دن صبح نو بجے آخری نشست کا آغاز ہوا اور نمازِ ظہر سے قبل ختم شریف پڑھا گیا۔ درود و سلام اور اجتماعی دعا کے بعد لنگر پاک تقسیم ہوا۔ بعد نمازِ مغرب تمام ساتھی مرشد پاک سے اجازت لے کر اپنے اپنے قافلہ کے ساتھ واپس روانہ ہوئے۔ (صفحہ 45)

''سلطان الفقر ششم کا تعارف پوری دنیا میں کروانے کے لیے گلی گلی کوچہ کوچہ پھیل جائیں۔'' نجیب الرحمٰن سروری قادری صاحب کے اس بیان کو مدنظر رکھتے ہوئے عالمی تنظیم العارفین ضلع جھنگ نے ہر علاقہ میں میلاد یونٹ دوبارہ فعال کیے اور اس سلسلے میں موضع دوآبہ کے

ساتھیوں نے ایک عظیم الشان میلادِ مصطفیٰؐ کا انعقاد کیا۔

ماہنامہ مرآۃ العارفین شمارہ اکتوبر 2002ء کی رپورٹ

لاہور تنظیم کی بہترین کارکردگی سے متاثر ہوکر راجن پور تنظیم نے فیصلہ کیا ہے کہ راجن پور کی ضلعی تنظیم بھی اسی طریقہ کار پر کام کرے گی اور اس فیصلہ کے تحت راجن پور تنظیم نے نئے جوش وولولہ کے تحت دفتر عالمی تنظیم العارفین میں میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا عظیم الشان پروگرام منعقد کیا جس میں لوگوں کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مغرب تا عشا ہونے والے پروگرام میں راجن پور کے تمام نعت خوانوں نے بھی شرکت کی۔ جن میں ماسٹر امان اللہ، صوبھا خان، مقصود احمد سلطانی، فیاض احمد، فدا حسین اور حافظ نور محمد صاحب شامل ہیں۔ آخر میں محمد وسیم سروری قادری نے شانِ رسالت بیان کی۔ جبکہ محمد حفیظ سلطانی نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔ ضلعی تنظیم کے اس نئے جوش وجذبہ سے شروع ہونے والے پروگرام سے پندرہ آدمیوں نے عرس پاک کے موقع پر مرشد پاک کی بارگاہ میں حاضری دی اور شرفِ بیعت کے بعد اسم اللہ ذات حاصل کیا اور پانچ کارکن حضور مرشد پاک کی اجازت سے مرکزی دفتر دربارِ عالیہ حضرت سخی سلطان باھُو ؒ پر تبلیغی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ (صفحہ 46)

میلاد مصطفیٰ ﷺ انگہ شریف 9 ستمبر بروز اتوار کی دوسری نشست میں مفتی صالح محمد فریدی صاحب نے تمام ضلعی تنظیموں کی توجہ مبذول کراتے ہوئے کہا کہ لاہور تنظیم کی سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے ان کی پیروی کی کوشش کریں اور ہر ضلع میں نئے طرزِ تبلیغ 'مارکیٹنگ' کو فروغ دیں اور ہر پندرہ دن یا مہینہ کے بعد سلطان الفقر کی زیارت کے لیے قافلوں کا اہتمام کریں۔ (صفحہ 45)

ضلع لاہور تنظیم کے عہدیداران انگہ شریف عرس پاک میں بھرپور شمولیت کے جذبہ سے سرشار لوگوں کو دعوت دے رہے تھے کہ حضور مرشد پاک سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی صاحب مدظلہ الاقدس نے مہربانی فرمائی اور آپ چھ ستمبر کو لاہور تشریف لائے۔

دفتر عالمی تنظیم العارفین ایجوکیشن ٹاؤن اور داروغہ والا نے پورے لاہور سے نئے آدمیوں کو زیارت کے لیے خصوصی دعوت دی۔ دعوت پر سینکڑوں لوگ دفاتر میں زیارت کے لیے پہنچ گئے۔ داروغہ والا دفتر پہنچنے والوں کی حاجی محمد الیاس صاحب کی رہائش گاہ پر (جہاں آپ تشریف فرما تھے) ملاقات کروائی اور لوگ بیعت ہوئے اور ایجوکیشن ٹاؤن دفتر میں جمع ہونے والوں کی نجیب الرحمٰن صاحب (سرپرست ضلع لاہور) کی رہائش گاہ پر ملاقات کروائی گئی۔ سو کے قریب آدمیوں نے شرفِ بیعت اور اسم اللہ ذات حاصل کیا۔ دوسرے دن بھی لوگ سلطان الفقر ششم کی زیارت کے لیے آئے اور اسم اللہ ذات حاصل کیا۔ انگہ شریف روانگی سے قبل ایک دن کی کوشش سے لاہور تنظیم نے تین ایئر کنڈیشنڈ کوچز تیار کرلیں۔ آٹھ ستمبر بروز اتوار رات بارہ بجے دفتر ایجوکیشن ٹاؤن لاہور سے قافلہ روانہ ہوا۔ سوموار کے دن صبح 9 بجے انگہ شریف قافلہ پہنچا۔ تمام ساتھیوں نے ناشتہ کے بعد وضو کیا اور سلطان الفقر کی زیارت کے لیے پنڈال کی طرف بڑھے۔ بعد نمازِ ظہر عرس پاک کے ختم ودعا کے بعد بہت سے نئے ساتھیوں نے دستِ سلطان الفقر ششم پر شرف بیعت حاصل کیا اور مغرب کے قریب قافلہ واپسی کے لیے روانہ ہوا۔ (صفحہ 46)

چونگی امر سدھو لاہور کے حلقہ احباب نے کوشش کی کہ علاقہ مذکورہ میں تنظیم العارفین کا دعوتی و معلوماتی مقاصد کے لیے باقاعدہ یونٹ قائم کیا جائے جہاں ہمہ قسم لٹریچر، مبلغ اور درس کا اہتمام ہو۔ اس تجویز پر غور کرتے ہوئے ضلعی سرپرست جناب نجیب الرحمٰن سروری قادری نے فیصلہ کیا کہ ہم نہ صرف اس یونٹ کا آغاز کرتے ہیں بلکہ عنقریب ماڈل ٹاؤن، گرین ٹاؤن، جلوموڑ اور دیگر علاقوں میں ورکنگ یونٹ قائم کریں گے۔ پھر مذکورہ یونٹ کا باقاعدہ افتتاح 19 ستمبر 2002ء کو کیا گیا۔ ضلعی سرپرست نجیب الرحمٰن صاحب نے تنظیم کے دیگر عہدیداروں کے ہمراہ اس افتتاحی تقریب میں شرکت کی۔ افتتاحی تقریب کو میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے رنگ میں ڈھالا گیا تھا۔ تلاوت کلامِ پاک، حمد و نعت اور بیان بھی ہوا۔

محمد عارف کے ہاں شاہ عالم مارکیٹ لاہور میں بھی محفل میلاد شریف کا اہتمام 19 ستمبر 2002ء کو کیا گیا جس میں سرپرست عالمی تنظیم العارفین ضلع لاہور محمد نجیب الرحمٰن نے خصوصی شرکت کی۔ محمد نعیم قادری نے نعت شریف پڑھی اور حضور سلطان الفقر ششم کی شان میں سہرا پیش کیا۔ آخر میں ملازم حسین قادری نے مرشد کی حقیقت پر خصوصی خطاب کیا۔ مرشد کے موضوع پر ایک بہترین بیان سن کر لوگ بہت خوش ہوئے۔ ختم شریف اور سلام پر محفل متبرک کا اختتام ہوا۔ آخر میں نجیب الرحمٰن سروری قادری نے خصوصی دعا کروائی۔

ماہنامہ مرآۃ العارفین شمارہ نومبر 2002ء کی رپورٹ

ضلعی تنظیم کراچی نے یکم اکتوبر سے لاہور تنظیم کے طریقہ کار کے مطابق کام کرنے کا فیصلہ کیا اور 15 اکتوبر کو کراچی سے دربار شریف ایک بس پر مشتمل قافلہ پہنچا۔ جس میں تیس آدمیوں نے دستِ مرشد کامل پر بیعت کر کے اسم اللہ ذات حاصل کیا۔

12 اکتوبر کو نجیب الرحمٰن سروری قادری کی سرپرستی میں دو ایئر کنڈیشنڈ بسوں پر مشتمل قافلہ دربار شریف پہنچا۔ پچیس آدمیوں نے بیعت اور چودہ آدمیوں نے اسمِ اللہ ذات کی اجازت طلب کی۔ بوقتِ عصر مرشد پاک سے اجازت لے کر قافلہ واپسی لاہور کے لیے روانہ ہوا۔

ماہنامہ مرآۃ العارفین شمارہ دسمبر 2002ء کی رپورٹ

ضلعی سرپرست جناب نجیب الرحمٰن صاحب سروری قادری کی سرپرستی میں لاہور تنظیم کا اہم اجلاس ہوا۔ اجلاس میں تمام ضلعی عہدیداران نے شرکت کی۔

اجلاس کی کاروائی نجیب الرحمٰن صاحب کے حکم پر شروع ہوئی۔ اجلاس کی کاروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے کیا گیا۔ پھر نعتِ رسولِ مقبول ﷺ اور کلام حضرت سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ پیش کیا گیا۔ بعد ازاں جنرل سیکرٹری نے کہا کہ رمضان المبارک قریب ہے۔ انشاء اللہ ہر بندہ اس بابرکت مہینہ سے حسنِ نیت و توفیق برکات حاصل کرے گا۔ ان دنوں میں جب رحمتِ الٰہی پورے جوش میں ہوتی ہے لوگوں کے قلب نرم ہو چکے ہوتے ہیں ہمیں اپنی تنظیم کے کام اور مشن پر کئی گنا بڑھ کر کام کرنا ہوگا تا کہ بہت جلد نفاذِ اسلام و دین کا مشن تکمیل

کو پہنچے۔اس ایجنڈے پر غور وفکر کے بعد مندرجہ ذیل شیڈول ترتیب دیا گیا جسے سرپرست تنظیم ضلع لاہور جناب نجیب الرحمٰن صاحب نے اپنے صدارتی خطبہ میں بیان فرمایا:

1۔ مکتبہ العارفین تعارفی پمفلٹ اور کیلنڈر شائع کرے گا۔

2۔ مقامی پیر بھائیوں کے تعاون سے مساجد میں اعلانات و بیانات ہوں گے۔

3۔ ہر یونٹ میں جماعتیں چلائی جائیں گی جو گلی گلی کوچہ کوچہ جا کر تعارفی پمفلٹ تقسیم کریں گی اور لوگوں کو سلطان الفقر ششم ہستی کی زیارت وملاقات کے لیے قافلہ کے ساتھ جانے کی دعوت دیں گی۔

4۔ ہر یونٹ میں میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی محافل منعقد کی جائیں گی۔

5۔ مخیّر حضرات کو تنظیمی اخراجات کے لیے زکوٰۃ، صدقات اور فطرانے وغیرہ مرکزی بیت المال میں جمع کرانے کی ترغیب دی جائے گی۔

6۔ رمضان شریف کے بعد ''سلطان الفقر ششم'' کی ملاقات وزیارت کے لیے قافلوں کی تیاری اور ضروری بندوبست مکمل کیا جائے گا۔

☆☆☆☆☆

ماہنامہ مرآۃ العارفین کی مندرجہ بالا یہ تمام رپورٹیں ایک ریکارڈ اور ثبوت ہیں جو نہ صرف سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی محنت، خلوص، مرشد سے محبت اور انکی شان کو دنیا میں عام کرنے کی جدوجہد کو ظاہر کرتی ہیں بلکہ اس بات کا بھی ثبوت ہیں کہ آپ مدظلہ الاقدس اپنے مرشد کے حلقۂ ارادت میں اہم ترین مقام حاصل کر چکے تھے۔ان رپورٹوں سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ جب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد پاک کی قائم کردہ تنظیم کا کام ضلعی سرپرست کی حیثیت سے سنبھالا تو صرف چھ ماہ (جون تا دسمبر) میں نہ صرف انہیں بلکہ تمام ملک میں تنظیم العارفین کو بے حد کامیابی حاصل ہوئی جو یقیناً مرشد پاک سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ کی مہربانی کے ساتھ ساتھ آپ مدظلہ الاقدس کے خلوصِ نیت اور محنت کا نتیجہ تھا۔

جب مرکز میں تنظیم پر قابض گروہ نے اقتدار اپنے ہاتھ سے جاتا دیکھا اور معمولی اور غیر معروف لوگوں کی غیر معمولی کامیابی دیکھی تو آپس کے اختلاف بھلا کر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے خلاف متحد ہو گیا اور سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں شکایات کا سلسلہ شروع ہوا۔کوئی ایسی غلطی یا کوتاہی تو آپ مدظلہ الاقدس کی پاک ذات میں موجود نہ تھی اور نہ ہی آپ پر خیانت یا مرشد سے بے وفائی کا الزام لگایا جا سکتا تھا، اس لیے جھوٹی اور بے بنیاد کہانیاں اور داستانیں گھڑی اور پھیلائی گئیں۔خوف زدہ کرنے اور ڈرانے کی کوششیں الگ ہوتیں۔کبھی پیار اور خوشامد سے رام کرنے کی کوشش کی گئی تو کبھی خوف اور دہشت سے کام سے روکنے کی مذموم حرکات کی گئیں تا کہ آپ کام بند کر دیں اور مرشد کی بارگاہ میں آپ کی مقبولیت کم ہو جائے۔لیکن آپ مدظلہ الاقدس ہر رکاوٹ کو عبور کرتے ہوئے اپنی منزل کی طرف بڑھتے رہے۔آپ کے مرشد کریم بھی کبھی کبھی آپ مدظلہ الاقدس کو حوصلہ افزائی کا اشارہ فرما دیتے جس سے آپ مدظلہ الاقدس کا حوصلہ اور بلند ہو جاتا۔آخری کوشش یہ ہوئی کہ آپ مدظلہ الاقدس کے تمام مخالفین اور حاسدین اکٹھے ہو کر دوسری مائی

صاحبہ (سلطان الفقر ششم ؒ کی دوسری زوجہ محترمہ جن کو میدانِ عرفات میں سلطان الفقر ششم ؒ نے آپ مدظلہ الاقدس کی ہمشیرہ بنایا تھا) کے پاس حاضر ہوئے، کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ آپ مدظلہ الاقدس اُن کی کوئی بات نہیں ٹالتے۔ یہ بڑا نازک معاملہ تھا۔ جب اُن کی طرف سے فون آیا ''بھائی نجیب کام بند کردو'' تو آپ مدظلہ الاقدس نے جواب میں بڑی حکمت سے کام لیتے ہوئے فرمایا ''جی بالکل آپ کا حکم ماننا فرض ہے'' لیکن آپ مدظلہ الاقدس نے کام جاری رکھا۔ ماہِ رمضان میں تحریک کا کام ویسے بھی بند تھا۔ رمضان شریف میں بسیں جا نہیں سکتی تھیں کیونکہ افطاری اور سحری کا راستہ میں اہتمام مشکل تھا۔ تمام رمضان المبارک میں یہ گروہ اپنی سازشوں میں مصروف رہا۔ 13 دسمبر 2002ء (8 شوال 1423ھ) کو مرشد پاک سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی ؒ کے دربار پاک پر نوراتوں کے قیام کے لیے تشریف لے گئے تو پورے پاکستان سے یہ گروہ وہاں اکٹھا ہوگیا۔ 15 دسمبر 2002ء (10 شوال 1423ھ) بروز اتوار آپ مدظلہ الاقدس سلطان الفقر ششم ؒ کی بارگاہ میں پہنچے۔ مرشد پاک نے اس گروہ کو پہلے ہی تنبیہ فرمادی تھی کہ تم لوگوں نے بھائی نجیب الرحمٰن سے کوئی بات نہیں کرنی لیکن ان کے چہرے ان کے دل کے حالات بتا رہے تھے۔ حضور مرشد پاک آرام فرما رہے تھے۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے مرشد کی بارگاہ میں حاضری سے قبل پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ ؒ کے مزار پر حاضری دی۔ دعوت پڑھی تو جواب آیا ''مبارک ہو کامیاب ہوگئے ہو، تنظیم چاہیے یا اسمِ اللہ ذات؟'' آپ مدظلہ الاقدس نے جواب دیا ''اسمِ اللہ ذات'' کیونکہ آپ مدظلہ الاقدس کی منزل ہی اسمِ اللہ ذات تھی۔ آپ کو جماعتوں، تنظیموں اور عہدوں کی خواہش ہی نہ تھی۔ جو طلب تھی وہ مل رہا تھا اس سے بڑی کامیابی اور کیا ہوسکتی تھی۔ پیر بہادر علی شاہ ؒ کے مزار پر حاضری کے بعد آپ مدظلہ الاقدس نے مرشد پاک کی بارگاہ میں حاضری دی اور دست بوسی کی تو آپ ؒ نے اپنے محبوب محمد نجیب الرحمٰن کا ہاتھ ہلکے سے دبا دیا۔ آپ ؒ کی آپ مدظلہ الاقدس کے ساتھ یہ ترتیب تھی کہ جب آپ ؒ آپ کی دلیل سے متفق ہوتے تو دست بوسی کے وقت ہلکے سے آپ کے ہاتھ کو دبا دیتے تھے۔ مرشد پاک کے علاوہ آپ کو کوئی راہ میں نہ روک سکا۔ آپ مدظلہ الاقدس تمام رکاوٹوں کو عبور کرتے ہوئے توحید تک پہنچ چکے تھے اس لیے اب تنظیم کا کام بند ہونا تھا کیونکہ یہ کام تو صرف آپ مدظلہ الاقدس کی آزمائش اور تربیت کے لیے تھا۔ اس میں کامیابی پر اس آزمائش کو ختم ہونا ہی تھا۔ باطنی طور پر اشارہ بھی ہو چکا تھا۔ جب آپ مدظلہ الاقدس نمازِ عصر کے بعد وہاں سے روانہ ہوئے تو مرشد پاک نے اس گروہ کو بتا دیا کہ آج شام سے بھائی نجیب الرحمٰن کام بند کردیں گے اور اپنے تنظیمی ساتھیوں سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ لیکن مسئلہ تو سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں میں کام بند کرنے کا اعلان کیسے کرتے۔ اس کو محرم اور محرم راز نے یوں حل کیا کہ سلطان الفقر ششم ؒ کے ڈرائیور لالہ خدا بخش نے فون کیا کہ مرشد پاک نے حکم فرمایا ہے کہ شام تک تنظیم کا کام بند کردیا جائے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اس فون کو بہانہ بنا کر کام بند کردیا، یوں تنظیم اس گروہ کو دے دی اور اسمِ اللہ ذات آپ کو مل گیا۔ تنظیم کا اس طرح کام بند کرانے پر اس گروہ میں ڈرائیور لالہ خدا بخش کی بہت آؤ بھگت ہوئی لیکن عقل کے اندھوں کو یہ معلوم نہ تھا کہ جو شخص کسی بڑے سے بڑے کے کہنے پر یا ہمشیرہ (دوسری اہلیہ محترمہ سلطان الفقر ششم ؒ) کے کہنے پر بھی تنظیم کا کام بند کرنے پر آمادہ نہ ہوا وہ لالہ خدا بخش کو کیسے خاطر میں لاسکتا تھا۔ یہ معاملہ تو باطنی طور پر پہلے ہی طے کرلیا گیا تھا جس

سے یہ گروہ ناواقف تھا۔ قیل وقال، عقل اور باطنی حقیقی مشاہدہ وقلبی تعلق میں یہی فرق ہے۔

اس کے بعد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ ہر کام سے لاتعلق ہو گئے۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے آپ ؒ کا مشن مکمل ہو گیا ہو۔ دو سال تک آپ ؒ نے سنتِ مرشد پر عمل کرتے ہوئے اپنے محرم راز اور 'وارثِ امانتِ الٰہیہ' حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تلقین وارشاد کی مسند سنبھالنے کے لیے تربیت فرمائی کیونکہ پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی ؒ نے بھی دو سال (1932ء تا 1934ء) اپنے روحانی وارث حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز ؒ کی اور سلطان محمد عبدالعزیز ؒ نے بھی دو سال (1979ء-1981ء) اپنے روحانی وارث سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ کی تربیت فرمائی تھی۔ آپ ؒ نے بھی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی دو سال (2001ء-2003ء) تک تربیت فرمائی۔

اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ان لوگوں کو جو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے وارثِ امانت ہونے کو جھٹلاتے ہیں، سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ نے آپ مدظلہ الاقدس کے امانتِ الٰہیہ کے وارث ہونے کے متعلق کوئی باطنی اشارہ یا باطنی مشاہدہ نہیں کرایا ہوگا؟ ضرور کرایا ہے۔ ہر ایک کو کروایا ہے لیکن جب انا، ضد اور خود پسندی غالب آ جائے تو اپنے باطن پر بھی اعتبار نہیں رہتا۔ اس سلسلہ میں ہم سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ کے ایک مرید ساجد حسین کا باطنی مشاہدہ درج کر رہے ہیں جس کی تصدیق سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے بھی کی ہے۔

ساجد حسین صاحب جن کا تعلق دینہ سے ہے اور لاہور میں مقیم ہیں، انہوں نے ایک خواب اگست 2003ء سے نومبر 2003ء تک تین مرتبہ دیکھا اور اس کا ذکر انہوں نے دورانِ سفر اور اکثر ملاقاتوں میں لوگوں سے کیا۔ ساجد صاحب کافی عرصہ سے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے نہیں ملے کیونکہ انہوں نے 9 نومبر 2004ء کی شام سے آپ کی سات سالہ سنگت ایک معمولی سا بہانہ بنا کر چھوڑ دی تھی، پھر وہ کچھ مصلحت پسند بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو حق اور قربت عطا فرمائے۔ وہ اپنا خواب کچھ اس طرح بیان کرتے تھے:

''دیکھتا ہوں حضور مرشد پاک (سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ) کی محفل لگی ہوئی ہے اور بہت سے لوگ اس میں موجود ہیں۔ حضور مرشد پاک ایک پلنگ پر تشریف فرما ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا 'ہم نے اپنی پوری سنگت میں بتیس یا تینتیس (صحیح تعداد ان کو یاد نہیں رہی) ساتھیوں کا انتخاب کیا ہے جو ہمارے معیار پر پورے اترے ہیں۔' اتنے میں نجیب الرحمٰن صاحب کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حضور مرشد پاک ان کی طرف دیکھ کر فرماتے ہیں 'بھائی نجیب الرحمٰن! تم ان لوگوں میں شامل نہیں ہو۔ تمہارا معاملہ ان لوگوں سے علیحدہ اور خاص ہے'۔''

ساجد صاحب بتاتے ہیں کہ وہ اس محفل میں سلطان محمد نجیب الرحمٰن کے سوا کسی کو نہ پہچان سکے۔ بعد میں احباب میں اس بات کا تذکرہ رہا کہ وہ بتیس یا تینتیس کون لوگ ہیں۔ لیکن سب سے اہم اور غور طلب بات یہ ہے کہ سلطان محمد نجیب الرحمٰن کا معاملہ سب سے علیحدہ اور خاص کیوں ہے۔ اس لیے کہ ''وارثِ امانتِ الٰہیہ'' ایک ہی ہوتا ہے اور اس کا معاملہ واقعی باقی تمام سے علیحدہ اور خاص ہوتا ہے۔

26 دسمبر 2003ء کو محبّ و محبوب کا یہ ظاہری ساتھ بحکمِ الٰہی اختتام پذیر ہوا لیکن باطن میں یہ قرب دائمی ہو گیا۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنے مرشد پاک کی ذات میں فنا ہو کر ان کی تصویر بن چکے تھے۔ اب باطنی طور پر دونوں میں کوئی جدائی اور دوئی نہ رہ گئی تھی۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنے مرشد پاک کا ''عین'' بن گئے تھے۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ نے ہر طرح کی آزمائش کے بعد آپ مدظلہ الاقدس کو پرکھ لیا تھا کہ آپ مدظلہ الاقدس ہی ہر لحاظ سے امانتِ الٰہیہ کے وارث بننے کے لائق ہیں۔ اپنے فرض سے سبکدوش ہوتے ہوئے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ نے امانتِ الٰہیہ اور اپنا تمام روحانی و باطنی ورثہ آپ مدظلہ الاقدس کے سپرد فرمایا اور دنیا سے ظاہری پردہ فرما لیا۔

یہاں سے شروع ہوتا ہے آپ مدظلہ الاقدس کی زندگی کا تیسرا دور جہاں آپ طالب مرید سے بے انتہا درجہ بلند ہو کر مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ کے مرتبہ پر فائز ہو چکے ہیں۔ مسندِ تلقین و ارشاد آپ مدظلہ الاقدس کے سپرد کی جا چکی ہے۔ طالبانِ مولیٰ کی ذاتِ حق تک رہنمائی آپ مدظلہ الاقدس کو اپنے مرشد پاک کی طرف سے تفویض کی جانے والی آخری اور سب سے بڑی ذمہ داری ہے جو آپ مدظلہ الاقدس اسی تندہی، خلوص اور استقامت سے نبھا رہے ہیں جس سے آپ نے مرشد پاک کی حیات میں تمام ذمہ داریاں نبھائیں۔ اللہ تعالیٰ سے امیدِ کامل ہے کہ جس طرح اس نے آپ کو ہر آزمائش میں پورا اتارا اور ہر ذمہ داری کی ادائیگی میں کامیابی عطا فرمائی، اسی طرح آپ کی محنت اور خلوصِ نیت کی بدولت اس ذمہ داری میں بھی کامیاب فرمائے گا۔ (انشاءاللہ)

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ نے ایک بار سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے فرمایا تھا ''ہم فقر کا عنوان ہیں اور آپ فقر کی تفصیل ہونگے۔'' یہ بات حرف بہ حرف سچ ثابت ہوئی۔ سلطان الفقر ششمؒ نے اس مادہ پرست دور میں فقر کے بند دروازے کو عوام الناس پر کھولا اور آپ مدظلہ الاقدس اسے دنیا بھر میں عام فرما رہے ہیں۔ فقر کو پھیلانے کے لیے آپ مدظلہ الاقدس کی ظاہری و باطنی جدوجہد اور آپ مدظلہ الاقدس کی مبارک ذات میں فقر کا اس شان سے ظاہر ہونا اس جملے کی شرح ہے کہ ''آپ فقر کی تفصیل ہیں۔''

یہاں یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ گدی نشینی یا سجادہ نشینی اور مسندِ تلقین و ارشاد میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ گدی نشین یا سجادہ نشین صرف ظاہری وارث ہوتا ہے جبکہ مسندِ تلقین و ارشاد سنبھالنے والا حقیقی وارث۔ گدی نشین کے پاس صرف ظاہری ورثہ ہوتا ہے اور اس کا کام فقیر کے مزار کے معاملات سنبھالنا ہے، مزار کی تمام آمدن پر بھی اس کا حق ہوتا ہے۔ جبکہ مسندِ تلقین و ارشاد سنبھالنے والے کے پاس فقیر کا تمام روحانی ورثہ ہوتا ہے۔ مزار کے معاملات یا اس کی آمدن پر روحانی وارث کی نظر ہرگز نہیں ہوتی کیونکہ اس کے پاس حقیقی و باطنی دولت خزانۂ فقر ہوتا ہے۔ انگریزوں کے دور سے قبل یہ بات درست تھی کہ عموماً فقیر یا ولی کا روحانی وارث ہی اس کے مزار کا سجادہ نشین بھی ہوتا تھا لیکن انگریزوں نے مسلمانوں کا خانقاہی نظام تباہ کرنے کے لیے گدی نشینی کو ظاہری وراثت میں شامل کر دیا۔ اب قانونِ وراثت کے مطابق دوسری جائیداد کی طرح گدی نشینی یا سجادہ نشینی بھی بطور وراثت ملتی ہے خواہ فقیر یا ولی کی اولاد اس لائق ہو یا نہ ہو۔ اگر ولی اپنے وصال سے قبل اپنے روحانی وارث

کو، جو اس کا اصل وارث ہے، مزار کا گدی نشین مقرر کر بھی دے تو عدالت کے ذریعے اسے بے دخل کر دیا جائے گا اور گدی یا سجادہ نشینی ولی کی اولاد میں سے عموماً بڑے بیٹے کو بطورِ وراثت منتقل کر دی جائے گی۔ مسندِ تلقین وارشاد سنبھالنے والے روحانی وارث کے ذمہ طالبانِ مولیٰ کی ظاہری و باطنی رہنمائی اور تزکیۂ نفس کر کے انہیں لقائے الٰہی و مجلسِ محمدی کی حضوری کے اعلیٰ ترین مقامات پر پہنچانا ہے۔ مال و دولت، عزّ و جاہ اور اقتدار کی ہوس اس راہ کی سب سے بڑی رکاوٹ ہیں جبکہ آجکل سجادہ نشینی کا تعلق انہی ناپسندیدہ چیزوں سے ہے کیونکہ بیشتر سجادہ نشین حضرات مزار کی آمدن پر قبضہ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے مریدوں کے ووٹوں کی طاقت استعمال کر کے اقتدار پر بھی قابض ہو رہے ہیں۔ لہٰذا روحانی وارث جو امانتِ الٰہیہ کا حامل ہے، ہمیشہ ان معاملات سے علیحدہ رہتا ہے۔ پس کتاب کے مطالعہ کے دوران اس حقیقت کو لازماً پیش نظر رکھنا چاہیے کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقی باطنی و روحانی وارث ہیں اور ان کے بعد مسندِ تلقین وارشاد پر فائز ہیں، ان کے مزار کی سجادہ نشینی پر نہیں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باب 08

مسندِ تلقین وارشاد اور دعوتِ فقر کا آغاز

راہِ فقر میں دستور یہ ہے کہ جب مرشد کامل اکمل جامع نورالہدیٰ کا عالمِ ناسوت سے رخصت کا وقت قریب آتا ہے تو وہ اپنے مرید طالبانِ مولیٰ میں سب سے صادق اور اعلیٰ ترین خصوصیات کے حامل طالب کو باطن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے۔ آپ ﷺ خزانہ فقر کے مختارِ کُل ہیں، آپ ﷺ اس طالب (محرمِ راز) کو آنے والے دور میں خزانہ فقر اور اپنی نیابت عطا کرنے کے لیے منتخب فرماتے ہیں اور مرشدِ کامل اکمل جامع نورالہدیٰ کو اجازت عطا فرماتے ہیں کہ وہ طالب کی تربیت اب تلقین وارشاد کی مسند سنبھالنے کے لیے کرے۔ مرشد باطن میں اس طالب کی تربیت کا آغاز کرتا ہے۔ جب طالب کی تربیت مکمل ہوجاتی ہے تو مرشد امانتِ الٰہیہ کے ساتھ ساتھ اپنی مسندِ تلقین وارشاد بھی اس محرمِ راز کے سپرد کر کے اس عالمِ فانی سے رخصت ہوجاتا ہے۔ اب لوگوں کو تعلیم وتلقین کرنا اور ذکر اور تصورِ اسم اللہ ذات عطا کرنا اس طالب پر فرض ہوجاتا ہے۔ فقر کی اسی منزل پر جب سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ پہنچے تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ''اور منزلِ فقر پر بارگاہِ کبریا سے حکم ہوا کہ تُو ہمارا عاشق ہے۔ اس فقیر نے عرض کی کہ عاجز کو حضرتِ کبریا کے عشق کی توفیق نہیں، پھر حکم ہوا کہ تُو ہمارا معشوق ہے اس پر یہ عاجز خاموش ہوگیا تو حضرتِ کبریا کے انوارِ تجلی کے فیض نے بندے کو ذرے کی طرح استغراق کے سمندروں میں غرق کردیا اور فرمایا کہ تُو ہماری ذات کی 'عین' ہے اور ہم تمہاری 'عین' ہیں۔ حقیقت میں تُو ہماری 'حقیقت' ہے اور معرفت میں تُو ہمارا یار ہے اور 'ھُو' میں 'یاھُو' کا راز ہے۔'' (رسالہ روحی شریف)

یہاں ھُو سے مراد ذاتِ حق تعالیٰ ہے اور 'یاھُو' سے مراد 'حقیقتِ محمدیہ' اور 'راز' سے مراد تکمیلِ باطن وصالِ الٰہی ہے یعنی مقام فنافی اللہ بقاباللہ (فنا فی ھُو) ہے جہاں پر انسان کامل ہوکر تلقین وارشاد کی مسند پر فائز ہوتا ہے۔ انسانِ کامل کے قلب میں نورِ الٰہی کا راز پوشیدہ ہے۔ اب دنیا میں جس کو بھی معرفتِ الٰہی حاصل ہوگی اسی انسانِ کامل سے ہوگی۔

انسانِ کامل کے بارے میں کپتان ڈبلیو بی سیال لکھتے ہیں:

مقامِ فنافی اللہ میں رہ کر بحرِ ذات وصفاتِ الٰہی میں غوطے لگا کر بندۂ مومن بمصداق حدیثِ قدسی ''بِیْ یَسْمَعُ وَ یُبْصِرُ''[1] ''حق تعالیٰ کی صفات سے متصف ہوتا ہے۔ اس مقام کی طرف ایک اور حدیث سے بھی اشارہ ہوتا ہے جس میں کہا گیا ہے تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہ (ترجمہ: اللہ کے اخلاق سے متخلق ہو جاؤ)۔ جب صفاتِ الٰہی سے بندۂ مومن متصف ہو کر واپس بقا کی حالت کی طرف آتا ہے تو بحیثیت انسانِ کامل خلافتِ الٰہیہ کا تاج اس کے سر پر رکھا جاتا ہے۔ یہ مقام انسانی عروج کا بلند ترین مقام ہے اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاصہ ہے۔ یہ عبدیت کا بلند ترین مقام ہے کیونکہ فنا میں رہ کر آدمی ہمیشہ کیلئے غرق ہو جاتا ہے۔ (روحانیت اور اسلام)

احمد سعید ہمدانی لکھتے ہیں:

غوث جسے قطب الاقطاب، قطبِ مدار، قطب ابدال کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نائب ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اس کے قلب پر جو کچھ القا ہوتا ہے اس کے مطابق وہ آگے امر کو جاری کرتا ہے۔ روزانہ وہ ابدال کے ساتھ دربار میں بیٹھتا ہے اور امتِ محمدیہ اور اقوامِ عالم کے بارے میں فیصلے صادر کرتا ہے۔ جو امر اللہ کی طرف سے نازل ہوتا ہے وہ امر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ غوث تک پہنچتا ہے۔ (حقیقتِ ابدال ورجالِ غیب)

امانتِ الٰہیہ وخلافتِ عظمیٰ عطا ہونے کے بعد مسندِ تلقین وارشاد سنبھالنا سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس پر فرض ہو چکا تھا۔

26 دسمبر 2003ء (2 ذیقعد 1424ھ) بروز جمعۃ المبارک اپنے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے اگلے دِن آپ مدظلہ الاقدس مرشد کی جدائی کے غم میں نڈھال ان کے مزار پاک پر حاضری کے لیے تشریف لے گئے۔ جب تربت مبارک کا بوسہ لینے کے لیے سر جھکایا تو مزارِ یار سے ندا آئی اَنْتَ اَنَا وَ اَنَا اَنْتَ ترجمہ: ''تو میں ہے اور میں توں ہوں۔'' یعنی اب ہم ایک ہیں، تو میرا ہی نیا روپ ہے اور میری جگہ اب تیری جگہ ہے، میری مسند اب تیری مسند ہے۔ مزار مبارک سے باہر آتے ہی آپ مدظلہ الاقدس نے یہ رباعی ارشاد فرمائی:

جھکا جب مزارِ یار پر، اَنْتَ اَنَا وَ اَنَا اَنْتَ کی آئی صدا
کی عرض کہ اس قابل نہیں ہوں، فرمایا یہی تو ہے ہماری عطا
دیکھ ذرا قلب کے اندر کہ یہ تو ہے کہ میں
دنیا اور وجود اپنا چھوڑ کر میں قالب تیرے میں آبسا

---

[1] وَ مَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَ بَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَ یَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَ رِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا (بخاری شریف۔ 6502) ترجمہ: میرا بندہ (فرض ادا کرنے کے بعد) نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔

اس حاضری کے فوراً بعد بحکمِ آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ، سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اور سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ آپ مدظلہ الاقدس نے مسندِ تلقین وارشاد سنبھال لی کیونکہ جس طرح ظاہری دنیا میں اصول ہے کہ بادشاہ کا تخت کبھی خالی نہیں رہتا اسی طرح باطنی دنیا کا بھی اصول ہے کہ مسندِ تلقین و ارشاد کبھی خالی نہیں رہتی، ایک ولی کے وصال کے فوراً بعد اس کا روحانی وارث اس مسند پر فائز ہو جاتا ہے۔ مسند پر فائز ہوتے ہی آپ مدظلہ الاقدس کو ''سلطان محمد'' کا لقب عطا کر دیا گیا۔

سونے کے اسمِ اللہ ذات اور سلطان الاذکار ''ھُو'' تو آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ میں ہی ان کے حکم سے عطا فرمانا شروع کر دیئے تھے۔ مسندِ تلقین وارشاد سنبھالنے کے بعد ابھی آپ مدظلہ الاقدس نے ظاہری طور پر لوگوں کو دعوتِ فقر دینے کا کوئی اقدام بھی نہ کیا تھا کہ اللہ کے فضل سے طالبانِ مولیٰ خود بخود آپ مدظلہ الاقدس کی طرف کھنچے چلے آنے لگے، آپ مدظلہ الاقدس نے انہیں بغیر بیعت کے اسمِ اللہ ذات اور ذکرِ ھُو عطا فرمانا شروع کر دیا۔ ابھی بیعت کا آغاز نہ کرنے میں ایک حکمت پوشیدہ تھی۔

مرشد کے وصال کے بعد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس شدید صدمہ کی حالت میں تھے، اسی صدمہ کے زیرِ اثر آپ نے ایک سال تنہائی اور خلوت نشینی میں گزارا۔ اصلاحی جماعت کا کام تو آپ مدظلہ الاقدس مرشد پاک کی زندگی میں ہی اُن کے حکم سے بند کر چکے تھے لیکن رسالہ مرآۃ العارفین اور دیگر شعبہ جات کی ذمہ داریاں آپ مدظلہ الاقدس نبھا رہے تھے۔ آہستہ آہستہ یہ ذمہ داریاں بھی آپ سے واپس لی جانے لگیں اور اگست 2004ء تک آپ مدظلہ الاقدس کو عملی طور پر اصلاحی جماعت کے تمام شعبہ جات سے مکمل طور پر الگ کر دیا گیا۔ آپ مدظلہ الاقدس بھی بحث وتکرار کرنے کی بجائے خاموشی سے علیحدہ ہو گئے۔

فقر کے مشن کو آگے بڑھانے اور لوگوں کو اسمِ اللہ ذات کی حقیقت سے آگاہ کرنے اور راہِ فقر کی دعوت دینے کے لیے آپ مدظلہ الاقدس نے کتاب ''حقیقت اسمِ اللہ ذات'' طبع کروائی اور اسے لاہور میں 28 جولائی 2005ء (21 جمادی الثانی 1426ھ) بروز جمعرات سے فی سبیل اللہ تقسیم کرنے کا آغاز فرمایا تاکہ لوگ اس کو پڑھ کر ذکر و تصور اسمِ اللہ ذات کے حصول کی کوشش کریں۔ اسے پڑھ کر جن لوگوں نے دعوت اسمِ اللہ ذات کو قبول فرمایا اور وہ لوگ جو آپ مدظلہ الاقدس کی گوشہ نشینی کے عرصہ کے دوران آپ سے ذکرِ اسمِ اللہ ذات حاصل کر چکے تھے ان کو آپ مدظلہ الاقدس نے 14 اگست 2005ء (7 رجب 1426ھ) کو دستِ بیعت فرمایا۔ 14 اگست کے بابرکت دِن کا انتخاب آپ مدظلہ الاقدس نے اس لیے فرمایا کہ یہی آپ کے محبوب مرشد کا یومِ ولادت بھی ہے۔ اس مشن کے لیے آپ مدظلہ الاقدس نے مصطفیٰ ٹاؤن میں اپنے گھر کو مرکز[1] بنایا۔

---

[1] کیونکہ اس وقت آپ کے ایجوکیشن ٹاؤن والے گھر پر مکتبہ العارفین، ماہنامہ مرآۃ العارفین اور اصلاحی جماعت و عالمی تنظیم العارفین کا دفتر قائم تھا جسے آپ نے تمام تر زیادتیوں کے باوجود واپس نہ لیا تھا، حالانکہ آپ سے مکتبہ، میگزین اور تنظیم کی تمام ذمہ داریاں اور عہدے واپس لے لیے گئے تھے۔ جولائی 2009ء تک تنظیم کے لوگ اس پر قابض رہے۔ بعد ازاں اسے خالی کروالیا گیا اور اب اس میں خانقاہ سلسلہ سروری قادری اور تحریک دعوتِ فقر کے شعبہ جات کے دفاتر قائم ہیں۔

دعوتِ فقر کو پورے ملک میں عام کرنے کے لیے آپ مدظلہ الاقدس نے روز نامہ نوائے وقت[1]، روز نامہ جنگ[2] اور روز نامہ خبریں[3] کے تمام پاکستان سے شائع ہونے والے ایڈیشنوں کے بیک پینل پر کتاب ''حقیقت اسمِ اللہ ذات'' فی سبیل اللہ منگوانے کے لیے اشتہارات شائع کروائے جس سے ہزاروں کی تعداد میں کتب فی سبیل اللہ پاکستان بھر میں تقسیم ہوئیں۔ لوگوں نے دعوت اسمِ اللہ ذات کو قبول کیا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے لوگوں کی دعوت پر تبلیغی دورے بھی فرمائے اور مختلف علاقوں میں جا کر اسمِ اللہ ذات کا فیض عام کیا۔ جو لوگ آپ مدظلہ الاقدس کے حلقۂ ارادت میں آئے اُن کی تربیت کے لیے آپ مدظلہ الاقدس نے سلسلہ اسباق جاری فرمایا جن میں راہِ فقر، مرشد کامل، دیدارِ الٰہی، طالبِ مولیٰ، ذکر و تصورِ اسمِ اللہ ذات جیسے موضوعات پر تفصیلاً حقائق پہلی بار طالبانِ مولیٰ کی رہنمائی کے لیے شائع کیے گئے۔ یوں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے دینِ حنیف کے احیا اور فقرِ حقیقی کی طرف امتِ محمدیہ کو دعوت دے کر اس کی فلاح کی جدوجہد کا آغاز فرمایا جو تا حال جاری ہے۔

صاحبِ مسمّٰی مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس صاحبِ مسمّٰی مرشدِ کامل اکمل جامع نور الہدیٰ فقیر مالک الملکی ہیں جن کی نگاہِ کیمیا اثر کی کوئی حد نہیں۔ طالبانِ مولیٰ آپ مدظلہ الاقدس کی محفل میں بیٹھے ہوں یا دنیا کے کسی بھی کونے میں ہوں آپ کی نگاہِ فیض رساں سے یکساں طور پر مستفید ہوتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی ایک نگاہ زنگ آلود قلوب کے لیے صیقل کا کام کرتی ہے اور دلوں سے دنیا اور حبِ دنیا کی ظلمت کو دور کر کے اس میں معرفتِ الٰہی کا نور بھر دیتی ہے۔

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

آپ مدظلہ الاقدس سروری قادری مرشد کامل اکمل ہیں جن کے متعلق حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

- سروری قادری مرشد جامع و مجمل ہوتا ہے۔ وہ باطن اور ظاہر میں ایسی کتاب ہوتا ہے جو طالبوں کے لیے کتب الاکتاب کا درجہ رکھتی ہے، جس کے مطالعہ سے طالب فنا فی اللہ ہو جاتے ہیں اور اس ذات کو بے حجاب دیکھتے ہیں۔

طالبان را ہر مطالب خوش نما اعتقاد صدق خواں و ز دل صفا

ترجمہ: طالبانِ مولیٰ اگر اعتقاد، صدق اور دل کی پاکیزگی سے اس کتاب کو پڑھیں تو وہ ہر مقصود با آسانی پا لیتے ہیں۔ (کلید التوحید کلاں)

- عارف کامل قادری بہر قدرتے قادر و بہر مقام حاضر

ترجمہ: عارف کامل قادری (صاحبِ مسمّٰی مرشد کامل سروری قادری) ہر قدرت پر قادر اور ہر مقام پر حاضر ہوتا ہے۔ (رسالہ روحی شریف)

- سروری قادری مرشد کی اصل حقیقت یہ ہے کہ سروری قادری فقیر ہر طریقے کے طالب کو عامل کامل مرتبے پر پہنچا سکتا ہے کیونکہ دیگر ہر

[1] اشاعت 26 اگست 2005ء [2] اشاعت 20 اکتوبر 2005ء [3] اشاعت 16 اکتوبر 2005ء

طریقے کے عامل کامل درویش سروری قادری فقیر کے نزدیک ناقص و نا تمام ہوتے ہیں کہ دوسرے ہر طریقے کی انتہا سروری قادری کی ابتدا کو بھی نہیں پہنچ سکتی خواہ کوئی عمر بھر محنت و ریاضت کے پتھر سے سر پھوڑتا پھرے۔ (محک الفقر کلاں)

❖ دنیا میں ایسے سروری قادری لایحتاج فقیر بہت ہی کم پائے جاتے ہیں جو دنیا اور عقبیٰ سے بے نیاز صاحب ہدایت و صاحب رازِ عنایت ہوتے ہیں، ایک ہی دم میں دونوں جہان طے کر کے صاحبِ جود و کرم ہو جاتے ہیں۔ سروری قادری فقیر کی نظر وحدانیت الٰہ پر ہوتی ہے، سروری قادری فقیر ایسا بادشاہ ہے جو معرفتِ الٰہی کے اسرار سے ہر وقت آگاہ رہتا ہے۔ (محک الفقر کلاں)

سروری قادری مرشد بھی دو طرح کے ہوتے ہیں:

صاحبِ اسم: صاحبِ اسم صاحبِ ذکر ہے اور صاحبِ اسم مقامِ خلق پر ہوتا ہے۔ یہ خلفا ہوتے ہیں۔

صاحبِ مسمّٰی: صاحبِ مسمّٰی فقیر فنا فی اللہ بقا باللہ ہوتا ہے۔ امانتِ الٰہیہ، خلافتِ الٰہیہ کا حامل اور انسانِ کامل کے مرتبہ پر فائز ہوتا ہے اور یہی مرشدِ کامل اکمل نور الہدیٰ ہے۔ اِن کے مریدین کو تصور اسم اللہ ذات سے تصورِ شیخ حاصل ہوتا ہے۔ ایسے مرشد کے بارے میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں:

❖ فقیر عارف باللہ اُسے کہتے ہیں جو فنا فی اللہ، فنا فی الرسول، فنا فی فقر اور فنا فی ''ھُو'' ہو۔ (عین الفقر)

صاحبِ اسم اور صاحبِ مسمّٰی کے بارے میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ عین الفقر میں فرماتے ہیں:

❖ اسم اور مسمّٰی میں کیا فرق ہے؟ صاحبِ اسم (محض) ذکر کرنے والا ہوتا ہے اور صاحبِ مسمّٰی اللہ تعالیٰ کی ذات میں غرق ہوتا ہے۔ صاحبِ اسم مقامِ مخلوق پر ہوتا ہے اور صاحبِ مسمّٰی مقامِ غیر مخلوق پر ہوتا ہے۔ صاحبِ مسمّٰی پر ذکر حرام ہے کیونکہ صاحبِ مسمّٰی ظاہر اور باطن میں ہر وقت حضوریٔ فنا فی اللہ میں مکمل طور پر غرق ہوتا ہے۔ (عین الفقر)

صاحبِ مسمّٰی مرشد کی تعریف کرتے ہوئے حضرت سخی سلطان باھُوؒ محک الفقر کلاں میں فرماتے ہیں:

❖ اس راہ (فقر) کا تعلق عرف (شہرت، نام و ناموس) سے نہیں عرفانِ حق سے ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے عطا کرتا ہے وہ مطلق مسمّٰی فنا فی اللہ کے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ راہِ معرفتِ مسمّٰی کا تعلق گفتگو سے نہیں، عطائے الٰہی سے ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے عطا کرتا ہے وہ عارف باللہ ہو جاتا ہے اور وہی اسے جانتا پہچانتا ہے۔

❖ مسمّٰی آں کہ باشد لازوالی نہ آں جا ذکر و فکر نہ وصالی
بود غرقش بہ وحدت عین دانی فنا فی اللہ شود سِرِّ نہانی

ترجمہ: مقامِ مسمّٰی لازوال مقام ہے جہاں پر ذکر فکر اور وصال کی مزید گنجائش نہیں رہتی کیونکہ یہاں طالب عین وحدت میں غرق ہوتا ہے۔ اِس مقام پر پہنچ کر طالبِ اللہ فنا فی اللہ فقیر ہو جاتا ہے اور اس پر رازِ پنہاں ظاہر ہو جاتا ہے۔ (محک الفقر کلاں)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس صاحبِ مسمّٰی سروری قادری مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ کی تمام

جامع صفات کا مجموعہ ہیں۔ سروری قادری مرشد کے تمام تصرفات اور کمالات آپ مدظلہ الاقدس کی مبارک ذات میں جمع ہیں جن کا مشاہدہ آپ کا ہر وہ طالب مرید اپنے باطن میں کرتا ہے جس کا قلب آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی اور نگاہِ فیض سے زندہ ہو کر عالمِ لاھوت تک پرواز کرنے کے لائق ہو چکا ہو۔ البتہ جو طالب ابھی مقامِ ناسوت یعنی اس ظاہری دنیا میں ہی قید ہے وہ آپ مدظلہ الاقدس کی حقیقت سے بے خبر رہتا ہے اور آپ مدظلہ الاقدس کو ایک عام بشر ہی سمجھتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی ترتیب بھی یہی ہے کہ جو طالب جس مقام پر ہوتا ہے آپ اس سے اسی کے مقام کے مطابق گفتگو فرماتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنے ہر طالب کی ہر ظاہری و باطنی حالت سے مکمل طور پر آگاہ ہوتے ہیں کہ یہی سروری قادری مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ کا کمال ہے کہ اس کا کوئی طالب کسی بھی لمحہ اس کی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہوتا خواہ دنیا کے کسی بھی کونے میں موجود ہو۔ جیسے کہ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❖ مرشد کامل وہ ہوتا ہے جو طالب کے ہر حال، ہر قول، ہر عمل، ہر فعل اور اس کی ہر حالتِ معرفت و قرب و وِصال اور اس کے خطرات، دلیل اور وھم و خیال سے باخبر ہو۔ مرشد کو ایسا ہوشیار ہونا چاہیے گویا طالب کی گردن پر سوار ہو اور اس قدر ہوشیار ہو کہ طالب کی ہر بات اور ہر دم سے باخبر ہو۔ ایسے مرشد کا باطن آباد ہوتا ہے اور طالب اسمِ اللہ ذات کے حاضرات کے ذریعے اسے ظاہر و باطن میں حاضر سمجھتا اور اس پر اعتقاد رکھتا ہے۔ (کلید التوحید کلاں)

آپ مدظلہ الاقدس اپنے تصرف، اختیار اور نگاہ کے کمال سے مرید طالب کے نفس کا تزکیہ اور قلب کا تصفیہ کر کے اسے آئینے کی مانند شفاف بنا دیتے ہیں۔ بطور طبیب اسے اس کی تمام باطنی بیماریوں مثلاً حسد، تکبر، لالچ، ہوس، کینہ، عجب یا خود پسندی، بہتان وغیرہ سے مکمل طور پر نجات دلا کر اسے تمام خصائص رذیلہ سے بالکل پاک فرما دیتے ہیں اور پھر اس کے نفس کو امارہ سے لوامہ اور لوامہ سے ملہمہ کے درجے تک پہنچاتے ہوئے اسے تمام اوصافِ حمیدہ سچائی، خلوص، نیک نیتی، اللہ کی بے غرض محبت، صبر، استقامت، عاجزی، تسلیم و رضا اور شکر سے مزین و آراستہ کر دیتے ہیں۔ طالب کی پرانی شخصیت کو اپنی صحبت و قرب کے فیض سے یکسر تبدیل کر کے اسے ایسی باکمال، خوش اخلاق اور نورِ ایمان سے بھرپور شخصیت عطا کر دیتے ہیں کہ طالب خود بھی اپنے آپ کو پہچان نہیں پاتا۔ طالب کو ظلمت و جاہلیت سے نکال کر نورِ معرفت عطا کرتے ہیں جس کی روشنی میں وہ اپنے نفس کو پہچان کر اپنے اندر اپنے ربّ کی پہچان حاصل کرتا ہے جیسے کہ حدیثِ قدسی میں فرمایا گیا:

❁ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے ربّ کو پہچانا۔

آپ مدظلہ الاقدس اپنے مریدین کو یوں پاک فرما دیتے ہیں جیسے کہ اس بیت میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کامل مُرشد ایسا ہووے، جیہڑا دھوبی وانگوں چھٹّے ھُو
نال نگاہ دے پاک کریندا، وِچ بجّی صبون نہ گھتّے ھُو

میلیاں نوں کر دیندا چٹّا، وِچ ذرّہ مَیل نہ رَکھے ھُو
ایسا مرشد ہووے باھُوؒ، جیہڑا لُوں لُوں دے وِچ وَسّے ھُو

مرشد کامل کو دھوبی کی طرح ہونا چاہیے۔ جس طرح دھوبی کپڑوں میں میل نہیں چھوڑتا اور میلے کپڑوں کو صاف کر دیتا ہے اسی طرح مرشد کامل اکمل طالب کو ورد و وظائف، چلہ کشی اور رنجِ ریاضت کی مشقت میں مبتلا نہیں کرتا بلکہ اسمِ اللہ ذات کی راہ دکھا کر اور اپنی نگاہِ کامل سے تزکیۂ نفس کر کے اس کے اندر سے قلبی اور روحانی امراض کا خاتمہ کرتا ہے۔ اسے خواہشاتِ دنیا و نفس سے نجات دلا کر اور غیر اللہ کی محبت اس کے دل سے نکال کر صرف اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشق میں غرق کر دیتا ہے۔ مرشد تو ایسا ہونا چاہیے جو طالب کے لُوں لُوں میں بستا ہو۔ (ابیاتِ باھُو کامل)

بطور رہنما آپ مدظلہ الاقدس طالبانِ مولیٰ کو اس دنیا، نفس و شیطان کی فریب کاریوں، پھندوں اور آفتوں سے بھرپور جنگل سے بآسانی نکال کر قربِ حق تعالیٰ تک لے جاتے ہیں۔ ہر لمحہ ہر قدم پر آپ مدظلہ الاقدس باطن میں طالبِ مولیٰ کی خواجہ خضر کی طرح رہنمائی کرتے ہیں۔ راہِ فقر میں جہاں کہیں مشکل مقامات آئیں آپ مدظلہ الاقدس طالب کی ہمت بندھاتے ہوئے خود اپنی مہربانی سے اسے وہاں سے گزارتے اور اس کی راہ کی مشکلوں کو آسان بناتے ہیں۔ لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ طالب مرشد پر کامل یقین اور اعتقاد رکھے اور صدق اور اخلاصِ نیت سے اُن کی اطاعت کرے۔ جو طالب مرشد کی نافرمانی کرتے ہوئے ان کے ظاہر میں بتائے ہوئے طریقے یا باطنی طور پر الہام کیے گئے حکم پر عمل نہ کرے گا، وہ ان آفتوں اور پھندوں میں پھنس سکتا ہے۔ ان سے بچنے کے لیے لازم ہے کہ مرشد کی فراست، تجربے اور اعلیٰ ترین مقام و مرتبے پر یقین اور اعتقاد کر کے بغیر کسی اعتراض کے اُن کی مکمل اطاعت کی جائے۔ اگر طالب پُرخلوص ہو اور مرشد پاک کی مکمل اطاعت کرے تو ممکن ہی نہیں کہ آپ مدظلہ الاقدس جیسا کامل رہنما اسے دنیا و شیطان و نفس کے کسی بھی فریب میں پھنسنے دے۔

مُرشد سدا حیاتی والا باھُو، اوہو خضر تے خواجہ ھُو

آپ مدظلہ الاقدس اپنی رہنمائی میں طالبِ مولیٰ کو اس دنیا کے جنگل سے نکال کر عالمِ ناسوت کا سفر طے کراتے ہوئے عالمِ ملکوت سے عالمِ لاھوت تک لے جاتے ہیں جہاں وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرتا ہے۔ ان تمام عالموں میں شیطان کے جال موجود ہیں جیسے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❖ اے غوث الاعظمؓ! جب تم نے میرے حرم میں داخل ہونے کا ارادہ کر لیا تو ملک، ملکوت اور جبروت کی طرف متوجہ نہ ہو کیونکہ ملک[1] عالم کا شیطان ہے، ملکوت[2] عارف کا شیطان ہے اور جبروت[3] واقف کا شیطان ہے۔ پس جو ان میں سے کسی ایک پر بھی راضی ہو گیا وہ میرے نزدیک دھتکارے ہوئے لوگوں میں سے ہوگا۔ (الرسالۃ الغوثیہ)

---

[1] یہ مادی دنیا جہاں انسان جسمانی صورت میں موجود ہے۔ [2] عالمِ مثال جہاں ارواح مثالی صورت میں موجود ہیں۔ [3] عالمِ ارواح۔ ناسوت، ملکوت اور جبروت سے آگے عالمِ لاھوت ہے جو انسان کا اصلی وطن ہے اور جس کی حد پر پہنچ کر ہی اسے دیدار و قربِ الٰہی میسر آتا ہے۔

ان تمام عالموں کے شیطانی جالوں سے بچ کر نکلنا مرشد کامل اکمل کی رہنمائی کے بغیر ممکن نہیں جو شیطان کی تمام چالوں سے بھی واقف ہے اور ان سے بچنے کے طریقوں سے بھی۔ سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں:

❖ اگر تُو نجات چاہتا ہے تو ایسے شیخِ کامل کی صحبت اختیار کر جو اللہ تعالیٰ کے حکم اور علمِ خداوندی کو جاننے والا ہو تا کہ وہ تجھے علم پڑھائے اور ادب سکھائے اور تجھے اللہ تعالیٰ کے راستہ سے واقف کردے۔ مرید کو دستگیر اور رہنما کے بغیر چارہ نہیں کیونکہ وہ ایک ایسے جنگل میں ہے جس میں کثرت کے ساتھ اژدھے اور بچھو ہیں اور طرح طرح کی آفات، بھوک پیاس اور ہلاک کرنے والے درندے ہیں۔ پس وہ شیخِ کامل دستگیر اس کو ان آفات سے بچائے گا اور اس کو پانی اور پھل دار درختوں کی جگہ بتاتا رہے گا۔ جب مرید رہنما اور شیخِ کامل کے بغیر درندوں، سانپوں، بچھوؤں اور آفات سے بھرے ہوئے جنگل میں چلے گا تو نقصان اٹھائے گا۔

اے دنیا کے راستہ کے مسافر! تو قافلہ اور رہنما اور رفیقوں سے جدا نہ ہو ورنہ تیرا مال اور جان سب چلے جائیں گے اور اے آخرت کے راستہ کے مسافر! تو ہمیشہ مرشد کامل کے ساتھ رہ وہ تجھے منزلِ مقصود تک پہنچا دے گا۔ تو اس راستہ میں اس کی خدمت کرتا رہ، اس کے ساتھ حسنِ ادب سے پیش آ اور اس کی رائے سے اختلاف نہ کر۔ وہ تجھے علم سکھائے گا اور تجھے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کردے گا۔ (الفتح الربانی۔ مجلس 50)

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نہ صرف طالبوں کو ان تمام عالموں سے آسانی نکال کر قربِ الٰہی میں پہنچاتے ہیں بلکہ ہر دم ان کی نگہبانی بھی کرتے ہیں تا کہ وہ کسی بھی لمحے شیطان کے فریب میں نہ پھنس جائیں۔

مُرشد کامل ایسا ملیا، جس دِل دی تاکی لائی ھُو
میں قربان اس مُرشد باھُو، جس دَسیّا بھیت اِلٰہی ھُو

اللہ کے فضل و کرم سے ہمیں ایسا مرشد کامل ملا ہے جس نے ہمارے دل اور روح کے تمام دریچے کھول کر دیدارِ الٰہی سے فیض یاب کر دیا ہے۔ میں اپنے مرشد پر قربان جس نے ہمیں اللہ کے تمام اسرار کا علم عطا کیا ہے۔ (ابیاتِ باھُوؒ کامل)

بطور معلم آپ مدظلہ الاقدس طالبانِ مولیٰ کو ان کی استعداد اور طلب سے بڑھ کر علمِ لدنّی اور علمِ اسرارِ الٰہی عطا فرماتے ہیں۔ دنیاوی طور پر ایک عام ذہنی استعداد اور کم تعلیم یافتہ طالب بھی جب آپ مدظلہ الاقدس کی صحبت میں خلوصِ نیت اور علم کی طلب لے کر بیٹھتا ہے تو آپ کی گفتگو اور باطنی توجہ سے اس پر ایسے ایسے بھید اور اسرارِ الٰہی ظاہر ہوتے ہیں جن تک بڑے بڑے عالموں اور فاضلوں کی بھی رسائی نہیں۔ آیاتِ قرآنی کے حقیقی معانی آپ مدظلہ الاقدس کے فیضِ علمِ لدنّی کی بدولت طالب کے قلب پر منکشف ہوتے ہیں۔ کتاب کا اصل علم اور سب سے قوت والا علم ''علمِ لدنّی'' آپ مدظلہ الاقدس کے قلب میں مانند سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے جہاں سے طالب مسلسل فیض یاب ہو رہے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے بعض اوقات طالب کے قلب پر اسرارِ الٰہی میں سے ایسا نادر نکتہ منکشف ہوتا ہے جس کا تذکرہ تصوف اور طریقت کی کسی کتاب میں نہیں ہوتا۔ طالب اللہ کی اس مہربانی اور مرشد پاک کے اس فیضِ بے بہا پر خود حیرت زدہ رہ جاتا ہے۔

مرشد ہادی سبق پڑھایا، بن پڑھیوں پیا پڑھیوے ھُو
اُنگلیاں وچ کناں دے دِتیاں، بِن سُنیوں پیا سنیوے ھُو
نین نیناں وَلّوں تُرتُر تکدے، بن ڈِٹھیوں پیا دِسیوے ھُو
باھُوؒ ہر خانے وِچ جانی وَسدا، گَن سِر اوہ رکھیوے ھُو

مرشد ہادی نے اسمِ اللہ ذات کا ایسا سبق پڑھایا ہے کہ میرا دِل ہر لمحہ اسے پڑھ رہا ہے۔ کانوں میں انگلیاں دے دوں تب بھی یہ ذِکر مجھے سنائی دیتا ہے اور اب تو حالت یہ ہے کہ آنکھیں متواتر دیدارِ محبوب میں محو رہتی ہیں۔ اگر ظاہری آنکھیں بند بھی کرلوں تو بھی محبوبِ حقیقی دکھائی دیتا ہے۔ اب تو محبوب جسم کے لوں لوں، کان اور سر یعنی پورے وجود میں جلوہ گر ہے۔ (ابیاتِ باھُو کامل)

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ان تمام فیوض و برکات سے مستفید طالب اپنے باطنی مشاہدے سے آپ کی مبارک ذات میں ان تمام نشانیوں کو ملاحظہ کرتے ہیں جن کا تذکرہ حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصانیف میں کیا اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ آپ مدظلہ الاقدس کی ہی مبارک ذات کا نقشہ کھینچ رہے ہیں یا آپ ہی کی تصویر پیش کر رہے ہیں۔ حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

- مرشدِ کامل کے بغیر اگر کوئی ساری عمر ریاضت کے پتھر سے سر پھوڑتا رہے پھر بھی اسے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ بغیر پیر و مرشد کوئی اللہ تک نہیں پہنچ سکتا کیونکہ مرشد باطن کی راہ کے تمام مقامات و منازل سے آگاہ ہوتا ہے اور ہر مشکل کا مشکل کشا ہوتا ہے۔ مرشد کامل توفیقِ الٰہی کا دوسرا نام ہے۔ توفیقِ الٰہی کے بغیر کوئی بھی کام سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔ مرشد جہاز کے تجربہ کار اور باخبر جہاز ران کی مانند ہوتا ہے جسے راستے میں آنے والی تمام آفات اور مشکلات (اور ان کے حل) کا علم ہوتا ہے۔ اگر بحری جہاز پر تجربہ کار جہاز ران نہ ہو تو جہاز ڈوب کر غرق ہو جاتا ہے۔ مرشد خود ہی جہاز ہے اور خود ہی جہاز ران ہے فَھِمَ مَنْ فَھِمَ (جو سمجھ گیا سو سمجھ گیا)۔ (عین الفقر)
- دانا بن اور جان لے! اللہ تعالیٰ صاحبِ راز (مرشد کامل اکمل) کے سینہ میں ہے۔ (عین الفقر)
- قدرتِ توحید کا دریائے وحدت مومن کے دل میں موجزن رہتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے قرب و وصال کا طالب ہے اُسے چاہیے کہ سب سے پہلے مرشدِ کامل مکمل کی طلب کرے کیونکہ مرشدِ کامل مکمل دل کے خزانوں کا مالک ہوتا ہے۔ اسمِ اللہ کے ذکر اور تصور کی تاثیر سے فقیر کا وجود پُر نور رہتا ہے۔ جو کوئی دل کا محرم ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے قرب کی نعمت سے محروم نہیں رہتا۔ (عین الفقر)

آپ مدظلہ الاقدس طالب کے باطن کو باصفا بنا کر اپنے دست مبارک سے اس کے قلب پر اسم اللہ ذات اس طرح نقش کر دیتے ہیں کہ وہ تا ابد مٹ نہیں سکتا۔ پس جس قلب پر اسم اللہ ذات نقش ہوا سے کبھی فنا نہیں۔ ایسا قلب کامل حیات کا حامل بن جاتا ہے۔ حدیث پاک ہے:

- اَلشَّیْخُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ اَیْ یُحْیِ الْقَلْبَ الْمَیِّتَ الْمُرِیْدُ بِذِکْرِ اللّٰہِ

ترجمہ: شیخ (مرشد) ہی زندہ کرنے والا اور شیخ ہی مارنے والا ہے۔ شیخ مرید کے مردہ دِل کو اللہ کے ذکر سے زندہ کرتا ہے۔ (سلطان الوھم)

آپ مدظلہ الاقدس مریدین کے مردہ قلوب کو ایسی حیات عطا فرماتے ہیں جو معرفتِ الٰہی سے معمور اور نورِ الٰہی سے منور ہے جیسا کہ سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

- اے اللہ کے بندے! تو اولیا کرام کی صحبت اختیار کر کیونکہ ان کی یہ شان ہوتی ہے کہ جب کسی پر نگاہ اور توجہ کرتے ہیں تو اس کو (روحانی) زندگی عطا کر دیتے ہیں اگرچہ وہ شخص جس کی طرف نگاہ پڑی ہے یہودی یا نصرانی یا مجوسی ہی کیوں نہ ہو۔ اگر وہ شخص مسلمان ہوتا ہے تو اس کے ایمان، یقین و استقامت میں زیادتی ہوتی ہے۔ (ملفوظاتِ غوثیہ)
- اولیا کرام کی یہ شان ہوتی ہے کہ دنیا اور آخرت ان کے دلوں اور آنکھوں سے غائب ہو چکی ہے اور انہوں نے اپنے پروردگار کو دیکھ لیا ہے۔ پس اگر وہ تجھے دیکھتے ہیں تو تجھے نفع پہنچاتے ہیں۔ ولیِ کامل جب خشک زمین کو دیکھتا ہے تو اللہ اس کو زندہ کر دیتا ہے اور اس میں سبزہ اُگا دیتا ہے۔ (ملفوظاتِ غوثیہ)

حدیثِ مبارکہ ہے:

قَائِلُوْنَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کَثِیْرًا وَ الْمُخْلِصُوْنَ قَلِیْلًا

ترجمہ: کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا زبان سے اقرار کرنے والے تو بہت ہیں لیکن مخلص بہت کم ہیں۔

حقیقی مسلمان بننے کے لیے کلمہ طیب کے زبان سے اقرار کے ساتھ ساتھ اخلاص کے ساتھ تصدیق بالقلب بھی لازمی ہے لیکن افسوس اس دور میں کسی کو یہ ہی نہیں معلوم کہ تصدیق بالقلب سے کیا مراد ہے۔ جب تک طالب مولیٰ ہر غیر اللہ کی نفی (لَآ اِلٰہَ نہیں کوئی معبود) کر کے ہر غیر ماسوی اللہ سے پاک نہیں ہو جاتا وہ اِلَّا اللّٰہُ (سوائے اللہ کے) یعنی اثبات کے مرتبہ پر نہیں پہنچ سکتا۔ تصدیق بالقلب واحد اللہ کے دیدار و معرفت کے بغیر ممکن نہیں کیونکہ دیدار و معرفت حاصل کرنے کے بعد ہی قلب گواہی دے سکتا ہے کہ بیشک اللہ واحد ہے اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ قرب و دیدار اور معرفتِ الٰہی کے یہ مراتب بغیر کامل مرشد کی رہنمائی کے از خود حاصل کرنا ناممکن ہیں۔ سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

- جان لے کہ مذکورہ بالا (معرفت اور حقیقت کے) مراتب خالص توبہ اور مرشد کامل کی تلقین کے بغیر حاصل نہیں ہوتے جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

✦ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى (سورۃ الفتح۔26)

ترجمہ: اور ان پر تقویٰ کا کلمہ لازم کیا۔

اور وہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے بشرطیکہ یہ (کلمہ) کسی ایسے قلب سے اخذ کیا جائے جو صاحبِ تقویٰ کا ہو اور جس میں ذاتِ الٰہی کے سوا کچھ (موجود) نہ ہو۔ اس سے مراد وہ کلمہ نہیں جو عوام کی زبانوں پر ہے۔ بے شک (کلمے کے) الفاظ ایک ہی ہیں لیکن (باطنی) معانی میں فرق پایا جاتا ہے۔ اور جب توحید کا یہ بیج زندہ دل (مرشد کامل) سے اخذ کیا جائے تو یہ قلب کو زندہ کرتا ہے۔ پس یہی بیج کامل بیج ہوتا ہے۔ (سرّ الاسرار)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اسمِ اللہ ذات اور کلمہ توحید کی حقیقت سمجھا کر اس کی تلقین سے مردہ دلوں کو حیات بخشتے ہیں۔ طالب کو اقرار باللسان سے تصدیق بالقلب پر پہنچا کر اس کے ایمان کی تکمیل کرتے ہیں۔ کلمۂ توحید کا اصل فیض اور اثر صرف اس کے الفاظ میں نہیں بلکہ اس کے حقیقی معنوں میں پنہاں ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنی تلقین سے طالب پر کلمۂ توحید کے اصل معنی کھول دیتے ہیں جس کے بعد طالب دیدارِ الٰہی حاصل کر کے اپنی باطنی آنکھوں سے، جو آپ ہی کی مہربانی سے اپنی بصیرت حاصل کرتی ہیں، یہ دیکھنے کے لائق بن جاتا ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ''نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے۔'' آپ ہی کی مہربانی اور رہنمائی سے طالب کو مجلسِ محمدیؐ تک رسائی حاصل ہوتی ہے جہاں وہ ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ (ﷺ)'' کی حقیقی قلبی تصدیق کر کے اپنے ایمان کی تکمیل کو پہنچتا ہے۔

پس آپ مدظلہ الاقدس اپنی مہربانی اور اپنے بے پایاں فیض سے ایک طالب کو 'اَسْفَلَ سَافِلِیْن' کے مرتبے سے اٹھا کر 'اَحْسَنِ تَقْوِیْم' کے مقام تک پہنچا دیتے ہیں۔ بے شک آپ کا وجود طالبانِ مولیٰ پر اللہ کا احسانِ عظیم ہے۔ اس احسانِ عظیم کا تشکر کسی طور ممکن نہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی ذات طالبانِ مولیٰ کے لیے ایسا محور و مرکز بن جاتی ہے جس کی مقناطیسی کشش انہیں کسی بھی لمحہ آپ مدظلہ الاقدس سے جدا نہیں ہونے دیتی۔ ہر طالب اپنے اپنے مدار میں بس آپ ہی کے گرد گردش کرتا رہتا ہے جیسے کہ حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مرشد مکہ تے طالب حاجی، کعبہ عشق بنایا ھُو
وِچ حضور سدا ہر ویلے، کریئے حج سوایا ھُو
ہِک دَم میتھوں جدا نہ ہووے، دِل ملنے تے آیا ھُو
مرشد عین حیاتی باھُوؒ، میرے لُوں لُوں وِچ سمایا ھُو

مرشد مکہ، عشق کعبہ اور طالبِ مولیٰ حاجی ہے۔ ایسا طالبِ مولیٰ ہر لمحہ حضوری میں رہتا ہے اور کعبۂ عشق کا طواف کرتا رہتا ہے، یہی اس کا حج ہے۔ میرا مرشد ایک لمحہ کے لیے بھی مجھ سے جدا نہیں ہوتا اور اب تو دِل مکمل وصال چاہتا ہے۔ مرشد روح کی طرح میرے لُوں لُوں میں سمایا ہوا ہے۔ (ابیاتِ باھُوؒ کامل)

ایہہ تن میرا چشماں ہووے، تے میں مُرشد ویکھ نہ رَجّاں ھُو
لُوں لُوں دے مُڈ لکھ لکھ چشماں، ہِک کھولاں تے ہِک گجّاں ھُو
اِتنا ڈِٹھیاں صبر ناں آوے، میں ہور کتے وَل بَھجّاں ھُو
مُرشد دا دیدار ہے باھُوؒ، مینوں لکھ کروڑاں حجّاں ھُو

کاش میرا سارا جسم آنکھ بن جائے تا کہ وہ یکسو ہو کر ہر لمحہ مرشد کا دیدار کرتا رہے۔ بلکہ یہ بھی کم ہے، میری طلب تو یہ ہے کہ میرے جسم کے ہر بال میں لاکھ لاکھ آنکھیں ہوں تا کہ آنکھ جھپکتے وقت لمحہ بھر کے لئے کچھ آنکھیں اگر بند بھی ہو جائیں تو میں باقی کھلی آنکھوں سے مرشد کے دیدار میں محو رہوں۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ مرشد کے دیدار میں ہر لمحہ محو رہنا ہی طالب کے لئے کامیابی کی کلید ہے۔ اتنی آنکھوں سے دیدار کرنے کے باوجود

بھی میری طلب اور خواہش کم نہیں ہو رہی بلکہ دیدار کے لیے بے چینی اور بے قراری بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ یہی بے قراری اور بے چینی مجھے فقر کی اگلی منزل تک رسائی کی خبر دیتی ہے۔ مرشد کا دیدار تو میرے لئے کروڑ ہا حج کے برابر ہے۔ اللہ کرے یہ حالت مجھے ہمیشہ نصیب رہے۔

(ابیاتِ باھُوؒ کامل)

طریقۂ تربیت

حدیث مبارکہ ہے:

- اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِہٖ کَنَبِیٍّ فِیْ اُمَّتِہٖ

ترجمہ: مرشد اپنی قوم میں یوں ہوتا ہے جیسے نبی اپنی اُمت میں۔ (عین الفقر)

یعنی مرشد کامل اکمل اپنے مریدین کی تربیت بالکل اسی طرح سے کرتا ہے جیسے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فرمائی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مبارکہ ہے:

- میری امت کے آخری دور میں ہدایت اسی طرح پہنچے گی جیسے میں تمہارے درمیان پہنچا رہا ہوں۔ (مسلم)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طریقہ تربیت کیا تھا؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو طویل ورد اور وظائف میں مشغول فرمایا تھا؟ اس کا جواب ہمیں قرآنِ مجید کی اس آیت مبارکہ سے ملتا ہے:

- ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلاً مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ (سورۃ الجمعہ۔2)

ترجمہ: وہی (اللہ) ہے جس نے معبوث فرمایا اُمیوں میں سے ایک رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) جو پڑھ کر سناتا ہے ان کو اس کی آیات اور (اپنی نگاہِ کامل سے) ان کا تزکیۂ نفس کرتا ہے اور انہیں کتاب کا علم (علمِ لدنّی) اور حکمت سکھاتا ہے۔

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قرآنِ پاک کی تعلیم دیتے اور پھر نگاہِ کامل سے ان کا تزکیہ فرماتے تاکہ ان کے قلوب پاک ہو کر قرآن کے نور کو جذب کرنے کے اہل ہو سکیں۔ جب نفس کا تزکیہ ہو جاتا تو تصفیہ قلب خود بخود ہو جاتا اور جلوۂ حق آئینۂ دل میں صاف نظر آنے لگتا اور دل جلوۂ حق کے لیے بے قرار رہنے لگتا۔ یہ بے قراری دراصل عشقِ الٰہی کا آغاز ہے اور عشقِ حقیقی کا یہ شعلہ محبوبِ الٰہی کی نورانی صحبت کے بغیر نہیں بھڑکتا۔

حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ''ایک دفعہ مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ ملے تو انہوں نے میری خیریت پوچھی کہ اے حنظلہؓ! کیا حال ہے؟ میں نے کہا! حنظلہ منافق ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا یہ کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں ان کی محفل میں حاضر ہوتا ہوں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جنت دوزخ کا ذکر فرما رہے ہوتے ہیں تو ہمیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انہیں ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور دل میں ایمان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی یاد نہیں رہتا

اور دل اللہ کی محبت اور عشق سے لبریز ہو جاتا ہے لیکن جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ اور نظر سے ہٹ کر دنیاوی کاموں یعنی گھروں، اہل وعیال اور مال و جائیداد میں مصروف ہو جاتے ہیں تو یہ حالت نہیں رہتی۔' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ نے جب یہ سنا تو فرمایا 'بخدا میری بھی یہی حالت ہے۔' حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ وہاں سے چلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، میں نے عرض کی 'یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! حنظلہ منافق ہو گیا ہے۔' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا 'وہ کیسے؟' میں نے عرض کی ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب ہم آپ کی بارگاہ میں آپ کی نگاہ کے سامنے ہوتے ہیں تو ہمارے ایمان کی حالت کچھ اور ہوتی ہے اور جب ہم اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں تو ہمارے دل میں ایمان کی حالت وہ نہیں رہتی جو آپ کی بارگاہ میں ہوتی ہے۔' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا 'قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر تمہاری حالت ہمیشہ ایسی ہی رہے جیسی کہ میرے پاس اور میری محفل میں ہوتی ہے تو فرشتے آرام گاہوں اور راستوں میں تمہارے ساتھ مصافحہ کریں لیکن اے حنظلہ! یہ گھڑی کبھی کبھی میسر آتی ہے (یعنی یہ صرف میری صحبت میں ہی میسر آسکتی ہے)۔''

اسی طرح جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے کسی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک میں اسے اسکے اہل وعیال، مال اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں[1]'' تو یہ سن کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا ''حضور (ﷺ)! میں اپنے اندر یہ کیفیت محسوس نہیں کرتا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''کیا تم محسوس نہیں کرتے؟'' اِس خطاب سے حضرت عمرؓ کے مراتب بلند ہو گئے اور فوراً عرض کیا کہ اب محسوس کرتا ہوں۔

ایک دن آنحضرت ﷺ حضرت معاذ بن جبلؓ (یا کسی اور صحابیؓ) کو یمن کا عامل مقرر کر کے بھیج رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا ''حضور (ﷺ)! میرے اندر عامل بننے کی صلاحیت نہیں ہے۔'' آپ ﷺ نے اِن کے کندھے کو چھوا تو وہ فوراً چلا اُٹھے ''حضور (ﷺ)! اب وہ صلاحیت میں اپنے اندر محسوس کرتا ہوں۔'' یہ ہے باطنی توجہ سے تزکیۂ نفس کرنا اور روحانی مراتب بلند کرنا۔

یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہِ کامل اور صحبت کا فیض ہی تھا جس کی بدولت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں موجود تمام عیوب نہ صرف ختم ہو گئے بلکہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرتِ کاملہ کا ہی عکس بن گئے۔ تابعین نے روحانی پاکیزگی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صحبت میں رہ کر پائی اور تبع تابعین نے تابعین کی صحبت سے۔ فیضانِ نبوت کا یہ سلسلہ خلافت در خلافت اب تک جاری ہے۔ چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت تا قیامت قائم ہے اس لیے قیامت تک ہر دور میں علمائے حق، عارفین اور اولیائے کاملین آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روحانی وارث ہوتے رہیں گے۔ ان ہستیوں نے علم، اخلاق، تقویٰ، ایمان اور روحانی قوتیں وغیرہ سب کچھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ورثے میں پایا ہے۔

سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں:

- تمہارے درمیان صورتاً کوئی نبی موجود نہیں ہے کہ تم اس کی اتباع کرو۔ پس جب تم حضور نبی کریم ﷺ کے متبعین (مرشدِ کامل) کی

[1] صحیح مسلم۔44

اتباع کرو گے جو کہ حضور نبی کریم ﷺ کی حقیقی اتباع کرنے والے اور اتباع میں ثابت قدم ہیں تو گویا تم نے نبی کریم ﷺ کی اتباع کی۔ جب تم ان کی زیارت کرو گے تو گویا تم نے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی۔ (الفتح الربانی۔ مجلس 14)

❖ پس ولی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُس ولایت کا حامل ہوتا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت اور باطن کا جزو ہے اور اُس ولیٔ کامل کے پاس امانت ہوتی ہے۔ (سرّ الاسرار۔ فصل نمبر 5)

جو شخص بھی خلوصِ دل اور صدقِ نیت سے ان اولیا کرام کی صحبت میں بیٹھتا ہے، اس کے دل میں بھی وہ نور سرایت کر جاتا ہے جو انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حاصل کیا تھا اور اس کا ظاہر و باطن سنور جاتا ہے۔ اس کی زندہ مثالیں ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہیں۔ سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کی نگاہِ کامل پڑتے ہی قزاقوں کا پورا گروہ تائب ہو کر ولایت کے اعلیٰ درجات پر فائز ہو گیا۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ حضرت بشر حافی رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پہنچے تو حقیقت تک رسائی پا گئے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ حضرت بہلول دانا رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے تو امام سے بلند ہو کر ولایتِ کاملہ کے درجات پر فائز ہو گئے۔ مختصر یہ کہ اولیا کرام کی صحبت میں بیٹھنے والا کبھی خالی ہاتھ اور بے مراد نہیں رہتا۔ حدیث مبارکہ ہے:

❁ یہ وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بد بخت نہیں رہتا۔ (صحیح مسلم)

آج کل کے مادہ پرست دور میں لوگوں کے پاس اتنا وقت اور ہمت نہیں رہی کہ وہ نفسانی بیماریوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے محنت، ریاضت اور سخت مجاہدات کریں اور ورد و وظائف وغیرہ میں مصروف رہیں۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ زیادہ ورد و وظائف سے نفس پاک ہونے کی بجائے عبادات کے غرور میں مبتلا ہو کر مزید میلا اور موٹا ہو جاتا ہے۔ حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات کے مطابق تزکیۂ نفس کے لیے بہترین اور آسان ترین طریقہ ذکر اور تصور اسم اللہ ذات ہے اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اس روئے زمین پر اور مشائخ سروری قادری میں وہ واحد ہستی ہیں جو اپنے ہر طالب کو بیعت کے پہلے روز ہی سلطان الاذکار (اسمِ اعظم) ''ھُو'' عطا فرما دیتے ہیں، تصور کے لیے اسم اللہ ذات کا نقش اور ظاہری وجود کو پاک کرنے کے لیے مشق مرقومِ وجودیہ عطا فرما کر فقر کی انتہا پر پہنچنا آسان کر دیتے ہیں۔

ذکر تصور اسم اللہ دا، سلطان العاشقین کولوں جیہڑا پائے
ھُو دے تصور وچ رہے ہمیشہ، ذاتی اسم او کمائے
مشق مرقومِ وجودیہ دے نال، اپنے تن نوں او پاک کرائے
سلطان نجیب صادقاں عاشقاں نوں، اللہ دے نال ملائے

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے ان الفاظ کی عملی تفسیر ہیں:

❖ ان کی نظر سراسر نورِ وحدت اور کیمیائے عزت ہے۔ جس طالب پر ان کی نگاہ پڑ جاتی ہے وہ مشاہدۂ ذاتِ حق تعالیٰ ایسے کرنے لگتا ہے

گویا اس کا سارا وجود مطلق نور بن گیا ہو۔ انہیں طالبوں کو ظاہری ورد وظائف اور چلہ کشی کی مشقت میں ڈالنے کی حاجت نہیں ہے۔ (رسالہ روحی شریف)

لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ فقر کی انتہا تک صرف وہی طالب پہنچ سکتا ہے جس کی طلب اللہ تعالیٰ کی پہچان، دیدار اور مجلسِ محمدیؐ کی دائمی حضوری ہو۔ منافق، ریاکار، طالبِ دنیا اور طالبِ عقبیٰ (جنت کے لیے زہد وریاضت کرنے والا) اس مقام تک ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔

طالب بن کے عاجزی نال، سلطان العاشقین کول جیہڑا آ جاوے
سوہنے مرشد دا لڑ پھڑ کے، ازلی نصیبہ فقر او پا جاوے
جیہڑا تینوں بھل جاوے، شیطان مردود نوں او بھا جاوے
سلطان محمد نجیب الرحمٰن روپ اللہ دا اے، جو جانے فقرِ محمدیؐ پا جاوے

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس خود بھی شریعتِ مطہرہ کی مکمل پیروی فرماتے ہیں اور اپنے مریدین کو بھی ذکر وتصورِ اسم اللہ ذات کے ساتھ نماز، روزہ کی پابندی اور کلمہ طیب و درود شریف پڑھنے کی تلقین فرماتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس قدمِ محمدؐ پر ہونے کی بنا پر اپنے طالبوں کی تربیت بالکل اسی طرز پر فرماتے ہیں جس طرح آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فرمائی۔ آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تربیت کا آغاز دارِ ارقم سے فرمایا، انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دی، مختلف آزمائشوں سے گزارا اور مختلف قسم کی ڈیوٹیاں (ذمہ داریاں) تفویض کیں۔ غرضیکہ ظاہری و باطنی مجاہدہ کے ذریعے مختلف مراحل سے گزارنے کے دوران اپنی نگاہِ کامل سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نفوس کا تزکیہ کیا اور ان کے باطن کو منور فرمایا نہ کہ ورد و وظائف اور چلہ کشی سے۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے بھی طالبانِ مولیٰ کی باطنی تربیت کے لیے صفہ کے چبوترے کی طرز پر خانقاہ قائم فرمائی ہے جہاں دنیا بھر سے طالبانِ مولیٰ آپ مدظلہ الاقدس سے ملاقات کرنے اور آپ مدظلہ الاقدس کی ذات مبارکہ سے فیض یاب ہونے کے لیے آتے ہیں۔ کچھ طالبانِ مولیٰ بدنی ڈیوٹیاں مثلاً برتنوں اور خانقاہ کی صفائی، لنگر پکانا اور تقسیم کرنا، میگزین اور کتابوں کی کمپوزنگ، ڈیزائننگ، پرنٹنگ اور ان کی ترسیل کا کام سرانجام دیتے ہیں۔ جو طالبانِ مولیٰ کاروباری یا خاندانی مصروفیات کی بنا پر خانقاہ میں ڈیوٹی نہیں کر سکتے وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ''تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک تم اللہ کی راہ میں وہ شے خرچ نہ کرو جسے تم سب سے زیادہ عزیز رکھتے ہو'' (سورۃ آل عمران۔92) کے پیشِ نظر اپنے مال کو اللہ کے کاموں میں خرچ کرتے ہیں اور لنگر پاک یا مرشد پاک کی قائم کردہ جماعت کے کسی بھی شعبہ میں مالی تعاون کرتے ہیں جو جہاد بالمال کے زمرے میں آتا ہے۔ اس کے علاوہ پڑھے لکھے لوگ اپنی تعلیمی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر دعوت وتبلیغ کے کام میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ کچھ مضامین لکھتے ہیں اور کچھ مشائخ سروری قادری کی کتب کا عربی، فارسی اور پنجابی سے اُردو اور انگلش میں ترجمہ کر کے معرفتِ حق کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کی خدمت سرانجام دینے میں مصروف ہیں جو جہاد بالقلم ہے۔ جبکہ نوجوان طالبانِ مولیٰ کو آپ مدظلہ الاقدس نے موجودہ زمانے کے مطابق ڈیجیٹل اور سوشل میڈیا کے ذریعے اللہ کا پیغام عام کرنے میں مشغول کیا ہے تاکہ وہ دنیاوی برائیوں سے بچ کر اللہ کی طرف متوجہ رہیں۔ ظاہری طور پر طالبانِ مولیٰ ان اعمال میں مصروف ہوتے ہیں اور باطن میں ذکر وتصور اسم اللہ ذات

میں مشغول رہتے ہیں۔ اسی ظاہری و باطنی مجاہدے کے دوران آپ مدظلہ الاقدس خالص طالبوں کا اپنی نگاہِ کامل سے تزکیہ فرماتے ہیں جس کا اثر طالبانِ مولیٰ واضح طور پر اپنے باطن میں محسوس کرتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی روحانی صحبت اور نگاہ کا فیض آہستہ آہستہ طالبوں کو دنیا، نفس اور شیطان کے شکنجے سے آزاد کر کے اللہ کی راہ پر گامزن کر دیتا ہے۔

جب اسمِ اللہ ذات کی تجلیات انسان کی روح پر اثر انداز ہونا شروع ہوتی ہیں تو طالب کے ذہن میں مختلف سوالات اٹھتے ہیں جو اسے بے چین کر دیتے ہیں اور انکے جوابات اللہ کی معرفت حاصل کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ اگر طالب ان پر توجہ نہ دے تو یہی سوالات اس کی راہ میں رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنے ہر طالب کی باطنی حالت سے آگاہ ہوتے ہیں لہٰذا اس کے ذہن میں پیدا ہونے والی الجھنوں کو قرآن وحدیث اور اولیا کرام کے اقوال اور حالات وواقعات کی روشنی میں نہایت سادہ اور آسان فہم الفاظ میں سلجھا دیتے ہیں۔ کمال کی بات یہ ہے کہ آپ کی نہایت ہی مختصر مگر جامع گفتگو سے ہر طالب کی اپنے اپنے باطنی مقام کے مطابق تربیت ہو جاتی ہے اور ہر طالب کو یہی محسوس ہوتا ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس اسی کے ذہن میں اٹھنے والے سوالات کا جواب دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ مدظلہ الاقدس اپنی کتب اور ماہنامہ سلطان الفقر کے ذریعے بھی طالبانِ مولیٰ کو راہِ فقر کے متعلق علم عطا فرماتے ہیں۔ جو باتیں ظاہری گفتگو یا کتب ومضامین کے ذریعے طالب یا مرید کی سمجھ میں نہ آسکیں انہیں وہم والہام کے ذریعے طالب کے قلب میں جاگزیں کر دیتے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ ظاہر میں بھی ایسے اسباب پیدا فرما دیتے ہیں کہ طالب اللہ کی رضا کے مطابق قدم اٹھا سکے۔

جب طالب اسمِ اللہ ذات کے ذکر وتصور میں تھوڑا سا پختہ ہو جاتا ہے تو آپ مدظلہ الاقدس اسے عین الیقین سے حق الیقین کی منزل پر پہنچانے کے لیے اسمِ محمدؐ عطا فرماتے ہیں جس سے طالب کے باطن پر انتہائی خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ یوں فقر ومعرفت کی پیچیدہ باتوں کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا طالب کے لیے بہت آسان ہو جاتا ہے اور وہ طالب سے مطلوب، مسلمان سے مومن اور محبّ سے محبوب بن جاتا ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس اپنے طالبوں کے ظاہری حلیے اور رہن سہن کو تبدیل کرنے کی بجائے ان کے خیالات اور نظریات تبدیل کرتے ہیں اور ان کی توجہ دنیا سے ہٹا کر اللہ کی طرف لگا دیتے ہیں۔ آپ ظاہر کی بجائے باطن کو سنوارنے پر زور دیتے ہیں کیونکہ اللہ تک جسم کے ذریعے نہیں بلکہ باطن اور روح کے ذریعے ہی پہنچا جا سکتا ہے۔ آپ اپنی صحبت کے فیض سے طالب کی باطنی شخصیت کی نئے سرے سے ایسی احسن صورت میں تشکیل فرماتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے لائق ہو۔ اپنی صحبت کا فیض اپنے مریدین وطالبانِ مولیٰ تک پہنچانے کے لیے آپ مدظلہ الاقدس پہلے خانقاہ سروری قادری ایجوکیشن ٹاؤن میں اور اب 10 محرم الحرام 1442ھ بمطابق 30 اگست 2020ء سے مرد وخواتین طالبانِ مولیٰ سے مسجد زہراؓ اور خانقاہ سلطان العاشقین میں ہفتہ اور اتوار کو ملاقات کا اہتمام فرماتے ہیں۔

سلطان العاشقین دا آستانہ، طالباں لئی ھُو دا آشیانہ
دن ہفتہ تے اتوار، اوتھے ہوندا مرشد دا دیدار
آؤ یارو کریئے بیوپار، ہے کوئی ذکرِ ھُو دا طلبگار

صادقاں طالباں عاشقاں لئی، ہٹ جاوے نفسانی دیوار
کھل جاون اونہاں تے اسرار، جیہڑے فقر پاون لئی لٹاندے گھر بار
واہ نصیب اونہاں دا ناصرؔ ، جنہاں نوں ملیا سلطان نجیب سوہنا یار

ہر ہفتہ اور اتوار مسجدِ زہراؓ اور خانقاہ سلطان العاشقین رنگیل پور میں آپ مدظلہ الاقدس مرد وخواتین طالبوں کے مسائل سنتے ہیں اور ان کی ظاہری باطنی رہنمائی کرنے کے علاوہ تحریک دعوتِ فقر کے جاری منصوبوں (Projects) اور پروگراموں میں ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے ان کے متعلق بھی احکامات جاری فرماتے ہیں۔ کتب کے تراجم اور سوشل میڈیا کی ڈیوٹی کرنے والی خواتین طالبانِ مولیٰ سے بھی اسی ملاقات کے دوران ان کی ڈیوٹی کے متعلق گفت وشنید ہو جاتی ہے۔ جو مریدین اور طالبانِ مولیٰ دوسرے شہروں میں رہنے کی وجہ سے ہر اتوار آپ کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہو سکتے، انہیں اپنی صحبت کے فیض سے نوازنے کے لیے آپ خود ہر سال پاکستان بھر کا دورہ فرماتے اور اپنے تمام مریدین سے ملاقات فرماتے ہیں۔ جبکہ دوسرے ملکوں میں رہنے والے طالبوں کو آپ ٹیلی فون پر اپنا وقت اور صحبت عطا فرماتے ہیں۔ یعنی آپ کا کوئی بھی طالب خواہ دور ہو یا نزدیک آپ کے فیض سے محروم نہیں رہتا۔

دوسرے شہروں کے مریدین آپ مدظلہ الاقدس کی آمد پر جو اہتمام کرتے اور میزبانی کے فرائض سرانجام دیتے ہیں وہی ان کا مجاہدہ شمار ہوتا ہے اور اسی کے مطابق انہیں فیض ملتا ہے۔

سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کا فرمان ہے:

- جب میرا طالب صادق ہوتا ہے وہ میری آستین میں ہوتا ہے اور جب وہ صادق نہیں رہتا تو میں اس کی آستین میں ہوتا ہوں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ میں اسے برائیوں سے روکتا رہتا ہوں۔ آپ مدظلہ الاقدس بھی اسی صفت کے مالک ہیں کیونکہ آپ شبیہِ غوث الاعظم ہیں۔ بلا شبہ آپ اپنے طالبوں کے لیے ایک سایہ دار درخت، شفیق باپ، بہترین دوست اور محبوب استاد ہیں۔ ان کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو فراخ دلی سے درگزر فرماتے ہیں اور ان کے عیبوں کی پردہ پوشی فرماتے ہیں۔ اگر طالب سے کوئی بڑی غلطی ہو جائے اور وہ سچے دل سے توبہ کر لے تو اسے معاف فرما دیتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کا طریقہ تربیت اس قدر شفقت آمیز ہے کہ ہر طالب مرید کو یہی محسوس ہوتا ہے کہ آپ سب سے زیادہ اسی سے محبت فرماتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنے طالبوں میں دورانِ تربیت کوئی تفریق نہیں فرماتے۔ کوئی امیر ہے یا غریب، اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے یا کم تعلیم یافتہ، معاشرے میں اس کا کیا مقام ہے یہ آپ کے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتا بلکہ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصول کے مطابق آپ مدظلہ الاقدس کے لیے بھی فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس آفتاب کی طرح اپنا نورانی فیض ہر طالب پر یکساں نچھاور فرماتے ہیں بس فرق صرف اتنا ہے کہ ہر دل کی زمین اپنی خاصیت کے مطابق سیراب ہوتی اور فیض پاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو اس قدر بلند روحانی مراتب عطا فرمائے ہیں کہ ان کا اندازہ لگانا کسی کے لیے بھی ممکن نہیں لیکن آپ مدظلہ الاقدس ان سب کے باوجود خود کو ایک عام انسان ظاہر کرتے ہیں اور اپنے طالبوں کی بھی اس طرح تربیت فرماتے ہیں کہ ان میں عجز وانکساری نمایاں وصف بن کر ابھرتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں:

- عاجزی شیطان کے خلاف سب سے بڑا ہتھیار ہے۔

جب بھی کوئی آپ مدظلہ الاقدس سے فقر کا سوال سچے دل سے کرتا ہے تو اس بات سے قطع نظر کہ وہ معاشرے کے کس طبقے اور مذہب کے کس فرقے سے تعلق رکھتا ہے آپ مدظلہ الاقدس اسے کسی رنج ومشقت میں ڈالے بغیر خزانۂ فقر عطا فرما دیتے ہیں البتہ اس کے لیے بیعت ہونا ضروری ہے۔

عنایت تو دیکھو میرے کامل مرشد کی یارو کہ جس نے مجھے پل بھر میں لاھوتی بنا دیا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باب 09

دعوتِ فقر کے لیے جدوجہد

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے یہ بات شدت سے محسوس کی کہ عصر حاضر کے مذہبی علما اور نام نہاد روحانی راہنما دین کے ظاہری پہلوؤں اور ظاہری عبادات پر زیادہ زور دے رہے ہیں۔ ان کے پاس وہ باطنی علم اور علمِ معرفتِ الٰہی نہیں جس کے ذریعے وہ اللہ کے ساتھ روحانی تعلق قائم کرنا سکھا سکیں۔ دین کی روح کو نظر انداز کر کے انہوں نے امتِ مسلمہ کو ظاہری جماعتوں اور فرقوں میں تقسیم کر دیا ہے جس کے باعث بحیثیت ایک قوم کے، وہ اپنی طاقت کھو بیٹھے ہیں۔ اب وہ وقت آن پہنچا ہے کہ امتِ مسلمہ کو اسلام کی حقیقی روح اور اصل عبادات کی طرف دعوت دی جائے تا کہ وہ باطنی بیماریوں حرص، حسد، تکبر، غرور، کینہ اور بغض وغیرہ سے نجات حاصل کر کے اپنے باطن کو پاک کریں اور اپنی روحانی ترقی کے ذریعے اللہ کا قرب پائیں جس کے لیے ضروری ہے کہ راہِ فقر اختیار کی جائے۔

سلسلہ سروری قادری کی مسندِ تلقین وارشاد سنبھالنے کے بعد آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے روحانی وظاہری تمام وسائل اور طاقت اُمتِ مسلمہ کی باطنی اصلاح کی خاطر صَرف کر دیئے تا کہ انہیں دنیا کی مضبوط اور بہترین قوم بنایا جا سکے۔ دینِ اسلام کی حقیقی روح 'فقر' کو طالبانِ مولیٰ کے لیے آسان بنانے اور تمام امتِ مسلمہ کو اس کی طرف راغب کرنے کے لیے آپ مدظلہ الاقدس نے جو باطنی وظاہری اقدامات اٹھائے ان کی تفصیل پیشِ خدمت ہے:

روحانی و باطنی اقدامات اور کمالات

راہِ فقر باطن کی راہ ہے اور باطن ہی حقیقت ہے۔ جب تک باطن درست نہیں ہوتا ظاہر کبھی ٹھیک نہیں ہوتا۔ باطنی دُرستی کے بغیر جو ظاہر آراستہ اور نیک نظر آئے وہ محض منافقت اور ریاکاری ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ كُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِلظَّاهِرِ فَهُوَ بَاطِلٌ

ترجمہ: ہر وہ باطن جو ظاہر کے مخالف ہو، باطل ہے۔

ایک انسان کی بھلائی مقصود ہو یا پورے معاشرے کی، جب تک اندر سے دُرستی نہیں ہوگی ظاہری دُرستی ممکن ہی نہیں اور اگر اتفاقاً ہو بھی جائے تو وقتی اور عارضی ہوگی کیونکہ بہرحال ہر ایک کے باطن کو ہی ظاہر ہونا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عرب معاشرے کی اصلاح کے لیے پہلے اپنی نگاہِ کرم سے ان کا تزکیہ نفس کر کے ان کے باطن سنوارے اور پھر ان کے ظاہر میں انقلاب لے آئے۔ کسی بھی معاشرے کو فلاحی ریاست (welfare state) بنانے کا نبویؐ طریق یہی ہے اور یہی بہترین راستہ بھی ہے۔ اس مقصد کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ابتدائی تیرہ چودہ سالوں میں زیادہ عبادات فرض نہ فرمائیں بلکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ تمام مکی سورتوں میں اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے صحابہؓ کو اپنے اسم 'اللہ' کا زیادہ سے زیادہ ذکر کرنے کا حکم دے رہا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✦ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ○ (سورۃ العلق۔01)

ترجمہ: پڑھ اپنے ربّ کے نام (اسم اللہ) سے جس نے خلق کو پیدا کیا۔

✦ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ○ (سورۃ مزمل۔8)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کے نام (اسم اللہ) کا ذکر کرو اور سب سے الگ ہو کر اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

✦ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ○ (سورۃ الاعلیٰ۔1)

ترجمہ: اپنے ربّ کے نام (اسم اللہ) کی تسبیح بیان کرو جو سب سے اعلیٰ ہے۔

انسانِ کامل کی روحانی طاقت کی حامل نگاہ کے ساتھ ساتھ ذکر اسم اللہ ہر انسان کے باطن کو درست کرنے کا اصل طریقہ ہے اور باطنی درستی، ظاہری بہتری کی آئینہ دار ہے۔ جب معاشرے کا ہر شخص باطنی اور ظاہری طور پر بہتر ہو جائے گا تو پورا معاشرہ فلاح کی راہ پر گامزن ہو جائے گا۔

تمام سروری قادری مشائخ طالبانِ مولیٰ کے باطن کی درستی اور تزکیۂ نفس کے لیے نبویؐ طریق ہی استعمال کرتے ہیں۔ گزشتہ تمام ادوار میں، سوائے سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؓ کے دور کے، یہ راستہ صرف چنے ہوئے خاص طالبانِ مولیٰ کے لیے مخصوص تھا اور عام مسلمانوں سے مخفی رکھا جاتا تھا۔ اس کی وجہ بنیادی طور پر یہی ہے کہ مسلمان حبِ دنیا، مادہ پرستی اور فرقہ پرستی میں اس قدر گم ہو گئے کہ کوئی اس راہ کا طالب رہ ہی نہیں گیا۔ جب حق کو تلاش کرنے والے ہی نہ رہے تو حق نے بھی خود کو چھپا لیا۔ اولیا اللہ باطنی نعمتیں چھپانے نہیں، بانٹنے کے لیے دنیا میں آتے ہیں لیکن کوئی طلبگار ہی نہ ہو تو کس کو دیں! اقبالؒ بھی اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے بانگِ درا میں فرماتے ہیں:

جلوۂ طور تو موجود ہے، موسیٰؑ ہی نہیں

البتہ روحانی سلاسل مخفی طور پر ہمیشہ جاری و ساری رہے ہیں اور صادق طالبانِ مولیٰ اپنی روح کی پیاس بجھانے اور باطن کی آراستگی کے لیے ہمیشہ اولیا کرام کی بارگاہوں کا رخ کرتے رہے اور ان سے فیض یاب ہوتے رہے ہیں۔

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ کا فقر و تصوف کی تاریخ میں یہ سب سے بڑا کارنامہ (contribution) ہے کہ آپؒ نے اسم اللہ ذات کے فیض کو خاص طالبانِ مولیٰ تک محدود رکھنے کی بجائے اسے عوام الناس پر کھول دیا۔ آپؒ سے پہلے اولیا کا اصول تھا

''اسمِ اعظم کو بتانا حرام ہے'' لیکن آپؒ نے یہ اصول الٹ دیا اور تعلیم دی ''اسمِ اعظم کو چھپانا حرام ہے۔'' یعنی اب ہر مسلمان کو کھلے عام اسمِ اعظم اسمِ اللہ ذات کے ذکر و تصور کے ذریعے لقائے الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کی دعوت دی جا رہی ہے۔ اقبالؒ نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

چھپایا حسن کو اپنے کلیمؑ اللہ سے جس نے وہی ناز آفریں ہے جلوہ پیرا نازنینوں میں (بانگِ درا)

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کی ترتیب اور طریقہ یہ رہا کہ آپ پہلے عام انسان کو اپنی توجہ سے طالبِ مولیٰ بناتے اور پھر قرب و دیدارِ الٰہی عطا فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اسی ترتیب کو آپ کے محبوب اور روحانی و حقیقی وارث سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس آگے بڑھا رہے اور طالبانِ مولیٰ کے لیے مزید آسانیاں پیدا کر رہے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس راہ کی طرف مائل ہوں اور اپنا مقصدِ حیات پا کر بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو سکیں۔ بے شک آپ مدظلہ الاقدس کا وجود مومنوں پر اللہ کا احسان ہے۔ ذیل میں آپ مدظلہ الاقدس کی ان روحانی و باطنی کاوشوں کا تذکرہ کیا جا رہا ہے جو آپ نے راہِ فقر کو عام مسلمانوں کے لیے آسان بنانے کے لیے کیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس راہ کی طرف مائل ہوں، عام مسلمان تزکیہ نفس کے بعد مومن کے درجے تک پہنچے، تمام اُمتِ مسلمہ کو دینِ حنیف کی حقیقت معلوم ہو اور وہ اس حقیقی دین کی پیروی کر کے نہ صرف آخرت میں سرخرو ہو بلکہ اس دنیا میں بھی ایک مضبوط قوم اور خیر الامم[1] بن کر ظاہر ہو۔

فیضِ اسمِ اللہ ذات

اس مادہ پرستی کے دور میں طالبانِ مولیٰ کی نایابی کے باعث سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد پاک کی اس ترتیب کو جاری کیا ہے کہ پہلے عام انسان کو طالبِ مولیٰ بنایا جائے پھر قرب و دیدارِ الٰہی عطا کیا جائے۔ بظاہر تو یہ آسان سی بات لگتی ہے لیکن اس کے لیے کس قدر جدوجہد درکار ہے اس کا اندازہ مرشد کامل ہی کو ہو سکتا ہے۔ عوام الناس پر اسمِ اللہ ذات کا فیض عام کر کے ان پر تو آپ مدظلہ الاقدس نے احسان کیا لیکن ہر طرح کے طالب کو صراطِ مستقیم پر چلانا اور سیدھی راہ پر رکھنا اتنا آسان نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پہلے زمانے میں صرف اصل اور ازلی طالبانِ مولیٰ کو ہی اسمِ اللہ ذات عطا کیا جاتا تھا۔ یہ صرف آپ مدظلہ الاقدس کا ہی فیض اور کمال ہے کہ ہر طرح کا نفس اور فطرت رکھنے والا انسان آپ کی بارگاہ میں آتے ہی باادب طالبِ مولیٰ بن جاتا ہے اور پھر آپ اسے اپنی شفیق ذات کے زیرِ سایہ اسمِ اللہ ذات کی حقیقت تک پہنچاتے ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس نے اسمِ اللہ ذات کی حقیقت اپنی تصنیف 'حقیقت اسمِ اللہ ذات' میں انتہائی تفصیل کے ساتھ بیان فرما دی ہے تاکہ طالبانِ مولیٰ اس کے کمالات اور فیوض و برکات سے واقف ہوں اور اس کے ذکر و تصور کے ذریعے قرب و لقائے الٰہی حاصل کر سکیں۔

---

[1] تمام امتوں سے بہترین امت

آپ مدظلہ الاقدس فقر وتصوف کی تعلیمات پر مبنی اپنی شاہکار تصنیفِ لطیف شمس الفقرا میں فرماتے ہیں:

اسم اللہ ''اسمِ ذات'' ہے اور ذاتِ سبحانی کے لیے خاص الخاص ہے۔ علمائے راسخین کا قول ہے کہ یہ اسم مبارک نہ تو مصدر ہے اور نہ مشتق یعنی یہ لفظ نہ تو کسی سے بنا ہے نہ ہی اس سے کوئی لفظ بنتا ہے اور نہ اس اسمِ پاک کا مجازاً اطلاق ہوتا ہے جیسا کہ دوسرے اسما مبارک کا کسی دوسری جگہ مجازاً اطلاق کیا جاتا ہے۔ گویا یہ اسمِ پاک کسی بھی قسم کے اشتراک اور اطلاق سے پاک، منزّہ و مبرّا ہے۔ اللہ پاک کی طرح اسمِ اللہ بھی احد، واحد اور لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ہے۔

یہ اللہ کا ذاتی نام ہے جس کے وِرد سے بندے کا اپنے ربّ سے خصوصی تعلق قائم ہوتا ہے۔ یہ اسم پاک قرآنِ پاک میں چار ہزار مرتبہ آیا ہے۔ عارف باللہ فقرا کے نزدیک یہی اسمِ اعظم ہے۔ یہ نام تمام جامع صفات کا مجموعہ ہے کہ بندہ جب اللہ کو اس نام سے پکارتا ہے تو اس میں تمام اسمائے صفات بھی آ جاتے ہیں گویا وہ ایک نام لے کر اسے محض ایک نام سے نہیں معناً تمام اسمائے صفات کے ساتھ پکار لیتا ہے۔ یہی اس اسم کی خصوصیت ہے جو کسی اور اسم میں نہیں ہے۔ امام رازی رحمتہ اللہ علیہ نے اس نکتہ کی وضاحت بہت خوبصورت الفاظ میں کی ہے:

''بے شک جب تُو نے اللہ تعالیٰ کو صفتِ رحمت کے ساتھ پکارا یعنی رحمٰن یا رحیم کہا تو اس صورت میں تُو نے صفتِ رحمت کا ذکر کیا صفتِ قہر کا نہیں، یونہی صفتِ علم کے ساتھ 'یا علیم' کہہ کر پکارا تو صرف صفتِ علم کا ذکر کیا صفتِ قدرت کا نہیں لیکن جب تُو نے اللہ کہا تو گویا تمام صفات کے ساتھ اسے پکار لیا کیونکہ اللہ ہوتا ہی وہ ہے جو تمام صفات سے متصف ہو۔'' (تفسیر کبیر۔ جلد 1۔ ص 85)

آپ مدظلہ الاقدس مزید فرماتے ہیں:

جب انسان اللہ تعالیٰ کو اس کے ذاتی نام یعنی اسمِ اللہ ذات سے یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی ذات (جو اسکی تمام صفات و اسما کی جامع ہے) سے اس کی طرف تجلّی فرماتا ہے جس سے ذاکر اللہ تعالیٰ کے ذاتی اَنوار کا اپنے اندر مشاہدہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے ذاتی جلوے اور دیدار سے مشرف ہوتا ہے اور ذاکر کا وجود اللہ تعالیٰ کے ذاتی اَنوار (جو تمام صفات کے جامع ہیں) سے منوّر ہو جاتا ہے۔

اسمِ اللہ ذات اپنے مسمّٰی ہی کی طرح یکتا، بے مثل اور اپنی حیرت انگیز معنویت و کمال کی وجہ سے ایک منفرد اسم ہے۔ اس اسم کی لفظی خصوصیت یہ ہے کہ اگر اس کے حروف کو بتدریج علیحدہ کر دیا جائے تو پھر بھی اس کے معنی میں کوئی تبدیلی نہیں آتی اور ہر صورت میں اسمِ اللہ ذات ہی رہتا ہے۔ اسم اللہ کا پہلا حرف 'ا' ہٹا دیں تو لِلّٰہ رہ جاتا ہے جس کے معنی ہیں ''اللہ کے لئے'' اور یہ بھی اسمِ ذات ہے۔ قرآنِ مجید میں ہے:

✦ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (سورۃ البقرہ۔ 284)

ترجمہ: اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔

اگر اس اسم پاک کا پہلا 'ل' ہٹا دیں تو لَہٗ رہ جاتا ہے جس کے معنی ہیں ''اس کے لئے'' اور یہ بھی اسمِ ذات ہے۔ جیسے ارشادِ ربانی ہے:

✦ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۭ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (سورۃ التغابن۔ 1)

ترجمہ: اسی کے لیے بادشاہت اور حمد و ستائش ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اور اگر دوسرا 'ل' بھی ہٹا دیں تو ھُو رہ جاتا ہے جو اسمِ ضمیر ہے اور اس کے معنی ہیں ''وہ''۔ یہ بھی اسمِ ذات ہے جیسے کہ قرآنِ مجید میں ہے:

✦ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ (سورۃ الحشر۔22)

ترجمہ: وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر ھُو (ذاتِ حق تعالیٰ)۔

ذاتِ باری تعالیٰ کی طرح اس کا اسم بھی نُور ہے۔ قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✦ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (سورۃ النور۔35)

ترجمہ: اللہ (اسم اللہ ذات) آسمانوں اور زمین کا نُور ہے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❖ اسی نور سے کُل مخلوقات نے ظہور پایا اور یہی نور تمام مخلوقات کا رزق بنا۔ (مجالستہ النبیؐ)

اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کو اسمِ اللہ ذات کی صورت میں ظاہر فرمایا جس سے نورِ محمدی کی تخلیق فرمائی پھر نورِ محمدی سے تمام مخلوقات کی ارواح کو پیدا کیا گیا اور انسانی ارواح کا رزق اسمِ اللہ ذات کا نور ہے۔ اللہ کے بندے جب اللہ کا دیدار، معرفت اور وصال چاہتے ہیں تو یہ دیدار، وصال اور معرفت صرف اسمِ اللہ ذات کی صورت میں ممکن ہے کیونکہ اسمِ اللہ کی صورت میں ذات کے اظہار سے پہلے اللہ کی صورت اور ماہیت کو سمجھنا اور پہچاننا کسی انسان کے لیے سوائے خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ممکن نہیں کیونکہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اللہ کی اس صورت کا دیدار اور قرب حاصل کرنے والے ہیں۔ اللہ کی معرفت، دیدار اور وصال کے لیے راہِ فقر اختیار کر کے اسمِ اللہ ذات کا تصور اور ذکر ضروری ہے۔ جب ذکر و تصور اسمِ اللہ ذات سے ارواح کو ان کا رزق مل جاتا ہے تو ان کو وہ قوت و بصیرت حاصل ہو جاتی ہے جس سے وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھتی ہیں۔ (شمس الفقرا، حقیقت اسم اللہ ذات)

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اسمِ اللہ ذات کی شان اور حقیقت ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:

❖ اسمِ اللہ ذات عین ذات ہے۔ (عین الفقر)

❖ اسمِ اللہ راہبر است در ہر مقام از اسمِ اللہ یافتند فقرش تمام

ترجمہ: اسمِ اللہ ذات طالبانِ مولیٰ کی ہر مقام پر راہنمائی کرتا ہے اور اسم اللہ ذات سے ہی وہ کامل فقر کے مراتب پر پہنچتے ہیں۔ (محک الفقر کلاں)

❖ سن! چاروں الہامی کتابیں یعنی توریت، زبور، انجیل اور اُمّ الکتاب یعنی قرآنِ پاک اسمِ اللہ ذات کی شرح ہیں۔ اسمِ اللہ کیا ہے؟ عین اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو بے چون و بے چگون اور بے مثل و بے شبہ ہے۔

✦ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ (سورۃ اخلاص۔1)

ترجمہ: (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما دیجیے) کہ اللہ یکتا ہے۔

❖ جو بھی اسمِ اللہ کا ذکر کرتا اور اسے یاد رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے۔ اسمِ اللہ ذات کو پڑھنے اور اس کا ذکر کرنے سے

(ذاکر پر) علمِ لدنّی[1] کھل جاتا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

✦ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (سورۃ البقرہ۔31)

ترجمہ: اور ہم نے آدم کو کُل اسما کا علم عطا کیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✦ مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ (سورۃ الانعام۔121)

ترجمہ: جس چیز پر اسمِ اللہ نہیں پڑھا جاتا بے شک وہ چیز فاسق ہے۔

جان لے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسمِ اللہ کی برکت سے عرش و کرسی اور لوح و قلم سے بالاتر قَابَ قَوْسَيْنِ کے مقام پر پہنچے جہاں اللہ اور ان کے درمیان کوئی حجاب نہ تھا اور اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے کیونکہ اسمِ اللہ دونوں جہانوں کی چابی ہے۔ سات آسمانوں اور سات زمینوں کا بغیر کسی ستون کے قائم رہنا بھی اسمِ اللہ کی ہی برکت سے ممکن ہے۔ تمام پیغمبروں کو پیغمبری اسمِ اللہ کی بدولت ملی اور اسمِ اللہ کی ہی برکت سے انہیں کفار سے نجات اور ان پر فتح حاصل ہوئی کیونکہ انہوں نے کہا اَللّٰهُ مُعِيْنُ (اللہ ہی ہمارا مددگار ہے)۔ (عین الفقر)

✤ بندے اور مولیٰ کے درمیان وسیلہ اسمِ اللہ ہے۔ تمام اولیا، غوث، قطب اور اہلِ اللہ کو ذکر، فکر، الہام مذکور، استغراقِ توحید، مراقبہ اور کشف و کرامات کے سب مراتب اسمِ اللہ کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔ ذکرِ اسمِ اللہ سے اس قدر علمِ لدنّی کھلتا ہے کہ کوئی دوسرا علم پڑھنے کی حاجت نہیں رہتی۔

✤ ہر کرا باسم اللہ شد قرار ہر چہ باشد غیر اللہ زان فرار

ترجمہ: جسے اسمِ اللہ ذات کے ساتھ قرار نصیب ہو جاتا ہے وہ ہر غیر اللہ سے چھٹکارا حاصل کر لیتا ہے۔ (عین الفقر)

✤ بعض طالبوں کو تصورِ اسمِ اللہ ذات سے محبت و معرفت اور مشاہدۂ انوار مراقبے میں حاصل ہوتا ہے اور وہ انوارِ الٰہی میں غرق ہو کر عین بعین دیدارِ الٰہی کرتے ہیں۔ ایسے مراقبے میں آنکھیں تو بند ہوتی ہیں لیکن قلب خونِ جگر نوشی کی حالت میں ہوتا ہے اور عین بعین ذات کو دیکھتا ہے۔ ایسے صحیح صاحبِ مراقبہ کو چاہیے کہ مراقبے سے ہرگز سر نہ اُٹھائے کیونکہ اس کا مراقبہ اسے محرمِ اسرارِ پروردگار بناتا ہے اور اسے یقین و اعتبار کے مراتب تک پہنچاتا ہے۔ بعض کو تصورِ اسمِ اللہ ذات سے معرفت و محبت کا مشاہدہ اور باعیان معراج نصیب ہو جاتی ہے جس سے وہ لاھوت لامکان میں ساکن ہو کر سب کچھ عین دیکھتے ہیں۔ (نور الہدیٰ کلاں)

✤ جب روزِ محشر لوگوں کی نیکی اور بدی کا حساب ہوگا تو جس کے دل پر اسمِ اللہ نقش ہوگا یا جس نے ایک مرتبہ بھی سچے دل سے اسمِ اللہ کا ذکر کیا ہوگا، اگر اس کے گناہ آسمانوں اور زمینوں کے چودہ طبقات کے برابر بھی ہوئے تو اسمِ اللہ کی برکت سے ترازو کا نیکیوں والا پلڑہ وزنی ہو جائے گا۔ یہ دیکھ کر فرشتے پکاریں گے کہ اے اللہ! اس شخص کی کونسی نیکی کی وجہ سے ترازو کا پلڑہ بھاری ہو گیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ بندہ

---

[1] علمِ لدنّی وہ الہامی و باطنی علم ہے جو اللہ بغیر کسی واسطے کے اپنے خاص بندے کے قلب پر القا کرتا ہے۔

میرا طالب ہے اور یہ ہمیشہ اسمِ اللہ میں غرق رہتا تھا۔ اے فرشتو! تم اہلِ حجاب ہو کیونکہ تم عبادتِ حق اور اسمِ اللہ کی حقیقت سے ناواقف ہو۔ میں ان کے ساتھ ہوں (جو ذکرِ اسمِ اللہ کرتے ہیں) اور وہ میرے ساتھ ہیں جبکہ تم (اسمِ اللہ سے) بیگانے ہو۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ (عین الفقر)

❖ اسمِ اللہ کی شان یہ ہے کہ اگر کوئی تمام عمر روزہ، نماز، حج، زکوٰۃ، تلاوتِ قرآنِ پاک اور دیگر عبادات میں مصروف رہے یا عالم و معلم بن کر اہلِ فضیلت میں سے ہو جائے مگر اسمِ اللہ اور اسمِ محمدؐ سے بے خبر رہے اور ان اسما مبارک کا ذکر نہ کرے تو اس کی زندگی بھر کی عبادت ضائع اور برباد ہو گئی اور اسے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ (عین الفقر)

❖ فقہ کا ایک مسئلہ سیکھنا ایک سال کی عبادت کے ثواب سے بہتر ہے کیونکہ مسائلِ فقہ سیکھنا اسلام کی بنیاد ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہو کر ذکر اللہ کے ساتھ لیا گیا ایک سانس ہزار مسائلِ فقہ سیکھنے کے ثواب سے افضل ہے۔ (عین الفقر)

❖ اَللہ، لِلّٰہ، لَہٗ اور ھُو اسمِ اعظم یعنی اسمِ اللہ ذات ہیں۔ (عین الفقر)

❖ جسے بھی تقویٰ نصیب ہوا اسمِ اللہ ذات ہی سے ہوا۔ اسمِ اللہ ذات سے چار اسم ظاہر ہوتے ہیں: اوّل اسمِ اللہ جس کا ذکر بہت ہی افضل ہے۔ جب اسمِ اللہ سے 'ل' جدا کیا جائے تو یہ اسمِ لِلّٰہ بن جاتا ہے اور اسمِ لِلّٰہ کا ذکر فیضِ الٰہی ہے۔ جب اسمِ لِلّٰہ کا پہلا 'ل' جدا کیا جائے تو یہ اسمِ لَہٗ بن جاتا ہے اور اسمِ لَہٗ کا ذکر عطائے الٰہی ہے۔ جب دوسرا 'ل' بھی جدا کر دیا جائے تو یہ 'ھُو' بن جاتا ہے اور اسمِ ھُو کا ذکر عنایتِ الٰہی ہے۔ چنانچہ فرمانِ حق تعالیٰ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ترجمہ: نہیں کوئی معبود سوائے ھُو (ذاتِ حق تعالیٰ) کے۔ (سورۃ البقرہ۔255) اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ (محک الفقر کلاں)

اس جدید دور میں عام مسلمانوں کے پاس طویل مجاہدوں اور ریاضت کے لیے وقت نہیں اور اللہ کے عاشق بھی جلد از جلد اللہ تک پہنچنا چاہتے ہیں لہٰذا سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اسمِ اللہ ذات کے فیض کی اس راہ کو طالبانِ مولیٰ کے لیے آسان ترین بنانے کے لیے انقلابی اقدامات اٹھائے ہیں۔ گزشتہ ادوار میں طالبوں اور مریدوں کو اسمِ اللہ ذات چار منازل میں ترتیب وار عطا کیا جاتا تھا یعنی اَللہ، لِلّٰہ، لَہٗ اور ھُو۔ طالب درجہ بدرجہ ان منازل سے گزرتا اور ساتھ ساتھ قربِ الٰہی میں بھی ترقی کرتا۔ اس عمل میں کافی عرصہ بھی لگ جاتا تھا اور جو طالب پہلی منزل پار نہ کر پاتا وہ اگلی منزل پر بھی پہنچ نہ پاتا تھا۔ اس طرح بہت سے طالب اپنی طلب میں ناقص ہونے کی وجہ سے ابتدائی منازل پار نہ کر سکتے اور 'ھُو' تک کبھی پہنچ ہی نہ پاتے تھے۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے صرف چند خاص الخاص طالبانِ مولیٰ کو ذکر ''ھُو'' عطا فرمایا اور اپنی زندگی میں ہی اپنے محرمِ راز اور روحانی وارث سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو طالبانِ مولیٰ کو ذکرِ ھُو عطا کرنے کی اجازت دے دی۔ مسندِ تلقین وارشاد سنبھالتے ہی آپ مدظلہ الاقدس نے راہِ فقر میں یہ انقلاب پیدا کیا کہ ذکر اسمِ اللہ ذات کی چار منازل سے گزارنے کی بجائے آپ مدظلہ الاقدس اپنے ہر مرید کو بیعت کرتے ہی ذکرِ 'یاھُو' عنایت کر کے اسے یک دم بارگاہِ الٰہی کی حاضری کے لائق بنا دیتے ہیں۔ بیشک یہ آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہِ ربوبیت میں انتہائی قرب اور اعلیٰ مقام کی نشانی اور دلیل ہے کیونکہ جو ذات جتنی قربِ الٰہی کے مقام پر ہو گی وہ اتنی ہی جلد اپنے طالبوں کو قربِ خداوندی دلانے کی

استطاعت رکھتی ہے۔

'ھُو' سلطان الاذکار ہے۔اس کی تجلّیات سب سے تیز اثر رکھتی ہیں۔ایک نووارد طالب کے لیے انہیں سہنا قطعاً آسان نہیں ہے۔یہ صرف اس کے کامل مرشد کا کمال ہے جو خود اس کو یہ تجلیات برداشت کرنے کے لائق بناتا ہے۔ہر پل خود اس کے گرد حصار کی طرح رہ کر ھُو کی ان تجلیات کو اس پر سہل اور لطیف بنا دیتا ہے۔سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❖ ابتدا ھُو انتہا ھُو ہر کہ با ھُو می رسد عارفِ عرفان شود ہر کہ با ھُو 'ھُو' شود

ترجمہ: ابتدا بھی ھُو ہے اور انتہا بھی ھُو ہے۔جو کوئی ھُو تک پہنچ جاتا ہے وہ عارف ہو جاتا ہے اور ھُو میں فنا ہو کر 'ھُو' بن جاتا ہے۔(عین الفقر)

❖ جس کے وجود میں اسم ھُو کی تاثیر پیدا ہوتی ہے اُسے ھُو سے انس ہو جاتا ہے اور پھر وہ غیر ماسوی اللہ تمام لوگوں سے وحشت کھاتا ہے۔(عین الفقر)

❖ ذکرِ ھُو کرتے کرتے جب ذاکر کے وجود پر اسمِ ھُو غالب آ کر اُسے اپنے قبضے میں لے لیتا ہے تو اس کے وجود میں ھُو کے سوا کچھ نہیں رہتا۔(محک الفقر کلاں)

شیخِ اکبر محی الدین ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ ذکرِ ھُو کے بارے میں فرماتے ہیں:

✲ 'ھُو' عارفین کا آخری اور اعلیٰ ترین ذکر ہے۔(فتوحاتِ مکیہ۔جلد دوم، باب پنجم)

سیّد عبدالکریم بن ابراہیم الجیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

✲ ھُو اسمِ اعظم ہے اور اسمِ اللہ سے اخصّ ہے۔(انسانِ کامل)

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❖ ھُو سلطان الاذکار ہے اور جو ھُو میں فنا ہو کر ھُو ہو گیا وہی سلطان ہے۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ ھُو کے بارے میں فرماتے ہیں:

❖ منم کہ طوافِ حرم کردہ ام بتے بہ کنار منم کہ پیش بتاں نعرہ ہائے ھُو زدہ ام (پیامِ مشرق)

ترجمہ: میں وہ ہوں جس نے (خواہشاتِ نفس و دنیا کا) بُت دِل میں رکھ کر کعبہ کا طواف کیا اور وہ بھی میں ہی ہوں جس نے بتوں (ظاہری مذہبی راہنماؤں) کے سامنے ھُو کا نعرہ لگایا ہے یعنی اندھوں کے سامنے ھُو کے راز کو کھولا ہے۔

❖ ہر کہ پیمان با ھُو الموجود بست گردنش از بند ہر معبود رست (رموزِ بیخودی)

ترجمہ: جس نے حاضر و موجود ھُو کے ساتھ پیمان باندھ لیا (یعنی ھُو میں فنا ہو کر ھُو ہو گیا) وہ زندہ جاوید ہو گیا اور اس کی گردن ہر غلامی سے آزاد ہو گئی۔

'ھُو' تک پہنچنا ہی درحقیقت اللہ تک پہنچنا ہے۔ذکر 'ھُو' کی تجلیات میں نفس فنا ہو جائے تو انسان کی ذات میں 'ھُو' ظاہر ہو جاتا ہے۔ھُو تک

پہنچنا ہی اصل کمال ہے اور طالب کو اس کمال تک پہنچانا ہمارے مرشدِ کامل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا کمال ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنے مرشد پاک کی وصیت اور حکم کے مطابق طالبوں کو براہِ راست آخری اور انتہائی ذکر 'یاھُو' عطا کرتے ہیں جو یقیناً آپ مدظلہ الاقدس کی قابلیت اور اس صلاحیت کی دلیل ہے کہ آپ اپنے طالبوں کو اس انتہائی مقام پر بآسانی پہنچا سکتے ہیں۔

اسمِ اللہ ذات کے فیض کو عام کرنے کے لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی جدوجہد طویل، صبر آزما اور لائقِ صد تحسین ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے کئی بار پورے پاکستان میں سفر کیا اور ہر شہر میں طالبانِ مولیٰ کو بیعت فرما کر اور بغیر بیعت کے بھی ذکر و تصور اسمِ اللہ ذات عطا فرمایا۔ پاکستان سے باہر بھی ساری دنیا سے طالبانِ مولیٰ آن لائن بیعت اور بغیر بیعت کے ذکر و تصور اسمِ اللہ ذات آپ مدظلہ الاقدس سے حاصل کر رہے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اسمِ اللہ ذات کے فیض کو عام کرنے کے لیے پندرہ ہزار سے زائد کتب 'حقیقت اسمِ اللہ ذات' اور 'مرشد کامل اکمل' چھپوا کر مفت تقسیم کیں اور ان گنت سونے کے اسمِ اللہ ذات اور سنہرے پرنٹڈ (Printed) اسمِ اللہ ذات طالبانِ مولیٰ کو عطا کیے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی زیرِ نگرانی انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے ذریعے بھی دنیا بھر میں تمام مسلمانوں کو ذکر و تصور اسمِ اللہ ذات حاصل کرنے کی دعوت دی جا رہی ہے۔ اسمِ اللہ ذات کے فیض کو دنیا بھر میں عام کرنے کے لیے آپ مدظلہ الاقدس کی یہ خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔

حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے ''سخی وہ ہے جو چل پھر کر اسمِ اللہ ذات اور دیدارِ الٰہی کا فیض تقسیم کرے۔'' اور آپ مدظلہ الاقدس کی سخاوت بے انتہا ہے کہ آپ کم استعداد کے طالب کی استطاعت کو بھی اپنے فیض سے بڑھاتے اور اسے اس کی استعداد سے بڑھ کر فیضِ اسمِ اللہ ذات عطا فرماتے ہیں۔

فیض اسمِ محمدؐ

سلطان الاذکار 'ھُو' کے فیض کو عوام الناس میں عام کرنے کے ساتھ ساتھ اسمِ محمدؐ کے فیض کو عام کرنے کا سہرا بھی صرف اور صرف سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے سر ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے مرشد پاک سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہزاروں لاکھوں مریدوں میں سے اسمِ محمدؐ کا تصور صرف آپ مدظلہ الاقدس کو ہی عطا فرمایا اور دنیا سے ظاہری طور پر پردہ فرمانے سے قبل آپ مدظلہ الاقدس سے فرمایا:

- اب اسمِ اللہ ذات اور اسم محمدؐ تمہارے حوالے ہیں۔ ان کے فیض کو عام کرنا اب تمہاری ذمہ داری ہے۔ (سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ حیات و تعلیمات)

اپنے مرشد پاک کی اسی وصیت پر عمل کرتے ہوئے آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے طالبوں پر اسم محمدؐ کا فیض بھی کھول دیا ہے۔ اسم محمدؐ کے اسرار و رموز، فیوض و برکات اور اثرات بیان کرتے ہوئے آپ مدظلہ الاقدس اپنی حقائق و تعلیماتِ فقر پر مبنی تصنیفِ مبارکہ 'شمس الفقرا' میں

فرماتے ہیں:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ظاہری حیاتِ مبارک میں صحابہ کرامؓ نے معرفتِ الٰہی کی تمام منازل اور مراتب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرہ مبارک کے دیدار اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قرب ونگاہِ کامل کی توجہ سے حاصل کیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے بعد آنے والے طالبانِ مولیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسمِ مبارک کے توسط اور برکت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس تک باطنی رسائی حاصل کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کرم وتاثیر سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مہربانی اور ساتھ کے بغیر آج تک نہ کوئی اللہ تک پہنچ پایا ہے نہ پہنچ پائے گا۔ جب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہ کی توجہ حاصل نہ ہو، روح نہ زندگی پاتی ہے اور نہ وصال ومعرفتِ الٰہی۔ موجودہ زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہِ کامل سے فیض یاب ہونے کا ذریعہ ذکر وتصور اسم اللہ اور اسمِ محمدؐ ہے جو طالب کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس میں لے جاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے اصحابؓ کا ساتھ نصیب کرتا ہے۔ اس مجلس میں صبر واستقامت، ادب وحیا اور مکمل اطاعت وپیروی کے ساتھ دنیاوی تعلقات کو باطنی طور پر قطع کر کے مستقل حاضری کے بعد ہی ایک طالب اس لائق بنتا ہے کہ اسے محبوبیت کے مراتب حاصل ہوں اور اللہ کی معرفت ووصال نصیب ہو۔

اللہ کے بے شمار صفاتی نام ہیں لیکن اسم اللہ اس کا ذاتی نام ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھی بے شمار صفاتی نام ہیں لیکن اسمِ محمدؐ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذاتی نام ہے۔ جس طرح اسم ''اللہ'' اللہ کے تمام ناموں میں سب سے زیادہ قوت والا اسم ہے اسی طرح اسمِ محمدؐ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام ناموں میں سب سے زیادہ اثر اور قوت رکھنے والا اسم ہے۔

اسمِ محمدؐ کا ظہور اس وقت ہوا جس وقت انوارِ الٰہیہ اور تجلیاتِ نورِ محمدی کے سوا کسی شے کا ظہور نہ ہوا تھا اس لیے اسمِ محمدؐ خود بھی منبع انوار وتجلّیات ہے اور معجزانہ شان کا حامل ہے۔ ظہورِ ذات حق تعالیٰ کی ترتیب کو مدِّنظر رکھیں تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نورِ الٰہی، صورت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ظاہر ہوا۔ جب اولیا کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ازل میں خود کو ''اسم اللہ ذات'' کی صورت میں ظاہر فرمایا تو اس میں ''ذات'' سے مراد نورِ محمدی یا ذاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے جو اللہ کا ظہورِ اوّل اور ''نور'' سے ''ذات'' کا پہلا اظہار ہے۔ چنانچہ اسمِ محمدؐ، اسم اللہ ذات سے جدا یا علیحدہ نہیں بلکہ اسم اللہ ذات اسمِ محمدؐ میں اور اسمِ محمدؐ اسم اللہ ذات میں گم ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کلام کو اپنا کلام قرار دیا۔ (شمس الفقرا)

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اسم اللہ ذات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اسمِ محمدؐ کو اسم اللہ ذات کا ہی حصہ قرار دیتے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ محک الفقر کلاں میں فرماتے ہیں:

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ کی شرح یوں بھی ہے کہ فقر کی ابتدا اسم اللہ سے ہے یعنی فقرا اسم اللہ سے فقیر بنتے ہیں اور اسم اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فخر ہے کہ اسم اللہ اسمِ محمدؐ میں تبدیل ہو جاتا ہے چنانچہ حدیثِ قدسی میں فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

اَنْتَ اَنَا وَ اَنَا اَنْتَ

ترجمہ: (اے محمد ﷺ!) تُو میں ہے اور میں تُو ہوں۔

یعنی یہ دو نام ایک ہی صنف سے ہیں اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

❁ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ الْفَقْرُ مِنِّیْ

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔ (محک الفقر کلاں)

چنانچہ اسمِ مُحَمَّدؐ درحقیقت اسی قوت اور اثر کا حامل ہے جو اسمِ اللہ کو حاصل ہے۔ لیکن اسمِ اللہ میں جلال بھی ہے، جمال بھی، قہر بھی ہے لطف بھی جبکہ اسمِ مُحَمَّدؐ میں جمال ہی جمال اور رحمت ہی رحمت ہے لہٰذا انسانی باطن پر اس کے اثرات زیادہ خوش کن ہیں۔ اسمِ مُحَمَّدؐ کے تصور سے انسانی روح شریعتِ محمدیؐ کے تابع ہو کر اللہ کی زیادہ تابع دار ہو جاتی ہے۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتب میں جہاں اسمِ اللہ ذات کی مکمل تشریح و تفصیل بیان کی وہاں اسمِ مُحَمَّدؐ کے معارف، اثرات و کمالات بھی بیان فرمائے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اسمِ مُحَمَّدؐ کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

❁ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسم مُحَمَّدؐ کے 'میم' سے معرفتِ الٰہی کا مشاہدہ ہوتا ہے اور حرف 'ح' سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری نصیب ہوتی ہے۔ اسمِ مُحَمَّدؐ کے دوسرے 'میم' سے دونوں جہان کا مشاہدہ حاصل ہوتا ہے اور حرف 'دال' سے شروع ہی میں جملہ مقصود حاصل ہو جاتے ہیں۔ یہ چاروں حرف ننگی تلوار ہیں کافر اور یہودی نفس کے قتل کے لیے۔ (کلید جنت)

اسم مُحَمَّدؐ کا ہر حرف ایک خاص تاثیر اور قوت رکھتا ہے۔ جب سالک مرشد کی اجازت سے اسمِ مُحَمَّدؐ کا تصور کرتا ہے تو ان حروف کی تجلیات کے زیرِ اثر اپنے نفس و باطن میں واضح تبدیلیاں محسوس کرتا ہے اور ان صفات کا حامل ہوتا جاتا ہے جن کی بنا پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام محبوبِ الٰہی ہیں۔ اس کا نفس مردہ اور قلب زندہ ہوتا ہے۔ وہ جسم و مکان کی قید سے آزاد ہو کر روحانی طور پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس تک رسائی حاصل کرتا ہے جہاں اُن کی زیرِ تربیت وہ تمام صفاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے متصف ہو کر اللہ کے ہاں محبوبیت کا مرتبہ پا لیتا ہے۔ سالک کی شخصیت پر اسمِ مُحَمَّدؐ کے تصور کے اثرات بیان کرتے ہوئے سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ جب طالبِ مولیٰ اسم اللہ ذات، اسم مُحَمَّدؐ اور کلمہ طیبہ کے تصور میں محو ہوتا ہے تو اس کے گناہ نورِ اسمِ اللہ ذات کے لباس میں چھپ جاتے ہیں۔ (محبت الاسرار)

❁ جب طالب اسم مُحَمَّدؐ کو اپنے تصور میں لاتا ہے تو بے شک جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روح مبارک مع ارواحِ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نہایت لطف و کرم سے تشریف فرما ہوتی ہیں۔ صاحبِ تصور کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں: ''میرا ہاتھ پکڑ۔'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہاتھ پکڑتے ہی طالب کا دل معرفتِ الٰہی کے نور سے روشن ہو جاتا ہے جس سے وہ ارشاد کے لائق ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صاحبِ تصور کو اپنی زبان مبارک سے فرماتے ہیں کہ خلقِ خدا کی امداد کرو۔ پس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم سے صاحبِ تصور خلقِ خدا کو تعلیم و تلقین دیتا ہے۔ (کلید جنت)

- اسمِ مُحَمَّدؐ کے تصور سے علم کی سچی آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ (کلید جنت)
- جس کسی کے وجود میں اسمِ مُحَمَّدؐ کا نور (تصور اسمِ مُحَمَّدؐ سے) داخل ہو جائے اس شخص کا ہر کام نورِ محمد سے ہوتا ہے۔ (عقلِ بیدار)

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ مرشد کامل اکمل صرف اسی مرشد کو قرار دیتے ہیں جو اپنے طالبوں کو اسم اللہ ذات اور اسم مُحَمَّدؐ عطا کرے۔

- سن! مرشد کامل مکمل وہ ہے جو برزخ[1] اسم اللہ یا برزخ[2] اسم مُحَمَّدؐ لکھ کر طالبِ مولیٰ کو دے اور اسے (ان اسما کی راہ) دکھا دے۔

طالبِ مولیٰ اس برزخ سے جو کچھ دیکھے گا (اگر اس پر یقین کرے تو) بے شک صراطِ مستقیم پائے گا۔ جو طالب ایسے مرشد سے روگردانی کرتا ہے وہ یقیناً اسم اللہ اور اسم مُحَمَّدؐ سے روگردانی کرتا ہے۔ کلمہ طیب میں بھی یہ دونوں اسم موجود ہیں، جس نے ان دونوں اسما یعنی اسم اللہ اور اسم مُحَمَّدؐ سے روگردانی کی اس نے کلمہ طیب سے روگردانی کی اور جس نے کلمہ طیب سے روگردانی کی وہ مرتد ہو گیا اور مرتد کی نماز، روزہ اور کوئی بھی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ (عین الفقر)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی ترتیب یہ ہے کہ ہر سال عید میلاد النبیؐ کے بابرکت موقع پر اور میلادِ مصطفیٰؐ بسلسلہ یومِ منتقلی امانتِ الٰہیہ 21 مارچ کو ان تمام طالبانِ مولیٰ کو اسم مُحَمَّدؐ عطا فرماتے ہیں جن پر اسم اللہ ذات کی حقیقت کھل چکی ہو اور جو روحانی ترقی کے ابتدائی مدارج طے کر چکے ہوں۔ چنانچہ ہر سال عید میلاد النبیؐ پر اور 21 مارچ یومِ منتقلی امانتِ الٰہیہ کے موقع پر سینکڑوں طالبانِ مولیٰ (مرد و خواتین) کو آپ مدظلہ الاقدس کی جانب سے اسم مُحَمَّدؐ کا فیض جاری کیا جاتا ہے۔ یہ طالبانِ مولیٰ کی انتہائی خوش نصیبی ہے کہ وہ آپ مدظلہ الاقدس کی بابرکت پُرنور ذات کے فیض کی بدولت اسم اللہ ذات اور اسم مُحَمَّدؐ کی وہ تاثیر حاصل کر رہے ہیں جو پہلے صرف خاص الخاص طالبوں تک محدود تھی اور جس تک رسائی عام انسان کی سوچ سے بھی باہر تھی۔ آپ مدظلہ الاقدس کا ہر عمل اقبالؒ کے اس شعر کی تفسیر ہے:

- قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے دہر میں اسمِ مُحَمَّدؐ سے اجالا کر دے (بانگِ درا)

اسم اللہ ذات اور اسمِ مُحَمَّدؐ کا منکر

اسم اللہ ذات اور اسمِ مُحَمَّدؐ کے منکر کے بارے میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

- اسم اللہ ذات اور اس کے ذکر سے منع کرنے والا دو حکمت سے خالی نہیں ہوتا، وہ منافق و کافر ہوتا ہے یا حاسد و متکبر۔ (عین الفقر)
- جو اسم اللہ ذات اور اسم مُحَمَّدؐ کا منکر ہے وہ ابوجہل ثانی ہے یا فرعون۔ (عقلِ بیدار)
- جسے اسم اللہ ذات اور اسم مُحَمَّدؐ پر یقین نہیں وہ منافق ہے۔ (محک الفقر کلاں)

---

[1]، [2] برزخ سے مراد دو جگہوں کو ملانے والا پل یا دو مقامات کے درمیان کی جگہ ہے۔ حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اسم اللہ ذات اور اسم مُحَمَّدؐ کو برزخ اس لیے فرمایا ہے کیونکہ یہ عبد اور معبود کو ملانے کا ذریعہ یا وسیلہ ہیں۔

قوتِ وھم

وھم[1] ایک باطنی قوت ہے۔اس سے مراد باطنی حواس اور قویٰ کا بیدار ہو جانا ہے۔ یہ حقیقت ہم سب جانتے ہیں کہ ہمارے ظاہری جسم کے اندر ہمارا ایک روحانی وجود بھی ہے جو ہمارا اصل وجود ہے۔اربع عناصر سے بنا ہمارا جسم اس روح کا لباس ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ہماری روح اس مادی دنیا میں محفوظ رہے اور یہ لباس ہماری شناخت کا ذریعہ بھی بنے۔اللہ نے جس طرح اس ظاہری وجود کو سننے، بولنے، دیکھنے اور محسوس کرنے کی قوت عطا فرمائی اسی طرح ہماری روح کو بھی تمام قوتیں عطا فرمائیں۔البتہ اس دنیا میں آنے کے بعد جب ہمارا ظاہری جسم ہمارے روحانی وجود پر غالب آ جاتا ہے اور ہماری پوری توجہ جسم کی ضروریات اور خواہشات کو پورا کرنے پر صرف ہونے لگتی ہے تو ہماری روح ہماری بے توجہی کے باعث پژمردہ ہو جاتی ہے اور اس کے تمام حواس مغلوب ہو جاتے ہیں۔

شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

انسان کا ظاہر اس کی صورت اور جسد (جسم) ہے اور انسان کا باطن اس کی روح ہے۔جسد اور ہے اور روح اور ہے۔حالانکہ متکلم انسان واحد ہے۔۔۔۔انسان کے جسد کی پرورش کی جائے اور شجرۂ روح کو پانی نہ ملے تو روح کا پودا خشک ہو جائے گا اور جسم کا درخت تازہ اور فربہ ہو جائے گا۔صفاتِ حیوانیت غالب آ جائیں گی اور صفاتِ روح مغلوب ہو جائیں گی۔اسی طرح جب روح کی پرورش (ذکر و تصور اسم اللہ ذات سے) کی جاتی ہے تو صفاتِ روح صفاتِ بشریت پر غالب آ جاتی ہیں۔(شرح فصوص الحکم والایقان، صفحہ 107)

مرشد کامل اکمل کی توجہ اور ذکر و تصور اسم اللہ ذات سے ملنے والی روحانی قوت سے روح کو حیاتِ نو حاصل ہوتی ہے، اس کے تمام حواس بیدار ہو جاتے ہیں، وہ قوت حاصل کر کے عالمِ لاھوت لامکان تک پرواز کرتی ہے، اللہ کو دیکھتی اور اس سے ہم کلام ہوتی ہے۔اسی روحانی خاصیت کو اصطلاحِ فقر میں وھم کہا جاتا ہے۔قرآن و حدیث سے ہمیں 'وھم' کے متعلق واضح دلائل ملتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

✦ وَ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝ (سورۃ الشوریٰ۔51)

ترجمہ: اور ہر بشر (انسان) کی مجال نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کلام کرے مگر یہ کہ وحی کے ذریعے یا پردے کے پیچھے سے یا کسی فرشتے کو فرستادہ بنا کر بھیجے اور وہ اُس کے اِذن سے جو اللہ چاہے وحی کرے۔بے شک وہ بلند مرتبہ اور حکمت والا ہے۔

وحی اور فرشتوں کے نازل ہونے کا سلسلہ تو خاتم النبیّین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے ساتھ ہی ختم ہو گیا۔لیکن 'پردے کے پیچھے' سے اللہ تعالیٰ آج بھی فقرا اور عارفین سے ہم کلام ہوتا ہے۔اس آیت میں 'پردے' سے مراد انسانی جسم کا پردہ ہے کہ بظاہر تو عارف دنیا

---

[1] وھم کے متعلق تفصیل سے جاننے کے لیے حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی کتب اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصنیف 'شمس الفقرا' کا مطالعہ فرمائیں۔

کے کاموں میں مشغول نظر آتا ہے لیکن باطن میں اللہ سے گفتگو میں محو ہوتا ہے جیسا کہ حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں ''میں تیس سال سے اللہ سے ہمکلام ہوں لیکن لوگ سمجھتے ہیں کہ میں ان سے بات کر رہا ہوں۔''

رسالہ روحی شریف میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

- جان لے (اے طالبِ حق) اس کتاب کا مصنف، فقیر نورِ مطلق تمام حجاب اور پردوں کو سامنے سے ہٹا کر سراپا وحدت ہو گیا ہے۔ سبحان اللہ! اس فقیر کا جسم ایک ضعیف پردے کی طرح درمیان میں حائل ہے مگر وہ (ذاتِ باری تعالیٰ) اس کے درمیان عجیب راز اور نادر نکتے ظاہر فرما رہا ہے۔ (رسالہ روحی شریف)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قوتِ وھم کے متعلق فرمانِ عالیشان ہے:

- مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهٗ رَبُّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهٗ (بخاری 7443)

ترجمہ: تم میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جس سے اس کا ربّ کلام نہ کرے، اس کے اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا اور نہ کوئی حجاب ہوگا جو اسے چھپائے رکھے۔

حضرت سلطان باھُوؒ نے وھم کے موضوع پر ایک مکمل کتاب تصنیف کی ہے جس کا نام 'سلطان الوھم' ہے اور اس کے علاوہ بھی اپنی تمام کتب میں وھم کا ذکر فرمایا ہے۔ آپؒ فرماتے ہیں:

- اوھام[1] دل کا دیکھنا، سننا، بولنا اور سمجھنا ہے۔ (سلطان الوھم)
- موسیٰ علیہ السلام اللہ سے کلام کے لیے کوہِ طور پر جاتے تھے اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصل پیروکاروں کا وجود کوہِ طور کی مثل ہے اور وہ شہ رگ سے نزدیک ذات سے کلام کرتے ہیں۔ اس ربّ الارباب سے ذکر اور حضوری کے ذریعے جواب پاتے ہیں۔ (کلید التوحید کلاں)
- اہلِ حضور کو مقامِ وحدانیت سے وھم ہوتا ہے چنانچہ جیسے ہی وہ وھم کی حالت میں داخل ہوتے ہیں ان کے مشکل کام وھم کی بدولت حل ہو جاتے ہیں اور ہر ظاہر و پوشیدہ شے انہیں دکھائی دینے لگتی ہے۔ (کلید التوحید کلاں)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس وھم کے متعلق اپنی مبارک تصنیف 'شمس الفقرا' میں فرماتے ہیں:

- اصطلاحِ فقر میں وَھم سے مراد طالبِ مولیٰ کی ایک ایسی کیفیت ہوتی ہے کہ ظاہر و باطن میں اُس کے دِل میں جو سوال بھی پیدا ہوتا ہے اس کا جواب بارگاہِ ربّ العزت سے وصول پاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں وَھم سے مراد اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی ہے۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ تھے۔ ایک مقررہ وقت پر کوہِ طور پر تشریف لے جاتے، باوضو ہو کر دو نفل پڑھتے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں متوجہ ہوتے، استغراق کا ایک پردہ سا چھا جاتا اور آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہو جاتے۔ آج بھی فقرا اور عارفین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں

[1] وھم کی جمع

متوجہ ہو کر ہمکلام ہوتے ہیں۔

سیرِ اوھام راہِ فقر میں بڑا اعلیٰ مرتبہ ہے جو حضورِ قلب کے بعد حاصل ہوتا ہے اور مقامِ فنا فی اللہ تک یہی مرتبہ سیرِ اوھام ہی پہنچاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی اور وھم کی یہ قوت تب تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک مرشد کامل اکمل طالبِ صادق کے قلب کا تزکیہ و تصفیہ کر کے اسے روحانی زندگی اور اس کے باطنی حواس کو قوت عطا نہیں کر دیتا۔ مرشد کامل اکمل کے بغیر وھم کی صلاحیت حاصل کرنا ناممکن ہے۔ اسی لیے مرشد کامل اکمل کو 'سلطان الوھم' کہا جاتا ہے۔

حضرت سخی سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں:

اے جانِ عزیز! اس راہ کی ابتدا اور انتہا پیرِ کامل ہی ہے۔ قول ہے کہ:

اَلشَّیْخُ اَبْلَغُ فِیْ هٰذِهِ الطَّرِیْقِ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ

ترجمہ: پیرِ کامل ہی اس راستہ میں ہر شے سے گزار کر انتہا تک پہنچاتا ہے۔

پیرِ کامل اور مرشدِ واصل کی علامت یہ ہے کہ وہ مرید کو عالمِ اوھام تک پہنچا کر فتحِ قلب عطا کرتا ہے اور اس جگہ مرید ہمتِ مؤثرہ کی بدولت سیرِ دل اور آرامِ دل حاصل کرتا ہے۔ فتحِ قلب یہ ہے کہ پیرِ کامل درج ذیل اصول کے مطابق دل کو زندہ کرتا ہے اور نفس کو مارتا ہے۔

اَلشَّیْخُ یُحْیِ وَ یُمِیْتُ

ترجمہ: شیخ (دل کو) زندہ کرتا اور (نفس کو) مارتا ہے۔

پیرِ کامل مرید کے دِل کو اپنے تصرف سے اوھام کے ذریعے حق تعالیٰ کی یاد کے ساتھ اس طرح زندہ کرتا ہے کہ اس کا کوئی سانس یادِ حق تعالیٰ کے بغیر نہیں نکلتا۔ خواب اور بیداری ہر حال میں ذکرِ اللہ کر کے دائمی سیرِ اوھام کرتا ہے۔ اس کے علاوہ مرید کے دِل میں بصیرت کی ایسی دائمی قوت پیدا ہوتی ہے جس کی بدولت مرید تمام عالمِ الطاف کا معائنہ کرتا ہے۔ اسی دائمی قوت کے سبب وہ ایک لمحہ کے لیے بھی دیدارِ جمالِ حق سے محروم نہیں رہتا۔ چنانچہ پیرِ تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتحِ دِل کی نشاندہی ان الفاظ میں فرماتے ہیں:

رَاَیْتُ قَلْبِیْ رَبِّیْ

ترجمہ: میں نے اپنے ربّ کو اپنے دِل میں دیکھا۔

حضرت داؤد علیہ السلام بھی انہی معنوں کو ان الفاظ میں فرماتے ہیں کہ:

اُوْحِیَ بِرُؤْیَتِیْ اللّٰهِ تَعَالٰی اَنْظَرْتَ مَعْرِفَتِیْ قُلْتُ لَا رُؤْیَتَ قَالَ قَلْبُكَ فِیْ شَاهِدَتِیْ وَ بِرُؤْیَتِیْ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اپنے دیدار کے متعلق وحی نازل کی اور پوچھا کیا تُو نے میرا دیدار کیا ہے اور میری معرفت حاصل کی ہے؟ میں نے عرض کی ''نہیں'' تو فرمایا کہ تیرا دِل تو میرے مشاہدے اور دیدار میں مشغول ہے۔ (سلطان الوھم)

اس ظاہری دنیا میں جہاں سائنس اور الیکٹرانک میڈیا کا ہر شعبہ انتہائی تیزی سے دن رات ترقی کر رہا ہے وہیں باطنی و روحانی دنیا میں بھی اس سے زیادہ تیزی سے انقلاب آ رہے ہیں۔ اگر ظاہر پرست لوگ یہ سمجھیں کہ روحانی دنیا کوئی جامد دنیا ہے جہاں ترقی و تبدیلی نہیں آتی تو یہ محض ان

کی جہالت ہے۔ باطنی روحانی دنیا ظاہری دنیا سے زیادہ تیز رفتار اور سائینٹفک (Scientific) ہے۔ بلکہ اس قدر تیز رفتار اور سائینٹفک ہے کہ عام لوگوں کے لیے اس کا ادراک ہی ممکن نہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر وحی کا نزول اور واقعہ معراج اس کا واضح ثبوت ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ''اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ ترجمہ: نماز مومنین کی معراج ہے'' اس بات کی دلیل ہے کہ ہر مومن کو اللہ کے قرب، دیدار اور ہم کلامی کا شرف حاصل ہوسکتا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو معراج پر حاصل ہوا۔ یہی قوت اور سعادت 'وھم' ہے جو مرشد کامل اکمل کی وساطت سے مومنین کو حاصل ہوتی ہے۔ البتہ ناقص مرشد اس صلاحیت سے خود بھی محروم ہوتے ہیں اور اپنے مریدوں کو بھی محروم رکھتے ہیں۔ چونکہ ان کے پاس یہ قوت ہوتی ہی نہیں لہٰذا وہ اس کے وجود کا ہی انکار کر دیتے ہیں اور لوگوں کو یہ کہہ کر گمراہ کرتے ہیں کہ ایسا ممکن ہی نہیں حالانکہ یہ قرآن وحدیث اور اقوالِ اولیا کرام سے ثابت ہے۔ البتہ یہ سچ ہے کہ آج سے پہلے تصوف کی تاریخ میں کبھی بھی اس قوت کی موجودگی کا ذکر اس طرح برملا کرنے کی اجازت نہ تھی جس طرح اب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دور میں ان کے روحانی عروج اور کمال کی بدولت انہیں بارگاہِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حاصل ہے۔ انہوں نے یہ اجازت صرف اُمتِ مسلمہ کی فلاح کی خاطر بہت ظاہری و باطنی تردد کے بعد مجلسِ محمدیؐ سے حاصل کی ہے تاکہ اس زبوں حال اُمت کو ظاہری و باطنی عروج کی طرف کشش دلائی جاسکے کہ مرشد کامل اکمل کے وسیلے سے اللہ کا ایسا قرب بھی ممکن ہے جہاں باطنی آنکھوں سے اسے دیکھا جاسکتا ہے، باطنی کانوں سے اسے سنا جاسکتا ہے اور باطنی زبان سے اس سے بات کی جاسکتی ہے۔ جب طالب اللہ سے ہم کلام ہو کر یہ جاننے لگ جاتا ہے کہ اللہ اس سے کیا چاہتا ہے تو اس کے لیے اپنے ہر عمل کو اللہ کے حکم کے مطابق کر لینا مشکل نہیں رہتا اور یہی صراطِ مستقیم پر کامیابی سے چلنے کی کلید ہے۔ ہمیں یہ دعویٰ کرنے میں کوئی عار نہیں کہ اس پُرفریب دور میں سوائے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے نہ ہی کسی مرشد کے پاس وھم کی یہ صلاحیت موجود ہے اور نہ ہی ایسی روحانی قوت موجود ہے کہ وہ اسے اپنے مریدین کو عطا کر سکے۔ اگر کوئی ایسا دعویٰ کرتا ہے تو بے شک وہ جھوٹا اور لاف زن ہے جیسا کہ حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

- کسی بھی دوسرے طریقہ والا خواہ تمام عمر اپنی جان کو ریاضت اور مجاہدہ میں صَرف کر دے پھر بھی وہ قادری طریقہ کے ادنیٰ مرتبہ کو بھی نہیں پہنچ سکتا کیونکہ قادری کے لیے اس کا کھانا مجاہدہ اور اس کا سونا مشاہدہ ہے۔ قادری طریقہ پر چلنے والوں کے لیے بھوک اور سیری، سونا اور جاگنا، مستی اور ہوشیاری، بولنا اور خاموشی اختیار کرنا برابر ہیں۔ مخلوق سمجھتی ہے کہ وہ اُن سے بات کر رہے ہیں لیکن وہ اللہ، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور شاہ محی الدین جیلانی قدس سرہٗ سے بات کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ روٹی اِس جہان کی کھاتے ہیں لیکن کام اُس جہان کے کرتے ہیں۔ ان کی نظر، توجہ، گمان اور خیال ہمیشہ وصالِ حضور کی طرف ہی ہوتے ہیں۔ پس ان کی حقیقت کو کوئی اندھا اور پریشان حال شخص کیسے جان اور پہچان سکتا ہے۔

طریقہ قادری اختیار کرنے والے دونوں جہانوں پر امیر ہوتے ہیں کیونکہ وہ حقیقت میں تصور اسمِ اللہ سے فنا فی اللہ عارف باللہ فقیر (کے مراتب تک پہنچے ہوئے) ہوتے ہیں۔ اس مرتبہ کے قادری کو نر شیر، بادشاہ اور صاحبِ راز کہتے ہیں۔ (گنج الاسرار)

❖ سروری قادری راہِ فیض ہے اور کم حوصلہ نہیں ہے۔ بعض لوگوں (دیگر سلاسل کے ناقص مرشدوں) نے طالبانِ مولیٰ کو اسمِ اللہ کے اثرات کی تپش سے مار ڈالا، بعض اسمِ اللہ ذات کا بار برداشت نہ کر سکے اور عاجز ہو گئے اور بعض مردود اور مرتد ہو گئے۔ (عین الفقر)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنی کمال قوتِ وھم کی بدولت بہت سے طالبانِ مولیٰ کو علمِ لدنّی کی نعمت سے بھی مالا مال کیا جنہوں نے اس علمِ لدنّی کو معرفتِ الٰہی کی دعوت و تبلیغ میں استعمال کیا اور بے شمار کتب و مضامین تحریر فرمائے جو متلاشیانِ معرفتِ الٰہی کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے بہت سے طالبانِ مولیٰ پر علمِ دعوت کھول کر عالمِ باطن میں بھی اپنی قوتِ وھم سے ان کو سنبھالا کہ وہ اس روحانی لطیف اور حقیقی عالم میں مقدس ہستیوں کی بارگاہ میں بھی باادب اور صراطِ مستقیم پر قائم رہیں۔

علمِ دعوت

جس طرح ظاہری دنیا میں رابطے کے بہت سے ذرائع ہیں مثلاً ٹیلی فون، موبائل فون، انٹرنیٹ وغیرہ جن کے ذریعے ہم اپنے عزیز رشتہ داروں اور دوستوں سے رابطے میں رہتے ہیں اسی طرح باطنی دنیا میں بھی ہمارے تمام بزرگ اولیاؒ، صحابہ کرامؓ اور انبیاؑ سے رابطہ کا ذریعہ علمِ دعوت[1] ہے۔ علمِ دعوت ایک خاص باطنی عمل ہے جس میں اولیا اللہ کے مزارات پر مرشد کامل کی اجازت سے ایک خاص ترتیب سے قرآن پڑھ کر اولیا، صحابہؓ و انبیا علیہم السلام سے روحانی طور پر رابطہ و ملاقات کی جا سکتی ہے۔ ہمارے بزرگ اولیاؒ، صحابہ کرامؓ اور انبیاؑ ہمارے حقیقی و باطنی مددگار بھی ہیں اور ہمارے فیض رساں بھی ہیں۔ دعوت کے ذریعے ان سے رابطہ کر کے ان سے محبت کا اظہار بھی کیا جا سکتا ہے، باطنی فیض کے لیے درخواست بھی کی جا سکتی ہے اور مشکلات کے حل کے لیے بھی عرض پیش کی جا سکتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیثِ مبارکہ ہے:

❁ اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ

ترجمہ: جب تم اپنے معاملات میں پریشان ہو جایا کرو تو اہلِ قبور سے مدد مانگ لیا کرو۔

یعنی اگر کوئی حضرت علی و فاطمہ رضی اللہ عنہم، امام حسن و حسین رضی اللہ عنہم یا سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ یا حضرت سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ سے بہت محبت رکھتا ہے اور ان سے روحانی ملاقات کرنا چاہتا ہے تو مرشد کامل اکمل کے وسیلے اور ان کے عطا کیے ہوئے علمِ دعوت (جسے دعوت القبور بھی کہا جاتا ہے) کے ذریعے کر سکتا اور ان سے مدد و فیض مانگ سکتا ہے۔ لیکن جب تک مرشد کامل اکمل یہ علم عطا نہ کرے اور خود ان اولیا و صحابہؓ کی بارگاہ تک نہ پہنچائے، کوئی طالب مرید خود سے یہ جرأت نہیں کر سکتا۔ اگر کرے گا بھی تو کچھ نہ پائے گا۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ نے پہلی بار علمِ دعوت کو کھول کر اپنی کتب میں بیان کیا اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اسے صادق طالبوں پر پہلی بار کھول کر عطا کر دیا۔ حضرت سلطان باھُوؒ علمِ دعوت کے متعلق فرماتے ہیں:

---

[1] علمِ دعوت کے متعلق تفصیل سے جاننے کے لیے حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی کتب اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصنیف 'شمس الفقرا' کا مطالعہ فرمائیں۔

❖ آدمی کو معرفتِ الٰہی قرآنِ مجید سے حاصل ہوتی ہے۔ جب وہ اولیا اللہ کی قبر کی ہم نشینی میں قرآنِ مجید کی تلاوت کرتا ہے تو اُس کی ہر مشکل حل ہو جاتی ہے۔ باطن میں انبیا اور اولیا اللہ کی ارواح سے مجلس و ملاقات اور دست مصافحہ کا شرف بھی قرآنِ مجید اور اولیا اللہ کی قبر سے حاصل ہوتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح 'قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ' کا مرتبہ بھی قرآنِ مجید اور قبورِ اولیا اللہ سے حاصل ہوتا ہے۔ قوتِ حاضراتِ روحانیاں اور اسمِ اعظم بھی قرآنِ مجید اور قبورِ اولیا اللہ سے حاصل ہوتا ہے۔ الہام و غرقِ وحدانیت کا مرتبہ اور ذکر فکر، مذکور حضور کی روانی بھی قبورِ اولیا کی معیت میں قرآن خوانی سے حاصل ہوتی ہے۔ علمِ فیض اللہ، علمِ لدنّی، معرفتِ الٰہی اور تمام کسبی رسمی علوم بھی قبورِ اولیا کی معیت میں قرآن پڑھنے سے حاصل ہوتے ہیں۔ ملکِ سلیمانی کا مکمل قبضہ، ظاہر و باطن کے ہر مقام کا تصرف اور دنیا میں عالمگیر بادشاہی کا غلبہ بھی قبورِ اولیا کی ہم نشینی میں قرآن پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ عالم عامل کامل لایحتاج عارف باللہ فقیر کا مرتبہ بھی قبورِ اولیا کی ہم نشینی میں قرآن پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے لیکن یہ سب کچھ تب ہوتا ہے جب اس دعوت کو پڑھنے کے لیے حکم و اجازت دینے والا کوئی شہسوارِ قبر مرشد کامل ہو جو ظاہر باطن کے ہر طریق سے باخبر اور نفس پر امیر ہو۔ یہ مرتبہ اُس ولی اللہ فقیر کو حاصل ہوتا ہے جس کا باطن صاف ہو۔ منتہی صاحبِ دعوت کے اردگرد چار لشکر ہر وقت موجود رہتے ہیں جو اُس کی حفاظت و نگہبانی کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ اُن لشکروں کو چشمِ ظاہر سے نہیں دیکھتا تاہم کوئی لشکر بھی اُسے اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیتا۔ وہ چار لشکر یہ ہیں: 1۔ سرورِ دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، اُن کے اصحابؓ کبار اور جملہ دیگر صحابہ کرامؓ کی ارواحِ پاک کا لشکر۔ 2۔ شہدا کا لشکر، جملہ امامین شہیدین شریفین ابی محمد الحسن و ابی عبداللہ الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا لشکر۔ 3۔ مؤکل فرشتوں کا لشکر۔ 4۔ عالمِ غیب کے جنوں اور دیگر صاحبِ دعوت اولیا کرام کا لشکر۔ یہ تمام لشکر ہر قسم کے اسلحہ مثلاً تلوار، تیر، برچھا، نیزہ، کلہاڑی و بندوق وغیرہ سے لیس ہوتے ہیں۔ جب یہ جذب و غضب و قہر و غصہ میں آ کر صاحبِ دعوت کے دشمن پر غیب الغیب سے وار کرتے ہیں تو اُسے شدید زخمی کر دیتے ہیں اور وہ درد سے مغلوب ہو کر مر جاتا ہے۔ لیکن فقیر کو چاہیے کہ وہ خیر طلب اور خدا ترس ہو، خود تکلیف اٹھائے لیکن کسی اور کو دکھ نہ دے کہ بندہ جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

❁ مَنْ حَفَرَ بِئْرًا لِاَخِیْہِ فَقَدْ وَقَعَ فِیْہِ

ترجمہ: جو اپنے بھائی کی راہ میں کنواں کھودتا ہے وہ خود اُس میں گرتا ہے۔

❁ اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَ الْبُغْضُ فِی اللّٰہِ (ابوداؤد 4599)

ترجمہ: کسی سے محبت کرو تو اللہ کے لیے کرو اور کسی سے بغض رکھو تو بھی اللہ کے لیے رکھو۔

جو آدمی اللہ کے دوستوں کو ستاتا ہے بے شک وہ دونوں جہان میں خراب ہوتا ہے۔ بعض آدمی اہلِ دنیا پر غلبہ پانے کے لیے دعوت پڑھتے ہیں لیکن وہ دعوت کا مطلب تک نہیں جانتے جیسا کہ کئی آدمی سانپ پر منتر پڑھ کر اُسے اپنا قیدی بنا لیتے ہیں اور اُن کا مطلب صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ منتر پڑھ کر اُس درندے کو پکڑ لیں۔ ایسے لوگوں کو اولیا اللہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ تو محض منتر باز ہیں۔ (محک الفقر کلاں)

❖ علمِ دعوت سے علوی اور سفلی اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق، جن و انسان، فرشتہ، مؤکل وغیرہ مسخر کیے جاتے ہیں۔ اس جہان کی تمام چھوٹی بڑی

مخلوقات قابو میں آتی ہیں اور ذات وصفات کے تمام مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ دعوت پڑھنے کی ترتیب اور زکوٰۃ بے شمار ہے لیکن عمل میں لانا بہت مشکل ہے۔ طالب سوائے حکمِ الٰہی اور اجازتِ نبویؐ کے، دعوت کے لائق نہیں ہوتا۔ ناقص اور خام حرص وہوا میں مبتلا رہتا ہے۔ جو اسمِ اللہ ذات کے تصور سے ذات کے مشاہدہ میں مستغرق رہتا ہے اسے دعوت کے اخیر پر انبیا اور اولیا اللہ کی مجلس نصیب ہوتی ہے۔ ہر ایک روح سے ملاقات ہوتی ہے۔ اس قسم کے مراتب اسمِ اللہ ذات کے تصور اور دعوتِ قبور اور منظورِ الٰہی ہونے سے حاصل ہوتے ہیں۔ حقیقی صاحبِ دعوت کی علامات چار قوتیں ہیں۔ اوّل اسے حصار کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دوم اسے گوشت وغیرہ ترک نہیں کرنا پڑتا۔ سوم توحید ونورِ الٰہی میں غرق ہونے کی قوت حاصل ہوتی ہے۔ چہارم اسے مجلسِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ وہ مجلسِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جواب باصواب حاصل کر لیتا ہے۔ (اسرارِ قادری)

❖ جو دعوت کو توجہ وتصور وتصرف اور زبانِ روح سے پڑھتا ہے اس کے اردگرد تمام انبیا واولیا اللہ، اہلِ اسلام اور اہلِ ایمان کی ارواح جمع ہو جاتی ہیں اور حلقے باندھ کر اس کی مدد کے لیے اس کے ساتھ مل کر دعوت پڑھتی ہیں۔ ایسی دعوت ایک ہی لمحے اور ایک ہی قدم میں قبول ومنظور ہو جاتی ہے۔ اگرچہ اس دعوت کا مقصد مشرق سے لیکر مغرب تک پھیلے ہوئے ملکِ سلیمانی پر تصرف حاصل کرنا کیوں نہ ہو، بے شک تحقیق و توفیق کے ساتھ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور جو علمِ دعوت کو زبانِ سرّ اور کنہ تصورِ اسمِ اللہ ذات سے پڑھتا ہے، بے شک پل بھر میں اس کا ظاہر و باطن نور میں ڈھل کر اللہ کی نظر میں منظور ہو جاتا ہے۔ علمِ دعوت کی رو سے ایسی دعوت کو ''حضور القرب'' کہتے ہیں۔ جو علمِ دعوت کو نوری زبان اور تصورِ اسمِ محمدؐ سے پڑھتا ہے تو بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مقدس ومعظم ومکرم روح مبارک بمع اکبر واصغر صحابہ کرام واصحابِ بدر رضی اللہ عنہم کی ارواح مبارکہ حاضر ہو کر اس کے گرد حلقہ باندھ لیتی ہیں اور اس کی مدد کے لیے قرآنی آیات کے دور بدور سے دعوت پڑھتی ہیں۔ ایسی دعوت اگر ایک دفعہ ہی پڑھ لی جائے تو اس کا عمل قیامت تک نہیں رکتا۔ اس مرتبے کے متعلق فرمایا گیا ہے:

۞ لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ

ترجمہ: فقرا کی زبان رحمٰن کی تلوار ہے۔

یہ مرتبہ اسے نصیب ہوتا ہے جس کو باطن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود بیعت فرماتے ہیں اور اپنا لعابِ دہن اس کے منہ میں ڈال دیتے ہیں۔ ان تمام مراتبِ دعوت کی کلید حضرت شاہ محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے ہاتھ میں ہے۔ (نور الہدیٰ کلاں)

❖ دعوت کے ان مراتب کا تعلق زبانی قیل وقال اور گفتگو سے نہیں بلکہ اس کا تعلق دَعْ نَفْسَكَ وَتَعَالَ (اپنے نفس کو چھوڑ دے اور اللہ تعالیٰ کو پالے) کے لائحہ عمل سے ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

۞ اُقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ بِسَیْفِ الْمُجَاهَدَةِ

ترجمہ: مجاہدے کی تلوار سے اپنے نفسوں کو قتل کر دو۔

البتہ اہلِ نفس کو یہ طاقت کہاں کہ وہ روحانی کی قبر کے پاس جا کر اُس سے جنگ کرے؟ یہ روحانیت کی وہ راہ ہے کہ جس میں حقیقتِ روحانیت

اولیا اللہ پر غالب ہوتی ہے۔ تُو اچھی طرح جان اور سمجھ لے کہ اسمِ اللہ کا مجاہدہ تلوار کے مجاہدے سے غالب تر مجاہدہ ہے۔ محض ایک دفعہ پڑھ لینے سے دعوت ہرگز رواں نہیں ہوتی اور نہ ہی زیرِ عمل آتی ہے جب تک کہ اہلِ دعوت اس طرح دعوت نہ پڑھے کہ دعوت شروع کرتے وقت وہ خود کو اللہ تعالیٰ کے روبرو حاضر سمجھے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا شفیع بنائے، حضرت محی الدین شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز کو امینِ الٰہی سمجھے اور خود کو منصف بنا کر آنکھیں بند کر لے اور مراقبہ میں تفکر کرے کہ اللہ کے قرب سے بہتر کون سی چیز ہے جسے میں دعوت پڑھ کر مسخر کروں؟ اور اگر اُسے یہ یقین ہو جائے کہ تمام مخلوق کمتر ہے اور خالق تمام مخلوق سے برتر ہے تو اللہ تعالیٰ اُس پر مہربان ہو جائے گا اور دونوں جہان اُس کے تابع کر کے خدمت گار بنا دے گا۔ (محک الفقر کلاں)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس علمِ دعوت کے متعلق فرماتے ہیں:

- علمِ دعوت ایک دینی و روحانی عمل ہے جس میں کسی عارف، فقیر یا ولی کے مزار پر ایک خاص ترتیب سے قرآنِ پاک پڑھا جاتا ہے جس سے اہلِ مزار کی روح حاضر ہو جاتی ہے اور صاحبِ دعوت کی مدد کرتی ہے۔ لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ علمِ دعوت اور کشف القبور میں بڑا فرق ہے۔ کشف القبور میں عام مسلمانوں کی قبروں پر دعوت پڑھ کر اہلِ قبور کے حالات معلوم کیے جاتے ہیں کہ وہ برزخ میں کس حالت میں ہیں لیکن دعوت صرف فقرا یا اولیا کرام کے مزارات پر پڑھی جاتی ہے۔ (شمس الفقرا)
- علمِ دعوت راہِ فقر میں اہم حیثیت رکھتا ہے جو مرشد کامل طالب کو اس وقت عطا کرتا ہے جب وہ تصورِ اسمِ اللہ ذات سے حضورِ حق میں پہنچ جاتا ہے۔ لیکن طالب کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس کی طلب صرف دیدارِ حق تعالیٰ اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری ہونی چاہیے۔ (شمس الفقرا)

یعنی جب مرشد کی مہربانی سے طالب دعوت پڑھ کر کسی نبی، صحابی یا ولی کی بارگاہ میں حاضری دے تو ان سے دیدارِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری ہی طلب کرے نہ کہ مردار دنیا کے فانی فوائد مانگے۔ اسی لیے علمِ دعوت انہی خالص طالبوں پر کھلتا ہے جن کی طلب اللہ کے دیدار و رضا کے لیے خالص ہو نہ کہ دنیاوی خواہشوں سے آلودہ ہو۔

حضرت سخی سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں:

- دعوت پڑھنے سے کامل کو خزانے عطا ہوتے ہیں اور ناقص کو دعوت کے دوران ہی تیغِ برہنہ کی مثل رنج پہنچتا ہے۔ دعوت عطا کرنا آسان کام نہیں ہے۔ مرد مذکر اور عارف کامل ولی اللہ جو باخبر اور ہوشیار ہو وہی دعوت پڑھنے کا عامل ہے ورنہ دعوت پڑھنے کے لائق احمق اور حیوانات کی مثل لوگ نہیں ہو سکتے۔ (امیر الکونین)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دور سے قبل عام مسلمان علمِ دعوت کے تصور تک سے آگاہ نہ تھے لیکن آپ مدظلہ الاقدس نے کمال مہربانی سے یہ انتہائی اعلیٰ باطنی علم سینکڑوں صادق و مخلص طالبانِ مولیٰ کو عطا فرمایا اور ان کا روحانی تعلق ان کے بزرگ اور محبوب اولیا و صحابہ سے جوڑا۔ آپ مدظلہ الاقدس کے کمالِ روحانیت اور اولیا کے ہاں آپ کی محبوبیت کی انتہا کا اندازہ اس بات سے لگایا جا

سکتا ہے کہ اب سے پہلے علمِ دعوت صرف مرد طالبانِ مولیٰ کو عطا کیا جاتا تھا اور اسے کسی ولی کے مزار پر حاضر ہو کر پڑھنا لازم تھا لیکن آپ مدظلہ الاقدس نے اولیا اللہ سے اس بات کی اجازت حاصل کی کہ خواتین طالبانِ مولیٰ کو بھی علمِ دعوت کے اس اعلیٰ ترین روحانی فیض سے محروم نہ رکھا جائے اور اس پابندی کو اٹھا لیا جائے کہ دعوت کسی ولی کے مزار پر جا کر ہی پڑھی جائے۔ آپ سیّدنا غوث الاعظمؓ کے لاڈلے، حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے محبوب اور سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کا روپ ہیں۔ لہٰذا آپ مدظلہ الاقدس کی اس درخواست کو شرفِ قبولیت حاصل ہوا اور آپ نے مرد طالبوں کے ساتھ ساتھ خواتین طالبوں کو بھی گھر بیٹھے علمِ دعوت پڑھنے کی اجازت عطا فرمائی اور خصوصاً تمام مخلص خواتین طالبانِ مولیٰ پر دعوت کھول دی۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ اس دور میں ایسا باکمال، مہربان اور اعلیٰ ترین درجات کا حامل کوئی اور مرشد کامل اکمل موجود نہیں ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اپنی بارگاہ کا فیض تمام اُمتِ مسلمہ کے لیے بغیر فرقہ و جماعت کی تفریق کے سب کے لیے کھول دیا ہے۔ ہر مسلمان کو، خواہ وہ دنیا میں کہیں بھی ہو، عام دعوت ہے کہ وہ آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں نیک نیت اور نیک طلب لے کر آئے اور دین و دنیا کی فلاح پائے۔

حضوریٔ مجلسِ محمدی

یہ ہر مومن مسلمان کی دلی آرزو ہوتی ہے کہ کاش وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دور میں پیدا ہوتا اور ان کا فیض بلاواسطہ ویسے ہی حاصل کرتا جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حاصل کرتے تھے۔ سورۃ الاحزاب میں اللہ فرماتا ہے:

✦ اَلنَّبِیُّ اَوۡلٰی بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِہِمۡ (سورۃ الاحزاب۔6)

ترجمہ: یہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ (ان کے) قریب ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر دور کے مومنوں کو اپنی جان سے بھی عزیز اور قریب رکھتے ہیں اور اپنے فیض اور قرب کے کسی بھی طالب کو خود سے دور نہیں رکھتے۔ آپ ﷺ رحمۃ اللعالمین ہیں اور دو جہانوں کے سردار ہیں لہٰذا ہر دور میں کامل حیات کے ساتھ موجود ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیض کے چشمے آج بھی اسی طرح جاری ہیں جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ظاہری حیات میں تھے۔ حضرت سخی سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں:

✤ پس ہر وہ شخص مومن، مسلمان یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت میں سے کیسے ہو سکتا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حیات ہی نہیں مانتا۔ وہ جو کوئی بھی ہے جھوٹا، بے دین، منافق اور کذاب ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اَلۡکَذَّابُ لَا اُمَّتِیۡ

ترجمہ: کذاب میرا امتی نہیں ہو سکتا۔ (کلید التوحید کلاں)

✤ جسے حیات النبیؐ پر اعتبار نہیں وہ دونوں جہان میں خوار ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہر وہ شخص مردہ سمجھتا ہے جس کا دل مردہ ہو

اوراس کا سرمایۂ ایمان ویقین شیطان نے لوٹ لیا ہو۔ (کلیدالتوحید کلاں)

❖ جوشخص اخلاص اوریقین کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں فریاد کرے تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مع لشکرِ صحابہؓ، امام حسنؓ وامام حسینؓ تشریف لاکر ظاہری آنکھوں سے زیارت کراتے اور مدد فرماتے ہیں۔ (عقلِ بیدار)

❖ سن! اگر کوئی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیات کو مردہ سمجھتا ہے تو اس کا ایمان سلب ہوجاتا ہے۔ (عین الفقر)

علامہ اقبالؒ حیات النبیؐ کے بارے میں فرماتے ہیں:

❖ میرا عقیدہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زندہ ہیں اوراس زمانے کے لوگ بھی ان کی صحبت سے اسی طرح مستفیض ہوسکتے ہیں جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہوا کرتے تھے لیکن اس زمانے میں تو اس قسم کے عقائد کا اظہار بھی اکثر دماغوں پر ناگوار ہوگا اس واسطے خاموش رہتا ہوں۔ (خط بنام نیاز الدین خاں۔ فتراکِ رسولؐ۔ باب سوم، اقبال اورعشقِ رسولؐ۔ صفحہ 71)

اس زمانے میں عاشقانِ رسول کے لیے آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت اورفیض سے مستفید ہونے کا بہترین ذریعہ روحانی طور پر مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہونا ہے جو کسی مرشد کامل اکمل کے توسط سے ہی ممکن ہے جو خود اس مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں کامل ہو اور اپنے طالبوں کو بھی یہاں تک پہنچانے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ حضرت سخی سلطان باھُوؒ نے اپنی ہر کتاب میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی موجودگی کا تذکرہ کیا ہے اوراس کی حضوری پانے کی راہ بتائی ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❖ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری اسمِ اللہ ذات اوراسمِ محمدؐ کے تصور سے حاصل ہوتی ہے۔

اس عبارت کی شرح کرتے ہوئے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں:

❊ صحابہ کرامؓ کے لئے اسمِ اللہ ذات حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ظاہری چہرہ مبارک تھا اوراسم محمدؐ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات مبارک تھی۔ موجودہ زمانے میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ تک رسائی کا طریقہ صرف اسمِ اللہ ذات اوراسمِ محمدؐ کا تصور ہے بشرطیکہ یہ وہاں سے حاصل ہوا ہو جہاں پر اسے عطا کرنے کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے باطنی طور پر اجازت ہو۔ یہ بات طالب کو اسمِ اللہ ذات یا اسمِ محمدؐ کے تصور کے پہلے دن ہی معلوم ہوجاتی ہے کہ اس نے جہاں سے اسمِ اللہ ذات یا اسمِ محمدؐ حاصل کیا ہے وہ مرشدِ کامل ہی کی بارگاہ ہے۔ (شمس الفقرا)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کے متعلق فرماتے ہیں:

❊ راہِ حق میں یہ ایک ایسا مقام ہے جس میں طالبِ مولیٰ باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری سے مشرف ہوجاتا ہے اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کی تربیت فرماتے ہیں اور باطن میں اسے معرفتِ الٰہیہ کے مراتب طے کراتے ہیں۔ (شمس الفقرا)

❊ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری باطن کا اہم مقام ہے جس کو مکمل طور پر بیان نہیں کیا جاسکتا۔ یہ تو حق الیقین کی منزل ہے اوراس کی حقیقت سے وہی واقف ہوتا ہے جو اسے پالیتا ہے۔ (شمس الفقرا)

حضرت سخی سلطان باھُوؒ حضوریٔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

❖ جان لو کہ امت پیروی کرنے والوں کو کہتے ہیں اور پیروی یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقشِ قدم پر چل کر خود کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچایا جائے۔ مجھے ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو راہِ حضوری کے متعلق نہیں جانتے اور بے حیائی، تکبر، خواہشاتِ نفس، خود پرستی اور نفس پرستی کے باعث عارفانِ باللہ سے طلب بھی نہیں کرتے اور جو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچ جاتے ہیں ان کو یہ حاسدین اپنے حسد کے باعث دیکھ نہیں سکتے۔ یہ لوگ سراسر احمق اور حیوان ہیں۔ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر اور حضوری میں منظور نہیں وہ امت کے مومن و مسلمان، فقیر و درویش اور علما و فقہا کیسے ہو سکتے ہیں اور امت ان کی پیروی کیسے کر سکتی ہے؟ جان لو کہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سرِّ ہدایت ہے اور یہ ہدایت ابتدا (کی طرف لوٹنے) میں ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اَلنِّھَایَۃُ ھُوَ الرُّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ

ترجمہ: ابتدا کی طرف لوٹنا ہی انتہا ہے۔ (کلید التوحید کلاں)

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اس حدیث کی شرح یوں بیان فرماتے ہیں:

❁ ظہورِ حق کی ابتدا چونکہ نورِ محمدی ﷺ کے ظہور سے ہوئی اور تمام مخلوق نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تخلیق ہوئی اس لئے ''ابتدا'' نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی ہے لہٰذا باطن میں اپنی ابتدا یعنی نورِ محمدی ﷺ تک واپس پہنچنا ہی انتہا ہے۔ یہی مجلسِ محمدی ﷺ کی حضوری ہے اور یہی سرِّ ہدایت ہے۔ جو شخص اس کا قائل اور طالب نہیں وہ گویا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اُمتی اور پیروکار ہی نہیں۔ (شمس الفقرا)

حضرت سخی سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں:

❖ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار سے مشرف ہونے والا اور آپؐ کی زیارت کرنے والا ایک ہی لمحہ میں ولی اللہ کے مراتب پر پہنچ کر محبوب اور صاحبِ عیاں عارف ہو جاتا ہے یا یکبارگی مراتبِ مجذوب پر پہنچ جاتا ہے یا یکبارگی مراتبِ محبوب پر پہنچ جاتا ہے یا یکبارگی مراتبِ محجوب اور مردود پر پہنچ جاتا ہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھنے میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں کرنا چاہیے کیونکہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہشت کی مثل ہے جہاں ذکرِ الٰہی کے ساتھ آیاتِ قرآن اور حدیث کا بیان ہوتا ہے۔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں طالب کو دو مراتب حاصل ہو سکتے ہیں، یا مرتبہ محبوب یا مرتبہ مردود کیونکہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک کسوٹی ہے جہاں پہنچ کر ناقص طالب کے وجود کے اندر پوشیدہ کذب اور صادق طالب کے وجود کے اندر پوشیدہ صدق ظاہر ہو جاتا ہے۔ طالبِ صادق کا وجود نور ہو جاتا ہے اور اسے مجلسِ محمدیؐ کی لازوال دائمی حضوری نصیب ہو جاتی ہے۔ (امیر الکونین)

❖ اگر کوئی حاسد، منافق، مردہ دل کاذب جو شیطان کے فرزندوں اور خناس کے وسوسہ کی طرح ہے اور جو پیر مرشد کا منکر، بے پیر بے مرشد اور بے معرفت ہے، یہ کہے کہ اس زمانہ میں کوئی پیر یا مرشد لائقِ ارشاد نہیں اس کی بجائے صرف مطالعہ کتب کافی ہے تو وہ اس حیلہ شیطانی اور مکر و فریبِ نفسانی کے سبب رہزن ہے جو معرفت و ہدایتِ خدا سے باز رکھتا ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے روکتا ہے۔

ایسے شخص کی بات کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے کیونکہ ایسا شخص مُردہ دل ہے اور کتے کی طرح مُردار کی تلاش میں مارا مارا پھرتا ہے۔ (عقلِ بیدار)

❖ روز و شب در طلبِ نبوئ با حضور مرد مرشد میرساند خاص نور

ہر کہ منکر میشود زیں خاص راہ عاقبت کافر شود با رو سیاہ

ترجمہ: دِن رات مجلسِ محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی حضوری طلب کرلیکن یاد رکھ اس خاص نور تک مردِ مرشد ہی پہنچا سکتا ہے۔ جو کوئی اس خاص راہ کا انکار کرتا ہے وہ بالآخر کافر ہوکر روسیاہ ہوجاتا ہے۔ (مجالستہ النبئ خورد)

❖ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس مبارک میں نفسِ امارہ اور شیطان لعین داخل نہیں ہوسکتے۔ یہ اسمِ اللہ ذات اور اسم محمدؐ کے حاضرات کی راہ ہے۔ اس سے ازل، ابد، دنیا، حشر، قیامت گاہ، حضوری، قربِ الٰہی، دوزخ، بہشت اور حور و قصور کا تماشا دکھائی دیتا ہے۔ (عقلِ بیدار)

❖ جان لے کہ خاص مجلسِ محمدی ﷺ دیگر نو (9) مقامات پر قائم ہوتی ہے جو مراتب بمراتب اور مقام بمقام (بڑھتے ہوئے) کامل و مکمل ہوجاتی ہے۔ اوّل مجلسِ محمدی ﷺ مقامِ ازل میں ہے، دوم مجلسِ محمدی ﷺ مقامِ ابد میں ہے، سوم حرمِ مدینہ میں روضۂ رسول ﷺ میں، چہارم خانہ کعبہ کے داخلی مقام پر یا حرمِ خانہ کعبہ میں یا جبلِ عرفات پر جہاں لبیک کی دعائے حج قبول ہوتی ہے، پنجم عرش سے اوپر، ششم قابَ قوسین کے مقام پر، ہفتم بہشت میں کہ جہاں سے اگر کچھ کھا پی لیا جائے تو تمام عمر بھوک اور پیاس نہیں لگتی اور نہ ہی نیند آتی ہے، ہشتم حوضِ کوثر کے مقام پر جہاں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس سے شراباً طہوراً پی لی جائے تو وجود پاک ہوکر مقامِ ترک و توکل[1] اور مقامِ تجرید و تفرید سے گزر کر توحید تک پہنچ جاتا ہے اور توفیقِ الٰہی سے رفاقتِ حق حاصل ہوجاتی ہے۔ نہم مجلسِ محمدی ﷺ ربوبیت کے انوار میں غرق ہوکر دیدار سے مشرف ہونے کے مرتبہ پر ہوتی ہے۔ جو خود کو فنا کرلے وہ فقر کی معرفت کی انتہا یعنی بقا تک پہنچ جاتا ہے۔ (شمس العارفین)

مجلسِ محمدیؐ کی حضوری کا روحانی کمال اور مرتبہ بھی صرف اور صرف سلسلہ سروری قادری کے مرشد کامل اکمل کے وسیلے سے حاصل ہوسکتا ہے۔

حضرت سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں:

❖ سروری قادری کامل کی ابتدا کیا ہے؟ کامل قادری (سروری قادری مرشد) اپنی نظر یا تصورِ اسم اللہ ذات یا کلمہ طیب کی ضرب یا باطنی توجہ سے طالبِ مولیٰ کو معرفتِ الٰہی کے نور میں غرق کردیتا ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ یہ کامل قادری کا روزِ اوّل کا سبق ہے۔ جو یہ سبق نہیں پڑھاتا اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک نہیں پہنچاتا وہ کامل قادری نہیں۔ اُس کی مستیٔ حال محض خام خیالی ہے کیونکہ قادری ہمیشہ نور، معرفت الٰہی اور وصال میں غرق ہوتا ہے۔ (کلید التوحید کلاں)

علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارے میں فرماتے ہیں:

❖ بہ مصطفیٰؐ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست اگر بہ او نہ رسیدی، تمام بولہبی است (ارمغانِ حجاز)

---

[1] ترک و توکل: ترک سے مراد اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شے، سہارے اور موجود سے چھٹکارا، خلاصی اور نجات ہے اور توکل اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کا نام ہے۔ جب تک طالب 'ترک' کی منزل سے نہیں گزرتا کامل توکل حاصل نہیں ہوتا۔ (شمس الفقرا: تصنیفِ لطیف سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس)

ترجمہ: تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تک خود کو پہنچا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی مکمل دین ہیں۔ اگر تو اُن (مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تک نہیں پہنچتا تو تیرا سارا دین ابولہب کا دین ہے۔

مجلسِ محمدیؐ کی حضوری باطن اور راہِ فقر میں اہم ترین مقام ہے اور اس مقام تک سروری قادری مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ ہی پہنچا سکتا ہے۔

لقائے الٰہی

اقبالؒ فرماتے ہیں:

- زمانہ آیا ہے بے حجابی کا، عام دیدارِ یار ہوگا — سکوت تھا پردہ دار جس کا، وہ راز اب آشکار ہوگا
- گزر گیا اب وہ دور ساقی کہ چھپ کے پیتے تھے پینے والے — بنے گا سارا جہان مے خانہ، ہر کوئی بادہ خوار ہوگا (بانگِ درا)

لقائے الٰہی[1] اس کائنات کی سب سے بڑی نعمت اور انسان کی تخلیق کا مقصد ہے۔ حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

- كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ

ترجمہ: میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا، میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں پس میں نے مخلوق کو تخلیق کیا۔

اللہ کی پہچان اللہ کے دیدار کے بغیر ممکن نہیں اور سیّدنا غوث الاعظمؓ فرماتے ہیں ''جو اللہ تعالیٰ کی پہچان کے بغیر اس کی عبادت کا دعویٰ کرتا ہے وہ ریاکار ہے۔'' (سرّ الاسرار)

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے عشقِ الٰہی، باطنی مجاہدے اور مرشد کامل کی مہربانی سے لقائے الٰہی کی منزل تک پہنچنے والوں کو نوید سنائی ہے:

- فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (سورۃ البقرہ۔115)

ترجمہ: پس تم جدھر بھی دیکھو گے تمہیں اللہ کا چہرہ نظر آئے گا۔

اور اس سے محروم رہ جانے والوں کو وعید سنائی:

- وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (سورۃ بنی اسرائیل۔72)

ترجمہ: اور جو شخص اس دنیا میں (لقائے الٰہی سے) اندھا رہا وہ آخرت میں بھی (دیدارِ الٰہی کرنے سے) اندھا رہے گا۔

روزِ قیامت اس سے بڑی محرومی اور کیا ہوگی کہ باطنی آنکھوں سے محروم لوگ اللہ کو سامنے ہوتے ہوئے بھی نہ دیکھ سکیں گے نہ پہچان سکیں گے۔ چونکہ یہ دنیا ہی آخرت کی کھیتی ہے اس لیے قربِ ولقائے الٰہی کی منزل تک اسی دنیا میں پہنچنا ہوگا۔ جس کی باطنی آنکھیں اس دنیا میں نہ کھلیں وہ آخرت میں بھی نہ کھلیں گی۔ اللہ کا دیدار احادیثِ مبارکہ سے بھی ثابت ہے۔

---

[1] صوفیا اور فقرا کے نزدیک لقائے الٰہی کے معنی دیدارِ الٰہی، رویت الٰہی کے ہیں۔

احادیثِ مبارکہ

- حضرت جریر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''قریب ہے وہ وقت جب تم اپنے پروردِگار کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے۔'' (بخاری 7435)
- حضرت جریر بن عبداللہؓ سے ہی روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چودھویں تاریخ کے چاند کو دیکھ کر فرمایا ''جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو اسی طرح تم اپنے پروردِگار کو دیکھو گے اور اللہ تعالیٰ کو دیکھنے میں تم کوئی اذیت اور تکلیف محسوس نہیں کرو گے۔'' (بخاری 4851)
- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اس علم کو جس سے اللہ کے چہرہ کا دیدار حاصل ہوتا ہے، اس لیے حاصل کرے کہ اس سے دنیا کا فائدہ ملے تو ایسا شخص قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا۔'' (مسند احمد 8438)
- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''تم اپنے ربّ کی زیارت ضرور کرو گے۔'' صحابہؓ نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! کیا واقعی ہم اپنے ربّ کی زیارت کر سکیں گے؟'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''کیا تم نصف النہار کے وقت سورج کو دیکھنے میں کوئی دشواری محسوس کرتے ہو؟'' صحابہؓ نے عرض کیا ''نہیں۔'' فرمایا ''کیا چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی دشواری محسوس کرتے ہو؟'' صحابہؓ نے عرض کیا ''نہیں۔'' فرمایا ''اسی طرح پروردگار کو دیکھنے میں بھی تمہیں کوئی دشواری نہ ہوگی۔'' (مسند احمد 11137)
- ابنِ ماجہ کی روایت کے مطابق حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے پوچھا ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! کیا ہم اپنے ربّ کو دیکھیں گے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''کیا تم ٹھیک دوپہر کے سورج کو دیکھنے میں کوئی دقت محسوس کرتے ہو جبکہ کوئی بدلی نہ ہو؟'' ہم نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''کیا تم چودھویں کا چاند دیکھنے میں کوئی رکاوٹ محسوس کرتے ہو جبکہ کوئی بدلی نہ ہو؟'' ہم نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''سورج و چاند کو دیکھنے کی طرح تمہیں اپنے ربّ کو دیکھنے میں بھی کوئی مزاحمت نہیں ہوگی۔'' (ابنِ ماجہ 179)
- حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں ''کیا تمہیں یہ بات اچھی لگتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خلت (دوستی) ابراہیمؑ کے لیے ہو، کلام موسیٰؑ کے لیے اور دیدار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے۔'' (المستدرک 216)

لقائے الٰہی کے تین طریقے

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قرآن وحدیث کی رو سے دیدارِ الٰہی کے ان مراتب کو پانا تین طریقوں سے روا ہے۔ اوّل، خواب میں اللہ کا دیدار کرنا۔ ایسے خوابوں کو نوری خواب کہا جاتا ہے جو اللہ کے بے حجاب دیدار کے لیے خلوت خانہ کی مثل ہوتے ہیں اور ان میں طالب مشاہدۂ دیدار و حضوریٔ پروردگار میں غرق ہوتا ہے۔ دوم مراقبے میں دیدارِ الٰہی کرنا، یہ مراقبہ موت کی مثل ہوتا ہے جو حق تعالیٰ کی حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ تیسرا عین خدا کو اس طرح دیکھنا کہ طالب کا جسم اس جہان میں اور جان (روح) لاھوت لامکان میں ہوتی ہے۔ یہ تینوں مراتبِ عظیم مرشد کامل کے فیض و فضل سے حاصل ہوتے ہیں۔ (نور الہدیٰ کلاں)

اسمِ اللہ رہبر است ہمراہ تو جز لقا دیگر مبیں دیگر مجو

ترجمہ: اسمِ اللہ ذات تیرا رہبر ہے اور تیرے ہمراہ ہے اس لیے تو دیدارِ الٰہی کے علاوہ نہ کسی اور کی طلب کر نہ کسی جانب نگاہ کر۔ (نور الہدیٰ کلاں)

لقائے الٰہی کا منکر

لقائے الٰہی کے منکر کے بارے میں حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہر کہ منکر از خدا دیدار شد اُمتِ نبویؐ نباشد خوار شد

ترجمہ: جو دیدارِ الٰہی کا انکار کرتا ہے وہ اُمتِ محمدی میں سے نہیں بلکہ اہلِ خوار میں سے ہے۔ (نور الہدیٰ کلاں)

لقا کے حق میں اقوال

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رَأَی قَلْبِیْ رَبِّیْ بِنُوْرِ رَبِّیْ

ترجمہ: میں نے اپنے قلب میں اپنے ربّ کو نورِ ربّی کے واسطہ سے دیکھا۔ (سرّ الاسرار)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:

لَمْ اَعْبُدْ رَبًّا لَمْ اَرَاہُ

ترجمہ: میں اپنے ربّ کی عبادت تب تک نہیں کرتا جب تک میں اسے دیکھ نہ لوں۔ (سرّ الاسرار۔ فصل 9)

سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سرّ الاسرار میں فرماتے ہیں:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

رَاَیْتُ رَبِّیْ عَلٰی صُوْرَۃِ شَابٍ اَمْرَدَ

ترجمہ: میں نے اپنے ربّ کو بے ریش نوجوان کی صورت میں دیکھا۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس طرح کی تجلّی سے مراد حق تعالیٰ کا روح کے آئینہ میں اپنی صفتِ ربوبیت سے تجلّی فرمانا ہے اور یہ وہی (روح) ہے جسے طفلِ معانی کا نام دیا گیا کیوں کہ یہ (روح) مربی (مرشد کامل اکمل) کے وجود کے لیے آئینہ ہے اور وہ (آئینہ) اس کے اور ربّ سبحانہٗ وتعالیٰ کے درمیان وسیلہ ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فرمان ہے:

❁ لَوْلَا تَرْبِيَةُ رَبِّيْ لَمَا عَرَفْتُ رَبِّيْ

ترجمہ: اگر میرا ربّ میری تربیت نہ فرماتا تو میں اپنے ربّ کی معرفت حاصل نہ کر پاتا۔

اور اس باطنی مربی کو پانے کا سبب ظاہری مربی کی تربیت ہے جو کہ انبیا اور اولیا کی تلقین ہے جو وجود اور قلوب کے لیے چراغ ہے اور جن کی تربیت سے آخری روح (یعنی روحِ قدسی) کا دیدار ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

✦ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ (سورۃ مومن۔15)

ترجمہ: وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے روح القا فرما دیتا ہے۔

مرشد کی طلب کرنا ہر شخص کے لیے لازم ہے کیونکہ یہی (مرشد) وہ روح ہے جو قلوب کو زندہ کرتی ہے اور وہ معرفتِ حق تعالیٰ کا باعث ہے۔ پس سمجھو۔ (سرّ الاسرار۔ فصل 22)

پیرانِ پیر غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ الرسالۃ الغوثیہ (جس میں آپؓ کی اللہ تعالیٰ سے الہامی گفتگو درج ہے) میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا:

❁ ''اے غوث الاعظمؓ! جس نے مجھے دیکھا وہ ہر حال میں مجھ سے سوال کرنے سے بے نیاز ہو گیا اور جس نے مجھے نہ دیکھا اس کا سوال کرنا اسے کچھ نفع نہ دے گا کیونکہ وہ قیل وقال کی بنا پر محجوب ہے۔''

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں:

❁ ''میں نے ربّ تعالیٰ کو دیکھا۔'' پھر (اللہ تعالیٰ نے) مجھے فرمایا ''اے غوث الاعظمؓ! جو علم حاصل ہونے کے بعد میری رویت کے بارے میں سوال کرے پس وہ محجوب ہے اور جو علم کے بغیر میری رویت کے متعلق گمان کرے وہ رویتِ ربّ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ میں ہے۔''

پھر فرمایا:

❁ ''اے غوث الاعظمؓ! جس نے میرے لیے مجاہدہ اختیار کیا پس اس کے لیے میرا مشاہدہ ہے خواہ وہ اسے چاہتا ہو یا نہ چاہتا ہو۔''

(الرسالۃ الغوثیہ)

❁ جس نے اللہ تعالیٰ کے محبوب کو دیکھ لیا پس اس نے اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیا اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اپنے دِل سے دیکھ لیا وہ اپنے باطن سے اسکی حضوری میں داخل ہو گیا۔ ہمارا پروردگار موجود ہے اور وہ دیکھا جا سکتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

❁ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

ترجمہ: عنقریب تم اپنے ربّ کو اس طرح دیکھو گے جیسا کہ تم سورج اور چاند کو دیکھتے ہو۔ (الفتح الربانی۔ مجلس 33)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس لقائے الٰہی کے متعلق فرماتے ہیں:

انسان کی پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ کی پہچان اور معرفت ہے۔ پہچان اور معرفت دیدار کے بغیر ممکن نہیں لہٰذا دیدارِ الٰہی ہی اصل میں اللہ کی پہچان اور معرفت ہے۔ یہ وہ نعمت ہے جو عارفین یعنی فقرا کو عطا کی جاتی ہے۔ لذّتِ دیدار سے بہتر کوئی لذّت نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کا دیدار نورِ بصارت سے نہیں نورِ بصیرت سے حاصل ہوتا ہے۔ (شمس الفقرا)

حضرت سخی سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں:

به ز هر لذت بود لذتِ لقا لذتی دنیا چه باشد بی بقا

ترجمہ: تمام لذّات سے بہتر لذّتِ دیدار ہے۔ اس کے مقابلہ میں لذتِ دنیا کی کیا وقعت کہ وہ بے بقا ہے۔ (نور الہدیٰ کلاں)

هر که جانِ خود را فروخت اسمِ اللہ را خرید هر که اسمِ اللہ خرید بعین العیان دید

ترجمہ: جو شخص اپنی جان بیچ کر (یعنی اپنا سب کچھ نثار کر کے) اسمِ اللہ ذات خرید لیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کھلی آنکھوں سے کرتا ہے۔ (عین الفقر)

بجز دیدارِ حق مردار باشد که عاشق طالبِ دیدار باشد

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے دیدار کے سوا ہر چیز مردہ ہے۔ عاشق صرف اور صرف دیدارِ الٰہی کی طلب کرتا ہے۔ (عین الفقر)

دراصل مراتب دو ہیں، ایک مرتبۂ انسان اور دوسرا صورتِ انسان و سیرتِ حیوان جو ہمیشہ بے جمعیت اور پریشان رہتے ہیں۔ پس حیوان انسان اور اشرف الانسان کن مراتب سے پہچانا جاتا ہے؟ انسان وہ ہے جو ہمیشہ مشرف بہ دیدارِ سبحان رہتا ہے۔ دنیا مردار کی طلب انسان کے لیے خطرات کا باعث ہے۔ مشاہدۂ دیدار میں جمعیت ہے اور دنیا مردار کی طلب میں پریشانی و بے جمعیتی ہے۔ (نور الہدیٰ کلاں)

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جو دیدار کا انکار کرتا ہے وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امتی نہیں ہے۔ اس کے نصیب میں خواری ہے اور اس خواری سے وہ خود بے خبر ہے۔ (مجتبیٰ آخر زمانی)

لقائے الٰہی صرف اللہ کے ان عاشقوں کے نصیب میں ہے جو اس کے قائل ہیں اور دن رات اس کی طلب میں رہتے ہیں۔ حضرت سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں:

کور مادر زاد کی بیند لقا کور را باور نباشد بر نما

ترجمہ: مادرزاد باطنی اندھے کو لقائے الٰہی کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟ اور اگر اسے عطا کر بھی دیا جائے تو بھی وہ اس پر یقین نہیں کرتا۔ (نور الہدیٰ کلاں)

لقائے الٰہی کا یہ عظیم مرتبہ بھی صرف سروری قادری مرشد کامل اکمل کی وساطت سے حاصل ہو سکتا ہے، سروری قادری سلسلہ کے علاوہ کسی سلسلہ میں یہ فیض موجود نہیں۔ حضرت سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں:

✤ دیدارِ الٰہی کے منصب ومراتب کی تحقیق اور قوتِ دیدار کی توفیق صرف قادری (سروری قادری) طالب کو حاصل ہوتی ہے، دیگر کوئی سلسلہ اگر اس کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ لاف زن، جھوٹا اور اہلِ حجاب ہے۔ (نور الہدیٰ کلاں)

سروری قادری مرشد کی پہچان اور کمال ہی یہ ہے کہ وہ لقائے الٰہی کے طالبوں کو اس مرتبہ تک بغیر کسی ریاضت ومجاہدہ کے صرف اپنی مہربانی اور اسمِ اللہ ذات کے ذکر وتصور کے ذریعے پہنچا دیتا ہے۔ حضرت سخی سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں:

✤ مرشد کامل طالب کو خوشخط لکھا ہوا اسم اللہ عطا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے طالب! اس اسم اللہ کو اپنے دل پر لکھ۔ جب اسم اللہ دل پر لکھنے سے طالب کے قلب میں قرار پکڑ لیتا ہے تو مرشد کہتا ہے کہ اے طالب! دیکھ اسم اللہ ذات میں سے تجلیات آفتاب کی روشنی کی مثل طلوع ہو رہی ہیں۔ ان تجلیات میں طالب کو دل کے اردگرد ایک لازوال مملکت اور چودہ طبق سے وسیع تر میدان دکھائی دیتا ہے جس میں دونوں جہان اسپند کے دانے کی مانند نظر آتے ہیں۔ (نور الہدیٰ کلاں)

✤ مرشدِ کامل کے بغیر اگر کوئی ساری عمر ریاضت کے پتھر سے سر پھوڑتا رہے پھر بھی اسے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ بغیر پیر ومرشد کوئی اللہ تک نہیں پہنچ سکتا کیونکہ مرشد باطن کی راہ کے تمام مقامات ومنازل سے آگاہ ہوتا ہے اور ہر مشکل کا مشکل کشا ہوتا ہے۔ مرشد کامل توفیقِ الٰہی کا دوسرا نام ہے۔ توفیقِ الٰہی کے بغیر کوئی بھی کام سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔ مرشد جہاز کے تجربہ کار اور باخبر جہاز ران کی مانند ہوتا ہے جسے راستے میں آنے والی تمام آفات اور مشکلات (اور ان کے حل) کا علم ہوتا ہے۔ اگر بحری جہاز پر تجربہ کار جہاز ران نہ ہو تو جہاز ڈوب کر غرق ہو جاتا ہے۔ مرشد خود ہی جہاز ہے اور خود ہی جہاز ران ہے فَهِمَ مَنْ فَهِمَ (جو سمجھ گیا سو سمجھ گیا)۔ (عین الفقر)

پس جو مرشد اللہ کے لقا کے سچے طالب کو لقائے الٰہی کے مرتبہ تک نہیں پہنچاتا وہ مرشدی کے لائق ہی نہیں کہ اللہ والوں کا کام ہی اللہ تک پہنچانا ہے۔

✤ اللہ اللہ کرنے سے اللہ نہیں ملتا یہ اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اپنے باطنی کمال اور ذکر وتصور اسمِ اللہ ذات کے ذریعے طالبانِ مولیٰ کو لقائے الٰہی کے عالیشان مرتبہ تک پہنچا رہے ہیں۔ جو نیک نیتی کے ساتھ تعصب کو دل سے نکال کر خالص طلبِ مولیٰ دل میں لے کر آئے گا آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے اس نعمت سے ضرور فیض یاب ہوگا۔ انشاء اللہ

مشائخ سروری قادری کا فیض اور تعلیمات عام کرنا

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے بہت سے کارناموں میں سے ایک بڑا کارنامہ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے بعد آنے والے تمام سروری قادری مشائخ کے اعلیٰ درجات سے دنیا کو آگاہ کرنا اور ان کی تعلیمات کو ہر

ذریعہ ابلاغ کو استعمال میں لاتے ہوئے عام کرنا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے بذاتِ خود کئی سال اس ضمن میں تحقیقات کیں، قلمی مسودات اکٹھے کیے جن سے ان مشائخ کی مکمل اور مستند سوانح حیات کے متعلق معلومات اکٹھی کیں اور انہیں اپنی تصنیف 'مجتبیٰ آخر زمانی' میں محفوظ کیا۔ مجتبیٰ آخر زمانی کا انگریزی ترجمہ The Spiritual Guides of Sarwari Qadri Order کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ اس دور میں سروری قادری مشائخ کی حیات وتعلیمات پر ایسی مستند کوئی اور تصنیف موجود نہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے ان مشائخ کا تمام عارفانہ کلام بھی جمع فرمایا جو آج تک کبھی منظرِ عام پر نہ آیا تھا اور قلمی مسودات کی صورت میں موجود تھا۔ اس عارفانہ کلام میں تصوف کا خزانہ چھپا ہے اور طالبانِ مولیٰ کے لیے انتہائی دلکش انداز میں رہنمائی موجود ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اس کلام کو 'کلام مشائخ سروری قادری' کی صورت میں مدوّن کر کے شائع کروایا۔ کلام میں موجود مشکل الفاظ اور اصطلاحات کے معنی بھی ساتھ دیئے گئے ہیں۔ اس تصنیف کے پائے کی بھی کوئی تصنیف اس زمانہ میں موجود نہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے ابیاتِ باھُوؒ پر بھی مکمل تحقیق کی۔ جو ابیات غلط طور پر حضرت سلطان باھُوؒ سے منسوب تھے ان کی بھی نشاندہی کی اور جن ابیات میں غلط الفاظ شامل کر کے مشہور کر دیئے گئے تھے ان کی بھی تصحیح کی۔ ابیات کے ساتھ ساتھ مشکل الفاظ کے معنی اور ابیات کی شرح بھی کی گئی ہے جن سے طالبانِ مولیٰ کو راہِ فقر کو سمجھنے میں بہت مدد ملتی ہے۔ یہ تمام تحقیقی مواد انٹرنیٹ پر بھی موجود ہے اور سوشل میڈیا پر پوسٹ کے ذریعے بھی عام کیا جا رہا ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس کی شہرہ آفاق تصنیف 'شمس الفقرا' ایک ایسی بے نظیر کتاب ہے جس میں شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کا لازوال خزانہ موجود ہے۔ راہِ فقر وتصوف سے متعلق حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی تعلیمات پیش کرنے سے قبل ہر موضوع اور ہر شعبے کے بارے میں تمام مکاتبِ فکر اور روحانی سلاسل سے تعلق رکھنے والے اولیا وعلما کے افکار وتعلیمات کا تقابلی جائزہ دیا گیا ہے۔ ساتھ ساتھ تمام صوفی اصطلاحات کی شرح بھی کی گئی ہے۔ یہ کتاب حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی ایک سو چالیس کتب کا نچوڑ اور ان کی تمام تعلیمات کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔ شمس الفقرا کا ترجمہ انگریزی میں Sufism-The Soul of Islam کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

فقر وتصوف کا جو خزانہ ہمارے اولیا اللہ کی کتب میں موجود ہے اسے دنیا بھر میں ہر رنگ ونسل وقومیت کے مسلمان تک پہنچانے کے لیے ضروری تھا کہ اس خزانے کا انگریزی میں ترجمہ کیا جائے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی زیرِ نگرانی آپ مدظلہ الاقدس کے باطنی طور پر تزکیہ شدہ اور تربیت یافتہ مریدین، جو روحانی طور پر اس نہج پر پہنچ چکے ہیں کہ اولیا اللہ کی بات کی روح کو سمجھ کر اس کا بہترین ترجمہ کر سکیں، مختلف اولیا کی کتابوں کا اُردو اور انگریزی میں ترجمہ کر رہے ہیں۔ خصوصاً سلطان باھُوؒ کی تمام فارسی کتب کا فارسی سے انگلش اور اردو میں ترجمہ کیا جا رہا ہے۔ یہ کتب آن لائن بھی پڑھی جا رہی ہیں اور دنیا بھر میں حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے معتقدین ان سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس کی ایک اور عظیم روحانی خدمت سلسلہ سروری قادری کی درست ترتیب سے دنیا بھر کو آگاہ کرنا ہے۔ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے بعد مختلف فریب کار لوگوں نے غلط طور پر خود کو حضرت سخی سلطان باھُوؒ کا روحانی وارث قرار دے کر سلسلہ سروری قادری کو خود سے منسوب کر دیا تھا۔ اصل سلسلہ سروری قادری تو بہر حال مخفی طور پر اپنی جگہ قائم و جاری تھا لیکن سروری قادری مشائخ کے شہرت و دنیا سے دور رہنے کے

اصول کی وجہ سے ان جعلی لوگوں نے اپنی جھوٹی مشہوری کر کے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ صادق طالبانِ مولیٰ تو کبھی ان کی طرف متوجہ نہ ہوئے لیکن ظاہر پرست دنیادار لوگ کثرت سے ان کی طرف راغب ہونے لگے۔ ایسے ظاہر پرست مریدین کی کثرت بھی ان کی سستی شہرت کا باعث بن گئی۔ لیکن اب وہ وقت آ گیا تھا کہ مسلم اُمہ کو سلسلہ سروری قادری کے حقیقی مشائخ سے روشناس کروایا جاتا جس کی ذمہ داری مجلس محمدی سے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو سونپی گئی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے مکمل تحقیق اور حوالہ جات کے ذریعے یہ بات زمانے پر ظاہر کی کہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے اصل روحانی وارث اور ان کے بعد سلسلہ سروری قادری کے شیخِ کامل حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ[1] ہیں جنہیں حضرت سلطان باھُوؒ کے وصال کے 139 سال بعد بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے باطنی تربیت کر کے بھیجا گیا تھا۔ ان کے بعد آنے والے حقیقی مشائخ سروری قادری کی درست ترتیب سے بھی آپ مدظلہ الاقدس نے تحقیقی حوالہ جات کی بنیاد پر زمانے کو روشناس کروایا۔

آپ مدظلہ الاقدس کی انہی خدمات سے راضی ہو کر تمام مشائخ سروری قادری نے متفقہ طور پر آپ مدظلہ الاقدس کو ''شانِ فقر'' کا لقب عطا کیا اور فرمایا ''تمام سروری قادری اولیا کو آپ کی شان بہت پیاری ہے کیونکہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے بعد کسی سروری قادری مرشد کی شان اور ان کی پہچان لوگوں پر واضح نہ تھی۔ آپ نے نہ صرف اس سلسلے کو صحیح پہچان عطا کی بلکہ ہر سروری قادری مرشد کے ذکر کو لوگوں میں عام کیا''۔[2]

طالبانِ مولیٰ کے روحانی ارتقا کو آسان بنانا

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

- مرشد وہ ہے جو طالبِ اللہ کو ایک ہی قدم پر اور ایک ہی دم میں باطن کے جملہ مقامات طے کرا کے لاھوت لامکان میں پہنچا دے۔ (امیر الکونین)

رسالہ روحی شریف میں سلطان الفقر کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

- ان کی نظر نورِ وحدت اور کیمیائے عزت ہے۔ جس طالب پر ان کی نگاہ پڑ جاتی ہے وہ مشاہدۂ ذاتِ حق تعالیٰ ایسے کرنے لگتا ہے گویا اس کا سارا وجود مطلق نور بن گیا ہو۔ انہیں طالبوں کو ظاہری ورد وظائف اور چلہ کشی کی مشقت میں ڈالنے کی حاجت نہیں ہے۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اپنے مریدین کو کسی ورد وظیفے کی مشقت میں ڈالے بغیر محض اپنی نگاہِ کامل اور ذکر و تصور اسمِ اللہ ذات کے ذریعے فنا فی الشیخ، فنا فی اسمِ محمدؐ اور فنا فی اللہ کی تمام منازل طے کرواتے ہیں۔ طالب کے لیے صرف صادق ہونا لازم ہے۔ منافق، ریاکار اور جاسوس طالب پر تو اللہ بھی مہربانی نہیں کرتا، مرشد کیونکر کرے۔ اگر طالب صادق ہے تو خواہ وہ پڑھا لکھا ہے یا اَن

---

[1] تفصیل کے لیے مطالعہ فرمائیں باب ''مرکزِ فقر'' [2] تفصیل ملاحظہ فرمائیں باب ''شرح القابات'' میں

پڑھ، مرد ہے یا عورت، بوڑھا ہے یا جوان یا کسی بھی مسلک اور فرقہ سے تعلق رکھتا ہے، آپ مدظلہ الاقدس اسے روحانی ارتقا کی تمام منازل طے کروا کر لاھوت لامکان تک پہنچا دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ جلال کی منازل سے بھی اپنے جمال کے حصار میں لے کر بآسانی گزار دیتے ہیں بشرطیکہ طالب مرشد پر یقین کرے اور خود کو مکمل طور پر ان کے حوالے کر دے اور ہر حال میں استقامت اختیار کرے۔

مزید برآں آپ مدظلہ الاقدس نے حیران کن طور پر صادق طالبانِ مولیٰ کو ایسے باطنی کمالات اور ہنر عطا کیے جن سے وہ بالکل ناواقف تھے جیسا کہ سلطان محمد احسن علی سروری قادری عربی اور فارسی سے تقریباً نابلد تھے لیکن آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے انہوں نے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی عربی کتاب ''سرّالاسرار'' اور ''الرسالۃ الغوثیہ'' کا بہترین اُردو ترجمہ کیا اور حضرت سلطان باھُوؒ کی فارسی کتب کا بھی اُردو ترجمہ کر رہے ہیں۔ مسز عنبرین مغیث سروری قادری بھی بغیر کسی تجربہ و مہارت کے محض آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے حضرت سلطان باھُوؒ کی کتب کے انگریزی تراجم کر رہی ہیں اور حضرت امام حسینؓ کی انتہائی پیچیدہ عربی کتاب ''مرآۃ العارفین'' کا ترجمہ و شرح کر چکی ہیں جس کو آج تک کوئی ٹھیک سے نہ سمجھ پایا تھا نہ بیان کر سکا تھا۔ اسی طرح آپ مدظلہ الاقدس نے باطنی مہربانی سے مسز عنبرین مغیث سروری قادری سے رسالہ روحی شریف کا انگریزی ترجمہ اور شرح بھی کروالی جس کی مکمل شرح کرنے کی ہمت تصوف کی دنیا میں آج تک کسی کو نہ ہوئی تھی۔ اِسی طرح صاحبزادی منیزہ نجیب حضرت سخی سلطان باھُو کے پنجابی ابیات کا انگریزی ترجمہ کر رہی ہیں حالانکہ وہ پنجابی زبان سے تقریباً نابلد ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کا کمال یہ ہے کہ پہلے آپ طالب کو اس روحانی مقام تک پہنچاتے ہیں جہاں وہ ولی کی بات کو سمجھ سکے اور پھر بیان کرے ورنہ اولیا کی بات کی گہرائی کو سمجھنا عام انسان کے لیے ممکن نہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے کئی طالبوں کو حقیقی شاعری کی ایسی صلاحیت عطا کی جو ان میں پہلے سے ہرگز موجود نہ تھی۔ ان کا کلام کتاب کے آخر میں موجود ہے۔

یہ محض چند مثالیں ہیں ورنہ آپ مدظلہ الاقدس کا ہر صادق مرید گواہ ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس نے ان کے باطن کے ساتھ ساتھ ان کا ظاہر بھی سنوار دیا، انہیں گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر صراطِ مستقیم پر گامزن کر دیا اور انہیں وہ روحانی بلندی عطا کی جس کا انہیں گمان بھی نہ تھا۔

آن لائن بیعت

موجودہ دور سے قبل سلسلہ سروری قادری میں بیعت ہونے اور ذکر و تصور اسمِ اللہ ذات کا خزانہ حاصل کرنے کے لیے کم از کم ایک مرتبہ مرشد کامل اکمل کی بارگاہ میں حاضر ہونا ضروری تھا۔ جوں جوں اللہ تعالیٰ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی شان اور مراتب کو عروج عطا فرما رہا ہے آپ مدظلہ الاقدس بھی متلاشیانِ حق کو فقر کا فیض عطا کرنے کے لیے آسانیاں اور سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے بیرون ممالک میں آن لائن بیعت کے ذریعے ذکر و تصور اسمِ اللہ ذات عطا فرمانے کا سلسلہ شروع کر کے فقر کی تاریخ میں انقلاب برپا کر دیا ہے اور فقر کی تاریخ کو ایک نیا موڑ دیا ہے۔ ایسا انقلابی اور بظاہر ناممکن نظر آنے والا قدم اٹھانے کے لیے یقیناً بہت زیادہ روحانی قوت درکار ہے کیونکہ مرشد اور مرید کی ایک بھی ظاہری ملاقات کے بغیر مرشد کا اس طالب کو روحانی فیض پہنچانا آسان کام نہیں۔ یہ قدم یقیناً آپ مدظلہ الاقدس کی دوراندیشی کا بھی منہ بولتا ثبوت ہے۔

آن لائن بیعت کا طریقہ ابتدائی طور پر ان لوگوں کے لیے شروع کیا گیا تھا جو بیرونِ ملک رہتے ہیں اور مالی یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے بالکل سفر نہیں کر سکتے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ سہولت ہر اس شخص کو عطا کر دی گئی جو کسی بھی وجہ سے آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے قاصر ہے۔ کیونکہ آج کل کے دور میں انٹرنیٹ، کمپیوٹر، سمارٹ فون وغیرہ کی سہولت تقریباً ہر طبقہ اور ہر پیشہ کے افراد کے پاس موجود ہے۔ آن لائن بیعت کا نظام شروع فرما کے آپ مدظلہ الاقدس نے ہر خاص و عام کے لیے راہِ فقر اور راہِ معرفت کے راستے نہ صرف کھول دیئے ہیں بلکہ آسان بنا دیئے ہیں۔

آن لائن بیعت کا طریقہ کار یہ ہے کہ بیعت کے متمنی مرد و خواتین تحریک دعوتِ فقر کی ویب سائٹ www.tehreekdawatefaqr.com کے Contact Us پیج پر یا تحریک دعوتِ فقر کی کسی بھی ویب سائٹ پر موجود Contact Us کی آپشن (Option) کو کلک (Click) کر کے یا ہر ویب سائٹ کے ہر پیج پر Whatsapp کی سہولت بھی موجود ہے جس پر رابطہ کیا جا سکتا ہے یا سوشل میڈیا کے کسی بھی پیج، پروفائل (Page/Profile)/اکاونٹ پر رابطہ کر کے بیعت کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔ تحریک دعوتِ فقر کی طرف سے مقرر نمائندہ ان کے کوائف کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے بعد انہیں ایک لنک مہیا کر دیتا ہے جس سے وہ آن لائن بیعت ہو سکتے ہیں۔ ان کی تمام معلومات سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو ایک ای میل کی صورت میں وصول ہوتی ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس ان تمام معلومات کا جائزہ لے کر چند روحانی تقاضے پورے فرماتے ہیں اور بیعت کرنے کے بعد اسمِ اللہ ذات کے ذکر و تصور کی اجازت فرماتے ہیں۔ اسمِ اللہ ذات اور اس کے ذکر و تصور کا طریقہ کار بذریعہ فون اور ای میل طالب کو بتا دیا جاتا ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس کے روحانی فیض کے لامحدود ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ طالب بیعت کے لیے بھی جسمانی پابندیوں سے آزاد ہے۔ اس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس کی روحانی قوت زمان و مکان کی قید سے آزاد ہے۔ کسی بھی رنگ و نسل یا فرقہ کا فرق روا رکھے بغیر تمام متلاشیانِ حق کے لیے آپ مدظلہ الاقدس کے فیض کے دروازے کھلے ہیں حتیٰ کہ بیعت کے فارم میں بھی ذات پات یا فرقہ کے متعلق کوئی سوال درج نہیں ہے۔ آن لائن بیعت کے اس طریقہ کار کی بدولت دنیا بھر سے نہ صرف ہزاروں طالبانِ مولیٰ آپ مدظلہ الاقدس سے بیعت ہو چکے ہیں بلکہ اَن گنت غیر مسلم بھی اسلام قبول کر کے آپ مدظلہ الاقدس کے حلقۂ ارادت میں داخل ہو چکے ہیں۔

بلاگز (Blogs)

ویب سائٹس کی ڈویلپمنٹ اور آن لائن ہونے سے قبل فقر و تصوف کی کسی اصطلاح کے بارے میں جاننا انتہائی مشکل کام تھا۔ مختلف سرچ انجن جیسے گوگل (Google) اور بنگ (Bing) وغیرہ پر جب بھی تصوف یا فقر کی کسی اصطلاح کو تلاش کیا جاتا تو سرچ انجن سے یا تو غیر متعلقہ معلومات موصول ہوتیں یا وہ کسی ایسے بلاگ سے ہوتیں جہاں موجود مواد اصل مواد کے مقابلے میں تحریف شدہ اور ردّ و بدل کا شکار ہوتا۔ بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو خود کو غلط طور پر سلسلہ سروری قادری سے منسوب کر کے انٹرنیٹ پر فقر کی ایسی غیر مصدقہ تعلیمات پھیلا رہے ہیں جو ان کے ذاتی نظریات کی عکاس ہیں اور جن کا فقر کی حقیقی تعلیمات سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ نہ ہی ایسے لوگوں کے اس سلسلہ سے منسلک ہونے

کے کوئی مستند ثبوت یا روایات ملتی ہیں اور نہ ہی انٹرنیٹ پر ان کی دی گئی فقر سے متعلق تعلیمات و معلومات درست ہیں۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنی نگاہِ کرم اور روحانی قوت سے کئی طالبانِ مولیٰ کو فقر کے اہم موضوعات خاص طور پر حقیقی سروری قادری مشائخ کی تعلیمات اور ان کی روحانی خدمات پر تحقیق کر کے مضامین (Articles) لکھنے کے لائق بنایا۔ یہ مضامین مستند حقائق کی بنیاد پر لکھے گئے اور ان کا مواد ان مقدس ہستیوں کے دستِ مبارک سے لکھی گئی اصل تحریروں سے لیا گیا جو نسل در نسل ان روحانی ہستیوں کے پاکیزہ خاندانوں میں محفوظ چلی آ رہی تھیں۔ یہ اصل تحریریں آپ مدظلہ الاقدس نے انتہائی محنت اور لگن سے جمع کر کے ان کی تصنیف و تالیف بھی فرمائی۔ پھر انٹرنیٹ پر ان مضامین کے Blogspot.com، Blogs.com اور wordpress پر بلاگز (Blogs) بنائے گئے اور یوں فقر کی تعلیمات کو دنیا بھر میں عام کیا گیا۔ جب کچھ وسائل مہیا ہوئے تو پھر آہستہ آہستہ ویب سائٹس بنانے کے عمل کا آغاز ہوا۔ لیکن ویب سائٹس سے قبل ان بلاگز (Blogs) نے بہت اہم کام کیا اور ان کے ذریعے دنیا کو سلسلہ سروری قادری کے مشائخ کی صحیح ترتیب سے بھی آگاہ کیا گیا۔ اس کے بعد آپ مدظلہ الاقدس نے سلطان الفقر ڈیجیٹل پروڈکشن کی بنیاد رکھی۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باب 10

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے تبلیغی دورے

اُٹھ کے اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے　　مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان مبارک ہے:

- سروری قادری فقیر کے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ایک جگہ بیٹھ جائے بلکہ سروری قادری فقیر کے لیے لازم ہے کہ چل پھر کر روئے زمین پر لوگوں کو اسمِ اللہ ذات عطا کرے اور لوگوں کو معرفتِ الٰہیہ کی دعوت دے۔ (سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ۔ حیات و تعلیمات)

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ بھی ہمیشہ سفر میں رہتے اور دور دراز علاقوں میں جا کر اسمِ اللہ ذات کا فیض عام فرماتے۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ بھی اسی مقصد کی خاطر سال بھر سفر میں رہتے تھے اور انہی کی سنت و حکم کے مطابق سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس بھی فقر کو عوام الناس میں پھیلانے کے لیے ملک بھر کے تبلیغی دورے کرتے ہیں اور لوگوں میں اسمِ اللہ ذات کا فیض عام فرماتے ہیں۔ ان تبلیغی دوروں میں مرد و خواتین کی کثیر تعداد آپ مدظلہ الاقدس سے بیعت اور بغیر بیعت کے ذکر و تصور اسمِ اللہ ذات حاصل کرتی ہے، مریدین اور دیگر لوگ آپ کی صحبت و دیدار سے مستفید ہوتے ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس نے ان تبلیغی دوروں کا آغاز مسندِ تلقین و ارشاد سنبھالنے کے بعد 2005ء میں کر دیا تھا۔ پہلے تبلیغی دورے کا دورانیہ 23 دسمبر 2005ء تا مارچ 2006ء تھا۔ ان دوروں میں روحِ اسلام 'فقر' کی دعوت و تبلیغ کی گئی اور بہت سے طالبوں کو بیعت اور بغیر بیعت کے ذکر و تصور اسمِ اللہ ذات عطا کیا گیا۔

2006ء میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے تبلیغی دوروں کا سلسلہ محدود کر دیا اور تصنیف و تالیف کی سرگرمیوں میں مصروف ہو گئے جو انتہائی تحقیق و توجہ طلب تھیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے لاہور کو تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز بنایا، اس کے ساتھ ساتھ مزارات مشائخ سروری قادری پر باقاعدگی سے حاضری دیتے رہے اور ان علاقوں کے قرب و جوار میں موجود مریدین کو شرفِ میزبانی بخشتے رہے۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے 2015ء سے دوبارہ تبلیغی دوروں کا آغاز کر دیا۔ آپ عموماً نومبر سے مارچ تک تبلیغی دورے فرماتے، جہاں جاتے وہاں میلاد پاک کی محفل سے لوگوں میں عشقِ مصطفیٰؐ کی شمع جلاتے اور لوگوں کو معرفتِ الٰہیہ کی دعوت دیتے۔ آپ مندرجہ ذیل علاقوں میں ہر سال تشریف لے جاتے اور گھر گھر جا کر لوگوں کو معرفتِ الٰہی کی دعوت دیتے۔

ضلع بہاولپور

- بہاولپور شہر
- احمد پور شرقیہ
- دربارِ عالیہ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ
- اوچ شریف تحصیل احمد پور شرقیہ

ضلع خانیوال

- میاں چنوں
- جہانیاں

ضلع جھنگ

- دربارِ عالیہ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ
- آستانہ عالیہ سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیزؒ اور سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ۔ موضع سلطان باھُو۔ گڑھ مہاراجہ
- دربارِ عالیہ سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ ہاشمی قریشیؒ۔ رجبانہ۔ گڑھ مہاراجہ
- شورکوٹ شہر
- دربارِ عالیہ شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدیؒ
- نہنگ محمد صادق تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ

ضلع فیصل آباد

- فیصل آباد شہر
- جڑانوالہ شہر
- بچیانہ منڈی تحصیل جڑانوالہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

- جیون شاہ تحصیل جڑانوالہ
- چک نمبر 378 گ ب حماند کے تحصیل جڑانوالہ
- چک نمبر 459 گ ب بھولی دی جھوک تحصیل جڑانوالہ
- چک نمبر 534 گ ب ککڑ والی تحصیل جڑانوالہ
- چک نمبر 560 گ ب اعواناں والہ تحصیل جڑانوالہ
- چک نمبر 561 گ ب نارو انوالہ تحصیل جڑانوالہ
- چک نمبر 561 گ ب مرضی پورہ تحصیل جڑانوالہ
- چک نمبر 564 گ ب پیرانوالہ تحصیل جڑانوالہ
- چک نمبر 566 گ ب نامدار والہ تحصیل جڑانوالہ
- چک نمبر 569 گ ب عبداللہ خان تحصیل جڑانوالہ
- چک نمبر 570 گ ب کندیاں والہ تحصیل جڑانوالہ
- چک نمبر 625 گ ب انور دے محل تحصیل جڑانوالہ
- چک نمبر 656/6 گ ب تحصیل جڑانوالہ
- چک نمبر 656/7 گ ب تحصیل جڑانوالہ
- چک نمبر 657/8 گ ب تحصیل جڑانوالہ

ضلع رحیم یار خان

- رحیم یار خان شہر
- خانپور شہر
- چک نمبر 22P تحصیل خانپور
- چک نمبر 121/1-P تحصیل خانپور
- چک نمبر 14-P تحصیل خانپور
- ہکڑہ بستی روڈ خانپور
- چک نمبر 38-P تحصیل خانپور

www.sultan-ul-faqr-publications.com

☆ 121/1-L تحصیل خانپور

☆ 123/1L تحصیل خانپور

☆ بستی حاجی نور محمد، احمد پور لمہ چک نمبر 23 NP تحصیل صادق آباد

ضلع اوکاڑہ

☆ اوکاڑہ شہر

☆ مپالکے

☆ گبہ فاضل

☆ میگھا

☆ چک نمبر 2/1L تحصیل رینالہ خورد

ضلع سیالکوٹ

☆ ڈسکہ شہر

☆ جنڈوساہی تحصیل ڈسکہ

☆ مگھوکماں تحصیل ڈسکہ

دیگر شہر

☆ اسلام آباد

☆ راولپنڈی

☆ ملتان

☆ شیخوپورہ

☆ گوجرانوالہ

☆ کھاریاں

☆ منڈی بہاؤالدین

☆ سرگودھا شہر

☆ شاہ پور صدر ضلع سرگودھا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

- ☆ پتوکی ضلع قصور
- ☆ کالا گجراں جہلم
- ☆ بھروٹ تحصیل سرائے عالمگیر ضلع گجرات
- ☆ پاکپتن
- ☆ پیڑے والا ضلع ننکانہ صاحب
- ☆ مہر پور سیّد والہ ضلع ننکانہ صاحب
- ☆ ساہیوال
- ☆ ہارون آباد ضلع بہاولنگر
- ☆ چک نمبر 225/9R تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر
- ☆ گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
- ☆ احمدال تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک
- ☆ کھوڑ تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک
- ☆ پنوں عاقل ضلع سکھر
- ☆ گھوٹکی

تبلیغی دوروں کے دوران سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس جن خوش نصیب ساتھیوں کی رہائش گاہ کو رونق بخشتے ہیں انہوں نے اپنے حیران کن مشاہدات کا تذکرہ کیا ہے۔ان سب کا مشاہدہ ہے کہ سلطان العاشقین کی آمد کی برکت سے ان کے گھر کے تمام مسائل رفع ہو جاتے ہیں۔گھر سے بیماری، پریشانی، جھگڑے اور مالی مسائل ختم ہو جاتے ہیں اور رزق میں ناقابلِ یقین حد تک برکت پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں ''سروری قادری فقیر جس گھر میں جاتا ہے وہاں سے کچھ لیتا نہیں بلکہ عطا فرماتا ہے۔'' آپ مدظلہ الاقدس جس خوش نصیب کے گھر میں قدم رنجہ فرماتے ہیں اس گھر کے تمام افراد کے دل میں عشقِ حقیقی اور عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم موجزن ہو جاتا ہے اور راہِ فقر پر چلنے کی قوت و توفیق میں اضافہ ہو جاتا ہے۔آپ مدظلہ الاقدس کے بابرکت قدم پڑنے کے بعد ان مریدین کے گھر بھی بابرکت ہو جاتے ہیں اور مکینوں کو کئی دن تک اپنے گھر میں نور کی برسات محسوس ہوتی ہے۔گھر کے جس کمرے میں آپ مدظلہ الاقدس تشریف رکھتے ہیں اس سے آپ مدظلہ الاقدس کے جانے کے بعد کئی دن تک خوشبو آتی رہتی ہے۔گھر میں ایسا سکون اتر آتا ہے جیسے تمام مصائب و بلا سے چھٹکارا حاصل ہو گیا۔آپ مدظلہ الاقدس کے ساتھ آنے والے ساتھیوں اور بیعت و ملاقات کے لیے حاضر ہونے والوں کے لیے تیار کیے جانے والے لنگر میں بھی برکت ہو جاتی ہے۔یہ مشاہدہ کسی ایک میزبان کا نہیں بلکہ سب میزبانوں کا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باب 11

خانقاہ

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنے مریدین اور طالبوں کو اپنی صحبت سے نوازنے اور ان کی ظاہری و باطنی تربیت کے لیے دو خانقاہیں قائم کیں:

1۔ خانقاہ سروری قادری

2۔ خانقاہ سلطان العاشقین اور مسجدِ زہراؓ

خانقاہ کی اہمیت

مسلمان دنیا میں جہاں بھی گئے وہاں اذان، نماز اور عبادات کی ادائیگی کے لیے مساجد تعمیر کیں اور مسلم معاشرہ میں عبادات کے لئے مساجد کی موجودگی لازم قرار پائی بلکہ مساجد ہی ایک مسلم معاشرے کی پہچان بنیں۔ اس حقیقت سے انکار بھی ممکن نہیں کہ دنیا کے جس خطہ میں بھی دینِ اسلام پہنچا اولیا کرام کی کاوشوں اور محبت ہی کی بدولت پہنچا۔ جب بھی کسی ولیٔ کامل نے کسی دور دراز علاقہ میں جا کر تبلیغِ اسلام کی خاطر ڈیرہ لگایا تو اُس ولیٔ کامل کے گرد بہت سے طالبانِ مولیٰ اکٹھے ہونے لگے۔ اِن طالبانِ مولیٰ کے تزکیۂ نفس اور روحانی ترقی کے لیے ایک خاص جگہ تشکیل دی جانے لگی تا کہ دور دراز سے آنے والے طالبانِ مولیٰ کو باطنی تربیت کے لئے صحبتِ مرشد میں رہنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع مل سکیں۔ اس خاص جگہ کا نام خانقاہ رکھا گیا۔

خانقاہ خواہ مسجد سے ملحقہ بنائی جائے یا علیحدہ، اس کی اپنی انفرادی حیثیت ہوتی ہے کیونکہ صوفیا کرام نے تزکیۂ نفس کے لیے جن ریاضتوں کو لازم قرار دیا اس کے لیے مساجد مناسب نہیں۔ مساجد میں مسلمانوں کی ظاہری عبادات اور تعلیم کا نظام موجود ہوتا ہے اور خانقاہ میں طالبانِ

مولیٰ مستقل قیام کرتے ہیں اور لنگر کا انتظام ہوتا ہے جبکہ مساجد میں یہ ممکن نہیں۔ خانقاہ میں مسلمانوں کو باطنی تربیت کے ذریعے مومن بنایا جاتا ہے۔ خانقاہ میں اولیا کاملین اپنی کامل نگاہ سے طالبانِ مولیٰ کا تزکیۂ نفس فرما کر ان کے دلوں میں ایمان داخل کرتے ہیں اور ایک مسلمان کو اقرار باللسان سے تصدیق بالقلب تک کا سفر طے کرایا جاتا ہے تاکہ اسے مرتبہ احسان پر فائز کر کے بندۂ مومن بنایا جا سکے۔

موجودہ دور کے انسانِ کامل، فقیرِ کامل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں:

- خانقاہ میں صحبتِ مرشد سے طالبانِ مولیٰ کا تزکیۂ نفس کیا جاتا ہے۔

خانقاہ تبلیغِ دین کا مرکز بھی ہوتی ہے جہاں ہمہ وقت مبلغین موجود رہتے ہیں اور تبلیغ کے لئے ضروری مواد اور اشیا تیار کی جاتی ہیں۔

خانقاہ کی فضیلت

خانقاہ کی فضیلت اس میں موجود فقیرِ کامل اور صادق طالبانِ مولیٰ کی بدولت ہے جو دن رات قربِ الٰہی کے حصول کی خاطر اسمِ اللہ ذات کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں۔ اس بات کی تصدیق اللہ پاک قرآن پاک میں یوں کرتا ہے:

- فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَ يُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ۙ۝ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ ۝ (سورۃ النور 36,37)

ترجمہ: ان گھروں میں کہ جن کو بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور جن میں اسمِ اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے، ان میں صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان ہوتی ہے۔ وہ مرد جنہیں تجارت اور خرید و فروخت نہ اللہ کے ذکر سے غافل کرتی ہے اور نہ نماز قائم کرنے سے اور نہ زکوٰۃ دینے سے۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں (خوف کے باعث) دل اور آنکھیں الٹ جائیں گے۔

شیخ شہاب الدین سہروردیؒ فرماتے ہیں:

- اس آیت میں اصل اہمیت اہلِ ذکر کو حاصل ہے نہ کہ زمین اور مقام کو۔ چنانچہ جس جگہ اور جس مقام پر ذکر کرنے والے جمع ہونگے وہی مقامات ایسے گھر مراد ہونگے جن میں اللہ کے حکم سے دن رات اس کا ذکر بلند کیا جاتا ہے۔ (عوارف المعارف)

اس آیت میں فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ (وہ خاص گھر جن کو اللہ نے بلند کرنے کا حکم دیا ہے) میں بُيُوْتٍ سے اگر مساجد مراد لیا جائے تو روا نہیں کیونکہ ''بیت'' کے معنی گھر کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''مساجد'' کا لفظ استعمال کر کے واضح کر سکتا تھا کہ یہ آیت صرف مساجد کے لیے ہے۔ مساجد ہمیشہ گھروں سے جدا ہوتی ہیں۔ یہاں گھر سے مراد وہ جگہ ہے جہاں ایک جیسی فکر اور نظریہ کے لوگ دن رات رہتے ہوں اور یہیں کھاتے پیتے اور دیگر ضروریاتِ زندگی سے استفادہ کرتے ہوں جبکہ مساجد صرف عبادات کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ یہاں گھروں سے مراد خانقاہیں ہیں جہاں دن رات طالبانِ مولیٰ رہتے ہیں اور خانقاہ طالبانِ مولیٰ کا گھر ہی ہوتی ہے۔ مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ میں لفظ تُرْفَعَ استعمال

ہوا ہے جس کا مطلب ہے ''بلند کرنا'' جیسا کہ ارشاد ہوا ہے '' وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ '' کہ ''ہم نے آپ (ﷺ) کا ذکر بلند کر دیا'' یعنی ہر زمانہ میں آپ ﷺ کا ذکر بلند ہے اور بلند تر ہوتا رہے گا۔ لہٰذا اس آیت میں تُرْفَعَ سے مراد عمارت کا بلند کرنا نہیں بلکہ خانقاہ بنانے کی مبارک سنت کو ہر زمانہ میں رائج کرنا ہے۔

سورۃ النور کی اس مبارک آیت نمبر 36 کا اگلا حصہ ہے کہ

✦ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ ۙ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ۙ ○

ترجمہ: جن (خانقاہوں) میں اسمِ اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے، ان میں صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان ہوتی ہے۔

اس آیتِ مبارکہ میں جن گھروں کا ذکر ہے ان کے لیے دائمی اسمِ اللہ ذات کا ذکر بھی شرط ہے اور یہ صرف خانقاہ ہی ہو سکتی ہے کیونکہ خانقاہ میں ایک لمحہ بھی پورے دن اور رات میں ایسا نہیں گزرتا جب سلطان الاذکار ''ھُو'' کا ذکرِ پاس انفاس نہ ہو۔ اللہ کے دیدار میں محو طالبانِ مولیٰ ھُو ھُو کی صدا ہر وقت، ہر آن بلند کرتے رہتے ہیں۔ یہ بھی اس بات کی مضبوط دلیل ہے کہ اس آیت میں بُيُوْتٍ کا لفظ مساجد نہیں بلکہ خانقاہ کے لیے استعمال ہوا ہے کہ خانقاہ میں ہر وقت یعنی صبح ہو یا شام، ذکرِ اسمِ اللہ ذات جاری رہتا ہے جبکہ مساجد میں ذکر اور نماز کے مخصوص اوقات ہیں اور رات کو تو مسجدوں میں تالے لگ جاتے ہیں۔ خانقاہ ہر وقت ہر آنے والے کے لیے کھلی رہتی ہے، خواہ وہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھنے والا ہو یا کوئی غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو۔ جبکہ دورِ حاضر میں اکثر مساجد فرقوں کی بنیاد پر بنائی جاتی ہیں۔

نہ ہی ان گھروں سے مدرسے مراد لیا جا سکتا ہے کیونکہ مدرسوں کی بنیاد بھی فرقوں پر ہے اور مدرسوں میں صرف دین کے ظاہری علوم فقہ، تفسیر اور حدیث کی تعلیم دی جاتی ہے نہ کہ ذکر کے ذریعے باطنی تزکیہ کیا جاتا ہے۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں:

✳ مدارس میں علم کے ذریعے اللہ کو جانا جاتا ہے جبکہ خانقاہ میں عشق سے اللہ کو پہچانا جاتا ہے۔

خانقاہ کی بنیاد

خانقاہی نظام کی بنیاد بھی آقائے دو جہان سرورِ کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اصحابِ صفہ کو صُفّہ کے چبوترہ پر اکٹھا کر کے رکھی تھی۔

سورۃ الکہف کی آیت نمبر 28 میں اللہ تعالیٰ اصحابِ صفہ کے متعلق فرماتا ہے:

✦ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ

ترجمہ: اور آپ (ﷺ) ان لوگوں کے ساتھ رہا کریں جو رات دن اپنے ربّ کی بارگاہ میں دیدارِ الٰہی کی التجا کرتے ہیں۔

جب آپ ﷺ کے اردگرد ان اصحاب نے اکٹھا ہونا شروع کر دیا جن کی غذا ہی دیدارِ الٰہی تھی یعنی جو طالبانِ مولیٰ تھے اور ان کی طلب صرف اور صرف آقا پاک ﷺ ہی پوری فرما سکتے تھے، تو قرآن میں یہ حکم ہو گیا کہ اے انسانِ کامل! آپ ﷺ ایسے طالبانِ مولیٰ کے

ساتھ رہا کریں جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کا چہرہ دیکھنے کے طالب ہیں۔ طالبانِ مولیٰ کی طلبِ شدید کو مدِّنظر رکھتے ہوئے پہلی خانقاہ کی بنیاد پڑی جس کا نام صفہ تھا۔ یہ خانقاہ بہت سے ایسے صحابہ کرامؓ کا گھر بھی تھی جنہیں اسلام قبول کرنے کی وجہ سے اپنا وطن اور گھر بار چھوڑنا پڑا اور جن کے پاس رہنے کی کوئی اور جگہ نہ تھی جیسے کہ حضرت سلمان فارسیؓ، حضرت سیّدنا بلال حبشیؓ۔ اس کے علاوہ مدینہ میں آنے والے تمام مہمان صحابہ کرامؓ کو بھی صفہ کی خانقاہ میں ٹھہرایا جاتا تھا۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

''جب کوئی شخص مدینۃ الرسولؐ میں باہر سے آتا اور اس کا یہاں کوئی شناسا ہوتا تو اس کے ہاں قیام کرتا اور اگر کوئی جان پہچان نہ ہوتی تو وہ صُفّہ پر آ جاتا اور یہاں قیام کرتا۔ میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اہلِ صفہ کے ساتھ قیام کیا تھا۔'' (طبرانی 8086)

ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دینِ اسلام میں بہت اہمیت حاصل ہے جنہوں نے اس تربیت گاہ یعنی خانقاہِ اوّل ''صُفّہ'' سے تربیت حاصل کی اور اصحابِ صُفّہ کے نام سے موسوم ہوئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے یہی وہ پہلی درس گاہ تھی جہاں ان کے قلوب میں ایمان داخل کیا گیا اور پھر اسلام پوری دنیا میں پھیلا۔ اصحابِ صُفّہ کی شان اتنی بلند ہے کہ قرآنِ پاک میں ان کا ذکر ملتا ہے اور پھر آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اہلِ صُفّہ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا ''اے اصحابِ صُفّہ! تمہیں بشارت ہو کہ تم میں سے جو کوئی ان خوبیوں پر قائم رہے گا جس پر تم لوگ قائم ہو اور اس حالت پر خوش رہے گا تو وہ یقیناً قیامت کے دن میرا رفیق ہوگا۔'' (عوارف المعارف)

اہلِ صُفّہ کو فضیلت اور اللہ تعالیٰ کی رضا آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب سے ملی جو انہوں نے دنیا سے دور ہو کر اور صفہ کے چبوترے پر رہائش اختیار کر کے حاصل کیا۔ اسی قرب سے باطنی خوبیاں اور اعلیٰ ترین اوصاف حاصل کیے اور یہی وہ اوصاف ہیں جن کی بدولت آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت نصیب ہوتی ہے۔

اہلِ صُفّہ کی فضیلت اس بنا پر بھی ہے کہ مسلسل اپنے مرشد آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہنے کی بدولت انہیں کثیر احادیث سننے اور روایت کرنے کا موقع ملا۔ چنانچہ سب سے زیادہ احادیث روایت کرنے والے اصحاب حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت عبداللہ ابن عمرؓ، حضرت ابو سعید خدریؓ اور حضرت ابوذر غفاریؓ بھی اہلِ صُفّہ میں سے تھے۔

تمام اہلِ صفہ ان غریب صحابہ کرامؓ پر مشتمل تھے جنہوں نے خود کو صرف دین کے لئے وقف کر رکھا تھا اس لیے ان کا کوئی ذریعہ معاش نہ تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر صحابہ کرامؓ ان کی کفالت کیا کرتے تھے۔

اہلِ اللہ اور درویشوں کا خطاب ''صوفی'' بھی اہلِ صُفّہ کی نسبت، مشابہت اور ان کا طرزِ عمل اختیار کرنے کی بنا پر ہے۔ انہی صوفیا کرام نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس سنت کو قائم رکھا کہ خالصتاً اللہ کی رضا کی خاطر دنیا کو ٹھکرانے اور قربِ الٰہی کے لئے خلوت اختیار کرنے والوں کے لئے کسی ٹھکانے کا انتظام کیا جائے۔ اسی سنت مبارکہ کی پیروی میں صوفیا کرام نے اپنے معتقدین کے لئے خانقاہیں قائم کیں جو ان صوفیا کی تمام تر سرگرمیوں کا مرکز ہوا کرتی ہیں۔ روحانی سلاسل ہمیشہ جاری و ساری رہے ہیں اور صادق طالبانِ مولیٰ اپنی روح کی پیاس بجھانے اور

باطن کی آراستگی کے لیے ہمیشہ اولیا کرام کی بارگاہوں کا رخ کرتے رہے اور ان سے فیض یاب ہوتے رہے ہیں۔ اس کے برعکس علمائے ظاہر نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان تمام سنتوں جن سے روحانیت اور دینِ اسلام کے باطنی پہلوؤں کو فروغ ملتا ہے، کو ترک کرنے کے ساتھ ساتھ خانقاہی نظام کو بھی خیر باد کہہ دیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج مساجد اور مدرسوں کی بہتات ہونے کے باوجود مسلمان باطنی لحاظ سے بالکل کھوکھلے ہو چکے ہیں اور ان کی عبادات روح سے خالی ہیں۔

موجودہ دور کے طالبانِ مولیٰ کو بھی فقر، رضائے الٰہی اور اعلیٰ ظاہری و باطنی اوصاف اُسی وقت نصیب ہوتے ہیں جب وہ کسی ولیٔ کامل کی خانقاہ میں حاضر ہوں اور اس ولیٔ کامل کی صحبت میں رہ کر اپنا تزکیۂ نفس کروائیں۔

آپ ﷺ کے بعد آپ کی اس مبارک سنت کی پیروی میں ہر دور میں اولیا اللہ نے طالبانِ مولیٰ کی تربیت کے لیے خانقاہیں قائم کیں۔ زمانہ اس بات کا شاہد ہے کہ سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خانقاہ میں ہزاروں کا مجمع لگا رہتا اور کئی ہزار طالبانِ مولیٰ قلم دوات اٹھائے آپؓ کی گفتگو قلم بند کرنے میں مصروف رہتے۔ خانقاہ بنانے اور طالبانِ مولیٰ کی باطنی تربیت کرنے کی اس مبارک سنتِ رسول ﷺ کو سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے مزید مستحکم فرمایا اور یہ سنتِ رسول ﷺ سلسلہ در سلسلہ سیّد نجم الدین برہان پوری رحمۃ اللہ علیہ سے ہوتی ہوئی سیّد عبدالرحمٰن جیلانی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچی۔ پھر سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نے اس سنتِ عظیم کو مزید نکھارا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ سے فیض یاب طالبانِ مولیٰ ساری دنیا میں پھیل گئے اور اسمِ اعظم کا راز کُھلا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے محرم راز سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے احمد پور شرقیہ میں خانقاہ تعمیر فرمائی اور سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو فیض کی دولت سے مالا مال فرما کر مُدرجبانہ روانہ کر دیا۔ حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ سے شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ نے فیض حاصل کیا اور اڈا قاسم آباد سے ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر خانقاہ کی بنیاد ڈالی۔ الغرض آج تک آقا پاک ﷺ کی یہ مبارک سنت جاری ہے جو اصحابِ صُفّہ سے شروع ہوئی اور سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوتی ہوئی سلطان العاشقین حضرت سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی قائم کردہ خانقاہوں، خانقاہ سروری قادری اور خانقاہ سلطان العاشقین کی صورت میں جاری و ساری ہے۔

خانقاہ نشینوں کی صفات اور آدابِ خانقاہی

سورۃ النور کی آیت نمبر 37 میں ارشادِ مبارک ہے:

✦ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَآءِ الزَّكٰوةِ

ترجمہ: وہ مرد جنہیں تجارت اور خرید و فروخت نہ اللہ کے ذکر سے غافل کرتی ہے اور نہ نماز قائم کرنے سے اور نہ زکوٰۃ دینے سے۔

اس آیتِ مبارکہ میں مردوں سے مراد طالبانِ مولیٰ ہیں جس کی دلالت درج ذیل مشہور و معروف حدیثِ قدسی کرتی ہے:

❖ طَالِبُ الدُّنْیَا مُخَنَّثٌ وَطَالِبُ الْعُقْبٰی مُؤَنَّثٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰی مُذَکَّرٌ

ترجمہ: دنیا کا طالب مخنّث (ہیجڑہ) ہے، عقبیٰ کا طالب مؤنث (عورت) ہے اور طالبِ مولیٰ مذکر (مرد) ہے۔

مندرجہ بالا آیتِ مبارکہ میں ان طالبانِ مولیٰ کا ذکر ہے جو اپنی خانقاہوں میں اسمِ اللہ ذات کے ذکر، دائمی نماز اور زکوٰۃ (اصل زکوٰۃ صوفیا کے نزدیک اپنی زندگی کی ہر سانس ذکرِ اللہ کے نام کر دینا اور اپنی ذات کو مکمل اللہ کے حوالے کر دینا ہے) ادا کر رہے ہیں اور دنیا کی کوئی چیز کوئی سودا خواہ وہ کتنا ہی منافع بخش کیوں نہ ہو، ایسے طالبانِ مولیٰ کو چنداں نہیں بھاتا نہ ہی انہیں ان کے محبوب حق تعالیٰ کے ذکر سے غافل کرتا ہے۔ وہ دائمی نماز اور ذکرِ اسمِ اللہ ذات میں اس قدر محو ہیں کہ وہ خانقاہ سے باہر کی دنیا کی ہر چیز سے کٹ کر صرف اللہ کی طرف راغب ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✦ وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلاً ○ (سورۃ المزمل۔8)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کے نام (اسم اللہ) کا ذکر کرو اور سب سے الگ ہو کر اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

ذکر اور تصور کا باہمی رشتہ ایک تانے بانے کی مانند ہے اور ان کو ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارا دماغ ہر وقت کچھ نہ کچھ سوچتا رہتا ہے، کسی نہ کسی چیز کے خیال میں محو رہتا ہے، ایک لمحہ بھی خالی نہیں رہ سکتا۔ یہ ذکر کی قسم ہے۔ جن چیزوں کے متعلق ہمارا دماغ سوچتا ہے ان کی شکلیں ہمارے سامنے آجاتی ہیں، اگر بیوی بچوں کے متعلق سوچتا ہے تو وہ آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں اور گھر کے بارے میں سوچتا ہے تو گھر سامنے آجاتا ہے، اِسے ''تصور'' کہتے ہیں۔ ذکر و تصور کا یہ سلسلہ مسلسل اور لگاتار جاری رہتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دنیا، دنیا کے لوگوں اور دنیا کی اشیا سے ہماری محبت اور رشتہ مضبوط ہوتا چلا جاتا ہے۔ مختصر یہ کہ یہی تعلق اور لگاؤ ذکر اور تصور ہے۔ صوفیا کرامؒ ذکر اور تصور کے اس دنیاوی رُخ کو رُوحانی رُخ کی طرف موڑ کر واصل باللہ ہونے کا طریقہ ذِکر اور تصورِ اسمِ اللہ ذات کی صورت میں بتاتے ہیں۔ سورۃ مزمل کی آیت وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلاً ○ (ترجمہ: اور سب سے الگ ہو کر اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ) میں تصور کی طرف اشارہ ہے۔

یعنی طالبانِ مولیٰ خانقاہوں میں اسمِ اللہ ذات کا ذکر کرتے ہیں اور ہر طرف سے ٹوٹ کر اسم اللہ ذات کے تصور میں محو رہتے ہیں۔

حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''جس طرح خانقاہِ اوّل 'صفہ' کے خانقاہ نشین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے بالکل ان کے مشابہ ہر دور میں خانقاہ نشین ہوتے ہیں اور بالکل وہی اعمال دہراتے ہیں جو اعمال اصحابِ صُفّہ رضی اللہ عنہم کے تھے۔'' (عوارف المعارف)

یوں اصحابِ صُفّہ اور موجودہ اور آئندہ خانقاہ نشینوں میں مشابہت پائی جاتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

✲ وہ ہر وقت اپنی خانقاہ میں رہتے ہیں اور اس کی خبر گیری کرتے ہیں گویا خانقاہ ان کا گھر ہے اور وہی ان کا خیمہ و خرگاہ ہے۔ جس طرح ہر قوم کے افراد کے گھر ہوتے ہیں اسی طرح صوفیا کے گھر خانقاہیں ہیں۔ پس اس صورت میں وہ اہلِ صُفّہ سے مشابہ ہیں۔ (عوارف المعارف۔ باب 14)

آپ رحمۃ اللہ علیہ مشابہت کی مزید وجہ اہلِ صُفّہ اور خانقاہ نشینوں کے کردار میں یکسانیت کو قرار دیتے ہیں:

✲ اہلِ صُفّہ نے دنیا کے جھمیلوں سے قطع تعلق کر لیا تھا، نہ وہ کھیتی باڑی کرتے تھے اور نہ وہ جانور پالتے تھے۔ پس ان کے دلوں سے کینہ

مٹ گیا اور حسد رخصت ہو گیا۔ یہی حال اہلِ خانقاہ کا ہے کہ وہ ظاہر اور باطن میں یک رنگ ہیں۔ باہمی الفت اور محبت کے اعتبار سے ان میں یکسانیت ہے اور اس پر سب جمع ہیں۔ ایک ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کی باہمی گفتگو میں ایک ہی رنگ ہے، اختلاف نہیں ہے یعنی اکٹھے گفتگو[1] کرتے اور اکٹھے کھاتے پیتے ہیں اور اس اجتماعی زندگی کی برکت سے بخوبی واقف ہیں۔ (عوارف المعارف۔ باب 14)

وہ تمام عادات واطوار جو صفہ کے چبوترہ پر رہنے کی بدولت اصحابِ صُفّہ میں تھے وہی عادات واطوار بعد کے ادوار کے خانقاہ نشینوں میں بھی واضح نظر آتے ہیں۔ وہی آداب ہیں خانقاہ کے اور وہی اصول وضوابط ہیں خانقاہ نشینوں کے جو آج سے چودہ سو سال قبل پہلی خانقاہ ''صُفّہ'' کے تھے۔ اہلِ صُفّہ بھی نیک کاموں اور تقویٰ میں تعاون کرتے تھے اور دینی مصالح پر اپنی جان و مال سے مدد کرنے کے لیے مل جل کر کام کرتے رہتے تھے، پس وہ اللہ تعالیٰ کے فضلِ عظیم کے امیدوار بن گئے۔ اسی طرح خانقاہ نشینوں کی طلب ایک ہی ہوتی ہے یعنی اللہ کی معرفت، قرب اور دیدار، پس وہ اپنے اتحاد اور متحد ارادوں کے باعث ایک جسم کی طرح ہوتے ہیں۔ دوسری جماعتوں، مسلکوں اور فرقوں میں یہ بات نہیں ہے، ان میں ایسا اتحاد نہیں پایا جاتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہی مومنین کے متعلق فرمایا:

✦ كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ○ (سورۃ الصف۔ 4)

ترجمہ: وہ (مومنین) ایسے متحد و متفق (اور اس قدر مضبوط) ہیں جیسے ایک سیسہ پلائی دیوار ہوں۔

❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مومنوں کی ایک دوسرے سے محبت، ایک دوسرے کے ساتھ رحم دلی اور ایک دوسرے کی طرف التفات و تعاون کی مثال ایک جسم کی طرح ہے، جب اس کے ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو باقی سارا جسم بیداری اور بخار کے ذریعے سے (سب اعضا کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر) اس کا ساتھ دیتا ہے۔ (مسلم 6586)

ان مومنوں کی محبت کسی بھی دنیاوی یا ذاتی غرض کی بنا پر نہیں ہوتی بلکہ محض رضائے الٰہی کے لیے ہوتی ہے۔

❁ حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کے کچھ بندے ایسے ہونگے جو نبی ہوں گے نہ شہدا۔ روزِ قیامت اللہ کے نزدیک ان کے رتبہ کی وجہ سے انبیا و شہدا ان پر رشک کریں گے۔'' صحابہ کرامؓ نے عرض کی ''ہمیں بتائیں وہ کونسے لوگ ہیں؟'' فرمایا ''یہ وہ لوگ ہیں جو صرف اللہ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں، ان کے درمیان نہ تو رشتہ داری ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی مال کا لین دین۔ بخدا ان کے چہرے سراسر نور ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے، انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا جب لوگ خوف زدہ ہوں گے اور نہ وہ غمگین ہوں گے جب دوسرے لوگ غمزدہ ہوں گے۔ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

✦ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ (سورۃ یونس۔ 62)

ترجمہ: خبردار! بیشک اولیا اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔ (مسند احمد بن حنبل 23294، مشکوٰۃ المصابیح 5012)

---

[1] ایک ہی موضوع یعنی معرفتِ الٰہی پر گفتگو کرتے ہیں۔

شیخ شہاب الدین سہروردیؒ لکھتے ہیں:

تمام صوفیا کے لیے یہ لازمی اور ضروری وظیفہ ہے کہ وہ آپس میں محبت کی بھرپور حفاظت کریں۔ دلوں میں پراگندگی پیدا نہ ہونے دیں، دلی اور روحانی اتحاد سے اس پراگندگی کا ازالہ کر دیں، اس لیے کہ وہ سب ایک روحانی رشتہ میں منسلک ہیں اور تالیفِ الٰہی کے رابطہ سے باہم جڑے ہوئے ہیں اور مشاہدۂ قلوب کے ساتھ وابستہ ہیں بلکہ خانقاہوں میں ان کی موجودگی ہی اس لیے ہے کہ تزکیۂ قلب اور آراستگیٔ نفس حاصل ہو اور اسی بنا پر ان کے مابین ربط وضبط کا سلسلہ قائم ہے (کسی دنیوی غرض سے ایسا نہیں ہے)۔ اس صورت میں ان کے لیے باہمی خیر سگالی اور محبت والفت اور بھی زیادہ ضروری ہے۔ (عوارف المعارف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مومن (لوگوں سے) مانوس ہوتا ہے اور (لوگ اس سے) مانوس ہوتے ہیں۔ اس آدمی میں کوئی خیر نہیں جو نہ خود کسی سے مانوس ہوتا ہے نہ کوئی اس سے مانوس ہوتا ہے اور لوگوں میں بہتر وہ ہے جو دوسرے لوگوں کے لیے زیادہ مفید ہو۔'' (السلسلۃ الصحیحۃ 2860)

شیخ ابو زرعہ طاہر بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشائخ کی اسناد کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ارواح ایک لشکر کی طرح ہیں جو ایک جگہ جمع ہوگئی ہیں۔ جان پہچان والی ارواح آپس میں مانوس ہو جاتی ہیں اور جو ایک دوسرے سے متعارف نہیں وہ الگ تھلگ رہتی ہیں۔'' (ابوداؤد 4834)

شیخ شہاب الدین سہروردیؒ فرماتے ہیں:

پس یہی حال اہلِ خانقاہ کا ہے کہ جب یہ لوگ ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں تو ان کے دل اور ان کے باطن بھی ایک دوسرے سے جُڑ جاتے ہیں اور ان کے نفوس ایک دوسرے کے ساتھی بن جاتے ہیں۔ پھر وہ ایک دوسرے کے مال کے نگران ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے ''مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے''۔ پس جب وہ کسی ساتھی میں تفرقہ اور پراگندگیٔ قلب کا ظہور پاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کسی صوفی کے دل میں دوسرے کے خلاف خیالات پیدا ہو رہے ہیں تو اسے ناپسند کرنے لگتے ہیں اس لیے کہ تفرقہ کا ظہور نفسانی خواہش کا نتیجہ ہوتا ہے اور غلبۂ نفس سے وقت کا زیاں ہوتا ہے۔ چنانچہ جب کبھی کسی درویش میں یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے اور وہ نفس کا شکار ہو جاتا ہے تو یہ لوگ اس کو پہچان لیتے ہیں اور جان لیتے ہیں کہ یہ شخص اب جمعیت کے دائرے سے خارج ہو گیا۔ یہ لوگ فیصلہ صادر کر دیتے ہیں کہ اس نے حکمِ وصیت کو ضائع کیا، ضبطِ نفس میں سستی برتی اور حسنِ رعایتِ اوقات کو ترک کر دیا۔ اس وقت اس کے ساتھ ناراضگی کا برتاؤ کر کے اس کو پھر دائرہ جمعیت میں کھینچ کر لایا جاتا ہے۔ جس طرح ان کا ظاہر ربط وضبط سے آراستہ ہے اسی طرح ان کے باطن میں یہ ربط والفت قائم ہے۔ یہ وہ خصوصیت ہے جو مومنوں کے سوا اور کسی گروہ میں نہیں پائی جاتی۔ (عوارف المعارف)

خانقاہ نشینوں کے لیے یہ بہت ضروری ہے کہ آپس میں مل جل کر اور محبت سے رہیں کیونکہ دل میں حسد، کینہ اور بغض رکھنا روح کو میلا کر کے

روحانی سفر کو روک دیتا ہے۔لیکن اگر کوئی صوفی اپنے نفس سے مغلوب ہو کر اپنے کسی بھائی سے جھگڑ بیٹھے تو دوسرے بھائی کو چاہیے کہ اپنے بھائی کا مقابلہ نفس سے نہ کرے بلکہ نفس کا مقابلہ قلب سے کرے کیونکہ جب نفس کا مقابلہ قلب سے کیا جاتا ہے تو برائی اور شر کا مادہ زائل ہو جاتا ہے۔یعنی اپنے بھائی کی بات کو دل پر مت لے اور اُس کی اِس حرکت کو صاف دلی سے معاف کر دے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✦ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ○ وَمَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا (سورۃ حٰمٓ السجدہ 34,35)

ترجمہ: تم اچھے طریقے سے پیش آؤ کہ وہ شخص جس کے ساتھ تمہاری عداوت ہے تمہارا گہرا دوست بن جائے اور یہ (خوبی) صرف انہی لوگوں کو عطا کی جاتی ہے جو صبر کرتے ہیں۔

طالب پر لازم ہے کہ خانقاہ میں اپنا تمام وقت صرف طلبِ مولیٰ، ذکرِ اسم اللہ ذات میں یا مرشد کی طرف سے دیئے گئے فرائض کی انجام دہی میں صَرف کرے نہ کہ اِدھر اُدھر کے فضول کاموں میں۔اگر وہ ایسا کرے گا تو اپنے وقت کو ناجائز استعمال میں لائے گا کیونکہ ''وقت'' بھی اللہ کی امانت ہے جسے طلبِ مولیٰ میں خرچ کرنا تھا۔آخرت میں اس ''وقت'' کی امانت کے متعلق بھی سوال جواب کیا جائے گا۔تبلیغِ دین کے لیے مرشد کی طرف سے دی گئی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں ایک دوسرے کی معاونت کرنا بھی انتہائی قابلِ تحسین عمل ہے۔

خانقاہ نشینوں کے لیے یہ بات بہت ضروری ہے کہ اپنے ہمسایوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔کہیں ایسا نہ ہو کہ اِن کی کسی حرکت سے ہمسایوں کا سکون تباہ و برباد ہو جائے۔خانقاہ میں فضول دنیاوی باتوں اور شور و غوغا سے پرہیز کرنا چاہیے کہ دنیا اور اس کی باتیں طالبِ مولیٰ پر حرام ہیں۔

خانقاہ کا دارومدار اُس پاک انسانِ کامل (مرشدِ کامل) کی ذات پر ہوتا ہے جس کے گرد تمام طالبانِ مولیٰ اکٹھے ہوتے ہیں۔اس بات کا سب سے زیادہ خیال رکھنا چاہیے کہ جب مرشد کریم خانقاہ میں تشریف فرما ہوں تو تمام خانقاہ نشینوں اور عارضی قیام کرنے والوں کو مرشد کریم کی بارگاہ میں بیٹھنا چاہیے کیونکہ مرشد کی صحبت ہی انسان کے قلب کو صاف اور نفس کو پاک کرتی ہے۔اسی لیے تمام بھائیوں کو چاہیے کہ اپنے ذاتی تمام ضروری اور غیر ضروری کاموں کو چھوڑ کر مرشد کی بارگاہ میں چلے جائیں۔

خانقاہ میں قیام کرنے والوں کو عاجزی سے کام لینا چاہیے کیونکہ نیت میں جتنا خلوص اور عاجزی ہوگی اتنا ہی زیادہ مرشد کی نگاہِ کامل سے قلب کی صفائی ہوگی۔تمام طالبانِ مولیٰ کو اس بات کا بھی خصوصی خیال رکھنا چاہیے کہ مرشد کریم کی بے ادبی نہ ہو۔مرشد کی بارگاہ میں خاموشی سے بیٹھنا چاہیے اور ان کی گفتگو کو نہایت ادب و اعتقاد کے ساتھ فیض کے حصول کی نیت سے سننا چاہیے۔اگر مرشد کریم سے کوئی بات کرنی پڑے یا سوال پوچھنا ہو تو نہایت ہی آہستہ آواز اور ادب کے دائرہ میں رہ کر پوچھنا چاہیے۔مرشد کریم کی طرف پیٹھ نہیں کرنا چاہیے۔

خانقاہ میں قیام کے بعد اگر کوئی بھائی واپسی کا ارادہ کرے تو اُس کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مرشد کریم سے اجازت لیے بغیر واپس نہ جائے۔مرشد کریم کی خانقاہ میں رہنا اور پھر اجازت کے بغیر واپسی کا ارادہ کر لینا ادب کے دائرہ کے خلاف ہے۔خانقاہ کی صفائی کا خیال رکھنا بھی ہر خانقاہ نشین کی ذمہ داری ہے۔عارضی قیام کرنے والے بھائیوں کو چاہیے کہ خانقاہ نشین بھائیوں کی اجازت کے بغیر خانقاہ سے باہر نہ جائیں۔

خانقاہ کی حدود میں غیر شرعی تمام کاموں سے پرہیز کرنا چاہیے۔ سگریٹ نوشی، تمباکو نوشی اور نشہ آور اشیا کے استعمال سے مکمل احتیاط برتنی چاہیے۔ نہ ہی خانقاہ میں ٹی وی، فلم یا موسیقی کی اجازت ہوتی ہے کیونکہ شریعت سے باہر کچھ بھی نہیں۔ آقا پاک ﷺ کی شریعت کی حفاظت ہی فقر ہے۔

اللہ کے محبوب ولیٔ کامل کی ہمہ وقت موجودگی کے باعث خانقاہ کی فضا میں فیض ہی فیض ہوتا ہے۔ ہر وقت جاری رہنے والے ذکرِ الٰہی کی بدولت خانقاہ میں نور کی برسات ہوتی رہتی ہے جس سے ان خانقاہ نشینوں کے قلوب جگمگاتے رہتے ہیں۔ پس یہ بابرکت جگہ نہ صرف اس میں رہنے والوں بلکہ اس کے آس پاس کے تمام علاقے کے لیے بھی رحمت کا باعث ہے، حتیٰ کہ اس کے باہر سے گزرنے والا اگر ہاتھ اٹھا کر دعا بھی کر دے تو اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نیک مسلمانوں کے ذریعے اس کے گھر والوں اور پڑوسیوں کے سو آدمیوں کی مصیبتوں کو دور کرتا ہے۔''

گزشتہ ادوار میں خانقاہ کے لیے 'رباط' کا لفظ بھی استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ اس کی وجہ بیان کرتے ہیں ''رباط کا لفظ ان سرحدوں کے لیے بولا جانے لگا جو مسلمانوں اور کفار کے ملک کے بیچ میں فرق کرتی ہیں اور قوم یا محافظ جن کی حفاظت کرتے ہیں۔ لہٰذا جس طرح سرحد کی حفاظت کرنے والا مجاہد اپنے ملک کی حفاظت کرتا ہے اسی طرح جو خانقاہ نشین ہے وہ رباط میں رہتا ہے اور وہاں ذکرِ الٰہی اور اللہ کی اطاعت میں مشغول ہے، وہ بھی دعاؤں اور اطاعت گزاری سے بندوں اور شہروں سے بلاؤں کو دفع کرتا ہے۔''

لہٰذا خانقاہ کی اہمیت اور اس کے آداب کو ملحوظِ خاطر رکھنا ہر مومن کا فرض ہے۔ اگر کوئی مسلمان سے مومن تک کا سفر کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی مرشدِ کامل کی صحبت کی خاطر اُس کی خانقاہ کو تلاش کرے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ ہدایت کے طلب گار کو ہدایت کا راستہ ضرور دکھا دیتا ہے۔

سلطان العاشقین اور مسندِ تلقین وارشاد

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد کے وصال کے بعد جب مسندِ تلقین وارشاد سنبھالی تو اپنے گھر سلطان العاشقین ہاؤس کو فقر کی سرگرمیوں کا مرکز بنایا۔ دوسری منزل پر مردوں سے اور پہلی منزل پر خواتین سے ملاقات فرماتے اور انہیں فقر کی تعلیمات سے آگاہ کرتے۔ اسی ترتیب سے محافل منعقد ہوا کرتیں۔ یہ سلسلہ 22 اکتوبر 2009ء (3 ذیقعد 1430ھ) بروز جمعرات تک جاری رہا۔

خانقاہ سروری قادری کا قیام

سلسلہ سروری قادری کے تمام مشائخ کی طرح سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے بھی طالبانِ مولیٰ کی تربیت کے لیے خانقاہ قائم کی۔

23 اکتوبر 2009 (4 ذیقعد 1430ھ) بروز جمعۃ المبارک آپ مدظلہ الاقدس نے ایجوکیشن ٹاؤن لاہور میں خانقاہ سروری قادری کی بنیاد رکھی۔ یہ خانقاہ پوری دنیا میں فیضِ فقر کو پھیلانے کا ذریعہ بنی۔ اس خانقاہ کے قیام کا مقصد طالبانِ مولیٰ کی تربیت اور تزکیۂ نفس اسی طریق پر کرنا تھا جس طریق پر صوفیا کرام کی خانقاہوں میں راہِ فقر کے طالبوں اور مریدوں کی تربیت اور تزکیۂ نفس ہوتا رہا ہے۔ لاہور کے باہر سے بھی مریدین آ کر اس خانقاہ میں مقیم ہوتے اور چند دِن دنیا سے خلوت نشین ہو کر اپنے مرشد کی صحبت سے فیض یاب ہوتے۔ خانقاہ کے دروازے فرقہ وطبقہ کے امتیاز کے بغیر ہر خاص وعام، ہر مکتبہ فکر اور ہر فرقے کے لیے دن رات کھلے رہتے۔

اس خانقاہ میں طالبوں کے تزکیہ نفس کے علاوہ فقر کے فیض کو دنیا بھر میں پھیلانے کے لیے دن رات مرشد کامل اکمل سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی زیرِ نگرانی کام ہوتا۔

تحریک دعوتِ فقر کا مرکزی دفتر خانقاہ سروری قادری میں ہے اور تحریک دعوتِ فقر کے تمام شعبہ جات کے دفاتر بھی خانقاہ سروری قادری میں ہیں۔ (تحریک دعوتِ فقر اور شعبہ جات کا تفصیل سے ذکر باب 12 ''فقر کے فروغ کے لیے تحریک دعوتِ فقر اور مختلف اداروں کا قیام'' میں کیا گیا ہے۔)

مردوں کی تمام روحانی محافل خانقاہ سروری قادری میں منعقد ہوتی تھیں جبکہ خواتین کی آپ مدظلہ الاقدس کے گھر میں منعقد کی جاتی تھیں۔ ایک وقت ایسا بھی آ گیا کہ مردوں کے لیے خانقاہ سروری قادری میں جگہ کم پڑنے لگی اور باہر گلیوں میں ان کے بیٹھنے کا انتظام کرنا پڑ گیا اور دوسری طرف گھر میں بھی خواتین کے لیے جگہ کم پڑنے لگی۔

فقر کا یہ آفتاب تیزی سے روشن ہو رہا ہے اور ہزاروں کی تعداد میں طالبانِ مولیٰ قرب و دیدارِ الٰہی کی نعمت حاصل کرنے کے لیے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ کا رخ کر رہے ہیں اس لیے روز بروز آپ مدظلہ الاقدس کے مریدین ومعتقدین میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مزید برآں تحریک دعوتِ فقر کی سرگرمیوں میں بھی دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ لہٰذا یہ خانقاہ اب تحریک کی سرگرمیوں کو جاری رکھنے کے لیے ناکافی ہو گئی۔ یہ بہت ضروری ہو گیا تھا کہ ایک وسیع خانقاہ ہو جہاں طالبانِ حق صحبتِ مرشد سے عشقِ حقیقی کی پیاس بجھا سکیں اور فیضِ فقر کو عام کرنے کے لیے زیادہ بہتر طریقے سے کام کیا جا سکے۔ اسی سلسلہ میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے حکمِ الٰہی سے ایک نئی اور وسیع خانقاہ کے قیام کا آغاز کیا جس میں شاندار مسجد، لائبریری، اسلامک سینٹر، کمپیوٹر لیب، لنگر خانہ اور دور دراز سے آنے والے طالبانِ مولیٰ کے لیے مہمان خانہ اور رہائش گاہ شامل ہو۔ اس خانقاہ کے اغراض ومقاصد طالبانِ حق کو معرفتِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بہرہ مند کرنا ہے تاکہ اسلام کی اصل حقیقت اور فقرِ محمدی جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود فخر فرمایا، کی تبلیغ واشاعت کی جا سکے۔

خانقاہ سلطان العاشقین اور مسجدِ زہراؓ



فیضِ فقر کو دنیا بھر میں عام کرنے کے لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے مسجدِ زہراؓ اور خانقاہ

سلطان العاشقین کی تعمیر کا بیڑا اٹھایا۔ اس سلسلہ میں آپ مدظلہ الاقدس نے یکم دسمبر 2017ء (12 ربیع الاوّل 1439ھ) بروز جمعۃ المبارک میلادِ مصطفیٰؐ کی بابرکت محفل میں مرکزِ فقر خانقاہ سلطان العاشقین اور مسجدِ زہراؓ کی تعمیر کا اعلان فرمایا اور مریدین اور معتقدین سے اس تعمیر میں بڑھ چڑھ کر مالی و بدنی تعاون کی اپیل کی۔

دو سال کی سرتوڑ کوششوں کے بعد اتنی رقم جمع ہوگئی کہ خانقاہ اور مسجد کے لیے زمین خریدی جا سکے۔ اس دوران سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے مناسب زمین کی تلاش جاری رکھی۔ اگر کوئی زمین مناسب جگہ پر تھی تو انتہائی مہنگی تھی اور اگر سستی زمین ملتی تو جگہ مناسب نہ ہوتی۔ بالآخر جولائی 2019ء میں سندر اڈا لاہور سے 5 کلومیٹر کے فاصلہ پر دریائے راوی کے کنارے رنگیل پور شریف میں مناسب داموں پر اچھی زمین مل گئی جو 12 جولائی 2019ء (9 ذیقعد 1440ھ) بروز جمعۃ المبارک خرید لی گئی اور خانقاہ سلطان العاشقین کے حصہ محافل کی تعمیر شروع کر دی گئی مرکزِ فقر مسجدِ زہراؓ اور خانقاہ سلطان العاشقین کا سنگِ بنیاد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے یکم اگست 2020ء (10 ذوالحجہ 1441ھ) بروز ہفتہ عیدالاضحیٰ کے مبارک دن رکھا۔

خانقاہ سلطان العاشقین کے حصہ محافل کی تکمیل 30 اگست 2020ء (10 محرم الحرام 1442ھ) بروز اتوار مکمل ہوگئی اور اس دن سے اتوار کی محفل نورِ مصطفیٰؐ اور مرشد کریم سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ملاقات کی محفل کے ساتھ ساتھ دوسری تمام محافل بھی یہاں منتقل کر دی گئیں جیسا کہ خانقاہ سروری قادری کے تذکرہ میں بیان کیا گیا ہے کہ وہاں جگہ بہت تنگ ہوگئی تھی۔ 30 اگست 2020ء (10 محرم الحرام 1442ھ) کی محفل سے تمام مریدین (مرد و خواتین) کی محافل اسی خانقاہ میں منعقد ہونے لگیں۔ خواتین کے لیے پردہ کا خاص انتظام کیا جاتا ہے۔ ان محافل میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اپنے مریدین کو اپنی پُرنور صحبت کے فیض سے نوازتے ہیں اور ان کے مسائل سنتے اور ان کے لیے دعا فرماتے ہیں۔ محافل کے اختتام پر شاندار لنگر کا بھی انتظام ہوتا ہے۔ محفل نورِ مصطفیٰؐ ہر اتوار کو نمازِ ظہر سے پہلے منعقد ہوتی ہے جبکہ نماز کی ادائیگی کے بعد لنگر تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تحریک دعوتِ فقر کے زیرِ اہتمام اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی زیرِ صدارت سالانہ تمام روحانی محافل کا انعقاد بھی اسی خانقاہ میں ہوتا ہے۔ (تفصیلات کے لیے باب 13 ''روحانی محافل'' کا مطالعہ فرمائیں)

خانقاہ میں طالبانِ مولیٰ کے لیے رہائش کا انتظام بھی ہے۔ دور دراز علاقوں کے طالبانِ مولیٰ جنہوں نے اپنی زندگی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صحبت میں وقف کر دی ہے، خانقاہ میں رہائش پذیر ہیں اور مختلف فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

مسجدِ زہراؓ ابھی اس کتاب کی اشاعت تک تکمیل کے مراحل طے کر چکی ہوگی (انشاءاللہ)۔ مسجد میں قرآن گیلری بھی موجود ہے اور مسجد سے ملحقہ آپ مدظلہ الاقدس کا مزار مبارک بھی تعمیر کیا گیا ہے جہاں آپ مدفون ہونگے اور اس کا نام ''دربارِ عالیہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن'' جائے گا۔

تحریک دعوتِ فقر اور تمام شعبہ جات کے دفاتر ابھی تک خانقاہ سروری قادری میں ہی ہیں۔ انشاءاللہ ان کو بھی جلد خانقاہ سلطان العاشقین میں منتقل کر دیا جائے گا۔

باب 12

فقر کے فروغ کے لیے
تحریک دعوتِ فقر اور مختلف شعبہ جات کا قیام

دعوتِ فقر ایک تحریک ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دور سے مسلسل کسی نہ کسی شکل اور صورت میں جاری رہی ہے۔ موجودہ دور میں اس تحریک اور دعوت کو آگے بڑھانے کے لیے موجودہ دور کی ضرورت اور تقاضوں کے مطابق ایک جماعت یا تنظیم کی ضرورت تھی۔ اس لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کے موقع پر 23 اکتوبر 2009ء (3 ذیقعد 1430ھ) بروز جمعۃ المبارک ''تحریک دعوتِ فقر'' کی بنیاد رکھی تا کہ دعوتِ فقر کو ایک منظم تحریک کی صورت میں آگے بڑھایا جا سکے۔

تحریک دعوتِ فقر ایک غیر سرکاری و غیر سیاسی جماعت ہے جس کا فرقہ واریت سے کوئی تعلق نہیں۔ تحریک دعوتِ فقر کے قیام کا مقصد دنیا بھر کے لوگوں کو راہِ فقر کی دعوت دینا ہے تا کہ وہ اللہ کا قرب حاصل کر سکیں اور وہ روحانی پاکیزگی حاصل کر سکیں جو لقائے الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے۔

تحریک دعوتِ فقر کے قیام کے اغراض و مقاصد، منشور اور قواعد و ضوابط مندرجہ ذیل ہیں:

تحریک دعوتِ فقر کے قیام کے اغراض و مقاصد

تحریک دعوتِ فقر کے قیام کے مندرجہ ذیل اغراض و مقاصد ہیں:

- ☆ لقائے الٰہی اور معرفتِ الٰہی کے فریضہ کی ادائیگی
- ☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی حضوری اور ان سے بلا واسطہ فیض حاصل کرنا
- ☆ تزکیۂ نفس
- ☆ تصفیۂ قلب

☆ تجلّیہ روح

☆ روحانی پاکیزگی اور ظاہری و باطنی پاکیزگی

☆ دنیا اور آخرت میں اللہ کے ہاں کامیابی

☆ عبادات میں قلب کی حضوری

☆ اللہ کے سوا غیر کی محتاجی سے نجات

☆ مقصدِ حیات میں کامیابی

مندرجہ بالا تمام مقاصد کے حصول کے لیے ذکر و تصور اسم اللہ ذات ضروری ہے اور اس کے لیے راہِ فقر اختیار کرنا ناگزیر ہے۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے انہی مقاصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے تحریک دعوتِ فقر کا آغاز کیا تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو منظم طریقے سے فقر کی طرف متوجہ کیا جائے اور اس پُرفتن اور ظاہر پرست دور میں دین کی روح ایک بار پھر چودہ سو سال پہلے کی طرح زندہ کی جا سکے۔

تحریک دعوتِ فقر کے قواعد و ضوابط

1۔ ''تحریک دعوتِ فقر'' میں وہی لوگ شامل تصور ہوں گے جو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس یا صاحبزادہ سلطان محمد مرتضٰی نجیب صاحب کے دستِ بیعت ہوں گے یا انہوں نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس یا صاحبزادہ سلطان محمد مرتضٰی نجیب صاحب سے ذکر و تصور اسم اللہ ذات حاصل کیا ہوگا۔

2۔ ہمارا دین اسلام ہے اور خاتم النبیّین حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے ہادی اور رسول ہیں۔ مشرباً ہم سروری قادری ہیں اور سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ اور سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے ''طریقۂ فقر'' پر ہیں۔ ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی ورثہ ''فقر'' کو عام کرنے نکلے ہیں۔ اس لیے ہمارا کسی فرقہ، مسلک اور مذہبی جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی یہ کسی خاص فرقہ یا مسلک کی جماعت ہے۔ اس میں سب فرقوں، مسالک اور سلاسل کے لوگ اس نیت کے ساتھ شامل ہو سکتے ہیں کہ وہ ذکر و تصور اسم اللہ ذات سے تزکیۂ نفس کر کے اور اپنے باطن کو درست کر کے صراطِ مستقیم حاصل کر سکیں کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ''بے شک اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اسے نہ بدلے۔'' (الرعد۔11) کسی کو بھی تحریک کے اندر فرقہ پرستی کے پرچار کی قطعاً اجازت نہیں دی جائے گی۔

3۔ ''تحریک دعوتِ فقر'' یا اس کا کوئی عہدیدار یا ذمہ دار کسی مسلک، فرقہ، مذہبی جماعت، مذہبی سیاسی جماعت یا سیاسی جماعت پر تنقید نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کے کسی جلسے، جلوس اور اجلاس میں شریک ہوگا۔

4۔ تحریک دعوتِ فقر صرف فقر کی دعوت دے گی اور کسی مسلک، فرقہ پرستی اور سیاسی یا مذہبی جھگڑے میں ملوث نہ ہوگی۔

5۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیّین ہیں اور ان پر نبوت ختم ہوگئی۔ جو ان کو آخری نبی نہیں مانتا وہ ہمارے نزدیک کافر اور غیر مسلم ہے۔ اہلِ بیتؓ سفینہ نوحؑ کی مانند اور صحابہ کرامؓ ستاروں کی مانند ہیں اور اُن سے یکساں محبت ایمان کا حصہ اور راہِ فقر میں معاون و مددگار ہے۔ اہلِ بیتؓ سے محبت نہ رکھنے والا یا بغض رکھنے والا خارجی اور صحابہ کرامؓ سے محبت نہ رکھنے والا اور اُن سے بغض رکھنے والا رافضی ہے۔ ایسے نظریات رکھنے والوں کے لیے ''تحریک دعوتِ فقر'' میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ البتہ جو خلوصِ نیت سے حقیقت سے آگاہی چاہتا ہے وہ تحریک دعوتِ فقر میں شامل ہوسکتا ہے کیونکہ علمِ باطن ہی سے اہلِ بیتؓ اور صحابہ کرامؓ کی عظمت سے آگاہی ہوتی ہے۔ علمِ ظاہر تو جھگڑے اور فساد پیدا کرتا ہے۔

6۔ اپنے مرشد پاک کی ہر ہدایت پر بلا چوں و چرا عمل کرنا ہوگا۔

7۔ مرشد کی ہدایت کے مطابق شریعت کی پابندی کریں، ذکر و تصور اسمِ اللہ ذات پابندی سے کریں اور فقر کی جو تعلیم اور ہدایت دی جائے اس پر بھی سختی سے عمل کریں۔

8۔ تحریک دعوتِ فقر کا سیاست، سیاسی معاملات یا سیاسی امور سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی تحریک کسی سیاسی جماعت اور مذہبی سیاسی جماعت کی پالیسیوں کی حمایت یا مخالفت کرے گی۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے خلفا اور تحریک دعوتِ فقر کے کسی بھی عہدیدار، مجلسِ شوریٰ کے ممبر، جنرل کونسل کے ارکان اور علاقائی عہدیداران کو سیاست میں حصہ لینے کی اجازت نہ ہوگی۔

9۔ تحریک دعوتِ فقر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کو تسلیم اور اس کا احترام کرتی ہے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین ہر پاکستانی کو سیاسی امور میں حصہ لینے کی آزادی دیتا ہے۔ لیکن تحریک دعوتِ فقر کا کوئی بھی مرکزی، علاقائی عہدیدار، مجلسِ شوریٰ کا ممبر یا جنرل کونسل کا رکن اگر سیاست میں حصہ لینا چاہتا ہے تو اُسے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دینا ہوگا اور وہ تحریک کا نام، اس کے وسائل، ارکان اور تحریک کا پلیٹ فارم اپنے سیاسی مقاصد کے لیے استعمال نہیں کر سکے گا۔

10۔ ملکی انتخابات کے وقت تحریک دعوتِ فقر یا اس کا کوئی عہدیدار، ذمہ دار اجتماعی یا انفرادی طور پر کسی سیاسی جماعت یا سیاسی مذہبی جماعت کو ووٹ دینے کا نہ تو حکم دے گا اور نہ ہی اس کے لیے جماعت کے اندر کام کرے گا۔ جماعت کے اراکین کو اپنے اپنے ضمیر کے مطابق ووٹ دینے کا حق حاصل ہوگا اور وہ اُن کا اپنے ضمیر کے مطابق انفرادی فیصلہ ہوگا، تحریک دعوتِ فقر اس کی ذمہ دار نہ ہوگی۔

11۔ تحریک سے منسلک لوگ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سے محبت کریں۔ کسی سے گناہ کی وجہ سے نفرت نہ کریں بلکہ گناہ سے نفرت کریں اور اپنے اس بھائی کو گناہ کی دلدل سے نکالنے کے لیے دعوتِ فقر دیں۔

12۔ قرآن پاک کی تلاوت کریں اور اس کی ایک ایک آیت پر غور و فکر کریں۔

13۔ آپس میں اختلافات سے گریز کریں اور اگر کوئی تحریک دعوتِ فقر میں نفاق پھیلائے تو اس کی اطلاع فوراً مجلسِ خلفا، منتظمِ اعلیٰ،

انتظامیہ کمیٹی یا مجلسِ شوریٰ کے کسی ممبر کو دیں تا کہ اس کو تحریک سے نکالا جا سکے۔

14۔ غصہ پر کنٹرول کریں کیونکہ غصہ شیطان کا ایک ہتھیار ہے۔ غصہ لڑائی جھگڑا پیدا کرتا ہے اور لڑائی جھگڑے والے کو تحریک میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔

15۔ کسی کو تحریک دعوتِ فقر کے اندر اپنی ذاتی شخصیت کو نمایاں اور اجاگر کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ یاد رکھیں بہتر وہ ہے جو تقویٰ میں سب سے آگے ہے اور حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے قول کے مطابق تقویٰ صرف اور صرف اسمِ ھُو کے ذکر سے حاصل ہوتا ہے۔

16۔ اگر آپ کو تحریک دعوتِ فقر کے کسی بھی رکن سے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو فوراً اس کو معاف کر دیں۔ دِل میں بغض، کینہ، حسد، انتقام کا جذبہ رکھنا فقر کی راہ کو بند کر دیتا ہے۔

17۔ اگر آپ سے تحریک کے کسی ممبر کو تکلیف پہنچے اور اس کی دِل آزاری ہو تو فوراً اس سے معافی مانگ لیں قطع نظر اس کے کہ وہ آپ سے امیر ہے یا غریب، چھوٹا ہے یا بڑا۔

18۔ عملی اور دنیاوی زندگی میں شرعی اصولوں کے مطابق خلوصِ نیت سے مکمل جدوجہد اور کوشش کریں۔ لیکن توکّل صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر کریں اور جو بھی نتیجہ حاصل نکلے اسے اللہ تعالیٰ کی رضا سمجھ کر سرِ تسلیم خم کر دیں۔

19۔ یاد رکھیں کامیاب وہی ہوتا ہے جسے اپنے مشن پر یقینِ محکم ہو اور وہ اس مشن کو عام کرنے میں مسلسل عمل میں مصروف رہے۔ مشن کی تکمیل محبت سے ہوتی ہے اور محبت ہی فاتحِ عالم ہے نفرت نہیں۔

تحریک دعوتِ فقر کا منشور

1۔ تحریک دعوتِ فقر تمام مسلمانوں کو ''متحد ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو'' کی دعوت دیتی ہے اور وہ رسی اسمِ اللہ ذات ہے۔

2۔ ''فقر'' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حقیقی ورثہ ہے۔ مسلمانوں کو اسی ورثہ کو حاصل کرنے کی دعوت دینا ہی تحریک کا منشور ہے۔

3۔ فقر کے حصول کے لیے ''ذکر و تصور اسم اللہ ذات'' کی دعوت دینا۔ کیونکہ حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے قول کے مطابق اسی سے فقر یعنی دیدارِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے اور ایک مسلمان مومن بن کر مرتبہ احسان پر فائز ہوتا ہے۔

4۔ لوگوں کو فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہ (ترجمہ: دوڑو اللہ کی طرف) یعنی ''دوڑو اسم اللہ ذات کی طرف'' کی دعوت دینا۔

5۔ خاتم النبیّین رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیماتِ حقانیہ پر صدقِ دِل سے عمل کرنا۔

6۔ غور و فکر یعنی تفکر کی دعوت دینا۔

7۔ بلا تفریق آپس میں محبت کو فروغ دینا اور دنیا سے نفرت کو ختم کرنا۔

تحریک دعوتِ فقر آپ کو دعوت دیتی ہے ذکر و تصورِ اسم اللہ ذات کی کیونکہ اسی سے:

☆ قلبی، نفسی اور روح کی بیماریوں سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

☆ تزکیۂ نفس ہوتا ہے۔

☆ تصفیۂ قلب ہوتا ہے۔

☆ تجلّیۂ روح کی منزل حاصل ہوتی ہے۔

ذکر اور تصور اسمِ اللہ ذات کے بغیر مندرجہ ذیل منازلِ فقر کا حصول تو تقریباً ناممکن ہے:

☆ بارگاہِ حق تعالیٰ کی حضوری۔

☆ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری۔

تحریک دعوتِ فقر میں شامل ہو کر اسمِ اللہ ذات کا ذکر اور تصور کریں۔ اور ''مقصدِ حیات'' میں کامیاب و کامران ہو کر اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوں۔

تحریک دعوتِ فقر (رجسٹرڈ) کا دستور

تحریک دعوتِ فقر کو منظّم انداز میں چلانے کے لیے ایک آئین (دستور) تشکیل دیا گیا ہے۔ اس دستور کے تحت تحریک کا مرکزی دفتر لاہور میں ہے جبکہ پورے ملک میں تحریک دعوتِ فقر کے علاقائی دفاتر قائم کیے گئے ہیں اور مزید دفاتر کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ ہر علاقے میں تحریک کے کام کو منظّم و مربوط طریقے سے سرانجام دینے کے لیے وہاں کے اہم و مخلص مریدین پر مشتمل مجلسِ شوریٰ اور جنرل کونسل تشکیل دی جاتی ہے جو باہمی مشاورت سے تحریکی سرگرمیوں کے لیے لائحہ عمل تیار کرتی ہے۔

تحریک دعوتِ فقر کا دستوری ڈھانچہ

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس تحریک دعوتِ فقر کے سرپرستِ اعلیٰ ہیں۔ ان کا فیصلہ حکمِ آخر ہے جس میں کوئی بھی کسی بھی قسم کے ردّ و بدل کا مجاز نہیں۔ صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب صاحب تحریک دعوتِ فقر کے نائب سرپرست ہیں۔ ان کے حکم کا احترام بھی سب پر واجب ہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا قائم کردہ تحریک دعوتِ فقر کا دستوری ڈھانچہ مندرجہ ذیل ہے:

1۔ مجلسِ خلفا:

دستور کے آرٹیکل 31 کے تحت سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے خلفا پر مشتمل ایک ''مجلسِ خلفا'' ہے۔ مجلسِ خلفا کا مقصد تحریک کی راہنمائی ہے اور ہر خلیفہ کے ذمہ مختلف شعبہ جات کی نگرانی بھی ہے۔ منتظمِ اعلیٰ کے عہدہ کے علاوہ کسی خلیفہ کو انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ہے۔

2۔انتظامیہ کمیٹی:

دستور کے آرٹیکل 32 کے تحت ایک انتظامیہ کمیٹی ہے جو تحریک دعوتِ فقر کا نظم ونسق چلاتی ہے۔انتظامیہ کمیٹی دستور کے آرٹیکل 37 کے تحت ہر سال دستور کے آرٹیکل 10، 11، 12، 13، 14، 15 کے تحت منتخب ہونے والے عہدیداروں منتظمِ اعلیٰ، صدر، نائب صدر، جنرل سیکریٹری، جوائنٹ سیکریٹری، ترجمان تحریک دعوتِ فقر امورِ داخلہ اور ترجمان تحریک دعوتِ فقر امورِ خارجہ پر مشتمل ہوتی ہے۔منتظمِ اعلیٰ تحریک دعوتِ فقر کا انتظامی سرپرست ہوتا ہے۔انتظامیہ کے عہدیدار مجلسِ شوریٰ کے ممبر بھی ہوتے ہیں۔

دستور کے آرٹیکل 37 کے تحت تحریک دعوتِ فقر کے عہدیداروں اور مجلسِ شوریٰ کے انتخابات ہر سال یکم دسمبر سے 15 دسمبر تک منعقد ہوتے ہیں اور کسی کو امیدوار کھڑا ہونے، اپنے حق میں یا کسی کے خلاف مہم چلانے کی اجازت نہیں ہوتی۔مجلسِ شوریٰ اور جنرل کونسل کے ممبران اپنے صوابدید کے مطابق عہدیدار اور مجلسِ شوریٰ کے ممبران منتخب کرتے ہیں۔

3۔مجلسِ شوریٰ:

دستور کے آرٹیکل 33 کے تحت تحریک کا نظام مشاورت سے چلانے کے لیے مجلسِ شوریٰ کی بنیاد رکھی گئی ہے جس کے ممبران کی زیادہ سے زیادہ تعداد 25 ہے۔ممبران مجلسِ شوریٰ دستور کے آرٹیکل 37 کے تحت ہر سال بذریعہ انتخابات منتخب ہوتے ہیں۔

4۔جنرل کونسل:

دستور کے آرٹیکل 34 کے تحت تحریک دعوتِ فقر کے محبین اور مخلصین پر مشتمل ایک جنرل کونسل ہے۔اس کے ممبران کے تعداد مقرر نہیں ہے۔ ملک بھر سے ان ممبران کا انتخاب مجلسِ شوریٰ اپنے حلف کے بعد 25 جنوری سے پہلے پہلے اہلیت کی بنا پر کثرتِ رائے سے کرتی ہے۔

تحریک دعوتِ فقر کے شعبہ جات

سلطان الفقر پبلیکیشنز

اللہ پاک نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو بہترین علمی وتخلیقی صلاحیتوں سے نوازا ہے۔اسی صلاحیت کو مدنظر رکھتے ہوئے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ مدظلہ الاقدس کو مکتبہ العارفین (اب العارفین پبلیکیشنز) کی تمام ذمہ داری سونپی تھی۔

سلسلہ سروری قادری کی مسندِ تلقین وارشاد سنبھالنے کے بعد آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد کے مشن کو جاری رکھنے کے لیے اگست 2006ء میں سلطان الفقر پبلیکیشنز کی بنیاد رکھی اور کتب ورسائل کے ذریعے فقر کی تعلیمات کو عام کرنا شروع کیا۔یہ ادارہ اب تک بہت سی کتب شائع کر

چکا ہے جن کی تفصیل یہ ہے:

1۔ حقیقت اسمِ اللہ ذات

2۔ مرشد کامل اکمل

3۔ شمس الفقرا

4۔ مجتبیٰ آخر زمانی

5۔ حقیقتِ محمدیہ

6۔ حقیقت عید میلاد النبیؐ

7۔ خلفائے راشدینؓ

8۔ فضائل اہلِ بیت اور صحابہ کرامؓ

9۔ حیات و تعلیمات سیّدنا غوث الاعظمؓ

10۔ سوانح حیات سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

11۔ ابیاتِ باھُوؒ کامل

12۔ کلام مشائخ سروری قادری

13 ابیاتِ باھُوؒ

14۔ فقرِ اقبالؒ

15۔ سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

16۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ۔ حیات و تعلیمات

17۔ حقیقتِ نماز

18۔ حقیقتِ روزہ

19۔ حقیقتِ زکوٰۃ

20۔ حقیقتِ حج

21۔ سیّد الشہدا حضرت امام حسینؓ اور یزیدیت

22۔ نفس کے ناسور

23۔ تزکیۂ نفس کا نبویؐ طریق

www.sultan-ul-faqr-publications.com

24۔ مرآۃ العارفین۔اُردو ترجمہ وشرح (تصنیفِ لطیف حضرت امام حسینؓ)

25۔ سرّ الاسرار۔اُردو ترجمہ مع عربی متن (تصنیفِ لطیف سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)

26۔ الرسالۃ الغوثیہ۔اُردو ترجمہ وشرح مع عربی متن (تصنیفِ لطیف سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)

27۔ رسالہ روحی شریف۔اُردو ترجمہ وشرح (تصنیفِ لطیف حضرت سخی سلطان باھُوؒ)

28۔ کشف الاسرار۔اُردو ترجمہ مع فارسی متن (تصنیفِ لطیف حضرت سخی سلطان باھُوؒ)

29۔ گنج الاسرار۔اُردو ترجمہ مع فارسی متن (تصنیفِ لطیف حضرت سخی سلطان باھُوؒ)

30۔ شمس العارفین۔اُردو ترجمہ مع فارسی متن (تصنیفِ لطیف حضرت سخی سلطان باھُوؒ)

31۔ سلطان الوھم۔اُردو ترجمہ مع فارسی متن (تصنیفِ لطیف حضرت سخی سلطان باھُوؒ)

32۔ عین الفقر۔اُردو ترجمہ مع فارسی متن (تصنیفِ لطیف حضرت سخی سلطان باھُوؒ)

33۔ امیر الکونین۔اُردو ترجمہ مع فارسی متن (تصنیفِ لطیف حضرت سخی سلطان باھُوؒ)

34۔ محکم الفقرا۔اُردو ترجمہ مع فارسی متن (تصنیفِ لطیف حضرت سخی سلطان باھُوؒ)

35۔ قربِ دیدار۔اُردو ترجمہ مع فارسی متن (تصنیفِ لطیف حضرت سخی سلطان باھُوؒ)

36۔ نور الہدیٰ کلاں۔اُردو ترجمہ مع فارسی متن (تصنیفِ لطیف حضرت سخی سلطان باھُوؒ)

37۔ کلید التوحید کلاں۔اُردو ترجمہ مع فارسی متن (تصنیفِ لطیف حضرت سخی سلطان باھُوؒ)

38۔ نور الہدیٰ خورد۔اُردو ترجمہ مع فارسی متن (تصنیفِ لطیف حضرت سخی سلطان باھُوؒ)

39۔ تلمیذ الرحمٰن۔اُردو ترجمہ مع فارسی متن (تصنیفِ لطیف حضرت سخی سلطان باھُوؒ)

40۔ گنج دین۔اُردو ترجمہ مع فارسی متن (تصنیفِ لطیف حضرت سخی سلطان باھُوؒ)

41۔ عین العارفین۔اُردو ترجمہ مع فارسی متن (تصنیفِ لطیف حضرت سخی سلطان باھُوؒ)

42۔ عقلِ بیدار۔اُردو ترجمہ مع فارسی متن (تصنیفِ لطیف حضرت سخی سلطان باھُوؒ)

43۔ سلطان العاشقین

44۔ کلام در شان سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

45۔ خانقاہ سلسلہ سروری قادری

46۔ بیعت کی اہمیت اور ضرورت

47- Sufism - The Soul of Islam

www.sultan-ul-faqr-publications.com

48- The Spiritual Guides of Sarwari Qadri Order

49- Sultan Bahoo- The Life and Teachings

50- The Mohammadan Reality

51- Celebration of Mawlid Al-Nabi

52- Life History of Sultan-ul-Tarikeen Hazrat Sakhi Sultan Syed Mohammad Abdullah Shah Madni Jilani

53- Sultan Bahoo

54- Sultan-ul-Faqr VI Sultan Mohammad Asghar Ali - Life and Teachings

55- The Divine Reality of Ism-e-Allah Zaat

56- The Perfect Spiritual Guide

57- The Spiritual Reality of Prayer (Salat)

58- The Spiritual Reality of Saum (Fast)

59- The Spiritual Reality of Zakat

60- The Spiritual Reality of Hajj

61- Imam Hussain and Yazid

62- Purification of Innerself in Sufism

63- The Prophetic Way of Purgation of Innerself

64- The Rashidun Caliphate

65- Risala Roohi Sharif - English Translation and exegesis (Author Sultan Bahoo)

66- Kashf-ul-Asrar - English Translation with Persian Text (Author Sultan Bahoo)

67- Ganj-ul-Asrar - English Translation with Persian Text (Author Sultan Bahoo)

68- Shams-ul-Arifeen - English Translation with Persian Text (Author Sultan Bahoo)

69- Sultan-ul-Waham- English Translation with Persian Text (Author Sultan Bahoo)

70- Ain-ul-Faqr - English Translation with Persian Text (Author Sultan Bahoo)

71- Ameer-ul-Kaunain - English Translation with Persian Text (Author Sultan Bahoo)

72- Mohkim-ul-Fuqara - English Translation with Persian Text (Author Sultan Bahoo)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

73- Qurb-e-Deedar- English Translation with Persian Text (Author Sultan Bahoo)

74- Nur-ul-Huda Kalan -English Translation with Persian Text (Author Sultan Bahoo)

75- Kaleed-ul-Tauheed Kalan- English Translation with Persian Text (Author Sultan Bahoo)

76- Nur-ul-Huda Khurd- English Translation with Persian Text (Author Sultan Bahoo)

77- Talmeez-ur-Rehman - English Translation with Persian Text (Author Sultan Bahoo)

78- Ganj-e-Deen- English Translation with Persian Text (Author Sultan Bahoo)

79- Ain-ul-Arifeen- English Translation with Persian Text (Author Sultan Bahoo)

80- Aqal-e-Beydar - English Translation with Persian Text (Author Sultan Bahoo)

81- Khanqah of Sarwari Qadri Order

82- Al-Bayah - Pledge of Allegiance in Sharia & Sufism

سلطان الفقر پبلیکیشنز لاہور کے تحت سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی زیرِنگرانی شائع ہونے والی یہ تمام کتب دنیا بھر میں طالبانِ مولیٰ کے آن لائن (Online) مطالعہ کے لیے تحریک دعوتِ فقر کی ویب سائٹ

☆ https://www.sultan-ul-faqr-publications.com

پر موجود ہیں۔اس ویب سائٹ پر تمام کتب کا نہ صرف آن لائن مطالعہ کیا جا سکتا ہے بلکہ مفت ڈاؤن لوڈ (Download) کی سہولت بھی فراہم کی گئی ہے۔مزید کئی کتب کی اشاعت پر کام جاری ہے۔

سلطان الفقر پبلیکیشنز کا دفتر تحریک دعوتِ فقر کے مرکزی دفتر لاہور میں واقع ہے۔تحریک دعوتِ فقر کے لیے پمفلٹ، پوسٹر، بیجز اور سٹکر تیار کرنا بھی سلطان الفقر پبلیکیشنز کی ذمہ داری ہے۔

ماہنامہ سلطان الفقر لاہور

دعوتِ فقر کو عوام الناس تک پہنچانے کے لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اگست 2006ء میں ماہنامہ سلطان الفقر لاہور کی اشاعت کا آغاز کیا۔اس ماہنامہ کی اشاعت کا مقصد ظاہر پرستی، مسلک پرستی اور فرقہ پرستی کے اس دور میں علمِ باطن کی تعلیم دینا اور لوگوں کو فقر اور اسمِ اللہ ذات کی حقیقت و اہمیت اور تعلیماتِ فقر سے آگاہ کرنا ہے تاکہ ان تعلیمات کے مطالعہ کے بعد وہ اسمِ اللہ ذات کا ذکر اور تصور حاصل کرنے کے لیے رجوع کریں اور اس کے ذریعے فرقہ پرستی اور ظاہر پرستی سے نجات پا کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ورثۂ فقر کی انمول نعمت تک رسائی حاصل کر سکیں۔''ماہنامہ سلطان الفقر لاہور'' اب تک کامیابی سے اپنی اشاعت جاری رکھے ہوئے ہے اور علمِ فقر کی نعمت کو اس پُرفتن دور میں عام کر رہا ہے۔

ماہنامہ سلطان الفقر لاہور کو دنیا بھر میں آن لائن (Online) مہیا کرنے کے لیے تحریک دعوتِ فقر کی ویب سائٹ

☆ https://www.mahnama-sultan-ul-faqr-lahore.com

موجود ہے۔ اس ویب سائٹ کے ذریعے طالبانِ مولیٰ نہ صرف سلطان الفقر میگزین کو آن لائن پڑھ سکتے ہیں بلکہ مفت ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں۔

ویب سائٹ ڈویلپمنٹ ونگ

موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق لوگوں کو کسی بھی حقیقت سے آگاہ کرنے کے لیے ویب سائٹس سب سے اہم ذریعہ ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اس ذریعہ کا بہترین استعمال کیا۔ یہ آپ مدظلہ الاقدس کی کوششوں اور کاوشوں کا ہی نتیجہ ہے کہ آپ کی زیرِ نگرانی بننے اور کام کرنے والی اردو اور انگلش ویب سائٹس کا مطالعہ کرنے کے بعد لوگوں کی کثیر تعداد نے راہ فقر اختیار کی۔ ہماری مختلف ویب سائٹس یہ ہیں:

Urdu Websites	English Websites
تحریک دعوتِ فقر	
https://www.tehreekdawatefaqr.org/	https://www.tehreekdawatefaqr.com/
سات سلطان الفقر کے بارے میں مکمل ویب سائٹس	
https://www.sultanulfaqr.pk/	https://www.sultanulfaqr.com/
حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی حیات و تعلیمات پر مبنی ویب سائٹس	
https://www.sultan-bahoo.pk/	https://www.sultan-bahoo.com/
سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس پر مکمل ویب سائٹس	
https://www.sultan-ul-ashiqeen.pk/	https://www.sultan-ul-ashiqeen.com/
سلطان الفقر پبلیکیشنز کی شائع کردہ انگلش / اردو کتب کی ویب سائٹس	
https://www.sultan-ul-faqr-library.com/	https://www.sultan-ul-faqr-publications.com/
ماہنامہ سلطان الفقر لاہور کی ویب سائٹ	
https://www.mahnama-sultan-ul-faqr-lahore.com/	
خانقاہ سلسلہ سروری قادری اور مسجدِ زہراؓ و خانقاہ سلطان العاشقین کے بارے میں ویب سائٹس	
https://www. masjid-e-zahra-khanqah-sultan-ul-ashiqeen.com	

www.sultan-ul-faqr-publications.com

https://www.khanqah-silsila-sarwari-qadri.com

ایپ ڈویلپمنٹ ونگ

اس شعبہ کی ذمہ داری تحریک دعوتِ فقر کے لیے تحریک دعوتِ فقر کے لیے ایپ ڈویلپ کرنا، اسے آن لائن کرنا اور ان کو اپ ٹو ڈیٹ رکھنا ہے۔
اس شعبہ نے اب تک یہ ایپس ڈویلپ کی ہیں:

Sultan-ul-Faqr Publications

https://play.google.com/store/apps/details?id=com.tehreekdawatefaqr.sultanulaqrpublications

Tehreek Dawat-e-Faqr

https://play.google.com/store/apps/details?id=com.tehreekdawatefaqr.sultanulfaqr

سوشل میڈیا

موجودہ دور سوشل میڈیا کا دور ہے اور سوشل میڈیا کے ذریعے کسی بھی پیغام کو دنیا بھر میں پھیلانا اور فروغ دینا سب سے آسان اور اہم ہے مثلاً فیس بک (Facebook)، ٹویٹر (Twitter)، انسٹاگرام (Instagram)، پنٹرسٹ (Pinterest)، لنکڈ ان (Linkedin)، ریڈیٹ (Reddit)، ٹمبلر (Tumblr) اور کورا (Quora) وغیرہ۔ ان تمام فورمز پر تحریک دعوتِ فقر کے پیجز (Pages) اور اکاونٹس بنائے گئے ہیں تاکہ فقر کے پیغام کو پوری دنیا میں عام کیا جائے۔
تحریک دعوتِ فقر اور سلسلہ سروری قادری کے درج ذیل پیجز (Pages) اور اکاونٹ سوشل میڈیا پر کام کر رہے ہیں:

Facebook

Sultan-ul-Ashiqeen Hazrat Sakhi Sultan Mohammad Najib-ur-Rehman

https://www.facebook.com/sultannajiburrehman

Murshid Kamil Akmal Hazrat Sakhi Sultan Mohammad Najib-ur-Rehman

https://www.facebook.com/Murshidkamilakmal

Sultan Bahoo

https://www.facebook.com/SultanBahoo.SultanulFaqr

Tehreek Dawat-e-Faqr

https://www.facebook.com/tehreekdawatefaqr

Sultan-ul-Faqr Publications

https://www.facebook.com/SultanUlFaqrPublications

Monthly Sultan-ul-Faqr Magazine

https://www.facebook.com/MonthlySultanUlFaqrMagazine

Sultan-ul-Faqr Digital Productions

https://www.facebook.com/SultanulFaqr.Digital.Productions

Khanqah Sultan-ul-Ashiqeen

https://www.facebook.com/KhanqahSultanulAshiqeen?

Khanqah Sarwari Qadri

https://www.facebook.com/KhanqahSarwariQadri

Mirat-ul-Arifeen

https://www.facebook.com/Mirat.ul.Arifeen.urdu

Ar-Risala tul-Ghuasia

https://www.facebook.com/arrisalatulghausia

Sirr-ul-Asrar

https://www.facebook.com/SirrulAsrar.by.Ghaus.ul.Azam

Shams-ul-Fuaqra

https://www.facebook.com/ShamsulFuqara

Sufism - The Soul of Islam

https://www.facebook.com/sufismthesoulofislam

Mujtaba Akhir Zamani

https://www.facebook.com/MujtabaAkharZamani

www.sultan-ul-faqr-publications.com

The Mohammadan Reality

https://www.facebook.com/TheMohammadanReality

Khulfa Rashideen Razi Allah Anhum

https://www.facebook.com/Khulfa.e.Rashideen.RaziAllahAnhum

Haqeeqat e Eid Milad ul Nabi Sall'Allahu Alayhi Wa'alihi Wasallam

https://www.facebook.com/Haqeeqat.Eid.MiladunNabi.SAWW

Fazayal Ahl e Bait aur Sahaba Karam Razi Allah Anhum

https://www.facebook.com/AhleBait.aur.Sahaba.Karam

Faqr e Iqbal

https://www.facebook.com/FaqreIqbal

Hayat o Taleemat Syedna Ghaus ul Azam

https://www.facebook.com/hayat.o.taleemat.Syedna.Ghaus.ul.Azam

Haqeeqat e Mohammadia Sall'Allahu Alayhi Wa'alihi Wasallam

https://www.facebook.com/HaqeeqateMohammadia

Hazrat Fatimah Razi Allahu Ta'ala Anha

https://www.facebook.com/Hazrat.Fatima.RA.sultanulfaqr.first/

Ghaus ul Azam Razi Allah Anhu

https://www.facebook.com/GhausulAzam.SultanulFaqr

Sultan Bahoo Book

https://www.facebook.com/sultan.bahoo.book.english.urdu

Sultan-ul-Faqr Sixth Hazrat Sakhi Sultan Mohammad Asghar Ali

https://www.facebook.com/Sultanulfaqr6th

Imam Hussian and Yazid

https://www.facebook.com/imam.hussain.and.yazid.english.and.urdu

www.sultan-ul-faqr-publications.com

Murshid Kamil Akmal

https://www.facebook.com/Murshid.Kamil.Akmal.Urdu.and.English.Book

Purification of Innerself in Sufism

https://www.facebook.com/purificationofinnerself

Haqeeqat e Roza/Spiritual Reality of Saum

https://www.facebook.com/spiritualralityofsaum

Haqeeqat-e-Namaz Urdu and English

https://www.facebook.com/haqeeqat.e.namaz.urdu.and.english

The Spiritual Reality of Zakat-English and Urdu

https://www.facebook.com/spiritual.reality.of.zakat.english.and.urdu/

Haqeeqat-e-Hajj Urdu and English Book

https://www.facebook.com/HaqeeqateHajj

The Spiritual Guides of Sarwari Qadri Order

https://www.facebook.com/Spiritual.Guides.Sarwari.Qadri.Order

Haqeeqat e Ism e Allah Zaat.Divine Reality of Ism-e-Allah Zaat

https://www.facebook.com/HaqeeqateIsmeAllahZaat

Abyat e Bahoo Kamil

https://www.facebook.com/Abyat.e.Bahoo.Kamil

Abyat e Bahoo

https://www.facebook.com/AbyateBahoo

Kalam Mashaikh Sarwari Qadri

https://www.facebook.com/kalammashaikhsarwariqadri

Tazkiya Nafs ka Nabwi Tareeq

https://www.facebook.com/tazkiya.nafs.ka.nabwi.tareeq.urdu.and.english.book/

www.sultan-ul-faqr-publications.com

Alfaqr

https://www.facebook.com/Alfaqr.SultanulFaqr

Kalam Dar Shan Sultan-ul-Ashiqeen

https://www.facebook.com/sultan.ul.ashiqeen

Risala Roohi Sharif

https://www.facebook.com/RisalaRoohiSharif

Risala Roohi Sharif - English Translation and Exegesis

https://www.facebook.com/Risala.Roohi.Sharif.English.Translation

Kashf-ul-Asrar Urdu and English

https://www.facebook.com/KashfulAsrarUrdu.and.English

Ameer ul Kaunain امیرالکونین

https://www.facebook.com/ameer.ul.kaunain.by.sultan.bahoo

Ganj-e-Deen

https://www.facebook.com/GanjeDeen

Nur-ul-Huda Kalan by Sultan Bahoo

https://www.facebook.com/Nurulhudakalan

Nur-ul-Huda Khurd

https://www.facebook.com/NurulHudaKhurd

Shams-ul-Arifeen Urdu Translation

https://www.facebook.com/Shams.ul.Arifeen.by.Hazrat.Sultan.Bahoo

Shams-ul-Arifeen English

https://www.facebook.com/Shams.ul.Arifeen.English

Sultan-ul-Waham

https://www.facebook.com/Sultanulwaham

www.sultan-ul-faqr-publications.com

Sultan-ul-Waham English Translation

https://www.facebook.com/Sultan.ul.Waham.English.Translation

Kaleed-ul-Tauheed Kalan/The key to Divine Oneness Detailed

https://www.facebook.com/Kaleed.ul.Tauheed.Kalan

Qurb-e-Deedar قربِ دیدار

https://www.facebook.com/qurb.e.deedar

Ganj ul Asrar- Urdu and English Translation

www.facebook.com/GanjulAsrar.Urdu.and.English.Translation

Ain-ul-Faqr English Translation

https://www.facebook.com/ainulfaqrenglishtranslation

Ain ul Faqr by Hazrat Sultan Bahoo

https://www.facebook.com/AinulFaqrbySultanBahoo

Mohkim-ul-Fuqara محکم الفقرا

www.facebook.com/mohkim.ul.fuqara.sultan.bahoo

Talmeez-ur-Rehman

https://www.facebook.com/talmeezurrehman01

Ain-ul-Arifeen

https://www.facebook.com/Ainularifeen

Instagram

Sultan-ul-Ashiqeen

https://www.instagram.com/sultanulashiqeen/

Tehreek Dawat e Faqr (Regd.)

https://www.instagram.com/tehreekdawatefaqr.official

www.sultan-ul-faqr-publications.com

Sultan ul Faqr Publications

https://www.instagram.com/sultanulfaqrpublications/

Sultan Bahoo

https://www.instagram.com/sultanbahoo.official/

Mahnama Sultan ul Faqr

https://instagram.com/monthlysultanulfaqrmagazine/

Masjid e Zahra

https://instagram.com/masjidzahra/

Twitter

Sultan ul Ashiqeen

https://twitter.com/SultanulAshiqen

Tehreek Dawat e Faqr

https://twitter.com/TDForganization

Sultan ul Faqr Publications

https://twitter.com/SF_Publications

Monthly Sultan ul Faqr Magazine

https://twitter.com/Mahnama_SF

Sultan Bahoo

https://twitter.com/SultanBahoo_RA

Khanqah Sultan-ul-Ashiqeen & Zahra Mosque

https://twitter.com/KhanqahSA/

Pinterest

Sultan ul Ashiqeen

https://www.pinterest.com/sultanulashiqeen/

www.sultan-ul-faqr-publications.com

Sultan Bahoo

https://www.pinterest.com/SakhiSultanBahoo/

Tehreek Dawat-e-Faqr

https://www.pinterest.com/tehreek_dawatefaqr/

Sultan-ul-Faqr Publications

https://www.pinterest.com/SultanulFaqrPublications/

Mahnama Sultan-ul-Faqr

https://www.pinterest.com/mahnama_sultanulfaqr/

Linkedin

Sultan ul Ashiqeen

www.linkedin.com/in/sultan-ul-ashiqeen-4a6a63153

Tehreek Dawat e Faqr

www.linkedin.com/in/tehreek-dawat-e-faqr-06456559/

Sultan ul Faqr Publications

https://www.linkedin.com/in/sultan-ul-faqr-publications-299883177

MahnamaSultanulFaqrLahore

https://www.linkedin.com/in/mahnamasultanulfaqr-lahore-717169214/

Sultan Bahoo

https://www.linkedin.com/in/sultan-bahoo-83200617a

REDDIT

Tehreek Dawat-e-Faqr

https://www.reddit.com/user/Tehreek_Dawat_e_Faqr/

www.sultan-ul-faqr-publications.com

SUBREDDITS

Sultan-ul-Ashiqeen Community

https://www.reddit.com/r/SultanUlAshiqeen/

Tehreek Dawat e Faqr: Spiritual Organization

https://www.reddit.com/r/TehreekDawateFaqr

Sultan Bahoo Community

https://www.reddit.com/r/SultanBahoo/

Sultan ul Faqr Community

https://www.reddit.com/r/sultanulfaqr/

Sufismbooks

https://www.reddit.com/r/sufismbooks/

SufismVideos

https://www.reddit.com/r/SufismVideos/

TUMBLR

Sultan-ul-Ashiqeen

www.tumblr.com/blog/sultanulashiqeen

Quora

Sultan-ul-Ashiqeen

https:www.quora.com/profile/Sultan-ul-Ashiqeen-3

سوشل میڈیا کے توسط سے فقر کا پیغام پوری دنیا میں پھیل رہا ہے جس کی بدولت کئی لوگوں نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے اور کئی باطل طریقہ چھوڑ کر حق طریقہ میں شامل ہوئے ہیں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ویب پروموشن ونگ

اس شعبہ کی ذمہ داری تحریک دعوتِ فقر کی ویب سائٹس اور اس کی رینکنگ کو بہتر بنانا ہے۔

سائبر سیکورٹی

تحریک دعوتِ فقر کی ویب سائٹس اور سوشل وڈیجیٹل میڈیا کی سائبر سیکورٹی کو یقینی بنانا ہے۔

1. سلطان الفقر ڈیجیٹل پروڈکشنز

ہر زمانہ میں علم واطلاعات کے ابلاغ اور فروغ کے لیے اس زمانے میں رائج وسائل کو بروئے کار لایا جاتا ہے۔ آج کے اس تیز رفتار اور ترقی یافتہ دور میں ذرائع ابلاغ کے بے شمار وسائل موجود ہیں جن میں کمپیوٹر اور موبائل فون کے ذریعے آڈیوز اور ویڈیوز کو اطلاعات اور معلومات کی ترسیل کے لیے استعمال کرنا سرفہرست اور اہم ترین ہے۔ اسی حقیقت کو مدِنظر رکھتے ہوئے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے سلطان الفقر ڈیجیٹل پروڈکشنز کے شعبہ کی بنیاد رکھی۔ یہ شعبہ آڈیوز، ویڈیوز اور فوٹوز کے ذریعے درج ذیل ڈیجیٹل سوشل میڈیا کے توسط سے فقر کی تعلیمات کو دنیا میں عام کر رہا ہے:

https://sultan-ul-ashiqeen.tv

https://tehreekdawatefaqr.tv

https://sultan-bahoo.tv

https://sultanulfaqr.tv

https://www.sultan-ul-faqr-digital-productions.com

حمد، نعت، عارفانہ کلام، کلامِ اقبالؒ، ابیاتِ باھُوؒ، کلام میاں محمد بخشؒ اور کلام مشائخ سروری قادری کی آڈیوز اور میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، محرم الحرام اور عرس مشائخ سروری قادری کے موقع پر منعقد ہونے والی محافل کی ویڈیوز بھی ان ویب ٹی وی چینلز پر دستیاب ہیں۔ اس کے علاوہ سلطان الفقر ڈیجیٹل پروڈکشنز ''ڈیجیٹل سوشل میڈیا'' پر بھی بہت سے چینل آن لائن چلا رہا ہے جن کی تفصیل یہ ہے:

2. ڈیجیٹل میڈیا

Youtube

Sultan-ul-Ashiqeen TV. Official
https://www.youtube.com/c/SultanulAshiqeenTVOfficial

www.sultan-ul-faqr-publications.com

Tehreek Dawat-e-Faqr TV

https://www.youtube.com/user/sultanulfaqrofficial

Sultan Bahoo Official TV

https://www.youtube.com/c/SultanBahooOfficialTVChannel

Dailymotion

Sultan-ul-Ashiqeen TV

https://dailymotion.com/sultanulashiqeenofficialtv

Tehreek Dawat-e-Faqr TV

https.www.dailymotion.com/Sultanulfaqrofficial

Sultan Bahoo Official TV

https://www.dailymotion.com/sultanbahooofficialtv

Facebook TV Channels

Sultan-ul-Ashiqeen TV

https://www.facebook.com/SultanulAshiqeen.tv

Sultan-ul-Faqr TV

https://www.facebook.com/SultanulFaqrTV

Sultan Bahoo TV

https://www.facebook.com/SultanBahoo.tv

Instagram TV Channels

Sultan -ul-Ashiqeen TV

https://www.instagram.com/sultanulashiqeentv

Tehreek Dawat -e-Faqr TV

https://www.instagram.com/tehreekdawatefaqrtv

www.sultan-ul-faqr-publications.com

Sultan Bahoo TV

https://www.instagram.com/sultanbahootv/

Twitter Tv Channels

Sultan-ul-Ashiqeen TV

https://twitter.com/AshiqeenTv

Sultan-ul-Faqr TV

https://twitter.com/FaqrTv

Sultan Bahoo TV

https://twitter.com/BahooTv

شارٹ ویڈیوز (Short Videos)

آج کل شارٹ ویڈیوز (Short Videos) کے App بہت تیزی سے پھیل رہے اور مقبول ہو رہے ہیں۔ ان کے ذریعے فقر کا پیغام بڑی آسانی سے دنیا بھر میں پھیلایا جا سکتا ہے۔ ان ایپ پر یہ چینل کام کر رہے ہیں:

TikTok

SultanulAshiqeenTV

https://vt.tiktok.com/ZSJwGpQsL/

Likee

SultanulAshiqeenTV

https://l.likee.video/v/34hhTV

Snack Video

Sultan ul Ashiqeen Tv

http s://sck.io/p/a87pj1B1

Youtube

Sultan ul Ashiqeen TVShorts

https://www.youtube.com/channel/UCGYuMEYtinZ7y8n86_Dbi5g

www.sultan-ul-faqr-publications.com

Facebook Reel

Sultan ul Ashiqeen TV Reels

https://www.facebook.com/SultanulAshiqeentvreels

Instagram Reel

https://www.instagram.com/sultanulashiqeen

Photography فوٹو گرافی (تصاویر)

اس شعبہ کی ذمہ داری تحریک دعوتِ فقر، سلسلہ سروری قادری کے تحت ہونے والی محافل، تبلیغی دوروں اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اور صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب مدظلہ الاقدس کی فوٹو گرافی ہے اور یہ اسے سوشل میڈیا پر اپ لوڈ (upload) بھی کرتا ہے جن میں مشہور یہ ہیں:

Flickr

www.flickr.com/sultanulfaqrofficial

Facebook

www.facebook.com/sultanulfaqr.digial.productions

شعبہ دعوت

لوگوں کو فقر کی دعوت دینا اور ان کو فقر کی تعلیمات سے روشناس کرانا شعبہ دعوت کی ذمہ داری ہے۔ اس شعبہ کے ممبر داعی کہلاتے ہیں جو شہر شہر، قریہ قریہ، گاؤں گاؤں جا کر لوگوں کو فقر کی دعوت دیتے ہیں۔ نئے ساتھیوں کی تربیت بھی اس شعبہ کی ذمہ داری ہے۔

شعبہ اطلاعات ونشریات

یہ شعبہ تحریک دعوتِ فقر کی سرگرمیوں، محافل اور پیغامات کو خبروں کی صورت میں تمام ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے عوام الناس تک پہنچاتا ہے۔ ماہانہ خبروں کا بلیٹن تیار کرنا اور تحریک دعوتِ فقر کی ویب سائٹس (اُردو/انگلش) پر ان خبروں کو اپلوڈ کروانا بھی اس شعبہ کی ذمہ داری ہے۔

شعبہ ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ

اس شعبہ کی ذمہ داری تحریک دعوتِ فقر کے لیے جدید تحقیق پر مبنی پالیسی اور گائیڈ لائن ترتیب دینا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

شعبہ سیکورٹی

تحریک دعوتِ فقر کے دفاتر، خانقاہ سروری قادری، مسجدِ زہرا اور خانقاہ سلطان العاشقین، سلطان العاشقین ہاؤس، سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اور صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب صاحب کی سیکورٹی اس شعبہ کی ذمہ داری ہے۔اس کے علاوہ یہ شعبہ تمام محافل اور تبلیغی دوروں کے دوران بھی سیکورٹی کے فرائض سرانجام دیتا ہے۔

شعبہ بیت المال

تحریک دعوتِ فقر میں فنڈ، چندہ اور عطیات صرف مریدین سے وصول کیے جاتے ہیں، باہر سے جمع نہیں کیے جاتے اس لیے شعبہ بیت المال صرف مریدین سے عطیات جمع کرنے کا پابند ہے کیونکہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا مرید ہی تحریک دعوتِ فقر کا ممبر بن سکتا ہے۔ سرپرستِ اعلیٰ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس یا دیگر ذرائع سے جو عطیات، چندہ، زکوٰۃ وغیرہ جمع ہوتی ہے وہ اس شعبہ کے پاس رکھی جاتی ہے۔مختلف شعبہ جات کو ان کی ضروریات کے مطابق فنڈز فراہم کرنا اس شعبہ کی ذمہ داری ہے۔

شعبہ لنگر

یہ شعبہ عرفِ عام میں اور خانقاہی اصطلاح میں شعبہ لنگر کہلاتا ہے۔خانقاہ سروری قادری اور مرکزی دفتر تحریک دعوتِ فقر ایجوکیشن ٹاؤن لاہور میں اور مسجدِ زہرا اور خانقاہ سلطان العاشقین رنگیل پور میں آنے والے مہمانوں کے قیام اور لنگر کا انتظام کرنا اور مستقل رہائش پذیر طالبانِ مولیٰ کے قیام، طعام، علاج معالجہ اور دوسری ضروریات کا خیال رکھنا اس شعبہ کی ذمہ داری ہے۔

ہر اتوار کو منعقد ہونے والی محفل نورِ مصطفیٰؐ اور تحریک دعوتِ فقر اور سلسلہ سروری قادری کے تحت منعقد ہونے والی تمام محافل کے لیے لنگر تیار کروانا اور تقسیم کرنا بھی اس شعبہ کی ذمہ داری ہے۔

شعبہ بین الاقوامی امور

تحریک دعوتِ فقر کا پیغام بین الاقوامی سطح پر مزید آگے بڑھانے اور بیرون ممالک میں تحریک کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو منظم رکھنے کے لیے شعبہ بین الاقوامی امور کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

شعبہ بین الاقوامی امور کو درج ذیل مختلف شاخوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

۱۔آن لائن بیعت ( )

۲۔انٹرنیشنل کوآرڈینیشن کمیٹی (International Coordination Committee)

۳۔انٹرنیشنل ایفیلیشن کمیٹی (International Affiliation Committee)

مرکزی رابطہ کمیٹی

مرکزی رابطہ کمیٹی کی ذمہ داری ملک بھر میں موجود سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اور صاحبزادہ سلطان محمد مرتضٰی نجیب مدظلہ الاقدس کے مریدین سے رابطہ رکھنا ہے۔

تحریک دعوتِ فقر کے علاقائی دفاتر

پاکستان بھر میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے مریدین کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر یہ بہت ضروری ہو گیا تھا کہ جن علاقوں میں زیادہ مریدین ہیں وہاں انہیں منظم کرنے کے لیے علاقائی دفاتر قائم کئے جائیں لہٰذا 15 نومبر 2013 بمطابق 10 محرم الحرام 1435ھ کو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے پاکستان کے مختلف شہروں اور علاقوں میں تحریک دعوتِ فقر کے دفاتر قائم کئے اور تحریکی عہدیداران کا تقرر کیا۔ ان شہروں میں اوکاڑہ، جڑانوالہ، احمد پور شرقیہ، اوچ شریف، خانپور، سرائے عالمگیر، چونیاں، جہلم، شورکوٹ، پنڈی گھیب (ضلع اٹک)، راولپنڈی، اسلام آباد اور پتوکی قابلِ ذکر ہیں۔ بعدازاں مزید شہروں میں بھی علاقائی دفاتر قائم کیے گئے جن میں ہارون آباد، میاں چنوں، رینالہ خورد، پاکپتن اور صادق آباد شامل ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس نے تحریکی عہدیداران کو ذمہ داریاں سونپتے ہوئے تحریک دعوتِ فقر کے دستور کے مطابق اسم اللہ ذات کے فیض کو عام کرنے کے لیے خصوصی ہدایات جاری فرمائیں۔

ان دفاتر کی ذمہ داریوں میں دعوت و تبلیغ، علاقہ میں موجود مریدین کو منظم رکھنا اور ان سے رابطے میں رہنا، مرکزی دفتر سے خصوصی معاملات کے متعلق ہدایات وصول کر کے انہیں علاقائی مریدین و محبین تک پہنچانا، روحانی محافل منعقد کرنا اور نئے بیعت ہونے والے طالبانِ مولیٰ کی رہنمائی کرنا شامل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان علاقوں میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے تبلیغی دوروں کا تمام انتظام و اہتمام کرنا، ان کی آمد سے قبل ان علاقوں میں موجود طالبانِ مولیٰ کو اسم اللہ ذات کے حصول کی دعوت دینا اور آپ مدظلہ الاقدس کے وہاں قیام و طعام کے تمام انتظامات کرنا بھی علاقائی دفتر کے عہدیداران کی ذمہ داری ہے۔ اپنے علاقہ کے تمام طالبانِ مولیٰ، مریدین اور محبین کا قافلہ لے کر محفل میلادِ مصطفیٰؐ بسلسلہ جشنِ عید میلاد النبی، محفل میلادِ مصطفیٰؐ بسلسلہ یومِ منتقلی امانتِ الٰہیہ، یومِ عاشورہ، عرس مشائخ سروری قادری کی محافل اور ہر اتوار کو منعقد ہونے والی محفل نورِ مصطفیٰؐ میں آنا بھی علاقائی تحریک کی ذمہ داری ہے۔

باب 13

روحانی محافل

سلسلہ سروری قادری میں روحانی محافل کا ایک اسلامی، شرعی اور روایتی طریقہ کار ہے جو صدیوں سے رائج چلا آ رہا ہے۔ روحانی محافل شریعت کے عین اصولوں کے مطابق منعقد ہوتی ہیں اور کسی غیر شرعی کام اور رسم وغیرہ کی اجازت نہیں ہوتی۔ ہر محفل کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید اور نعت شریف سے ہوتا ہے، درمیان میں یومِ محفل کے مطابق منقبتیں اور بیان ہوتا ہے اور آخر میں ختم شریف، درود و سلام اور دعا ہوتی ہے۔ لنگر سے محفل کا اختتام کیا جاتا ہے۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے مسندِ تلقین وارشاد سنبھالتے ہی روحانی محافل اور روحانی نشستوں کا آغاز فرما دیا تھا جو آج تک جاری ہیں۔ ان روحانی محافل کے انعقاد کا مقصد لوگوں کو فقر، راہِ فقر اور تعلیماتِ فقر کے بارے میں قرآن وحدیث، اہلِ بیتؓ، اصحابِ کبارؓ اور فقرا کاملین کی تعلیمات کی روشنی میں آگاہ کرنا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ان روحانی محافل میں طالبانِ مولیٰ صحبتِ مرشد اور مرشد کی نگاہِ کیمیا اثر سے فیض یاب ہوتے اور روحانی فیض حاصل کرتے ہیں۔

سلطان العاشقین ہاؤس میں روحانی محافل
(14 اگست 2005ء تا 22 اکتوبر 2009ء)

روحانی سرگرمیوں کے لیے سب سے پہلے آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے گھر سلطان العاشقین ہاؤس کو مرکز بنایا جس کی بالائی منزل پر مردوں کی محفل اور نیچے والی منزل پر خواتین کی محفل ہوتی۔ یہاں پر روحانی محافل اور نشستوں کا سلسلہ 14 اگست 2005ء سے لے کر 22 اکتوبر 2009ء تک جاری رہا۔

خانقاہ سروری قادری میں روحانی محافل
(23 اکتوبر 2009ء تا 30 اگست 2020ء)

23 اکتوبر 2009ء (3 ذیقعد 1430ھ) بروز جمعۃ المبارک خانقاہ سروری قادری کا قیام عمل میں آیا۔ یہ آپ کی اہلیہ کا رہائشی مکان تھا جو آپ

مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد کی جماعت کی سرگرمیوں کے لیے وقف کر رکھا تھا۔ ان کے وصال کے بعد بھی کچھ عرصہ یہ اسی جماعت کے زیر استعمال رہا لیکن پھر آپ مدظلہ الاقدس نے اس میں خانقاہ سروری قادری قائم کر لی جس کے بعد مردوں کی تمام محافل خانقاہ سروری قادری میں منتقل کر دی گئیں لیکن اس خانقاہ میں جگہ کی تنگی اور خواتین کے لیے پردہ کا مناسب انتظام نہ ہونے کی وجہ سے خواتین کی محافل آپ مدظلہ الاقدس کے گھر سلطان العاشقین ہاؤس میں ہی منعقد ہوتی رہیں۔ اب خانقاہ سروری قادری میں صرف تحریک دعوتِ فقر اور اس کے شعبہ جات کے دفاتر ہیں۔

مسجدِ زہراؓ اور خانقاہ سلطان العاشقین میں روحانی محافل

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے مریدین کی روز بروز بڑھتی ہوئی تعداد اور خانقاہ سروری قادری میں جگہ کی تنگی کے باعث آپ مدظلہ الاقدس نے نئی خانقاہ اور مسجد کی تعمیر کا بیڑہ اٹھایا۔ اس سلسلہ میں آپ مدظلہ الاقدس نے یکم دسمبر 2017ء (12 ربیع الاوّل 1439ھ) بروز جمعۃ المبارک میلادِ مصطفیٰؐ بسلسلہ جشنِ عید میلاد النبیؐ کے بابرکت موقع پر خانقاہ سلطان العاشقین اور مسجدِ زہراؓ کی تعمیر کا اعلان کیا اور مریدین سے عطیات کی اپیل کی۔ جولائی 2019ء میں لاہور سے 30 کلومیٹر کے فاصلہ پر ملتان روڈ پر سندر اڈا سے پانچ کلومیٹر کے فاصلہ پر رنگیل پور گاؤں سے آگے اور دریائے راوی سے چار کلومیٹر پیچھے مناسب داموں پر زمین مل گئی جہاں مرکزِ فقر خانقاہ سلطان العاشقین کے حصہ محافل کی تعمیر شروع کر دی گئی۔ خانقاہ سلطان العاشقین کے مرکزی حصہ اور مسجدِ زہراؓ کا سنگِ بنیاد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے عید الاضحیٰ کے بابرکت دن 10 ذوالحجہ 1441ھ (یکم اگست 2020ء) بروز ہفتہ رکھا۔ خانقاہ سلطان العاشقین کے حصہ محافل کی تکمیل 10 محرم الحرام 1442ھ (30 اگست 2020ء) کو تقریباً مکمل ہوگئی تو تمام محافل کو خانقاہ سلطان العاشقین منتقل کر دیا گیا۔ خانقاہ سلطان العاشقین میں جو سب سے پہلی مرد و خواتین کی مشترکہ محفل منعقد ہوئی وہ محفل ذکرِ حسینؓ ہے جو 10 محرم الحرام 1442ھ (30 اگست 2020ء) کو منعقد ہوئی۔ اب تمام محافل (مرد و خواتین) خانقاہ سلطان العاشقین اور مسجدِ زہراؓ میں ہی منعقد ہوتی ہیں۔ خواتین کے لیے پردہ کا خاص اور خصوصی انتظام ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سیکورٹی کا بھی بہترین انتظام کیا گیا ہے۔

ہفتہ وار محفل۔ محفل نورِ مصطفیٰؐ / بزمِ باھُوؒ / بزمِ سلطان العاشقین بروز اتوار

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے مسندِ تلقین وارشاد سنبھالتے ہی ہر اتوار کو روحانی نشست کا آغاز فرما دیا تھا جس میں قرآت اور نعت خوانی کے علاوہ طالبانِ مولیٰ آپ مدظلہ الاقدس سے ملاقات کرتے اور آپ کی گفتگو، صحبت اور نگاہِ فیض سے اپنے قلوب کو منور فرماتے۔

رنگیل پور میں خانقاہ سلطان العاشقین میں محافل کی منتقلی کے ساتھ ہی اس نشست کو باقاعدہ ''محفل نورِ مصطفیٰؐ'' کے نام سے محفل میلادِ مصطفیٰؐ میں

تبدیل کر دیا گیا۔ ستمبر 2022ء سے اس بابرکت محفل میں یہ جدت لائی گئی کہ ہر اتوار سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ابیاتِ باھُوؒ کی شرح فرماتے ہیں اور اسے بزمِ باھُوؒ کا نام دیا گیا۔ جس اتوار سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس مریدین کے سوالات کے جواب دیتے ہیں اور اس محفل کو بزمِ سلطان العاشقین کا نام دیا جاتا ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس ہفتہ کی دوپہر کو خانقاہ سلطان العاشقین تشریف لے جاتے ہیں جہاں لاہور اور دوسرے شہروں سے طالبانِ مولیٰ آنا شروع ہو جاتے ہیں اور اتوار کو محفل نورِ مصطفیٰؐ کا انعقاد ہوتا ہے لیکن سردی کے ڈھائی یا تین ماہ دسمبر، جنوری اور فروری میں شدید سردی، دھند، سموگ اور دنوں کے چھوٹا ہونے اور اسی طرح شدید گرمیوں کے مہینوں مئی، جون اور جولائی اور ماہِ رمضان میں محفل نورِ مصطفیٰؐ منعقد نہیں ہوتی کیونکہ موسم کی شدت کی وجہ سے خواتین، بچوں، بچیوں اور دور دراز کے لوگوں کو پہنچنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن اس دوران بھی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ہفتہ اور اتوار کو آنے والے طالبانِ مولیٰ، مریدین اور عقیدتمندوں سے ملاقات فرماتے ہیں اور اتوار کو باقاعدہ روحانی نشست کا اہتمام بھی ہوتا ہے جس کا دورانیہ 20 سے 30 منٹ ہوتا ہے اور ان دنوں میں آپ کا روحانی فیض آنے والوں کے لیے جاری رہتا ہے۔ ہفتہ و اتوار کے علاوہ صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب صاحب منگل تا جمعرات بھی خانقاہ سلطان العاشقین میں موجود ہوتے ہیں۔ لوگ آتے اور ان سے ملاقات کرتے ہیں اور اپنی روحانی پیاس بجھاتے ہیں۔

سالانہ محافل

محفل میلادِ مصطفیٰؐ بسلسلہ جشنِ عید میلاد النبیؐ

محبوبِ خدا، باعثِ تخلیقِ کائنات، فخرِ موجودات خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، جن کی امت میں شامل ہونے کے لیے انبیا کرام بھی دعا کرتے رہے، کی ولادت کی خوشی نہ صرف اللہ پاک نے منائی بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کی خوشی میں تمام کائنات میں چراغاں بھی کیا گیا۔ فرشتوں نے خوشیاں منائیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام بھیجا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میلاد کی خوشی منانا تمام انبیا، اولیا اور علمائے حق کا معمول رہا ہے۔ ہر کسی نے اپنے اپنے انداز میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میلاد کی خوشی منائی۔ اس بابرکت مہینے میں عاشقین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کثرت سے درود بھیجتے ہیں، اپنے گھروں کو جھنڈیوں اور برقی قمقموں سے سجاتے ہیں، نورانی محافل منعقد کروائی جاتی ہیں، ضیافتوں کا اہتمام کیا جاتا ہے، نذر و نیاز بانٹی جاتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ ناز میں نعتیہ کلام پیش کیے جاتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرتِ مطہرہ کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ درود و سلام کی مجالس ہوتی ہیں۔ اہلِ عقیدت و محبت حضرات اپنے قلوب کو عشقِ مصطفیٰؐ سے سرشار کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ محبوبِ خدا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت اور عقیدت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہر لمحۂ زندگی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یاد میں بسر ہو اور زندگی

کا ہر عمل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کے مطابق ہو تب ہی انسان صادق عاشقِ رسولؐ کہلانے کا حقدار ہوگا اور یہی حقیقی مومنین کا شعار ہے۔

مشائخ سروری قادری قدمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہوتے ہیں۔ان کی حیاتِ مطہرہ کا ہر لمحہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع میں گزرتا ہے۔وہ فنافی الرسول اور فنافی اللہ بقاباللہ کے مرتبہ پر فائز ہوتے ہیں اور ان کی ہستی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ اقدس میں اس قدر فنا ہو چکی ہوتی ہے کہ فقرِ محمدیؐ کا رنگ ان کے ہر ہر عمل اور ہر ہر حرکت سے عیاں ہوتا ہے۔پھر وہ زینتِ کائنات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کی خوشی کیونکر نہ منائیں۔وہ جہاں کہیں بھی قدم رنجہ فرماتے ہیں میلاد کی محفل شروع ہو جاتی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یومِ ولادت کی خوشی میں عظیم الشان محافل منعقد کروانا تو مشائخ سروری قادری کی اوّلین ترجیح ہے بلکہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بڑھ کر عید میلاد النبیؐ منانا ان کی روایت ہے۔

سلسلہ سروری قادری کے مرشد کامل اکمل مجددِ دین، شبیہ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا لقب سلطان العاشقین اس بنا پر ہے کہ آپ عاشقوں کے سلطان ہیں اور عاشق ہوتا ہی وہ ہے جو محبوب پر اپنی ہر چیز حتیٰ کہ اپنی جان بھی قربان کر دے۔اگر عاشقوں کا یہ حال ہے تو عاشقوں کے سلطان کا کیا عالم ہوگا! سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے اپنی جان، مال، اولاد تو کیا اپنی زندگی کا لمحہ لمحہ فقرِ محمدیؐ کے لیے وقف کر دیا ہے۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میلاد کی خوشی میں عظیم الشان محافل منعقد کروانا آپ کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بے انتہا محبت اور عشق کی علامت ہے۔مشائخ سروری قادری میں سلطان العاشقین وہ پہلی ہستی ہیں جنہوں نے باقاعدہ طور پر اور عظیم الشان پیمانے پر جشنِ ولادتِ رسولؐ کے بابرکت موقع پر محفل میلادِ مصطفیٰؐ کے انعقاد کا سلسلہ شروع فرمایا۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے مسندِ تلقین وارشاد سنبھالنے کے بعد جب سلطان العاشقین ہاؤس میں روحانی محافل کا آغاز فرمایا تو اس وقت کم طالبانِ مولیٰ ہی محافل میں حاضر ہوتے تھے لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی دعوتی وتبلیغی سرگرمیوں کی بدولت طالبانِ مولیٰ کی تعداد میں ہر گزرتے دن کے ساتھ اضافہ ہوتا چلا گیا اور ایک وقت ایسا آیا کہ عید میلاد النبیؐ کے موقع پر سلطان العاشقین ہاؤس میں تِل دھرنے کی جگہ بھی نہ رہتی۔

خانقاہ سروری قادری کے قیام کے بعد سے مردوں کی تمام محافل خانقاہ سروری قادری میں منعقد ہونے لگیں جبکہ عورتوں کی محافل سلطان العاشقین ہاؤس میں ہی منعقد کی جاتیں۔سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ملک بھر کے تبلیغی دوروں اور آپ کی مایہ ناز کتب کے مطالعہ سے طالبانِ مولیٰ جوق در جوق فیضِ فقر کے حصول کے لیے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی طرف رجوع کرنے لگے لہٰذا خانقاہ سروری قادری میں بھی جگہ کم پڑنے لگی۔اب خانقاہ سلطان العاشقین کے قیام کے ساتھ ہی مرد وخواتین کی محافل ایک ساتھ خانقاہ سلطان العاشقین میں منعقد ہوتی ہیں جن میں نہ صرف ملک بھر سے بلکہ بیرون ممالک مقیم آپ مدظلہ الاقدس کے خاص مریدین خصوصی طور پر شریک ہوتے ہیں۔نومبر 2020ء میں پہلی مرتبہ خانقاہ سلطان العاشقین میں محفل میلادِ مصطفیٰؐ وسیع پیمانے پر منعقد کی گئی جس میں ہزاروں کی تعداد میں مرد وخواتین نے

شرکت کی۔خواتین کے لیے پردے کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔تب سے محفل میلادِ مصطفیٰؐ بسلسلہ جشنِ عید میلاد النبیؐ وسیع پیمانے پر خانقاہ سلطان العاشقین میں منعقد کی جاتی ہے اور جشنِ ولادتِ رسولؐ کو عظیم الشان انداز میں منانے کے لیے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی طرف سے خصوصی ہدایات جاری ہوتی ہیں۔اس لیے ملک بھر میں موجود مریدین اور عقیدتمندوں کو دعوت نامے بھیجے جاتے ہیں۔محفل کے کامیابی سے انعقاد کے لیے انتظامیہ کمیٹی، مجلسِ شوریٰ اور جنرل کونسل کے اجلاس طلب کیے جاتے ہیں۔ہر حوالے سے غور وفکر کے بعد مختلف طالبانِ مولیٰ کو ڈیوٹیاں تفویض کی جاتی ہیں جیسا کہ لنگر کی پکوائی، سامان کی خریداری، پنڈال کی سجاوٹ وغیرہ۔

یکم ربیع الاوّل سے ہی خانقاہ سروری قادری، خانقاہ سلطان العاشقین اور سلطان العاشقین ہاؤس کو منفرد اور دیدہ زیب برقی قمقموں سے روشن کر دیا جاتا ہے جو 12 ربیع الاوّل کے بعد تک روشن رہتے ہیں۔محفل کے عظیم الشان انعقاد کے لیے وسیع وعریض پنڈال سجایا جاتا ہے، جس راستہ سے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی گاڑی نے گزرنا ہوتا ہے اس راستہ کو پھولوں سے آراستہ کیا جاتا ہے۔پھولوں کی مہک فضا کو معطر کر دیتی ہے۔محبوبِ خدا کی ولادت کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے فضا کو پہلے ہی خوشگوار اور خوشبودار بنا دیا ہوتا ہے۔سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی موجودگی اس مہک وتازگی کو مزید بڑھا دیتی ہے۔

طالبانِ مولیٰ محفل کے آغاز سے قبل سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی زیارت اور دیدار کے لیے بیتاب نگاہیں اور ہاتھوں میں پھولوں کی پتیاں تھامے قطار در قطار کھڑے ہو جاتے ہیں۔آپ مدظلہ الاقدس کی سواری کے نمودار ہوتے ہی منظر بدل جاتا ہے۔جو عاشقانِ رسولؐ مضطرب اور بیقرار کھڑے ہوتے ہیں سلطان العاشقین کی آمد کے ساتھ ہی گویا ان کے قلب و باطن کو راحت مل جاتی ہے۔نگاہیں دیدارِ یار سے اپنی روح کی پیاس بجھانے لگتی ہیں۔پھولوں کی پتیوں سے آپ مدظلہ الاقدس کی گاڑی کو رنگین کر دیا جاتا ہے گویا وہ گلاب کی پتیوں میں نہا گئی ہو۔سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے گاڑی سے باہر تشریف لاتے ہی پھولوں کے گلدستے پیش کیے جاتے ہیں جس کے بعد آپ مدظلہ الاقدس مسندِ صدارت پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔تلاوتِ قرآن کے بعد بارگاہِ رسالت مآب میں نعت کے نذرانے پیش کیے جاتے ہیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ورثہ فقر کی مناسبت سے ہر سال مختلف موضوعات پر مفصل بیان دیا جاتا ہے۔عید میلاد النبیؐ کے پُرمسرت موقع پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس خوش نصیب طالبانِ مولیٰ کو اسمِ محمدؐ عطا فرماتے ہیں۔آخر میں ختم شریف اور درود وسلام کا نذرانہ پیش کیا جاتا ہے۔دعا کے بعد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس تمام طالبانِ مولیٰ سے فرداً فرداً ملاقات فرماتے ہیں اور اس کے بعد شرکائے محفل کے لیے خصوصی طور پر تیار کردہ لنگر تقسیم کیا جاتا ہے۔تمام مرد وخواتین مریدین کے لیے اس محفل میں شریک ہونا لازم ہے۔

پنڈال میں سلطان الفقر پبلیکیشنز کی طرف سے خصوصی طور پر سٹال لگایا جاتا ہے۔عید میلاد النبیؐ کی خوشی میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی کتب اور حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی کتب رعایتی قیمت پر فروخت کی جاتی ہیں۔یہ تمام کتب فقر وتصوف کی تعلیمات کا خزانہ اور طالبانِ مولیٰ کے لیے راہِ فقر پر چلنے کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔اس کے علاوہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے پوسٹرز، تصاویر، بال پوائنٹ، کی چین، مگ، گھڑیاں اور تحریک دعوتِ فقر کے بیج بھی خصوصی طور پر تیار کروائے جاتے ہیں۔

محفل میلادِ مصطفیٰ بسلسلہ یومِ منتقلی امانتِ الٰہیہ

21 مارچ 2001ء وہ بابرکت دن ہے جب بعد از نمازِ مغرب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو آپ کے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ نے مدینہ منورہ میں آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں امانتِ الٰہیہ اور خزانۂ فقر کے وارث کے طور پر پیش فرمایا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم و اجازت سے آپ مدظلہ الاقدس کو امانتِ الٰہیہ منتقل کی گئی اور آپ مدظلہ الاقدس کو آئندہ کے لیے سلسلہ سروری قادری کا امام چن لیا گیا۔ اللہ پاک نے اس مبارک گھڑی کو تا قیامت امر کر دیا۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے عاشقین و مریدین اس مبارک اور پُر نور دن کو نہایت ہی جوش و خروش سے مناتے ہیں۔

21 مارچ کے بابرکت دن محفل میلادِ مصطفیٰؐ منانے کا آغاز 2012ء میں ہوا۔ ابتدا میں یہ محفل مختصر پیمانے پر منعقد کی گئی لیکن کچھ عرصے بعد طالبانِ مولیٰ نے اس دن کو وسیع پیمانے پر منانا شروع کر دیا۔ اب خانقاہ سلطان العاشقین میں عظیم الشان سطح پر محفل کے انعقاد کے لیے اہتمام کیا جاتا ہے۔ ہفتوں پہلے تیاریوں کا آغاز کر دیا جاتا ہے۔ نہ صرف سلطان العاشقین ہاؤس بلکہ خانقاہ سروری قادری اور خانقاہ سلطان العاشقین کو یکم مارچ سے ہی برقی قمقموں سے آراستہ کر دیا جاتا ہے۔ ملک بھر میں موجود مریدین و عقیدتمندوں کو دعوت دینے کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔ اس محفل میں شرکت تمام مرد و خواتین مریدین کے لیے لازم قرار دی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بیرون ممالک سے بھی آپ مدظلہ الاقدس کے مریدین بہت شوق اور محبت سے سفر کر کے خصوصی طور پر اس محفل میں شریک ہوتے ہیں۔

محفل کا آغاز سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی آمد پر ہوتا ہے۔ آمد سے قبل مریدین اور عقیدتمند پھولوں کی پتیاں ہاتھوں میں تھامے منتظر نگاہوں اور بے چین قلوب کے ساتھ استقبال کے لیے استقبالی راستہ پر قطاروں میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان کے مضطرب قلوب کو دیدارِ مرشد سے ہی سکون ملتا ہے۔ جونہی آپ مدظلہ الاقدس کی گاڑی نمودار ہوتی ہے فضا خوشبو سے معطر ہو جاتی ہے، ثنا خوان سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی شان میں منقبت کے پھول پیش کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ''امامِ مبین۔۔۔ سلطان العاشقین'' ''مجددِ دین۔۔۔ سلطان العاشقین'' کے فلک شگاف نعروں سے فضا گونج اٹھتی ہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی گاڑی پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کی جاتی ہیں۔ اس روح پرور منظر کو دیکھ کر طالبانِ مولیٰ اپنے اندر ایک ولولہ اور جوش محسوس کرتے ہیں۔

طالبانِ مولیٰ کے جلو میں آپ مدظلہ الاقدس مسندِ صدارت پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ محفل کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے کیا جاتا ہے۔ بارگاہِ رسالت میں نعت کا گلدستہ پیش کرنے کے بعد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی شان میں منقبتوں کا نذرانہ پیش کیا جاتا ہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے بہت سے ایسے طالبانِ مولیٰ کو شاعری کرنے کی صلاحیت عطا فرمائی ہے جو اس سے قبل لکھنا پڑھنا بھی نہیں جانتے تھے اور اب وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی شان میں منقبتوں کے گلدستے تحریر کر رہے ہیں۔

اس بابرکت محفل میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بلند شان اور مناقب بیان کیے جاتے ہیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اس بابرکت دن خوش نصیب طالبانِ مولیٰ کو اسمِ محمدؐ بھی عطا فرماتے ہیں۔ ختم شریف اور دعا کے بعد بارگاہِ رسالت میں درود و سلام کا نذرانہ پیش کیا

جاتا ہے پھر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ملک بھر سے آئے طالبانِ مولیٰ سے ملاقات فرماتے ہیں۔خواتین کے لیے پنڈال میں پردہ کا خصوصی انتظام کیا جاتا ہے۔

پنڈال میں سلطان الفقر پبلیکیشنز کی طرف سے خصوصی طور پر سٹال لگایا جاتا ہے جہاں پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی کتب اور حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی کتب پر خصوصی رعایت دی جاتی ہے تا کہ طالبانِ مولیٰ ان کتب کے مطالعہ کے ذریعے راہِ فقر پر تیزی سے چل سکیں۔ اس کے علاوہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے پوسٹرز، تصاویر، بال پوائنٹ، کی چین، مگ، گھڑیاں اور تحریک دعوتِ فقر کے بیج بھی خصوصی طور پر تیار کروائے جاتے ہیں۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ بھی ہر سال 13-12 اپریل کو میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظیم الشان محفل منعقد فرماتے تھے۔اس دن میلادِ مصطفیٰؐ منعقد کروانے کی خاص وجہ یہی تھی کہ آپ کے مرشد سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ نے اسی روز یعنی 12 اپریل 1979ء کو آپ رحمتہ اللہ علیہ کو امانتِ الٰہیہ منتقل فرمائی تھی۔لہٰذا منتقلی امانتِ الٰہیہ کے دن کو منانا سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کی سنت مبارکہ ہے۔سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس بھی 12 اپریل کو ہی سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے تھے۔

محفل ذکرِ حسینؓ

اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین سے محبت اور عقیدت ایمان کا حصہ ہے۔ان مقدس ہستیوں کی سیرت طالبانِ مولیٰ کے لیے راہِ حق پر روشن قندیل کی مثل ہے۔خاص طور پر امامِ عاشقاں سیّد الشہدا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہٗ نے کربلا میں جو کردار ادا کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہٗ نے اپنی قربانی سے دینِ حنیف کو بقا عطا کی۔تسلیم و رضا کی جو تاریخ سیّدنا امام حسینؓ نے رقم کی وہ رہتی دنیا تک سنہری حروف میں لکھی جاتی رہے گی۔

سروری قادری مشائخ اور طالبانِ مولیٰ یومِ عاشورہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہٗ کی یاد میں محافل منعقد کرواتے ہیں جن میں نہ صرف شہدائے کربلا کا تذکرہ ہوتا ہے بلکہ ان کی سیرت اور کربلا میں ان کے کردار کے متعلق گفتگو ہوتی ہے تا کہ طالبانِ مولیٰ شہدائے کربلا کے اوصاف کو اپناتے ہوئے راہِ حق اور دینِ محمدیؐ کے لیے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی زندگی کا ہر لمحہ تسلیم و رضا سے عبارت ہے۔آپ طالبانِ مولیٰ کو بھی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہٗ کی تسلیم و رضا کی مثال دیتے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی تلقین فرماتے ہیں۔اہلِ بیتؓ کے لیے آپ مدظلہ الاقدس کی محبت بے مثال ہے۔خصوصاً امام حسینؓ کا ذکر کرتے ہی آنکھیں بھیگ جاتی ہیں۔جب اپنی خوبصورت اور دل موہ لینے والی آواز میں سیّد الشہدا امام عالی مقام کا کربلا میں کردار بیان فرماتے ہیں تو طالبانِ مولیٰ کے قلب و باطن کو ایک منفرد ولولے سے آشنا کرتے ہیں۔انہیں محسوس ہوتا ہے گویا وہ واقعہ کربلا کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہوں۔ان کی بیتاب روحیں بھی اپنا تن من دھن دینِ محمدیؐ کی بقا کے لیے قربان کرنے کے

لیے بیقرار ہو جاتی ہیں۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ہر سال 10 محرم کو سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہٗ اور شہدائے کربلا کی یاد میں محفل منعقد فرماتے ہیں اور اس محفل کو آپ نے ''محفل ذکرِ حسینؓ'' کا نام دیا ہے۔ مسندِ تلقین وارشاد پر فائز ہونے سے لے کر آج تک آپ مدظلہ الاقدس ہر سال باقاعدگی سے یہ محفل منعقد فرماتے ہیں جس میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہٗ کی سیرت اور کربلا میں آپؓ اور آپ کے اصحاب کے کردار پر تفصیلاً روشنی ڈالی جاتی ہے۔ طالبانِ مولیٰ اصحابِ حسینؓ کی سیرت و کردار سے متاثر ہو کر وفا کا سبق سیکھتے ہیں جنہوں نے اپنا سب کچھ قربان کر کے ثابت کر دیا کہ مرشد کی اطاعت اور بندگی کا حق کیسے ادا کیا جاتا ہے۔

محفل کے اختتام پر ختم شریف پڑھا جاتا ہے اور شہدائے کربلا کے لیے اور بالخصوص سیّدنا امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہٗ اور اہلِ بیتؓ کے لیے دعا کی جاتی ہے۔ مریدین کی مرشد پاک سے ملاقات کے بعد تمام حاضرین میں نیاز تقسیم کی جاتی ہے۔

تاہم ملک بھر میں عاشورہ کے جلوسوں کی وجہ سے ذرائع آمد و رفت بند ہوتے ہیں اس لیے سب مریدین کے لیے اس محفل میں شرکت کی پابندی نہیں ہے۔ جو آسانی سے آ سکتا ہو وہ شریک ہو سکتا ہے۔

عرس سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ سے بے پناہ محبت و عقیدت رکھتے ہیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا فرمان ہے کہ محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی، غوثِ صمدانی، شہبازِ لامکانی، پیر دستگیر سیّدنا غوث الاعظم محی الدین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ دونوں جہانوں میں حیات اور ظاہر و باطن میں دونوں جہانوں پر کامل تصرف رکھتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہٗ نائبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ فقر میں آپ رضی اللہ عنہٗ کا پایہ سب سے بلند ہے۔ آپ رضی اللہ عنہٗ کا قدم اوّلین و آخرین ہر ولی کی گردن پر ہے اور کسی کو بھی ولایت اور فقیری آپ رضی اللہ عنہٗ کی نگاہِ کرم کے بغیر نہیں مل سکتی۔

اسی لیے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ہر سال عرس مبارک سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ انتہائی محبت و عقیدت سے مناتے ہیں۔ عرس کا آغاز حمد و نعت سے کیا جاتا ہے جس کے بعد سیّدنا غوث الاعظمؓ کی شان میں منقبت کے نذرانے پیش کیے جاتے ہیں، آپؓ کی سیرتِ مطہرہ کے روشن پہلوؤں اور آپ کے بلند مقام و مرتبۂ فقر کے حوالے سے خصوصی بیان بھی کیا جاتا ہے۔ ختم شریف کے بعد دعا ہوتی ہے اور درود و سلام کا نذرانہ پیش کیا جاتا ہے۔ دعا میں سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے لیے بالخصوص اور دیگر مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات جو اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں، کی ارواح کو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔

محفل کے اختتام پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس طالبانِ مولیٰ سے فرداً فرداً ملاقات فرماتے ہیں جس کے بعد مرد و خواتین کے لیے خصوصی طور پر تیار کردہ لنگر تقسیم کیا جاتا ہے۔

عرس سیّدنا غوث الاعظمؓ منعقد کروانے کا سلسلہ بھی آپ مدظلہ الاقدس نے مسند تلقین وارشاد سنبھالنے کے بعد فوراً ہی شروع فرما دیا۔ ابتدا میں کم تعداد میں عقیدتمند عرس میں شریک ہوتے لیکن اب یہ تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی ہے۔ اگرچہ 12 ربیع الاوّل اور 21 مارچ کے بابرکت دن منعقد ہونے والی محافل کی طرح مرد وخواتین کے لیے اس محفل میں شرکت لازم قرار نہیں دی گئی لیکن پھر بھی سیّدنا غوث الاعظمؓ کے عقیدتمندوں کی کثیر تعداد عرس میں شریک ہوتی ہے۔

عرس سلطان باھُوؒ

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کا عرس مبارک جمادی الثانی کی پہلی جمعرات کو منعقد کیا جاتا ہے۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس مسندِ تلقین وارشاد سنبھالنے کے بعد سے لے کر آج تک ہر سال نہایت عقیدت اور احترام سے حضرت سخی سلطان باھُوؒ کا عرس مبارک مناتے ہیں۔ یہ عرس مبارک آپ مدظلہ الاقدس کی زیرِ صدارت پہلے سلطان العاشقین ہاؤس میں منعقد کیا جاتا تھا، پھر خانقاہ سروری قادری میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا اور خانقاہ سلطان العاشقین کے قیام کے بعد بھی عرس اسی جوش و جذبے سے منعقد کیا جاتا ہے۔ گزرتے وقت کے ساتھ عرس میں شریک ہونے والوں کی تعداد میں بے حساب اضافہ ہوتا جا رہا ہے کیونکہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے عقیدتمند دنیا بھر میں موجود ہیں۔ اسی وجہ سے ملک کے طول وعرض سے مرد وخواتین عقیدتمند جوش و جذبے سے محفل میں شریک ہوتے ہیں۔ حمد ونعت کے علاوہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی شان میں منقبت کے نذرانے پیش کیے جاتے ہیں۔ آپؒ کے سلسلہ سروری قادری کی فضیلت، فیض اسمِ اللہ ذات اور دیگر موضوعات پر مفصل بیان کیا جاتا ہے۔ آخر میں خوبصورت انداز میں ابیاتِ باھُوؒ خصوصی طور پر پیش کیے جاتے ہیں۔ ختم شریف اور دعا کے بعد حسبِ روایت بارگاہِ رسالت میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کیا جاتا ہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس تمام مرد وخواتین کو ملاقات کا شرف بخشتے ہیں۔ تحریک دعوتِ فقر کی جانب سے ملک بھر میں موجود عقیدتمندوں کے لیے عرس میں شرکت کی دعوتِ عام ہوتی ہے تاہم اس محفل میں شرکت کی پابندی نہیں۔

جشنِ ولادت سلطان العاشقین

19 اگست وہ بابرکت دن ہے جب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس عالمِ ناسوت میں جلوہ افروز ہوئے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے مریدین اور عقیدتمند اس دن کو بہت ہی عقیدت ومحبت اور جوش و جذبے سے مناتے ہیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو اس دن کی آمد پر مبارکباد پیش کی جاتی ہے۔ طالبانِ مولیٰ ایک دوسرے کو بھی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے احسانِ عظیم پر صد شکر بھی ادا کیا جاتا ہے جس نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس جیسی عظیم المرتبت ہستی سے حصولِ فیض کی

سعادت بخشی اور مرشد کامل اکمل کی صحبت سے مستفید ہونے کا موقع دیا کیونکہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس وہ واحد ہستی ہیں جنہوں نے پہلی مرتبہ اسم اللہ ذات کا فیض بلاتفریق مرد وخواتین میں بے انتہا تقسیم کیا ہے۔

خانقاہ سلطان العاشقین کے قیام سے قبل یومِ ولادت سلطان العاشقین کی تقریب نمازِ مغرب کے بعد منعقد کی جاتی تھی۔ مرد حضرات خانقاہ سروری قادری میں تقریب منعقد کرتے جبکہ خواتین سلطان العاشقین ہاؤس میں اہتمام کرتیں لیکن اب خانقاہ سلطان العاشقین کا قیام عمل میں آنے کے بعد جشنِ یومِ ولادت سلطان العاشقین کی پُرمسرت تقریب خانقاہ سلطان العاشقین میں ہی منعقد کی جاتی ہے جہاں مرد وخواتین ایک ساتھ ہی یومِ ولادت مناتے ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس نمازِ ظہر سے قبل خانقاہ تشریف لاتے ہیں۔ طالبانِ مولیٰ شدت سے آپ مدظلہ الاقدس کی آمد کے منتظر ہوتے ہیں۔ تقریب کو خوبصورت اور بہترین بنانے کے لیے خانقاہ سلطان العاشقین کو روشنیوں اور پھولوں سے مزین کیا جاتا ہے۔ استقبال سے قبل مریدین قطار بنا کر اس راستہ پر کھڑے ہو جاتے ہیں جس طرف سے آپ کی سواری نے آنا ہوتا ہے۔ پھولوں کی برسات اور نعروں کی گونج میں آپ مدظلہ الاقدس کا والہانہ استقبال کیا جاتا ہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی شان میں منقبتوں کے گلدستے پیش کیے جاتے ہیں۔

اس پُرمسرت موقع پر انتظامیہ کی جانب سے ایک دیدہ زیب اور بڑے سائز کا کیک تیار کروایا جاتا ہے، سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اپنے دستِ اقدس سے کیک کاٹتے ہیں۔ اس موقع پر مرد وخواتین سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں مختلف تحائف پیش کرتے ہیں۔ تقریب میں شریک ہونے والے تمام مرد وخواتین کو کیک کھلایا جاتا ہے اور عالیشان لنگر سے ان کی تواضع بھی کی جاتی ہے۔

عیدملن تقریبات

ماہِ رمضان کے روزے رکھنے کے بعد یکم شوال کو عید الفطر منائی جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''روزہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں خود ہوں۔'' یعنی تقویٰ اور قربِ الٰہی کے حصول کے لیے شوق اور محبت سے روزہ رکھنے والے کو عید کے روز اللہ تعالیٰ اپنے دیدار اور قرب سے مشرف فرماتا ہے۔ جبکہ عید الاضحیٰ ایک عظیم قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے۔ طالبانِ مولیٰ کے لیے یہ دونوں عیدیں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی زیارت اور دیدار کے بغیر ادھوری ہوتی ہیں۔ معرفت و دیدارِ الٰہی کا فیض سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے طالبانِ مولیٰ کے لیے عام فرما دیا ہے اس لیے ان کی عید کی خوشیاں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے مل کر ہی مکمل ہوتی ہیں۔ اسی وجہ سے تحریک دعوتِ فقر کے زیرِ اہتمام عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے پُرمسرت موقعوں پر خانقاہ سلطان العاشقین میں عیدملن تقریبات کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں مریدین اور عقیدتمندوں کی کثیر تعداد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ملنے کے لیے حاضر ہوتی ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس مرد حضرات سے معانقہ بھی فرماتے ہیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے گلے ملنے کی چاہت لیے دوسرے شہروں سے بھی مریدین حاضر ہوتے ہیں۔ تمام حاضرین کے لیے عید کے پُرمسرت موقع پر عالیشان لنگر تیار کیا جاتا ہے۔ 2021ء تک یہ تقریبات عید کے دن نمازِ مغرب کے بعد منعقد ہوتی تھیں جس

سے خواتین اور دور دراز سے آنے والوں کو مشکلات پیش آتی تھیں اس لیے 2022ء سے ان تقریبات کو عید کے دوسرے دن نمازِ ظہر کے بعد منعقد کیا جاتا ہے۔

تبلیغی دوروں کے دوران محفلِ میلاد

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ فقیر چل پھر کر فیض تقسیم کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسندِ تلقین وارشاد پر فائز ہوتے ہی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے ملک بھر میں تبلیغی دوروں کا سلسلہ جاری فرمایا۔ آپ طالبانِ مولیٰ کی تلاش میں ملک کے طول وعرض میں مختلف شہروں، قصبوں اور دیہاتوں میں تشریف لے جاتے اور فقر کا فیض حاصل کرنے کی دعوت دیتے۔ ان تبلیغی دوروں کے دوران آپ مدظلہ الاقدس نے لاکھوں لوگوں کو بیعت اور بغیر بیعت کے اسمِ اللہ ذات عطا فرمایا۔ آپ مدظلہ الاقدس کی حیاتِ طیبہ کا ہر لمحہ عشقِ مصطفیٰؐ سے عبارت ہے۔ جب بھی گفتگو فرماتے ہیں تو ایسا ممکن نہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت اور آپؐ کے ورثہ فقر کا تذکرہ نہ فرمائیں۔ آپ مدظلہ الاقدس تبلیغی دوروں کے دوران جس گھر میں بھی تشریف فرما ہوتے وہیں عقیدتمندوں کا جمِ غفیر امڈ آتا اور محفلِ میلاد شروع ہو جاتی۔ بارگاہِ رسالت میں نعت کا نذرانہ پیش کیا جاتا اور اختتام پر لنگر تقسیم کیا جاتا۔ آپ مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں کہ ہماری خواہش ہے کہ ہر روز محفل میلادِ کا اہتمام فرمائیں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باب 14

مرکزِ فقر

مرکز سے مراد کسی بھی شے یا نظام کا وہ نقطہ یا مقام ہے جہاں اس کی تمام قوتیں مرکوز ہوتی ہیں، صلاحیتیں مجتمع ہوتی ہیں اور جہاں سے اس شے یا نظام کے تمام جزو اپنی بقا اور کارکردگی کے لیے قوت و صلاحیت حاصل کرتے ہیں جیسے کہ ہر فلکی نظام کا مرکز اس کا سورج ہے، ہر قوم کا مرکز اس کا لیڈر رہے، ہر خاندان کا مرکز اس کا سربراہ ہے۔ جو شے یا فرد اپنے مرکز سے جدا ہو جاتا ہے اس کی بقا خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ بقول اقبالؒ

قوموں کے لیے موت ہے مرکز سے جدائی ہو صاحبِ مرکز تو خودی کیا ہے، خدائی! (ضربِ کلیم)

فقر جو آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فخر اور ورثہ ہے اور مومنین کے لیے روحانی و باطنی قوتوں کا منبع ہے، بھی ایک مستقل نظام کے تحت ظاہری و باطنی دنیا میں کارفرما ہے اور اس نظام کا بھی ایک مرکز ہے جہاں سے نہ صرف طالبانِ مولیٰ کو راہِ حق طے کرنے کے لیے قوت و فیض جاری کیا جاتا ہے بلکہ ان کے ظاہری و باطنی معاملات طے کیے جاتے اور مسائل حل کیے جاتے ہیں۔ معاملاتِ فقر سے متعلق تمام فیصلے بھی اسی مرکز سے صادر کیے جاتے ہیں اور اللہ کی جماعت کے فروغ کے لیے مختلف نوعیت کے احکامات نافذ کیے جاتے ہیں۔ نہ صرف فقر بلکہ نظامِ تکوین کو بھی اسی مرکز کے تحت چلایا جاتا ہے۔ جب تک اس مرکز سے مہر نہ لگے نہ کوئی شخص ولایت پا سکتا ہے نہ حکومت۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ فقر کا مرکز تمام کائنات کا باطنی مرکز ہے جہاں سے درحقیقت تمام تر احکامات و فیصلے جاری اور نافذ ہوتے ہیں۔ فقر کا یہ مرکز صاحبِ فقر فنا فی اللہ بقا باللہ فقیرِ کامل اور انسانِ کامل جو زمین پر اللہ کا خلیفہ و نائب ہے، کی مبارک ذات ہوتی ہے اور جس جگہ وہ اپنی مجلس قائم کرے (مسجد، خانقاہ یا اس کا مزار) وہ مقام بھی مرکزِ فقر ہوتا ہے یعنی جہاں صاحبِ فقر ہوگا وہی مرکزِ فقر ہوگا اور صاحبِ فقر ہی صاحبِ مرکز ہے جس کے بارے میں اقبالؒ نے فرمایا:

ہو صاحبِ مرکز تو خودی کیا ہے، خدائی!

فقر کا اوّلین، بنیادی اور اکمل ترین مرکز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مبارک ذات ہے جو فقر کے مختارِ کل ہیں۔

مختارِ کل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

فقر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک ذات ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود سرتاپا فقر ہیں۔ حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اپنی تصنیف 'جامع الاسرار' میں فرماتے ہیں:

❖ جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے معراج کی رات حق تعالیٰ کے حضور میں سلطان الفقر سے ملاقات کی اور اس سے بغلگیر ہو کر سر سے پاؤں تک روبرو ہو کر فقر سے لپٹ گئے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وجود فقر میں بدل گیا۔ (جامع الاسرار)

'محک الفقر کلاں' میں آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❖ معراج کی رات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام براق پر سوار ہوئے، جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آگے آگے پاپیادہ دوڑے۔ عرش سے فرش تک دونوں جہان آراستہ کیے گئے اور اٹھارہ ہزار عالم کو پیراستہ کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے لایا گیا۔ جبرائیل علیہ السلام (سدرۃ المنتہیٰ سے) آگے بڑھنے سے رُک گئے۔ اس سارے اہتمام کے باوجود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی نگاہ ذاتِ حق تعالیٰ سے نہ ہٹائی چنانچہ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✦ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (سورۃ النجم۔17)

ترجمہ: بہکی نہیں (آپ کی) نگاہ نہ حد سے بڑھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس تمام اہتمام پر توجہ نہیں دی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سدرۃ المنتہیٰ کے مقام پر پہنچے تو وہاں صورتِ فقر کا مشاہدہ کیا اور مراتبِ سلطان الفقر کی لذّت سے لطف اندوز ہوئے، فقرِ نورِ الٰہی سے باطن کو معمور فرمایا اور قابَ قوسین کے مقام پر اللہ تعالیٰ کے قرب و وصال سے مشرف ہو کر ذاتِ حق تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے۔ پھر اس سے آگے بڑھ کر مقامِ فقر فنا فی اللہ میں داخل ہوئے، ملاقاتِ فقر سے غرق فنا فی اللہ مع اللہ ذات ہو کر رفیقِ فقر ہوئے اور محبت، معرفت، عشق، شوق، ذوق، علم، حلم، جود و کرم اور خُلق سے متخلّق ہوئے جیسا کہ فرمایا گیا ہے:

❁ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہ

ترجمہ: اخلاقِ الٰہیہ سے متخلق ہو جاؤ۔

اس طرح کمالِ فقر پر پہنچ کر جب سارا دریائے توحید آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود میں جمع ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی زبانِ دُرّ فشاں سے اِس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

❁ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ الْفَقْرُ مِنِّیْ

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔ (محک الفقر کلاں)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مزید فرمایا:

❁ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ فَاَفْتَخِرُ عَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے اور فقر ہی کی بدولت مجھے تمام انبیا و مرسلین پر فضیلت حاصل ہے۔

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

✤ جان لے کہ تمام پیغمبروں نے مرتبہ فقر پر پہنچنے کی التجا کی لیکن نہ پا سکے۔ وہ تمام فقر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عطا ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے خود اپنی اُمت کے سپرد فرمایا۔ یہ فقرِ محمدی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فخر ہے۔ فقر فیض ہے۔ (امیر الکونین)

اقبالؒ فرماتے ہیں:

✤ فقر ذوق و شوق و تسلیم و رضاست ما امینیم ایں متاعِ مصطفیٰؐ است

ترجمہ: فقر ذوق و شوق اور تسلیم و رضا کی کیفیت کا نام ہے۔ یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی متاع ہے اور ہم اس کے امانت دار ہیں۔

پس فقر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی متاع ہے اور جس کو بھی اس متاع کے لیے منتخب کیا جاتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم و اجازت سے کیا جاتا ہے۔ تمام معاملاتِ فقر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حکم قطعی و آخری ہے۔

آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب مدینہ منورہ میں ظاہری طور پر موجود تھے تو صاحبِ فقر کی وہاں موجودگی کے باعث مدینہ اور خصوصاً مسجدِ نبویؐ فقر کا مرکز رہی۔ جنگوں کی تیاریاں، دینی و دنیاوی معاملات کا حل، طالبانِ مولیٰ کا تزکیہ نفس غرض ہر کام اسی مرکز سے ہوتا تھا۔ وہیں ظاہری و باطنی مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لگتی۔ یاد رہے کہ مرکز صرف ایک ہی نقطہ اور ایک مقام ہوتا ہے اور مرکزِ فقر صرف اور صرف وہ مقام ہوتا ہے جہاں صاحبِ فقر موجود ہو۔ اس بات کا ثبوت مسجدِ ضرار کا واقعہ ہے جو منافقوں نے مسلمانوں کو ان کے مرکز مسجدِ نبویؐ سے دور کرنے کے لیے بنائی۔ اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کی تعمیر کو سخت ناپسند فرمایا حالانکہ وہاں بھی ظاہری طور پر اذان دی جاتی اور نماز پڑھی جاتی۔ اللہ فرماتا ہے:

✦ اور (منافقین میں سے وہ بھی ہیں) جنہوں نے ایک مسجد تیار کی ہے (مسلمانوں کو) نقصان پہنچانے اور کفر (کو تقویت دینے) اور اہلِ ایمان کے درمیان تفرقہ پیدا کرنے اور اس شخص کی گھات کی جگہ بنانے کی غرض سے جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے پہلے ہی جنگ کر رہا ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے (اس مسجد کے بنانے میں) سوائے بھلائی کے کوئی اور ارادہ نہیں کیا اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔ (سورۃ التوبہ۔ 107)

لہٰذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مسجد کو جلانے کا حکم دے دیا۔ پس یہ ثبوت ہے کہ جہاں صاحبِ فقر انسانِ کامل مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ موجود نہ ہو وہ مقام خواہ ظاہری طور پر کتنا ہی پاکیزہ اور اہم دکھایا جائے، فقر کا مرکز ہرگز نہیں ہو سکتا۔

فقر کا اصل منبع تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک ذات ہی ہے لیکن ان کے تحت اختیارات، مناصب و مراتب کا ایک نظام ہے اور ہر زمانے

کے لیے فقر کا ایک خاص مرکز اس ہستی کو مقرر کیا جاتا ہے جس میں حقیقتِ محمدیہ کامل ترین صورت میں ظاہر ہو اور جس نے راہِ فقر میں بے نظیر انقلابی اقدامات کیے ہوں۔ اس ضمن میں اہلِ بیتؓ اطہار سب سے سربلند اور منفرد ہیں۔

اہلِ بیت رضی اللہ عنہم

سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نورِ نظر اور جسم و قلب کا ٹکڑا حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا فقر کی پہلی سلطان ہیں۔ حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ 'سلطان الفقر' ہستیوں کے متعلق فرماتے ہیں:

❖ وہ (ارواح) حریمِ کبریا میں ہمیشہ وصال کا ایسا سمندر بن کر رہیں جسے کوئی زوال نہیں۔ کبھی نوری جسم کے ساتھ تقدیس و تنزیہہ میں کوشاں رہیں اور کبھی قطرہ سمندر میں اور کبھی سمندر قطرہ میں، اور اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه کے فیض کی چادر ان پر ہے۔ پس انہیں ابدی زندگی حاصل ہے اور وہ اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلٰی رَبِّهٖ وَلَا اِلٰی غَیْرِهٖ کی جاودانی عزت کے تاج سے معزز و مکرم ہیں۔ انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش اور قیامِ قیامت کی کچھ خبر نہیں۔ ان کا قدم تمام اولیا اللہ، غوث و قطب کے سر پر ہے۔ اگر انہیں خدا کہا جائے تو بجا ہے اور اگر بندۂ خدا سمجھا جائے تو بھی روا ہے۔ اس راز کو جس نے جانا اس نے پہچانا۔ اُن کا مقام حریمِ ذاتِ کبریا ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سوائے اللہ تعالیٰ کے کچھ نہ مانگا، حقیر دنیا اور آخرت کی نعمتوں، حور و قصور اور بہشت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا اور جس ایک تجلّی سے حضرت موسیٰ علیہ السلام سراسیمہ ہو گئے اور کوہِ طور پھٹ گیا تھا، ہر لمحہ ہر پل جذباتِ انوارِ ذات کی ویسی تجلّیات ستر ہزار باران پر وارِد ہوتی ہیں لیکن وہ نہ دم مارتے ہیں اور نہ آہیں بھرتے ہیں بلکہ مزید تجلیات کا تقاضا کرتے رہتے ہیں۔ وہ سلطان الفقر (فقر کے بادشاہ) اور دونوں جہانوں کے سردار ہیں۔ (رسالہ روحی شریف)

حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ سلطان الفقر اوّل حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شانِ فقر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

❖ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا فقر کی پلی ہوئی تھیں اور انہیں فقر حاصل تھا۔ جو شخص فقر تک پہنچتا ہے ان ہی کے وسیلہ سے پہنچتا ہے۔ (جامع الاسرار)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اس مقام و مرتبے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ یکتا اور متحد ہیں جیسا کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❊ اللہ تعالیٰ سے وصل اور وصال کے دو طریقے اور راستے ہیں۔ ایک نبوت کا طریقہ اور راستہ ہے، اس طریق سے اصلی طور پر واصل اور موصل محض انبیا علیہم السلام ہیں اور یہ سلسلہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی پر ختم ہوا۔ دوسرا طریقہ ولایت کا ہے، اس طریق والے واسطے (وسیلہ) کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے واصل اور موصل ہوتے ہیں۔ یہ گروہ اقطاب، اوتاد، ابدال، نجبا وغیرہ اور عام اولیا پر مشتمل

ہے اور اس طریقے کا راستہ اور وسیلہ حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ کی ذاتِ گرامی ہے اور یہ منصبِ عالی آپ رضی اللہ عنہٗ کی ذاتِ گرامی سے متعلق ہے۔ اس مقام میں خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قدم مبارک حضرت امیر کرم اللہ وجہہ کے سر پر ہے اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اس مقام پر سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ شامل اور مشترک ہیں۔ (مکتوباتِ امام ربانی، مکتوب 123 بنام نور محمد تہاری)

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اس حقیقت کو یوں بیان فرماتے ہیں:

- حضرت علی کرم اللہ وجہہ شاہِ مرداں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فقر حاصل کیا ہے۔ (عین الفقر۔ محک الفقر کلاں)
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فقر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو عطا فرمایا۔ (جامع الاسرار)
- فقرا کے پیر حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔ (جامع الاسرار)

حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کے متعلق حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

- اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ (فقر) میں کمال امامین پاک حضرت امام حسن رضی اللہ عنہٗ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہٗ کو نصیب ہوا جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ (محک الفقر کلاں)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اگر فقر ہیں تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ بابِ فقر ہیں۔ تمام سلاسلِ طریقت آپ رضی اللہ عنہٗ کے توسط سے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہٗ امام المتقین اور امام الفقرا ہیں۔ آپ کرم اللہ وجہہ کے چار خلفا تھے؛ امام حسن رضی اللہ عنہٗ، امام حسین رضی اللہ عنہٗ، امام حسن بصری رضی اللہ عنہٗ اور امام کمیل رضی اللہ عنہٗ۔

امام حسن بصری رضی اللہ عنہٗ

اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کے بعد حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہٗ مرکزِ فقر ہوئے کیونکہ آپؒ سلطان الفقر دوم ہیں اور آپؒ نے ہی تمام سلاسلِ تصوف کی بنیاد رکھی۔

امام حسن بصری رضی اللہ عنہٗ اکابر تابعین میں سے ہیں۔ آپؒ کی پیدائش حضرت عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت میں 21ھ میں ہوئی۔ سن بلوغت کو پہنچ کر آپؒ حضرت علیؓ سے بیعت ہوئے اور ان سے خرقہ خلافت پایا۔ سیر الاقطاب اور سیر الاولیا میں درج ہے:

- شاہِ ولایت امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت حسن بصریؒ کو وہ خرقۂ خاص مع کلاہِ چہار ترکی عنایت فرمایا جو انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عطا ہوا تھا اور ساتھ ہی اپنی نگاہِ فقر سے ظاہری و باطنی علومِ اسرارِ الٰہیہ عطا کر کے خلافتِ کبریٰ سے نوازا اور ذکر کلمہ طیب بطریق نفی اثبات جیسا کہ حضرت علیؓ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حاصل ہوا تھا، وہ آپؒ کو سکھایا اور آپؒ کے ذریعہ سے وہ طریقہ

تمام دنیا میں رائج ہوا۔ (سیر الاقطاب، سیر الاولیا)

حضرت علی رضی اللہ عنہٗ کے خلافت سنبھالتے ہی ایک طرف خارجی ان کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے تو دوسری طرف بنوامیہ نے ان کے خلاف طوفان کھڑا کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہٗ کی فراست یہ دیکھ رہی تھی کہ مستقبل میں ان کا نام لینے والے اور ان کے کام کو آگے بڑھانے والے ہر شخص کو چن چن کر ختم کر دیا جائے گا۔ لیکن حضرت امام حسن بصریؒ کو اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم مقصد کی تکمیل کے لیے منتخب کر رکھا تھا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وراثتِ فقر و معرفت کو امت تک منتقل کرنے کے لیے سلاسلِ طریقت کا وسیع نظام تشکیل دینا۔ لہٰذا جب حضرت علی رضی اللہ عنہٗ 37ھ میں کوفہ منتقل ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہٗ نے حضرت امام حسن بصریؒ کو بصرہ منتقل ہونے کا حکم فرمایا۔ حضرت امام حسن بصریؒ اس وقت صرف سولہ سال کے تھے لیکن اپنی بے انتہا ذہانت کی بدولت حضرت علی رضی اللہ عنہٗ سے تمام علومِ معرفت و طریقت حاصل کر چکے تھے۔ بصرہ منتقل ہونے کے بعد آپؒ نے انتہائی رازداری سے اپنا کام کیا۔ آپؒ نے خاص حکمت کے تحت کبھی حضرت علی رضی اللہ عنہٗ کا نام نہ لیا حتیٰ کہ جو حدیث آپ کرم اللہ وجہہ سے سنی ہوتی اسے بلاواسطہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت فرماتے اور حضرت علیؓ کا نام نہ لیتے۔

بصرہ میں آپؒ نے خود کو ایک مذہبی عالم کے طور پر ظاہر کیا نہ کہ شیخِ طریقت اور اس خاطر آپؒ نے مریدین سے بیعت لینے کا طریقہ بھی بدل دیا یعنی آپؒ سے قبل خلفائے راشدین کا جو مروجہ طریقہ بیعت تھا اس کی بجائے آپؒ جسے اپنے حلقہ ارادت میں شامل کرتے اسے خرقہ عطا فرماتے جو کبھی جبہ کی صورت میں ہوتا کبھی عمامہ تو کبھی کوئی اور شے۔ یہ اس لیے کہ اہلِ اقتدار اس کو بیعتِ خلافت سمجھ کر اپنے اقتدار کے لیے خطرہ سمجھتے ہوئے کوئی فتنہ نہ کھڑا کر دیں۔ اسی طرح رازداری سے آپؒ نے ان تمام سلاسلِ طریقت و تصوف کا نظام قائم کیا جو آج ساری دنیا میں وصال و معرفتِ الٰہی کے لیے رائج ہے۔ آپؒ کے بہت سے خلفا ہوئے جن میں سے دو، حضرت حبیب عجمیؒ اور حضرت عبدالواحد بن زیدؒ زیادہ مشہور ہیں اور حضرت حبیب عجمیؒ سے نو (9) اور حضرت عبدالواحد بن زیدؒ سے پانچ (5) سلاسلِ طریقت جاری ہوئے۔ ان سلاسل کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) سلسلہ زیدیہ (۲) سلسلہ عیاضیہ (۳) سلسلہ ادھمیہ (۴) سلسلہ ہبیریہ (۵) سلسلہ چشتیہ (۶) سلسلہ عجمیہ (۷) سلسلہ طیفوریہ (۸) سلسلہ کرخیہ (۹) سلسلہ سقطیہ (۱۰) سلسلہ جنیدیہ (۱۱) سلسلہ گازرونیہ (۱۲) سلسلہ طوسیہ (۱۳) سلسلہ سہروردیہ (۱۴) سلسلہ فردوسیہ

آج بھی تمام سلاسلِ طریقت اپنا سلسلہ حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہٗ کے واسطہ اور وسیلہ سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جوڑتے ہیں سوائے سلسلہ نقشبندیہ کے جو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہٗ کے ذریعے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ سے جا ملتا ہے۔ لہٰذا حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہٗ نہ صرف تمام سلاسلِ طریقت کو قائم کرنے والے ہیں بلکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک پہنچنے والا دروازہ بھی ہیں۔ اسلامی تاریخ کے سب سے پُرفتن دور میں فقر کی ایسی گراں قدر خدمت کرنے اور فقرِ نبویؐ کو امتِ محمدیہ تک پہنچانے والی کڑی ہونے کی بنا پر حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہٗ فقر کا مرکز بنے۔

سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

❁ غوث الاعظمؓ درمیان اولیا چوں محمدؐ درمیان انبیا

سلطان الفقر سوم، شہنشاہِ فقر، سلطان الاولیا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کا تا قیامت مرکزِ فقر ہونا اظہر من الشمس ہے۔ آپ رضی اللہ عنہٗ مادرزاد ولی اللہ اور وارثِ فقر ہیں۔ حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ شبِ معراج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم براق پر سوار ہو کر روانہ ہوئے تو جبرائیل علیہ السلام بطور جلودار آپ کے آگے آگے پاپیادہ چلے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کونین کی شش جہات سے نکل کر عرش سے بھی اوپر لامکان میں قربِ حق تعالیٰ کے اعلیٰ ترین مقامِ فنا فی اللہ ذات ''قابَ قوسین'' پر پہنچے تو آپ نے اللہ کے حضور انتہائی حسین و جمیل نور الہدیٰ صورتِ فقر کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوچھا ''اے اللہ! یہ حسین صورتِ فقر کس کی ہے جسے بارگاہِ الٰہی میں معشوق کا مرتبہ حاصل ہے؟'' فرمایا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! آپ کے لیے خوش خبری ہے کہ یہ حسین صورتِ فقر محی الدین شاہ عبدالقادر جیلانی کی ہے جو آپ کی اور علی المرتضیٰ کی حسنی و حسینی اولاد ہیں۔ فقرا کا خطاب ''فقیر'' انہی کے فقر کی وجہ سے ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ الْفَقْرُ مِنِّیْ فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے، کیونکہ شاہ محی الدین میرے فقر سے ہیں اور مجھے ان پر فخر ہے۔'' (نور الہدیٰ کلاں)

طویل مجاہدات اور ریاضت کے بعد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ سلسلہ جنیدیہ میں حضرت ابوسعید مبارک مخزومی رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے۔ شیخ ابوسعید مبارک مخزومی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ رضی اللہ عنہٗ کو خرقہ ولایت پہنایا اور فرمایا ''اے عبدالقادر (رضی اللہ عنہٗ) یہ خرقہ جناب سرورِ کائنات رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو عطا فرمایا۔ انہوں نے خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہٗ کو عطا فرمایا اور ان سے دست بدست مجھ تک پہنچا۔'' (شمس الفقرا)

حضرت امام حسن بصریؒ اور سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے زمانہ کے درمیان تقریباً ساڑھے چار سو سال کا عرصہ ہے۔ اس دوران حضرت امام حسن بصریؒ کا قائم کردہ سلاسلِ تصوف کا نظام کافی حد تک کمزور پڑ چکا تھا اور تقریباً ہر سلسلہ میں بدعات شامل ہو چکی تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بہت سے نئے گمراہ کن سلاسل بھی رائج ہو چکے تھے جو سب کے سب بدعتی تھے۔ آپؒ نے اپنی کتاب سرّ الاسرار میں ان سلاسل کا ذکر بڑی تفصیل کے ساتھ کیا ہے۔ اس پُرفتن دور میں اللہ تعالیٰ نے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو امام الاولیا بنا کر بھیجا جنہوں نے ان تمام گمراہ سلاسل اور مسالک کا خاتمہ کیا اور یوں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے چلے آ رہے تمام سلاسل آپؒ کی ذات مبارک میں جمع ہو گئے۔ آپؒ نے بحکمِ خدا اعلان فرمایا:

❁ قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ

ترجمہ: میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔

آپ ؓ سے چار سلاسل جاری ہوئے: قادری، چشتی، سہروردی اور نقشبندی۔ سلسلہ قادریہ آپ ؓ کا اپنا سلسلہ ہے جبکہ حضرت معین الدین چشتی ؒ اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی ؒ عین حیات میں غوث الاعظمؓ پیرانِ پیر کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور فیض حاصل کر کے بالترتیب اپنے اپنے سلاسل یعنی سلسلہ چشتی اور سلسلہ سہروردی کی نئے سرے سے بنیاد رکھی۔ یہی وجہ ہے کہ آج انہیں ہی اپنے اپنے سلسلہ کا بانی کہا جاتا ہے۔ سلسلہ نقشبندی کا آغاز یوں تو حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے ہوتا ہے لیکن جنہوں نے اس سلسلہ کو عروج بخشا وہ حضرت بہاؤالدین نقشبند ہیں۔ حضرت بہاؤالدین نقشبند سیّدنا غوث الاعظم ؓ کے وصال کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد پیدا ہوئے۔ حضرت بہاؤالدین نقشبند ؒ نے حضرت سیّد امیر کلال ؓ سے اسمِ ذات کا سبق حاصل کیا۔ آپ ؒ لگاتار سولہ سال اسمِ اللہ ذات قلب پر نقش کرتے رہے مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ ایک روز اس کوشش میں اتنے وارفتہ ہوئے کہ جنگل کی طرف نکل گئے، وہاں حضرت خضر ؑ سے ملاقات ہوگئی۔ حضرت خضر ؑ نے پوچھا ''اے بہاؤالدین! کیا کر رہے ہو۔'' جواب دیا ''قلب روشن نہیں ہو رہا اس لیے بے حد پریشان ہوں۔'' انہوں نے کہا ''تصورِ اسم ذات کیا کرو۔'' عرض کی ''سولہ سال سے اسی کوشش میں ہوں مگر کامیابی نہیں ہو رہی۔'' حضرت خضر ؑ نے فرمایا ''جاؤ جا کر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ؓ کے مزار پر عرض کرو، کام بن جائے گا۔'' چنانچہ حضرت بہاؤالدین نقشبند ؒ نے مزارِ غوث الاعظم ؓ پر حاضر ہو کر التجا کی:

❖ یا دستگیرِ عالم دستم مرا بگیر دستم چناں بگیر کہ گویندت دستگیر

ترجمہ: اے جہان بھر کی دستگیری کرنے والے! میری بھی دستگیری فرمائیں۔ اس شان سے دستگیری فرمائیں جس کی بنا پر آپؓ کو دستگیر کہا جاتا ہے۔

اس پر سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی ؓ نے اپنا دایاں ہاتھ اسمِ اللہ ذات کی شکل میں مزار مبارک سے نکال کر فرمایا:

❖ اے نقشبندِ عالم! نقشم را بہ بند نقشم چناں بہ بند کہ گویندت نقشبند

ترجمہ: اے نقشبندِ عالم! میرے والا نقش (اسمِ ذات) جما اور ایسا جما کہ رہتی دنیا تک لوگ تجھے نقشبند کے نام سے یاد کریں۔

اس کے ساتھ ہی حضرت بہاؤالدین نقشبند ؒ کے دل پر اسمِ ذات نقش ہو گیا اور آپ ؒ پکار اٹھے:

❖ بادشاہ ہر دو عالم، شاہ عبدالقادرؓ است سرورِ اولاد عالم، شاہ عبدالقادرؓ است

بر زمین و آسمان، جن و بشر ہم قدسیان ساختہ وردِ زبان ہم، شاہ عبدالقادرؓ است

ترجمہ: دو جہانوں، اولادِ آدم، زمین و آسمان کے تمام انسانوں، جنوں، فرشتوں اور تمام مخلوق کے بادشاہ و راہنما حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؓ ہیں اور ہر ایک کی زبان پر آپؓ کا ہی ذکر ہے۔ (مکتوبات علامہ فقیر اللہ شکارپوری۔ مکتوب 49 صفحہ 209)

اس فیض کے حصول کے بعد حضرت بہاؤالدین نقشبندؒ نے بھی ازسرِ نو اپنے سلسلہ کو منظم کیا اور یہ سلسلہ آپ کے لقب سے ہی نقشبندیہ مشہور ہو گیا اور آج آپؒ کو ہی اس کا بانی سمجھا جاتا ہے۔

لہٰذا حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کو بھی فیض سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے ملا بلکہ قیامت تک فیض تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی ملے گا لیکن ملے گا سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے توسط سے۔ یہ حقیقت ہے کہ جب تک سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی منظوری حاصل نہ ہو تب تک کوئی ولی نہیں بن سکتا اور نہ ہی کوئی تلقین وارشاد کی مسند پر فائز ہوسکتا ہے۔

سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا فیضِ روحانی لامحدود ہے۔ اس کے بارے میں آپ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

✤ اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَ شَمْسُنَا اَبَدًا عَلٰی فَلَکِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

ترجمہ: پہلوں کے آفتاب ڈوب گئے لیکن ہمارا آفتاب بلندیوں کے آسمان پر ہمیشہ رہے گا اور کبھی غروب نہ ہوگا۔

آفتاب سے مراد فیضانِ ہدایت وارشاد ہے اور غروب ہونے سے مراد اس فیض کا بند ہونا ہے جو کبھی نہ ہوگا۔

بعد میں آنے والوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے اس دعویٰ کی تصدیق کی ہے اور وفات کے بعد بھی آپ رضی اللہ عنہ کی روحانی قوت کے تصرف اور اثر کا اقرار کیا ہے۔ یہاں ہم صرف دو حوالوں پر اکتفا کرتے ہیں جو شہرۂ آفاق محدّث ومفکر حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی کتب سے لیے گئے ہیں۔

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ''ہمعات'' میں جو ایک لحاظ سے تصوف کی تاریخ ہے، یوں بیان فرمایا ہے:

✣ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد اولیا کرام اور اصحابِ طریقت کا سلسلہ چلتا ہے۔ ان میں سے سب سے زیادہ قوی الاثر بزرگ جنہوں نے راہِ جذب کو باحسنِ وجوہ طے کر کے نسبتِ اویسی کی اصل کی طرف رجوع کیا اور اس میں نہایت کامیابی سے قدم رکھا، وہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی ہے۔ اسی بنا پر آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق کہا گیا ہے کہ موصوف اپنی قبر میں زندوں کی طرح تصرف کرتے ہیں۔ (ہمعات)

اسی طرح ''تفہیمات'' میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اپنا کشف اس طرح بیان کرتے ہیں:

✿ اِنَّ الشَّیْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ لَہٗ شُعْبَۃٌ مِنْ سَرَیَانٍ فِی الْعَالَمِ وَ ذَالِکَ اِنَّہٗ لَمَّا مَاتَ صَارَ کَھَیْئَۃِ الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَانْطَبَعَ فِیْہِ الْوُجُوْدُ السَّارِیْ فِی الْعَالَمِ کُلِّہٖ

ترجمہ: حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد جہان کو فیض پہنچانے کا شعبہ ہے۔ اسی لیے جب ان کا وصال ہوا تو ان کی روح ملا الاعلیٰ کی صورت اختیار کر گئی اور ان کا وجود تمام جہاں کے لیے فیض رساں بن گیا۔ (تفہیمات)

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

✤ جس نے بھی غوثیت وقطبیت، درویشی وفقیری واولیائی اور ولایت وہدایت کی دولت ونعمت وسعادت پائی سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ سے پائی کیونکہ دونوں جہان کی چابی آپ رضی اللہ عنہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ جو آپ رضی اللہ عنہ کا منکر ہوا وہ دونوں جہان میں مردود ہو کر ابلیس خبیث کی طرح پریشان ہوا۔ ہر مومن بندۂ خدا جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اُمتی ہے یا اُمتی تھا یا غوث وقطب ولی اللہ ہے سیّدنا غوث الاعظمؓ کا مرید ہے۔ اُن میں سے کوئی بھی سیّدنا غوث الاعظمؓ کی مریدی سے باہر نہیں۔ جو اُن کی مریدی سے انحراف کرتا ہے وہ معرفتِ مولیٰ تک ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔ اُس کے مراتب سلب ہو جاتے ہیں کیونکہ آپؓ کا خطاب ہی غوث الثقلین وغوث الجن والانس والملائکہ ہے۔ عقلمند کے لیے تو یہ اشارات و

بشارت ہی کافی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا قدم مبارک آپؓ کی گردن پر رکھا اور تمام ارواحِ فقرائے فنافی اللہ کی گردن پر حضرت محی الدین شاہ عبدالقادر جیلانیؓ سیف اللہ بقاباللہ غوث الجن والانس والملائکہ کا قدم مبارک ہے۔ (محک الفقر کلاں)

❖ جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ختم الانبیا ہیں اُسی طرح حضرت پیر دستگیر زندہ جان ونورِ دین وصاحبِ حق الیقین عارف باللہ شاہ محی الدین ؓ ختم الاولیا وختم الفقرا وختم المعرفت وختم الولایت وختم الہدایت وختم العنایت ہیں۔ آپؓ فائضِ برکات بقاباللہ، غرقِ ذات، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وزیر اور صاحبِ حضور ہیں۔ آپ ؓ کلیدِ دو جہان ہیں اور ظاہر باطن میں دونوں جہان پر تصرف رکھتے ہیں۔ (محک الفقر کلاں)

سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ دینِ حنیف کو زندہ کرنے والے محی الدین ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہٗ کے تصرفات و اختیارات بے حد و بے حساب اور زمان ومکان کی قید سے آزاد ہیں۔ فقر کے تمام خزانوں کی کنجیاں بحکم واجازت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام واہلِ بیتؓ سیّدنا غوث الاعظمؓ کے پاس ہیں۔ آپؓ کی رضا وعطا کے بغیر کوئی فقر کی خوشبو تک کو نہیں پا سکتا اور آپؓ کا یہ مقام ومرتبہ بعینہٖ تا قیامت قائم و دائم ہے۔ کوئی بھی آپؓ کے اس مقام میں آپؓ کی گردِ پا کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ سے جن سلاسلِ طریقت کا از سرِ نو آغاز ہوا ان میں سلسلہ قادری آپؓ کا اپنا سلسلہ ہے۔ اس لحاظ سے اسے دیگر سلاسل پر اسی طرح برتری حاصل ہے جس طرح آپؓ کو دیگر اولیا پر۔ مزید برآں آپؓ کے خزانہ فقر کی نعمت بھی صرف اسی سلسلہ میں موجود ہے۔ حضرت سخی سلطان باھُوؒ سلسلہ قادری کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

❖ جان لے کہ طریقہ قادری بادشاہ ہے اور دیگر تمام طریقے اس کی رعیت ہیں یا مثل فرمانبردار اس کے حکم کے تحت ہیں۔ طریقت اور سلوک کی ہر راہ کی پیشوا ریاضت ہے لیکن کامل قادری راہ میں روزِ اوّل ہی دیدار وحضوریٔ انوار اور قربِ الٰہی کا شرف ہے۔ (نور الہدیٰ کلاں)

❖ قادری سلسلہ آفتاب کی مانند ہے اور دیگر تمام سلاسل اس کے مقابل چراغ کی مثل ہیں۔ (نور الہدیٰ کلاں)

❖ ہر خانوادہ (سلسلہ) کی انتہا قادری طریق کی ابتدا سے لگا نہیں کھا سکتی خواہ تمام عمر ریاضت میں سرگرداں رہے۔ قادری کی ابتدا الامکان اور فنافی اللہ ہونا ہے اور قادری کی انتہا لاھوت اور بقاباللہ ہونا ہے۔ جو شخص فنافی اللہ اور بقاباللہ کے مراتب پر نہیں پہنچا اُسے نہ ابتدا حاصل ہے نہ انتہا، بلکہ وہ نفس کے تابع اور حرص وہوا میں مبتلا ہے۔ سالہا سال کی ریاضت سے مشاہدۂ وصال میں ایک دم کے لیے مستغرق رہنا بہتر ہے۔ (توفیق الہدایت)

اس سلسلہ کو بقائے دوام عطا کرنے کے لیے جس ہستی کو ازل سے منتخب کیا جا چکا ہے وہ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؓ کا سلسلہ فقر سلطان الفقر پنجم سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کو منتقل کرنے کے لیے سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کی اولاد پاک میں سے سیّد عبدالرحمٰن جیلانیؒ بغداد سے ہندوستان تشریف لائے۔ سیّد عبدالرحمٰن جیلانیؒ 1024ھ (1615ء) میں شام کے شہر حماہ میں پیدا ہوئے اور 35 سال کی عمر میں حماہ سے بغداد تشریف لائے اور اپنے جدِامجد سیّدنا غوث الاعظمؓ کے مزار شریف پر معتکف ہو گئے۔ تین سال معتکف رہنے کے بعد سیّدنا غوث الاعظمؓ کی طرف سے باطنی حکم ملا کہ ہندوستان چلے جاؤ۔ سیّد عبدالرحمٰن جیلانی 1062ھ (1652ء) میں ہندوستان تشریف لائے۔ حضرت سخی سلطان باھُوؒ نے 1078ھ (1688ء) میں آپؒ کے دستِ اقدس پر بیعت کی اور صرف ایک ہی ملاقات میں اپنا ازلی نصیبہ اسم اللہ ذات کی صورت میں حاصل کر لیا۔

امانتِ فقر کی منتقلی کے بعد حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے سیّدنا غوث الاعظمؓ کے سلسلہ قادری کو منظّم کیا اور اسے ہندوستان میں عروج عطا فرمایا۔ آپؒ سلسلہ قادری کی دو شاخوں کا ذکر فرماتے ہیں: سروری قادری اور زاہدی قادری۔ آپؒ سروری قادری کو ہی اصل اور کامل قادری تسلیم کرتے ہیں۔ آپؒ فرماتے ہیں:

- زمان اور لامکان پر قدرت رکھنے والا طریقہ قادری ہے۔ سلسلہ قادری دو قسم کا ہے۔ ایک زاہدی قادری اور دوسرا سروری قادری۔ سروری قادری کیا ہے اور زاہدی قادری کسے کہتے ہیں؟ سروری قادری سلسلہ وہ ہے جس کے ذریعے یہ فقیر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف ہوا، انہوں نے اس فقیر کو اپنے دستِ اقدس پر بیعت فرمایا اور مسکرا کر فرمایا کہ خلقِ خدا کی رہنمائی میں ہمت کرو۔ تلقین کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس فقیر کو حضرت پیر دستگیر شاہ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کے سپرد فرما دیا۔ حضرت پیر دستگیر شاہ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ نے بھی سرفراز فرما کر (مخلوقِ خدا کو) تلقین کرنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد ان کی نگاہِ کرم سے میں نے جس طالبِ مولیٰ کو بھی ظاہر و باطن میں برزخِ اسم اللہ ذات اور اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی راہ دکھائی اسے ذکر اور مشقت میں ڈالے بغیر مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں پہنچا دیا۔ پھر ان طالبانِ مولیٰ نے جدھر بھی دیکھا انہیں اسمِ اللہ ذات ہی نظر آیا اور ان کے سامنے کوئی حجاب اور پردہ باقی نہ رہا۔ سروری قادری راہِ فیض ہے اور کم حوصلہ نہیں ہے۔ بعض لوگوں (دیگر سلاسل کے ناقص مرشدوں) نے طالبانِ مولیٰ کو اسمِ اللہ کے اثرات کی تپش سے مار ڈالا، بعض اسمِ اللہ ذات کا بار برداشت نہ کر سکے اور عاجز ہو گئے اور بعض مردود اور مرتد ہو گئے۔ (عین الفقر)

- سروری قادری اُسے کہتے ہیں جو نر شیر پر سواری کرتا ہے اور غوث و قطب اُس کے زیرِ بار رہتے ہیں۔ سروری قادری طالبوں اور مریدوں کو اللہ تعالیٰ کے کرم سے پہلے ہی روز یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے کہ ماہ سے ماہی تک ہر چیز اُن کی نگاہ میں آ جاتی ہے۔ سروری قادری کی اصل حقیقت یہ ہے کہ سروری قادری فقیر ہر طریقے کے طالب کو عامل کامل مکمل مرتبے پر پہنچا سکتا ہے کیونکہ دیگر ہر طریقے کے عامل کامل

درویش سروری قادری فقیر کے نزدیک ناقص و ناتمام ہوتے ہیں کہ دوسرے ہر طریقے کی انتہا سروری قادری کی ابتدا کو بھی نہیں پہنچ سکتی خواہ کوئی عمر بھر محنت و ریاضت کے پتھر سے سر پھوڑتا پھرے۔ اس طریقہ کے عاشق و طالب دنیا سے تارک فارغ ہوتے ہیں کہ عارف واصل ہونا سروری قادری طریقے کا ابتدائی مرتبہ ہے۔ سروری قادری طریقے کے طالبوں اور مریدوں میں غوث وقطب اور ابدال واوتاد قیامت تک کم نہ ہوں گے کیونکہ اس طریقہ میں ابتدا وانتہا ایک ہی ہے یعنی تصورِ اسمِ اللہ ذات کی تاثیر طالب کو ذکر فکر میں مبتلا کیے بغیر تمام مراتب تک پہنچا دیتی ہے۔ اس طریقہ کو شریعت سے پائیداری اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم وتلقین سے افتخار حاصل ہے۔ یاد رہے کہ حضرت پیر دستگیر مادرزاد ولی اللہ، فقیر فنافی اللہ، وزیر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور عارف باللہ معشوقِ اللہ ہیں۔ انہیں بارگاہِ ربّ الارباب سے پیر دستگیر محی الدین، بقاباللہ قطب، فردانیت میں غوث اور وحدانیت میں غوث الاعظم کا خطاب اس لیے دیا گیا کہ آپؒ کے سروری قادری طالبوں اور مریدوں کو پہلے ہی روز اسمِ اعظم (اسم اللہ ذات) عطا کر دیا جاتا ہے اور انہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی حضوری بخش کر غالب الاولیا حبیب بنا دیا جاتا ہے۔ اس طریقہ سے فیض یاب ہونے والے باطن صفا اہلِ تصدیق طالب مرید ہر وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں حاضر رہتے ہیں۔ (محک الفقر کلاں)

❖ دنیا میں ایسے سروری قادری لایحتاج فقیر بہت ہی کم پائے جاتے ہیں جو دنیا وعقبیٰ سے بے نیاز صاحبِ ہدایت وصاحبِ رازِ عنایت ہوتے ہیں، ایک ہی دم میں دونوں جہان طے کر کے صاحبِ جود وکرم ہو جاتے ہیں اور کشف وکرامات کو باعثِ ننگ سمجھ کر اُن سے مطلق شرم و حیا کرتے ہیں کہ سروری قادری فقیر کی نظر وحدانیت الٰہ پر ہوتی ہے، سروری قادری فقیر ایسا بادشاہ ہے جو معرفتِ الٰہی کے اسرار سے ہر وقت آگاہ رہتا ہے۔ (محک الفقر کلاں)

حضرت سخی سلطان باھُوؒ سروری قادری فقیر ہیں۔ آپؒ نے سلسلہ سروری قادری کو، جو فقر کا واحد سلسلہ ہے، منظّم کرنے کے ساتھ ساتھ آنے والے دور کے طالبانِ مولیٰ کی آسانی کے لیے دنیائے فقر وتصوف میں انقلابی اقدامات اُٹھائے۔ وہ آپؒ کی ہی باکمال ذات ہے جس نے ذکر و تصور کے لیے سونے کے اسمِ اللہ ذات اور اسم محمدؐ کی ترتیب بیان کی جس کے ذریعے طالبانِ مولیٰ دیدارِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری پا سکتے ہیں۔ تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کے لیے مشق مرقومِ وجودیہ کا طریقہ بتایا۔ آپؒ نے اپنی کتب میں علمِ دعوت، وھم، دیدارِ الٰہی، مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری اور اس کے مقامات کھول کر بیان کر دیئے ہیں۔ آپؒ سے قبل یہ تمام علومِ معرفت خواص تک محدود تھے اور سینہ بہ سینہ منتقل ہوتے تھے لیکن آپؒ نے اپنی تمام کتب میں ان علوم کو کھول کر بیان کر دیا تاکہ ہر خاص وعام تک پہنچ سکیں۔ آپؒ نے اُمّی ہونے کے باوجود 140 کتب تصنیف فرمائیں جو علم ومعرفت کا خزانہ ہیں۔

آپؒ اپنی حیات میں بھی فقر کا مرکز رہے اور بعد وصال آپؒ کا مزار مبارک بھی فقر کا مرکز رہا۔ شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ چالیس سال آپؒ کے مزار مبارک پر خدمت کرتے رہے جس کے بعد حضرت سخی سلطان باھُوؒ نے پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ کو اپنے خزانۂ فقر پر مکمل تصرف عطا فرما کر ان کے بعد آنے والے سروری قادری مشائخ کے لیے مرکزِ فقر قرار دے دیا۔

حضرت سخی سلطان باھُوؒ کو اپنی زندگی میں کوئی ایسا طالب نہ ملا جسے وہ امانتِ الٰہیہ، امانتِ فقر منتقل فرماتے۔ آپؒ فرماتے ہیں:

✤ میں سالہا سال سے طالبانِ مولیٰ کا متلاشی ہوں لیکن مجھے ایسا وسیع حوصلے والا لائقِ تلقین اور صاحبِ یقین طالبِ صادق نہیں ملا جسے معرفت و توحیدِ الٰہی کے ظاہری و باطنی خزانوں کی نعمت و دولت کا نصاب بے حساب عطا کر کے تبرکاتِ الٰہی کی زکوٰۃ کی ادائیگی کے فرض سے سبکدوش ہو جاؤں اور اللہ تعالیٰ کے حق سے اپنی گردن چھڑا لوں۔ (نور الہدیٰ کلاں)

حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے وصال کے ایک سو انتالیس سال بعد 1241ھ (1825ء) میں مدینہ منورہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کو بھیجا جنہوں نے آپؒ کے مزار مبارک پر آ کر آپؒ سے امانتِ فقر حاصل کی۔ یوں سلسلہ سروری قادری ایک سو انتالیس سال بعد جہاں پر رکا تھا وہیں سے دوبارہ شروع ہو گیا۔ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے بعد سلسلہ سروری قادری اس ترتیب سے آگے بڑھتا ہے:

☆ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ[1]

☆ سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ ہاشمی قریشی رحمۃ اللہ علیہ[2]

☆ شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ[3]

☆ سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ[4]

☆ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ[5]

☆ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

شہبازِ عارفاں

حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ

پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ آٹھ سال کی عمر میں 1809ء میں حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے مزار مبارک پر حاضر ہوئے اور 1849ء تک تقریباً چالیس سال وہیں رہے۔ اس دوران آپؒ نے دربار پاک پر مختلف قسم کے فرائض سرانجام دیئے، زائرین کے وضو کے لیے پانی بھرنے، لنگر کی تقسیم، زائرین کو ٹھہرانے اور دربار پاک کی صفائی کی ذمہ داری آپؒ نے طویل عرصہ تک سرانجام دی۔ اس دوران آپؒ کا اہم ترین کارنامہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی کتب کے نسخہ جات کے مسودے تیار کر کے ان کو ہمیشہ کے لیے محفوظ کرنا تھا۔ ان خدمات اور آپؒ کے عشق کی

---

[1] [2] [3] [4] [5] ان سروری قادری مشائخ کے متعلق تفصیل کے لیے مطالعہ فرمائیں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصنیفِ مبارکہ ''مجتبیٰ آخر زمانی''

بدولت حضرت سخی سلطان باھُوؒ نے آپؒ کو باطنی طور پر فقر کے انتہائی مقام تک پہنچا کر مکمل فرما دیا اور ظاہری طور پر پیر محمد عبدالغفور شاہؒ کی بیعت کا حکم فرمایا۔ بیعت کے بعد جب آپؒ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حکم ہوا ''یہ سلطان الفقر[1] پنجم کا خزانہ ہے جو آپ کو سلطان الفقر ششم[2] کو منتقل کرنا ہے جو میری اولاد میں سے ہوگا۔ یہ سب فقر کے مختارِ کُل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ سے منظور ہو چکا ہے اور سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اس پر مہر لگا چکے ہیں۔'' پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ نے عرض کی ''میں اسے پہچانوں گا کیسے؟'' حضرت سخی سلطان باھُوؒ نے ارشاد فرمایا ''میری اولاد میں ایک مردِ کامل (سلطان محمد عبدالعزیزؒ) پیدا ہوگا جو ختنہ شدہ اور ناف بریدہ ہوگا، اس کے ہاں سلطان الفقر ششم کی ولادت ہوگی۔''

لہٰذا پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ کی اعلیٰ خدمات کی بنا پر اور اس اہم ذمہ داری کی ادائیگی کے لیے حضرت سخی سلطان باھُوؒ نے انہیں اپنے خزانۂ فقر کا نگران مقرر فرما دیا۔ یہ انعام پا کر پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ نے فرمایا:

ملازم دفتر دا فرمایا ذات سخی سلطانیؒ

اس مصرعہ کی شرح میں سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

- پیر بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے محبوب ہیں اور محبوب سے کوئی چیز چھپا کر نہیں رکھی جاتی اِس لیے حضرت سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے باطنی خزانے پر تمام تر تصرف آپ رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرما دیا ہے۔ سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے ''زندگی بھر مجھے ایسا طالبِ صادق نہیں ملا جسے مَیں اپنا باطنی ورثہ عطا کر دیتا'' لیکن سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے ظاہری وصال کے بعد پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ وہ طالب تھے جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر پورے اُترے اِس لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خزانۂ فقر کا مکمل اختیار انہیں سونپ دیا اور فرمایا ''پیر صاحب آج تک جو طالبِ مولیٰ بھی میرے در پر آیا میں نے بلا واسطہ اُسے اُس کی منزل تک پہنچایا لیکن اب قیامت تک جو طالبِ مولیٰ بھی میرے پاس آئے گا وہ آپ کے واسطہ ہی سے فقر پائے گا۔'' (مجتبیٰ آخر زمانی)

حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی تعلیمات کو عملی شکل دینے اور ان کے فیضِ سلطانی کو عام کرنے کے لیے پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ نے انقلابی قدم اُٹھائے اور اس سلسلہ میں آپؒ نے سینکڑوں کی تعداد میں سونے کے اسمِ اللہ ذات تیار کروائے۔ ان اسمِ اللہ ذات کی عبارت آپؒ خود رقم فرماتے اور اس پر سونا لگانے کے لیے ملتان میں ایک سنار کے پاس بھیجا کرتے۔ اس طرح سینکڑوں طالبانِ مولیٰ کو آپؒ نے نوازا۔

پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ کے بعد آنے والے مشائخ سروری قادری سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیزؒ اور سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کے لیے آپؒ اور آپؒ کا مزار مبارک ہی فقر کا مرکز رہے۔ سلطان محمد عبدالعزیزؒ اور سلطان محمد اصغر علیؒ اکثر آپؒ کے مزار مبارک پر حاضری دیتے بلکہ راتوں کو قیام بھی فرماتے۔ ان کے ادوار میں سالکینِ فقر کے تمام ظاہری و باطنی معاملات پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے حکم اور مہربانی سے ہی طے ہوتے۔

---

[1] حضرت سخی سلطان باھُوؒ [2] حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ

’کراماتِ عزیزیہ‘ میں سلطان محمد فاروقؒ فرماتے ہیں ’’سلطان محمد عبدالعزیزؒ کو جب بھی کوئی مسئلہ پیش آتا آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرشد حضرت سخی سلطان سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ان کے مزار مبارک پر حاضر ہو کر ان سے فوراً حل کروا لیتے۔‘‘

یہی وجہ ہے کہ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ جب بھی پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ کے مزار مبارک پر تشریف لے جاتے تو آپؒ کے اردگرد سائلین کے جمگھٹے لگ جاتے۔ آپؒ سب کے لیے دعا فرماتے اور تمام سائلین اپنے من کی مرادیں پاتے۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کے وصال کے بعد دسمبر 2003ء میں جب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس مسندِ تلقین و ارشاد پر فائز ہوئے تو آپؒ کے لیے بھی فقر کا مرکز حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ کے مزار مبارک کو قرار دیا گیا۔ آپ مدظلہ الاقدس 2011ء تک اپنے مریدین کے ہمراہ پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ کے مزار مبارک پر حاضری دیتے رہے اور وہیں سے آپ کی جماعت اور مریدین کے معاملات طے پاتے رہے۔

حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے خلیفہ اکبر جنہیں آپؒ نے امانتِ فقر منتقل کی حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ چونکہ آپؒ کے وصال کے ایک سو انتالیس سال بعد مسندِ تلقین وارشاد پر فائز ہوئے اور اس دوران ظاہری طور پر اس مسند پر کوئی فائز نہ تھا اس لیے بہت سے لوگوں نے غلط طور پر خود کو سلسلہ سروری قادری کا شیخ ظاہر کر کے سلسلہ کا رخ اپنی طرف موڑ لیا۔ یوں سلسلہ سروری قادری کی اصل ترتیب مسخ کرنے کی کوشش کی۔ عوام الناس سلسلہ سروری قادری کی اصل ترتیب اور حقیقی مشائخ سے بے خبر تھے۔ سلسلہ سروری قادری کی اصل ترتیب اور حقیقی مشائخ سے زمانے کو روشناس کرانے کی ذمہ داری سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو سونپی گئی۔ اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لیے ضروری تھا کہ تاریخی حقائق کی روشنی میں سیّد محمد عبداللہ شاہؒ کا حضرت سخی سلطان باھُوؒ کا خلیفہ اکبر ہونا ثابت کیا جائے اور ان کے بلند درجات سے دنیا کو آگاہ کیا جائے۔ سلسلہ سروری قادری کی اس گمشدہ کڑی کو دوبارہ جوڑنے کے لیے 2012ء میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے لیے سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کا مزار مبارک فقر کا مرکز قرار دے دیا گیا اور انہیں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حکم ہوا کہ آپ کے لیے اب سیّد محمد عبداللہ شاہؒ کا مزار مبارک فقر کا مرکز ہے۔ وہاں حاضری دیں، خستہ حال دربار کو تعمیر کروائیں، مشائخ سروری قادری سے دنیا کو روشناس کرائیں، ان سے منسوب غلط روایات دور کریں اور درست سلسلہ سروری قادری کو منظّم کریں۔

سلطان التارکین

حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہؒ 1186ھ (1772ء) میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے مرشد حضرت سیّد

عبدالرحمٰن جیلانیؒ کے پڑپوتے ہیں جو سیّدنا غوث الاعظمؓ کی اولاد پاک میں سے ہیں۔ آپؒ کا شجرہ نسب اس طرح سے ہے:

سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ بن سیّد عبدالرحیمؒ بن سیّد عبدالعزیزؒ بن سیّد عبدالرحمٰن جیلانی دہلویؒ بن سیّد عبدالقادر بن سیّد شرف الدین بن سیّد احمد بن سیّد علاؤ الدین ثانی بن سیّد شہاب الدین ثانی بن سیّد شرف الدین قاسم بن سیّد محی الدین یحییٰ بن سیّد بدرالدین حسین بن علاؤ الدین بن شمس الدین بن سیف الدین یحییٰ بن ظہیر الدین مسعود بن ابی نصر محمد بن ابوصالح نصر بن سیّدنا عبدالرزاق جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بن غوث الاعظم سیّدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔

سیّد عبدالرحمٰن جیلانیؒ کے بیٹے سیّد عبدالعزیز 1107ھ (1696ء) میں ہندوستان سے بغداد تشریف لے گئے پھر وہاں سے 1109ھ (1698ء) میں مدینہ منتقل ہوگئے اور وہیں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ سیّد عبدالعزیزؒ کے بیٹے سیّد عبدالرحیمؒ کے ہاں سیّد محمد عبداللہ شاہؒ کی پیدائش ہوئی۔ بچپن سے ہی سیّد محمد عبداللہ شاہؒ کی طبیعت میں بے چینی تھی۔ صرف عبادتِ الٰہی میں ہی آپؒ کو سکون ملتا۔ آپؒ کے نانا سیّد محمد زکی الدینؒ آپؒ کو اکثر روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر حاضری کے لیے لے جاتے جہاں آپؒ کو کچھ وقت کے لیے سکون میسر آتا ورنہ عشقِ حقیقی کی تپش آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کسی طرح چین نہ لینے دیتی۔ کئی بار دیوانگی کے عالم میں دوڑتے دوڑتے مدینہ منورہ سے کئی میل دور نکل جاتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں لہولہان ہو جاتے۔

والدین کی وفات کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دل دنیا سے بالکل اچاٹ ہوگیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے گھر بار چھوڑ کر روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر مستقل سکونت اختیار کر لی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تمام وقت عبادات اور روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں مصروف رہتے۔ عرصہ چھ سال کی خدمت اور غلامی کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیدار کی نعمت عطا کی اور پوچھا ''تو اس خدمت کے بدلے کیا چاہتا ہے؟'' سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی ''حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جانتے ہیں کہ یہ غلام فقر چاہتا ہے'' اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ''فقر کے لیے تجھے سلطان باھُو (رحمۃ اللہ علیہ) کے پاس ہند جانا ہوگا''۔ جب سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ خواب سے بیدار ہوئے تو بہت حیران اور پریشان ہوئے کہ رشد و ہدایت کا منبع تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود ہیں پھر مجھے سلطان باھُو (رحمۃ اللہ علیہ) کے پاس کیوں بھیجا جا رہا ہے؟ لہٰذا دوبارہ خدمت اور غلامی کا سلسلہ شروع فرما دیا۔ مزید چھ سال کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیدار سے مشرف فرمایا اور پوچھا ''اس خدمت کے بدلہ میں کیا چاہتے ہو؟'' تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پھر عرض کیا ''حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جانتے ہیں کہ یہ غلام فقر چاہتا ہے''۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ''تجھے فقر سلطان باھُو (رحمۃ اللہ علیہ) سے ہی ملے گا۔'' اس مرتبہ سیّد محمد عبداللہ شاہؒ نے عرض کی ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں تو اس علاقے کی زبان اور رسم و رواج، رہن سہن اور کھانے پینے تک سے ناواقف ہوں۔'' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ''ہم تمہیں اپنے محبوب شیخ عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ عنہ) کے سپرد کرتے ہیں تمہاری رہنمائی کرنا اور وہاں تک پہنچانا اب ان کی ذمہ داری ہے۔''

خواب سے بیدار ہوتے ہی سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ حکم کے مطابق بغداد شریف سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر پہنچے اور وہاں سے اُن کی باطنی رہنمائی میں تمام سروری قادری مشائخ کے مزارات سے ترتیب وار فیض حاصل کرتے ہوئے جھنگ ہندوستان (موجودہ پاکستان)

حضرت سخی سلطان باھُو ؒ کے مزار پر 1241ھ (1825ء) میں پہنچے۔ حضرت سخی سلطان باھُو ؒ نے باطنی طور پر انہیں امانتِ فقر اور سلسلہ منتقل فرمایا۔ حضرت سیّد محمد عبداللہ شاہ ؒ نے مزار حضرت سخی سلطان باھُو ؒ پر ہی رہائش اختیار کر لی جہاں چھ ماہ تک حضرت سخی سلطان باھُو ؒ نے ان کی باطنی تربیت فرمائی اور پھر حکم دیا کہ ریاست بہاولپور کے شہر احمد پور شرقیہ میں رہائش اختیار کر کے طالبانِ مولیٰ کی راہِ فقر پر راہنمائی کریں۔ آپ ؒ نے اِس حکم پر عمل کیا اور تمام زندگی احمد پور شرقیہ میں گزار دی۔

ان تمام واقعات سے مرکزِ فقر کی حقیقت اور اہمیت سمجھ میں آتی ہے۔ باوجود اس کے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فقر کے مختارِ کُل ہیں، اہلِ بیتؓ فقر کے مالک ہیں اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے پاس فقر کے خزانوں کی کنجیاں ہیں پھر بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فقر کے حصول کے لیے سیّد محمد عبداللہ شاہؒ کو ہندوستان حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے پاس جانے کا حکم فرمایا کیونکہ اس زمانے میں فقر کا مرکز حضرت سخی سلطان باھُوؒ کا مزار مبارک تھا اور آپؒ کے پاس ہی فقر کے اختیارات تھے۔

سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کا وصال 29 رمضان المبارک 1276ھ (20 اپریل 1860ء) میں ہوا۔ آپؒ کا مزار مبارک آپؒ کے خلیفہ اکبر پیر محمد عبدالغفور شاہؒ نے فتانی چوک تحصیل احمد پور شرقیہ ضلع بہاول پور میں تعمیر کروایا تھا اور ساتھ ایک مسجد بھی تعمیر کروائی۔ 1999ء میں دربار اور مسجد کو سیم کی وجہ سے خراب ہونے پر شہید کر دیا گیا اور مزار پر ایک سادہ سا کمرہ تعمیر کیا گیا جس کا صرف ایک مینار تھا اور ساتھ چھوٹی سی مسجد تعمیر کی گئی۔

2011ء میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو مجلسِ محمدیؐ سے حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کے مزار مبارک سے روحانی فیض کے سلسلہ کو دوبارہ جاری کروانے کی ذمہ داری سونپی گئی کیونکہ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی ؒ نے لوگوں کی طلبِ دنیا اور حبِ دنیا کی وجہ سے اپنے مزار سے فیض کا سلسلہ 1942ء سے بند کر رکھا تھا۔ جب لوگ مادہ پرست ہو جاتے ہیں اور روحانی فیض کی کسی کو طلب ہی نہیں رہتی تو اولیا کاملین بھی اپنا روحانی فیض روک لیتے ہیں۔

اپنی اس ذمہ داری کو نبھانے کے لیے ستمبر 2011ء میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے پہلی بار پیر سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک کا دورہ فرمایا اور اس کی خستہ حالی دیکھ کر آپ مدظلہ الاقدس کو بہت دکھ ہوا۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے مئی 2012ء میں سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی ؒ کے محل پاک کی تعمیر دوبارہ شروع کروائی۔ حضرت سخی سلطان باھُو ؒ کے مزار مبارک کی طرح چاروں مینار تعمیر کیے گئے اور ان پر رنگ و روغن کا کام کیا گیا اور کاشی کاری والی ٹائلیں لگائی گئیں۔ میناروں کے درمیان میں چاروں طرف گمٹیاں تعمیر کی گئیں اور اُن پر بھی کاشی کاری اور رنگ و روغن کا کام کیا گیا۔ صحن میں بھی ٹائلیں لگائی گئیں۔ تربت مبارک پر سنگِ مرمر لگایا گیا۔ اس طرح حضرت سخی سلطان باھُو ؒ کے مزار کی طرز پر سیّد محمد عبداللہ شاہؒ کے مزار مبارک کی دوبارہ تعمیر 30 اگست 2012ء کو مکمل ہوئی۔

سروری قادری روایات کے مطابق عرس کا آغاز

عرس 2012ء

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے یکم ستمبر 2012 کو بعد نمازِ مغرب مزار مبارک سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے غسل، تاج پوشی اور چادر پوشی کی رسم ادا کی اور 2 ستمبر 2012ء کو سروری قادری روایات کے مطابق احمد پور شرقیہ میں آپؒ کے شاندار عرس کے انعقاد کا آغاز فرمایا۔ اس عرس پاک پر حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں منقبتیں پڑھی گئیں اور ان کی حیات و تعلیمات اور اعلیٰ ترین روحانی مقام پر روشنی ڈالی گئی۔ حاضرین کو آگاہ کیا گیا کہ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی وارث اور ان کے بعد سلسلہ سروری قادری کے شیخِ کامل اور امام ہیں۔ عرس پاک کے اختتام پر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبد اللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں ان کے روحانی فیض کو دوبارہ جاری کرنے کی عرض کی۔ حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبد اللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے، جو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تمام تر کاوشوں سے بہت راضی تھے، باطنی طور پر نہ صرف اپنے روحانی فیض کو دوبارہ جاری کرنے کی حامی بھر لی بلکہ یہ بھی فرمایا کہ چونکہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے ہی اس روحانی فیض کے احیا کے لیے تمام تر کوشش فرمائی ہے اس لیے یہ فیض صرف ان کی ہی جماعت کے لیے مخصوص ہے۔ اس عرس کے دوران مرکزِ فقر شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار سے بدل کر سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار کی طرف منتقل کر دیا گیا۔

اس کے ساتھ ہی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی روحانی قوتوں میں بے پناہ اضافہ کر دیا گیا۔ دنیا بھر سے طالبانِ مولیٰ آپ مدظلہ الاقدس کی طرف کھنچے چلے آنے لگے، آپ کو اس قدر قوت عطا کر دی گئی کہ آپ طالبانِ دنیا کو بھی اپنی نگاہِ کامل سے عشقِ حقیقی عطا کر کے ان کے دِل کی حالت بدل سکیں اور انہیں طالبِ مولیٰ بنا دیں۔ مجلسِ محمدیؐ کے دروازے آپ کے خاص چنے ہوئے طالبوں کے لیے کھول دیئے گئے، آپ مدظلہ الاقدس کو اجازت دے دی گئی کہ آپ جس طالب کو چاہیں قوتِ وھم اور علمِ دعوت عطا کر دیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے ان قوتوں کو اللہ کے دین کی تبلیغ و اشاعت کے لیے انتہائی بصیرت سے استعمال کرتے ہوئے دنیا بھر سے طالبانِ مولیٰ خصوصاً نوجوان نسل کو منتخب کیا اور انہیں عشقِ حقیقی کی قوت اور اپنی نگاہِ کرم سے روحانی بلندی عطا کر کے اس لائق بنایا کہ وہ فقر کی اشاعت اور ترویج کے فرائض ادا کر سکیں۔

اب آپ مدظلہ الاقدس نے اپنی دوسری ذمہ داری کی طرف توجہ دی اور مشائخ سروری قادری سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ سے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ تک تمام مشائخ کی مکمل اور جامع تحقیق سے بھرپور کتاب ''مجتبیٰ آخر زمانی'' تحریر کی

اوراس کا انگریزی ترجمہ The Spiritual Guides of Sarwari Qadri Order کے نام سے شائع کروایا۔اس کے علاوہ تمام مشائخ کے عارفانہ کلام پر تحقیق کر کے ان کا اصل اور کامل کلام بمع مشکل الفاظ کے معانی ''کلام مشائخ سروری قادری'' کے عنوان سے شائع کروایا اوراس کی ویڈیو ریکارڈنگ کروائی۔ان شاندار خدمات کے عوض آپ مدظلہ الاقدس کو مجلسِ محمدیؐ سے آفتابِ فقر اور شانِ فقر جیسے القابات سے نوازا گیا۔

عرس 2013ء

2013ء میں سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی ؒ کا عرس 6 اور 7 ستمبر کو منعقد کیا گیا۔گزشتہ سال 2012ء کے عرس کی کامیابی حاسدین اور مخالفین کو بہت ناگوار گزری چنانچہ انہوں نے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرنا شروع کر دیئے۔سجادہ نشین نے دربار پاک کے اندر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے نصب کروائے گئے سیّد محمد عبداللہ شاہ ؒ کے پدرانہ اور مادرانہ شجرہ ہائے نسب، شجرہ فقر اور مختصر سوانح حیات کی فلیکس کو اتروا کر دربار کو تالا لگا دیا۔اس حرکت کی وجہ سے سال 2013ء میں 6 ستمبر 2013ء کی شام نمازِ مغرب کے بعد دربار پاک کے غسل، چادر پوشی اور تاج پوشی کی رسم ادا نہ ہوسکی۔سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے 6 ستمبر بروز ہفتہ نمازِ مغرب کے بعد دربار پاک پر حاضری دی، تالا بند دروازہ کو بوسہ دیا اور دروازہ کے سامنے جائے نماز پر تشریف فرما ہوئے۔تمام مریدین اور زائرین بھی آپ مدظلہ الاقدس کے اردگرد بیٹھ گئے اور دربار پاک کا صحن زائرین سے بھر گیا۔یہیں تلاوتِ قرآنِ پاک اور نعت خوانی کی محفل ہوئی اور سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی ؒ کی شان میں منقبتیں پڑھی گئیں۔اس کے بعد چادر مبارک اور تاج مبارک کی زائرین کو زیارت کروائی گئی (اس کی ویڈیوز ڈیجیٹل میڈیا پر موجود ہیں)۔

اگلے دن 7 ستمبر بروز اتوار عرس پاک کی محفل دربار پاک سے کچھ فاصلہ پر مکہ سٹی میں منعقد کی گئی جس میں ملک بھر سے مریدین اور محبین نے شرکت کی۔حاسدین جن کو مقامی انتظامیہ کی حمایت بھی حاصل تھی، عرس کو نہ روک سکے اور رکاوٹوں کے باوجود عرس پاک بھرپور طریقے سے منایا گیا۔اس موقع پر طالبانِ مولیٰ کی کثیر تعداد نے بیعت اور بغیر بیعت کے ذکر اور تصور اسم اللہ ذات حاصل کیا۔دربار سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی ؒ پر بند دروازہ کے باوجود عرس پاک کی محفل کے شرکا کو بہت سے روحانی مشاہدات بھی ہوئے۔اکثر ساتھیوں کو سیّد محمد عبداللہ شاہ ؒ کی زیارت بھی نصیب ہوئی اور انہوں نے خوشخبری دی کہ محفل میں شریک ہونے والا کوئی بھی ساتھی فیض سے محروم نہیں رہا۔

عرس 2014ء

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس 2014ء میں 2013ء ہی کی طرح عرس کی تیاریاں شروع کر چکے تھے کہ دربار سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی ؒ کے مجاور نے خانقاہ سلسلہ سروری قادری لاہور میں آکر درخواست کی

کہ اس بار عرس مبارک دربار پاک پر منعقد کیا جائے تا کہ اہلِ علاقہ اس سے مستفید ہوسکیں، اس کے لیے اہلِ علاقہ کی طرف سے بھی بہت گزارش ہے۔ اس طرح 11 اور 12 اکتوبر بروز ہفتہ اتوار ایک عظیم الشان عرس کا انعقاد ہوا۔ دربار پاک اور اردگرد کے علاقوں کو برقی قمقموں سے سجایا گیا اور وسیع پنڈال کا انتظام کیا گیا۔ 11 اکتوبر 2014ء بروز ہفتہ بعد نمازِ مغرب دربار پاک کو عرقِ گلاب سے غسل دیا گیا، چادر پوشی اور تاج پوشی کی گئی اور تربت مبارک کو گلاب کے پھولوں سے ڈھانپ دیا گیا۔

12 اکتوبر 2014ء کو ایک وسیع و عریض پنڈال عرس پاک کے لیے سجایا گیا جس میں عظیم الشان عرس پاک کی محفل منعقد ہوئی۔ اس محفل میں ملک بھر سے کثیر تعداد میں مریدین اور زائرین نے شرکت کی۔ محفل کے اختتام پر نمازِ ظہر کی ادائیگی کے بعد وسیع اور عالی شان لنگر تقسیم کیا گیا۔

عرس 2015ء

حسبِ روایت 2015ء میں بھی 3 اور 4 اکتوبر بروز ہفتہ اتوار ایک پُرنور اور عالی شان عرس مبارک کی تقریب ہوئی۔ 3 اکتوبر بروز ہفتہ بعد از نمازِ مغرب مزار مبارک کو عرقِ گلاب سے غسل دیا گیا اور عطر سے معطر کیا گیا، اس کے بعد چادر پوشی اور تاج پوشی کی گئی۔ 4 اکتوبر 2015 بروز اتوار عرس مبارک کی پُرنور، وجدانی و عرفانی محفل منعقد ہوئی جس میں کثیر تعداد میں ملک بھر سے عقیدت مندوں نے قافلوں کی صورت میں شرکت کی۔ اس بار اہل علاقہ بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ محفل کے اختتام پر نمازِ ظہر کے بعد وسیع لنگر تقسیم کیا گیا۔

عرس 2016ء

22-23 اکتوبر 2016ء کو منعقد کیا جانے والا سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس پاک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اور ان کی جماعت کے لیے سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے اور شاندار تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ اس دِن نہ صرف حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فیض کو جاری کروائے اور عرس پاک کو کامیابی سے مناتے ہوئے پانچ سال مکمل ہوئے تھے بلکہ اس عرصہ کے دوران سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ اور سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے اب تک تفویض کردہ تمام ذمہ داریوں کو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نہایت احسن طریقے سے مکمل فرما چکے تھے۔ یہی خاص دِن ازل سے مقرر تھا صاحبزادہ سلطان محمد مرتضٰی نجیب کو بیعت کرنے کے لیے۔ اس عرس پاک میں شرکت کے لیے تمام طالبانِ مولیٰ کو خاص الخاص تاکید کی گئی۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے عرس سے قبل ہی اس عرس میں شامل ہونے والوں کو باطنی و روحانی فیض سے مالا مال ہوجانے کی خوشخبری سنائی اور نہ جانے والوں کو اس سے محروم رہ جانے کی تنبیہ فرمادی تھی۔

22 اکتوبر 2016ء کی شام جب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس صاحبزادہ محمد مرتضٰی نجیب اور دیگر مریدین

کے ہمراہ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی ؒ کے محل پاک پر تشریف لے گئے تو ہر طرف جشن کا سماں تھا۔ یوں لگ رہا تھا کہ آسمان وزمین بھی اس جشن میں شریک ہیں، ہر مرید کا دِل عجیب سی خوشی سے معمور تھا حتیٰ کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی مرید خواتین جو ظاہری طور پر احمد پور شرقیہ میں موجود نہ تھیں، نے بھی اپنے اپنے گھروں میں بیٹھے اس روحانی خوشی کو محسوس کیا۔

آپ مدظلہ الاقدس کی مرید ڈاکٹر سحر سروری قادری نے چاند میں ہونے والی تبدیلی کا مشاہدہ کیا کہ اس رات چاند کی روشنی ایسی پُر کشش تھی جس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ زمین وآسمان اور چرند پرند سب میں گویا اس بابرکت محفل کی دھوم مچی تھی۔

مسز عنبرین مغیث سروری قادری کا بھی مشاہدہ ہے کہ اس رات چاند معمول سے زیادہ چمک رہا تھا اور اس کی روشنی سنہرے رنگ کی تھی۔ وہ رات عید کی رات محسوس ہوتی تھی۔

تربت مبارک کے غسل، چادر پوشی اور تاج پوشی کے بعد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے صاحبزادہ سلطان محمد مرتضٰی نجیب صاحب کو حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی ؒ کی تربت مبارک پر ہاتھ رکھ کر بیعت فرمایا۔ فضا تکبیر ورسالت کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ بیعت کے بعد آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''ظاہری طور پر صاحبزادہ محمد مرتضٰی کو ہم نے بیعت کیا ہے لیکن باطنی طور پر پیر عبداللہ شاہ صاحب نے خود اِن کو بیعت فرمایا ہے اور انہیں اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیا ہے اور ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اپنی وہ دستار جو پیر عبداللہ شاہ ؒ نے ہمیں عطا کی تھی صاحبزادہ محمد مرتضٰی کے سر پر رکھیں۔ پیر عبداللہ شاہ ؒ کے لیے تو ہماری جان بھی حاضر ہے۔'' اس کے بعد آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے سر مبارک سے دستار شریف اتار کر صاحبزادہ سلطان محمد مرتضٰی نجیب صاحب کے سر پر رکھی اور انہیں مبارک باد دی۔ صاحبزادہ سلطان محمد مرتضٰی نجیب صاحب نے نہایت عاجزی وادب کے ساتھ فوراً اپنے والد مرشد کے دست مبارک چومے۔ اس بابرکت موقع پر تمام حاضرین ومریدین پر خصوصی باطنی مہربانی فرمائی گئی۔

سلطان محمد عبداللہ اقبال اپنا مشاہدہ بتاتے ہیں: سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے صاحبزادہ سلطان محمد مرتضٰی نجیب صاحب کو بیعت کر کے سیّد محمد عبداللہ شاہ ؒ کے سپرد کیا تو مجھے بھی باطنی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ میں نے دیکھا کہ سیّد محمد عبداللہ شاہ ؒ نے صاحبزادہ محمد مرتضٰی نجیب کو انتہائی شفقت سے اپنے پاس بٹھایا ہوا تھا اور تمام اولیا کرام نے بہت پیار سے مجلسِ محمدی میں ان کی آمد کو خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر سیّد محمد عبداللہ شاہ ؒ نے فرمایا ''سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی انتھک محنتوں اور فقر کے لیے کاوشوں کی وجہ سے آپ کی پوری نسل (فرزند ودختران) کو فقر کا تحفہ عطا کیا جاتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی نسل سے قیامت تک فقر کی خوشبو نہیں جائے گی اور اللہ کے فضل سے فقر ہی آپ کی نسل کی پہلی ترجیح ہوگی۔ پھر آپ مدظلہ الاقدس کی جماعت کی فقر کے لیے خدمات کو قبول کیا گیا اور اسے ''صالحین'' کی جماعت قرار دیا گیا۔ سیّد محمد عبداللہ شاہ ؒ نے یہ بھی فرمایا ''ہم اپنے اسی جانشین کے انتظار میں تھے اور ہمارا یہ کہنا 'کوئی مجھ جیسا ہی میرے مزار کی تعمیر کروائے گا' بلاشبہ سلطان محمد نجیب الرحمٰن کے لیے ہی تھا اور اس کا

ظاہری ثبوت آپ کا نہایت عقیدت وخلوص سے محل پاک کی تعمیر کروانا اور ہم سے فقر کا فیض جاری کروانا ہے۔''

موقع پر موجود طالبانِ مولیٰ نے اپنے اندر باطنی تبدیلی کو واضح طور پر محسوس کیا اور اپنے احساسات کو ان الفاظ میں بیان کیا:

- ہمیں یوں محسوس ہوتا تھا جیسے صاحبزادہ محمد مرتضیٰ نجیب صاحب کے ساتھ ساتھ ہم بھی دوبارہ بیعت ہو رہے ہیں، ہماری روح نے ایک عجیب سی لذت محسوس کی جسے الفاظ کا جامہ نہیں پہنایا جا سکتا۔

اس دوران بعض طالبانِ مولیٰ نے خود کو مجلسِ محمدی میں پایا اور بعض کے قلوب میں ذکرِ ھُو جاری ہو گیا۔

اس دوران جن طالبانِ مولیٰ کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضری نصیب ہوئی انہیں یکساں طور پر ایک بہت بڑی خوش خبری سنائی گئی کہ ان کے عظیم المرتبت مرشد کامل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو ان کی دینِ حق کی ترویج واشاعت کے لیے کی گئی بے مثال خدمات اور جدوجہد کے اعتراف کے طور پر ''شبیہ غوث الاعظم'' کا لقب عطا کیا جاتا ہے۔ بعض مریدین نے دیکھا کہ یہ لقب سیّدنا غوث الاعظمؓ نے خود سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو بہت محبت سے عطا فرمایا۔ سبحان اللہ! کسی بھی مشاہدہ کے حق وسچ ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ایک ہی وقت میں کئی طالبانِ مولیٰ کو حاصل ہو۔ جن طالبانِ مولیٰ کو یہ مشاہدہ نصیب ہوا ان میں سلطان محمد عبداللہ اقبال، سلطان محمد حسنین محبوب، سلطان محمد ناصر حمید، سلطان محمد عبدالرحمٰن محبوب، محمد یٰسین سروری قادری اور محمد مغیث افضل سروری قادری کے نام قابلِ ذکر ہیں حتیٰ کہ ایک خاتون روحینہ بشارت سروری قادری جو کہ ظاہری طور پر عرس میں شریک نہ تھیں بلکہ لاہور میں موجود تھیں دورانِ دعوت ان کو اس لقب سے ان الفاظ میں مطلع کیا گیا ''آپ کے مرشد پاک کی شان اتنی اعلیٰ ہے کہ وہ شبیہ غوث الاعظمؓ ہیں۔''

23 اکتوبر 2016ء کا سورج پوری آب وتاب سے طلوع ہوا لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ سورج کی روشنی میں تپش نہ تھی۔ پورے پاکستان سے مریدین ومعتقدین کے قافلے عرس میں شرکت کے لیے پہنچ رہے تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں پنڈال کھچا کھچ بھر گیا۔ دس بجے آفتابِ فقر شبیہ غوث الاعظم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی آمد پر ان پر گلاب کی پتیاں نچھاور کر کے شاندار استقبال کیا گیا۔ عرس کے دوران حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی شان اور تعلیمات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ شبیہ غوث الاعظم اور سلطان العاشقین کے نعرے بھی لگتے رہے اور آپ مدظلہ الاقدس اور پیر سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مضبوط روحانی تعلق کو بھی بیان کیا گیا۔

اس عرس پاک کے دوران اور بعد میں مریدین ومعتقدین کو حیرت انگیز مشاہدات بھی ہوئے۔ عرس کے بعد لنگر کا وسیع انتظام کیا گیا تھا لیکن شرکاء کی تعداد متوقع تعداد سے اس قدر بڑھ گئی کہ انتظامیہ کو لنگر کم پڑ جانے کا خدشہ ہوا۔ لیکن چونکہ بارگاہِ ایزدی سے شبیہ غوث الاعظم حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے اعلیٰ روحانی مرتبہ وکمال کی ہلکی سی عکاسی مقصود تھی لہٰذا آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے بظاہر کم نظر آنے والا لنگر شریف نہ صرف تمام شرکائے محفل کو کافی ہوا بلکہ اضافی رہا جو بعد میں غربا میں تقسیم کر دیا گیا اور دور دراز سے سفر کر کے آنے والے زائرین کے ہمراہ بھی دے دیا گیا۔

اس عرس پاک میں شرکت کے بعد جب زائرین اپنے گھروں کو لوٹے تو ان کے اہلِ خانہ نے مشاہدہ کیا کہ انکے چہرے اس طرح روشن ہیں گویا نور کی برسات ہوئی ہو۔ دور دراز کا سفر طے کر کے گھر جانے والوں کو سفر کی ہرگز تھکاوٹ نہ ہوئی بلکہ ظاہری و باطنی طور پر راحت وسکون کا احساس ہوا۔ جب عرس میں شریک مریدین اور معتقدین سے لوگوں نے پوچھا کہ تم اس عرس سے کیا لائے ہو تو انہوں نے مسرور ہو کر جواب دیا کہ جو فیض اور نور ہم اس عرس سے لائے ہیں اس کا بیان الفاظ میں ممکن نہیں، وہ احساسات و جذبات وہاں موجود لوگوں کے علاوہ کسی کی فہم میں نہیں سما سکتے۔ بہت سے طالبانِ مولیٰ نے عرس کی تقریبات اور اس کے بعد ہونے والے مشاہدات بیان کیے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

- سلطان محمد عبداللہ اقبال بیان کرتے ہیں:

ایک بار میں مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی اجازت اور توفیق سے دعوت پڑھ کر حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ میں حضور مرشد پاک کے ساتھ سیّد محمد عبداللہ شاہؒ کے محل پاک میں داخل ہو رہا ہوں، وہاں محل پاک کے دروازے کے پاس ایک عورت گود میں بچہ لیے بیٹھی ہے۔ میں ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ یہ عورت اور بچہ مجھے کیوں دکھایا گیا ہے کہ اسی وقت سیّد محمد عبداللہ شاہؒ نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ''اب جس کو بھی اولاد چاہیے اس بارگاہ سے طلب کرے، اللہ کے فضل سے ضرور ملے گی۔''

- محمد یٰسین سروری قادری عرس سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ میں شامل ہوئے۔ روایت کرتے ہیں کہ 22 اکتوبر کی رات غسلِ مزار، چادر اور تاج پوشی کی تقریب کے بعد میں اپنے دل میں اسمِ اللہ ذات کا تصور کر کے سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس تشریف فرما ہیں، ان کے چہرہ مبارک پر اسمِ اللہ ذات بہت واضح طور پر تحریر ہے جس میں سے طلوعِ آفتاب کے وقت کی مانند خوشگوار سی ٹھنڈی روشنی نکل رہی ہے۔ اسی اثنا میں میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

- محمد عمر عباس سروری قادری بیان کرتے ہیں کہ جب عرس سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا علم ہوا تو میں بھی اس میں شریک ہوا۔ میری موٹر بائیک پر ایک شخص نے قبضہ کیا ہوا تھا اور کسی صورت واپس نہ کر رہا تھا۔ جس دن میں عرس مبارک سے روحانی برکات سمیٹتا ہوا واپس آیا تو خواب میں دیکھا کہ میری موٹر بائیک واپس مل گئی ہے۔ ایک ہفتہ کے بعد اس شخص نے خود میری بائیک مجھے واپس کر دی۔ میرے دل کو یقین ہے کہ یہ ثمرات اسی بابرکت محفلِ عرس کے ہیں۔

- صوبہ پنجاب میں ملتان اور ضلع بہاولپور گرمی کی شدت کے لیے مشہور ہیں۔ حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا دربار پاک چونکہ فتانی چوک تحصیل احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور میں واقع ہے اس لیے باقی علاقوں کی نسبت گرمی کی شدت یہاں دیر تک رہتی ہے۔ عرس پاک کی محفل کی انتظامیہ نے گرمی کی اس شدت کے پیشِ نظر جو پچھلے کئی دن سے برقرار تھی محفل پاک میں پنکھوں کا خصوصی انتظام کیا مگر حیران کن طور پر 22 اکتوبر کی شام جب غسلِ مزار سے عرس کی دو روزہ تقریبات کا آغاز ہوا تو موسم تبدیل ہو گیا اور ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا چلنا شروع

ہوگئی اور اگلے روز اختتامِ عرس تک چلتی رہی۔ زائرین اور شرکا نے اس خوش گوار تبدیلی کو خوب محسوس کیا۔

محمد احمد سروری قادری بیان کرتے ہیں: میری خواہش کہ مجھے مجلسِ محمدی کی حاضری نصیب ہو، اللہ پاک نے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بدولت عرس سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے موقع پر میری یہ دلی خواہش پوری کردی۔ میں جب عرس پاک سے واپس گھر پہنچا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک نورانی چہرے والے بزرگ ایک خوبصورت تخت پر جلوہ افروز ہیں۔ میں نے وہاں موجود لوگوں سے پوچھا یہ بزرگ کون ہیں تو انہوں نے کہا ''یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، جاؤ اور ان سے ملاقات کرلو۔'' میں نے فوراً ملاقات کی اور ان کی بارگاہ میں بیٹھ گیا۔ ابھی یہ سلسلہ جاری تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔

محمد قدیر اقبال سروری قادری ایک قافلہ لے کر بس میں عرس سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ میں شرکت کے لیے روانہ ہوئے تو بس کے پریشر سسٹم میں خرابی پیدا ہوگئی اور قافلہ رک گیا۔ جب کافی دیر تک بس ٹھیک نہ ہوئی تو انہیں اندیشہ لاحق ہوا کہ قافلہ غسلِ مزار، چادر پوشی اور تاج پوشی کی تقریب میں شامل نہ ہو سکے گا۔ اسی پریشانی میں محمد قدیر اقبال سروری قادری نے حضور مرشد کریم حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو فون کیا اور تمام احوال سنا کر مہربانی کی درخواست کی تو آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''اللہ پاک مہربانی فرمائے گا۔'' محمد قدیر اقبال سروری قادری نے ڈرائیور سے کہا کہ آپ گاڑی کو آہستہ آہستہ جڑانوالہ شہر تک لے جائیں اور کمپنی سے کہیں کہ وہ فیصل آباد سے مکینک جڑانوالہ بھیج دے، ہم غسلِ مزار پاک کی تقریب میں نہ سہی عرس کی محفل میں تو پہنچ جائیں۔ ڈرائیور نے جیسے ہی گاڑی کو ایک یا دو کلومیٹر تک آہستہ رفتار سے چلایا تو اچانک گاڑی کا پریشر ورکنگ کنڈیشن میں آگیا اور گاڑی تیز رفتار سے چل پڑی اور قافلہ عین اسی وقت دربار پاک پر پہنچ گیا جب حضور مرشد کریم مزار پاک میں غسل اور چادر پوشی کے لیے داخل ہوئے۔ گاڑی کا عملہ حیران تھا کہ گاڑی میں یقینی طور پر فالٹ موجود تھا اور انہوں نے اس بات کی تسلی کر کے ہی مکینک کو بلوایا تھا۔ یقیناً یہ مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی دعا کی برکت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد تھی جو قافلہ کے شاملِ حال رہی۔

سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے عقیدت و محبت رکھنے والے محمد سہیل لکی عرس پاک میں شامل ہوئے۔ محمد سہیل کے پاؤں پر تین ماہ سے زخم تھا جو بہت علاج کے باوجود ٹھیک نہیں ہوا۔ سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر اطہر کو جب آبِ زم زم اور عرقِ گلاب سے غسل دیا گیا تو حاضرینِ محفل نے اس پانی کو جو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک اور حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تربت مبارک کو چھو کر گرا تھا، تبرک کے طور پر اپنے چہروں اور قلب پر لگایا۔ محمد سہیل نے بھی اس متبرک پانی کے چند قطرے اپنے زخم پر لگائے۔ جب وہ عرس مبارک سے واپس گھر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ معجزانہ طور پر نہ صرف اس کا زخم ٹھیک ہو چکا تھا بلکہ اس کا نشان تک باقی نہ رہا جو علمِ طب کے مطابق اتنی جلدی ممکن نہ تھا۔

اس عرس پاک کی برکت سے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی جماعت پر جو مہربانیاں کی گئیں ان کے اثرات بہت جلد ظاہر ہونا شروع ہو گئے۔ خالص مریدین کو عشقِ مرشد کی نعمت سے اس قدر مالا مال کیا گیا کہ بیشتر طالبوں، جن میں مرد اور خواتین دونوں شامل ہیں، کو مرشد کی شان میں شاعری لکھنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ یہ مریدین خود بھی اس صلاحیت کے ملنے پر خوشگوار حیرت میں مبتلا ہیں اور سب سے اہم بات یہ ظاہر ہوئی کہ عرصہ دراز سے جماعت میں پوشیدہ منافقین ظاہر ہونا اور بھاگنا شروع ہو گئے۔

محمد یٰسین سروری قادری اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہیں کہ عرس کے اگلے دن لاہور واپسی سے قبل جب سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے محل پاک پر الوداعی حاضری کے لیے سب مریدین سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے ساتھ گئے تو وہ مزار کے ایک کونے میں بیٹھے اپنے مرشد پاک کے نورانی چہرے کو محویت کے عالم میں دیکھ رہے تھے۔ اچانک ان کے کندھے کے قریب سے ایک ہاتھ بلند ہوا اور مرشد پاک کی طرف اشارہ کیا اور ساتھ ہی انہوں نے ایک غیبی آواز سنی ''ایسے ہوتے ہیں شبیہِ غوث الاعظم''۔

عرس 2016ء کے اختتام پر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس 24 اکتوبر 2016ء کو لاہور واپسی کے لیے دربار سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پر الوادعی سلام کے لیے حاضر ہوئے تو وہاں تمام مشائخ سروری قادری موجود تھے۔ انہوں نے آپ مدظلہ الاقدس کو مبارکباد دی اور فرمایا ''مجلسِ محمدی سے اور سیّدنا غوث الاعظمؓ سے منظوری ہو چکی ہے کہ بطور طالبِ مولیٰ اور تلقین وارشاد کی ذمہ داریاں آپ نے جس صدق، خلوص، محنت اور لگن سے نبھائی ہیں آپ واقعی عاشقوں کے سلطان ہیں اور آج سے آپ ہی 'مرکزِ فقر' ہیں۔ آپ کی ذات فقر کا مرکز ہے۔ آپ ظاہری طور پر بھی مرکزِ فقر تعمیر کریں اور 2017ء کے عرس تک خاموش رہیں۔ خود کچھ بھی بندنہ کریں ہم بندوبست کر لیں گے اور منافقین کو بھی تحریک سے نکال دیا جائے گا۔''

عرس 2017ء

عرس 2017ء کے لیے 14 اور 15 اکتوبر کی تاریخ مقرر کی گئی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے فلیکسز اور پبلیسٹی کے ذریعے اس علاقہ میں ایک دھوم مچادی۔ احمد پور شرقیہ، اوچ شریف، بہاولپور اور اردگرد کے علاقے فلیکسز، اشتہارات اور پمفلٹ سے بھر دیئے گئے۔ انتظامیہ، ملاؤں اور مزار سیّد محمد عبداللہ شاہؒ کے سجادہ نشین خاندان کے کان کھڑے ہو گئے کہ پتہ نہیں کیا ہونے والا ہے۔

14-15 اکتوبر تک تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے اور تیاریاں پورے ملک میں عروج پر تھیں کہ سجادہ نشین فضلِ حق نے عرس رکوانے کے لیے حکمِ امتناعی (stay order) حاصل کر لیا اور درخواست میں موقف اختیار کیا کہ یہ لوگ دربار اور ان کی زمین پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں، لیکن عرس کی تاریخ 15 اکتوبر گزرنے کے بعد درخواست اور مقدمہ 24 اکتوبر کو واپس لے لیا۔ مقصد صرف عرس رکوانا تھا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا داخلہ بھی دربار پاک پر بند کروا دیا۔ یوں سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے 2012ء سے شروع کیے گئے عرس کا اختتام ہو گیا۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اس کے بعد مرکزِ فقر مسجدِ زہرؓا اور خانقاہ سلطان العاشقین کی تعمیر کا اعلان کیا۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس فنا فی اللہ بقا باللہ فقیرِ کامل اور سروری قادری مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس اس دور کے مجددِ دین اور انسانِ کامل ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے فقر و تصوف کے طریق کو موجودہ دور سے ہم آہنگ کرنے کے لیے جو انقلابی اقدامات اُٹھائے ان کی تفصیل باب ''دعوتِ فقر کے لیے جدوجہد'' میں بیان کی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ نے دینِ حنیف کو زندہ کرنے کے لیے تین صدیوں کا کام محض چند سال میں سرانجام دے دیا۔ آپ مدظلہ الاقدس کی کرشماتی شخصیت اور آپ کی جدوجہد کو الفاظ کی صورت میں مکمل بیان کرنے کی کوشش ایسے ہی ناممکن ہے جیسے سمندر کو کوزے میں بند کرنا۔

مجلسِ محمدیؐ سے دیئے گئے حکم کے مطابق سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے مسجدِ زہرؓا اور خانقاہ سلطان العاشقین کی تعمیر کا بیڑا اُٹھایا جنہیں آنے والے دور کے لیے فقر کا مرکز قرار دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ مدظلہ الاقدس نے یکم دسمبر 2017ء (12 ربیع الاوّل 1439ھ) بروز جمعۃ المبارک کے میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بابرکت موقع پر اس مرکزِ فقر کی تعمیر کا اعلان فرمایا اور مریدین و معتقدین سے اس تعمیر میں بڑھ چڑھ کر مالی و بدنی تعاون کی اپیل بھی کی۔

دو سال کی جدوجہد کے بعد اتنی رقم جمع ہوگئی کہ خانقاہ اور مسجد کے لیے زمین خریدی جا سکے اور تعمیر شروع کی جائے۔ اس دوران سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے مناسب زمین کی تلاش جاری رکھی۔ اگر کوئی زمین مناسب جگہ پر تھی تو انتہائی مہنگی تھی اور اگر سستی زمین ملتی تو جگہ مناسب نہ ہوتی۔ بالآخر جولائی 2019ء میں سندر اڈا لاہور سے 5 کلومیٹر کے فاصلہ پر رنگیل پور شریف میں مناسب داموں پر اچھی زمین مل گئی جو 12 جولائی 2019ء (9 ذیقعد 1440ھ) بروز جمعۃ المبارک خرید لی گئی اور خانقاہ سلطان العاشقین کے حصہ محافل کی تعمیر شروع کر دی گئی۔ مرکزِ فقر مسجدِ زہرؓا اور خانقاہ سلطان العاشقین کے مرکزی حصہ کا سنگِ بنیاد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے یکم اگست 2020ء (10 ذوالحجہ 1441ھ) بروز ہفتہ عید الاضحیٰ کے مبارک دن رکھا۔

خانقاہ سلطان العاشقین کے حصہ محافل کی تکمیل 30 اگست 2020ء (10 محرم الحرام 1442ھ) بروز اتوار مکمل ہوگئی اور اس دن سے اتوار کی محفل نورِ مصطفیٰؐ اور دوسری محافل یہاں منتقل کر دی گئیں جیسا کہ خانقاہ کے باب میں ذکر ہے کہ وہاں جگہ بہت تنگ ہوگئی تھی۔ 30 اگست 2020ء (10 محرم الحرام 1442ھ) کی محفل سے تمام مریدین (مرد و خواتین) کی محافل اسی خانقاہ میں منعقد ہونے لگیں۔ خواتین کے لیے پردہ کا

خاص انتظام کیا جاتا ہے۔ان محافل میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اپنے مریدین کو اپنی پُرنور صحبت کے فیض سے نوازتے ہیں اور ان کے مسائل سنتے اور ان کے لیے دعا فرماتے ہیں۔محافل کے اختتام پر شاندار لنگر کا بھی انتظام ہوتا ہے۔محفل نورِ مصطفیٰؐ ہر اتوار کو نمازِ ظہر سے پہلے منعقد ہوتی ہے جبکہ نماز کی ادائیگی کے بعد لنگر تقسیم کیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ تحریک دعوتِ فقر کے زیر اہتمام اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی زیرِ صدارت دو سالانہ عظیم الشان محافلِ میلاد کا انعقاد بھی اسی خانقاہ میں ہوتا ہے۔ایک محفل 12 ربیع الاوّل کو ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بابرکت موقع پر اور دوسری محفل میلادِ مصطفیٰؐ 21 مارچ کو یومِ منتقلی امانتِ الٰہیہ کے موقع پر۔اس کے علاوہ 10 محرم الحرام، عرس سیّدنا غوث الاعظم اور عرس سلطان باھُوؒ کی محافل باقاعدگی سے یہاں منعقد ہوتی ہیں۔

خانقاہ میں طالبانِ مولیٰ کے لیے رہائش کا انتظام بھی ہے۔دور دراز علاقوں کے طالبانِ مولیٰ جنہوں نے اپنی زندگی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صحبت میں وقف کر دی ہے، خانقاہ میں رہائش پذیر ہیں اور مختلف فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

مسجدِ زہراؓ ابھی اس کتاب کی اشاعت تک تکمیل کے مراحل طے کر چکی ہوگی (انشاءاللہ)۔مسجد میں قرآن گیلری بھی موجود ہے اور مسجد سے ملحقہ آپ مدظلہ الاقدس کا مزار مبارک بھی تعمیر کیا گیا ہے جہاں آپ مدفون ہونگے۔

خانقاہ سلطان العاشقین، مسجدِ زہراؓ اور مزار مبارک سلطان العاشقین رہتی دنیا تک فقر کا مرکز رہیں گے جہاں سے فقر کا فیض طالبانِ مولیٰ کے لیے خصوصاً اور عوام الناس کے لیے عموماً جاری رہے گا۔(انشاءاللہ)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باب 15

عقیدہ سلطان العاشقین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

1 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم الرُسل اور خاتم النبیّین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کسی پر وحی نازل نہیں ہوئی۔ جو شخص نبوت اور اپنے اوپر وحی نازل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ دینِ اسلام سے خارج اور کافر ہے۔

2 آیاتِ قرآن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوا کسی پر نازل نہیں ہوئیں۔

3 حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علاوہ کسی کو جسمانی معراج نہیں ہوسکتی اور نہ ہی کسی کو ظاہری آنکھوں سے دیدارِ الٰہی ہوسکتا ہے۔

4 اہلِ بیتؓ سفینہ نوح کی مانند اور اصحابِ کبارؓ ستاروں کی مانند ہیں۔ ان میں سے کسی کے بارے میں ذرا سا بغض اور میل رکھنے والے کا ایمان سلب ہو جاتا ہے۔

5 سیّدۃ النساء حضرت فاطمہ زہراؓ فقر کی سلطان ہیں اور فقران کے وسیلہ سے عطا ہوتا ہے۔

6 حضرت علی کرم اللہ وجہہ امام الفقرا اور چہارم خلیفہ راشد ہیں۔

7 حسنین کریمین رضوان اللہ علیہم اجمعین فقر میں مرتبہ کمال پر پہنچے۔

8 حضرت ابوبکرؓ صحابہ میں پہلے، حضرت عمر فاروقؓ دوسرے اور حضرت عثمان غنیؓ تیسرے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ صاحبِ صدق، حضرت عمرؓ فاروق صاحبِ عدل اور حضرت عثمان غنیؓ صاحبِ شرم وحیا ہیں۔

9 کوئی شخص بھی چاروں خلفا، اصحاب صفّہ ، اصحابِ بدر اور تمام اصحابِ کبارؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مراتب کو نہیں پہنچ سکتا۔

10 فقہ کے چاروں مجتہد امامین حضرت امام ابوحنیفہؒ، حضرت امام شافعیؒ، حضرت امام مالکؒ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ اجتہاد کے جس مرتبہ پر پہنچے کوئی اور نہیں پہنچ سکتا۔ فقہ کے یہ چاروں مذاہب برحق ہیں۔

11 کسی ایک فقہی مسلک پر اس کی روح کے مطابق عمل ضروری ہے۔

12 فقہی مسلک یا فقہ اور فرقہ میں فرق یہ ہے کہ کوئی عالم یا گروہ کسی ایک فقہی مسلک کو ظاہری طور پر اختیار کر لیتا ہے لیکن نظریات اپنے اس میں شامل کر کے علیحدہ فرقہ کی بنیاد رکھتا ہے۔

13 ہمارا تعلق کسی فرقہ سے نہیں ہے۔

14 ہم فقہ میں فقہ حنفی، امامِ اعظم ابوحنیفہ حضرت نعمان بن ثابت کوفی رحمتہ اللہ علیہ کے پیروکار ہیں۔

15 سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؓ امام اولیا ہیں اور ان کا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔ کوئی بھی شخص آپؓ کی غلامی کے بغیر ولایت کی گرد کو بھی نہیں پا سکتا اور ہم قادری ہیں۔

16 سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو عارفین کے سلطان ہیں اور ہمارا تعلق ان کے سلسلہ سروری قادری سے ہے۔

17 ہماری اصل اور تبلیغ فقر ہے۔

16 ستمبر 2022

سلطان محمد نجیب الرحمٰن

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باب 16

فقہی مسلک اور سلسلہ فقر

فقہی مسلک

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا فرمانا ہے کہ فقہ کے چاروں امامین حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اجتہاد کے جس مرتبہ پر پہنچے وہاں ان چاروں کے سوا کوئی اور نہیں پہنچ سکتا۔ یہ چاروں اجتہادی مسالک برحق ہیں اور ان میں سے کسی کا بھی انکار گمراہی ہے۔ احکامِ شریعت میں ان چاروں فقہی مسالک میں سے کسی ایک کی مکمل اور عین اس کی روح کے مطابق پیروی کرنا لازم ہے۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اہلِ سنت والجماعت سے ہیں اور فقہ میں امامِ اعظم ابوحنیفہ حضرت نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک پر ہیں۔

سلسلہ فقر سروری قادری

فقر میں آپ مدظلہ الاقدس کا سلسلہ سروری قادری ہے۔ سلسلہ سروری قادری کا ایک سِرّ ہے اور یہ سِرّ لقائے الٰہی اور مجلسِ محمدیؐ کی حضوری ہے جو سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنے فرزند سیّدنا عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کو اور انہوں نے اپنے پوتے سیّدنا عبدالجبار ابن ابو صالح نصر رحمۃ اللہ علیہ کو منتقل فرمایا۔ یہ سِرّ لقائے الٰہی اور مجلسِ محمدیؐ کی حضوری والا کامل سلسلہ قادری ہے۔ ابتدا میں اس کو جباری گروہ کے نام سے پکارا گیا۔ محمد حسین دہلوی اپنی کتاب 'تذکرۃ الفقرا' جس میں انہوں نے مختلف سلاسل کے فقرا سے ملاقاتوں کا تذکرہ فرمایا ہے، میں تحریر فرماتے ہیں "دورانِ سیاحت اُن کی جباری گروہ کے کسی بھی فقیر سے ملاقات نہیں ہوئی کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا اور اہلِ دنیا، شہرت اور نام و ناموس سے دور رہتے ہیں۔"

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ کو سروری قادری کا نام دیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ہی سلسلہ سروری قادری کو برصغیر میں عروج حاصل ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سروری قادری کو ہی کامل قادری یا اصل قادری سلسلہ تسلیم کرتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❖ طریقہ قادری بھی دو طرح کا ہے، ایک سروری قادری دوسرا زاہدی قادری۔ صاحبِ تصور سروری قادری (مرشد) اسم اللہ ذات کے حاضرات سے طالبِ مولیٰ کو تعلیم و تلقین سے نوازتا ہے تو روزِ اوّل ہی اس کا مرتبہ اپنے مرتبہ کے برابر کر دیتا ہے جس سے طالب لایحتاج اور بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اس کی نظر حق پر رہتی ہے اور اس کی نظر میں سونا اور مٹی برابر ہو جاتے ہیں۔ دوسرا طریقہ زاہدی قادری ہے جس میں طالب بارہ سال تک ایسی ریاضت کرتا ہے کہ اس کے پیٹ میں کھانا تک نہیں جاتا۔ بارہ سال کے بعد حضرت پیر دستگیر نظر فرماتے ہیں اور اسے سالک مجذوب یا مجذوب سالک کے مرتبہ پر پہنچا دیتے ہیں۔ سروری قادری محبوبیت کا مرتبہ ہے۔ (کلید التوحید کلاں)

❖ زمان اور لامکان پر قدرت رکھنے والا طریقہ قادری ہے۔ سلسلہ قادری دو قسم کا ہے۔ ایک زاہدی قادری اور دوسرا سروری قادری۔ سروری قادری کیا ہے اور زاہدی قادری کسے کہتے ہیں؟ سروری قادری سلسلہ وہ ہے جس کے ذریعے یہ فقیر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف ہوا، انہوں نے اس فقیر کو اپنے دستِ اقدس پر بیعت فرمایا اور مسکرا کر فرمایا کہ خلقِ خدا کی رہنمائی میں ہمت کرو۔ تلقین کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس فقیر کو حضرت پیر دستگیر شاہ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کے سپرد فرما دیا۔ حضرت پیر دستگیر شاہ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ نے بھی سرفراز فرما کر (مخلوقِ خدا کو) تلقین کرنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد ان کی نگاہِ کرم سے میں نے جس طالبِ مولیٰ کو بھی ظاہر و باطن میں برزخِ اسم اللہ ذات اور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی راہ دکھائی اسے ذکر اور مشقت میں ڈالے بغیر مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں پہنچا دیا۔ پھر ان طالبانِ مولیٰ نے جدھر بھی دیکھا انہیں اسم اللہ ذات ہی نظر آیا اور ان کے سامنے کوئی حجاب اور پردہ باقی نہ رہا۔ سروری قادری راہِ فیض ہے اور کم حوصلہ نہیں ہے۔ بعض لوگوں (دیگر سلاسل کے ناقص مرشدوں) نے طالبانِ مولیٰ کو اسم اللہ کے اثرات کی تپش سے مار ڈالا، بعض اسم اللہ ذات کا بار برداشت نہ کر سکے اور عاجز ہو گئے اور بعض مردود اور مرتد ہو گئے۔ (عین الفقر)

❖ یاد رہے کہ قادری طریقہ بھی دو قسم کا ہے، ایک قادری زاہدی طریقہ ہے جس میں طالب عوام کی نگاہ میں صاحبِ مجاہدہ و صاحبِ ریاضت ہوتا ہے جو ذکرِ جہر سے دل پر ضربیں لگاتا ہے، غور و فکر سے نفس کا محاسبہ کرتا ہے، ورد و وظائف میں مشغول رہتا ہے، راتیں قیام میں گزارتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے لیکن باطن کے مشاہدہ سے بے خبر قال (گفتگو) کی وجہ سے صاحبِ حال بنا رہتا ہے۔ دوسرا سروری قادری طریقہ ہے جس میں طالب قرب و وصال اور مشاہدۂ دیدار سے مشرف ہو کر شوریدہ حال رہتا ہے اور مرشد ایک ہی نظر سے طالبِ اللہ کو معیتِ حق تعالیٰ میں پہنچا دیتا ہے اور وصالِ پروردگار سے مشرف کر کے حق الیقین کے مراتب پر پہنچا دیتا ہے۔ ایسا ہی سروری قادری فقیر قابلِ اعتبار ہے کہ وہ قاتلِ نفس ہوتا ہے اور کارزارِ حق میں پیش قدمی کرنے والا سالار ہوتا ہے۔ (محک الفقر کلاں)

❖ سروری قادری اُسے کہتے ہیں جو نر شیر پر سواری کرتا ہے اور غوث و قطب اُس کے زیرِ بار رہتے ہیں۔ سروری قادری طالبوں اور مریدوں کو اللہ تعالیٰ کے کرم سے پہلے ہی روز یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے کہ ماہ سے ماہی تک ہر چیز اُن کی نگاہ میں آ جاتی ہے۔ سروری قادری کی اصل حقیقت یہ ہے کہ سروری قادری فقیر ہر طریقے کے طالب کو عامل کامل مکمل مرتبے پر پہنچا سکتا ہے کیونکہ دیگر ہر طریقے کے عامل کامل

درویش سروری قادری فقیر کے نزدیک ناقص و ناتمام ہوتے ہیں کہ دوسرے ہر طریقے کی انتہا سروری قادری کی ابتدا کو بھی نہیں پہنچ سکتی خواہ کوئی عمر بھر محنت و ریاضت کے پتھر سے سر پھوڑتا پھرے۔ اس طریقہ کے عاشق و طالب دنیا سے تارک فارغ ہوتے ہیں کہ عارف واصل ہونا سروری قادری طریقے کا ابتدائی مرتبہ ہے۔ سروری قادری طریقے کے طالبوں اور مریدوں میں غوث وقطب اور ابدال واوتاد قیامت تک کم نہ ہوں گے کیونکہ اس طریقہ میں ابتدا وانتہا ایک ہی ہے یعنی تصورِ اسم اللہ ذات کی تاثیر طالب کو ذکر فکر میں مبتلا کیے بغیر تمام مراتب تک پہنچا دیتی ہے۔ اس طریقہ کو شریعت سے پائیداری اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم وتلقین سے افتخار حاصل ہے۔ یاد رہے کہ حضرت پیر دستگیر مادرزاد ولی اللہ، فقیر فنافی اللہ، وزیر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عارف باللہ معشوقِ اللہ ہیں۔ انہیں بارگاہِ ربّ الارباب سے پیر دستگیر محی الدین، بقاباللہ قطب، فردانیت میں غوث اور وحدانیت میں غوث الاعظم کا خطاب اس لیے دیا گیا کہ آپؒ کے سروری قادری طالبوں اور مریدوں کو پہلے ہی روز اسم اعظم (اسم اللہ ذات) عطا کر دیا جاتا ہے اور انہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی حضوری بخش کر غالب الاولیا حبیب بنا دیا جاتا ہے۔ اس طریقہ سے فیض یاب ہونے والے باطن صفا اہلِ تصدیق طالب مرید ہر وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں حاضر رہتے ہیں۔ (محک الفقر کلاں)

❖ دنیا میں ایسے سروری قادری لایحتاج فقیر بہت ہی کم پائے جاتے ہیں جو دنیا وعقبیٰ سے بے نیاز صاحبِ ہدایت وصاحبِ رازِ عنایت ہوتے ہیں، ایک ہی دم میں دونوں جہان طے کر کے صاحبِ جود وکرم ہو جاتے ہیں اور کشف وکرامات کو باعثِ ننگ سمجھ کر اُن سے مطلق شرم و حیا کرتے ہیں کہ سروری قادری فقیر کی نظر وحدانیت الٰہ پر ہوتی ہے، سروری قادری فقیر ایسا بادشاہ ہے جو معرفتِ الٰہی کے اسرار سے ہر وقت آگاہ رہتا ہے۔ (محک الفقر کلاں)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں:

❊ سروری قادری طریقہ میں رنجِ ریاضت، چلہ کشی، حبسِ دم، ابتدائی سلوک اور ذکر فکر کی الجھنیں ہرگز نہیں ہیں۔ یہ سلسلہ ظاہری درویشانہ لباس اور رنگ ڈھنگ سے پاک ہے اور ہر قسم کے مشائخانہ طور طریقوں مثلاً عصا، تسبیح، جُبّہ ودستار وغیرہ سے بیزار ہے۔ اس سلسلہ کی خصوصیت یہ ہے کہ مرشد پہلے ہی روز سلطان الاذکار (ھُو) کا ذکر اور تصورِ اسم اللہ ذات اور مشق مرقومِ وجودیہ عطا کر کے طالب کو انتہا پر پہنچا دیتا ہے۔ جبکہ دوسرے سلاسل میں یہ سب کچھ نہیں ہے اس لیے حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سلسلہ سروری قادری کے طالب (مرید) کی ابتدا دوسرے سلاسل کی انتہا کے برابر ہوتی ہے۔ (شمس الفقرا)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن سروری قادری مدظلہ الاقدس کا شجرۂ فقر اس طرح سے ہے:

1۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

2۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ

3۔ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ

4۔ حضرت شیخ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

5۔ حضرت شیخ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ

6۔ حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

7۔ حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

8۔ حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

9۔ حضرت شیخ جعفر ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

10۔ حضرت شیخ عبدالعزیز بن حرث بن اسد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ

11۔ حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ

12۔ حضرت شیخ محمد یوسف ابوالفراح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ

13۔ حضرت شیخ ابوالحسن علی بن محمد بن جعفر القریشی ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ

14۔ حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ

15۔ غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

16۔ حضرت شیخ تاج الدین ابوبکر سیّد عبدالرزاق جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

17۔ حضرت شیخ سیّد عبدالجبار جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

18۔ حضرت شیخ سیّد محمد صادق یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

19۔ حضرت شیخ سیّد نجم الدین برہان پوری رحمۃ اللہ علیہ

20۔ حضرت شیخ سیّد عبدالفتاح رحمۃ اللہ علیہ

21۔ حضرت شیخ سیّد عبدالستار رحمۃ اللہ علیہ

22۔ حضرت شیخ سیّد عبدالبقا رحمۃ اللہ علیہ

23۔ حضرت شیخ سیّد عبدالجلیل رحمۃ اللہ علیہ

24۔ حضرت شیخ سیّد عبدالرحمٰن جیلانی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

25۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ

26۔ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

27۔ سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ ہاشمی قریشی رحمۃ اللہ علیہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

28۔ شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ

29۔ سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

30۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ

31۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باب 17

سلطان العاشقین کی شخصیت قرآن وحدیث کی روشنی میں

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی باکمال و بے مثال شخصیت کو الفاظ کے محدود دائرہ میں قید کر کے بیان کرنا ناممکن ہے۔ وہ صرف اللہ ہی ہے جو اپنے محبوبین کی شان کو بہترین الفاظ میں بیان کرتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی شخصیت ان آیاتِ قرآنی اور احادیث کی عین عکاس ہے۔

- آپ کا وصف۔ تقویٰ

✦ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (سورۃ الحجرات۔13)

ترجمہ: بیشک اللہ کے نزدیک تم میں سے عزت والا وہ ہے جو تقویٰ رکھتا ہے۔

- آپ کا باطن۔ آئینہ حق

✦ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الرَّحْمٰنِ

ترجمہ: مومن رحمٰن کا آئینہ ہے۔

- آپ کا ظاہر۔ نور

✦ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ؕ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ (سورۃ النور۔35)

ترجمہ: نور پر نور ہے۔ اللہ اپنے نور کی طرف ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے۔

- آپ کا قلب مبارک۔ عرشِ اللہ

✦ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ: مومن کا قلب اللہ کا عرش ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

آپ کا مبارک وجود۔ حدیثِ قدسی کے مصداق:

میرا بندہ جب زائد نوافل کے ذریعے میرے قریب ہو جاتا ہے تو میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ پس میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ (بخاری شریف۔6502)

آپ کا عمل۔ صرف اللہ کے لیے

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (سورۃ الانعام۔162)

ترجمہ: تم فرماؤ بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو تمام عالموں کا ربّ ہے۔

آپ کی ذات۔ ان احادیث کے عین مطابق:

اللہ کے چند بندے ایسے ہیں جو نہ نبی ہیں نہ شہید لیکن روزِ قیامت اللہ کے ہاں انکے (بلند) مراتب کی وجہ سے انبیا اور شہدا ان پر رشک کریں گے۔ (ابوداؤد۔3527)

اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی یہ صفت ہوتی ہے کہ ان کی گفتار، سانسوں، لباس، رہائش یہاں تک کہ قدموں کی خاک اور وہ جگہ جہاں انہوں نے ایک دن یا ایک پل کے لیے قیام کیا ہو، میں برکتیں موجود ہوتی ہیں۔ (منہاج العابدین)

آپ کا مقام۔ لِیْ مَعَ اللّٰہ

آپ کی شان۔ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ

آپ کا شعار۔ محبت فاتح عالم

آپ کا اصول۔ عمل پیہم یقینِ کامل۔

آپ کی تعلیم۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس

آپ کا ذکر۔ سلطان الاذکار ھُو

آپ کے ذکر کا طریقہ۔

وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّ خِیْفَۃً وَّ دُوْنَ الْجَھْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ ○

(سورۃ الاعراف۔205)

ترجمہ: اور صبح و شام ذکر کرو اپنے ربّ کا، دِل میں، سانسوں کے ذریعہ، بغیر آواز نکالے خوف اور عاجزی کے ساتھ اور غافلین میں سے مت بنو۔

آپ کا اخلاق۔

تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہ

ترجمہ: اللہ کے اخلاق سے متخلق ہو جاؤ۔

آپ کی تلقین۔

✦ فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہ (سورۃ الذّٰریٰت۔50)

ترجمہ: پس دوڑو اللہ کی طرف۔

✦ فَلَا تَتَّبِعِ الْھَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (سورۃ ص۔26)

ترجمہ: اور (نفس کی) خواہش کی پیروی نہ کرنا ورنہ (یہ پیروی) تمہیں راہِ خدا سے بھٹکا دے گی۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باب 18

حسن و جمال

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے حسن و جمال کو قلم کی قید میں بند کرنا کسی ذی روح کے بس کی بات نہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کے حقیقی حسن و جمال کو صرف عاشق، مریدِ صادق، نورِ بصیرت رکھنے والا یا خود عشق ہی دیکھ سکتا ہے۔ اس جوہرِ اعظم کے اظہار کی خاطر نہ تو لغتِ عصر میں وہ حسین الفاظ ہیں جو آپ مدظلہ الاقدس کے شایانِ شان ہوں اور نہ ہی قلم کی سیاہی میں وہ طاقت ہے جو آپ کے انمول حسن کو حروف کی شکل دے سکے۔ الغرض آپ کے حسنِ ازل سے ہی کارخانہ قدرت میں موجودات کو حسن کی خیرات نصیب ہوئی ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

✤ ساقی خدا کا شکر مجھے عشق کے لیے بندہ بھی وہ ملا ہے جو مولیٰ دکھائی دے

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو شبیہِ غوث الاعظم، سلطان العاشقین، آفتابِ فقر، شانِ فقر، سلطان الذاکرین اور سلطان محمد کے مبارک القابات سے ملقب کیا گیا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنے مبارک القابات کی طرح بہت ہی حسین و جمیل ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری و باطنی کامل حسن و جمال سے نواز رکھا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کا ایک ایک نقش دلکش اور آپ کا ہر سخن دلفریب اور دِل کو موہ لینے والا ہے۔ جو آپ مدظلہ الاقدس کو ایک بار نورِ بصیرت سے دیکھ لیتا ہے بس پروانہ وار آپ مدظلہ الاقدس کے حسین جلوے کے سحر میں گم ہو جاتا ہے۔ اسے ہر چہرہ میں آپ مدظلہ الاقدس ہی کا چہرہ نظر آتا ہے گویا کائنات کے ہر ذرّے کا حسن صرف اِسی حسن کا عکاس ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے جسمِ اقدس کا ہر ایک عضو متوازن و مکمل ہونے کے ساتھ ساتھ حسنِ ازلی کا مظہر ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کا مبارک جسمِ اطہر ہر قسم کے عیب سے پاک اور ناقابلِ بیان نورانیت کا حامل ہے۔ گویا ایک پارس کی مثل کہ جو اس سے چھو جائے سونا بن جائے۔

آپ مدظلہ الاقدس نہ تو بہت ہی طویل قامت ہیں اور نہ ہی پست قد، بلکہ آپ مدظلہ الاقدس میانہ قد کے مالک ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس قد اور رعنائی میں حسنِ مجسم ہیں۔ محفل یا لوگوں کے ہجوم میں سب سے بارعب، دراز قد اور ممتاز نظر آتے ہیں مگر تنہائی میں آپ مدظلہ الاقدس کا قد مبارک متناسب معلوم ہوتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے جسمِ اطہر کے تمام اعضا مضبوط، متناسب اور کھلے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ جو آپ

مدظلہ الاقدس کے ہاتھ اور پاؤں کو دیکھتا ہے اس کی طبیعت میں فرحت و تازگی کی لہر دوڑنے لگتی ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کا رنگ مبارک گندم گوں اور سونے کی طرح چمکدار ہے۔ کبھی اس حیرت انگیز نورانیت میں شدتِ عشقِ الٰہی کی سرخی شامل ہو جائے تو دیکھنے والوں کو تابِ نظارہ نہیں رہتی لیکن جب مائل بہ کرم ہو کر اپنے جمال کو جلالیت پر حاوی کر لیتے ہیں تو آپ کے دیدار سے زیادہ فرحت انگیز نظارہ روئے کائنات پر اور کوئی نہیں ہوتا۔ ایسے وقت میں آپ مدظلہ الاقدس کے دیدارِ اقدس سے روح میں نور کی کرنیں اترتی ہیں اور دیکھنے والا انگشت بدندان رہ جاتا ہے۔ مجمع و محفل میں آپ مدظلہ الاقدس کی سحر انگیز شخصیت کے سامنے بڑی بڑی حسین و جمیل شخصیات کا حسن ماند پڑ جاتا ہے اور تمام مجمع کی نظر صرف و صرف آپ مدظلہ الاقدس کی ذاتِ اقدس پر ہوتی ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس کا سر مبارک بہت ہی متوازن اور خوبصورت ہے۔ عام لوگوں کی نسبت آپ مدظلہ الاقدس کا سر مبارک بڑا لیکن جسمِ اطہر کے ساتھ متوازن ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس ہمیشہ سفید دستار شملہ کے ساتھ استعمال فرماتے ہیں۔ محفل میلادِ مصطفیٰؐ بسلسلہ جشنِ عید میلاد النبیؐ میں سبز دستار بھی استعمال فرماتے ہیں جو بہت خوبصورت معلوم ہوتی ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس اکثر سر مبارک پر سندھی ٹوپی بھی رکھتے ہیں جس کا سائز سب سے بڑا ہوتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے سر مبارک کے بال سیدھے، گھنے اور مضبوط ہیں اور کانوں تک ہیں۔ کانوں کے اوپر والے بال سر کے بالوں کی نسبت چھوٹے ہیں جس کی بدولت کان مبارک واضح نظر آتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس سر کے بالوں میں مانگ نہیں نکالتے بلکہ بالوں کو پیچھے کی طرف سنوارتے یا کنگھی فرماتے ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس کی مبارک پیشانی کشادہ ہے جو بلند اقبالی کی غماز ہے۔ طالبانِ مولیٰ اس مبارک پیشانی کی کشادگی میں غوطہ زن ہو کر نورِ اسمِ ذات کی تجلیات سمیٹتے ہیں اور ھَلْ مِنْ مَّزِیْد کی ندا دیتے ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس کی ابرو مبارک ہلکی سیاہ اور گہری ہیں۔ قوسِ قزح کی مثل خمیدہ ہیں اور جبین مبارک کے پاس سے خمیدہ ہوتے ہوئے گنجان ہیں اور آنکھ مبارک کے دوسرے سرے تک خمیدہ ہوتی چلی جاتی ہیں۔ بائیں ابرو کے اختتام پر بھورے رنگ کا قدرے بڑا سا تِل ہے جو ابرو مبارک کو مزید دِل آویز بناتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی دونوں ابرو کے درمیان خالی جگہ ہے جس میں بہت ہی غور سے دیکھنے پر ہلکے ہلکے روئیں مبارک نظر آتے ہیں۔ جب آپ مدظلہ الاقدس مراقبہ کی کیفیت میں ہوتے ہیں تو آپ مدظلہ الاقدس کا حسن و جمال مزید بڑھ جاتا ہے اور آپ کی دونوں ابرو کے درمیان بہت ہی خوبصورت خم پڑ جاتا ہے جو طالبانِ مولیٰ کا دِل موہ لیتا ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس کے مدھ بھرے دونین کا حسن بیان نہیں کیا جا سکتا کہ اسی نظر سے لاکھوں دِلوں کو بدلا گیا ہے اور عشقِ حقیقی میں تڑپتی روحوں کو لقائے الٰہی کا جام پلایا گیا ہے۔ اسی نگاہِ کرم سے دِلوں کے فیصلے ہوتے ہیں اور دِلوں میں لقائے الٰہی و مجلسِ محمدیؐ کے حصول کی طلب پیدا ہوتی ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی مبارک آنکھیں سرمگیں، نورِ معرفت سے لبریز، کشادہ اور پُرکشش ہیں۔ دونوں آنکھوں میں سرخ رنگ کے ہلکے ہلکے ڈورے نظر آتے ہیں جو کہ مراقبہ کے وقت بہت ہی گہرے محسوس ہوتے ہیں۔ جب آپ مدظلہ الاقدس کسی زنگ آلود قلب کا تزکیہ اپنی چشمِ رحمت سے فرما رہے ہوتے ہیں تو بہت ہی مخصوص انداز سے اپنی نظرِ کرم اس سائل پر فرماتے ہیں جس کے دوران آپ مدظلہ الاقدس کی چشمِ

مبارکہ سے نورِ معرفت کی تجلیات نکلتی ہوئی اہلِ بصیرت خوب دیکھتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی آنکھیں اتنی پُرکشش اور گہری ہیں کہ اِن آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس اس قدر شرم وحیا کے پیکر ہیں کہ کبھی کسی کی طرف آنکھ بھر کر نہیں دیکھتے۔

♣ جلوہ بقدرِ ظرفِ نظر دیکھتے رہے کیا دیکھتے ہم اُن کو مگر دیکھتے رہے

آپ مدظلہ الاقدس کی آنکھیں ہر وقت شرم وحیا کی وجہ سے جھکی رہتی ہیں لیکن جب کسی طالب پر یہ نظرِ کرم پڑ جاتی ہے تو وہ نورِ معرفت سے سیر ہو جاتا ہے اور اس کے قلب کی حالت بدل جاتی ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی آنکھوں کی مبارک پلکیں دراز اور خوبصورت ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی دور کی نظر بالکل درست ہے مگر نزدیک کی نظر کے لیے عینک استعمال فرماتے ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس کے رخسار مبارک بھرے بھرے، گداز اور متوازن و ہموار ہیں۔ جب آپ مدظلہ الاقدس مسکراتے ہیں تو آپ کے رخسار مبارک چڑھتے ہوئے چاند کی مثل بہت ہی خوبصورت لگتے ہیں اور دیکھنے والوں کے دِلوں پر سرور وخمار کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے دائیں رخسار پر ریش مبارک کے قریب دو چھوٹے چھوٹے تِل ہیں جو آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک کی دلکشی کو اسی طرح مزید دلفریب بناتے ہیں جس طرح سرِ شام چاند کے قریب موجود زہرہ ستارہ اس کے حسن کو دوبالا کر دیتا ہے۔

♣ چہرہ نورانی چمکے پیشانی
جیویں چودھویں دا چن آسمانی
نین تیرے دی دنیا دیوانی
حسن تیرا یوسفؑ دی مثال
سلطان العاشقین مرشد لجپال

آپ مدظلہ الاقدس کے ہونٹ مبارک پتلے، دل آویز اور گلاب کی پنکھڑیوں سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں۔

♣ وہ تیرے حسن کی قیمت سے نہیں واقف
جو تیرے لب کو پنکھڑی کا بدل کہتے ہیں

آپ مدظلہ الاقدس عموماً سنجیدگی میں بھی مسکراتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں جو قلبی سکون کی نشانی اور دلیل ہے۔ جب آپ مدظلہ الاقدس تبسم فرماتے ہیں تو آپ مدظلہ الاقدس کے ہونٹ مبارک سے موتیوں کی طرح دندان مبارک نظر آتے ہیں۔ تمام دندان مبارک ایک نہایت خوبصورت لڑی میں پروے ہوئے یکساں چمک دار ہیں۔ اوپر والے دو دندان مبارک کے درمیان میں ایک خلا ہے جو بہت بھلا اور خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مکھ چن بدر شاہ شانی اے
متھے چمکدی لاٹ نورانی اے
چٹے دند موتی دیاں ہن لڑیاں

خوبصورت گلاب کی پنکھڑیوں جیسے لبوں اور موتیوں جیسے دندان مبارک سے نکلنے والی آواز کا کیا ہی کہنا کہ جو ایک بار سن لے وہ بس اس داؤدی لحن میں ہی کھو جائے۔

گفتار تیری تو جھڑدے گلاب
خُلقِ محمدیؐ تیرے اوصاف
رخسار تیرے تے نور بے حساب
دنداں چمکن موتی وال
سلطان العاشقین مرشد لجپال

آپ مدظلہ الاقدس کی آواز مبارک میٹھی، محبت بھری، کانوں میں شرینی گھولتی ہوئی اور اتنی شائستہ ہے کہ سننے والوں کو ہر ہر لفظ الگ الگ سمجھ آتا ہے اور دور و نزدیک بیٹھنے والے حضرات کو یکساں سنائی دیتی ہے۔ زبانِ حق ترجمان کی ہر بات دِلوں میں یوں اترتی چلی جاتی ہے کہ جیسے موتی ساگر میں اترتے چلے جاتے ہوں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی آواز مبارک میں سحر ہے۔ جو آپ کے کلام کو سنتا ہے حق کی گواہی دیتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی زبانِ اقدس سے نکلنے والا ہر ہر لفظ دِلوں میں گھر کر جاتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کبھی چیخ کر یا کبھی بلند آواز سے گفتگو نہیں فرماتے بلکہ ہمیشہ نرم لہجے میں اور شائستگی سے گفتگو فرماتے ہیں اور اپنی بارگاہِ اقدس میں آکر بیٹھنے والے ہر فردِ خاص و عام سے اس کا اور اس کے اہل خانہ کا حال نہایت محبت و شفقت بھرے لہجہ مبارک میں تین بار وقفہ وقفہ سے پوچھتے ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس کی بینی مبارک (ناک) آپ کے چہرہ مبارک پر نہایت ہی موزوں اور خوبصورت لگتی ہے۔ بینی مبارک درمیان سے ذرا بلند ہے اور اس سے آپ مدظلہ الاقدس کا حسن مبارک اور بھی پُرکشش ہو جاتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی بینی مبارک کے اوپر کے حصہ پر ذرا سا خم نہایت ہی خوبصورت محسوس ہوتا ہے اور اس پر نور کی تجلیات دیکھنے والوں (نورِ بصیرت رکھنے والوں) کو چکا چوند کر دیتی ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی بینی مبارک کے دائیں جانب درمیان میں ایک تِل ہے جو بینی مبارک کے حسن کو اور بھی دوبالا کرتا ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس کے کان مبارک بھی خوبصورتی میں یکتا و بے مثل اور نہایت متناسب و دِل آفرین ہیں۔ حیاتیات (بیالوجی) کے وراثتی قوانین (Laws of Inheritence) کی رو سے غالب (Dominant) ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کے کانوں کی لو مبارک ہلکی سی اندر کی طرف مڑی ہوئی اور آزاد ہیں جو کہ ایک غالب جین (Dominant Gene) کی نشانی ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے دائیں کان کے پاس کان کی نرم ہڈی اور ریش مبارک کے درمیان ایک تِل ہے جس سے ہر وقت تجلّیات وارد ہوتی رہتی ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک 'کتب الاکتاب' ہے، جس کو پڑھنے سے طالب روشن ضمیر ہوتے ہیں۔ اس کے حسن و جمال کو اگر چاند سے تشبیہ دی جائے تو اِس چہرۂ اقدس کے شایانِ شان نہ ہوگا۔ بلکہ چانداس چہرۂ اقدس کی دید کو ترستا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک کتابی ہے اور اتنا حسین ہے کہ اس کا حسن بیان کرنا کسی کے بس میں نہیں۔ بس یہی کہا جا سکتا ہے کہ کائنات اس چہرۂ اقدس کی مشتاق ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے چہرۂ اقدس کی زیارت سے دِل کو یہ کامل یقین ہو جاتا ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس ہی صاحبِ مسمّٰی عارفِ کامل، انسانِ کامل، مظہر ذاتِ الٰہی اور سلطان العاشقین کے لقب پاک کے صحیح حق دار ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک سے اسمِ اللہ ذات کے جلوے رونما ہوتے ہیں اور عشاق ہر لمحہ آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک پر نظریں جمائے دیدار میں محو رہتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک سے انوار و تجلیات کا اتنا نزول ہوتا ہے کہ طالبانِ مولیٰ زیادہ دیر تک آپ مدظلہ الاقدس کے چہرۂ انور پر نظر نہیں جما سکتے۔ بقول ایک محب:

❖ وقتِ دیدار کیا حسرتِ دید کو پورا کرتے رعبِ حسن نے چھین لی تابِ نظارہ ہم سے

آپ مدظلہ الاقدس سروری قادری مرشد مجمل و جامع ہیں جس کے بارے میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کلید التوحید کلاں میں فرماتے ہیں:

❖ سروری قادری مرشد جامع و مجمل ہوتا ہے۔ وہ باطن اور ظاہر میں ایسی کتاب ہوتا ہے جو طالبوں کے لیے کتب الاکتاب کا درجہ رکھتی ہے۔ جس کے مطالعہ سے طالب فنافی اللہ ہو جاتے ہیں اور اس ذات کو بے حجاب دیکھتے ہیں۔

❖ طالبان را ہر مطالب خوش نما اعتقاد صدق خواں و ز دل صفا

ترجمہ: طالبانِ مولیٰ اگر اعتقاد، صدق اور دل کی پاکیزگی سے اس کتاب کو پڑھیں تو وہ ہر مقصود با آسانی پا لیتے ہیں۔ (کلید التوحید کلاں)

سروری قادری مرشد کے چہرہ یعنی کتب الاکتاب کی سطور کا ہر ایک حرف محرمِ دُرونِ مے خانہ بناتا ہے اور راہِ فقر کے ہر مقام سے طالبِ حق کو روشناس کرواتے ہوئے صراطِ مستقیم پر گامزن رکھتا ہے۔ طالبِ مولیٰ جب مرشدِ کامل کے چہرۂ انور کو پڑھتا ہے تو اس کو زبان سے کوئی سوال و جواب کرنے کی حاجت نہیں رہتی کہ طالبانِ مولیٰ ہر سوال کا جواب کتب الاکتاب سروری قادری صاحبِ مسمّٰی مرشدِ کامل اکمل جامع نور الہدیٰ کے مبارک چہرہ سے حاصل کرتا ہے۔ نہ مرشد اور نہ طالب زبانِ ظاہر سے کچھ گفتگو فرماتے ہیں بلکہ طالبِ مولیٰ اپنے ہر سوال کا جواب مرشد کریم کے چہرہ اقدس سے بغیر زبان ہلائے حاصل کرتا ہے۔

اس بے مثال اور حسن کو حسن عطا کرنے والے چہرہ مبارک پر ریش مبارک بہت جچتی ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی ریش مبارک گھنی اور تقریباً طول و عرض میں برابر ہے۔ ریش مبارک کے بال نہ زیادہ سخت ہیں اور نہ نرم، مگر سر مبارک کے بالوں کی نسبت ذرا سخت ہیں۔ سروری قادری مشائخ کی سنت کے مطابق آپ مدظلہ الاقدس کی ریش مبارک کے بالوں کے درمیان سیون نکالی جاتی ہے اور ان کو نہایت خوبصورتی سے گولائی دے کر سنوارا جاتا ہے۔ مونچھیں مبارک باریک اور ہونٹوں کے برابر رہتی ہیں اور یہ آپ مدظلہ الاقدس کے حسین ہونٹوں کی شان مزید بڑھا

دیتی ہیں۔ مبارک ہونٹوں کے نیچے بائیں جانب ایک چھوٹا سا زخم کا نشان ہے جو لڑکپن میں ہاکی کھیلتے ہوئے ہاکی سٹک لگنے سے آیا۔ آپ مدظلہ الاقدس کے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے مبارک ہونٹوں کے نیچے بھی عین اسی جگہ زخم کا ہلکا سا نشان موجود تھا۔

آپ مدظلہ الاقدس کی گردن مبارک نہ زیادہ طویل، نہ ہی زیادہ پست اور نہ ہی فربہی مائل ہے۔ موزونیت کے لحاظ سے نہایت خوبصورت ہے۔ گردن کی رنگت سونے کی طرح چمکدار ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی گردن پر پیچھے سر کے بالوں کے اختتام پر بائیں جانب تِل ہے جو گردن کے بالوں میں چھپا رہتا ہے مگر سر ہلانے پر یوں ظاہر ہوتا ہے جیسے کہ چودھویں کا چاند بادلوں کی اوٹ سے نور کی کرنیں برسا رہا ہو۔

آپ مدظلہ الاقدس کے دستِ شفقت کی کیا تعریف کی جائے۔ دونوں ہاتھ کہ جیسے میخانے کے کھلے دو باب ہوں۔ دونوں مبارک ہاتھ اسمِ اللہ ذات کی تاثیر سے ناظر کو ورطہ حیرت میں یوں مبتلا کر دیتے ہیں کہ جیسے ابھی ان میں سے اسم اللہ ذات کا ظہور تمام کائنات کے رگ و پے کو سیراب کر دے گا۔ آپ مدظلہ الاقدس کی ہتھیلیاں کشادہ، نرم و ملائم اور خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہیں۔ انگلیاں گوشت سے پُر اور مخروطی شکل کی ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں اور انگوٹھوں کے ناخن مبارک کی بناوٹ بھی بہت ہی دِل آویز ہے۔ ہتھیلیوں کی پچھلی جانب کہیں کہیں ہلکے بھورے رنگ کے بال ہیں۔ دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی پر کثرت سے تسبیحات کرنے کی وجہ سے ایک گٹھے کا نشان ہے جو کہ آپ مدظلہ الاقدس کے ہاتھ مبارک کی خوبصورت بناوٹ کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے ہاتھوں کی انگلیاں مبارک مخروطی اور اتنی خوبصورت ہیں کہ ان کا بوسہ لیتے وقت مرید کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس ہر اس پتھر کو پارس کر دیتے ہیں جو اس مبارک ہاتھ کو خلوصِ نیت سے بوسہ دے۔ نرم گداز ہتھیلیوں میں سے دائیں ہتھیلی کی پشت پر دو تِل موجود ہیں جن میں سے ایک انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے درمیان اوپر کر کے ذرا بڑا بھورا تِل ہے اور دوسرا تِل ہتھیلی کی پشت پر اوّل الذکر سے چھوٹا ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس کے پاؤں مبارک پُر گوشت، لمبے اور پتلے ہیں۔ پاؤں مبارک کی انگلیاں بھی لمبی، مضبوط اور متوازی ہیں۔ انگوٹھا مبارک کچھ بڑا، اس کے ساتھ دوسری انگلی انگوٹھے سے تھوڑی سی چھوٹی اور اسی طرح پورے پاؤں کی انگلیاں یکساں متوازن اور ترتیب میں بڑے سے چھوٹے کی طرف ہیں اور تمام کے درمیان یکساں فاصلہ ہے جس سے آپ مدظلہ الاقدس کے پاؤں مبارک کی خوبصورتی نہایت بڑھ جاتی ہے۔ بائیں پاؤں کے انگوٹھے کے آغاز میں بڑا تِل ہے جو اس عظیم پاؤں پر بہت ہی حسین لگتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے پاؤں مبارک خوبصورتی کا نمونہ ہیں اور طالبِ مولیٰ کے لیے راحت ہی راحت۔ طالبانِ مولیٰ کا مشاہدہ ہے کہ جب بھی آپ مدظلہ الاقدس کی قدم بوسی کے بعد کوئی کام شروع کیا تو اس میں کامیابی و کامرانی نے قدم چومے۔ اِن قدموں کی خاک بننے میں ایسا سکون ہے گویا کُل کائنات کی سلطانی عطا ہوگئی ہو۔ ان مبارک قدموں کا حسن طالب کو بے اختیار ان قدموں میں اپنا سب کچھ لٹا دینے پر مائل کر دیتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے پاؤں مبارک میں ہر طرح کی نعلین خصوصاً کھسہ بہت ہی اچھا لگتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی چال بادِ صبا کی مانند اس قدر نرم و لطیف ہے کہ چلتے ہوئے قدموں کی چاپ بھی سنائی نہیں دیتی۔ اللہ کے حضور بے پایاں عاجزی کے باعث قدرے جھک کر چلتے ہیں۔ اگر کبھی اپنی رو میں سر اٹھا

کر چلیں تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے دیو مالائی کہانیوں کا عظیم شہزادہ چلا آ رہا ہے۔

سنبھال اے قوتِ عشق مجھے یہ حسن بہا نہ لے جائے یہ ابرو کمان، یہ چشم ہیں تیر، یہ چال قیامت دِل پر ڈھائے

اندھیرے میں آپ مدظلہ الاقدس کے مبارک وجود سے نور کی لپٹیں اٹھتی ہیں اور جسم مبارک یوں چمکتا ہے جیسے اندھیرے میں سبز تسبیح کے موتی چمکتے ہیں۔ بلاشبہ آپ مدظلہ الاقدس ان فقرا میں سے ہیں جن کے متعلق حدیث مبارکہ میں فرمایا گیا ہے:

قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خَلَقَ مِنْ طِیْنِ الْاَرْضِ وَ خَلَقَ الْاَنْبِیَآءَ وَ الْفُقَرَآءَ مِنْ طِیْنِ الْجَنَّۃِ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو زمین کی مٹی سے بنایا لیکن انبیا اور فقرا کو جنت کی مٹی سے تخلیق فرمایا۔''

آپ مدظلہ الاقدس کے سینہ مبارک پر بال بالکل نہیں ہیں صرف سینہ کے درمیان کے حصہ میں لائن ہوتی ہے اس کے اندر بھورے بالوں کی باریک سی ایک لائن موجود ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس کا مبارک جسم آئینہ کی طرح صاف شفاف چاندی کی طرح چمکتا اور بے داغ ہے البتہ جگہ جگہ سرخ اور بھورے تل ہیں جیسے نگینے جڑے ہوں۔ پشت مبارک پر ایک ہلکا سا گول گہرے بھورے رنگ کا نشان بنا ہوا ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس کے حسن و جمال کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ آپ مدظلہ الاقدس کے حُسن کی تعریف کرتے ہوئے آپ کے ایک محبّ نے کیا خوب کہا ہے:

اے حاملِ حسنِ جہاں تجھ سا نہیں کوئی اور یہاں
کر سکے جو تیری تعریف بیاں میرے قلم کی اتنی مجال کہاں
ملے گا خدا تو پوچھوں گا ضرور بنایا ہے تجھ کو بیٹھ کر کہاں؟
اے شہسوارِ میدانِ عشق و ایماں تیرے قدموں پہ نچھاور زمین و آسماں
مل جائے احساس کو گر زباں باندھ دے قیامت کا اِک سماں
اے میری حشر سامانیوں کے ساماں جتنے چاہے تو لے لے امتحاں
ختم ہو چکا اب تو احساسِ سود و زیاں حکم دے تو حاضر کر دوں یہ جاں
عشق میں رہا نہیں اب کچھ بھی گراں تو انمول، باقی سب ارزاں

اسی محبّ نے آپ مدظلہ الاقدس کے حُسن و جمال کی شان کو پنجابی میں کیا خوبصورت بیان کیا ہے:

واہ ربّا! کی کمال دکھایا اے لگدا اے واوا ویلیاں بہہ کے بنایا اے
مٹی نال گھول کے سونا چاندی وچ اپنا نور بسایا اے

ساڈے ہوش تے مت بھلان لئی کتھوں ایڈا جمال لے آیا اے
کجھ خیال تے عاشقاں دا ہونا چاہی دا سی کیوں حسن دا بازار ایڈا تپایا اے

یہ عاجزانہ تحریر آپ مدظلہ الاقدس کے حسن و جمال کو مقید نہیں کر سکتی اور پورے وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے حسن و جمال کو تحریر کے کوزہ میں بند نہیں کیا جا سکتا۔ جس نے ذکر و تصورِ اسمِ اللہ ذات سے حقیقتِ حق پانے کے بعد نورِ بصیرت سے آپ کا دیدار کیا صرف اس نے ہی آپ مدظلہ الاقدس کے حُسنِ حقیقی کو دیکھا۔ سچ تو یہ ہے کہ ھُو کی حقیقت ھُو کے سوا کوئی نہیں جان سکتا اور ھُو ہی ھُو کی تعریف کا سہرا باندھ سکتا ہے۔

♣ آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے دیدۂ کور کو کیا آئے نظر، کیا دیکھے!

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باب 19

محاسن واخلاق

اعلیٰ محاسن اور اخلاقِ حسنہ ایمان اور عشقِ الٰہی کی اساس ہیں۔ احادیثِ مبارکہ میں ہے:

- تم میں سب سے زیادہ محبوب مجھے وہ شخص ہے جس کی عادات واخلاق سب سے عمدہ ہوں۔ (بخاری شریف 3759)
- تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ (بخاری شریف 6035)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ازل سے ہی بارِ امانت کے لیے منتخب شدہ تھے اور اس تفویض شدہ فریضہ کے لیے محاسن واخلاق کا ہونا سورج میں تپش اور ستاروں میں چمک میں مانند ہے۔ ولایتِ عظمیٰ ایک انسان کا ربّ کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے کا عمل ہے اور جہاں اس میں باطنی صفات اور روحانی کمالات اہم ہیں وہاں ظاہر میں سب سے زیادہ اہمیت محاسن واخلاق کو حاصل ہے۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اپنے اخلاق میں لائقِ تحسین وصد آفرین ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس منکسر المزاج، سخی، کریم النفس، پُرتپاک اور سلیم الطبع ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس چاہے کسی بھی مسلک، فرقہ، مذہب یا طبقہ کے لوگوں سے ملیں آپ مدظلہ الاقدس کا اخلاق ہمیشہ سے عمدہ و عظیم ہے جو اپنے آپ میں بہترین مثال ہے۔

وفا اور قربانی

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس وفا اور قربانی کی سب سے اعلیٰ مثال اپنی تصنیف مبارکہ شمس الفقرا میں اس طرح بیان کرتے ہیں:

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلانِ نبوت اور دعوتِ الی اللہ کے جواب میں جن صحابہ کرامؓ نے لبیک کہا اور دل کی تصدیق کے ساتھ کلمہ طیب پڑھ کر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے، ان پر مصائب اور تکالیف کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ جو مومن غریب و نادار اور غلام طبقہ سے تعلق رکھتے تھے اُن پر پہلے روز سے تشدد کی چکّی چلا دی گئی۔ انہیں اتنی شدت سے جسمانی، روحانی اور مالی اذیتیں

دی گئیں کہ انسان اس کا تصور کر کے ہی کانپ اٹھتا ہے۔ مگر آفرین ہے صحابہ کرامؓ کی وفا اور قربانی پر کہ کسی قسم کا ظلم وستم ان کو نہ تو راہِ حق سے ہٹا سکا اور نہ ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان کی وفا میں کوئی کمی آئی۔

جو مومن معاشرہ میں ذی عزت اور صاحبِ حیثیت لوگ تھے ان کو تحریص وترغیب کے ذریعے دینِ حق سے کنارہ کشی اختیار کرنے پر اکسایا گیا۔ انہیں طرح طرح سے دنیاوی جاہ و مال کے لالچ دیئے گئے مگر جب ان کے پائے استقلال میں ذرا سی بھی لغزش نہ آئی تو انہیں مختلف طریقوں سے ڈرایا دھمکایا گیا۔ ان سے کاروباری اور معاشرتی میل جول بند کر دیا گیا حتیٰ کہ ایک دور ایسا آیا کہ سارے اہلِ مکہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سوشل بائیکاٹ کر دیا۔ متواتر تین سال تک مومنین کی یہ جماعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت میں ''شعبِ ابی طالب'' میں اہلِ مکہ کے سوشل بائیکاٹ کا شکار رہی۔ لیکن قربان جایئے ان کے جذبۂ ایمانی پر کہ سخت سے سخت تر حالات میں بھی ان کا ایمان متزلزل نہ ہوا۔ (شمس الفقرا)

عشق قربانی مانگتا ہے اور وفا کا طلبگار رہے، وفا بھی ایسی کامل جس میں کسی بھی حال میں لغزش نہ آئے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے راہِ حق کے لیے اس قدر قربانیاں دیں کہ جن کا تصور بھی عام انسان کے لیے محال ہے۔ ان تمام قربانیوں کا تذکرہ باب ''خدماتِ مرشد'' میں ہو چکا ہے۔ مختصر یہ کہ اپنا وقت، آرام وسکون، مال و دولت حتیٰ کہ اپنی صحت اور ذات سب کچھ نچھاور کر دیا اور اف تک نہ کی اور نہ ہی کسی بدلے کی تمنا رکھی بلکہ ہمیشہ مرشد کی خوشی میں سکون تلاش کیا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے مسندِ تلقین وارشاد سنبھالتے ہی اپنے مرشد کے مشن کو اپنا نصب العین بنا لیا اور اس کو کامیاب بنانے میں آپ کی انتھک اور شبانہ روز محنت شامل ہے یعنی اپنے مرشد کی حیات میں وفا اور قربانی کی جو داستانیں رقم کیں ان کا سلسلہ مرشد کے وصال کے بعد بھی جاری ہے۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس مریدین کے لیے بھی وفا کا پیکر ہیں۔ اگرچہ کوئی مخلص طالب راہِ فقر نہیں چھوڑتا کیونکہ اس میں کششِ عظیم ہے لیکن اگر کوئی بدبخت راہِ سلوک چھوڑتا ہے تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی وفا کا یہ عالم ہے کہ آخری لمحہ تک وفا نبھاتے ہیں اور ہدایت کی طرف راہنمائی فرماتے رہتے ہیں۔

تسلیم ورضا

تلاشِ حق کی سختیاں ہوں، طالبِ مولیٰ کی آزمائشیں یا مسندِ تلقین وارشاد کی بھاری امانت، آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک پر کبھی پریشانی کے آثار نظر نہیں آئے بلکہ آپ مدظلہ الاقدس ہمیشہ صدقِ دل سے ربّ العزت کی رضا پر راضی رہے اور سرِ تسلیم خم رہا چاہے خوشی ہو یا غم، دکھ ہو یا سکھ، سکون ہو یا اضطراب، آسانی ہو یا تنگی، بیماری یا صحت، بھوک یا سیری ہر حالت میں اپنے مولیٰ سے راضی وخوش رہے۔ یہ آپ مدظلہ الاقدس کے مریدین کا مشاہدہ ہے کہ باطنی قوتوں کے باوجود آپ اللہ ربّ العزت کی مرضی ومنشا کے مطابق چلتے اور اس کی تلقین فرماتے ہیں۔

عجز وانکساری

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس آشنائے رازِ حقیقی، اللہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقرب و عاشق ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس امام الوقت، مجدِ دِدوراں اور قطب الاقطاب ہیں۔ اس قدر عالی مرتبت ہونے کے باوجود آپ مدظلہ الاقدس عملی زندگی میں عاجز وحلیم اور اپنے آپ کو عام لوگوں کی سطح پر رکھتے ہیں تاکہ مریدین بھی عجز وانکساری کو اپنی طبیعت کا خاصہ بنالیں۔ آپ مدظلہ الاقدس مریدین وعقیدتمندوں کو عجز وانکساری کی نصیحت کرتے ہیں کیونکہ یہ صفت بارگاہِ الٰہی میں بے حد مقبول ہے اور فقر وتصوف میں بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔

تحمل وبردباری

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بردباری کی اعلیٰ مثال آپ کا بچوں کی نادانی، نوعمر کی ناسمجھی، نازک طبع کی پریشانی اور نفسانی شخص کی کوتاہیوں پر صبرِ جمیل کرنا ہے۔ آپ کی فطرت میں نہ تو غیر منطقیت ہے اور نہ ہی جلد بازی کا عنصر۔ آپ محبت اور تحمل سے چاہنے والوں سے گفتگو فرماتے اور ان کے ظاہری وباطنی مسائل سنتے ہیں۔ تبسم آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک کا خاص وصف ہے چاہے مریدین اپنی بات مکمل کرنے میں آپ مدظلہ الاقدس کا بہت سا قیمتی وقت لے لیں۔

مخالفین کے وار پر بھی ہمیشہ تحمل، ہمت اور حکمت کا مظاہرہ کیا۔ آپ کے تحمل وبردباری کی ایک مثال خانقاہ سلطان العاشقین کا انجان جگہ پر تعمیر کرنا ہے جہاں کے باسیوں نے آپ مدظلہ الاقدس کی ذات اور راہِ فقر پر طرح طرح کے تیر چلائے اور آنے والے مریدین کو روکنا اور ان پر آوازے کسنا معمول بن گیا تھا۔ آفرین آپ کے تحمل پر کہ آپ نے آہستہ آہستہ ساری غلط فہمیاں دور فرمادیں، ان کو خانقاہ کی اہمیت سے آگاہ کیا اور اپنا بنالیا۔

عفوودرگزر

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✦ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○ (سورۃ الشوریٰ۔43)

ترجمہ: اور جو شخص صبر کرے اور معاف کردے تو بلاشبہ یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا خاصہ ہے کہ آپ مریدین اور عقیدتمندوں سے ناراض نہیں ہوتے اور بڑی چھوٹی ہر کوتاہی سے درگزر فرماتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے طاقت ہونے کے باوجود کبھی دشمنانِ فقر سے بدلہ نہیں لیا بلکہ ہمیشہ عفوودرگزر اور حکمت ودانائی سے کام لیا جس

سے مخالف بھی آپ سے مانوس ومشتاق ہو گئے۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی جماعت تحریک دعوتِ فقر میں کئی مخالف ظاہر ہوئے جن کا مقصد صرف تحریک کو ذاتی غرض کے لیے استعمال کرنا یا نقصان پہنچانا تھا مگر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے ہمیشہ ان کو توبہ کا موقع دیا اور راہِ راست کی تلقین کی اور ان کے توبہ کر لینے پر انہیں فراخ دلی سے معاف فرما دیا۔ البتہ کچھ منافق اشخاص کے بضد رہنے پر سلطان العاشقین نے ٹھوس ثبوت کی بنا پر ان کو عہدوں سے برطرف کر دیا مگر ان کے عیوب کو مجلس کا موضوع کبھی نہیں بنایا۔

شفقت ومحبت

باپ سے بھی زیادہ شفیق اور ماں سے بھی زیادہ مہربان سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ایک دردمند انسان اور بیابانِ دنیا میں بارانِ رحمت ہیں۔ آپ کڑکتی دھوپ میں پھل دار اور گھنے درخت کی مثل ہیں جو موسم کی سختیاں خود جھیلتا ہے اور سایہ میں بیٹھے ہوئے کو خبر بھی نہیں ہونے دیتا کہ وہ اس کے لیے کیا کچھ کر رہا ہے۔

مریدین اکثر آپ کی شفقت کا تذکرہ آپس میں کرتے ہیں اور یہی حال بچوں کا بھی ہے۔ نرسری کا بچہ ہو یا یونیورسٹی کا طالب علم، آپ مدظلہ الاقدس کی شفقت ومحبت کا ذکر زبان زدِ عام ہے۔ آپ کی نرمی، محبت اور ہمدردی کا ایک دوسرے سے سن کر مرد وخواتین آپ کی ہفتہ وار محفل نورِ مصطفیؐ میں آتے ہیں اور عظمت کا رعب اور شفقت کا تاثر لے کر جاتے ہیں۔

بچوں کی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے محبت

گیارہ سالہ ننھے ولی تبسم کی سالگرہ قریب تھی۔ اس سالگرہ میں اس نے والدین سے مرشد کریم کو سالگرہ پر بلانے کا مطالبہ کر دیا۔ جہاں مرشد کریم جاتے ہیں وہاں پروانوں کی طرح مقرب مرید بھی اکٹھے ہو جاتے ہیں اس لیے والد نے ولی کی اس خواہش پر ایک شرط رکھی کہ یا مرشد کریم کو سالگرہ پر مدعو کر لیتے ہیں یا ولی نے جو پلے سٹیشن (playstation) کی خواہش کی تھی وہ خرید لیتے ہیں۔ ولی نے ایک لمحہ ہچکچائے بغیر پلے سٹیشن کی خواہش چھوڑ کر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو دعوت پر مدعو کیا۔

جب کیک کٹا تب ولی کے ایک طرف اس کے والد تو دوسری طرف والدہ تھیں مگر کیک کٹتے ہی وہ مرشد کریم کی طرف دوڑا اور کیک کا پہلا ٹکڑا اپنے مرشد کو کھلایا۔ اس کے بعد ہوا کچھ یوں کہ جب ولی تحائف کھول رہا تھا تو اس میں ولی کی مرحومہ پھوپھی کے بیٹوں کی طرف سے پلے سٹیشن بھی تحفہ میں موجود تھا۔ ننھے بچے نے مرشد کی خاطر جو خواہش قربان کی وہی اس کو تحفہ میں مل گئی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے اپنے ننھے عاشق وطالبِ مولیٰ کو مایوس نہ ہونے دیا۔

سلطان العاشقین کی شفقت سے کوئی محروم نہیں اور آپ مدظلہ الاقدس اتنے مہربان ہیں کہ بچوں کو بھی آپ مدظلہ الاقدس سے عشق ہو جاتا ہے۔

اعلیٰ ظرفی

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

✤ اسمِ اللہ ذات کی تپش تو دوزخ کی آگ سے زیادہ تیز ہے۔ اگر فنافی اللہ بقاباللہ فقیر (انسانِ کامل) جلالیت کی نگاہ سے دیکھ لے تو مشرق سے مغرب تک سب کچھ جلا کر راکھ کر ڈالے۔ ہزار آفرین ہے اس وجود پر جو اس آگ کو برداشت کرتا ہے اور خلقت کو نہیں ستاتا۔ (شمس الفقرا)

کیا ذاتِ باری تعالیٰ کے راز و ذات کو قلب میں محفوظ رکھنا آسان کام ہے! ہر وہ شخص جو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی عزت و محبت کا دعویدار ہو، خواہ مخلص ہو یا منافق، اس کی پوشیدہ حقیقت کو باطن کی آنکھ سے دیکھنا اور مسکرانا سہل عمل ہوتا تو لفظ انسان کے ساتھ 'کامل' نہ لگتا۔ ذات وصفات کی نوری تجلیات کا روح پر پڑنا ظاہری گوشت پوست کے جسم کو بھی ہلا کر رکھ دیتا ہے۔ پھر بھی گہری اور شفقت بھری آنکھوں سے مریدین کے غم و مشکلات کو دور کرنا اور اپنی حالت کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دینا ایک صاحبِ مسمّٰی، مرشد کامل اکمل، انسانِ کامل کا ہی ظرف ہے اور وہ بلاشبہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ہی ہیں۔ آپ نے نہ صرف خود امتحان و بلا[1] کا اعلیٰ ہمت و ظرف سے سامنا کیا بلکہ مخلص عزیز و اقارب اور مریدین کو امتحان و بلا کا صحرا پار کرتا دیکھنا بھی سلطان العاشقین کی اعلیٰ ظرفی اور ہمت کی مثال ہے کہ دل ان کی تکلیف پر دکھ میں تو ہے لیکن قلب و زبان پر رضا ہی رضا ہے۔

سخاوت

ایک عام انسان کا دل افسردہ اور آزمائش میں مبتلا ہو جاتا ہے جب اسے اپنے کمائے ہوئے مال یا جمع پونجی میں سے اللہ کی راہ میں کچھ دینا پڑ جائے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس جب بیعت ہوئے تو اپنے مرشد کے قدموں میں ساری جمع پونجی لا کر رکھ دی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد سلطان الفقر ششمؒ کی ضروریات کی ہر ذمہ داری خود سنبھال لی۔ کپڑے، جوتے، گاڑی، گھر کا قیمتی سامان، ادویات حتیٰ کہ زمین بھی

---

[1] امتحان دراصل اولیا اللہ اور طالبانِ مولیٰ کے قلوب کا مختلف مصائب و شدید کیفیات میں مبتلا ہونا ہے جو مِن جانب اللہ ظہور میں آتی ہیں جیسا کہ خوف، غم، ہیبت اور قبض وغیرہ۔ قربِ الٰہی بقدر شدتِ مصائب حاصل ہوتا ہے۔ امتحان اور مصائب اولیا اللہ کا لباس، طالبانِ مولیٰ کا گہوارہ اور انبیا کی غذا ہیں۔ یہ درجہ بڑا اعلیٰ ہے۔

بلا سے مراد اولیا اللہ کا اذیتوں، بیماریوں، غموں اور جسمانی تکلیفوں میں مبتلا ہونا ہے۔ دراصل بلا وہ آزمائش اور ابتلا ہے جو مومن کی روح کے ساتھ ساتھ جسم پر بھی نازل ہوتی ہے، اس کی اصل حقیقت نعمتِ قربِ حق ہے اور یہ ایک پوشیدہ راز ہے۔ اس ابتلا کو برداشت کرنا حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر سرِ تسلیم خم کر کے دیدارِ الٰہی تک پہنچنا ہے۔ (شمس الفقرا)

خرید کران کے نام کردی۔ جب اپنی ساری دولت مرشد کے قدموں پر نچھاور کر چکے اور صرف تنخواہ پر بات آ گئی تب بھی مرشد کا ہی اس پر پہلا حق جانا۔ اسی سلسلہ میں ایک واقعہ درج ہے:

دسمبر 1998ء میں ایک بار سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ گھوڑا خریدنے لاہور تشریف لائے۔ اس وقت آپؒ کے پاس ایک لاکھ کی رقم کم پڑ گئی تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اور ایک دوسرے مرید آپؒ کی بارگاہ میں رقم پیش کرنے کے لیے گھر سے لینے چلے گئے۔ سوئے اتفاق دونوں ایک ہی وقت رقم لے کر سلطان الفقر ششمؒ کی بارگاہ میں واپس پہنچے اور آپؒ کی بارگاہ میں اس رقم کو پیش کیا۔ آپؒ نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی رقم دائیں اور دوسرے ساتھی کی رقم بائیں ہاتھ میں پکڑ لی اور اپنے مرشد سلطان محمد عبدالعزیزؒ کا ایک واقعہ سنایا ''ایک بار آپؒ سفر میں تھے کہ رقم ختم ہوگئی۔ آپؒ نے فرمایا کہ جو ہمیں واپسی کا کرایہ دے گا اللہ تعالیٰ اسے دولت سے مالا مال کر دے گا۔ ایک شخص نے اس زمانہ میں بیس روپے اِدھر اُدھر سے ادھار اکٹھے کر کے ان کی بارگاہ میں پیش کیے اس کے بعد وہ آدمی کروڑ پتی ہو گیا۔'' اس موقع پر سلطان عبدالعزیزؒ کے ایک مرید بھی موجود تھے، انہوں نے عرض کیا کہ ان دونوں کے لیے بھی ایسی دعا فرمائیں۔ آپؒ نے ایک لمحہ سوچا پھر دوسرے ساتھی کی رقم ان کو لوٹا دی اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی رقم اپنے پاس رکھ کر فرمایا ''ان کو دولت نہیں دینی ہے، ان کے لیے ہم نے کچھ اور ہی سوچ رکھا ہے۔ ہاں ان کی جو بھی جائز ضرورت ہوگی اللہ تعالیٰ اسے پورا کرتا رہے گا اور کوئی ضرورت رکی نہیں رہے گی۔''

سلطان الفقر ششمؒ کا اشارہ بارِ امانت کی طرف تھا۔ جہاں تک ضروریات کی بات ہے، سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس دو خانقاہیں چلا رہے ہیں اور مسجد زہراؓ کی تعمیر بھی ہو رہی ہے، اس کے علاوہ خانقاہ نشینوں کا خرچہ ہے، لنگر ہر وقت کھلا رہتا ہے، 100 کے قریب کتابوں کی اشاعت ہو چکی ہے اور مزید کی اشاعت جاری ہے، لاتعداد ویب سائٹس کام کر رہی ہیں، ہر اتوار محفل نورِ مصطفیٰؐ منعقد ہوتی ہے اور سالانہ دو عظیم الشان محافلِ میلاد بارہ ربیع الاوّل اور 21 مارچ کو منعقد ہوتی ہیں جن میں ہزاروں کی تعداد میں خواتین و حضرات شرکت فرماتے ہیں، سروری قادری مشائخ کے عرس مبارک پر بھی خاص محافل کا انعقاد کیا جاتا ہے اور ہر محفل پر بہترین لنگر پیش کیا جاتا ہے، یہ سب اخراجات ماشاءاللہ پورے ہوتے ہیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس آنے والے تمام ہدایا و عطیات انہی اخراجات کے لیے دے دیتے ہیں اور جیب اکثر خالی ہوتی ہے۔ اپنے پاس کچھ نہیں رکھتے۔ مریدین کی دل آزاری نہ ہو، اس لیے تحائف اپنے پاس رکھ لیتے ہیں۔ آج کل کے دور میں ایک گھر چلانا اتنا مشکل ہے جبکہ کوئی ظاہری ذریعہ آمدن نہ ہونے کے باوجود آپ مدظلہ الاقدس اتنا بڑا نظام چلا رہے ہیں۔ اگر کوئی صرف اس نکتہ پر غور و فکر کرے تب بھی آپ مدظلہ الاقدس کو مرشد کامل اکمل تسلیم کر لے۔

جدت پسند

جہاں علمائے ظاہر ترقی معکوس کی جانب گامزن ہیں وہاں انسانِ کامل سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس تعمیر و ترقی کو سراہتے ہیں کیونکہ اللہ پاک خود زمانہ ہے اور جس سمت زمانے کا رخ ہو اسی طرف چلنا چاہیے ورنہ نسلیں نیست و نابود ہو جاتی ہیں۔ حدیثِ قدسی ہے:

ابنِ آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے، زمانہ کو برا بھلا کہتا ہے، حالانکہ میں ہی زمانہ کا پیدا کرنے والا ہوں، میرے ہی ہاتھ میں تمام کام ہیں، جس طرح چاہتا ہوں رات اور دن کو پھیرتا رہتا ہوں۔ (بخاری شریف 7491)

چونکہ خیر وشر ربّ العزت کی تخلیق ہے اور انتخابِ راہ بندہ کی دلیل ہے اس لیے زمانہ کی ایجادات کو برا کہنے کی بجائے ان کو اسلام کے رنگ میں رنگ دینا چاہیے جیسے کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس جدید ذرائع ابلاغ مثلاً ٹک ٹاک (TikTok)، یوٹیوب (YouTube)، فیس بک (Facebook) وغیرہ پر اپنی ٹیم سے حمد، نعت، منقبت، تعلیماتِ فقر پر مبنی انگلش واُردو مضامین اور ویڈیوز وغیرہ نشر و پوسٹ کرا کے عوام الناس تک پہنچا رہے ہیں۔ آپ طالبِ علم مرد وخواتین کو علم کے حصول اور تعلیم کو مکمل کرنے کی ہدایت دیتے ہیں اور اس کو پسند فرماتے ہیں۔ جو خواتین شوق یا مجبوری میں نوکری کرتی ہیں ان کو کبھی نہیں روکا بلکہ حوصلہ افزائی ہی کی ہے۔

سلطان العاشقین کا یہ نظریہ ہے:

کوئی ایسا مجدد جو دین کی روح کو جدیدیت میں داخل کر سکے وہی اس نظام کو دوبارہ کھڑا کر سکتا ہے۔ مجدد وہ ہوتا ہے جسے اللہ علمِ لدنّی عطا کرے اور وہ اسی علم کے مطابق دین کی تجدید کرتا ہے۔ اللہ اس کی بات خود لوگوں سے منوالیتا ہے۔ وہ جدید دور کے مطابق اسلام کو زندہ کرے اور ایسا نظام لائے جو تمام دنیا کے انسانوں کے لیے کشش رکھتا ہو تب ہی اسلام کو ساری دنیا میں عروج حاصل ہو سکتا ہے۔

صبر

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس صابر وشاکر اور اللہ کی رضا پر راضی رہنے والے فقیر کامل ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس ذاتِ مطلق میں محو ہر لمحہ عبادت اور تفکر ومراقبہ کے عالم میں رہتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کا ربّ العزت سے ایسا مضبوط تعلق ہے کہ آپ کو مصائب وتکالیف پر بھی پیار آتا ہے۔ زندگی کی کسوٹی پر آپ مدظلہ الاقدس نے ہمیشہ صبر کیا حتیٰ کہ شعلے پھولوں کی پتیاں بن کر آپ کے قدم مبارک پر بکھر گئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

تمام لوگوں میں سب سے زیادہ مصیبتیں انبیا کرام علیہم السلام پر آتی ہیں، پھر درجہ بدرجہ ان کے قریب لوگوں پر آتی ہیں۔ (مسند امام احمد بن حنبلؒ 27619)

آپ مدظلہ الاقدس اللہ کے مقرب ولی ہیں۔ حق تو یہ ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس پر جو آزمائشیں اور مصیبتیں آئیں اگر کسی پہاڑ پر آتیں تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جاتا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے ہر مصیبت کو اللہ کی رضا سمجھ کر اس پر ایسا صبر کیا کہ کبھی ماتھے پر شکن بھی نہ آئی اور دل وصالِ الٰہی میں محو رہا۔

ترکِ دنیا وتوکل

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ابھی سلک سلوک کی راہ پر چلے بھی نہ تھے اور دولت کی فراوانی تھی، باوجود اس

کے آپ مدظلہ الاقدس کا دل دنیا سے بیزار اور خلوت پسند تھا۔ قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✦ وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ (سورۃ العنکبوت۔64)

ترجمہ: یہ دنیا کی زندگی سوائے کھیل تماشا کے اور کچھ نہیں ہے۔ بے شک آخرت کا گھر ہی اصل زندگی ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس نے کبھی کسی سوالی کو خالی ہاتھ نہ بھیجا اور رشتہ داروں کو بھی دے کر کبھی واپسی کا مطالبہ نہ کیا یعنی مال و دولت ہاتھ میں تھا نہ کہ دل میں۔

جیسے ہی آپ مدظلہ الاقدس کی نظر سلطان الفقر ششمؒ کے چہرہ اقدس پر پڑی آپ نے اپنا وقت، جان و مال سب کچھ مرشد کے نام کر دیا۔ صرف ایک نوکری رہ گئی جو آپ کے مرشد نے چھوڑنے کی اجازت نہ دی۔ آپ مدظلہ الاقدس بظاہر دنیا میں ہوتے ہوئے بھی دنیا کے نہیں ہیں جیسا کہ ایک کشتی پانی پر تیرتی ہے مگر پانی (دنیا) کبھی کشتی (دل) کے اندر نہیں آتا۔

مسندِ تلقین وارشاد سنبھالنے کے کچھ عرصہ بعد (2013 میں) آپ نے نوکری بھی چھوڑ دی۔ آپ مدظلہ الاقدس کا رب العزت پر کامل توکل کا یہ عالم ہے کہ جیسے پرندے اپنا رزق ساتھ لے کر نہیں اڑتے، آپ مدظلہ الاقدس بھی کل تو کیا آج کے رزق کی بھی فکر نہیں کرتے اور پالنے والے ربّ نے انہیں کبھی تنہا نہیں چھوڑا۔ آپ مدظلہ الاقدس اس آیت کریمہ کے مصداق ہیں:

✦ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ (سورۃ آلِ عمران۔160)

ترجمہ: اور مومنوں کو تو اللہ پر ہی توکل کرنا چاہیے۔

جہدِ مسلسل واستقامت

استقامت سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی ایک ممتاز صفت ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی زندگی جہدِ مسلسل ہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے پوری زندگی محنت کی چاہے غربت میں دھوپ میں گزرا بچپن ہو یا جوانی کی دن رات کی نوکری۔ آپ نے بحیثیت طالبِ مولیٰ بھی اپنے مرشد کے مشن کی کامیابی کے لیے ہر لمحہ وقف کیا۔ جب سے آپ مدظلہ الاقدس نے مسندِ تلقین وارشاد سنبھالی ہے آپ نے فقر کے کاموں کے لیے اپنی بقایا زندگی وقف کر دی چاہے وہ مریدین کی ظاہری و باطنی تربیت ہو، تحریک دعوتِ فقر کی ذمہ داریاں و معمولات ہوں یا کتب کی تالیف وتصنیف، آپ مدظلہ الاقدس کوئی لمحہ ضائع نہیں کرتے حتیٰ کہ ہفتہ کو بھی مریدین سے ملاقات اور مسجد زہراؓ کے تعمیری معاملات کے جائزے میں اور اتوار کو محفل نورِ مصطفیٰؐ کے سلسلہ میں مصروف رہتے ہیں یعنی پورے ہفتے میں ایک دن بھی اپنے آرام کے لیے نہیں رکھا اور حیران کن طور پر اللہ کے کاموں میں کبھی تھکاوٹ محسوس نہیں کرتے۔

محنتی لوگوں کے بارے میں ایک رائے عام ہے کہ بعض ورکاہولک (workaholic) ہوتے ہیں اور اپنے آپ اور اہلِ خانہ کو وقت نہیں دیتے۔ لطف والی بات یہ ہے کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ہر کام میں توازن برقرار رکھتے ہیں اور اکثر اہم معمولات بھی ترک کر کے اہلِ

خانہ کو وقت دیتے ہیں۔

عفت وحیا

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس میں کمال درجہ کی حیا ہے۔ آپ گفتگو و کردار دونوں میں بے حیائی کو ناپسند فرماتے اور اس سے روکتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی زبانِ گوہر فشاں سے کبھی نازیبا و غیر مہذب جملہ تو کیا ایک لفظ بھی نہیں نکلا۔ کبھی بھی تہمد کے بغیر غسل نہیں فرمایا، ہمیشہ تہمد پہن کر غسل فرماتے ہیں۔ تنہائی میں بھی آپ کبھی بے لباس نہیں ہوئے۔ خواتین جو ملاقات اور مسائل کے حل کے لیے آتی ہیں آپ مدظلہ الاقدس ان سے ہمیشہ نظریں جھکا کر گفتگو فرماتے ہیں۔

وسعتِ علم

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا ظاہری علم اور معلوماتِ عامہ میں بھی کوئی ثانی نہیں۔ ہر طالبِ مولیٰ آپ مدظلہ الاقدس کے علم و خرد کی وسعت کے سحر میں مبتلا ہے۔ ہر سالک کسی نہ کسی موضوع میں دلچسپی رکھتا ہے اور جب وہ اس موضوع پر آپ مدظلہ الاقدس سے گفتگو کرتا ہے تو آپ مدظلہ الاقدس کی اس موضوع پر کامل دسترس دیکھ کر حیرت زدہ ہو جاتا ہے۔

فقہ، شریعت، تصوف، تاریخ اور اس کے نتائج و سبق، مشائخ کی حیات و تعلیمات، ملکی امور، صحافت، سیاست، ٹیکنالوجی، سوشل میڈیا، ویب سائٹ وغیرہ ماشاءاللہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو ہر علم پر عبور حاصل ہے اور آپ ظاہری و باطنی علوم کا گہرا سمندر و منبع ہیں۔

کم گوئی و حسنِ گفتگو

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کم گو ہیں لیکن آپ کا کلام ہمیشہ جامع اور مکمل ہوتا ہے اور بسیار گوئی سے مکمل پرہیز کرتے ہیں۔ آپ کے لب مبارک سے کبھی کوئی لفظ بے مقصد و بے معنی نہیں نکلا۔ آپ مناسب، حق پر مبنی کلام فرماتے ہیں جو گوہر فشاں اور فیض بخش ہوتا ہے۔ اکثر جب سوال کیا جائے تو جواب کی صورت میں کلام فرماتے ہیں، خاص طور پر محافل میں آپ مدظلہ الاقدس کا مخصوص کلام بیشتر دلوں میں پوشیدہ سوالات کے جوابات ہوتے ہیں جو ہر مرید کو یکساں طور پر مطمئن کر دیتے ہیں خواہ ان کے سوالات اور مسائل بالکل مختلف ہوں۔ یہ ایک حیرت انگیز امر لیکن ایک مصمم حقیقت ہے جو آپ مدظلہ الاقدس کے انسانِ کامل کے بلند پایہ مرتبہ پر فائز ہونے کی واضح دلیل ہے۔ اکثر جب کسی موضوع پر اظہارِ خیال فرماتے ہیں تو چند جملوں میں ہی اس کا احاطہ کر لیتے ہیں گویا سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے ہنر میں بھی کامل ہیں۔

آپ مزاح بھی فرماتے ہیں جو دردمند سالک کے دل کو کھلتی ہوئی کلی کی چٹک کی مانند مسرت پہنچاتا ہے۔ آپ کا مزاح بھی مہذب، معقول اور میانہ روی کے سنہری اصولوں پر ہوتا ہے جو دل آزاری نہیں کرتا بلکہ موجبِ سکونِ دل ہوتا ہے۔ اکثر مزاح صرف مزاح نہیں بلکہ اس میں حکمت

کے موتی پوشیدہ ہوتے ہیں یعنی آپ مدظلہ الاقدس کا کلام کبھی بے مقصد نہیں رہا۔

غریبوں پر شفقت

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے مریدین میں کافی تعداد غربا اور مساکین کی ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس خندہ پیشانی سے ان سے ملاقات فرماتے، انہیں گلے لگاتے، ہاتھ ملاتے اور دعا کرتے ہیں۔ کوئی بھی غریب مرید آپ کی شفقت ومحبت سے محروم نہیں بلکہ سب امیر غریب آپ مدظلہ الاقدس کی نظر میں برابر ہیں سوائے صاحبِ تقویٰ کے جو آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہیں۔

رازداری

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے بیشمار مریدین ہیں جو اپنے دل کا بوجھ آپ مدظلہ الاقدس کے پاس تنہائی میں ہلکا کرتے ہیں۔ ایسے مریدین بھی ہیں جن کے لیے فقط تصورِ مرشد ہی باعثِ فرحت ہے کیونکہ وہ واقفِ راز ہیں کہ:

- عارف کامل قادری بہر قدرتے قادر و بہر مقام حاضر

ترجمہ: عارف کامل قادری ہر قدرت پر قادر اور ہر مقام پر حاضر ہوتا ہے۔ (رسالہ روحی شریف)

آپ مدظلہ الاقدس جہاں محبت اور علم کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا عظیم الشان سمندر ہیں وہاں کبھی موجیں پرسکون بھی دکھائی دیتی ہیں مگر اس سمندر کی گہرائی کا کوئی ادراک نہیں کرسکتا کیونکہ اس میں نہ صرف رازِ حقیقی کے خزانے پوشیدہ ہیں بلکہ اللہ کے بندوں کے بھی بے شمار راز دفن ہیں۔ آپ ان رازوں کے ایسے امین ہیں کہ چاہے اہلِ خانہ ہوں یا خاندان، حتیٰ کہ کسی مقرب کو بھی آپ مدظلہ الاقدس نے دوسرے کا راز کبھی نہیں بتلایا۔ اس لیے آج بھی آپ مدظلہ الاقدس کے پاس بچے اور بڑے بلکہ جو بھی مریدین آتے ہیں بہت سے راز بتا کر اپنے دل کا بوجھ کم کرتے ہیں جو آپ کے لبوں پر کبھی نہیں آتے۔ سلطان العاشقین کے تمام مریدین کامل یقین رکھتے ہیں کہ ان کے مرشدان کے بھیدوں کے محافظ ہیں جن تک کسی دوسرے کو رسائی حاصل ہے نہ ہوسکتی ہے۔ اس لیے ہر مرید پرسکون ہے اور دوسرے کو یہی ترغیب دیتا ہے کہ اگر دل بوجھل ہے تو مرشد کامل اکمل سلطان العاشقین کے پاس چلے جاؤ۔

جو لوگ مریدین نہیں بلکہ عقیدتمند ہیں، جن میں پاکستان کی نامور شخصیات بھی شامل ہیں، آپ کے پاس مشورہ لینے آتے ہیں اور اپنے ذاتی راز بتاتے ہیں کیونکہ آپ مدظلہ الاقدس کی رازداری مسلّم اور تسلیم شدہ ہے۔

عظمت واحترام

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ذی وقار اور صاحبِ وجاہت ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی بارعب شخصیت کے سامنے حکمران، وزرا اور مشائخ

بھی آنکھیں جھکا کر احترام سے بیٹھتے ہیں۔ یہ مناظر آپ مدظلہ الاقدس کی مجلس میں اکثر دیکھے گئے ہیں۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے تمام مریدین اور ملاقات کے لیے آنے والا ہر شخص عزت واحترام سے ملتا ہے اور آپ مدظلہ الاقدس سب سے فرداً فرداً ملاقات فرماتے ہیں چاہے وہ اتوار کو منعقد ہونے والی محفل نورِ مصطفیٰؐ ہو یا بڑی محافل میں آنے والے ہزاروں لوگ ہوں۔ اگر کوئی شخص دعا کے لیے روک لے تو تھکاوٹ ہونے کے باوجود آپ خندہ پیشانی سے بات سنتے اور دعا کرتے ہیں۔ محافل میں بااثر شخصیات آپ کی منتظر ہوتی ہیں جو احترام وعقیدت سے ملتی اور مسائل بیان کرتی ہیں۔

ہیبت وجلال

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس شیریں زبان، شائستہ مزاج اور پیکرِ عجز وحیا ہیں لیکن ہیبت وجلال کا یہ عالم ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس کی محافل میں انتہائی نظم وضبط اور سکوت کا عالم ہوتا ہے۔ مجلس میں کسی کی جرأت نہیں ہوتی کہ ادھر اُدھر جائے یا کوئی بات یا سرگوشی کرے۔ صرف سانسوں کی آواز ہوتی ہے۔

کوئی شخص بھی آپ مدظلہ الاقدس سے دورانِ گفتگو بے تکلفی میں بھی کوئی ناحق کلام، گستاخی اور غلط بیانی نہیں کرتا کیونکہ آپ مدظلہ الاقدس کی شخصیت جلال وجمال کا ایسا حسین امتزاج ہے کہ دوسرا ایسے الفاظ دل سے زبان تک نہیں لا پاتا۔

عالی ہمت

اصطلاحِ عام میں ہمت کے لیے پہاڑ کا استعارہ استعمال کیا جاتا ہے لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ انسانِ کامل کی عالی ہمت کا موازنہ کائنات کی کسی شے سے نہیں کیا جاسکتا کہ جس امانت کا بوجھ اٹھانے سے پہاڑوں اور زمین وآسمانوں کی ہمت جواب دے گئی وہاں انسانِ کامل کا حوصلہ متزلزل نہ ہوا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✦ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ

(سورۃ الاحزاب۔72)

ترجمہ: ہم نے بارِ امانت (امانتِ الٰہیہ) کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا، سب نے اس کے اٹھانے سے عاجزی ظاہر کی لیکن انسان نے اسے اٹھالیا۔

امانت سے مراد خلافتِ الٰہی یعنی نائبِ رسولؐ ہونا ہے۔

عام انسان پر جب ایک بھی مشکل آتی ہے تو وہ چیخ اٹھتا ہے۔ اگر زیادہ مشکلات آجائیں تو اس کی ہمت وحوصلہ جلد ہی جواب دینے لگتے ہیں، اس کے قدم ڈگمگانے لگتے ہیں اور یہ صورتحال ناکامی کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔ لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی زندگی کی مشکلات اور مصائب کو دیکھا جائے تو حق یہ ہے کہ آپ کی پوری زندگی آزمائشوں سے عبارت ہے۔ انسان ورطۂ حیرت میں پڑ جاتا ہے کہ کس طرح آپ

مدظلہ الاقدس نے ہمت وحوصلے سے تمام مشکلات کا نہ صرف ڈٹ کر مقابلہ کیا بلکہ انہی کے ذریعے اپنی کامیابی کا راستہ بھی ہموار کیا۔ یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ آپ مدظلہ الاقدس نے بڑے بڑے خطرات مول لے کر اور اپنا سب کچھ داؤ پر لگا کر فقر کی بازی جیتی۔

آپ مدظلہ الاقدس کی عالی ہمت کی مثال اس سے بڑھ کر کیا ہوسکتی ہے کہ جب آپ نے مسندِ تلقین وارشاد سنبھالی تو ہر کوئی آپ کا مخالف تھا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اکیلے ایک کمرہ سے اپنا کام شروع کیا اور آج آپ مدظلہ الاقدس کی ہمت اور بلند حوصلے کے باعث ساٹھ سے زائد ممالک میں آپ کے مریدین اور عقیدتمند لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں۔

چند موقعوں پر کچھ طاقتور اداروں کے ملازمین اپنے اختیارات کا ناجائز وغیر قانونی استعمال کرتے ہوئے آپ مدظلہ الاقدس کی مخالفت پر اتر آئے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے بلند حوصلہ اور ہمت کا ایسا مظاہرہ کیا کہ آپ کی بلند ہمتی دیکھ کر وہ گھبراہٹ کا شکار ہو گئے اور الٹے پاؤں بھاگ گئے اور پھر آپ مدظلہ الاقدس کو ناجائز پریشان کرنے کی جرأت نہ کی۔

صاحبِ جمعیت وغنایت

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس صاحبِ جمعیت فقیر ہیں جو تمام باطنی مقامات سے گزر کر کامل وصالِ حق تعالیٰ حاصل کر چکے ہیں اور علم ومعرفت کا گنج وخزانہ ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس فنافی اللہ بقاباللہ فقیر یعنی عارف باللہ ہیں اور اسی مقام کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✦ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَ لَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ (سورۃ یونس۔62)

ترجمہ: بیشک اولیااللہ کو نہ تو کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ ہی غم۔

یہاں وہ سکون اور اطمینان کی نعمت سے مالا مال ہوتے ہیں۔ حضرت سخی سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں:

✤ مقامِ جمعیت تمام علوم کا جامع ہے کیونکہ اس میں حیّ القیوم ذات کی حقیقت کے تمام علوم پائے جاتے ہیں۔ وہ پانچ خزانے اور پانچ مقامات جن میں تمام نعمتوں کا تصرف پایا جاتا ہے، یہ ہیں: اوّل مقامِ ازل اور اس کی نعمتوں اور خزانوں پر تصرف، دوم مقامِ ابد اور اس کی نعمتوں اور خزانوں پر تصرف، سوم مقامِ دنیا اور اس کی نعمتوں اور خزانوں پر تصرف یعنی زمین پر موجود دنیا کی نعمتوں اور اس کے تمام تصرفات کو اپنے ہاتھ میں لے آنا۔ چہارم مقامِ عقبیٰ اور اس کی نعمتوں اور خزانوں پر تصرف، پنجم مرتبہ جس کی نعمتیں، خزانے اور اس کے تصرفات سب سے اعلیٰ ہیں، وہ ہے حق تعالیٰ کا قربِ وحدانیت حاصل کر کے فنافی اللہ بقاباللہ ہو جانا۔ یہ مکمل وکامل جمعیت ہے۔ (شمس العارفین)

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس صاحبِ غنایت[1] ولیٔ کامل ہیں۔ آپ کا دل دنیا وعقبیٰ کی تمام نعمتوں اور مرتبوں سے سیر اور بے نیاز ہے۔ آپ باطنی مقام ومراتب حقداروں کو سخاوت سے عطا کرتے ہیں۔ حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

✤ اس راہ (فقر) کی اصل قرب ووصالِ الٰہی ہے اور یہ راہ صاحبِ غنایت کی نظر ونگاہ سے حاصل ہوتی ہے اور صاحبِ غنایت دیدار عطا

[1] غنایت غنا سے ہے۔ غنا کے لغوی معنی تونگری، دولت مندی، بے نیازی اور بے پروائی کے ہیں۔

کرنے والے (مرشد کامل) کو کہتے ہیں۔ (نورالہدیٰ کلاں)

صاحبِ یقین

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس حق الیقین کے بلند ترین مرتبہ پر فائز ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✦ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ○ (سورۃ الحجر۔99)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کی عبادت کرتے رہو حتیٰ کہ تمہیں یقین کامل (حق الیقین) ہو جائے۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ذکر و تصور اسم اللہ ذات اور نگاہِ کامل سے مریدین کو یقینِ کامل عطا کرتے ہیں کیونکہ آپ خود عشقِ الٰہی، معرفت و علم میں لاثانی اور کامل مکمل درجہ رکھتے ہیں۔ آپ اپنے عشق اور عبادات و مجاہدات سے علم الیقین و عین الیقین کی منازل طے کر کے حق الیقین تک پہنچے اور اسی کی آپ تلقین کرتے ہیں۔

حکمت و دانائی

فرمانِ الٰہی ہے:

✦ يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا (سورۃ البقرہ۔269)

ترجمہ: اللہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا کر دیتا ہے اور جسے حکمت عطا کی گئی اسے خیر کثیر نصیب ہو گئی۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس حکمتِ الٰہیہ سے سرفراز و ممتاز ہیں۔ آپ وہ کامل ہستی ہیں کہ آپ کی نگاہِ فیض سے لوگوں کے قلوب پر علمِ لدنّی عیاں ہوتا ہے۔ بطور فقیر کامل آپ کی حکمت و دانائی ایسی کامل ہے کہ آپ کو عالمِ کبیر اور کائنات کو عالمِ صغیر بنا دیتی ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس معرفتِ الٰہی کے ایسے پیچیدہ نکات طالبانِ مولیٰ پر کھولتے اور ایسے ایسے مقامات کا تذکرہ کرتے ہیں کہ وہ عش عش کر اٹھتے ہیں۔ معرفت کی وہ گتھیاں سلجھاتے ہیں جو کتابوں میں بھی موجود نہیں۔ آپ سے گفتگو کے دوران طالبانِ مولیٰ معرفت و حکمت کے موتی چنتے ہیں جو ان کے لیے دین کے ساتھ ساتھ زندگی کے ہر شعبہ میں بھی راہنما ثابت ہوتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس تحمل و بردباری اور حکمت و دانائی سے نتائج پر پہنچتے ہیں اور بہترین فیصلے فرما کر پیچیدہ معاملات کو پل بھر میں ایسے سلجھاتے ہیں کہ زمان و مکان میں مقید خرد دنگ رہ جاتی ہے۔ مخالفین سے بھی اس حکمت سے معاملات طے فرماتے ہیں کہ وہ آپ کی دانائی کے قائل ہو جاتے ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس علم و حکمت کا گہرا سمندر اور علمِ لدنّی کا گنج ہیں۔ اس لیے ہر طرح کے معاملہ پر آپ کا عمیق کلام نظریات و حقیقت کی ایسی جہتیں افشا کرتا ہے کہ ان کا ادراک عقل و دانش سے ناممکن ہے۔ آپ صرف صوفی عالم نہیں بلکہ عالمِ شریعت، طریقت، حقیقت و معرفت ہیں۔ نہ تو قلم آپ مدظلہ الاقدس کی سیرت کی تمام خوبیاں بیان کرنے کی جرأت کر سکتا ہے اور نہ اس میں اتنی وسعت ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس کی حکمت و دانائی کا احاطہ کر سکے۔

صدق

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✦ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (سورۃ توبہ۔119)

ترجمہ: اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور سچے لوگوں (صادقین) کے ساتھ ہو جاؤ۔

الشیخ محمد عبدہٗ لکھتے ہیں:

※ صدیقین وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی فطرت اور جن کا باطن ہر گرد و غبار سے یوں پاک صاف ہوتا ہے کہ جب ان پر حق پیش کیا جاتا ہے تو بے ساختہ اس کو قبول کر لیتے ہیں۔ خیر و شر کے درمیان انہیں التباس نہیں ہوتا بلکہ نگاہ جیسے سیاہ و سفید کے درمیان بے تکلف امتیاز کر لیتی ہے اسی طرح وہ حق و باطل اور خیر و شر میں امتیاز کر لیتے ہیں۔ صدیقیت کا یہ مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کئی جید صحابہؓ کو حاصل تھا اور صدیقِ اکبر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ ہیں جن کی زندگی کا ہر لمحہ اسی صدیقیتِ کبریٰ کا مظہرِ اُتم ہے۔ (تفسیر روح البیان)

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں:

※ انبیا کے بعد صدیقین کو اس لیے رکھا گیا ہے کہ ہر کسی کو صحبتِ نبوت نصیب نہیں ہو سکتی۔ اب قیامت تک کوئی قطبیت، غوثیت اور عبدیت کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقام پر کیوں نہ فائز ہو جائے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ادنیٰ سے ادنیٰ صحابیؓ کی گردِ پا کو بھی نہیں پا سکتا۔ یہ شرفِ صحابیت قیامت تک بند ہو گیا۔ جب ظاہری صحبت کا دور ختم ہو گیا تو آنے والے ادوار کے لیے اُمت کو صدیق (مرشد کامل اکمل، کامل فقرا) عطا فرما دیئے۔ جو کوئی ان کی صحبت میں رہے گا اسے بالواسطہ صحبتِ نبویؐ کا فیض حاصل ہو گا۔ (شمس الفقرا)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس صدیق یعنی حق و باطل میں امتیاز کرنے والے عارف باللہ فقیر اور مرشد کامل اکمل ہیں۔ ہر مشکل و طوفان میں آپ نے ہمیشہ حق کا ساتھ دیا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے صدق و اخلاص کی بدولت سلطان الفقر ششمؒ نے آپ کے متعلق فرمایا:

''ہم فقر کا عنوان ہیں اور آپ اس کی تفصیل ہوں گے۔''

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے مرشد کے ان الفاظ کو اپنی زندگی کا نصب العین بنا لیا اور اپنے صدق کی بدولت اس راستے میں آنے والی ہر مشکل سے ٹکرا گئے۔ آپ نے راہِ فقر میں جو بھی عمل کیا اور جو بھی قربانیاں دیں مکمل صدق اور خلوص سے دیں اسی لیے وہ فوراً بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوئیں۔ چنانچہ آپ اپنے صدق و اخلاص کے باعث مرشد کے محبوب بن گئے۔

آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کی ظاہری صحبت میں صرف پانچ سال گزارے اور اپنے بے پناہ صدق و خلوص کی بنا پر پہلے تین سالوں میں ہی آپ مدظلہ الاقدس بارِ امانت کے لیے منتخب ہو گئے اور بقیہ دو سالوں میں آپ مدظلہ الاقدس کی

تربیت بھی مکمل ہوگئی۔

جب سے آپ مدظلہ الاقدس مسندِ تلقین وارشاد پر فائز ہوئے ہیں تب سے باطل قوتیں آپ کے خلاف سرگرمِ عمل ہیں لیکن آپ مدظلہ الاقدس ان سب کے سامنے چٹان بن کر حق اور سچ پر قائم ہیں۔

ایک مریدہ کی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی خوبصورت شخصیت پر دلچسپ تحریر

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی ایک خاص مریدہ اور طالبِ صادق فاطمہ نور سروری قادری نے آپ مدظلہ الاقدس کے تریسٹھویں یومِ ولادت پر ایک خصوصی تحریر میں آپ مدظلہ الاقدس کی شخصیت کا بہت حسین انداز میں احاطہ کیا ہے اور آپ کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے آپ کی وہ خوبیاں بیان کی ہیں جن کی بنا پر آپ اپنے مریدین کے محبوب اور ہر دلعزیز مرشد کامل ہیں۔ اصل تحریر انگلش میں ہے یہاں اس کا اردو ترجمہ پیش کیا جارہا ہے۔

میرے کامل اکمل مرشد ہادی! آپ نے ہماری زندگی پر گہرے ترین اثرات چھوڑے ہیں، آپ کی تریسٹھویں سالگرہ کے بابرکت موقع پر ہم ان تریسٹھ خصوصیات کا احاطہ کرتے ہیں جن کی وجہ سے آپ ہمارے لیے سب سے زیادہ محترم اور لائقِ تحسین ہیں:

1۔ آپ قدمِ محمدؐ پر ہیں۔
2۔ آپ اپنے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کے عشق کی مجسم صورت ہیں۔
3۔ آپ غوث الاعظمؓ کی شبیہ ہیں۔
4۔ آپ مرشد کامل اکمل ہیں۔
5۔ آپ انتہائی مہربان اور شفیق ہیں۔
6۔ آپ ہمیں بار بار معاف فرماتے ہیں۔
7۔ آپ بہترین سامع ہیں اور ہر مرید کی لمبی سے لمبی گفتگو تحمل، بردباری اور ہمہ تن گوش ہو کر سنتے ہیں۔
8۔ آپ مجسم وفا ہیں۔
9۔ آپ مسیحا اور روحانی طبیب ہیں۔
10۔ آپ باریک بین اور گہری نظر رکھنے والے ہیں۔
11۔ آپ کی ہمت اور برداشت لامحدود ہے۔
12۔ آپ نے ہمیں ہمارے خوف سے مقابلہ کرنا سکھایا۔
13۔ آپ ہر لمحہ ہمارے ساتھ رہتے ہیں خصوصاً مشکل کے وقت۔

www.sultan-ulfaqr-publications.com

14۔ آپ ہماری خوشی اور مسکرانے کی وجہ ہیں۔

15۔ آپ ہمارے رازوں کے امین ہیں۔

16۔ سب سے زیادہ آپ ہمیں سمجھتے ہیں۔

17۔ آپ ہمارے مسائل کو انتہائی تحمل سے مسکراتے ہوئے سنتے ہیں۔

18۔ جب ہم کسی مشکل میں پھنسے ہوتے ہیں تو آپ ہی ہمارے مسائل کا بہترین اور آسان ترین حل بتاتے ہیں۔

19۔ آپ ہمیشہ ہمیں حالات کا مثبت رخ دکھاتے ہیں۔

20۔ آپ ہمارے دل اور روح میں جھانکنے اور ہمارے دماغ کو پڑھنے کا ہنر جانتے ہیں۔

21۔ آپ ہمیں بلندیوں کو چھونے کی ترغیب دیتے ہیں۔

22۔ آپ ہمیں خودداری کی تعلیم دیتے ہیں۔

23۔ آپ اس وقت بھی ہم پر بھرپور اعتماد کرتے ہیں جب کوئی ہم پر یقین نہیں کرتا۔

24۔ آپ کی محبت ہمیں دنیا کی سب پریشانیوں سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

25۔ آپ ہمیشہ ہماری بات سنتے ہیں خواہ آپ خود جس قدر بھی مصروف یا تھکے ہوئے ہوں۔

26۔ آپ اپنے آرام وسکون پر ہماری خوشی کو ترجیح دیتے ہیں۔

27۔ آپ ہمیشہ اپنا وعدہ پورا فرماتے ہیں۔

28۔ آپ ہماری کامیابیوں پر یوں خوش ہوتے ہیں جیسے وہ آپ کی ہی کامیابی ہو۔

29۔ آپ ہمیں اپنے حلقہ میں شامل کرتے ہیں۔

30۔ آپ نے ہمیں جینے کا مقصد دیا۔

31۔ آپ نے ہمیں ہماری حقیقت سے روشناس کروایا۔

32۔ آپ کی نگاہ ہمارے قلوب کی حالت بدل دیتی ہے۔

33۔ آپ کی صحبت ہمیں ایک بہتر انسان بناتی ہے۔

34۔ عشقِ حقیقی کی تڑپ ہمیں آپ سے ملی۔

35۔ آپ نے ہی ہمیں عشق کے حقیقی معنی سمجھائے۔

36۔ آپ ہمارے ماضی کی غلطیوں کو کبھی ہمارے بارے میں رائے قائم کرنے کی بنیاد نہیں بناتے۔

37۔ آپ کا عشق ہماری روح کی غذا ہے۔

38۔ آپ کی مسکراہٹ کروڑوں میں ایک ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

39۔ ہم جب بھی اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنا چاہتے ہیں آپ سے بہتر کوئی نظر نہیں آتا۔

40۔ آپ اپنی تعریف پر ہمیشہ عاجزی اختیار کرتے ہیں۔

41۔ ہمیں دیکھ کر آپ کا پُرنور چہرہ مزید روشن ہو جاتا ہے۔

42۔ آپ ہر رشتے کے لحاظ سے بہترین نمونہ ہیں۔

43۔ آپ نے ہماری صلاحیتوں کو اُجاگر کیا۔

44۔ آپ کی گفتگو اور آواز ہماری روح پر گہرا اثر چھوڑتی ہے۔

45۔ آپ مشکل ترین حالات کو آسان بنا دیتے ہیں۔

46۔ آپ کا عزم اور ارادے ہمارے وہم وگمان سے بھی بلند ہیں۔

47۔ جہاں ہمارے عشق کی حد ختم ہوتی ہے وہاں سے آپ کے عشق کی حد شروع ہوتی ہے۔

48۔ آپ اپنے مشن پر ڈٹے ہوئے ہیں خواہ کوئی کچھ بھی کہے۔

49۔ آپ اپنے دشمنوں پر بھی مہربان ہیں۔

50۔ آپ کی محبت بے غرض ہے۔

51۔ آپ جدت پسند اور دور اندیش ہیں۔

52۔ آپ باکمال اُستاد اور رہنما ہیں۔

53۔ آپ خود کاملیت (Perfection) ہیں۔

54۔ آپ کی حکمت ودانائی روشنی پھیلاتی ہیں۔

55۔ آپ توکل کی اعلیٰ ترین مثال ہیں۔

56۔ آپ کی نظر میں سونا اور مٹی برابر ہیں۔

57۔ آپ کی نظر میں نیتوں کی اہمیت عملوں سے بہت زیادہ ہے۔

58۔ آپ کی نگاہ ایک عام سے عام انسان اور شے کو بھی اہم بنا دیتی ہے۔

59۔ آپ کے قول وفعل میں کوئی تضاد نہیں، آپ جو کہتے ہیں وہی کرتے ہیں۔

60۔ آپ وہ گہرا سمندر ہیں جس میں ڈوب جانے کو جی چاہتا ہے۔

61۔ آپ ہمیں ہماری کوتاہیوں، خامیوں اور پاگل پن سمیت قبول فرماتے ہیں۔

62۔ آپ ہمیں ہم سے بھی بہتر جانتے ہیں۔

63۔ آپ ہر لمحہ ہمیں بہتر سے بہتر بنانے کے لیے کوشاں ہیں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باب 20

معمولاتِ زندگی

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس فقیرِ کامل ہیں۔ حق گوئی یہ ہے کہ بلحاظِ فقیرِ کامل آپ کے مقام و مرتبہ کا تعین محال اور ناممکن ہے۔ بینا کے مقام کو سمجھنا نابینا کی عقل و فہم سے بالاتر ہے۔ نابینا کو جتنی بھی وضاحتیں دی جائیں اور مثالیں بیان کی جائیں کہ بینا کی بینائی کی حقیقت کیا ہوتی ہے، وہ نہ سمجھ پائے گا کہ بینائی کا مقام کیا ہے۔ فقیر بینا ہوتا ہے اور اس کے سامنے ساری مخلوق کی مثال نابینا کی سی ہے۔ نابینا کے لیے صاحبِ بینا کا خیال محال ہے۔ جسم کیا بتلائے کہ روح کی حقیقت کیا ہے، زندگی کیا جانے کہ رموزِ موت کیا ہیں! بقول اقبالؒ:

بے خبر! رودادِ جاں از تن مپرس

ترجمہ: اے بے خبر! روح کی روداد جسم سے مت پوچھ۔

اصولِ قدرت ہے کہ کسی کے مقام سے واقفیت کے لیے مقصود کے حقیقتِ حال میں شامل ہونا از حد ضروری ہے۔ مثال کے طور پر زیرِ تعمیر عمارت کے کام میں مشغول مزدور ایک ڈاکٹر کے فن کی حقیقت کو کیسے سمجھ سکتا ہے! ڈاکٹر ایک پائلٹ کے فن کے مقام و مرتبہ کا ادراک نہیں کر سکتا۔ اگر مزدور ڈاکٹر کے اور ڈاکٹر پائلٹ کے فن کی حقیقت جانچنا چاہے تو بھی باوجود تر ددّ اور کوشش کے نہ سمجھ پائے گا۔ یہی حال مخلوق اور فقیرِ کامل کے معاملہ کا ہے۔ فقیرِ کامل فی زمانہ ایک ہوتا ہے۔ اس کی حقیقت و معرفت صرف فقیرِ کامل ہی حاصل کر سکتا ہے۔ فقیرِ کامل واحد ہوتا ہے جس وجہ سے اس کی حقیقت الحق لاتعین کے درجے پر رہتی ہے۔ جو ارادہ اور کوشش کرتے ہیں وہ بلحاظِ نیت و استطاعت اس کی حقیقت کا فہم و ادراک پاتے ہیں۔

کسی کو جاننے کا دوسرا ممکنہ طور یہ ہوتا ہے کہ جاننے والا اُس سے اعلیٰ درجے پر فائز ہو۔ اعلیٰ درجے والا اپنے سے نیچے درجے والے کے فن و مقام کو مکمل جانتا ہے۔ اسی طرح فقیرِ کامل کے درجے کو صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جانتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقیقت سے صرف اللہ ہی واقف ہے۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس فقیرِ کامل کے مرتبہ پر فائز ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کے مقام و مرتبہ اور حقیقت

کو سمجھنا نہ صرف محال بلکہ ناممکن ہے جیسا کہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کا فرمان ہے:

✤ طالب کی کیا طاقت کہ مرشد کے مرتبے کی تحقیق کرے۔ (فضل اللقا)

ایک طالب اپنے مرشد کو اتنا ہی جان سکتا ہے جس قدر مرشد اپنی معرفت کا جام پلا دے۔ اسی جامِ معرفت کا شعور معراج النبیؐ کے بعد سے جاری ہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی پہچان و معرفت کو کما حقہ طور پر سمجھنا اور بیان کرنا ناممکن ہے بلکہ اگر توفیقِ الٰہی شاملِ حال نہ ہو تو خطا بھی ہو سکتی ہے۔ اس ضمن میں ایک مثال سمجھیے۔ ایک دیہاتی کی کسی شہری نے مشکل حل کر دی۔ اس نے شہری کو دعا دی کہ اللہ آپ کو پٹواری بنائے جبکہ وہ شہری ڈپٹی کمشنر تھا۔ دیہاتی نے یہ دعا اس لیے دی کہ اس کی سمجھ کے مطابق سب سے اعلیٰ عہدہ پٹواری ہی تھا کیونکہ اس کے حکم سے زمین اِدھر سے اُدھر ہو جاتی ہے۔ جبکہ وہ اس چیز سے نابلد تھا کہ پٹواری کتنے مراتب طے کرے پھر ڈپٹی کمشنر کا عہدہ آتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے متعلق بیان کرتے ہوئے تائیدِ ایزدی شاملِ حال نہ ہو تو خطا کا اندیشہ ہے۔

لباس مبارک

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا لباس ہمیشہ صاف اور پُرکشش ہوتا ہے جو آپ کی نجابت اور وقار کی عکاسی کرتا ہے۔ خوش لباسی جوانی سے ہی آپ مدظلہ الاقدس کی شخصیت کا خاصہ ہے۔ تلاشِ حق کے دور میں (یعنی قبل از بیعتِ مرشد) پسندیدہ لباس شلوار قمیض تھا۔ پینٹ کوٹ اور ٹائی کا استعمال بھی آپ نے تقریبات یا موقع کی مناسبت کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے کیا ہے۔ بعض مواقع پر جینز اور کالر والی شرٹس بھی پہنی ہیں۔ سردیوں میں جیکٹ بھی پہنی ہے۔

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت ہوتے ہی اس شان سے مرشد کی ذات میں فنا ہوئے کہ اپنے تمام پسندیدہ لباس ترک کر کے روزِ اوّل سے سنتِ مرشد کی اتباع میں کرتہ شلوار زیبِ تن فرمایا اور اس سنتِ مرشد پر قائم ہیں۔ باطن کے ساتھ ساتھ آپ کا ظاہر بشمول لباس آئینہ مرشد بن گیا۔

سلطان الفقر ششمؒ کے وصال کے بعد جب آپ مدظلہ الاقدس مسندِ تلقین و ارشاد پر فائز ہوئے تب سے آج تک آپ کرتہ شلوار ہی زیبِ تن فرماتے ہیں۔ کرتے کے نیچے ہمیشہ سفید بنیان پہنتے ہیں جبکہ سردیوں میں بازو والی بنیان کا استعمال کرتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس مختلف رنگوں کی ویسٹ کوٹ (waist coat) پہننا پسند فرماتے ہیں جو آپ کے لباس کو چار چاند لگا دیتی ہیں۔ سنتِ مرشد کی پیروی میں آپ مدظلہ الاقدس نے کرتہ کے ساتھ سفید تہبند بھی پہنا ہے اور چند مرتبہ سنہرے اور کالے رنگ کا لاچا بھی پہنا ہے۔ کرتہ شلوار کے اوپر آپ مدظلہ الاقدس نے کبھی کبھار کوٹ بھی پہنا ہے۔ چند موقعوں پر آپ مدظلہ الاقدس نے شیروانی بھی زیبِ تن فرمائی ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس صفائی پسند ہیں اور ہر روز لباس تبدیل فرماتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کا لباس ہمیشہ عمدہ اور قیمتی ہوتا ہے۔

دھوپ میں قیمتی اور خوبصورت چشموں (sun glasses) کا استعمال فرماتے ہیں۔ جب کچھ لکھ رہے ہوں، مطالعہ میں مشغول ہوں یا

موبائل فون، ٹیبلٹ یا لیپ ٹاپ استعمال کر رہے ہوں تب نظر والی عینک کا استعمال کرتے ہیں۔

سر مبارک پر سفید رنگ کی دستار مبارک پہنتے ہیں جس کا ایک ہاتھ کا شملہ نکلا ہوتا ہے۔ عید میلاد النبیؐ کے موقع پر سبز رنگ کی دستار پہنتے ہیں۔ گرمیوں میں سندھی ٹوپی (Sindhi cap) اور سردیوں میں چترالی ٹوپی (Chitrali cap) اور گرم شال کا استعمال فرماتے ہیں۔ سردیوں میں اونی جرسی (cardigan) بھی پہننا پسند فرماتے ہیں۔

دائیں ہاتھ میں چھنگلی کے ساتھ والی انگشت مبارک میں ''اسم اللہ'' یا ''اسم محمدؐ'' کندہ کی گئی چاندی کی انگوٹھی پہنتے ہیں۔ کچھ عرصہ عقیق پتھر والی انگوٹھی بھی پہنی ہے۔ سنتِ مرشد پر عمل پیرا ہوتے ہوئے گھڑی (wrist watch) ہمیشہ دائیں ہاتھ میں پہنتے ہیں۔

پاؤں مبارک میں دس نمبر کھسہ پہنتے ہیں جو کہ سنہری رنگ (golden colour) کا ہوتا ہے۔ آپ نے نقرئی رنگ (silver colour) کا کھسہ بھی پہنا ہے۔ سردیوں میں کھسہ کے ساتھ سکن (skin) کلر کی جرابیں پہنتے ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس کے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ نے جب مسندِ تلقین وارشاد سنبھالی تو آپؒ زیادہ تر سفید رنگ کا کرتہ زیبِ تن فرماتے تھے جبکہ حیات مبارکہ کے آخری تین سال آپؒ نے ہر رنگ کا کپڑا پہنا۔ اس دور میں آپؒ کے کپڑے خریدنے اور تیار کروانے کی ذمہ داری سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سرانجام دیتے تھے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے متعلق آپ کے مرشد سلطان الفقر ششمؒ نے فرمایا ''بھائی نجیب آپ نے ہمیں ہر رنگ، ہر کوالٹی (بلکہ آپؒ نے فرمایا کہ ہر نسل) اور ہر طرح کے کپڑے پہنائے ہیں اور یہ آپ نے خلوصِ دل سے کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کی پیشانی پر بخت لکھ دیئے ہیں۔'' (سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ۔ حیات وتعلیمات)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے مرشد نے ایک دور میں صرف سفید کرتہ شلوار پہنا اور پھر ایسا دور بھی آیا جب آپؒ نے ہر رنگ کا کرتہ شلوار پہنا۔ سنتِ مرشد پر عمل پیرا ہوتے ہوئے آپ مدظلہ الاقدس نے مسندِ تلقین وارشاد سنبھالنے کے بعد ہر رنگ کا کرتہ شلوار زیبِ تن فرمایا البتہ 2016ء سے آپ مدظلہ الاقدس زیادہ تر سفید کرتہ شلوار مختلف رنگوں کی ویسٹ کوٹ (waist coat) کے ساتھ پہنتے ہیں۔

خوشبو کا استعمال

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی زندگی عشقِ مصطفیٰؐ سے عبارت ہے۔ عشق کی شرطِ اوّلیں اتباع و پیروی ہے جو کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ہر فعل، سوچ اور قول کی اساس ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی زندگی کا لمحہ لمحہ سنتِ نبویؐ کا عکاس ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کا فرمان ہے ''عشقِ مصطفیٰؐ ہی ایمانِ کامل ہے۔'' اتباعِ سنتِ رسولؐ ہی ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس خوشبو کو بے حد پسند فرماتے ہیں۔

جب کبھی آپ نے پرفیوم نہ لگایا ہو تو آپ مدظلہ الاقدس کے جسد مبارک سے بہت دلفریب خوشبو آتی ہے جس کے باعث قریب بیٹھے طالبانِ مولیٰ میں خوش طبعی کا عنصر پیدا ہو جاتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس جس شے کو بھی مس کریں وہ خوشبو سے معطر ہو جاتی ہے۔ 2019ء تک آپ مدظلہ الاقدس کا معمول تھا کہ آپ مدظلہ الاقدس ہر سال اکتوبر سے مارچ تک پورے پاکستان کے تبلیغی دورے فرماتے تھے۔ تبلیغی دورہ کے

دوران آپ مدظلہ الاقدس جس گھر اور کمرہ میں قیام فرماتے اس کمرے سے نہایت تیز اور دلفریب خوشبو آتی جو کئی روز تک باقی رہتی۔ اس چیز کا مشاہدہ نہ صرف ان گھروں کے مکینوں نے بلکہ اہلِ علاقہ نے بھی کیا۔

خوراک

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی خوراک نہایت کم اور سادہ ہے۔ کھانے میں تکلف پسند نہیں فرماتے، جو پیش کر دیا جائے بخوشی کھا لیتے ہیں۔ کھانے میں نقص نکالنے کو ہرگز اچھا نہیں گردانتے۔ دیسی کھانے رغبت سے کھاتے ہیں البتہ پیش کرنے پر پُرتکلف کھانا بھی خوشی سے تناول فرما لیتے ہیں۔ جب آپ مدظلہ الاقدس تبلیغی دوروں پر تشریف لے جاتے یا دعوتوں پر مدعو ہوتے ہیں تو آپ کے سامنے پُرتکلف اور ہر نوع کے کھانے رکھے جاتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس گو کہ نہایت کم کھاتے ہیں لیکن پھر بھی سب کھانوں کو چکھتے ہیں کہ میزبان کی دل آزاری نہ ہو۔ گوشت میں مٹن پسند ہے اور دالوں میں مسور کی دال شوق سے کھاتے ہیں۔ چاولوں میں یخنی پلاؤ جبکہ سبزی میں بھنڈی، کریلے اور کدو پسند ہیں۔

کلام مبارک

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے مریدین گواہ ہیں کہ آپ کی زبانِ مبارک سے آج تک جملہ تو کجا ایک لفظ بھی بے معنی و بے مقصد نہیں نکلا۔ البتہ یہ الگ معاملہ ہے کہ بارہا ایسا موقع آیا ہے کہ آپ کی کہی ہوئی بات محفل میں سمجھ نہ آئے لیکن کچھ ماہ بعد یا کچھ سالوں بعد اس کی حقیقت کھلتی ہے اور وہ کسی درپیش مشکل کو حل کرنے کا موجب بن جاتی ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس گفتگو کے دوران محبت اور لوگوں کو قریب کرنے کی بات کرتے ہیں۔ ایسی بات ہرگز نہیں کہتے جس سے لوگ ایک دوسرے سے دور ہو جائیں۔ آپ کی صحبت میں بیٹھنے والے آپس میں بھی محبت کے رشتے میں پروئے جاتے ہیں۔

آپ کی گفتگو ہمیشہ خوفِ خدا اور امید پر مبنی ہوتی ہے جو کہ باعثِ فرحتِ ایمان و عشق ہے جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک ہے:

- اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَ الرَّجَاءِ

ترجمہ: ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے۔

قرآن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں فرمایا گیا:

- یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ○ (سورۃ الاحزاب۔45)

ترجمہ: اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! ہم نے آپ کو مشاہدہ کرنے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

گویا اس معاملے میں بھی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے سنتِ نبویؐ کا دامن تھاما ہے۔ دورانِ گفتگو اگر کوئی آپ سے شریعت وطریقت سے متعلق سوال کرتا ہے تو آپ خوش اسلوبی اور دلیلِ حق سے اس کا جواب دیتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس جہاں تشریف فرماتے ہیں وہیں لوگ جمع ہوجاتے ہیں۔ آپ کی گفتگو کا یہ خاص وصف ہے کہ جو جس طبقہ سے آتا ہے اس سے اسی طرح کا معاملہ فرماتے ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس کا کلام نہایت مختصر مگر وسیع مفہوم کا حامل ہوتا ہے جو فصاحت و بلاغت کی اعلیٰ مثال ہے۔ تائیدِ ایزدی علمِ لدنّی کی صورت میں آپ کے کلام کا خاصہ ہے۔ سننے والوں کے لیے آپ کے الفاظ معرفت کا گنجینہ اور موجبِ یادِ الٰہی ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی ہر بات معرفت کا سرچشمہ ہوتی ہے۔ سننے والے پر منحصر ہے کہ اس کی قابلیت کا جام کتنا بڑا ہے کہ ان معانی وحقائق کو قبول کر کے سنبھال سکے۔

آپ مدظلہ الاقدس کا اندازِ تخاطب عزت واحترام سے بھرپور ہوتا ہے خواہ ملنے والا امیر ہو یا غریب، بڑا ہو یا بچہ۔ آواز مبارک پُراثر، دھیمی اور مٹھاس سے بھرپور ہوتی ہے جو کانوں میں رس گھولتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

بہت سے مریدین اور عقیدتمندوں کا مشاہدہ ہے کہ آپ کی گفتگو اور شیریں آواز ان کی سب پریشانیاں بھلا کر انہیں ذہنی تناؤ سے نجات دلاتی ہے۔ یہ آپ مدظلہ الاقدس کی کرامت ہے کہ ڈپریشن کے مریض بھی آپ کے کلام سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ مزید برآں آپ کا کلام سننے والے آپ کی محبت میں گرفتار ہوجاتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنی گفتگو کے ہر نکتے کو ایسے واضح طور پر بیان فرماتے ہیں کہ طالب پوری طرح سمجھ کر ذہن نشین کرلیں۔ الفاظ نہ ضرورت سے زیادہ ہوتے ہیں نہ کم، الفاظ کا ایسا توازن کہیں اور نظر نہیں آتا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✦ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا (سورۃ البقرہ۔26)

ترجمہ: بیشک اللہ اس بات سے نہیں شرماتا کہ وہ (کسی بات کو واضح کرنے کے لیے) کوئی مثال بیان کرے چاہے وہ مچھر کی ہو یا (ایسی چیز کی جو حقارت میں) اس سے بھی بڑھ کر ہو۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس بھی سنتِ الٰہی پر عمل کرتے ہوئے ہر نکتہ مثال سے سمجھاتے ہیں۔ بہترین الفاظ کا چناؤ اور مثالوں سے بھرپور گفتگو ہر کسی کے دل ودماغ میں اتر جاتی ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس کبھی کسی کی تذلیل نہیں کرتے اور نہ ہی کسی کو بُرے الفاظ میں یاد فرماتے ہیں بلکہ اگر کوئی آپ مدظلہ الاقدس کی محفل میں موجود نہ ہو تو بھی اس کی تعریف فرماتے ہیں۔ جب آپ مدظلہ الاقدس خاموشی اختیار فرماتے ہیں تو پُروقار نظر آتے ہیں اور جب گفتگو فرماتے ہیں تو آپ کا چہرہ مبارک بارونق اور پُرنور نظر آتا ہے۔ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں:

✤ تا مرد سخن نہ گفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد

ترجمہ: جب تک کوئی شخص گفتگو نہیں کرتا تب تک اس کے عیب اور ہنر چھپے رہتے ہیں۔

یعنی جب کوئی شخص گفتگو کرتا ہے تو ہی اس کی اچھائیوں اور برائیوں کا پتہ چلتا ہے دوسرے لفظوں میں ہر شخص کی پہچان اس کی گفتگو ہے۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا کلام ان کے اعلیٰ وارفع باطنی مقام کی خبر دیتا ہے۔ آپ اس آیت مبارکہ کا عملی نمونہ ہیں:

✦ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (سورۃ البقرہ۔83)

ترجمہ: لوگوں سے اچھی بات کہو۔

صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب صاحب فرماتے ہیں:

✻ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا کلام پُراثر، کامل، مختصر مگر جامع ہوتا ہے۔ سننے والا ایسا محو ہوتا ہے کہ اپنے اردگرد سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے الفاظ کا چناؤ قابلِ تعریف ہے۔ آپ کی گفتگو معرفت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہے۔

مطالعہ کتب

آغازِ اسلام سے ہی تحصیلِ علم کو خاص اہمیت حاصل رہی ہے۔ جس پہلی وحی کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نزول ہوا، اس میں تحصیلِ علم کا حکم ہے ''اِقْرَاْ'' یعنی پڑھ۔

قرآن میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✦ یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (سورۃ المجادلہ۔11)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کے درجے بلند کردے گا جو ایمان لائے اور علم سے نوازے گئے ہیں۔

علم میں اضافہ کے لیے انبیا نے بارگاہِ حق تعالیٰ میں دعائیں مانگی ہیں۔ اسلام نے ہمیشہ علم حاصل کرنے کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اس کے ابتدائی آثار ہمیں عہدِ نبویؐ میں ملتے ہیں جس کی مثال غزوہ بدر کے قیدیوں کی رہائی کی شرط ہے کہ جو قیدی دس مسلمان بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھائیں گے ان کو آزاد کر دیا جائے گا۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی ساری زندگی علم دوستی کا عملی نمونہ ہے۔ اس معاملے میں بھی آپ نے اپنے اسلاف کی سنت پر عمل کیا ہے اور مطالعہ میں ہمہ تن مصروف رہے ہیں جس کی وجہ سے علم و معرفت کے درجۂ کمال پر ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے پوری زندگی اس حدیث مبارکہ پر عمل کیا ہے ''حکمت کی بات مومن کی گمشدہ میراث ہے۔ جہاں بھی اس کو پائے وہی اس کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔'' (ابن ماجہ 4169)

آپ مدظلہ الاقدس اپنے کمرہ مبارک میں ہزاروں تصانیف کے درمیان تشریف فرما ہوتے ہیں۔ مشغولیت اس درجہ ہوتی ہے کہ کھانے کے اوقات بھی فراموش کر دیتے ہیں۔

جو دسترس سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو تمام قسم کے علوم پر حاصل ہے اس کی نظیر قرونِ اولیٰ میں بھی خال خال ہی نظر آتی ہے۔ فقہ ہو یا علومِ تفسیر، اسرار و حکمت ہو یا آدابِ معاشرت، شرح حدیث ہو یا سلوک و تصوف، تاریخ عالم ہو یا معلوماتِ عامہ، علوم کا کوئی ایسا گوشہ نہیں جس سے آپ نے علمی پیاس نہ بجھائی ہو۔ عقیدتمند اور مریدین جس موضوع پر بھی بات کریں آپ مدظلہ الاقدس کو اس موضوع پر مکمل دسترس ہوتی

ہے چاہے وہ سائنس ہو یا تاریخ، سیاست ہو یا راہِ سلوک۔ آپ مدظلہ الاقدس ہر علمی میدان میں یدِطولیٰ رکھتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی اپنی لائبریری ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ لائبریری میں موجود تمام کتابیں آپ مدظلہ الاقدس کو ازبر ہیں۔

عبادات

عبادتِ الٰہی سے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو خاص شغف ہے۔ آپ ہمیشہ باوضو رہتے ہیں۔ شریعتِ مطہرہ کی سختی سے پابندی کرتے ہیں۔ ہر وقت اور ہر حالت میں محبوبِ حقیقی کو یاد رکھتے ہیں۔ آپ کا اللہ تعالیٰ سے بندگی کا تعلق نہایت مضبوط ہے۔ آپ کی عبادات اور ذکرِ الٰہی کا یہ عالم ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس کو دیکھتے ہی اللہ کی یاد آتی ہے۔ حدیثِ مبارکہ ہے:

- حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا ''اولیا اللہ کون ہیں؟'' فرمایا ''اولیا اللہ وہ ہیں جن کو دیکھنے سے اللہ یاد آئے۔''

بیماری کی حالت میں تیمّم فرماتے ہیں۔ نمازِ پنجگانہ کے علاوہ اسمِ اللہ ذات کا ذکر اور تصور فرماتے ہیں۔ وظائف عموماً نمازِ فجر اور نمازِ عشا کے بعد تنہائی میں پڑھتے ہیں۔

مراقبہ ومشاہدہ

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس صاحبِ مشاہدہ ومراقبہ ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس ہر لحظہ انوار وتجلیاتِ الٰہی میں منہمک رہتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کا ظاہر مخلوق کے ساتھ اور باطن اللہ کے ساتھ ہے۔ جب کلام فرماتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے گویا سب آپ مدظلہ الاقدس کے سامنے عیاں ہے اور اسے دیکھ کر لب مبارک ہل رہے ہیں۔ بہت سے مریدین کا مشاہدہ ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس اکثر اوقات آنکھیں بند کیے مراقبہ میں مشغول ہوتے ہیں اور اگر اس وقت آنکھیں مبارک کھول کر کسی کو کچھ فرما دیں تو سننے والے کو درپیش پریشانی فوراً دور ہو جاتی ہے۔ اگر اس وقت آپ مدظلہ الاقدس کی بات سمجھ نہ آئے تو چند دنوں، مہینوں یا سالوں بعد سمجھ آ جاتی ہے اور اس وقت جو مسئلہ درپیش ہو وہ آپ مدظلہ الاقدس کی عرصہ قبل کہی ہوئی بات سے فوراً حل ہو جاتا ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس اس حدیثِ قدسی کی شرح ہیں کہ اللہ فرماتا ہے:

- جب میں اپنے بندے سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے، اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ (بخاری شریف 6502)

علامہ محمود الوسی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

اس مقام پر بندۂ محبوب کے لئے غیب عیاں ہو جاتا ہے اور جو ہمیں نامعلوم ہو اُس کے سامنے آئینہ حال میں موجود و مشہود ہوتا ہے۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے خلیفہ سلطان محمد نعیم عباس سروری قادری کہتے ہیں:

''میرے مرشد پاک سلطان العاشقین سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نورِ الٰہی کی روشنی سے وہ کچھ دیکھتے ہیں جو کوئی دوسرا نہیں دیکھ سکتا۔''

آپ مدظلہ الاقدس کا قلب مبارک ذکر و تصور اسمِ اللہ ذات سے حیاتِ جاودانی پا چکا ہے جس کی بدولت آپ مدظلہ الاقدس ہر لمحہ مشاہدۂ الٰہی میں مستغرق رہتے ہیں۔ جس وقت آپ مدظلہ الاقدس دنیا و مافیہا سے بے نیاز مراقبہ میں مشغول ہوتے ہیں اس وقت آپ کی بارگاہ میں موجود طالبانِ مولیٰ خاموشی سے بیٹھے آپ مدظلہ الاقدس کی آنکھیں مبارک کھلنے کا انتظار کرتے ہیں۔ اکثر ایسی حالت کے بعد جب آپ مدظلہ الاقدس کچھ کلام فرما دیں تو ہر سننے والا یہ سمجھتا ہے کہ یہ میرے لیے ہی فرمایا گیا ہے۔ حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں:

''میں تیس سال اللہ سے ہمکلام رہا اور لوگ سمجھتے رہے کہ میں ان سے ہمکلام ہوں۔''

آپ مدظلہ الاقدس کامل فقیر ہیں جو ظاہر میں تو عام لوگوں سے مخاطب ہوتے ہیں لیکن باطن میں آپ مدظلہ الاقدس حضوری کے اعلیٰ ترین مقام پر ہیں۔

وقت کی قدردانی

عربی کی ضرب المثل ہے ''الوقت اثمن من الذھب'' یعنی وقت سونے سے زیادہ قیمتی ہے۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے مریدین اس بات کے گواہ ہیں کہ دن ضائع کرنا تو کجا آپ مدظلہ الاقدس نے زندگی کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ کیا۔ بچپن میں بھی آپ مدظلہ الاقدس کھیل کود میں وقت ضائع کرنے کی بجائے کتابوں کے مطالعہ یا والدین کا معاشی طور پر ہاتھ بٹانے کے لیے محنت و مشقت میں مصروف رہے۔ جوانی پڑھائی، ذرائع معاش، عبادات اور مرشد کی تلاش میں صَرف کی۔ مسندِ تلقین وارشاد سنبھالنے کے بعد آپ دن کے اوقات میں ملازمت کرتے، شام کو 7 بجے واپس تشریف لاتے ہی کتب کی تصنیف میں مصروف ہو جاتے یہاں تک کہ صبح دوبارہ دفتر جانے کا وقت آ جاتا۔ یہ آپ کی کرامت ہے کہ 2004 سے 2011ء کے مختصر عرصہ میں آپ مدظلہ الاقدس نے ملازمت بھی جاری رکھی اور چوبیس کتب بھی لکھیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک ہے:

اسلام کی خوبصورتی اس میں ہے کہ لایعنی چیزوں کو چھوڑ دیا جائے۔

یہ حقیقت ہے کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس پوری زندگی اس حدیثِ مبارکہ پر عمل پیرا رہے اور آج بھی ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اپنی زندگی کے ایک ایک لمحہ کی قدر کی ہے۔ آج بھی جب کوئی آپ مدظلہ الاقدس سے ملنے جائے تو آپ کو کسی نہ کسی کام میں مصروف ہی پاتا ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس سفر میں ہوں یا حضر میں، گھر میں ہوں یا خانقاہ میں، ہر لحہ فقر کو دنیا میں عام کرنے کی جدوجہد کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ مدظلہ الاقدس کھانا تناول فرمانے کے درمیان بھی فروغِ فقر کے لیے سوچ و بچار میں مشغول رہتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کا قول مبارک ہے:

''زندگی میں اس طرح جدوجہد کرو کہ کل جب تم پیچھے پلٹ کر دیکھو تو تمہیں افسوس نہ ہو کہ زندگی کا ایک لمحہ ضائع کر دیا۔''

آپ مدظلہ الاقدس نے اس شان سے وقت کی قدر دانی کی کہ آج پوری دنیا آپ کی قدر دان ہے۔

مزید برآں آپ مدظلہ الاقدس ہر کام مقررہ وقت پر سرانجام دیتے ہیں۔ سونے، جاگنے، کھانے پینے، مطالعہ، کتب نویسی، تحریک دعوتِ فقر کے شعبہ جات کی نگرانی، مریدین وعقیدتمندوں سے ملاقات، غرض ہر کام کو اس کے طے شدہ وقت پر سرانجام دیتے ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس کے خلیفہ سلطان محمد ناصر حمید سروری قادری بیان کرتے ہیں ''میں 2005ء سے آپ مدظلہ الاقدس کا بیعت ہوں اور اس دن سے آج تک آپ مدظلہ الاقدس کو ایک لمحہ کے لیے بھی فراغت میں نہ پایا۔''

شفیق باپ

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ والد کا جھکاؤ اپنے کسی نہ کسی ایک بچے کی طرف ضرور ہوتا ہے لیکن یہ بات سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس پر صادق نہیں آتی۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنے تمام بچوں سے یکساں پیار کرتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس محبت میں بھی بے مثال توازن برقرار رکھتے ہیں جس کی بدولت آپ کی تمام اولاد پاک یہی سمجھتی کہ آپ ان سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔

آپ مدظلہ الاقدس کی اپنی اولاد سے محبت وشفقت بے مثال ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اپنی اولاد کو نہ صرف انگلی پکڑ کر چلنا سکھایا بلکہ زندگی کے ہر معاملے میں ان کی راہنمائی کی اور ان میں خود اعتمادی پیدا کرنے کے لیے ہمیشہ انہیں فیصلے کرنے کی آزادی دی۔

اگرچہ آپ مدظلہ الاقدس دن رات تحریک دعوتِ فقر کے امور کی نگرانی میں مصروف ہوتے ہیں لیکن باوجود اس قدر مصروفیت کے اپنی اولاد کا ہر طرح سے خیال رکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ انکی صحت کے بارے میں بھی متفکر رہتے ہیں۔ اگر کوئی بیمار ہو جائے تو خود ڈاکٹر کے پاس بھیجتے ہیں، دوائیوں کا اہتمام کرتے ہیں اور یقین دہانی کرتے ہیں کہ دوائیاں وقت پر لی جائیں۔ تب تک تیمارداری کرتے ہیں جب تک وہ مکمل صحت یاب نہ ہو جائیں۔

یہ آپ مدظلہ الاقدس کی تربیت کا ثمر ہے کہ آپ کی تمام اولاد آپس میں متحد اور پیار کی لڑی میں پروئی ہوئی ہے۔ جب بھی انہیں کوئی مشکل اور پریشانی درپیش ہو تو بلا جھجک آپ کے پاس حاضر ہو کر اپنی ہر پریشانی بیان کرتے اور آپ مدظلہ الاقدس سے رہنمائی لیتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس ان کے ہر سوال کا محبت وشفقت سے جواب دیتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس جب بھی اپنے بچوں سے گفتگو فرماتے ہیں تو آپ مدظلہ الاقدس کے ہر ہر لفظ سے محبت عیاں ہوتی ہے اور لہجہ شفقت سے بھرپور ہوتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس ایک مثالی والد ہیں۔ یہ کہنا حق ہے کہ آپ

جیسا شفیق والد روئے زمین پر کوئی نہیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے خلیفہ سلطان محمد عبداللہ اقبال کہتے ہیں:

''آپ مدظلہ الاقدس جس قدر بھی مصروف ہوں یا کسی پریشانی میں ہوں، ہر طرح کے حالات کے باوجود آپ جب اپنی اولاد سے مخاطب ہوتے ہیں تو آپ کی محبت سے لبریز آواز سن کر دل بھر آتا ہے کہ ایسا باپ نہیں دیکھا جو اولاد سے اتنے پیار اور لاڈ سے مخاطب ہو۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنی اولاد کی پریشانیوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں اور سب کی خوشیاں بانٹتے ہیں۔

عام طور پر اولاد جب جوان ہوتی ہے تو اپنی زندگی کی مصروفیات میں کھو کر والدین سے دور ہونے لگتی ہے۔ لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اپنی اولاد سے اس قدر پیار کرتے ہیں کہ اولاد ان کی طرف کھنچی چلی آتی ہے اور آپ کے بغیر رہنا انہیں دشوار محسوس ہوتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس کو اگر دنیا میں کوئی چیز سب سے زیادہ پیاری ہے تو وہ آپ کی اولاد ہے۔''

جب آپ مدظلہ الاقدس کے پاس آپ کی اولاد میں سے کوئی آئے تو ہمیشہ ان سے عشقِ الٰہی اور عشقِ مصطفیٰؐ کی بات کرتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی اولاد بھی باکمال اور فقر میں اعلیٰ مقام پر فائز ہے کیونکہ انہوں نے آپ کو ہمیشہ مرشد سمجھا ہے نہ کہ والد۔ آپ مدظلہ الاقدس کی اولاد جس قدر فروغِ فقر کے لیے جدوجہد میں مصروف ہے اس قدر کوئی اور مرید نہیں ہے اس لیے آپ مدظلہ الاقدس کی اولاد کو اولاد پاک کہنا باعثِ تسکینِ قلب ہے۔

اقامت گاہ سلطان العاشقین

کچھ مقامات کو اسلام میں ہمیشہ اہمیت حاصل رہی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ترویجِ اسلام میں ان کا بنیادی کردار رہا جیسے دارِارقم، صفہ کا چبوترہ وغیرہ۔ اسی طرح فقر و تصوف کی دنیا میں کچھ مقامات ہمیشہ کے لئے یاد رکھے جاتے ہیں گو کہ وہ مزارات نہیں ہوتے۔ یہ مقامات فقرا کاملین سے وابستہ ہونے کی بنا پر معروف ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ فقرا کاملین اگر کسی مقام پر چند لمحے بھی قیام فرمالیں تو وہ جگہ ابدالآباد تک یاد رکھی جاتی ہے۔ منہاج العابدین میں ہے:

اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی یہ صفت ہوتی ہے کہ ان کی گفتار، سانسوں، لباس، رہائش یہاں تک کہ قدموں کی خاک اور وہ جگہ جہاں انہوں نے ایک دن یا ایک پل کے لیے قیام کیا ہو، میں برکتیں موجود ہوتی ہیں۔

جس طرح سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو دینِ محمدیؐ کو دوبارہ زندگی عطا کرنے کے لئے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا اسی طرح آپ سے وابستہ ہر چیز کو بھی یاد رکھا جائے گا۔ اسی ضمن میں آپ مدظلہ الاقدس کا کمرہ مبارک بہت اہمیت کا حامل ہے۔ درحقیقت سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے لئے اپنے گھر میں بالائی منزل پر ایک کمرہ تعمیر کروایا۔ سلطان الفقر ششم رحمتہ اللہ علیہ جب بھی لاہور تشریف لاتے تو اسی کمرہ مبارک میں قیام فرماتے۔ آپ کے مرشد کے علاوہ کوئی اور یہ کمرہ استعمال نہ کرسکتا تھا۔ سلطان الفقر ششمؒ نے اس کمرہ مبارک کے بارے میں فرمایا:

''ہمیں یا تو دربار پاک پر اپنے کمرے میں سکون ملتا ہے یا بھائی نجیب کے گھر اپنے اس کمرے میں۔''

اس کمرہ مبارک کی بہت سی برکات ہیں جن میں سے چند ایک تحریر کی جارہی ہیں:

۱۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے مسندِ تلقین وارشاد کا آغاز اسی کمرہ مبارک سے کیا اور طالبانِ مولیٰ سے سب سے پہلی بیعت اسی کمرہ مبارک میں لی گئی۔

۲۔ امام احمد بن حنبلؒ کا قول ہے ''جس نے شروع میں ہماری صحبت اختیار کی وہ نجات پا گیا۔'' جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے مسندِ تلقین وارشاد سنبھالی تو ہر خاص و عام کو اپنی صحبت کے فیضان سے نوازا۔ یہ کمرہ مبارک مریدین سے بھرا رہتا جو آپ کی صحبت سے فیضیاب ہونے کے لئے آتے۔

۳۔ اولیا کاملین جس جگہ ورد و وظائف کرتے ہیں وہ جگہیں دوام پا جاتی ہیں اور صدیوں یاد رکھی جاتی ہیں۔ اس کا سبب بارانِ رحمت ہے جو دورانِ ذکرِ الٰہی اولیا پر نازل ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے اولیا کاملیت کے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہوتے ہیں۔ رحمتِ خداوندی صرف انسانوں تک محدود نہیں بلکہ یہ بحرِ بیکراں ہے جو ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ ذکرِ الٰہی کے دوران رحمتِ ایزدی کے مسلسل نزول سے نہ صرف اولیا اکتسابِ فیض کرتے ہیں بلکہ وہ جگہیں امر ہو جاتی ہیں۔ یہ نایاب جگہیں باعثِ برکت وصدر حمت ہیں کہ جب اس کی رحمت کو بقا ہے تو بے انتہا رحمتیں اور برکتیں جو ایک جگہ پر نازل ہوں وہ جگہ رحمت کی لازوال نشانی بن جاتی ہے۔ یہ کمرہ مبارک بھی ایک ایسی ہی جگہ ہے جہاں سلطان الفقر ششمؒ نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو اسمِ اللہ ذات، اسمِ محمدؐ اور دیگر اوراد و وظائف عطا فرمائے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اسی کمرہ مبارک میں وظائف میں مشغول رہے۔ مرشد کے عطا کئے ہوئے وظائف کو اس طرح دل و جاں سے ادا کیا کہ شبیہ غوث الاعظم کے لقب سے ملقب ہوئے۔

۴۔ یہ کمرہ مبارک قبولیتِ دعا کا مرکز ہے۔ بہت سے مریدین کا کہنا ہے کہ انہوں نے اس کمرہ مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر جو بھی دعا کی اللہ کی بارگاہ میں قبول ہوئی۔ سچ تو یہ ہے کہ کئی بار عرضِ دعا کی نوبت بھی نہیں آنے پاتی۔ اس جگہ نہ صرف مرادیں بر آتی ہیں بلکہ ان عطاؤں کا دروازہ بھی کھول دیا جاتا ہے جن کی انسان کو شدید ضرورت ہوتی ہے لیکن وہ اس سے بے خبر ہوتا ہے۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ انسان پر اس کی اپنی پہچان کا در وا ہوتا نظر آتا ہے۔ مرید صاحبِ نظر ہو تو نزولِ رحمت کا مشاہدہ عام بات ہے۔ ہر انسان کا حصہ بقدر استطاعت وطلب ہے۔

۵۔ طالبانِ مولیٰ کے لئے یہ کمرہ مبارک باعثِ ادب واحترام ہے کہ فقر وتصوف کے جو اصول ان کے لئے مینارہ نور ہیں وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے چوبیس کتب کی صورت میں اسی کمرہ مبارک میں تصنیف فرمائے۔ وہ اصول نہ صرف تعلیماتِ فقر ہیں بلکہ منبعِ فیض ہیں جن کا مطالعہ کرنے والا نہ صرف فیض پاتا ہے بلکہ ان کو اپنانے والا خود صاحبِ فیض بن جاتا ہے۔

۶۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس چونکہ قدمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہیں، بلحاظِ مقام سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی اصلاح کا دائرہ کار پوری امتِ مسلمہ پر محیط ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس نے اصلاحِ امت کے لئے جو کاوشیں کیں ان کی بیشمار جہتیں ہیں۔ گو کہ آپ کو

یہ ذمہ داری مجلسِ محمدیؐ میں سونپی گئی مگر ظاہری طور پر یہ ذمہ داری آپ کے مرشد نے آپ کی صلاحیتیں، خلوص اور علمی و روحانی مقام دیکھتے ہوئے عطا کی۔ آپ کے مرشد اس امر سے بخوبی آگاہ تھے کہ آپ مدظلہ الاقدس میں ایک مجدد کی تمام خداداد صلاحیتیں موجود ہیں۔ امت کی اصلاح کے لئے آپ مدظلہ الاقدس نے جو اقدامات کئے ان میں سے بیشتر اسی کمرہ مبارک میں رہتے ہوئے کئے۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ اس کمرہ مبارک سے آپ مدظلہ الاقدس نے امتِ مسلمہ کی اصلاح کا کام شروع کیا اور پھر اصلاحِ امت کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلا دیا۔ جس طرح ہر زمانے کا امام (انسانِ کامل) اپنا مقام اور اپنی پہچان خود پیدا کرتا ہے اسی طرح سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے اس کمرہ مبارک میں موجود رہتے ہوئے اپنا مقام پوری دنیا میں پیدا کیا۔

۷۔ اولیا کاملین جن جگہوں پر اپنی زندگی گزارتے ہیں وہ امر خداوندی کے مطابق ایسا کرتے ہیں نہ کہ اپنی مرضی سے۔ اور اللہ کے امر کو زوال نہیں۔ اسی وجہ سے وہ جگہ معروف ہوتی ہے کہ اللہ نے اس خاص جگہ کو اپنے ولیِ کامل کے لئے چنا ہوتا ہے۔ اسی طرح اس مبارک کمرے کی قسمت میں یہ اعجاز بھی ہے کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے مسندِ تلقین وارشاد سنبھالنے کے بعد اپنی زندگی کا بیشتر حصہ اسی کمرہ مبارک میں گزارا۔ اسی وجہ سے اس کمرہ مبارک کی اہمیت و برکت کبھی بھی کم نہ ہوگی۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ خاص جگہ کو خاص لوگ ہی پہچان پاتے ہیں لیکن ادب ہر خاص و عام کرتا ہے۔ اللہ اس کمرے کے بابرکت ہونے کی دلیل بہت سے طالبانِ مولیٰ کے قلوب پر منکشف کر چکا ہے۔ جس کو اللہ نے اس کمرہ مبارک میں مجلسِ محمدیؐ اور دیدارِ الٰہی سے مشرف کیا ہو وہ کیونکر اس کمرہ مبارک کی برکت و رحمت سے انکار کرے۔

۸۔ یہ کمرہ مبارک منفرد حیثیت کا حامل اس لیے بھی ہے کیونکہ نہ صرف سلطان الفقر ششمؒ کا مسکن رہا بلکہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس بھی یہیں تشریف فرما ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے اس کمرہ مبارک کو یہ سعادت حاصل ہے کہ یہ دو عظیم سروری قادری مشائخ کی قیام گاہ ہے۔

۹۔ اس کمرہ مبارک سے ادبِ مرشد کا لازوال سبق حاصل ہوتا ہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے جب یہ کمرہ مبارک اپنے مرشد کے لئے تیار کروایا تو اسوقت کا بہترین بیڈ تیار کروا کر مرشد کے لئے لگوایا تا کہ آپ کے مرشد استراحت فرما سکیں۔ آپ کے مرشد کا وصال 2003ء میں ہوا۔ تب سے آج تک آپ نے کبھی بھی وہ بیڈ استعمال نہ فرمایا، نہ کبھی اس پر بیٹھے نہ لیٹے بلکہ ادبِ مرشد کی انتہا کر دی کہ اپنا بستر زمین پر لگایا تا کہ بیٹھنے اور لیٹنے میں بھی مرشد کی برابری نہ ہو۔ یہ کہنا آسان ہے لیکن کرنا مشکل۔ سلام ہے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ادبِ مرشد کو کہ بیس سالوں میں آپ مدظلہ الاقدس ایک لمحہ کے لئے بھی مرشد کی جگہ پر بیٹھنا تو درکنار اس جگہ کے برابر بھی نہ بیٹھے۔

۱۰۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نایاب کتابوں کی لائبریری بھی اسی کمرہ مبارک میں ہے۔

۱۱۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو اپنی دستار مبارک اسی کمرہ میں عطا فرمائی۔

۱۲۔ سلطان الفقر ششمؒ کے عطا کردہ تمام تبرکات بھی اسی کمرہ مبارک میں موجود ہیں۔

۱۳۔ کمرہ مبارک کی برکت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس 6 اگست 2022 سے مستقل طور پر اس کمرہ مبارک میں قیام پذیر ہو گئے ہیں یعنی رات کے وقت اسی کمرہ مبارک میں آرام فرماتے ہیں۔

باب 21

تبرکات سلطان الفقر ششمؒ
اور مشائخ سروری قادری
اور قلمی نسخہ جات کتب
سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سلسلہ سروری قادری کی حقیقی روایات کے امین ومحافظ ہیں۔آپ مدظلہ الاقدس نے اس سلسلہ کے باطنی خزانہ سفر اور روحانی ورثہ کے ساتھ ساتھ مشائخ سروری قادری سے منسوب تبرکات کو بھی محفوظ رکھا ہے۔سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ کی صحبت کے دوران مختلف اوقات میں ان کے عطا کیے جانے والے مشائخ سروری قادری کے تبرکات اور خود سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ کے بے شمار ذاتی تبرکات اب تک آپ مدظلہ الاقدس کے پاس محفوظ ہیں۔ان تبرکات کی تفصیل درج ذیل ہے:

اسمِ اللہ ذات اور اسمِ محمدؐ

شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی ؒ کے دستِ مبارک سے لکھے ہوئے سونے کے اسمِ اللہ ذات کا عکس اور سونے سے بنا ہوا اصل اسمِ محمدؐ جو آپ مدظلہ الاقدس کو سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ نے عطا فرمائے۔

دستار مبارک

ایک دستار مبارک جو سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ نے اپنے سر سے اتار کر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے سر مبارک پر رکھی۔ یہ وہی دستار مبارک ہے جو مارچ 2001ء میں حج کے دوران سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو روضہ رسولؐ سے مَس کرنے کے لیے دی تھی۔اب خانقاہ سلطان العاشقین میں شیشہ کے بکس میں آپ مدظلہ الاقدس کے کمرے میں آویزاں ہے۔

گلاب کے پھول کی پتیاں

گلاب کے اس پھول کی پتیاں جو سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ 21 مارچ 2001ء کو مسجدِ نبوی میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو امانتِ الٰہیہ کی منتقلی کے بعد رات گئے تک سونگھتے رہے اور پھر آپ مدظلہ الاقدس کے حوالے کر دیا۔

آبِ زم زم

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے استعمال کے بعد بچ رہنے والا آبِ زم زم

مزار مبارک کا تاج

سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مبارک کا اسم اللہ ذات سے مزین خوبصورت تاج جو آپ مدظلہ الاقدس کو سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ نے عطا فرمایا۔

ملفوظات پیر محمد عبدالغفور شاہؒ (غیر مطبوعہ)

سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ اور سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ ہاشمی قریشی رحمتہ اللہ علیہ کی حیات و تعلیمات پر لکھے جانے والے ملفوظات جو پیر محمد عبدالغفور شاہ ہاشمی قریشی رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے پیر عبدالحقؒ نے قلمبند کیے جن کے حوالہ جات کتاب ''مجتبیٰ آخر زمانی'' میں درج ہیں۔

کمرہ مبارک

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد پاک سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے لیے اپنے گھر مصطفیٰ ٹاؤن میں ایک خصوصی کمرہ تیار کروایا جس میں سلطان الفقرؒ کے آرام و استراحت اور ضروریات کا تمام سامان مہیا فرمایا۔ سلطان الفقر ششم رحمتہ اللہ علیہ جب بھی لاہور تشریف لاتے تو کئی کئی ہفتوں تک اسی کمرے میں قیام فرماتے اور لاہور اور گردونواح سے مریدین اور عقیدتمند آپ رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات کی غرض سے یہاں حاضر ہوتے۔ جب آپ رحمتہ اللہ علیہ لاہور میں قیام پذیر ہوتے تو دعوت و تبلیغ اور تمام تنظیمی امور کی نگرانی اسی کمرے سے فرماتے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اس کمرہ میں اپنے قیام کے دوران ایک مرتبہ فرمایا:

''ہمیں یا تو دربار پاک پر سکون ملتا ہے یا پھر بھائی نجیب الرحمٰن کے گھر میں اپنے اس کمرہ میں۔''

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

نے اسی کمرہ سے مسندِ تلقین وارشاد کا آغاز فرمایا اور اسم اللہ ذات کے فیض کو عام کرنا شروع کیا۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنا زیادہ وقت اسی کمرہ میں گزارتے ہیں اور اپنی کتب کی تصنیف وتالیف کے ساتھ تحریک دعوتِ فقر کے امور کی نگرانی بھی فرماتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے سلطان الفقر ششم رحمتہ اللہ علیہ کی یاد میں آج بھی اس کمرے کو اُسی نفاست سے سجا رکھا ہے جیسے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ میں تھا۔ اس کمرہ میں سلطان الفقر ششم رحمتہ اللہ علیہ کی بہت سی یادیں اور نشانیاں محفوظ ہیں۔

ویڈیو کیسٹ اور فوٹو البم

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کی صدارت میں ہونے والے 1991ء تا 2003ء میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پروگراموں، تبلیغی دوروں، تقریبات اور تہواروں سے متعلق 101 ویڈیو کیسٹ اور اس تمام عرصہ کی اہم تصاویر پر مشتمل فوٹو البم جو سلطان الفقر رحمتہ اللہ علیہ نے بذاتِ خود آپ مدظلہ الاقدس کو عطا کیں۔ ان میں سے چند ویڈیوز میں سے کلپس اور تصاویر sultanulfaqr.tv پر عوام الناس کے لیے مہیا کی گئی ہیں۔

ملبوسات اور آرام واستراحت کا سامان

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس، سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے لیے ہر موسم، تہوار اور تقریب کے لیے خصوصی طور پر نہایت محبت اور عشق سے ملبوسات تیار کرواتے۔ سلطان الفقر ششم رحمتہ اللہ علیہ کے زیرِ استعمال ملبوسات، آرام واستراحت کا سامان اور دیگر اشیا جو بطور تبرک آپ مدظلہ الاقدس کے پاس محفوظ ہیں، درج ذیل ہیں:

۱۔ کرتہ بوسکی (ایک عدد) ۲۔ تہبند کریم کلر ۳۔ کھسّہ مبارک (1 عدد) ۴۔ بیڈ (سنگل) ۵۔ میٹرس (گدا) (1 عدد) ۶۔ بیڈ شیٹ (3 عدد) ۷۔ لحاف (1 عدد) ۸۔ کمبل (1 عدد) ۹۔ کھیس (2 عدد) ۱۰۔ تکیے (2 عدد) ۱۱۔ گاؤ تکیے (4 عدد) ۱۲۔ تولیے (2 عدد) ۱۳۔ جائے نماز (2 عدد) ۱۴۔ عقیق سے بنی ہوئی تسبیح مبارک (1 عدد) ۱۵۔ دستی پنکھا (1 عدد) ۱۶۔ برتن (کھانا کھانے، چائے اور پانی پینے والے) ۱۷۔ مسواک (3 عدد) ۱۸۔ بال مبارک ۱۹۔ ناخن مبارک ۲۰۔ استعمال شدہ پرفیوم Poison کی بوتل ۲۱۔ لکڑی کی چوکی جس پر بیٹھ کر آپؒ نہایا کرتے تھے۔ ۲۲۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے استعمال میں رہنے والا نیشنل کا سمال سائز کا فریج ۲۳۔ شوگر چیک کرنے کے بعد وہ ٹشو جن سے خون صاف کیا گیا (2 عدد) ۲۴۔ ریت سمیت پلاسٹک کا چھوٹا ساٹب جو بطور اگالدان آپؒ استعمال فرماتے تھے۔

حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی تصانیف کے قلمی نسخہ جات (عکس)

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ رحمتہ اللہ علیہ کی تصانیف کے قلمی نسخہ جات کے عکس (کلر اور بلیک اینڈ وائٹ) جو سلطان الفقر ششم حضرت

سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ سے اب تک مختلف ذرائع سے آپ مدظلہ الاقدس تک پہنچے جن میں بارہویں صدی ہجری سے چودھویں صدی ہجری تک قلمبند کئے گے اہم قلمی نسخہ جات شامل ہیں۔ان قلمی نسخہ جات میں شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ مبارک سے لکھے گئے قلمی نسخہ جات کے عکس بھی شامل ہیں جن میں شمس العارفین،نور الہدیٰ کلاں،کلید التوحید کلاں اور عقلِ بیدار کے اہم اور نایاب نسخہ جات بھی ہیں۔

نسخہ جات کی فہرست

عین الفقر

۱۔کاتب گل محمد سندھی،سالِ کتابت شوال 1336ھ

۲۔کاتب فقیر عبدالحکیم،موضع خانپور،سال کتابت 1338ھ۔مملوکہ مسعود جھنڈیر لائبریری میلسی

۳۔1973ء میں جیکب آباد سندھ میں سیّد سلطان شاہ لائبریری سے دریافت ہونے والے گیارہ کتب کے نسخہ میں عین الفقر کا نسخہ بھی شامل ہے۔سالِ کتابت 1209ھ

امیر الکونین

۱۔کاتب حضرت جی ولد فقیر محمد دین،سال کتابت جمادی الثانی 1332ھ (چار جلدیں)

کلید التوحید (کلاں)

۱۔کاتب حضرت جی ولد فقیر محمد دین،سال کتابت 1333ھ

۲۔کاتب سلطان محمد ابراہیم،تاریخ وسال کتابت 15 جمادی الثانی 1392ھ

کشف الاسرار

۱۔کاتب محمد شہباز،سال کتابت 1341ھ

۲۔کاتب حضرت جی،سال کتابت 1902ء (چار کتب نسخہ کشف الاسرار،تیغِ برہنہ،مجالستہ النبیؐ،رسالہ روحی شریف)

گنج الاسرار

۱۔کاتب حافظ محمد رمضان۔سالِ کتابت 1384ھ،مدرس مسجد دربار سلطان باھُوؒ

۲۔مجموعہ نسخہ تین عنوان رسالہ (مجالستہ النبیؐ،گنج الاسرار،نور الہدیٰ خورد)،کاتب حکیم غلام حسین،سالِ کتابت 1322ھ۔مملوکہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان (کتابخانہ گنج بخش اسلام آباد)

www.sultan-ul-faqr-publications.com

۳۔ مجموعہ چار عنوان رسالہ (گنج الاسرار، مجالسۃ النبی، روحی شریف، تیغ برہنہ)۔ سالِ کتابت 1303ھ، اسم کاتب ندارد۔ مملوکہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان (کتابخانہ گنج بخش اسلام آباد) نسخہ نمبر 12473

۴۔ مطبوعہ فارسی نسخہ چار رسالہ باھُوؒ۔ ناشر حاجی محمد صدیق خواجہ خجندی دربار شریف۔ سال اشاعت ندارد

قربِ دیدار

۱۔ کاتب محمد بخش ولد اللہ دتہ سیال، تاریخ وسال کتابت 6 شعبان 1371ھ

۲۔ قلمی نسخہ، نام کاتب وسال کتابت ندارد، مملوکہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی شعبہ فارسی لائبریری

شمس العارفین

۱۔ کاتب شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدیؒ، سال کتابت 1330ھ

۲۔ کاتب گل محمد سندھی پہاڑ پوری، تاریخ وسال کتابت 16 ربیع الثانی 1334ھ

۳۔ کاتب امیر حیدر، تاریخ وسال کتابت محرم الحرام 1301ھ

۴۔ قلمی نسخہ، کاتب کا نام ندارد، سال کتابت 1214ھ

نور الہدیٰ (کلاں)

۱۔ کاتب شہبازِ عارفاں پیر سید بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمتہ اللہ علیہ۔ تاریخ کتابت 9 ذیقعد، 1338ھ۔

۲۔ کاتب شاہ سلطان (نامکمل)۔ تاریخ کتابت 3 رجب 1381ھ بمطابق 12 دسمبر 1961ء، مملوکہ شعبہ فارسی لائبریری گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور

۳۔ کاتب صاحبدادا ابن ملا محمد عمر۔ رہائش خیر پور۔ تاریخ وسال کتابت 15 صفر 1312ھ

۴۔ مسکین محمد دین غلام قادری سروری اویسی۔ تاریخ کتابت 25 محرم 1319ھ۔ فقیر میر محمد اعوان نے رجب 1428ھ (جولائی 2007ء) میں شائع کروایا۔

محکم الفقرا

۱۔ کاتب علی محمد ولد محبت علی شاہ، سال کتابت 1326ھ

۲۔ قلمی نسخہ، نام کاتب اور سال کتابت ندارد

۳۔ 1973ء میں جیکب آباد سندھ میں سیّد سلطان شاہ لائبریری سے دریافت ہونے والے گیارہ کتب کے نسخہ میں شامل ہے۔ سالِ کتابت 1209ھ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

رسالہ روحی شریف

۱۔کاتب سلطان نور محمد، سال کتابت ندارد

۲۔قلمی نسخہ، نام کاتب اور سال کتابت ندارد

۳۔کاتب حضرت جی، سالِ کتابت 1902ء (مشترکہ نسخہ جات چار کتب رسالہ روحی شریف، کشف الاسرار، مجالسۃ النبیؐ، تیغ برہنہ)

۴۔مطبوعہ فارسی نسخہ، سال اشاعت ندارد۔ناشر حاجی محمد صدیق خواجہ خجندی دربار شریف

عین العارفین

۱۔کاتب ڈاکٹر محمد صادق مانسہرہ، سال کتابت 1407ھ

۲۔1973ء میں جیکب آباد سندھ میں سیّد سلطان شاہ لائبریری سے دریافت ہونے والے گیارہ کتب کے نسخہ میں شامل ہے۔سالِ کتابت 1209ھ

نور الہدیٰ (خورد)

۱۔کاتب فقیر غلام نبی، سال کتابت جمادی الثانی 1330ھ

۲۔حکیم غلام حسین، سال کتابت ندارد، مملوکہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان (کتابخانہ گنج بخش اسلام آباد)، نسخہ نمبر 12830

۳۔صاحبزادہ نور حسین (اولاد حضرت سلطان باھُوؒ)، تاریخ وسال کتابت 4 ذیقعد 1356ھ

۴۔ایک نسخہ جو کہ سلطان محمود عدد سکنہ علد ولی میانوالی کے نسخہ 1962ء سے استفادہ کیا ہوا ہے۔

تلمیذ الرحمٰن

۱۔فقیر میر محمد نے سلطان الوھم کا جو نسخہ شائع کیا ہے اس میں سلطان الوھم (خورد) دراصل تلمیذ الرحمٰن ہے۔

۲۔1973ء میں جیکب آباد سندھ میں سیّد سلطان شاہ لائبریری سے دریافت ہونے والے گیارہ کتب کے نسخہ میں شامل ہے۔سالِ کتابت 1209ھ

گنجِ دین

۱۔کاتب پیر محمد حسین شاہ، تاریخ وسال کتابت 17 ذیقعد 1383ھ، مملوکہ ٹبہ پیراں ضلع جھنگ

مفتاح العارفین

۱۔کاتب گل محمد سندھی، سال کتابت 1323ھ

سلطان الوھم

۱۔1973ء میں جیکب آباد سندھ میں سیّد سلطان شاہ لائبریری سے دریافت ہونے والے گیارہ کتب کے نسخہ میں شامل ہے۔سالِ کتابت 1209ھ

حجت الاسرار/طرفۃ العین

۱۔کاتب گل محمد سندھی،تاریخ وسال کتابت 24 ربیع الثانی 1242ھ

۲۔کاتب ڈاکٹر محمد صادق،تاریخ وسال کتابت 20 شوال 1406ھ

۳۔کاتب کا نام ندارد۔ٹبہ پیراں ضلع جھنگ،سال کتابت 1374ھ

۴۔کاتب حاجی محمد صدیق۔خواجہ خجندی مزار شریف (طبع شدہ چار رسالہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ)

کلیدِ جنت

۱۔کاتب شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ،تاریخ وسالِ کتابت 4 جمادی الثانی 1350ھ

۲۔کاتب ڈاکٹر محمد صادق،سال وتاریخ کتابت 29 رمضان 1405ھ

توفیق الہدایت

۱۔کاتب حضرت جی،سال کتابت 1334ھ (دو نسخے)

محک الفقر (خورد)

۱۔کاتب محمد دین گجراتی،سال کتابت ندارد

۲۔کاتب محمد حسین بن خیر محمد،ذات ملیار،ساکن موضع ہجکہ علاقہ پرہ ضلع شاہ پور،سالِ کتابت 1394ھ

محبت الاسرار

۱۔کاتب ڈاکٹر محمد صادق،سال کتابت 1406ھ

۲۔کاتب جواہر خان،سال کتابت 1306ھ

۳۔قلمی نسخہ،نام کاتب وسالِ کتابت ندارد

۴۔کاتب حاجی محمد صدیق خواجہ خجندی (طبع شدہ)

۵۔کاتب حکیم غلام حسین،سالِ کتابت 1322ھ (تین نسخہ جات میں شامل ہے)۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

۶۔1973ء میں جیکب آباد سندھ میں سیّد سلطان شاہ لائبریری سے دریافت ہونے والے گیارہ کتب کے نسخہ میں شامل ہے۔سالِ کتابت 1209ھ

مجالستہ النبیؐ

۱۔کاتب شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ،سال کتابت 1336ھ

۲۔کاتب شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ،سال کتابت 1381ھ

۳۔کاتب محمد جوہر خان،تاریخ وسال کتابت 28 ذیقعد 1306ھ

۴۔کاتب میاں غلام محمد غوث،سال وتاریخ کتابت ندارد

۵۔کاتب حافظ محمد رمضان،سال وتاریخ کتابت 4 ربیع الاوّل 1384ھ بمطابق 12 جولائی 1964ء

۶۔کاتب محمد ابراہیم (طبع شدہ)،سال طباعت 1381ھ

۷۔کاتب حاجی محمد صدیق خواجہ خجندی،تاریخ وسال کتابت ندارد

۸۔کاتب حضرت جی،سال کتابت 1902ء

۹۔1973ء میں جیکب آباد سندھ میں سیّد سلطان شاہ لائبریری سے دریافت ہونے والے گیارہ کتب کے نسخہ میں شامل ہے۔سالِ کتابت 1209ھ

تیغِ برہنہ

۱۔کاتب محمد رضا اخوند،سالِ کتابت 1406ھ

۲۔کاتب ڈاکٹر محمد صادق،تاریخ وسالِ کتابت ندارد

۳۔صاحبزادہ سلطان نور حسین قادری،سال وتاریخ کتابت 15 شوال 1356ھ

۴۔کاتب حضرت جی،سالِ کتابت 1902ء

۵۔رسالہ تین نسخہ،کاتب حکیم غلام حسین،سالِ کتابت 1322ھ

عقلِ بیدار

۱۔کاتب شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمتہ اللہ علیہ،سالِ کتابت 1340ھ

اسرارِ قادری

۱۔قلمی نسخہ،نام کاتب ندارد،تاریخ وسال کتابت 16 فروری 1986ء،ٹبہ پیراں ضلع جھنگ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

۲۔قلمی نسخہ، نام کاتب ندارد، سال کتابت شوال 1370ء

اورنگ شاہی

۱۔کاتب ڈاکٹر محمد صادق مانسہرہ، سال کتابت 1407ھ

۲۔کاتب گل محمد سندھی، سال کتابت 1336ھ

۳۔کاتب نور محمد کلاچوی، سال کتابت 1335ھ

۴۔کاتب محمد رضا، سال کتابت 1306ھ

دیدار بخش (کلاں)

۱۔1973ء میں جیکب آباد سندھ میں سیّد سلطان شاہ لائبریری سے دریافت ہونے والے گیارہ کتب کے نسخہ میں شامل ہے۔سالِ کتابت 1209ھ

دیدار بخش (خورد)

۱۔1973ء میں جیکب آباد سندھ میں سیّد سلطان شاہ لائبریری سے دریافت ہونے والے گیارہ کتب کے نسخہ میں شامل ہے۔سالِ کتابت 1209ھ

کلید التوحید (خورد)

۱۔کاتب شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمتہ اللہ علیہ، سال کتابت 1383ھ

۲۔کاتب نور محمد۔تاریخ وسال کتابت 7 رجب 1320ھ

۳۔کاتب محمد رضا اخوند، تاریخ وسال کتابت ندارد

۴۔قلمی نسخہ، نامِ کاتب وسالِ کتابت ندارد

۵۔قلمی نسخہ، نامِ کاتب وسالِ کتابت ندارد

۶۔ایک نسخہ طبع شدہ

جامع الاسرار

۱۔1973ء میں جیکب آباد سندھ میں سیّد سلطان شاہ لائبریری سے دریافت ہونے والے گیارہ کتب کے نسخہ میں شامل ہے۔سالِ کتابت 1209ھ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

فضل اللقا

۱۔کاتب ظہور احمد ساغر ہاشمی القادری عرف عین صاحب، تاریخ وسال کتابت 28 ستمبر 1971ء

۲۔کاتب فقیر محمد حیات، سال کتابت 1332ھ

۳۔1973ء میں جیکب آباد سندھ میں سیّد سلطان شاہ لائبریری سے دریافت ہونے والے گیارہ کتب کے نسخہ میں شامل ہے۔سالِ کتابت 1209ھ

۴۔کاتب برہان شریف، سال کتابت 1336ھ

۵۔کاتب محمد صادق، سال کتابت ندارد

۶۔قلمی نسخہ، نام کاتب ندارد، سال کتابت 1336ھ

فضل اللقا (خورد)

۱۔سیّد عبداللہ لاہور، تاریخ وسال کتابت 31 اگست 1986ء (نقل از نسخہ ڈاکٹر محمد صادق)

۲۔فقیر میر محمد (طبع شدہ)

محک الفقر (کلاں)

۱۔کاتب شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہؒ، سال کتابت 1343ھ

۲۔نامکمل نسخہ، سالِ کتابت اور نام کاتب ندارد

دیوانِ باھُوؒ (فارسی)

۱۔قلمی نسخہ، نامِ کاتب وسالِ کتابت ندارد

۲۔حاجی محمد صدیق خواجہ خجندی (مطبوعہ نسخہ) سال اشاعت ندارد

مناقبِ سلطانی مصنف سلطان حامد علی

قلمی نسخہ چار جلدوں میں، کاتب گل محمد سندھی، سالِ کتابت 1326ھ

غنیۃ الطالبین تصنیف سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

۱۔نامِ کاتب وسالِ کتابت ندارد

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باب 22

شرح القابات

اللہ پاک کا اپنے محبوبین کے لیے ہمیشہ سے طریقہ رہا ہے کہ وہ انہیں ان کی خاص صفات اور مقام کے مطابق القابات عطا کرتا ہے تا کہ دنیا ان کی شانِ محبوبیت سے آگاہ ہو جائے۔ اللہ نے قرآن میں اپنے محبوب نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو انتہائی محبت بھرے اسما والقابات سے پکارا ہے۔ کہیں یٰسین وطٰہٰ تو کہیں مزمل و مدثر۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کو بھی ایسے القابات عطا کیے گئے جن سے ان کا مقام و مرتبہ اور دین کے لیے ان کی خدمات کا اظہار ہوتا ہے جیسا کہ غوث الاعظم، محی الدین، پیر دستگیر اور بازِ اشہب۔ سلسلہ سروری قادری میں بھی یہ طریقہ ہے کہ اس سلسلے کے تمام مشائخ کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ان کی اس خاص صفت کی بنا پر القابات سے نوازا جاتا ہے جو ان کا کمال ہوتی ہے، انہیں دیگر اولیا سے ممتاز کرتی ہے، جس کے تحت ان کی زندگی بسر ہوتی ہے اور جو ان کی دیگر صفات پر حاوی ہوتی ہے جیسا کہ عارفوں کے بادشاہ اور سلطان حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کا لقب سلطان العارفین ہے۔ پیر سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے ترکِ دنیا میں کمال حاصل کیا لہٰذا ان کا لقب سلطان التارکین ہے۔ پیر محمد عبدالغفور شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے کامل صبر کی بنا پر ان کا لقب سلطان الصابرین ہے۔ پیر بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی روحانی بلند پروازی کی بنا پر انہیں شہبازِ عارفاں کا لقب عطا کیا گیا۔ سلطان محمد عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کے کمالِ ولایت کی بنا پر انہیں سلطان الاولیا کا لقب ملا اور سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے سلطان الفقر ششم کے مرتبے کی بنا پر ان کا لقب سلطان الفقر ہے۔ حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو بھی ان کے مقام و مرتبے کے اظہار اور ان کی فقر کے لیے خدمات کو سراہنے کے لیے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے القابات عطا کیے گئے ہیں۔ ذیل میں ان تمام القابات کی تفصیل درج ہے جو آپ مدظلہ الاقدس کے نام کا حصہ ہیں یا رہے ہیں۔

سلطان محمد

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے سلسلہ سروری قادری اور فقر کو جو عروج عطا فرمایا اس کی بنا پر ان کے بعد آنے والے تمام مشائخ سروری

قادری کو ان کے سلسلہ سے نسبت کے اظہار کے لیے ''سلطان محمد'' کا لقب عطا کیا جاتا ہے جو ان کے نام کا مستقل حصہ بن جاتا ہے۔ ''سلطان'' کا لقب ان کے اپنے زمانے میں فقر کا بادشاہ ہونے کی علامت بھی ہے۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

- اسمِ ذات 'ھُو' سلطان الاذکار ہے۔ جو ھُو میں فنا ہو کر ھُو ہو گیا وہی سلطان ہے۔ (مجتبیٰ آخر زمانی، سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ۔ حیات و تعلیمات)

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الرحمٰن میں انسانِ کامل کی شان کے اظہار کے لیے بھی ''سلطان'' کا لقب استعمال فرمایا ہے:

- يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطَانٍ

(سورۃ الرحمٰن۔ 33)

ترجمہ: اے گروہِ جن وانس! اگر تم میں ہمت ہے تو آسمانوں اور زمین کے کناروں سے باہر نکل کر دکھاؤ، ہرگز نہ نکل سکو گے بغیر سلطان کے۔

مسندِ تلقین وارشاد سنبھالتے ہی یہ لقب ان کے نام کا حصہ بن جاتا ہے۔ حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے جب اپنے مرشد حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے 26 دسمبر 2003ء میں وصال کے فوراً بعد مسندِ تلقین وارشاد سنبھالی تو سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ، حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اور شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے حکم پر ''سلطان محمد'' کا لقب باقاعدہ طور پر ان کے نام کا حصہ بنا دیا گیا۔ آپ مدظلہ الاقدس کی شان یہ ہے کہ باطنی دنیا میں تمام اولیا اللہ آپ کو محبت سے ''سلطان محمد'' کے لقب سے ہی پکارتے ہیں جیسا کہ سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کو ''شاہ صاحب''، پیر محمد عبدالغفور شاہ رحمتہ اللہ علیہ کو ''پیر محمد'' اور پیر بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کو ''پیر صاحب'' کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

سلطان العاشقین

سلطان العاشقین آپ کا حقیقی لقب ہے جس کو آپ کے نام کا حصہ بنایا گیا۔ سلطان العاشقین کا لقب آپ مدظلہ الاقدس کو آپ کے عشقِ حقیقی کی باکمال صفت کی بنا پر مجلسِ محمدی سے ستمبر 2012ء میں عطا ہوا جب آپ نے سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک کی نئے سرے سے تعمیر ہر مخالفت اور رکاوٹ کے باوجود مکمل کروائی اور ان کا عرس شاندار طریقے سے منعقد کروانے کے ساتھ ساتھ ان کا کئی سال سے بند فیض بھی جاری کروایا۔ البتہ اس وقت یہ لقب مخفی رکھا گیا حالانکہ آپ مدظلہ الاقدس اپنے اس لقب سے بخوبی واقف تھے کیونکہ سروری قادری مشائخ اپنے نام و مرتبہ کی شہرت کبھی نہیں چاہتے بلکہ وہ تو خود کو دنیا سے مخفی رکھ کر صرف اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیا کرام کی طرف سے لگائی گئی ذمہ داریوں کو تندہی سے ادا کرنے میں مصروفِ عمل رہتے ہیں۔ لیکن اللہ جس کو چن لیتا ہے اور جس کی شان دنیا کو بتانا چاہتا

ہے اس کو لاکھ چاہنے پر بھی چھپایا نہیں جا سکتا جیسا کہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ فرماتے ہیں:

بو کستوری دی چھپدی ناہیں، بھانویں دے رکھیے سے پلّے ھُو
انگلیں پچھے دینہہ ناہیں چھپدا، دریا نہ رہندے ٹھلّے ھُو

لہٰذا کچھ عرصہ بعد ہی آپ مدظلہ الاقدس کی ایک مریدہ فاطمہ نور سروری قادری صاحبہ کو شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک پر حاضری کے وقت دعوت کے دوران اس لقب سے آگاہ کر دیا گیا۔ انہی دنوں آپ مدظلہ الاقدس کی مریدین محترمہ یاسمین خورشید ملک سروری قادری، محترمہ عنبرین مغیث سروری قادری اور نین تارا سروری قادری آپ مدظلہ الاقدس کی کتاب مجتبیٰ آخر زمانی کے انگریزی ترجمہ The Spiritual Guides of Sarwari Qadri Order میں مصروف تھیں۔ جب وہ کتاب میں اپنے مرشد پاک کے القاب بیان کرنے لگیں تو ان کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ کتاب کے شروع میں تمام مشائخ کے القابات کا ذکر تفصیل سے دیا جائے۔ ان القابات کو لکھتے ہوئے جب وہ اپنے مرشد سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے اسمِ گرامی پر پہنچیں تو ان کے دل میں یہ سوال اٹھا کہ جس طرح گزشتہ مشائخ کے القابات سلطان العارفین، سلطان التارکین، سلطان الصابرین ہیں اس طرح ہمارے مرشد پاک کا لقب کیا ہے؟ انہوں نے دعوت پڑھی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضری دے کر اپنی یہ عرض پیش کی تو انہیں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ اور سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے آگاہ فرمایا کہ آپ کے مرشد پاک کا لقب ''سلطان العاشقین'' ہے جو انہیں ان کے عشقِ حقیقی اور عشقِ مرشد کی بنا پر عطا کیا گیا ہے۔ یوں فاطمہ نور سروری قادری کو بتائے گئے لقب کی تصدیق بھی ہو گئی۔

واقعی آپ مدظلہ الاقدس سلطان العاشقین ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے نہ صرف خود اپنی تمام عمر اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اللہ کے محبوب اولیا کے عشق میں گزاری بلکہ اپنے مریدین کو بھی عشقِ حقیقی کی یہ نعمت عطا فرما رہے ہیں۔ عشق کے بغیر دیدارِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری جیسے ماورائے عقل اعلیٰ ترین روحانی مراتب تک پہنچنا ناممکن ہے۔ عشق کی قوت ہی ایک مسلمان کو تصدیق بالقلب کے مرتبے تک پہنچا کر مومن بناتی ہے۔ عشق ہی مردار دنیا کے طالب کو طالبِ مولیٰ بناتا ہے، عشق کے بغیر حق کی پہچان ناممکن ہے۔ حضرت میاں محمد بخشؒ فرماتے ہیں:

جنہاں عشق خرید نہ کیتا عیویں آ بھگتے
عشق بانجھ محمد بخشا کیا آدم کیا کتے

عشقِ حقیقی کی یہ نعمت جو پہلے صرف خاص الخاص اولیا تک محدود تھی اب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے عام کی جا چکی ہے۔ جو آنا چاہے در کھلا ہے ورنہ اللہ بے نیاز ہے۔

شبیہِ غوث الاعظم

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو ان کی دینِ محمدی کو حیاتِ نو عطا کرنے اور فقرِ حقیقی کو دنیا بھر میں عام کرنے کی کاوشوں کے اعتراف کے طور پر شبیہِ غوث الاعظم کا لقب مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عطا کیا گیا۔ امتِ مسلمہ کی ہدایت اور احیائے دین کے لیے یہ لقب آپ مدظلہ الاقدس کی جدوجہد اور کاوشوں کا اجمالی تعارف پیش کرتا ہے۔ 2016ء میں عرس پیر سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے موقع پر آپ مدظلہ الاقدس کے مریدین کو باطنی طور پر آگاہ کیا گیا کہ ان کے مرشد کی دین کے لیے خدمات کو سراہتے ہوئے بارگاہِ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے شبیہِ غوث الاعظم کا لقب عطا فرمایا گیا ہے۔ ان مریدین میں سلطان محمد عبداللہ اقبال سروری قادری، ڈاکٹر سلطان محمد حسنین محبوب سروری قادری، سلطان محمد عبدالرحمٰن محبوب سروری قادری، سلطان محمد ناصر حمید سروری قادری، مغیث افضل سروری قادری اور محمد یٰسین سروری قادری قابلِ ذکر ہیں۔ ان میں سے بعض نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ یہ لقب سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے بذاتِ خود سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو بہت محبت سے عنایت فرمایا۔ سبحان اللہ! کسی بھی مشاہدے کے حق و سچ ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ایک ہی وقت میں کئی طالبانِ مولیٰ کو حاصل ہو۔ نہ صرف 2016ء میں عرس پیر سیّد محمد عبداللہ شاہ میں شریک مرد طالبانِ مولیٰ کو باطنی حاضری کے دوران اس لقب سے آگاہ کیا گیا بلکہ لاہور میں موجود ایک خاتون طالبِ مولیٰ روحینہ بشارت سروری قادری کو بھی دورانِ دعوت اس لقب کے متعلق ان الفاظ میں آگاہ کیا گیا ''تمہارے مرشد پاک کی شان اتنی اعلیٰ ہے کہ وہ شبیہِ غوث الاعظم ہیں۔'' محمد یٰسین سروری قادری نے دربار پیر سیّد محمد عبداللہ شاہؒ پر حاضری کے دوران دیکھا کہ ان کے کندھے کے قریب سے ایک ہاتھ بلند ہوا اور سلطان العاشقین کی طرف اشارہ کیا، ساتھ ہی ایک غیبی آواز سنائی دی ''ایسے ہوتے ہیں شبیہِ غوث الاعظم۔''

آپ مدظلہ الاقدس کی یہ دلیل رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ دینِ حق کی تجدید کے لیے آپ سے ویسا ہی کام لے لے جیسا سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے لیا تھا۔ اس دلیل کو پورا کرنے کے لیے آپ مدظلہ الاقدس نے دن رات جدوجہد کی اور حقیقی اسلام یعنی فقر کو دنیا بھر میں عام کرنے کے لیے انقلابی اقدامات کیے۔ بقول اقبالؒ

✤ لفظ 'اسلام' سے اگر یورپ کو کد ہے تو خیر دوسرا نام اسی دین کا ہے فقرِ غیور

اسلام کے اسی حقیقی روپ یعنی فقر کے احیا و تجدید کے لیے آپ مدظلہ الاقدس نے دعوت و تبلیغ کا ہر ذریعہ استعمال کیا۔ محافل، تقاریر و بیانات، سوشل میڈیا، کتب، ویب سائٹس، اولیا کی کتب کے تراجم و تفاسیر، ملک بھر کے تبلیغی دورے، آڈیو ویڈیوز وغیرہ۔ ان تمام شعبہ جات کو چلانے کے لیے پیشہ ورانہ ماہرین کی خدمات لینے کی بجائے اپنے ہی مریدین کو اپنی باطنی توجہ سے بے حد محنت کے بعد تیار کیا۔ ان کا تزکیہ نفس و تجلّیہ روح فرما کر انہیں وہ باطنی بصیرت عطا کی جس کی بدولت وہ اپنے اپنے شعبہ سے منسلک ذمہ داریاں احسن طریقے سے اللہ کی رضا کے مطابق نبھا سکیں۔ آج کے مادہ پرست اور فرقہ پرست دور میں حقیقی دین کو عام کرنا آسان کام نہیں اور آپ مدظلہ الاقدس نے اس مقصد کی تکمیل کے

لیے بے حد مخالفت کے باوجود کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ آپ مدظلہ الاقدس کی محنت کی بدولت آج فقر دنیا بھر میں عام ہو رہا ہے۔ دنیا بھر سے لوگ سلطان الفقر پبلیکیشنز اور ڈیجیٹل پروڈکشنز کی آن لائن کتب اور میگزین پڑھ کر اور ویب سائٹس دیکھ کر بیعت ہو رہے ہیں۔ دینِ حقیقی کی تلاش میں اِدھر اُدھر بھٹکنے والوں کو راہ مل گئی ہے اور اقبال کی یہ امید پوری ہونے کو ہے:

✤ اب تیرا دور بھی آنے کو ہے اے فقرِ غیور کھا گئی روحِ فرنگی کو ہوائے زر و سیم

پس جس طرح سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے دینِ حنیف کو زندہ کیا اسی طرح آپ مدظلہ الاقدس بھی دن رات اسی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ اور یہ کہنا ہرگز بے جا نہ ہوگا کہ آپ مدظلہ الاقدس نے مسندِ تلقین وارشاد سنبھالنے کے بعد چند ہی سالوں میں کئی صدیوں کا کام کر دیا جو فقر و تصوف کی دنیا میں اگلی کئی صدیوں تک کے لیے کافی رہے گا اور رہنمائی کرتا رہے گا۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

✤ عن ابو هريره عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا (سنن ابی داؤد۔ 4291)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اللہ اس امت کے لیے ہر صدی کے شروع یا آخر میں ایک ایسے شخص کو مبعوث فرماتا رہے گا جو اس کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔''

سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اپنے دور کے مجدد تھے۔ آپؒ 470 ہجری بمطابق 1078 عیسوی اسی دنیا میں تشریف لائے۔ طویل ریاضت و مجاہدے کے بعد آپؒ 521 ہجری بمطابق 1128 عیسوی میں مسندِ تلقین پر فائز ہوئے اور مجدد بن کر دنیا میں ظاہر ہوئے یعنی ہجری صدی کا بھی آغاز تھا اور عیسوی صدی کا بھی۔ اسی طرح شبیہِ غوث الاعظم حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے بھی مسندِ تلقین وارشاد اپنے مرشد حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے دسمبر 2003ء عیسوی بمطابق 1424 ہجری میں وصال کے فوراً بعد میں سنبھال لی یعنی ہجری صدی کا بھی آغاز اور عیسوی صدی کا بھی آغاز۔

سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ دوسری ہزارویں صدی عیسوی کے آغاز میں بطور مجدد ظاہر ہوئے اور سلطان العاشقین تیسری ہزارویں صدی عیسوی کے آغاز میں بطور مجدد ظاہر ہوئے۔

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

✤ تبرکاتِ قدرتِ سبحانی کی بدولت عارف باللہ محبوبِ ربانی پیر دستگیر حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہُ العزیز اپنے دورِ حیات میں ہر روز پانچ ہزار طالبوں و مریدوں کو کفر و شرک سے نجات دلا کر فیض سے نوازتے رہے جن میں سے تین ہزار کو حضوری سے مشرف کر کے وحدانیتِ اِلَّا اللّٰہُ کے مشاہدات میں غرق کرتے رہے کہ ہر تین ہزار کو مراتب اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه پر پہنچا دیتے اور دو ہزار کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں داخل فرماتے۔ اس طریقے میں مرشد کامل باطنی توجہ اور اسمِ اللہ ذات و کلمہ طیب کے حاضرات اور ذکر کی ضرب سے حضوری

عطا کرتا ہے۔ ذوق، سخاوت، تصور اور تصرف کا یہ فیض طریقہ قادری میں سلسلہ در سلسلہ چلا آ رہا ہے اور قیامت تک نہ رکے گا۔ آفتاب کی مثل اس کی روشنی ہر دو جہان پر چمکتی اور اسے فیض یاب کرتی رہے گی۔ (کلید التوحید کلاں)

حضوری کا یہ فیض بخش سروری قادری طریقہ جب منتقل ہوتے ہوتے حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس تک پہنچا تو آپ مدظلہ الاقدس نے بھی سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اس مادہ پرستی کے دور میں جہاں طالبانِ مولیٰ ہی خال خال ملتے ہیں، محض اپنی نگاہِ کامل کے فیض اور ذکر اسمِ اللہ ذات کی برکت سے ہزاروں مریدوں کے دل سے حبِ دنیا نکال کر اسے عشقِ حقیقی کی نعمت سے مالا مال کیا اور تزکیہ نفس کے بعد انہیں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری اور دیدارِ الٰہی کے اعلیٰ ترین روحانی مراتب تک پہنچایا اور پہنچا رہے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس پیر محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کی طرح روحوں کو حیاتِ نو عطا فرماتے ہیں، انہیں اللہ سے ہم کلام ہونے کی قوت عطا کرتے ہیں، بس شرط یہ ہے کہ طالب صادق ہو منافق اور ریاکار نہیں۔ اس دور میں یہ کرامت ایک معجزہ ہی ہے اور اس بنا پر بھی آپ مدظلہ الاقدس کو شبیہِ غوث الاعظم کا لقب عطا کیا گیا ہے۔

اگر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی پوری زندگی پر نگاہ ڈالی جائے تو سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کی حیاتِ طیبہ کی طرح ان کی حیات بھی جدوجہد اور مجاہدے سے بھرپور ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی زندگی کا pattern (نمونہ) ہو بہو سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کی زندگی سے ملتا ہے۔ دورانِ حمل آپ مدظلہ الاقدس کی والدہ کے تجربات، بچپن میں آپ کے چہرے کی نورانی کشش اور فقرا کا آپ کے بارے میں پیشن گوئیاں کرنا، لڑکپن سے ہی مالی مشکلات کی وجہ سے تنگی و عسرت میں گزر بسر کرنے کے لیے محنت مشقت کا آغاز کر دینا، زمانہ طالب علمی بھی اسی مشقت و تکلیف میں گزارنا، ذہانت کے باعث اساتذہ کا منظورِ نظر ہونا، جوانی میں ہی اللہ کی تلاش کے لیے مجاہدے و ریاضت کا آغاز کر دینا، اس ریاضت کے دوران سب سے پہلے باطن میں سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ سے روحانی تعلق استوار ہونا، ان سے اسمائے حسنہ کا ذکر اور علمِ لدنّی حاصل کرنا، انہی کے حکم پر مرشد کی تلاش کا آغاز کرنا، مرشد کی صحبت میں بہت کم وقت گزارنا (صرف پانچ سال)، مسندِ تلقین وارشاد سنبھالنے کے بعد کی جدوجہد، سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کے زمانہ میں اسلام کی زبوں حالی اور فرقہ واریت کی انتہا اور آپ مدظلہ الاقدس کے زمانے میں اسلام کی حالت اور فرقہ پرستی کی بھرمار، اس فرقہ پرستی کے خاتمے کے لیے آپ مدظلہ الاقدس کی کوششیں، غرض پوری حیات سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کی حیات کے نمونہ پر ہے، حتیٰ کہ آپ کا باطنی مجاہدہ بھی اسی قدر شدید ہے جس قدر سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کا تھا۔ آپ مدظلہ الاقدس خود فرماتے ہیں ''جس قدر ظاہری باطنی آزمائشوں سے ہم گزرے ہیں اگر وہ کسی پہاڑ پر گزرتیں تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جاتا۔''

اس ضمن میں آپ مدظلہ الاقدس کی مریدہ انیلا یٰسین کا روحانی مشاہدہ بھی قابلِ ذکر ہے۔ وہ بتاتی ہیں:

- ایک روز میں دعوت پڑھ کر مجلسِ محمدیؐ میں حاضر ہوئی تو کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ سیّدنا غوث الاعظمؓ تشریف لائے ہیں اور ہمارے مرشد حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے متعلق فرمایا ''یہ بہت انمول ہیں۔ دنیا کو ان کے مقام و مرتبہ کی خبر نہیں۔'' پھر

فرمایا ''یہ میں ہیں اور میں یہ ہوں۔ان کے پیچھے پیچھے چلنے والا فلاح پائے گا۔''

سلطان العاشقین آپ مدظلہ الاقدس کا باطنی حقیقی وصف ہے جبکہ شبیہِ غوث الاعظم آپ کا ظاہری اور علمی وصف ہے۔جس طرح حضرت امام حسینؓ کا باطنی لقب امامِ عاشقاں ہے جبکہ ظاہری لقب سیّد الشہدا ہے۔

آنے والا وقت انشاء اللہ ایسی بہت سی مزید نشانیاں ظاہر کرے گا جن سے آپ مدظلہ الاقدس کے شبیہِ غوث الاعظم ہونے کی تصدیق ہو جائے گی۔

آفتابِ فقر

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے فقر کو جو عروج عطا فرمایا ہے اس بنا پر آپ کے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کی جانب سے آپ کو آفتابِ فقر کا لقب عطا فرمایا گیا ہے۔بلاشبہ آپ فقر کے آفتاب ہیں جو تمام عالم میں فقر کی روشنی پھیلا رہے ہیں اور یہی لقب آپ مدظلہ الاقدس کی والدہ محترمہ کے اس خواب کی تعبیر ہے جو انہوں نے آپ مدظلہ الاقدس کے حمل کے دوران دیکھا تھا۔آپ ہی کی مبارک ہستی وہ ذات ہے جس کی وجہ سے فقر اب دنیا کے اندھیروں میں چھپا نہیں رہا بلکہ آفتاب بن کر طلوع ہو رہا ہے اور دونوں جہان کو روشن کر رہا ہے۔جس طرح آفتاب بلا امتیاز ہر نوع کو توانائی اور روشنی دیتا ہے آپ مدظلہ الاقدس بھی بلا امتیاز ہر قوم و مذہب، رنگ و نسل اور ہر فرقہ کے افراد کو جو ہدایت کی طلب لے کر حاضر ہوتا ہے اپنے فیضِ فقر سے نواز دیتے ہیں۔سبحان اللہ

آفتابِ فقر کے اس لقب کے متعلق آپ مدظلہ الاقدس کی مرید خاص عنبرین مغیث سروری قادری کو دورانِ حضوریٔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آگاہ کیا گیا تھا اور حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ نے انہیں بتایا کہ جس طرح رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم پاک زمین پر تو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہے لیکن آسمانوں پر احمد ہے اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا زمین پر لقب غوث الاعظم ہے لیکن آسمانوں پر بازِ اشہب ہے اسی طرح آپ کے مرشد سلطان محمد نجیب الرحمٰن کا لقب زمین پر تو سلطان العاشقین اور شبیہِ غوث الاعظم ہے لیکن آسمانوں پر آفتابِ فقر ہے۔

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف رسالہ روحی شریف میں فرماتے ہیں:

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے زبانِ گوہر فشاں سے مجھے مصطفیٰ ثانی اور مجتبیٰ آخر زمانی فرمایا ہے۔

'مصطفیٰ' اور 'مجتبیٰ' دونوں القاب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے خاص ہیں۔دونوں کے لغوی معنی چنا ہوا، انتخاب کیا ہوا، پسندیدہ اور برگزیدہ کے ہیں۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سلطان باھُوؒ کو خود 'مصطفیٰ ثانی' اور 'مجتبیٰ آخر زمانی' کا لقب عطا فرمایا۔اس سے مراد یہ ہے کہ آخری زمانہ میں جب گمراہی عام ہوگی تو آپ ﷺ کی تعلیمات روشنی کا مینار ہوں گی اور آپ ﷺ کی تعلیمات کو لے کر کھڑا ہونے والا کوئی فرد لوگوں کی ہدایت کا موجب بنے گا اور اس کو آپ ﷺ کی روحانی راہنمائی حاصل ہوگی کیونکہ آپ ﷺ کا تو وصال ہوئے تین سو بتیس سال سے

زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اِرشاد بھی سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا آیا ہے ''جب گمراہی عام ہو جائے گی، باطل حق کو ڈھانپ لے گا، فرقوں اور گروہوں کی بھرمار ہوگی، ہر فرقہ خود کو حق پر اور دوسروں کو گمراہ سمجھے گا، گمراہ فرقوں اور گروہوں کے خلاف بات کرتے ہوئے لوگ گھبرائیں گے اور علمِ باطن کا دعویٰ کرنے والے اپنے چہروں پر ولایت کا نقاب چڑھا کر درباروں اور گدیوں پر بیٹھ کر لوگوں کو لوٹ کر اپنے خزانے اور جیبیں بھر رہے ہوں گے تو اس وقت میرے مزار سے نور کے فوارے پھوٹ پڑیں گے۔''

اس قول سے مراد بھی یہی ہے کہ گمراہی کے دور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی غلام آپ کی روحانی راہنمائی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی تعلیماتِ حق کو لے کر کھڑا ہوگا، گمراہی کو ختم کرے گا، دینِ حق کا بول بالا کرے گا اور دینِ حنیف پھر سے زندہ ہو جائے گا۔

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے پنجابی ابیات کے ذیل کے مصرعوں میں اسی طرف اشارہ فرمایا ہے:

چڑھ چناں تے کر رُشنائی، ذکر کریندے تارے ھُو
گلیاں دے وِچ پھرن نمانے، لعلاندے ونجارے ھُو

مفہوم: اے میرے فقر کے چاند! تو جلد طلوع ہو اور اپنی نگاہِ کامل سے اس دنیا کو جو ظلمت و تاریکی میں ڈوب چکی ہے، نورِ الٰہی سے منوّر کر دے۔ طالبانِ مولیٰ حق تعالیٰ کی طلب میں اِس گمراہ دور میں بھٹک رہے ہیں اور تیرے جیسے ہادی کا انتظار کر رہے ہیں۔ تیرے منتظر یہ طالبانِ مولیٰ جو معرفتِ الٰہی کے غواص اور جوہر شناس ہیں، دربدر تیری تلاش اور جستجو میں پھر رہے ہیں (یعنی حق کی تلاش میں کسی راہنما کی پیروی کرتے ہیں تو کچھ عرصہ بعد ہی وہ دھوکہ باز اور جعل ساز نکل آتا ہے یعنی ہے تو لومڑی لیکن شیر کی کھال پہن کر نقلی شیر بنا ہوا ہے اس لیے ہر شخص تیرے جیسے ہادی اور راہنما کا انتظار کر رہا ہے جو اُمت کی کشتی کو پار لگا دے)۔ (ابیاتِ باھُوؒ کامل)

چڑھ چناں تے کر رُشنائی، تارے ذکر کریندے تیرا ھُو
تیرے جیہے چن کئی سَے چڑھدے، سانوں سجناں باجھ ہنیرا ھُو
جتھے چن اساڈا چڑھدا، اوتھے قدر نہیں کجھ تیرا ھُو

مفہوم: اے فقر کے چاند (انسانِ کامل، فقیرِ کامل)! تو جلد طلوع (ظاہر) ہو کر اس ظلمت کدہ کو اللہ کے نور سے منوّر کر دے۔ طالبانِ مولیٰ اور مومنین تیرا ہی انتظار کر رہے ہیں۔ سینکڑوں مصنوعی چاند تیرا روپ دھار کر طلوع ہو چکے ہیں اور اُمت کو دھوکہ دے چکے ہیں لیکن اے محبوب! تیرے بغیر یہ دنیا ظلمت کدہ ہے۔ جہاں ہمارا چاند (محبوب) طلوع ہوگا وہاں دوسرے (مصنوعی) چاند کی روشنی جو اصل میں ظلمت ہے، ختم ہو جائے گی اور یہ جو دھوکہ باز راہنما بن کر اُمت کو دھوکہ دے رہے ہیں، بھاگ جائیں گے۔ (ابیاتِ باھُوؒ کامل)

بے شک آپ مدظلہ الاقدس کی مبارک ہستی ہی فقر کا آفتاب بھی ہے اور چاند بھی جو اندھیروں کی روشنی ہے کیونکہ آپ ہی وہ ہستی ہیں جو گمراہی کے اس دور میں حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی تعلیمات کو لے کر کھڑے ہیں، ان کی کتب کا اردو کے ساتھ ساتھ تاریخ میں پہلی بار انگریزی میں بھی ترجمہ کروا رہے ہیں اور اسے انٹرنیٹ اور ویب سائٹس کے ذریعے دنیا بھر میں عام کر رہے ہیں۔ لہٰذا مصطفیٰ ثانی اور مجتبیٰ آخر زمانی کے القاب

بھی آپ مدظلہ الاقدس پر ہی صادق آتے ہیں۔

خاتون طالبِ مولیٰ شازیہ تبسم سروری قادری آپ کے القابات شاعری میں بہت خوبصورتی سے یوں بیان کرتی ہیں:

عاشقاں دا او سلطان سدیوے
فقر دا او آفتاب دسیوے
شبیہ او غوث الاعظم وکھیوے
سچا راہ سلطان محمد والا، جس وچ ربّ لبھیوے

خادم سلطان الفقر

یہ لقب آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ سے عشق اور ان کی بارگاہ میں عاجزی کے اظہار کے لیے خود اپنے نام کا حصہ بنایا تھا جیسا کہ حضرت احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت فضیل بن عیاضؒ سے درخواست کی کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں تو انہوں نے فرمایا ''خادم بنو مخدوم نہ بنو کیونکہ خادم بننے میں ہی فضیلت ہے۔'' یہ لقب آپ مدظلہ الاقدس کے مرشد حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کے وصال کے بعد تقریباً تیرہ سال تک آپ کے نام کا حصہ رہا۔

شانِ فقر

سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک پر 21 جنوری 2017ء کی حاضری کے دوران سلطان محمد ناصر حمید جو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے ساتھ ابتدا سے ہیں، کو مطلع کیا گیا کہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے آپ مدظلہ الاقدس کو ایک اور شاندار لقب سے نوازا گیا اور بتایا گیا کہ جس طرح آسمانوں اور عرش پر آپ مدظلہ الاقدس کا لقب ''آفتابِ فقر'' ہے اسی طرح تحت الثریٰ میں آپ کا لقب ''شانِ فقر'' ہے۔ اس لقب کی تفصیل سے آگاہ کرتے ہوئے انہیں بتایا گیا کہ آپ مدظلہ الاقدس کو شانِ فقر کا لقب اس لیے عطا کیا گیا کیونکہ حضرت سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے بعد آنے والے کسی سروری قادری مرشد کامل اکمل کی شان اور ان کی پہچان لوگوں پر واضح نہ تھی۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے نہ صرف اس سلسلے کو اس کی صحیح پہچان بخشی بلکہ ہر سروری قادری مرشد کے ذکر کو لوگوں میں عام کیا۔ اسی لیے تمام اولیا نے فیصلہ کیا کہ آپ کو شانِ فقر کا لقب عطا کیا جائے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے جس وقت فقر کو پھیلانے کی ذمہ داری اٹھائی اس وقت فقر کی ظاہری عمارت بہت خستہ حال تھی۔ لوگ اس کی

حقیقت سے بالکل ناواقف تھے۔اس زمانے میں دینِ حنیف کی وہی حالت تھی جو سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کے زمانے میں تھی۔جس طرح سیّدنا غوث الاعظمؒ نے اپنے زمانے میں فقر کی عمارت خوبصورتی سے تعمیر کی جس کی مثال آج بھی لوگ دیتے ہیں،آپ مدظلہ الاقدس نے بھی فقر کا اسی طرح نہایت مضبوط اور خوبصورت محل تعمیر کر دیا ہے۔فقر کو اس کا وہ عروج عطا کرنے پر جس کا وہ حقدار ہے،آپ مدظلہ الاقدس کو ''شانِ فقر'' کا لقب عطا کیا گیا۔

سلطان الذاکرین

'سلطان الذاکرین' حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا صفاتی لقب ہے جو آپ مدظلہ الاقدس کے اس کمال سے منسوب ہے کہ آپ اپنے تمام تر طالبوں کو بیعت کے فوراً بعد ذکر اسم اللہ ذات کا آخری اور اعلیٰ ترین ذکر سلطان الاذکار ''ھُـــو'' عطا فرماتے ہیں۔سلطان الذاکرین کا مطلب ہے ''سلطان الاذکار ھُو کا ذکر کرنے والوں کے سلطان''۔

ایک عام انسان جب اللہ تعالیٰ سے قرب وتعلق کا سوچتا ہے تو اسے عملی طور پر حاصل کرنے کے لیے ذکرِ اللہ اختیار کرتا ہے اور ذکرِ اللہ ہی سے اس کا قلب سکون پاتا ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✦ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (سورۃ الرعد۔28)

ترجمہ:خبردار ذکر اللہ (اسم اللہ ذات) سے ہی دلوں کو اطمینان اور سکون حاصل ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اذکار میں سب سے بلند اور بہترین ذکر اسم اللہ ذات کا ذکر ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشادِ مبارک ہے:

❁ طَلَبُ الْخَيْرِ طَلَبُ اللّٰهِ وَذِكْرُ الْخَيْرِ ذِكْرُ اللّٰهِ

ترجمہ:بہترین طلب اللہ کی طلب ہے اور بہترین ذکر اللہ کا ذکر ہے ۔

اسم اللہ ذات کے ذکر کی چار منازل ہیں اَللّٰہ، لِلّٰہ، لَہٗ اور ھُو۔آخری اور انتہائی ذکر ھُو کا ذکر ہے جسے سلطان الاذکار کہتے ہیں یعنی تمام ذکروں کا سلطان۔

علامہ ابنِ عربی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❁ ھُو عارفین کا آخری اور اعلیٰ ترین ذکر ہے۔(فتوحاتِ مکیہ جلد دوم،باب پنجم)

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

✤ از قبرِ باھُوؒ ''ھُو'' برآید حق بنام ذاکراں را انتہا ''ھُو'' شد تمام

ترجمہ: باھُوؒ کی قبر سے ہر وقت ''ھُو'' کی صدا بلند ہوتی رہتی ہے کیونکہ ذکرِ'' ھُو ''ذاکرین کا انتہائی ذکر ہے۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ذکرِ ھُو کے متعلق فرماتے ہیں:

❊ لاھوت وہ جہان ہے جس کی حد پر معراج کی رات جبرائیل علیہ السلام نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا تھا کہ اگر میں جبروت سے نکل کر لاھوت کی حد میں داخل ہونے کی کوشش کروں گا تو جل جاؤں گا، یہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تنہا سفر فرمائیں۔ لاھوت لامکان میں دیدارِ الٰہی ہے اور یہاں داخلہ ذکرِ ھُو سے ہی ممکن ہے اور یہ انسان کا شرف ہے۔ (شمس الفقرا)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اس روئے زمین پر وہ واحد ہستی ہیں جو اپنے ہر طالب مرید کو سلطان الاذکار ھُو کا ذکرِ پاس انفاس عطا فرماتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے ہی پہلی مرتبہ سلطان الاذکار ھُو کا ذکر عام کیا۔ اس سے قبل مشائخ سروری قادری یہ آخری اور انتہائی ذکر چنیدہ چنیدہ طالبانِ مولیٰ کو ہی عطا فرماتے تھے۔ آپ مدظلہ الاقدس کو لقب ''سلطان الذاکرین'' آپ کے حلقۂ مریدین نے دیا جنہوں نے آپ مدظلہ الاقدس سے یہ نعمت حاصل کی اور ہر لمحہ اس کو اپنی سانسوں میں محسوس کرتے ہیں۔

✤ کسے بس ذکر گوید ھُو ہویدا وجودش می شود زاں نور پیدا

ترجمہ: جس شخص کے وجود میں ذکرِ ھُو جاری ہو جاتا ہے اُس کا وجود نورِ ذات میں ڈھل جاتا ہے۔ (عین الفقر)

آپ مدظلہ الاقدس کے شبیہِ غوث الاعظم ہونے کی ایک دلیل آپ مدظلہ الاقدس کو ملنے والے القابات بھی ہیں۔ سیّدنا غوث الاعظم کے بھی کثیر القابات ہیں جیسا کہ محی الدین، پیر دستگیر، بازِ اشہب، سلطان الاولیا، غوث الاعظم اسی طرح آپ مدظلہ الاقدس کے بھی ماشاءاللہ کثیر القابات ہیں۔ بلاشبہ یہ کسی بڑے روحانی انقلاب کی آمد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بڑی شانوں کو آپ مدظلہ الاقدس کی ذات میں جمع فرما دیا ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس کے محبین اور معتقدین جب جوش و خروش سے آپ مدظلہ الاقدس کی شان میں نعرے لگاتے ہیں تو آپ کو نورِ یقین، امامِ مبین اور مجددِ دین کے القابات سے بھی پکارتے ہیں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باب 23

تصانیف

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو اللہ تعالیٰ نے ایک انتہائی باکمال اور بے مثال شخصیت کے ساتھ ساتھ تخلیقی قوتوں سے مالا مال ذہن بھی عطا فرمایا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اپنی تخلیقی قوتوں کا اظہار کم عمری میں ہی بچوں کے اخبارات میں اخلاقی و معاشرتی موضوعات پر مضامین لکھ کر شروع کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی ذات کا اظہار ''قلم'' اور ''کتاب'' کے ذریعے کیا اور انسان کے لیے بھی اپنے احساسات و تجربات کے اظہار کا بہترین ذریعہ قلم اور کتاب ہی ہے۔

اللہ اپنے برگزیدہ بندوں کے باصفا قلب پر جو علمِ لدنّی اتارتا ہے اسے عوام الناس تک پہنچانا ان اولیا اللہ کی ذمہ داری بن جاتی ہے۔ چنانچہ تقریباً تمام اولیا اللہ نے یا تو مواعظ کے ذریعے یا کتب کے ذریعے اس علم کو عوام الناس تک پہنچایا۔ آپ مدظلہ الاقدس کے مرشد پاک نے اپنا تمام تر علم آپ مدظلہ الاقدس کے قلبِ مبارک پر منتقل کر دیا جسے آپ نے مضامین و کتب کے ذریعے عوام تک پہنچانے کی ذمہ داری اٹھائی۔ اس مقصد کے لیے آپ مدظلہ الاقدس نے سلطان الفقر پبلیکیشنز کی بنیاد رکھی۔ یہ ادارہ آپ مدظلہ الاقدس کی چوبیس کتب شائع کر چکا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے جو چوبیس کتب تحریر فرمائی ہیں ان کی تفصیل اس طرح سے ہے:

1۔ شمس الفقرا

فقرا اور سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات پر مشتمل یہ ایک ضخیم کتاب ہے۔ اس کتاب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تمام تعلیمات کو موضوعات کے لحاظ سے راہِ سلوک کے مطابق جمع کر دیا گیا ہے اور قرآن و حدیث اور عارفین کی تعلیمات سے موازنہ کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات قرآن و حدیث کے عین مطابق ہیں اور یہ کہ مشاہدۂ حق تعالیٰ کے لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے راہِ سلوک کا اس زمانہ میں کوئی ثانی نہیں۔ یہ کتاب طالبِ مولیٰ کو فقر اور تصوف کی ہزاروں کتابوں سے بے نیاز کرتی ہے اور سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو سمجھنے میں معاون اور مددگار ہے۔ اس لیے اس کتاب کو فقر و تصوف اور حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی سوانح حیات اور تعلیمات کا

انسائیکلو پیڈیا بھی کہا جاتا ہے۔ تاحال کتاب کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اس کتاب کا انگلش ترجمہ Sufism-The Soul of Islam کے نام سے سلطان الفقر پبلیکیشنز شائع کر چکا ہے۔

2۔ مجتبیٰ آخر زمانی

یہ کتاب مشائخ سلسلہ سروری قادری کی کامل سوانح حیات ہے۔ یہ کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اوّل سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی کامل سوانحِ حیات ہے، اس باب میں سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ طیبہ کے اُن گوشوں اور پہلوؤں سے بھی پردہ اٹھایا گیا ہے جو ابھی تک پردۂ اخفا میں تھے۔ باب دوم سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، باب سوم سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ رحمۃ اللہ علیہ، باب چہارم شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ اور باب پنجم سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی کامل سوانحِ حیات پر مشتمل ہیں۔ پہلی باران مشائخ کرام کی سوانح حیات اور شجرہ ہائے نسب اس کتاب میں پیش کیے گئے ہیں۔ باب ششم میں سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کی کامل سوانح حیات اور تعلیمات پیش کی گئی ہیں۔ اس باب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کتاب کے لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے سات سال تحقیق فرمائی۔ یہ مشائخ سلسلہ سروری قادری پر ایک ایسی کامل مکمل کتاب ہے جس کے پائے کی کوئی اور کتاب فی زمانہ موجود نہیں۔ کتاب ہٰذا کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ کتاب کا مکمل انگلش ترجمہ The Spiritual Guides of Sarwari Qadri Order کے نام سے شائع ہو چکا ہے جس میں ایک اضافی باب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے متعلق شامل کیا گیا ہے۔

3۔ حقیقتِ محمدیہ

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اس شاہکار تصنیف میں محبوبِ خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی باطنی حیات اور حقیقت کے ان پہلوؤں سے نقاب کشائی کی ہے جن پر اب تک کوئی اتنی جامع تحریر موجود نہیں ہے۔ اگرچہ صوفیا کرام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی باطنی حقیقت کے متعلق اپنی تصانیف میں اشارۃً ذکر کیا ہے لیکن اسے وضاحت کے ساتھ اور آسان زبان میں پہلی بار سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنی اس کتاب میں بیان فرمایا ہے۔ جب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی باطنی حقیقت یعنی حقیقتِ محمدیہ سے آگاہی حاصل نہ ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان اور اللہ کے ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقام سے صحیح طور پر آشنا نہیں ہوا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس باکمال تصنیف میں حقیقتِ محمدیہ کے بیان کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات مبارکہ کے دیگر پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے تو بہت اعلیٰ طریقہ سے حقیقتِ محمدیہ واضح ہو جاتی ہے۔

The Mohammadan Reality کے نام سے اس تصنیف کا انگلش ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

4۔ حقیقتِ عید میلاد النبی ﷺ

اس کتاب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کی خوشی منانے کی عظمت اور حقیقت کو بیان کیا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ عید میلاد النبیؐ کوئی نئی روایت نہیں ہے بلکہ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کا شعار ہے۔ اس کتاب کا انگلش ترجمہ Celebration of Mawlid al-Nabi کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

5۔ خلفائے راشدین

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے پانچوں خلفائے راشدین کی حیاتِ مبارکہ، اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاں ان کے مقام اور شان، اسلام کے لیے ان کی جدوجہد اور کاوش پر ایک مفصل اور جامع کتاب تصنیف فرمائی ہے جو ان تمام پہلوؤں کا مکمل جائزہ انتہائی خوبصورتی سے پیش کرتی ہے۔ خصوصاً خلیفہ پنجم حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہٗ کے متعلق ایسی جامع تحریر اب سے پہلے نہیں لکھی گئی۔ طالبانِ حق کے لیے ایک نایاب کتاب ہے تاکہ وہ اس سے رہنمائی حاصل کر کے ان کے راستہ پر چل سکیں۔ اس کتاب کا انگلش ترجمہ The Rashidun Caliphate کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

6۔ فضائل اہلِ بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنی اس تصنیفِ لطیف میں طالبانِ حق اور متلاشیانِ صراطِ مستقیم کے لیے فضائل اہلِ بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قرآن وحدیث کی روشنی میں بڑی صراحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اس کتاب کا خلوصِ دل سے مطالعہ کرنے سے ہر مسلک اور شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اہلِ شعور حضرات کے دل ہر قسم کے بغض وعناد اور فتنہ وفساد سے پاک و صاف ہو کر عشق ومحبت اہلِ بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے گداز ہو جاتے ہیں اور مومن کا راہِ معرفت اور وصالِ حق تعالیٰ کا سفر آسان اور ممکن ہو جاتا ہے۔ اس کتاب کا انگلش ترجمہ بھی تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

7۔ حیات وتعلیمات سیّدنا غوث الاعظمؓ

یوں تو سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کی حیات وتعلیمات پر لاکھوں کتب شائع ہو چکی ہیں لیکن ''حیات وتعلیمات سیّدنا غوث الاعظمؓ'' ایک منفرد کتاب ہے جس میں آپ رضی اللہ عنہٗ کی کامل مکمل سوانحِ حیات کے ساتھ ساتھ آپ کی تصانیف مبارکہ میں موجود فقر کی تعلیمات کو فقر کی منازل اور مقامات کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے اور یوں آپؓ کی تعلیماتِ فقر کو سمجھنا آسان ہو گیا ہے۔ راہِ فقر کے راہی کے لیے ایک انمول تحفہ ہے۔ اس کتاب کا انگلش ترجمہ تکمیل کے مراحل میں ہے۔

8۔ سلطان باھُو

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی مکمل سوانح حیات اور تعلیمات پر مبنی منفرد اُردو کتاب ہے جس کے ساتھ ہی اس کتاب

کا انگلش ترجمہ "Sultan Bahoo" کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔

9۔ سوانحِ حیات سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے وارثِ فقر اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بعد سلسلہ سروری قادری کے شیخ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبد اللہ شاہ مدنی جیلانی ؒ کی حیاتِ مبارکہ پر اوّلین اور اب تک واحد تصنیف ہے۔ اس کا انگلش ترجمہ Sultan-ul-Tarikeen Hazrat Sakhi Sultan Syed Mohammad Abdullah Shah Madni Jilani Rehmat-ul-Allah Alayh کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

10۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ حیات و تعلیمات

کتابِ ہذا آپ رحمتہ اللہ علیہ کی حیات و تعلیمات، کرامات، مقام و مرتبہ، سلسلہ فقر، عادات و اطوار، نشست و برخاست، محافل، نعمت فقر کی تعلیم و ترویج کے لیے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تبلیغی و اشاعتی کاوشوں، معمولات و مشاغل، ازواج و اولاد، خلفائے اکبر و اصغر اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کی طرف سے کیے گئے فیصلوں و اقدامات کی حکمتوں جیسے موضوعات کا مکمل اور جامع احاطہ کرتی ہے۔

اس کتاب کے ساتھ ہی اس کا انگلش ترجمہ Sultan-ul-Faqr VI Sultan Mohammad Asghar Ali-Life and Teachings کے نام سے شائع کیا گیا۔

11۔ کلام مشائخ سروری قادری

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو ؒ سے لے کر سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ کے عارفانہ کلام پر مشتمل اس کتاب میں ابیاتِ باھُوؒ، کلام سلطان الصابرین حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ ؒ، کلام حضرت سخی سلطان سیّد محمد بہادر علی شاہ ؒ، کلام سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز ؒ اور کلام سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ شامل ہے۔ یہ کتاب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی مکتبہ العارفین A/4۔ ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام اپریل 2004 میں شائع شدہ کتاب 'گلدستہ ابیات و مناجات شہباز عارفاں سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان سیّد محمد بہادر علی شاہ ؒ' کی جدید شکل ہے۔

12۔ ابیاتِ باھُوؒ کامل

ابیاتِ باھُوؒ کامل سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے تمام تر پنجابی ابیات کا آسان ترجمہ و شرح ہے۔ اس کتاب میں نہ صرف تحقیق سے ابیاتِ باھُو ؒ کو درست کیا گیا ہے بلکہ مشکل الفاظ کے معانی بھی دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب کا انگریزی ترجمہ مع انگریزی شرح تکمیل کے مراحل میں ہے۔

13۔ فقرِ اقبالؒ

اقبالیات کی تاریخ میں پہلی مرتبہ مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے کلامِ اقبالؒ کے اصل معنوی و روحانی پہلو کو اجاگر کیا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے نہایت عرق ریزی سے اقبالؒ کے اردو اور فارسی کلام کو فقر کے موضوعات کے تحت اکٹھا کیا اور اس کے معنی و شرح کے ذریعے اقبالؒ کے کلام کی اصل روح کو قارئین تک پہنچانے کا اہتمام کیا۔ یہ کتاب نہ صرف اقبالؒ کے شائقین کے لیے ایک نادر و نایاب تحفہ ہے جو انہیں کلامِ اقبالؒ کی حقیقت کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے بلکہ طالبانِ مولیٰ اور راہِ فقر کے سالکین کے لیے بھی ہر مقام و منزل پر رہنما ہے۔

14۔ رسالہ روحی شریف

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو ؒ کی مشہور زمانہ فارسی تصنیف ہے۔ اس کتاب کا اُردو ترجمہ اور شرح طلب اصطلاحات کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کتاب کا انگلش ترجمہ اور شرح بھی شائع کی جا چکی ہے۔

15۔ مرشد کامل اکمل

یہ کتاب ابتدائی طور پر ایک رسالہ کی صورت میں ان طالبانِ حق کے لیے ترتیب دی گئی جو مرشد کامل اکمل کی تلاش میں ہیں۔ بارِ اوّل ستمبر 2005 میں، بارِ دوم اپریل 2006 میں ترمیم اور اضافہ کے ساتھ اور بارِ سوم دسمبر 2007 میں سلسلہ سروری قادری 20 ہدایت اللہ بلاک مصطفیٰ ٹاؤن لاہور کے زیرِ اہتمام شائع کیا گیا۔ بار چہارم ستمبر 2008 میں اور بارِ پنجم ستمبر 2009 میں سلطان الفقر پبلیکیشنز لاہور کے زیر اہتمام شائع ہوا۔ جون 2016ء میں یہ رسالہ اضافہ اور ترمیم کے ساتھ پہلی بار مجلد کتاب کی صورت میں آئی ایس بی این (ISBN) کے ساتھ شائع ہوا۔ The Perfect Spiritual Guide کے نام سے اس کتاب کا انگلش ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

16۔ حقیقت اسمِ اللہ ذات

یہ کتاب بھی ابتدائی طور پر ایک رسالہ کی صورت میں شائع ہوئی جس میں اسمِ اللہ ذات کی حقیقت کو واضح، آسان اور عام فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ بار اوّل فروری 2002ء، بار دوم اپریل 2003ء، بار سوم اگست 2003ء اور بار چہارم اگست 2004ء میں مکتبہ العارفین 4/A۔ ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام شائع ہوا۔ جب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے مسندِ تلقین و ارشاد سنبھال کر دعوتِ فقر کا آغاز فرمایا تو ''حقیقت اسم اللہ ذات'' کا بارِ پنجم جولائی 2005 میں سلسلہ سروری قادری 20۔ ہدایت اللہ بلاک مصطفیٰ ٹاؤن لاہور سے شائع کیا۔ مئی 2006 میں بارِ ششم اسی ادارہ کے زیر اہتمام ترمیم اور اضافہ کے ساتھ شائع ہوا۔ اس کے بعد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے سلطان الفقر پبلیکیشنز کی بنیاد رکھی تو بارِ ہفتم ستمبر 2008 اور بارِ ہشتم ستمبر

2009 میں سلطان الفقر پبلیکیشنز 4/A۔ ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام شائع ہوا۔ جون 2016ء میں یہ رسالہ اضافہ اور ترمیم کے ساتھ پہلی بار مجلد کتاب کی صورت میں آئی ایس بی این (ISBN) کے ساتھ شائع ہوا۔ اس کتاب کا انگلش ترجمہ The Divine Reality of Ism-e-Allah Zaat کے نام سے شائع کیا جا چکا ہے۔

17۔ حقیقتِ نماز

نماز کی فرضیت کا مقصد اور اسکی حقیقت پر مختصر مگر جامع کتاب ہے۔ اس کتاب کا انگلش ترجمہ The Spiritual Reality of Prayer (Salat) کے نام سے شائع کیا جا چکا ہے۔

18۔ حقیقتِ روزہ

اس کتاب میں روزہ کی فرضیت کے مقصد اور حقیقت کو بیان کیا گیا ہے۔ کتاب کا انگلش ترجمہ The Spiritual Reality of Saum (Fast) کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

19۔ حقیقتِ حج

حج کی فرضیت کو شریعت اور طریقت کے مطابق بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا انگلش ترجمہ The Spiritual Reality of Hajj کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

20۔ حقیقتِ زکوٰۃ

اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کے فضائل اور صدقہ و زکوٰۃ کی حقیقت اور مصارف اس جامع کتاب میں بیان کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کا انگلش ترجمہ The Spiritual Reality of Zakat کے نام سے شائع کیا گیا۔

21۔ سیّد الشہدا حضرت امام حسینؓ اور یزیدیت

حضرت امام حسینؓ اور آپ کے اہلِ بیتؓ پر ہونے والے مظالم، یزید کے سیاہ کارنامے اور موجودہ دور کے یزیدی نظریات پر بحث کو اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔ Imam Hussain and Yazid کے نام سے کتاب کا انگلش ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔

22۔ نفس کے ناسور

نفس کی بیماریوں اور ان کے علاج کو اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔ Purification of Innerself in Sufism کے نام سے اس کا انگلش ترجمہ شائع کیا گیا۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

23۔ تزکیۂ نفس کا نبویؐ طریق

طالبِ مولیٰ کے تزکیۂ نفس اور باطنی تربیت کے لیے فقرا کا اختیار کردہ نبویؐ طریق اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔ کتاب کا انگلش ترجمہ The Prophetic Way of Purgation of Innerself کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

24۔ سوئے حجاز (سفرنامہ حج 2001ء)

2001ء میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد پاک سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ کے ہمراہ فریضۂ حج ادا فرمایا۔ یہ کتاب اسی سفرِ حج کی روداد ہے۔ سلطان الفقر پبلیکیشنز نے اسے 2022ء میں شائع کیا۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باب 24

خاندان

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا نکاح مبارک 13 مارچ 1987ء (13 رجب 1407ھ) قبل نماز جمعۃ المبارک لاہور میں محترمہ طاہرہ پروین بنت محمد سلیم سے ہوا۔ رخصتی 18 نومبر 1987ء (28 ربیع الاول 1408ھ) بروز جمعرات پانچ بجے شام ہوئی۔ آپ مدظلہ الاقدس کا نکاح اور رخصتی نہایت سادگی سے ہوئی۔ نکاح کے وقت دونوں خاندانوں کے 15 افراد اور بوقتِ رخصتی صرف چھ افراد نے شرکت کی۔ آپ مدظلہ الاقدس کے نکاح اور رخصتی کے وقت غیر شرعی رسومات اور اسراف سے مکمل اجتناب کیا گیا۔ حالانکہ آپ نے ابھی راہِ فقر پر ظاہری طور پر قدم بھی نہ رکھا تھا لیکن طبیعت میں سادگی اور غیر شرعی رسومات کی ناپسندیدگی کی وجہ سے نکاح انتہائی سادگی سے فرمایا۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی زوجہ محترمہ طاہرہ پروین بنتِ چوہدری محمد سلیم ولد چوہدری نوردین 18 نومبر 1969ء (8 رمضان المبارک 1389ھ) بروز منگل بوقتِ افطار اور نمازِ مغرب اوکاڑہ میں پیدا ہوئیں۔ ان کے والد چوہدری محمد سلیم لاہور میں سٹیٹ لائف میں ملازمت کرتے تھے۔ اس لیے ولادت کے فوراً بعد والدین لاہور لے آئے۔ لاہور ہی سے انہوں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ محترمہ طاہرہ پروین نے زندگی کے ہر موڑ پر خصوصاً راہِ فقر میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا نہایت صدق اور خلوص سے ساتھ دیا۔ جب بہت سے قریبی رشتہ دار اس راہ پر چلنے کی وجہ سے آپ مدظلہ الاقدس کا ساتھ چھوڑ گئے تو وہ ہمیشہ ان کے لیے تقویت کا باعث بن کر ساتھ کھڑی رہیں۔ خود بھی سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر دسمبر 1998ء میں بیعت ہوئیں۔ جب بھی سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ لاہور میں آپ کے گھر میں قیام پذیر ہوتے تو ان کی خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتیں۔ باوضو ہو کر صدق اور خلوص سے اُن کا طعام تیار فرماتیں۔ سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ بھی اُن سے بہت شفقت اور محبت فرماتے تھے اور ان کے ہاتھ کے بنے ہوئے کھانوں کی بہت تعریف فرمایا کرتے تھے۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنا جو مال اللہ کی راہ میں قربان کیا اس میں آپ کا مال بھی شامل ہے۔ حتیٰ کہ آپ نے اپنا گھر بھی راہِ فقر میں وقف کر دیا جس میں سلسلہ سروری قادری کی خانقاہ، تحریک دعوتِ فقر کا مرکزی دفتر اور اس کے شعبہ جات کے دفاتر قائم ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے محترمہ طاہرہ پروین صاحبہ کو

بھی ان کے عشقِ حقیقی اور فقر کے لیے خدمات اور جدوجہد کی بنا پر اعلیٰ ترین روحانی درجات سے نوازا ہے۔ آپ نے 29 اکتوبر 2017ء (8 صفر 1439ھ) بروز اتوار سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر تجدیدِ بیعت کی۔ آپ بھی فقر کی نعمت کو خواتین میں عام کرنے کے لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے شانہ بشانہ مصروف ہیں۔ خانقاہ سلطان العاشقین کے قیام سے قبل آپ ہر اتوار خواتین طالبانِ مولیٰ سے اپنی رہائش گاہ پر ملاقات فرماتیں، ان کے ظاہری، باطنی اور روحانی مسائل کے حل کے لیے اُن کی راہنمائی اور دعا فرماتیں۔ 30 اگست 2020ء میں خانقاہ سلطان العاشقین کے قیام کے بعد آپ خانقاہ سلطان العاشقین میں ہی خواتین طالبانِ مولیٰ سے ملاقات فرماتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محترمہ طاہر پروین صاحبہ کے بطن سے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو چار صاحبزادیاں اور ایک صاحبزادہ عطا کیا۔ ایک صاحبزادی تابینہ نجیب کا سات سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔

اولاد پاک کی تفصیل اس طرح ہے:

1. **صاحبزادی منیزہ نجیب** 7 اگست 1988ء (23 ذوالحجہ 1408ھ) بروز اتوار بوقت مغرب تقریباً سات بج کر پانچ منٹ پر لاہور میں پیدا ہوئیں۔ دس سال کی عمر میں سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت ہوئیں۔ کم عمری میں کی گئی اس بیعت کی تجدید کے لیے 2012ء میں اپنے والد مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت ہوئیں۔ 14 نومبر 2015ء بروز ہفتہ صاحبزادی منیزہ نجیب کی میجر سلطان محمد عبداللہ اقبال سروری قادری سے شادی ہوئی۔

2. **صاحبزادی تابینہ نجیب** 27 ستمبر 1989ء (25 صفر 1410ھ) بروز بدھ شام چھ بج کر پندرہ منٹ پر لاہور میں پیدا ہوئیں اور سات سال کی عمر میں 2 اکتوبر 1996ء (18 جمادی الاول 1417ھ) بروز بدھ صبح آٹھ بج کر پانچ منٹ پر جنرل ہسپتال لاہور کے انتہائی نگہداشت کے وارڈ (ICU) میں انتقال فرما گئیں۔ اپنی دادی کے پہلو میں کریم بلاک اقبال ٹاؤن لاہور کے قبرستان میں مدفون ہیں۔

3. **صاحبزادی مشعل نجیب** 6 ستمبر 1994ء (28 ربیع الاول 1415ھ) بروز منگل صبح دو بج کر بیس منٹ پر لاہور میں پیدا ہوئیں۔ اپنے والد محترم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت ہیں۔ 17 دسمبر 2016ء بروز ہفتہ ڈاکٹر سلطان محمد حسنین محبوب سروری قادری سے نکاح ہوا اور 12 فروری 2017ء کو رخصتی ہوئی۔

4. **صاحبزادہ محمد مرتضیٰ نجیب** 5 اگست 1997ء (30 ربیع الاول 1418ھ) بروز منگل شام پانچ بج کر بیس منٹ پر لاہور میں پیدا ہوئے۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کو ان سے خاص محبت تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب بھی انہیں دیکھتے تو فرماتے انشاء اللہ اسم بامسمّٰی ہوگا۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے عرس سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک موقع پر 22 اکتوبر 2016ء (21 محرم 1437ھ) بروز ہفتہ بعد نمازِ مغرب دربار پاک پر دستِ بیعت فرمایا

اور اپنی دستار مبارک عطا کی اور 21 نومبر 2018ء (12 ربیع الاوّل 1440ھ) بروز بدھ عید میلا دالنبیؐ کے دن میلادِ مصطفیٰؐ کے موقع پر خلافت عطا فرمائی اور بیعت کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ 6 دسمبر 2019ء (6 ربیع الثانی 1441ھ) بروز جمعہ نکاحِ مسنونہ ہوا اور 15 دسمبر 2019ء (15 ربیع الثانی 1441ھ) بروز اتوار محفلِ ولیمہ ہوئی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب کو اپنے بعد اپنے دربار کا سجادہ نشین بھی مقرر فرمایا ہے۔

صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب کو اللہ تعالیٰ نے ایک صاحبزادی 'زہرہ مرتضیٰ' اور ایک صاحبزادے 'سلطان محمد حسن مرتضیٰ' عطا فرمائے۔

5. **صاحبزادی فاطمہ نجیب** 4 جنوری 2003ء (30 شوال 1423ھ) بروز ہفتہ شام چار بج کر تیس منٹ پر لاہور میں پیدا ہوئیں۔ آپ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی وہ صاحبزادی ہیں جو آپ مدظلہ الاقدس کی راہِ فقر کی تکمیل اور امانتِ الٰہیہ کی منتقلی کے بعد آپ کے مرشد کے سالِ وصال پیدا ہوئیں۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ نے خود ان کا نام فاطمہ رکھا۔ ولادت کی خبر سنتے ہی اپنی دوسری زوجہ محترمہ کے ہمراہ لاہور تشریف لا کر پیار سے گود میں لیا، اپنے دہن مبارک میں شہد ڈال کر اس نومولود بچی کے منہ میں ڈالا اور فرمایا کہ ہم تو لاہور صرف عالمِ لاھُوت سے آنے والی اس نئی روح سے ملاقات کے لیے آئے ہیں اور جلد سے جلد عقیقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ زیرِ تعلیم ہیں۔ اپنے والدِ محترم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت ہیں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باب 25

سلطان العاشقین
حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس
کے خلفا

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اس کتاب کی اشاعت تک نو (9) طالبانِ مولیٰ کو خلافت عطا فرمائی ہے جن میں سے صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب کو اپنی زندگی میں بیعت کرنے اور تلقین وارشاد کی اجازت دی ہے اور باقی خلفا کو آپ مدظلہ الاقدس کے اس دنیا فانی سے چلے جانے کے بعد بیعت اور تلقین وارشاد کی وصیت کی ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس کے خلفا کے نام اور مختصر سوانحِ حیات درج ذیل ہے:

صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب

صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب کی ولادت باسعادت 5 اگست 1997ء بمطابق 30 ربیع الاوّل 1418ھ بروز منگل شام پانچ بج کر بیس منٹ پر سلسلہ سروری قادری کے اکتیسویں شیخِ کامل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے بابرکت گھرانے میں ہوئی۔ میٹرک تک تعلیم یونیک ہائی سکول سے حاصل کی جبکہ کنکورڈیا کالج لاہور سے کامرس میں انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کیا۔

صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب صاحب کو بچپن سے ہی سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی پاکیزہ صحبت میسر تھی جس کی بدولت قلب میں عشقِ حقیقی کا سمندر موجزن تھا۔ دل میں شدید خواہش تھی کہ صادق طالبانِ مولیٰ میں شمار ہوں۔ اس غرض سے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں بیعت کے لیے بارہا درخواست بھی کی جس پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے خاص وقت پر بیعت کرنے کا وعدہ فرمایا اور بالآخر 22 اکتوبر 2016ء (21 محرم 1437ھ) بروز ہفتہ بعد نمازِ مغرب دربار سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ پران کے عرس مبارک کے بابرکت موقع پر بیعت فرمایا اور اپنی دستار مبارک عطا فرمائی۔

صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب اپنے والد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو مرشد کی حیثیت سے دیکھتے تھے اور آپ مدظلہ الاقدس سے شدید عشق رکھتے تھے اسی لیے بیعت سے قبل ہی آپ نے تحریک دعوتِ فقر کے شعبہ جات میں مختلف فرائض سرانجام دینا شروع کر دیئے جن میں

شعبہ لنگر میں لنگر کی تقسیم، شعبہ سلطان الفقر ڈیجیٹل پروڈکشن میں فوٹو گرافی اور ویڈیو ایڈیٹنگ اور شعبہ ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ شامل ہیں۔ جو بھی ڈیوٹی لگائی گئی صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب نے نہایت خلوص وصدقِ دل سے انجام دی۔

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ جو کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے مرشد ہیں، اکثر آپ مدظلہ الاقدس کے گھر تشریف لایا کرتے تھے اور صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب صاحب پر بہت شفقت بھی فرماتے تھے اور جب بھی انہیں دیکھتے تو فرماتے انشاءاللہ اسم بامسمّٰی ہوگا۔ اور بیشک ایسا ہی ہوا۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے 21 نومبر 2018ء (12 ربیع الاوّل 1440ھ) بروز بدھ عید میلاد النبیؐ کے بابرکت روز میلادِ مصطفیٰؐ کی محفل میں خلافت عطا فرما کر تحریک دعوتِ فقر کا نائب سرپرست مقرر فرمایا اور اس کے علاوہ اپنے وصال کے بعد اپنے خاندان کا سربراہ اور اپنے مزار مبارک کا سجادہ نشین بھی مقرر فرمایا۔ اس کا تذکرہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اپنی تصنیف مبارکہ ''مجتبیٰ آخر زمانی'' (بارِدوم۔ مارچ 2022ء) کے باب دوم صفحہ 247 میں عرس 2017ء کے عنوان میں بھی کیا ہے۔

بطور نائب سرپرست تحریک دعوتِ فقر صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب صاحب تحریک دعوتِ فقر کے تمام شعبہ جات کی نگرانی فرماتے ہیں اور تمام معاملات بخوبی سرانجام دیتے ہیں۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب کو 'سلطان' کا لقب عطا فرما کر تلقین وارشاد اور بیعت کی اجازت عطا فرمائی اور فرمایا ''جس نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی اس نے ہمارے ہاتھ پر بیعت کی۔''

سلطان محمد عبداللہ اقبال

سلطان محمد عبداللہ اقبال 24 ستمبر 1988ء (12 صفر 1409ھ) بروز ہفتہ چک 86 جنوبی سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم سرگودھا کے ایک پرائیویٹ سکول سے حاصل کی۔ انٹرمیڈیٹ کا امتحان کیڈٹ کالج سکردو سے پاس کیا۔ 2009ء میں پاکستان آرمی میں بطور کمیشنڈ آفیسر شمولیت اختیار کر لی۔

آٹھویں جماعت سے ہی یہ بات دل میں گھر کر گئی کہ مرشد کامل کے بغیر اللہ تک پہنچنا ناممکن ہے اور یہ بات دل میں شدت سے نقش ہوگئی کہ مرشد کامل کو تلاش کرنا ہے تاکہ اللہ کو پایا جا سکے۔ 2006ء سے 2008ء تک اللہ سے دعا کرتے رہے کہ مرشد کامل اکمل تک پہنچا دے۔ 2008ء میں ایک رات خواب میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس تشریف لائے، پیار سے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا ''ہم تمہارے مرشد ہیں۔'' بیدار ہونے کے بعد 2014ء تک مسلسل انہی مرشد کامل کی تلاش میں رہے۔ جہاں کسی مرشد کے متعلق سنا چل دیے۔

اس طویل عرصے کے دوران بہت سے لوگوں سے ملاقات بھی ہوئی لیکن دل مضطرب ہی رہا اور وہ پُرنور صورت نہ ملی۔ فروری 2014ء میں کچھ جاننے والوں نے بتایا کہ لاہور میں ایک کامل ولی اللہ ہیں۔ دور دراز سے لوگ ان کے پاس آتے اور اپنی مرادیں پا کر مطمئن ہوتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ان کی بارگاہ میں ذکرِ پاس انفاس خود بخود جاری ہو جاتا ہے، مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حاضری نصیب ہوتی ہے اور دیدارِ الٰہی عطا ہوتا ہے۔

اس وقت تک مایوسی کافی بڑھ چکی تھی اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ شاید مرشد کامل ملنا نصیب میں نہیں ہے لیکن دل میں خیال آیا کہ آخری کوشش کر کے دیکھنا چاہیے اگر اب بھی وہ انجانے بزرگ نہ ملے تو پھر کہیں نہیں جاؤں گا۔ یہ سوچ کر 9 فروری 2014ء کو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ اپنی حاضری کا حال سلطان محمد عبداللہ اقبال یوں بیان کرتے ہیں:

''میں 9 فروری 2014ء بروز اتوار خانقاہ سروری قادری میں حاضر ہوا۔ اس نیت سے آیا تھا کہ اگر دل کو سکون ملا تو ٹھیک ہے ورنہ فوراً واپس چلا جاؤں گا۔ خانقاہ میں اعلان کیا گیا کہ سب لائن بنالیں حضور مرشد کریم تشریف لا رہے ہیں۔ میں لائن کے آخر میں کھڑا ہو گیا۔ دل بہت بے چین تھا کہ جلد یہ انتظار ختم ہو۔ آخر کار انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں، مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس خانقاہ کے دروازے سے اندر داخل ہوئے۔ جیسے ہی میری نظریں آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک پر پڑیں تو فوراً پہچان لیا کہ یہ وہی مرشد کامل اکمل ہیں جو خواب میں تشریف لائے تھے۔ خوشی کی انتہا نہ رہی۔ مجھے آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ اقدس پر بہت زیادہ نور نظر آیا اور آپ مدظلہ الاقدس اس قدر حسین دکھائی دیئے کہ میں نے اس سے پہلے آپ مدظلہ الاقدس جیسا حسین چہرہ کسی کا نہیں دیکھا۔ آپ کی شخصیت ایسی نورانی تھی کہ میرے دل کے لیے سکون کا باعث بنتی گئی۔ جیسے جیسے آپ کو دیکھتا گیا یوں لگا کہ منزل قریب آتی جا رہی ہے۔ میں نے فوراً فیصلہ کر لیا کہ آپ مدظلہ الاقدس کے ہاتھ پر ہی بیعت کروں گا۔ دل سے یہ آواز آ رہی تھی کہ تم مرشد کامل کی بارگاہ میں پہنچ گئے ہو۔ میری زندگی میں یہ پہلی بار ہوا کہ تمام منفی سوچوں نے آپ مدظلہ الاقدس کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔ کسی سوچ، خیال اور وسوسہ نے مجھے بیعت ہونے سے نہ روکا۔ پھر جب بیعت ہونے کے لیے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے سامنے دوزانو بیٹھا تو خدمتگاروں نے مجھے کہا کہ آرام دہ طریقے سے بیٹھیں ورنہ تھک جائیں گے کیونکہ بیعت میں کچھ وقت لگتا ہے۔ میں نے دل میں ان سے کہا کہ مجھے تنگ نہ کرو ایسے ہی بیٹھا رہنے دو میں نہیں تھکتا۔ ابھی میرا یہ خیال ختم نہ ہوا تھا کہ مرشد کریم نے اپنے لب مبارک ہلائے اور وہی فرمایا جو میرے دل میں چل رہا تھا کہ ''اسے تنگ نہ کرو یہ نہیں تھکتا۔'' میں اس بات سے ایک دم چونک گیا اور مزید تسلی ہو گئی کہ صحیح جگہ ہاتھ دیا ہے۔ بیعت ہونے کے بعد جیسے ہی مرشد کریم نے دل اور چہرہ پر پھونک ماری تو دل کی شدید بے چینی اور پریشانی لمحہ بھر میں سکون میں بدل گئی۔ اس روز زندگی میں پہلی بار سکون کا مزہ چکھا کہ حقیقی سکون کیا ہوتا ہے۔ بیعت کے بعد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی محبت کے علاوہ کسی کی محبت راس نہیں آئی۔ کسی بھی جگہ چلا جاؤں لیکن جو سکون آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاصل ہوتا ہے وہ کہیں اور حاصل نہیں ہوتا۔ جو محبت اور پیار آپ مدظلہ الاقدس نے دیا وہ پوری زندگی کسی سے نہ ملا تھا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے اس عاجز کو اپنی دامادی کا شرف بھی عطا فرمایا۔''

سلطان محمد عبداللہ اقبال تحریک دعوتِ فقر کے شعبہ ویب سائٹ ڈویلپمنٹ، شعبہ ویب پروموشن، سائبر سیکورٹی اور شعبہ سیکورٹی میں اہم فرائض نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہے ہیں۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے 21 مارچ 2019ء محفل میلادِ مصطفیٰؐ بسلسلہ یومِ منتقلی امانتِ الٰہیہ کے پُرسعادت موقع پر سلطان محمد عبداللہ اقبال کے سر پر اپنی دستار مبارک رکھ کر خلافت عطا فرمائی اور 28 مئی 2020 کو 'سلطان' کے لقب سے نوازا۔

ڈاکٹر سلطان محمد حسنین محبوب

ڈاکٹر سلطان محمد حسنین محبوب 22 اپریل 1991ء (7 شوال 1411ھ) بروز سوموار ماڈل ٹاؤن لاہور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم پاکستان کے معروف سکول بیکن ہاؤس سکول سسٹم جوہر ٹاؤن لاہور سے حاصل کی اور 2007ء میں او لیول (O-Level) کا امتحان بیکن ہاؤس سے تمام مضامین میں +A گریڈ کے ساتھ پاس کیا اور نہ صرف اپنے سکول میں اوّل پوزیشن حاصل کی بلکہ اردو کے مضمون میں لاہور لیول پر ڈسٹنکشن (Distinction) بھی حاصل کی۔ سال 2007ء میں Resource Academia لاہور سے اسکالرشپ (Scholarship) پر داخلہ ملا اور یہیں سے 2009ء میں اے لیول (A-Level) کے امتحان میں بھی +A گریڈ کے ساتھ کامیابی حاصل کی۔ اتنی کامیابیوں کے باوجود دل کو اطمینان اور سکون حاصل نہ ہو رہا تھا۔

آپ کی والدہ کا رجحان روحانیت کی طرف تھا اس لیے آپ کی تربیت میں بھی اولیا اللہ کی محبت اور عقیدت کا اثر موجود تھا۔ عشقِ حقیقی کی تڑپ بھی دل میں موجود تھی جس کی وجہ سے طبیعت ہر وقت بے چین رہتی۔ اس بے چینی کو ختم کرنے کے لیے کثرت سے اللہ کی عبادت میں مشغول ہو گئے، پانچ وقت باجماعت نماز ادا کرنے کے ساتھ ساتھ باقاعدگی سے نمازِ تہجد بھی ادا کرنا شروع کر دی اور نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد باقاعدگی سے درود و سلام کا نذرانہ پیش کرتے اور دیگر وظائف کرتے۔ ان عبادات سے بے چینی تھوڑی کم ضرور ہوتی لیکن کبھی بھی مکمل ختم نہ ہوئی۔

سلطان محمد حسنین محبوب نے اے لیول (A Level) کے بعد میڈیکل کالج کے انٹری ٹیسٹ کی تیاری شروع کر دی۔ اس دوران سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی تصنیف ''الفتح الربانی'' کا مطالعہ بھی کیا جس کی بدولت مقصدِ حیات یعنی اللہ کی پہچان اور معرفت سے آگاہی حاصل ہوئی۔ سال 2010ء میں شیخ زید میڈیکل کالج رحیم یار خان میں ایم بی بی ایس (MBBS) میں داخلہ ہو گیا۔ اس دوران والدہ کے ساتھ مل کر مرشد کامل اکمل کی تلاش بھی جاری تھی لیکن مرشد کامل اکمل کی جن خصوصیات کے بارے میں حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی کتابوں میں پڑھا تھا ان خصوصیات کا حامل مرشد کہیں نہیں مل رہا تھا۔ اسی مقصد کے لیے والدہ کے ہمراہ بہت سے بزرگوں سے ملاقات بھی کی لیکن کسی کے پاس جا کر وہ قلبی و روحانی سکون میسر نہ آیا جس کی تلاش تھی۔ سکون میسر آتا بھی کیسے؟؟ جب تک قرب و معرفتِ الٰہی حاصل نہ ہو

تب تک قلبی سکون میسر نہیں آتا۔

ایک بک سٹور پر سلطان محمد حسنین محبوب کی والدہ کو ماہنامہ سلطان الفقر لاہور ملا جس کے مطالعہ سے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے بارے میں پتہ چلا۔ وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور مرشد کامل اکمل کی جو خصوصیات حضرت سخی سلطان باھُوؒ نے بیان کی تھیں ان کا سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نورانی شخصیت میں ہو بہو مشاہدہ کیا تو فوراً ان کے دستِ اقدس پر بیعت ہوگئیں اور سلطان محمد حسنین محبوب صاحب کو بھی سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی نورانی شخصیت کے متعلق بتایا۔ سلطان محمد حسنین محبوب اس وقت شیخ زید میڈیکل کالج رحیم یار خان میں ایم بی بی ایس کے دوسرے سال میں زیرِ تعلیم تھے۔ اطلاع ملتے ہی فوراً سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک کی زیارت کرتے ہی دل میں جو بے چینی اور بے سکونی تھی وہ ایک لمحہ میں غائب ہوگئی اور دل کو ایسا سکون حاصل ہوا جو اس سے پہلے کبھی میسر نہ آسکا تھا۔

اسی دن 17 جولائی 2011ء بمطابق 15 شعبان 1432ھ کو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی جس کے بعد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے ان کو اسم اللہ ذات کا ذکر و تصور اور مشقِ مرقومِ وجودیہ کی تلقین فرمائی۔ بیعت کے بعد سلطان محمد حسنین محبوب صاحب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ملاقات کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے کیونکہ مرشد کی بارگاہ میں جو سکون ملتا تھا وہ کہیں اور دستیاب نہ تھا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے تبلیغی دوروں میں بھی آپ کے ہمراہ رہتے۔

بیعت کے کچھ عرصہ بعد ہی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے انہیں ارشاد فرمایا ''سیّد عبدالکریم بن ابراہیم الجیلیؒ کی تصنیف مبارکہ 'انسانِ کامل' کا مطالعہ کریں اور اسمِ اللہ ذات کا ذکر و تصور بھی جاری رکھیں۔'' اس کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے اچانک ان پر یہ راز منکشف ہوا کہ ان کے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ہی موجودہ زمانے کے انسانِ کامل ہیں۔ اسی وقت ان پر حقیقتِ محمدیہ واضح ہوگئی۔ یہ ایک ایسا علم تھا جو اس سے قبل ان سے پوشیدہ تھا اور اس حقیقت کا ادراک ہوتے ہی ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ ان کو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک پر نور ہی نور دکھائی دینے لگا اور اس نور نے انہیں اپنا عاشق اور دیوانہ بنالیا۔ یہ دیوانگی دن بدن بڑھنے لگی۔

اپنے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے فقر کے پیغام کو دنیا بھر میں عام کرنے کے لیے ڈاکٹر سلطان محمد حسنین محبوب تحریک دعوتِ فقر کے شعبہ سوشل میڈیا، شعبہ لنگر اور شعبہ سائبر سیکورٹی میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

اس کے علاوہ جو بھی ڈیوٹی مرشد کریم کی طرف سے لگائی جاتی ہے اس کو خلوصِ نیت کے ساتھ سرانجام دیتے ہیں اور ساتھ ساتھ ڈاکٹری کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے انہیں اپنی دامادی کے شرف سے بھی نوازا۔

ان کے اسی عشق کی بدولت 21 مارچ 2019ء محفل میلادِ مصطفیٰؐ بسلسلہ یومِ منتقلی امانتِ الٰہیہ کے بابرکت موقع پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے ڈاکٹر سلطان محمد حسنین محبوب کو خلافت عطا فرمائی اور اپنی دستار مبارک اپنے سر سے اتار کر اُن کے سر پر رکھی اور 28 مئی 2020ء کو 'سلطان' کے لقب سے نوازا۔

سلطان محمد نعیم عباس ملک

سلطان محمد نعیم عباس ملک ولد خورشید احمد ملک یکم ستمبر 1979ء (9 شوال 1399ھ) بروز ہفتہ بوقتِ سحر لاہور میں پیدا ہوئے۔ والد صاحب سرکاری عہدیدار تھے اور شیخوپورہ میں تعینات تھے اس وجہ سے ابتدائی تعلیم سینٹ میریز سکول (Saint Marry's School) اور ارقم جونیئر ماڈل سکول شیخوپورہ سے حاصل کی۔ اس کے بعد آرمی برن ہال کالج ایبٹ آباد اور پھر کوونٹری یونیورسٹی (Coventry University) انگلینڈ سے ایم ایس سی آٹوموٹیو انجینئرنگ (MSc Automotive Engineering) کی ڈگری حاصل کی۔ دورانِ تعلیم ہی رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے۔ کچھ عرصہ ایک ملٹی نیشنل کمپنی میں نوکری بھی کی۔ والدہ ماجدہ کی طویل علالت میں ان کی تیمارداری میں زیادہ وقت گزرا۔

تصوف اور اولیا کرام کے بارے میں جاننے کا بہت اشتیاق تھا۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دل میں موجزن تھی، ان کے قرب اور معرفت کے بارے میں سنا اور پڑھا تھا اور اس کی خواہش بھی دل میں موجود تھی جس کی بدولت دنیا اور دنیاوی بھاگ دوڑ بے معنی لگنے لگی۔ اللہ تعالیٰ سے یہی دعا تھی کہ دنیا میں آنے کا مقصد مل جائے۔ والدہ، بہن، بھائی، زوجہ اور خاندان کے قریبی لوگ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے حلقۂ ارادت میں شامل تھے جن کے توسط سے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے بارے میں جاننے کا موقع ملا اور آپ مدظلہ الاقدس سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوتا رہا۔

عمر بھر اولیا و مشائخ کے بارے میں جو بھی سنا اور پڑھا تھا اس سے کہیں زیادہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی ذاتِ مبارکہ میں موجود پایا۔ آپ مدظلہ الاقدس کی بارعب، شفقت سے بھرپور اور پُرنور شخصیت اور اندازِ گفتگو سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔ ملاقات کا شوق بڑھنے لگا اور خاندان میں جس گھر میں بھی آپ مدظلہ الاقدس کی تشریف آوری کی خبر ملتی وہیں ملاقات کے لیے پہنچ جاتے۔

آخر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے 24 جون 2017ء بروز منگل بعد نمازِ مغرب بمطابق 29 رمضان المبارک 1438ھ کو ان کی ہمشیرہ کے گھر پر دعوتِ افطار کے موقع پر بیعت کی درخواست قبول کی اور اپنے دستِ اقدس پر بیعت فرمایا۔

سلطان محمد نعیم عباس پر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا بڑا کرم ہے کہ ان کو ان کے گھر سے بیعت کر کے لے آئے اور اپنے سایۂ شفقت میں لے لیا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے سلطان محمد نعیم عباس کو مسجدِ زہراؓ و خانقاہ سلطان العاشقین کی تعمیر کی ذمہ داری تفویض فرمائی۔ سلطان محمد نعیم عباس نے یہ ذمہ داری اس قدر خلوصِ نیت اور محنت سے پوری کی کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے ان کو

مسجدِ زہرا اور خانقاہ سلطان العاشقین کا تاحیات نگران مقرر فرما دیا۔ تحریک دعوتِ فقر کے سالانہ انتخابات برائے سال 2018ء میں آپ مدظلہ الاقدس کے کرم و مہربانی سے تحریک دعوتِ فقر کے منتظمِ اعلیٰ منتخب ہوئے اور تاحال مسلسل منتظمِ اعلیٰ منتخب ہوتے آ رہے ہیں۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے فیض و کرم نوازی فرماتے ہوئے سلطان محمد نعیم عباس ملک کو 12 ربیع الاوّل 1441ھ بمطابق 10 نومبر 2019 کو میلادِ مصطفیٰؐ کی محفل میں خلافت عطا فرمائی، اپنی دستار اتار کر ان کے سر پر رکھی اور 'سلطان' کا لقب عطا فرمایا۔

سلطان محمد ناصر حمید

سلطان محمد ناصر حمید ولد عبدالحمید 11 جنوری 1980ء (22 صفر 1400ھ) بروز جمعۃ المبارک شالامار باغ باغبانپورہ لاہور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم جونیئر ماڈل سکول لاہور کینٹ سے حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول لاہور کینٹ سے پاس کرنے کے بعد ایف جی ڈگری کالج لاہور کینٹ سے انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کیا اور کمپیوٹر گرافک ڈیزائننگ کا کورس مکمل کر کے ایک پرائیویٹ کمپنی میں گرافک ڈیزائنر کی ملازمت شروع کی۔

طویل عرصہ ایک مذہبی جماعت سے وابستگی، کٹھن زہد و ریاضت اور ورد و وظائف کرنے کے باوجود قلبی سکون اور ادراکِ قلبی حاصل نہ ہو رہا تھا۔ اللہ پاک سے یہی دعا کرتے تھے کہ اللہ پاک ان کی صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی فرمائے۔

کتاب 'حقیقت اسمِ اللہ ذات' کے ٹائٹل کی ڈیزائننگ کے سلسلہ میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی ذاتِ اقدس سے متعارف ہوئے۔ 28 اگست 2005ء میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں ملاقات کے لیے حاضر ہوئے۔ اپنی ملاقات کے احوال کو سلطان محمد ناصر حمید یوں بیان کرتے ہیں:

''سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے ملتے ہی قلب و ذہن نے جنبش لی اور جیسے ہلچل والی کیفیت کو قرار آ گیا۔ آقا پاک ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے 'اُن سے ملا کرو جن سے ملنے سے اللہ کی یاد آئے اور ذکرِ اللہ کی طرف دل مائل ہو۔' تھوڑی دیر گفتگو کے بعد میں نے دستِ بیعت ہونے کی التجا کی جسے آپ مدظلہ الاقدس نے قبول فرما لیا اور نمازِ مغرب کے بعد بیعت فرما کر اپنے دستِ اقدس سے خزانۂ دو عالم اسمِ اللہ ذات عطا کیا اور سلطان الاذکار ذکر 'ھُو' کی تلقین فرمائی۔ بیعت کے بعد اجازت لے کر گھر کی طرف چل پڑا۔ ابھی میں گھر بھی نہ پہنچا تھا کہ حضور مرشد کریم کی نگاہِ اکمل کی تاثیر اور مہربانی سے میرا قلب جاری ہو گیا۔ یہ کیفیت اس قدر شدید تھی کہ ذکرِ 'ھُو' کی آواز ارد گرد کے لوگوں کو بھی سنائی دے رہی تھی۔ جب میں گھر پہنچا تو میرے سب گھر والے پریشان ہو گئے کہ یہ کیسی آواز ہے۔ میرے بھائی کہنے لگے کہ اس پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔ سچ تو یہ تھا کہ یہ میرے مرشد پاک کی مجھ عاجز پر عنایت تھی۔ اس کیفیت کی وجہ سے میں نے حضور مرشد کریم کو فون کیا اور آپ مدظلہ الاقدس کو اس کے بارے میں بتایا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا 'ناصر بیٹا کچھ نہیں ہوا یہ اللہ پاک کی مہربانی ہے'۔''

مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی نگاہِ کامل کی تاثیر سے سلطان محمد ناصر حمید کے دل کی کایا پلٹ گئی۔ دل سے دنیا کی محبت کا خاتمہ ہوگیا اور مقصدِ حیات مل گیا۔ مرشد کی غلامی کا طوق گلے میں ڈالا اور خود کو ہمیشہ کے لیے راہِ حق کے لیے وقف کر دیا۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی مہربانی اور کرم سے عشقِ مرشد میں سرشار ہو کر آپ مدظلہ الاقدس کی شان میں عارفانہ کلام بھی تحریر کیا جس میں ایک سی حرفی بھی شامل ہے۔ سلطان محمد ناصر حمید نے سلطان الفقر پبلیکیشنز، شعبہ آرٹ اینڈ گرافکس ڈیزائننگ، شعبہ ویب سائٹس ڈویلپمنٹ، سلطان الفقر ڈیجیٹل پروڈکشنز اور شعبہ لنگر میں اہم فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ طویل عرصہ سے خانقاہ سروری قادری کے نگران بھی ہیں۔

سلطان محمد ناصر حمید 28 اگست 2005ء سے لے کر اب تک مرشد کریم کے ساتھ ہیں، اِس کے لیے ان کو گھر بار اور دنیا کو ٹھکرانا پڑا۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے 12 ربیع الاوّل 1441ھ بمطابق 10 نومبر 2019 کو میلادِ مصطفیٰؐ کی محفل میں خلافت عطا فرمائی، اپنی دستار اتار کر ان کے سر پر رکھی اور 'سلطان' کا لقب عطا فرمایا۔

سلطان حافظ محمد ناصر مجید

سلطان حافظ محمد ناصر مجید ولد عبدالمجید 08 جنوری 1986ء (27 ربیع الثانی 1406ھ) بروز بدھ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول ڈسکہ سے حاصل کی۔ آپ کے والد محترم بہت بڑے عالم تھے، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور زائد نوافل وعبادات کی طرف خصوصی رغبت رکھنے والے تھے۔ دور دراز سے لوگ ان کے پاس دینی مسائل کے حل کے لیے آیا کرتے۔ سلطان محمد ناصر مجید کے والد دوسرے بہن بھائیوں کی نسبت ان سے خصوصی محبت کرتے تھے۔ انہوں نے آپ کو ابتدائی تعلیم کے بعد قرآنِ پاک حفظ کرنے کے لیے قریبی مدرسہ میں داخل کروا دیا۔ قرآنِ پاک حفظ کرنے کے بعد جناح اسلامیہ سکول سے مڈل اور گورنمنٹ ہائی سکول ڈسکہ سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ ایک پرائیویٹ اکیڈمی کے ذریعے گوجرانوالہ بورڈ سے آئی کام کا امتحان پاس کیا اور دورانِ تعلیم آٹھ سال تک ڈسکہ شہر اور گردونواح کی مساجد میں رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں نمازِ تراویح پڑھانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ بی کام میں ایلیٹ کالج آف کامرس ڈسکہ میں ایڈمیشن لیا لیکن بہت مشکل سے ایک سال مکمل کیا کیونکہ اندرونی بے چینی اور بے قراری بہت بڑھ گئی تھی۔ کالج چھوڑ کر ایک پیر کی بیعت کی اور قلبی سکون حاصل کرنے کے لیے سخت ریاضتیں کیں۔ لیکن سکون نہ ملا۔ وہ نام نہاد پیر سلطان حافظ محمد ناصر مجید کی خدمت اور لگن سے بہت خوش تھا خوش تھا اس لیے اس نے اپنی چھوٹی بیٹی کا نکاح سلطان حافظ محمد ناصر مجید سے کروا دیا جو انتہائی پاک دامن اور مُستجابُ الدّعوات خاتون تھیں۔ وہ جو بھی دعا مانگتیں پوری ہو جاتی اور اسی بات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کے والد نے پیر بن کر لوگوں سے لاکھوں روپے بٹورنے شروع کر

دیئے۔اس پیر نے سلطان حافظ محمد ناصر مجید سے بھی کاروبار کا جھانسا دے کر ساڑھے تین لاکھ روپے اینٹھ لیے۔شادی کے بعد سلطان حافظ محمد ناصر مجید نے اس پیر کے قول وفعل میں بہت تضاد دیکھا تو بہت دل برداشتہ ہوئے اور اپنی رقم کی واپسی کا تقاضا کیا جس پر اس نام نہاد پیر نے صاف انکار کر دیا۔آپ نے اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑا اور کسی حقیقی مرشد کی تلاش شروع کر دی۔اسی تلاش کے دوران ایک دن ڈسکہ میں ایک اخبار فروش سے ماہنامہ سلطان الفقر ملا۔جب اسے پڑھا تو ایسے محسوس ہوا جیسے ازلی فیض اندر اتر رہا ہے۔پھر اس رسالہ پر دیئے گئے پتہ پر پہنچ گئے اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں جا کر اسم اللہ ذات حاصل کیا۔دل میں یہی دلیل بنائے رکھی کہ مجھے سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ خود دستِ بیعت فرمائیں۔اسی دلیل کے ساتھ شوق اور محبت سے اسمِ اللہ ذات پڑھنا شروع کر دیا۔اس کے ساتھ ساتھ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صحبت میں کثرت سے حاضری بھی دیتے رہے۔

اس دوران ایک رات سلطان حافظ محمد ناصر مجید نے خواب دیکھا کہ ان گھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں اور ساتھ میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس بھی موجود ہیں، آپ مدظلہ الاقدس چلتے چلتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب جاتے ہیں اور آپؐ کے سینہ مبارک میں غائب ہو جاتے ہیں۔یوں سلطان حافظ محمد ناصر مجید پر یہ حقیقت کھل گئی کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس فنا فی الرسول ہیں۔سلطان محمد ناصر مجید نے 17 اکتوبر 2014 (بمطابق 23 ذوالحجہ 1435ھ) جمعۃ المبارک کے دن سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہو کر بیعت کی درخواست کی جو آپ مدظلہ الاقدس نے قبول فرمالی اور آپ کو بیعت کر کے پہلے دن ہی سلطان الاذکار ھُو کا ذکر عطا فرما دیا۔بیعت کے بعد تو جیسے دنیا ہی بدل گئی، اتنی خوشی اور اطمینان ملا کہ دل نے ہمیشہ کے لیے مرشد کی غلامی کا ہار گلے میں ڈالنے کا فیصلہ کر لیا۔آپ کی زوجہ محترمہ بھی اپنے جعلی پیر والد کو چھوڑ کر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے بیعت ہو گئیں اور حقیقی معرفت وقربِ الٰہی سے آشنا ہو کر روحانی منازل طے کر رہی ہیں۔

سلطان حافظ محمد ناصر مجید تحریک دعوتِ فقر کی مرکزی رابطہ کمیٹی، شعبہ ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ اور شعبہ بین الاقوامی امور میں اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔آپ نے راہِ فقر کے لیے بہت سی قربانیاں دیں جن سے راضی ہو کر 21 مارچ 2021ء (7 شعبان 1442ھ) بروز اتوار محفل میلادِ مصطفیٰؐ بسلسلہ یومِ منتقلی امانتِ الٰہیہ میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے انہیں اپنی خلافت عطا فرمائی اور اپنی دستار اتار کر ان کے سر پر رکھی۔22 مارچ 2021ء کو انہیں 'سلطان' کا لقب بھی عطا فرمایا۔

پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمٰن

پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمٰن کا آبائی علاقہ گاؤں ماناں کوٹ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ہے۔خاندانی عناد سے محفوظ رہنے کے لیے آپ کے والد نے لاہور ہجرت کی اور شاہدرہ ٹاؤن لاہور میں رہائش پذیر ہوئے۔اس دوران AG آفس پنجاب میں ملازمت اختیار کی۔پروفیسر

سلطان حافظ حماد الرحمٰن 26 جون 1981ء (23 شعبان 1401ھ) بروز جمعۃ المبارک شاہدرہ ٹاؤن لاہور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم The Radiant Way سکول وحدت روڈ لاہور سے حاصل کی۔ پرائمری کا امتحان پاس کرنے کے بعد قرآنِ پاک حفظ کیا اور پھر میٹرک کا امتحان گورنمنٹ سلیم ماڈل ہائی سکول لوئر مال لاہور سے پاس کیا۔ گورنمنٹ کالج سول لائنز سے ایف ایس سی (FSc) کی اور گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور سے بی ایس سی (BSc) اور پھر ایم ایس سی باٹنی (MSc Botany) کی ڈگری حاصل کی۔ جس کے بعد کچھ عرصہ تک ریسرچ آفیسر (Research Officer) کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ چونکہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور ایک سیمی گورنمنٹ ادارہ تھا اس لیے اسے جلد ہی خیر باد کہا اور سپیریئر کالج لاہور (Superior College) میں لیکچرار بھرتی ہو گئے۔ دو سال لیکچرار کے فرائض سرانجام دینے کے بعد محکمہ تعلیم میں ملازمت حاصل کی اور ساتھ ساتھ اعزازی طور پر گورنمنٹ کالج کے طلبا کو M Phill اور Phd کا ریسرچ ورک بھی کرواتے رہے۔

اس دوران دنیا مکمل طور پر دل میں گھر کر چکی تھی مگر پھر بھی دِل میں چند سوالات مسلسل پیدا ہوتے رہتے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کیوں پیدا کیا، میرے پیدا کرنے کا مقصد کیا ہے، اللہ تعالیٰ کا دیدار کس طرح کیا جا سکتا ہے، میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دور میں پیدا کیوں نہیں ہوا؟

ظاہری طور پر دنیاوی عشق میں مبتلا ہو چکے تھے پھر جب دنیا سے ٹھوکر لگی تو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف بلا لیا۔ دل میں اُٹھنے والے ان تمام سوالات کے جوابات ملنے لگے۔ اکتوبر 2007ء میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے اور حقیقت کو پہچان کر ہمیشہ کے لیے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی غلامی اختیار کر لی۔ جب پہلی نظر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے چہرۂ انور پر پڑی تو اس کے احوال کو پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمٰن کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

جب میں نے پہلی نظر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے چہرہ انور پر ڈالی تو مجھے کچھ یوں محسوس ہوا کہ میں کائنات کے سب سے اعلیٰ انسان کو دیکھ رہا ہوں اور میرے دل کو اس قدر سکون محسوس ہوا کہ جتنی بے چینی اور بے سکونی تھی سب ختم ہو گئی اور امن و سکون کی دولت سے مالا مال ہو گیا۔ آج بھی وہ چہرہ میرے لوں لوں میں موجود ہے اور اس کے اثرات کو میں بیان نہیں کر سکتا۔ اس پہلے دیدار میں مجھے یوں محسوس ہوا کہ میں اکمل ترین صورت کا دیدار کر رہا ہوں۔ مولانا رومؒ کا یہ شعر میری تمام کیفیت کا عکاس ہے:

بشکلِ شیخ دیدم مصطفیٰؐ را ندیدم مصطفیٰؐ را بل خدا را

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی ایک ہی کیمیا نظر سے پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمٰن کے دل کی کایا ہی پلٹ گئی۔ یہ سلطان العاشقین کا ہی فیضانِ نظر تھا کہ سائنس کے طالبعلم ہوتے ہوئے بھی سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی فارسی کتب کا اُردو ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل کی اور اس کتاب کی اشاعت تک حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی پانچ تصانیف کے تراجم کر چکے ہیں۔ پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمٰن تحریک دعوتِ فقر کے ترجمان برائے امورِ خارجہ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

2007ء سے تا حال پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمٰن اپنے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے ساتھ مستقل طور پر وابستہ ہیں۔ اگرچہ پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمٰن کا سارا خاندان غیر مقلد تھا اور انہیں ان کے مرشد کے پاس جانے سے ہر ممکن روکنا چاہتا تھا مگر اپنے مرشد کے ساتھ عشق کی بدولت پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمٰن نے اپنا سارا خاندان چھوڑ دیا تا کہ اپنے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی صحبت سے مسلسل مستفیض ہو سکیں۔

21 مارچ 2021ء (7 شعبان 1442ھ) بروز اتوار محفل میلادِ مصطفیٰؐ بسلسلہ یومِ منتقلی امانتِ الٰہیہ میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمٰن کو خلافت عطا فرمائی اور اپنی دستار اتار کر ان کے سر پر رکھی۔ 22 مارچ 2021ء کو انہیں 'سلطان' کا لقب بھی عطا فرمایا۔

سلطان محمد احسن علی

سلطان محمد احسن علی 22 ستمبر 1986ء (17 محرم الحرام 1407ء) بروز سوموار ضلع قصور کے نواحی علاقے کوٹ رادھا کشن میں پیدا ہوئے۔ میٹرک تک تعلیم کوٹ رادھا کشن کے مقامی سکول سے حاصل کی۔ ایف سی کالج یونیورسٹی لاہور سے انٹرمیڈیٹ اور ہیلی کالج آف کامرس، پنجاب یونیورسٹی لاہور سے بی کام آنرز کیا۔

طبیعت کم عمری سے ہی روحانیت کی طرف مائل تھی اس لیے روحانی ترقی کے لیے ہر نماز کے بعد مختلف وظائف کرنا معمول بنا لیا۔ یونیورسٹی میں داخلے کے بعد مختلف روحانی موضوعات پر کتب پڑھنے کا موقع ملا۔ لیکن جس قلبی سکون کی تلاش تھی وہ میسر نہ تھا بلکہ دن بدن بیقراری بڑھتی جا رہی تھی۔ مختلف مذہبی جماعتوں کے ساتھ وابستہ ہونے اور کثرتِ ورد و وظائف کے باوجود دل کی حالت نہ بدلی اس لیے کامل مرشد کی تلاش بدستور جاری رکھی کیونکہ جانتے تھے کہ مرشد کی صحبت کے بغیر اللہ تک رسائی ناممکن ہے۔ اس دوران ماہنامہ سلطان الفقر لاہور کا ایک شمارہ نظر سے گزرا جس کا مطالعہ کرتے ہی یوں محسوس ہوا گویا منزل مل گئی ہو۔ فوراً ہی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی خدمت میں حاضر ہو کر اسمِ اللہ ذات حاصل کیا اور 6 اکتوبر 2007ء کو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

بیعت کے کچھ عرصہ بعد خانقاہ سروری قادری میں رہائش اختیار کی۔ خانقاہ میں قیام کے دوران مختلف فرائض سرانجام دیئے تاہم سلطان الفقر پبلیکیشنز کی اہم ذمہ داری مستقل طور پر ادا کر رہے ہیں جس کے تحت مختلف انگلش اور اُردو کتب کی تیاری میں معاونت کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ ماہنامہ سلطان الفقر کے سینئر ایڈیٹر اور مینیجنگ ایڈیٹر کے فرائض بھی انجام دیئے ہیں۔ شعبہ دعوت و تبلیغ اور شعبہ اطلاعات و نشریات میں بھی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی جانب سے سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ اور سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی کتب کے ترجمہ کی ذمہ داری بھی تفویض کی گئی جبکہ سلطان محمد احسن علی عربی اور فارسی سے نابلد تھے۔ اس سلسلے میں سلطان محمد احسن علی کہتے ہیں:

سلطان محمد احسن علی کہتے ہیں:

''میں عربی اور فارسی زبان سے نابلد تھا لیکن جب حضور مرشد کریم نے کتب کے ترجمہ کی ذمہ داری سونپی تو سوچا کہ اللہ کا نام لے کر شروع کرنا چاہیے، حضور مرشد کریم کی نگاہِ لطف و کرم اور اللہ کا فضل ضرور شاملِ حال ہوگا۔ جب ترجمہ کا آغاز کیا تو یوں محسوس ہوا جیسے کسی غیبی قوت کی جانب سے ترجمہ ذہن میں ڈالا جا رہا ہے۔ بیشک یہ میرے مرشد کریم کی نگاہ کا فیضِ عظیم ہے جو اس عاجز بندے کو اس عظیم سعادت سے سرفراز فرمایا۔''

سلطان محمد احسن علی نے خلافت ملنے تک سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی دو اہم تصانیف اور حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی سات تصانیف کے تراجم کی سعادت حاصل کی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے 4 مئی 2022ء (2 شوال 1443ھ) بروز بدھ عیدالفطر کے پُرمسرت موقع پر خانقاہ سلطان العاشقین میں منعقد ہونے والی عید ملن تقریب میں اپنی دستار پہنا کر خلافت سے نوازا اور سلطان محمد کا لقب عطا فرمایا۔

سلطان محمد عبدالرحمٰن محبوب

سلطان محمد عبدالرحمٰن محبوب 22 جون 1996ء (5 صفر 1417ھ) بروز ہفتہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم پاکستان کے معروف سکول بیکن ہاؤس سکول سسٹم جوہر ٹاؤن لاہور سے حاصل کی اور 2014ء میں اولیول (O-Level) کا امتحان بیکن ہاؤس سے تمام مضامین میں A گریڈ کے ساتھ پاس کیا۔ 2016ء میں بیکن ہاؤس سکول سے ہی اے لیول (A-Level) کے امتحان میں بھی A گریڈ کے ساتھ کامیابی حاصل کی۔

آپ کی والدہ کا رجحان روحانیت کی طرف تھا۔ وہ ہمیشہ اپنے بچوں کو اولیا کاملین کی ضرورت و اہمیت سے آگاہ کرتی رہتیں جس کی بدولت سلطان محمد عبدالرحمٰن محبوب کے دل میں عشقِ حقیقی کی تڑپ پیدا ہوگئی اور طبیعت ہر لحہ بے چین رہتی۔ چونکہ والدہ بھی مرشد کامل اکمل کی تلاش میں تھیں تو سلطان محمد عبدالرحمٰن محبوب نے بھی والدہ کے ساتھ مرشد کامل کی تلاش کا سلسلہ جاری رکھا اور بالآخر ماہنامہ سلطان الفقر کے توسط سے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی ذاتِ مبارکہ کے متعلق پتہ چلا۔ سلطان محمد عبدالرحمٰن محبوب اپنے بڑے بھائی ڈاکٹر سلطان محمد حسنین محبوب کے ساتھ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک کی زیارت کرتے ہی دل میں جو بے چینی اور بے سکونی تھی وہ ایک لحہ میں غائب ہوگئی اور دل کو ایسا سکون حاصل ہوا جو اس سے پہلے کبھی میسر نہ آسکا تھا۔

26 اگست 2011ء بمطابق 26 رمضان المبارک 1432ھ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی جس کے بعد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے اسم اللہ ذات کا ذکر و تصور اور مشق مرقومِ وجودیہ کی تلقین

فرمائی۔ بیعت کے بعد سلطان محمد عبدالرحمٰن محبوب ہر محفل اور تبلیغی دورے میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ہمراہ رہے۔

سلطان محمد عبدالرحمٰن محبوب نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہونے کے بعد چھوٹی سی عمر میں خانقاہ میں ڈیوٹیاں سرانجام دینا شروع کر دیں جن میں سب سے اہم ڈیوٹی سلطان الفقر ڈیجیٹل پروڈکشن کی تھی۔ چونکہ آپ کا رجحان ڈیجیٹل میڈیا کی طرف زیادہ تھا اس لیے آپ نے ویب سائٹ پروموشن ونگ میں بھی ڈیوٹی سرانجام دی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صحبت میں مسلسل رہنے سے ان پر حقیقتِ محمدیہ کا راز منکشف ہوگیا۔

اپنے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے فقر کے پیغام کو دنیا بھر میں عام کرنے کے لیے سلطان محمد عبدالرحمٰن محبوب تحریک دعوتِ فقر کے شعبہ سلطان الفقر ڈیجیٹل پروڈکشنز کے ہیڈ انچارج کی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جو بھی ذمہ داری سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی طرف سے تفویض کی جاتی ہے اس کو خلوصِ نیت کے ساتھ سرانجام دیتے ہیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی سب سے چھوٹی صاحبزادی کے ساتھ منسوب ہیں۔

ان کے اسی عشق کی بدولت 11 جولائی 2022ء (11 ذوالحجہ 1443ھ) بروز سوموار عیدملن تقریب کے بابرکت موقع پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے سلطان محمد عبدالرحمٰن محبوب کو خلافت عطا فرمائی، اپنی دستار مبارک اپنے سر سے اتار کر اُن کے سر پر رکھی اور 'سلطان محمد' کے لقب سے نوازا۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باب 26

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی گھوڑوں سے محبت اور عقیدت

اللہ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر گھوڑے پالنا نہ صرف انبیا کرامؑ بلکہ اولیا اور فقرا کاملین کی سنت بھی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گھوڑوں سے محبت سے متعلق بہت سی احادیث روایت میں آتی ہیں۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے جب 26 دسمبر 2003ء کو اپنے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد سلسلہ سروری قادری کی مسندِ تلقین وارشاد سنبھالی تو اس وقت زمانہ تیز رفتاری سے ترقی اور ایجادات کے نئے افق چھو رہا تھا۔ سوشل میڈیا ذرائع تیزی سے پھیل رہے تھے، لوگوں کا رجحان دین سے ہٹ کر دنیا کی طرف ہو چکا تھا اور جعلی و ناقص پیروں کی وجہ سے لوگ سلاسلِ طریقت سے بھی برگشتہ ہو چکے تھے۔ ایسے میں ضروری تھا کہ تصانیف کے ذریعے لوگوں کے شکوک و شبہات کو دور کیا جائے اور انہیں دنیاداری سے دین کی اصل روح یعنی فقر کی طرف لایا جائے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ماہنامہ سلطان الفقر کے اجرا کے ساتھ ساتھ تصانیف میں مشغول رہے۔ اس دوران شہر شہر قریہ قریہ فیضِ اسم اللہ ذات تقسیم کرنے کے لیے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے تبلیغی دوروں کا سلسلہ بھی جاری رکھا اور لاکھوں لوگوں کو فیضِ فقر سے مستفیض فرمایا۔

تاہم گھوڑے پالنے کی خواہش سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دل میں شدت سے موجود تھی۔ ایسا کس طرح ممکن ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ فقر کے وارث اور حاملِ امانتِ الٰہیہ مرشد کامل اکمل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر سروری قادری مشائخ خصوصاً اپنے محبوب مرشد کامل سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کی اتباع میں گھوڑے نہ پالیں! چونکہ خانقاہ سلسلہ سروری قادری شہری حدود میں واقع تھی اور شہری ماحول میں جانور رکھنے کی اجازت نہیں ہوتی، اس کے علاوہ خانقاہ سروری قادری میں گھوڑے رکھنے کا مناسب انتظام بھی نہیں تھا اس لیے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے اپنی اس خواہش کو وقتی طور پر فراموش کیے رکھا۔ تاہم سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اکثر اپنی مجالس میں گھوڑوں کے متعلق گفتگو فرمایا کرتے جس سے آپ کی گھوڑوں سے محبت کا اظہار ہوتا۔

تصانیف کا کام پایہ تکمیل تک پہنچانے کے بعد جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرکزِ فقر قائم کرنے کا حکم ملا تو آپ مدظلہ الاقدس نے رنگیل پور شریف براستہ سندر اڈا ملتان روڈ لاہور میں مسجد زہراؓ اور اس سے ملحقہ خانقاہ سلطان العاشقین کی بنیاد

رکھی۔ جب خانقاہ اور مسجد کی تعمیر کا کام تکمیل کے آخری مراحل میں داخل ہونے لگا اس وقت سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے اتباعِ رسولؐ اور اتباعِ مرشد میں گھوڑے رکھنے کی طرف توجہ کی۔ اس نیک مقصد کی خاطر آپ نے خانقاہ سلطان العاشقین کے قریب ایک اصطبل خصوصی طور پر تیار کروایا اور سب سے پہلا گھوڑا جو آپ مدظلہ الاقدس کے اصطبل کی زینت بنا اسے آپ نے سنتِ مرشد پر عمل کرتے ہوئے اطلس نام دیا کیونکہ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے پسندیدہ گھوڑے کا نام بھی اطلس تھا۔

سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کو اپنے گھوڑوں سے خاص انس تھا اور وہ ان کا خاص خیال رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس بھی گھوڑوں کی خوراک، ان کے مسائل اور بیماریوں کے متعلق مکمل آگاہی رکھتے ہیں اور اس حوالے سے اصطبل کے نگران کو بھی وقتاً فوقتاً ہدایات جاری فرماتے ہیں۔ سالانہ عظیم الشان محافل میلادِ مصطفیٰؐ کے موقع پر خاص طور پر تمام گھوڑوں کو خوبصورت انداز میں سجا کر پنڈال کے سامنے باندھا جاتا ہے۔ طالبانِ مولیٰ محفل کے اختتام تک ان کی زیارت سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

گھوڑے رکھنے کی عظمت اور فضیلت میں آیات اور کثیر احادیث بھی منقول ہیں جو ذیل میں تحریر کی جا رہی ہیں۔

گھوڑوں کی عظمت قرآن پاک میں

گھوڑا وہ واحد جانور ہے جس کی اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں قسم کھائی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✦ وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝ (سورۃ العٰدیٰت 2-1)

ترجمہ: قسم ہے ان (گھوڑوں) کی جو دوڑتے ہیں۔ ان کے سینے سے آواز نکلتی ہے اور جب ان کے سُم (پاؤں) پتھروں پر پڑتے ہیں تو ان سے چنگاریاں نکلتی ہیں۔

عربوں میں معروف ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام پہلے شخص تھے جو گھوڑے پر سوار ہوئے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے میں روایت ہے کہ آپکو گھوڑوں سے خاص شغف تھا۔ آپ کے پاس ایک ہزار گھوڑے تھے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کو ورثے میں ملے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام بھی فرمایا کرتے تھے "مجھے میرے والد سے ورثے میں عزیز ترین مال یہی گھوڑے ملے ہیں۔"

حضرت سلیمان علیہ السلام کا گھوڑوں سے محبت کا ایک واقعہ قرآن پاک میں بیان ہوا ہے:

ترجمہ: اور داؤد (علیہ السلام) کو ہم نے (حضرت) سلیمان (علیہ السلام) جیسا بیٹا عطا کیا بہترین بندہ، کثرت سے اپنے ربّ کی طرف رجوع کرنے والا اور جب تیسرے پہر اس (حضرت سلیمان علیہ السلام) کے سامنے خوب سدھے ہوئے تیز رفتار گھوڑے پیش کیے گئے جن کو رو کیئے تو تین پاؤں پر کھڑے ہوں چوتھے سم کا کنارہ زمین پر ٹکائے ہوئے۔ چلایئے تو ہوا ہو جائیں۔ تو حضرت (سلیمان علیہ السلام) نے کہا کہ مجھے ان گھوڑوں کی محبت پسند آئی اپنے ربّ کی یاد کے لیے۔ پھر انہیں چلانے کا حکم دیا یہاں تک کہ نگاہوں کے پردے میں چھپ گئے (بہت دور چلے گئے)۔ پھر حکم دیا کہ میرے پاس واپس لاؤ اور جب واپس لائے گئے تو ان کی گردنوں اور پنڈلیوں پر پیار سے ہاتھ پھیرنے لگے۔ (سورۃ ص:33-30)

گھوڑوں کی فضیلت احادیث مبارکہ میں

- سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''روزِ قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر رکھ دی گئی ہے۔'' (مسند احمد 5200)
- جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ ایک گھوڑے کی پیشانی کے بال انگلی سے ملتے ہوئے فرما رہے تھے کہ قیامت تک گھوڑوں کی پیشانی کے ساتھ برکت بندھی ہوئی ہے یعنی ثواب اور غنیمت۔'' (صحیح مسلم 4847)
- سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''روزِ قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ خیر اور مقصود و مطلوب وابستہ کر دیا گیا ہے اور ان کے مالکان ان پر سوار ہو کر سختیاں جھیلتے ہیں، پس تم لوگ گھوڑوں کی پیشانیوں کو چھوا کرو اور ان کے لیے برکت کی دعا کیا کرو اور ان کو قلادے ڈالو، لیکن وہ تانت کے نہ ہوں۔'' (مسند احمد 14851)
- سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی انگلیوں کے ساتھ گھوڑے کی گردن کے بال ہٹاتے اور فرماتے ''قیامت کے دن تک گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ خیر یعنی اجر اور غنیمت وابستہ کر دی گئی ہے۔'' (مسند احمد 19410)

گھوڑوں کی خدمت و اکرام کی فضیلت

عربوں کے شرفا اور قبیلوں کے سردار گھوڑوں کی خدمت خود کیا کرتے تھے۔ وہ یہ کام خدام اور غلاموں سے نہیں لیتے تھے۔ عربوں کے حکما کہا کرتے تھے کہ قبیلوں کے سردار اور شرفا کیلئے تین کام کرنے میں عار نہیں: والد، مہمان اور گھوڑے کی خدمت۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گھوڑے کی خدمت اور اکرام کی بہت زیادہ فضیلت بیان فرمائی ہے۔

- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس نے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے اس کی راہ میں ایک گھوڑا پالا تو اس گھوڑے کا سیر ہونا، سیراب ہونا، پیشاب اور لید، یہ سب چیزیں روزِ قیامت اس شخص کے ترازو میں نیکیاں ہوں گی۔'' (مسند احمد 8853)
- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے اللہ پر ایمان لاتے ہوئے اور اس کے وعدے کو سچا جانتے ہوئے اللہ کی راہ میں گھوڑا باندھا (یعنی گھوڑا رکھا) تو اس کی شکم سیری اور سیرابی، اس کی لید اور اس کا پیشاب روزِ قیامت اس شخص کے میزان (نیکیوں کے پلڑے) میں ہوں گے۔'' (بخاری 2853)
- روح بن زنباع فرماتے ہیں کہ میں حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے گیا تو میں نے دیکھا کہ آپ اپنے گھوڑے کے

لیے 'جو' صاف فرما رہے ہیں اور آپ ﷺ کے اردگرد آپ کے اہلِ خانہ ہیں۔ میں نے عرض کیا ''کیا ان گھر والوں میں سے کوئی ایسا نہیں جو آپ کی طرف سے اس کام کو سرانجام دے سکے؟'' انہوں نے فرمایا ''کیوں نہیں! لیکن میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص اپنے گھوڑے کے لیے 'جو' صاف کرے گا اور اس کے لیے (کھانے والی تھیلی میں) لٹکا دے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ہر دانے کے بدلے نیکی عطا فرمائے گا۔'' (مسند احمد 5197)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گھوڑے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''روزِ قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ خیر وابستہ کر دی گئی ہے۔ گھوڑا کسی کے لیے اجر ہوتا ہے، کسی کے لیے پردہ اور کسی کے لیے گناہ۔ باعثِ اجر گھوڑا وہ ہوتا ہے جس کو آدمی اللہ کی راہ کی خاطر پالتا ہے، ایسا گھوڑا جو کچھ کھاتا ہے اس میں بھی اس کے مالک کے لیے اجر ہے اور جب وہ ایک دو ٹیلوں تک چلتا ہے تو اس کے ہر ہر قدم کے بدلے مالک کے لیے اجر ہوتا ہے، اگر سامنے نہر آ جائے اور وہ اس سے پانی پی لے تو وہ جو پانی پیتا ہے اس کے ہر ہر قطرے کے عوض مالک کو ثواب ملتا ہے۔'' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی لید اور پیشاب کے اجر و ثواب کا بھی ذکر کیا۔ (مسند احمد 8965)

سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ، سیدنا سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ اللہ کی راہ والے گھوڑے پر خرچ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے صدقہ کے ساتھ اپنے ہاتھوں کو پھیلا رکھا ہو اور وہ ان کو بند کرنے والا نہ ہو۔'' (مسند احمد 5198، 17768)

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت کے دن تک، یعنی ہمیشہ کے لیے خیر وابستہ کر دی گئی ہے۔ پس جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی راہ کے لیے تیاری کرتے ہوئے گھوڑا باندھا اور اسی کے راستے کی خاطر ثواب کی نیت سے اس پر خرچ کیا تو اس گھوڑے کا سیر ہونا، بھوکا ہونا، سیراب ہونا، پیاسا ہونا اور اس کا پیشاب، یہ سب چیزیں قیامت کے دن اس شخص کے ترازو میں کامیابی کا باعث ہوں گی۔ لیکن جس نے گھوڑے کو ریاکاری، شہرت اور اترا ہٹ کے لیے پالا تو اس کا سیر ہونا، بھوکا رہنا، سیراب ہونا، پیاسا ہونا اور اس کی لید اور پیشاب، یہ سب چیزیں قیامت کے دن اس کے ترازوں میں خسارے کا باعث بنیں گی۔'' (مسند احمد 28126)

گھوڑوں کی خدمت اور اکرام میں اس قدر احادیث وارد ہونے کے باعث سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس گھوڑوں کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ گھوڑوں کی خدمت پر مامور طالبانِ مولیٰ کو بھی اسی بنا پر عزیز رکھتے ہیں۔ اصطبل میں تشریف لے جاتے ہی خدمتگاروں سے گھوڑوں کے متعلق استفسار فرماتے ہیں، ان کی غذا کے شیڈول اور دیگر امور کا تفصیلی جائزہ لیتے ہیں۔ مریدین کو اکثر نصیحت فرماتے ہیں کہ یہ گھوڑے اللہ کی رضا کی خاطر رکھے ہوئے ہیں نہ کہ شوق کی خاطر، اس لیے محض اللہ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر ان کی خدمت دل و جان سے کریں اور ان کے آرام اور خوراک میں کسی بھی قسم کی کوتاہی نہ کریں۔

گھڑ دوڑ کی فضیلت

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس قدمِ محمدؐ پر ہیں اس لیے آپ کا ہر ہر قدم اتباعِ رسولؐ میں اٹھتا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس سنتِ نبویؐ اور سنتِ مرشد کی اتباع میں گھڑ دوڑ بھی نہایت شوق سے ملاحظہ فرماتے ہیں۔ اس کے لیے خصوصی طور پر خانقاہ سلطان العاشقین کے عقب میں ایک جگہ مقرر کی گئی ہے جہاں گھوڑوں کی دوڑ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ گھڑ دوڑ کے حوالے سے ذیل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چند احادیث بیان کی جارہی ہیں:

- امام احمد بن حنبلؒ نافع سے اور وہ حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہٗ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے گھڑ دوڑ کا مقابلہ کرایا اور پانچویں برس میں داخل ہونے والے گھوڑوں کی منزل دور مقرر کی۔ (ابوداؤد 2577)
- حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہٗ نے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان گھوڑوں کی دوڑ کروائی جنہیں تیار کیا گیا تھا۔ یہ دوڑ مقامِ حفیا سے شروع کرائی اور ثنیۃ الوداع اس کی آخری حد تھی۔ (ابواسحاقؒ نے) ابوموسیٰؓ سے پوچھا کہ اس کا فاصلہ کتنا تھا؟ تو انہوں نے بتایا کہ چھ یا سات میل۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان گھوڑوں کی دوڑ بھی کروائی جنہیں تیار نہیں کیا گیا تھا۔ ایسے گھوڑوں کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے شروع ہوئی اور حد مسجد بنی زریق تھی۔ پوچھا گیا اس میں کتنا فاصلہ تھا؟ انہوں نے کہا تقریباً ایک میل۔ ابنِ عمر رضی اللہ عنہٗ بھی دوڑ میں شرکت کرنے والوں میں سے تھے۔ (بخاری 2870)
- امام مالک نے نافع سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہٗ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایسے گھوڑوں کی حفیا کے مقام سے دوڑ کروائی جنہیں فالتو چربی زائل کر کے سبک اندام بنایا گیا تھا۔ ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع تک تھی اور جن کو سبک اندام نہ بنایا گیا تھا ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک کرائی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہٗ بھی ان میں شامل تھے جنہوں نے گھوڑے دوڑائے۔ (صحیح مسلم 4843)

حضور اکرم ﷺ کے گھوڑے

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گھوڑوں کو بہت زیادہ محبوب رکھتے تھے۔ آپ ﷺ کے پاس بہت سے گھوڑے تھے۔ ذیل میں ان کا ذکر ترتیب سے کیا جاتا ہے:

1. **السکب (تیز رفتار):** یہ سفید پیشانی والا سرخ و سیاہ گھوڑا تھا جس کے بائیں پاؤں پر سفید لکیر تھی۔ ابنِ تاثیر کہتے ہیں کہ یہ سیاہ رنگ کا تھا۔ یہ سب سے پہلا گھوڑا ہے جو آپ ﷺ کی ملکیت میں آیا۔ آپ ﷺ نے اسے ایک بدو سے دس اوقیہ چاندی کے عوض خریدا تھا۔ آپ ﷺ نے سب سے پہلے اس پر غزوۂ احد میں شرکت فرمائی تھی۔ اس دن مسلمانوں کے پاس حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے اور السکب کے

علاوہ کوئی تیسرا گھوڑا نہیں تھا۔

2. المرتجز (رجز پڑھنے والا): اس کا یہ نام اس کی نظم پڑھنے جیسی خوبصورت ہنہناہٹ کی وجہ سے پڑا۔ یہ سیاہ اور سفید رنگ والا تھا۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ یہ اصیل گھوڑا تھا۔

3. اللحف (لپٹنے والا): یہ نام اس لیے پڑا کہ وہ لمبی (غاندار) دم والا تھا گویا کہ وہ اپنی دم کو زمین پر بچھانے والا تھا۔ یہ آپ ﷺ کی خدمت میں ربیعہ بن ابوالبراء یا فردہ بن عمرو الجزامی نے پیش کیا تھا۔

4. اللزاز (چمٹنے والا): گویا کہ وہ اپنی تیزی کی وجہ سے اپنی منزل سے فوراً چمٹ جانے والا تھا۔ یہ گھوڑا مقوقس نے بطور ہدیہ بھیجا تھا۔

5. الظرب (ٹیلا۔ چھوٹا پہاڑ): یہ دیوہیکل اور مضبوط گھوڑا تھا۔ فردہ بن عمرو نے بطور ہدیہ پیش کیا تھا۔

6. الورد (سرخ زردی مائل): یہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے بطور ہدیہ پیش کیا تھا اور آپ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔ اس کا یہ نام اس کے رنگ کی وجہ سے پڑا۔

7. سبحہ (تیرنے والا): اس کی تیز رفتار اور خوبصورت آرام دہ چال کی وجہ سے یہ نام پڑا۔

حافظ شریف الدین الدمیاطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کے مذکورہ بالا سات گھوڑوں کے بارے میں سب کا اتفاق ہے اور آپ ﷺ زیادہ سواری السکب پر فرماتے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے بھی اپنے گھوڑوں کو نام دیئے ہیں اور ان کے نام شہباز، کبوترا، چن، شیر دل، نگینہ اور اطلس ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے عشقِ مرشد کی بنا پر سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے گھوڑوں کے نام پر اپنے سب گھوڑوں کے نام رکھے ہیں۔

گھوڑے پالنے کے اسباب

اکثر کم فہم لوگ اپنی لاعلمی کی وجہ سے گھوڑے پالنے کو دنیاداری اور شوق سے تعبیر کرتے ہیں جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ ذیل میں گھوڑے پالنے کی فضیلت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چند مزید احادیث بیان کی جارہی ہیں تاکہ کم فہم لوگوں کا اعتراض دور ہو سکے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک کے لیے خیر بندھی ہوئی ہے، گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہیں: ایک گھوڑا وہ ہے جو آدمی کے لیے باعثِ اجر ہے، ایک وہ گھوڑا ہے جو آدمی کی (عزت و وقار) کے لیے پردہ پوشی کا باعث ہے اور ایک گھوڑا وہ ہے جو آدمی کے لیے باعثِ گناہ ہے۔ وہ آدمی جس کے لیے گھوڑا باعثِ اجر ہے وہ ایسا شخص ہے جو اس کو اللہ کی خاطر رکھتا ہے اور اسی کے لیے تیار کرتا ہے، یہ گھوڑا اس شخص کے لیے باعثِ اجر ہے، اس کے پیٹ میں جو چیز (خوراک) بھی جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس شخص کے لیے اجر و ثواب لکھ دیتا ہے۔'' (جامع ترمذی 1636)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں، ایک گھوڑا رحمٰن کیلئے ہوتا ہے، ایک انسان کیلئے اور ایک شیطان کیلئے ہوتا ہے۔ رحمٰن والا گھوڑا وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے راستے کیلئے باندھا (رکھا) جاتا ہے، پس اس کا چارہ بلکہ لید اور پیشاب (آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کی بہت سی چیزوں کا ذکر فرمایا) سب چیزوں میں اجر ہے۔ شیطانی گھوڑا وہ ہے جس پر جوا کھیلا جاتا ہے اور (جاہلیت کے طریقوں کے مطابق) بازیاں لگائی جاتی ہیں اور انسانی گھوڑا وہ ہے جس کو انسان اس مقصد کیلئے باندھتا ہے کہ اس کے بچے پیدا ہوں اور حاجت پر پردہ پڑا رہے (یعنی اس کے ذریعے گھر کی ضرورتیں پوری ہوتی رہتی ہیں)۔ (مسند احمد 3756)

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے تمام گھوڑے بھی نہایت قیمتی اور اعلیٰ نسل کے ہیں اور محض اللہ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشنودی اور رضا کی خاطر رکھے گئے ہیں نہ کہ شوق اور دنیاداری کی خاطر۔

گھوڑوں کو دعا کی اجازت

معاویہ بن حدَیج سے مروی ہے کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہٗ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''ہر عربی گھوڑے کو ہر فجر کے وقت دو دعائیں کرنے کی اجازت دی جاتی ہے، پس وہ کہتا ہے: اے اللہ! تو مجھے بنی آدم میں سے جس کے سپرد کرے، مجھے اس کے اہل اور مال سے بڑھ کر اس کا محبوب بنا دے۔'' (مسند احمد 21829)

ابوشماسہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: معاویہ بن حدَیج، سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہٗ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ اپنے گھوڑے کے پاس کھڑے تھے۔ معاویہ بن حدیج نے ان سے سوال کیا کہ آپ تو بس اپنے گھوڑے کے ساتھ مشغول رہتے ہیں۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہٗ نے کہا ''میرا خیال ہے کہ اس گھوڑے کی دعا قبول ہوتی ہے۔'' معاویہ نے کہا ''چوپائیوں میں سے ایک چوپائے کی دعا کی کیا حقیقت؟'' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہٗ نے کہا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! نہیں ہے کوئی گھوڑا، مگر وہ سحری کے وقت یہ دعا کرتا ہے: اے اللہ! تو نے مجھے اپنے بندوں میں سے ایک بندے کے سپرد کر دیا ہے اور میرا رزق اس کے ہاتھ میں رکھ دیا ہے، اب مجھے اس کے اہل، مال اور اولاد سے بڑھ کر اس کا محبوب بنا دے۔'' (مسند احمد 21773)

گھوڑوں کی تحقیر سے ممانعت

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے گھوڑوں کی تذلیل و تحقیر کرنے سے سختی سے منع فرمایا۔ آپ نے گھوڑوں کی دم کاٹنے، خصی کرنے اور پیشانی کے بال کاٹنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گھوڑے کی فطرت میں اِترانا شامل ہے۔ ایسا کرنے سے اس کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

سیدنا عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے گھوڑے کی گردن کے بال، دم کے بال اور

پیشانی کے بال کاٹنے سے منع کیا اور فرمایا ''گھوڑوں کی دُمیں (مکھیوں وغیرہ کو) ہٹاتی ہیں، گردن کے بال ان کو سردی سے بچاتے ہیں اور پیشانیاں، کیا بات ہے ان کی کہ اللہ تعالیٰ نے روزِ قیامت تک خیر کو ان کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔'' (مسند احمد 17790)

گھوڑا ایک وفادار، سمجھدار اور حساس جانور ہے جو انسانی رویے کو محسوس کرتا اور ہدایات پر عمل کرتا ہے۔ وہ نہ صرف اپنے مالک کو پہچانتا ہے بلکہ جو سکھایا جائے اسے سیکھ کر اس پر بخوبی عمل بھی کرتا ہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے سختی سے گھوڑوں کو خصی کروانے اور ان کے بال کاٹنے سے منع فرمایا ہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی طرف سے گھوڑوں کی خدمت اور دیکھ بھال پر مامور طالبانِ مولیٰ کے لیے خصوصی طور پر ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ کوئی بھی ایسا عمل اور رویہ نہ اختیار کیا جائے جن سے گھوڑوں کو تکلیف پہنچے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پسندیدہ گھوڑے

- ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ''بہترین گھوڑا وہ ہے جو سیاہ ہو اور اس کی پیشانی پر تھوڑی سی سفیدی ہو، اس کا اوپر والا ہونٹ یا ناک سفید ہو۔ پھر وہ جس کی تین ٹانگیں سفید ہوں اور آگے والی دائیں ٹانگ گھوڑے کے رنگ کی ہو۔ اگر سیاہ رنگ کا نہ ہو تو پھر وہ جس میں قدرے سرخی اور قدرے سیاہی ہو اور اس کے کان سیاہ ہوں وہ بھی اس کی مثل ہے۔'' (جامع ترمذی 1696)
- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''سرخ رنگ کے گھوڑے میں برکت ہے۔'' (ابوداؤد 2545)

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے گھوڑوں میں سیاہ، سرخی مائل سیاہ، سفید اور سرخ گھوڑے شامل ہیں۔ یہ تمام گھوڑے نہایت خوبصورت، دلکش اور تنومند ہیں۔ (گھوڑوں کے متعلق تفصیل اگلے صفحات میں بیان کی جا رہی ہے)

اولیا کاملین کے گھوڑے

سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے اصطبل پر بیسیوں گھوڑے کھڑے ہوتے تھے اور روایات میں آتا ہے کہ ان کے پاؤں کی تمالیں بھی سونے کی ہوتی تھیں۔ سیّد عبدالقادر ارلبلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ سیّدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ میں فرماتے ہیں:

- بغداد میں ایک شخص نے آپ رضی اللہ عنہ کے گھوڑوں کا اصطبل دیکھا جس میں اعلیٰ نسل کے چالیس گھوڑے سونے چاندی کے کھونٹوں سے بندھے ہوئے تھے جن پر ریشمی جھولیں پڑی ہوئی تھیں۔ (منقبت۔55)

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ بھی گھوڑوں کا شوق رکھتے تھے۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ آپؒ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گھوڑوں کی جوڑی عطا فرمائی تھی جس کی نسل سے آج بھی گھوڑے موجود ہیں۔ (مجتبیٰ آخر زمانی)

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے مرشد کریم سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ نے کثیر تعداد میں گھوڑے رکھے ہوئے تھے۔ آپ بذاتِ خود بہت بڑے گھڑ سوار اور نیزہ باز تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ ہر سال اوچھالی وادی سون سکیسر میں نیزہ بازی کے مقابلے کرواتے۔ ان مقابلوں کے انعقاد کا بنیادی مقصد فیضِ فقر کو عام کرنا تھا تا کہ وہ لوگ جو دینی محافل میں شرکت نہیں کرتے وہ ان مقابلوں کے ذریعے سلطان الفقر ششم کی صحبت سے مستفید ہو سکیں اور طالبانِ دنیا سے طالبانِ مولیٰ بن جائیں۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس عشقِ مرشد میں اس قدر فنا ہو چکے ہیں کہ مرشد کے رنگ میں ہی رنگ گئے ہیں۔ اپنے مرشد کی ہر ادا اور ہر سنت کو اپنانا سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا اپنے مرشد سے عشق کا اظہار ہے۔ سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ بھی گھوڑوں سے بے حد محبت فرماتے تھے اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس بھی گھوڑوں سے بے حد محبت فرماتے ہیں۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی گھوڑوں سے محبت اور عقیدت

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی ترتیب یہ ہے کہ جب بھی خانقاہ سلطان العاشقین تشریف لے کر جاتے ہیں تو سب سے پہلے اصطبل کا معائنہ کرتے ہیں۔ آپ اپنے دستِ شفقت سے گھوڑوں کی پیشانی پر پیار کرتے ہیں، ان کی خوراک اور ادویات کے متعلق استفسار فرماتے ہیں اور ان کے آرام و سکون کا خاص خیال رکھنے کی تلقین فرماتے ہیں۔ گھوڑوں کی صحت اور ان کی بیماریوں کے متعلق نہ صرف خود تحقیق کرتے ہیں بلکہ ڈیوٹی پر مامور طالبانِ مولیٰ کو بھی تحقیق کرنے کی تلقین فرماتے ہیں۔ اگر کوئی گھوڑا بیمار ہو جائے تو آپ مدظلہ الاقدس بے چین ہو جاتے ہیں اور فوراً ڈاکٹر کو بلانے کا حکم فرماتے ہیں اور اکثر اوقات دیسی ادویات بھی تجویز فرماتے ہیں۔ جب تک گھوڑا مکمل صحت یاب نہ ہو جائے مسلسل اس کی خیریت دریافت فرماتے رہتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی خصوصی تاکید پر گھوڑوں کے لیے ایک فرسٹ ایڈ باکس (First aid box) بھی اصطبل میں رکھا گیا ہے تا کہ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں فوراً گھوڑوں کو طبی امداد دی جا سکے۔ گھوڑوں کے معمولات پر ہمہ وقت نظر رکھنے کے لیے سگنل ایپلیکیشن (Signal App) پر ایک گروپ بھی بنایا گیا ہے جس کی بدولت سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس گھوڑوں سے متعلق ہر معاملے سے آگاہ رہتے ہیں اور صورتحال کے مطابق ہدایات بھی جاری فرماتے ہیں۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے خصوصی طور پر صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب صاحب کو گھوڑوں کا نگران مقرر فرمایا تا کہ گھوڑوں کی خدمت اور خیال میں کسی قسم کی کوتاہی نہ برتی جائے۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے گھوڑے

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے گھوڑوں کے نام شہباز، کبوترا، چن، شیر دل، نگینہ اور اطلس ہیں۔ ذیل میں تمام گھوڑوں کا مختصر تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔

دیسی گھوڑوں میں سولہ بند (خصوصیات) دیکھے جاتے ہیں۔ جن گھوڑوں میں ان سولہ میں سے جتنے زیادہ بند موجود ہوں گے وہ گھوڑے اسی قدر اچھے اور قیمتی شمار ہوں گے۔ سولہ بند میں سے چار موٹے ہونے چاہئیں یعنی آنکھ، ناک، جوڑ اور ران۔ چار چھوٹے ہونے چاہئیں جن میں گاچی (ٹخنے اور سُم کا درمیانی حصہ)، آسن (جہاں زین رکھتے ہیں)، ران اور جوڑ شامل ہیں۔ چار چوڑے ہونے چاہئیں یعنی سُم، چھاتی، کمر اور ماتھا اور چار لمبے ہونے چاہئیں یعنی تانا (اگلی اور پچھلی ٹانگوں کا فاصلہ)، گردن، نلی (گھٹنے سے سم تک کا حصہ) اور دم۔

لطف کی بات یہ ہے کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے تمام گھوڑوں میں یہ سولہ بند موجود ہیں۔ ہر گھوڑے کے متعلق لکھتے ہوئے ان سولہ خصوصیات کا تذکرہ بار بار نہیں کیا گیا تا کہ قارئین کو تکرار محسوس نہ ہو۔ تاہم ہر گھوڑے کے متعلق صرف ان خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے جو دیکھنے والے کو پہلی نظر میں ہی پُرکشش لگتی ہیں۔

شہباز

ابنِ قیم اپنی کتاب ''زادالمعاد'' میں لکھتے ہیں:

''سواری کی قدر و قیمت سوار سے ہوتی ہے۔''

شہباز کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے اس پر سواری فرمائی۔

شہباز ایک بارعب اور خوبصورت گھوڑا ہے۔ اس کا رنگ سیاہ ہے جبکہ اس کے ماتھے پر سفید نشان ہے۔ ایسے گھوڑے کو عرفِ عام میں 'بلامُشکا' کہتے ہیں۔ شہباز ایک بہت ہی ذہین گھوڑا ہے۔ اس کو جو کچھ سکھایا جائے وہ فوراً سیکھ لیتا ہے اور اگر کسی حرکت سے روکا جائے تو دوبارہ وہ حرکت نہیں کرتا۔ اس کے ہنہنانے کی آواز بہت رعب دار ہے جو بہت بھلی معلوم ہوتی ہے۔ جب شہباز ہنہناتا ہے تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے باقی تمام گھوڑے بھی ہنہنانے لگتے ہیں، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شہباز کی آواز سن کر باقی گھوڑوں کے حوصلے بھی بلند ہوتے ہیں۔

شہباز کے کان خوبصورت اور نوکدار ہیں۔ جب وہ کانوں کو سامنے کی جانب موڑتا ہے تو دونوں کانوں کے اوپر والے کنارے تقریباً مل جاتے ہیں اور ان کا درمیانی فاصلہ انتہائی کم رہ جاتا ہے جو قریب سے یا غور سے دیکھنے پر پتہ چلتا ہے۔ جب کان سامنے کی جانب کھڑے کرتا ہے تو مزید خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔

شہباز کی گردن عام گھوڑوں کی نسبت قدرے لمبی ہے جو اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیتی ہے۔ جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اس کی پیشانی پر اپنا دستِ مبارک پھیرتے ہیں تو وہ اپنی پیشانی کو مزید قریب کرنے کی کوشش کرتا ہے گویا ان سے اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کر رہا ہو۔

شہباز کے پچھلے دونوں پاؤں سفید ہیں اور اس کی آنکھیں بڑی ہیں جو خوبصورت گھوڑوں کی خاصیت ہوتی ہے۔ شہباز کا تانا زیادہ ہے جو تیز رفتار گھوڑے کی علامت ہے۔

کبوترا

کبوترا نہایت شریف گھوڑا ہے۔اس کا رنگ سرخی مائل سیاہ ہے جو کہ مُشکا کی ایک قسم ہے۔تیل جیسا رنگ ہونے کی بنا پر اس کو تیلیا مشکا بھی کہتے ہیں۔ برق رفتار گھوڑے کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ اس کے سُم کالے ہوتے ہیں۔کبوترا کے چاروں سُم کالے ہیں۔اس کا سینہ چوڑا ہے جو کہ ایک خوبصورت اور عمدہ گھوڑے کی نشانی ہے۔

کبوترا کی خاص صفت یہ ہے کہ یہ بہت ہی صفائی پسند ہے۔نہ گندی جگہ پر بیٹھتا ہے اور نہ کھڑا ہوتا ہے۔

چن

چن سفید گھوڑا ہے جس کو عرفِ عام میں ''نقرہ'' کہتے ہیں۔اس کی ماں نقرئی یعنی مکمل سفید اور باپ مشکا پنج کلیان (جو گھوڑا مکمل کالا ہو لیکن اس کی چاروں ٹانگیں اور ماتھا سفید ہو) تھا۔چن کی دم پتلی ہے جو خوبصورت گھوڑے کی نشانی ہے۔اس کا سینہ باہر کو نکلا ہوا ہے جو نایاب گھوڑوں کی خصوصیت ہے۔اس کے نتھنے کھلے ہیں جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ یہ ایک سخت جان گھوڑا ہے۔چن کی آنکھوں کے اردگرد اور ناک کا رنگ گلابی ہے جو کہ نسلی نقرہ کی نشانی ہے۔

گھوڑوں کے شوقین حضرات کے نزدیک گھوڑے کے کان خوبصورت ہونے کی نشانی یہ ہے کہ ان کا درمیانی فاصلہ کم ہو۔چن کے کانوں کے درمیان فاصلہ دوسرے گھوڑوں کی نسبت کم ہے۔

جس نقرہ پر کسی اور رنگ کا داغ نہ ہو اسے ''چاندی نقرہ'' کہتے ہیں اس لحاظ سے چن ''چاندی نقرہ'' گھوڑا ہے۔یہ ڈانس کرنے والا گھوڑا ہے جو ''ڑیوڑھ'' ڈانس کرتا ہے۔

شیر دل

نیزہ بازی کے گھوڑوں میں جو رنگ سب سے زیادہ پسند کیا جاتا ہے وہ ''کمیت'' ہے۔شیر دل کا رنگ بھی کمیت ہے۔یہ بہادر اور دلیر گھوڑا ہے۔ اس کی نسل کابل کے گھوڑوں سے ملتی ہے جو میانوالی میں بھی پائے جاتے ہیں۔مشہور ہے کہ کابل میں دنیا کے معروف اور بہادر گھوڑے پیدا ہوتے ہیں۔اس طرح شیر دل نسلی بہادر گھوڑا ہے اور اس کے اطوار بھی بہادر گھوڑوں والے ہیں۔

انگلش کا محاورہ ہے No hoof, no horse یعنی جس گھوڑے کے سُم اچھے نہیں وہ گھوڑا نہیں۔شیر دل کے سُم چوڑے اور مضبوط ہیں جو برق رفتار اور نیزہ باز گھوڑے کی اہم خاصیت ہے۔شیر دل بہت تیز رفتار ہے۔منجھے ہوئے شہسوار بھی اس کو مکمل ڈھیل دینے سے گھبراتے ہیں۔ جس جگہ سے شیر دل خریدا گیا تھا وہاں اسے مضبوط پیروں والا گھوڑا کہا جاتا تھا۔

اس کے نتھنے بڑے ہیں جو کہ نیزہ باز گھوڑے کے لیے ضروری ہیں کیونکہ ایسے گھوڑے جلدی نہیں تھکتے۔ جس گھوڑے کا چہرہ لمبا ہو وہ خوبصورت گھوڑا شمار کیا جاتا ہے۔ شیر دل کا چہرہ لمبا اور ماتھا چوڑا ہے جو اس کو بہت ہی رعب دار بناتا ہے۔

جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اصطبل میں تشریف لاتے ہیں تو شیر دل آپ کو دیکھتے ہی سر جھکا لیتا ہے اور بار بار کن اکھیوں سے آپ مدظلہ الاقدس کی طرف دیکھتا ہے، دایاں پاؤں بار بار اٹھا کر زمین پر مارتا ہے جیسے پیغام دے رہا ہو کہ میں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو پہچان لیا ہے۔

نگینہ

نگینہ ایک خوبصورت گھوڑا ہے۔ اس کے جسم، ٹانگوں اور ماتھے کا رنگ مکمل کالا ہے۔ اس طرح کے گھوڑے کو ''بند مشکا'' کہا جاتا ہے۔ اس کے گھنگریالے بال اس کو مزید پُرکشش بنا دیتے ہیں۔ گھوڑوں میں خوبصورت دم وہ مانی جاتی ہے جو لمبی ہو۔ نگینہ کی دم لمبی اور اس کی آنکھیں موٹی ہیں جو خوبصورت گھوڑے کی نشانی ہے۔

اطلس

رنگ کے لحاظ سے اطلس ابلق گھوڑا ہے یعنی اس کے دو رنگ ہیں سفید اور کمیت۔ یہ بہت خوبصورت گھوڑا ہے۔ اس کے ہونٹ پتلے اور ٹانگیں باریک ہیں۔ یہ بھی خوبصورت گھوڑے کی نشانی ہوتی ہے۔ اس کی چاروں ٹانگیں سفید ہیں جس کی وجہ سے اطلس نہایت پُرکشش دکھائی دیتا ہے۔

اطلس ڈانس کرنے والا گھوڑا ہے جو لنگوری اور جھومر دھمال پر ڈانس کرتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باب 27

فرمودات اور تعلیمات

صحبتِ مرشد ایک ایسی نعمت ہے جو خوش نصیب طالبانِ مولیٰ کو حاصل ہوتی ہے۔ صحبتِ مرشد میں ہی طالب مرشد سے اخذِ فیضان کرتا ہے اور مرشد کامل اکمل تعلیم و تلقین اور نگاہِ کامل سے اس کا تزکیۂ نفس، تصفیۂ قلب اور تجلّیۂ روح فرماتا ہے۔

سلطان العاشقین سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس خلقِ خدا کی ذاتِ حق تعالیٰ تک رہنمائی کے لیے مضامین اور تصانیف لکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے مریدین کی ظاہری و باطنی تعلیم و تلقین اپنے مواعظ کے ذریعے بھی کرتے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی روحانی محافل میں طالبانِ حق صحبتِ مرشد اور علمِ لدنّی سے سیراب ہوتے ہیں۔ مریدین آپ کی صحبت میں علم کے موتیوں کو اپنے قلب میں سمیٹتے اور ان سے خوب فیض یاب ہوتے ہیں۔ کچھ مریدین آپ مدظلہ الاقدس کے ارشادات و فرمودات کو قلمبند کرتے ہیں تاکہ مستقبل میں ان سے استفادہ کیا جا سکے۔ آپ کی تصانیف سے اخذ شدہ آپ کی تعلیمات اور آپ کے ارشادات و فرمودات کو مختلف موضوعات کی شکل میں ترتیب دے کر پیش کیا جا رہا ہے تاکہ قارئین بھی ان سے فیض یاب ہو سکیں۔

اسمِ اللہ ذات

- 'اللہ' اسمِ ذات ہے اور ذاتِ سبحانی کے لیے خاص الخاص ہے۔
- اسمِ اللہ ذات اپنے مسمّٰی ہی کی طرح یکتا، بے مثل اور اپنی حیرت انگیز معنویت و کمال کی وجہ سے ایک منفرد اسم ہے۔
- ہر چیز کا اِسم الگ ہے اور ذات الگ ہے مگر اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے اس لیے وہ اسم میں بھی اور ذات میں بھی واحد اور احد ہے۔
- انسان کے اندر اسمِ اللہ ذات اور اسمائے صفات کی استعداد روزِ ازل سے فطرتی طور پر موجود ہے۔ انسان جس اسم اور جس صفت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے وہ اپنے اندر اسی اسم اور اسی صفت کی استعداد کو بالفعل جاری کرتا ہے، اسی کو اپنے اندر نمودار کرتا ہے اور اسی کا نور اس کے دل میں چمکتا ہے۔
- انسانی ارواح کا رزق اسمِ اللہ ذات کا نور ہے جب ارواح کو ان کا رزق مل جاتا ہے تو ان کو وہ بصیرت حاصل ہو جاتی ہے جس سے وہ

اللہ تعالیٰ کی رویت کی نعمت حاصل کرتی ہیں۔

- ذکر اور تصورِ اسمِ اللہ ذات سے باطن میں دو انتہائی مقامات 'لقائے حق تعالیٰ' اور 'مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری' حاصل ہوتے ہیں جو کسی دوسرے ذکر سے حاصل نہیں ہوتے۔ باطن میں اِن دو مقامات سے اعلیٰ کوئی مقام نہیں یعنی تصورِ اسمِ اللہ ذات تمام باطنی علوم کا معدن[1] اور مخزن[2] ہے۔
- اسمِ اللہ ذات کے ذکر کے حصول کے لیے کسی مرشدِ کامل کی راہبری اور راہنمائی ضروری ہے اور مرشد بھی وہ جو نہ صرف اسمِ اللہ ذات کے راز اور کنہہ سے واقف ہو بلکہ صاحبِ تصورِ اسمِ اللہ ذات ہو اور صاحبِ مسمّٰی مرشد ہو۔
- صرف قیل وقال یا ظاہری تقلید اور ظاہری اشغال سے نہ اللہ تعالیٰ کی پہچان ہو سکتی ہے اور نہ ہی ظاہری کتابی علم سے نبی ﷺ کی نبوت اور رسالت اور اسکی مخصوص روحانی قوت یا معجزات کا پتہ لگ سکتا ہے اور نہ ہی 'وحی' کی حقیقت اور 'معراج' کی کنہہ اور حقیقت معلوم ہو سکتی ہے۔ اسی لیے تو ظاہری علما نبی کے علمِ غیب، دنیا میں دیدارِ الٰہی، معراج کی حقیقت اور معجزات وغیرہ اور دیگر مسائل کے بارے میں تمام عمر جھگڑتے رہتے ہیں۔ ان تمام حقائق اور باطنی رموز سے پردہ اُٹھانے کے لیے سب سے بہترین اور آسان راستہ ذکر و تصور اسمِ اللہ ذات ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے قرب، مشاہدہ، وصال اور لقا کا راستہ بغیر ذکر و تصورِ اسمِ اللہ ذات ہرگز نہیں کھلتا۔ اللہ تک پہنچنے کا اس کے سوا کوئی راستہ نہیں۔
- اسمِ اللہ کا ذکر ایسا عمل ہے جو انسان کے دل میں نورِ ایمان پیدا کرتا ہے۔
- معرفتِ حق تعالیٰ کے لیے، روح کی ترقی و بالیدگی کے لیے، قلبِ سلیم، اطمینانِ قلب کے لیے، اپنے اندر نورِ بصیرت کی تکمیل کے لیے، رضائے الٰہی اور معراج کے لیے اسمِ اللہ ذات کی طلب کرنا اور پھر اس کا ذکر اور تصور کرنا ہر مومن اور مسلمان کے لیے لازم ہے۔ اس کے بغیر باطن میں کسی بھی منزل تک پہنچنا ممکن نہیں۔
- اسمِ اللہ ذات ہی اسمِ اعظم ہے لیکن یہ اس وقت قرار پکڑتا ہے جب مرشد کامل اکمل تلقین فرماتا ہے۔
- تصورِ اسمِ اللہ ذات سے نفسِ امارہ قتل ہو جاتا ہے اور دل زندہ ہو جاتا ہے جس سے حضوریٔ قلب حاصل ہوتی ہے۔ جسے حضوریٔ قلب حاصل ہو اس کی ہر عبادت مقبول ہوتی ہے اور جسے حضوریٔ قلب حاصل نہ ہو اس کی ہر عبادت ریا کا درجہ رکھتی ہے۔
- 'تصورِ اسمِ اللہ ذات' ہی وہ صراطِ مستقیم ہے جس پر چل کر پاکیزہ لوگ انعام یافتہ کہلائے کیونکہ تصورِ اسمِ اللہ ذات ہی سے انسان کا سینہ اسلام کی روشنی سے صحیح طور پر منور ہوتا ہے۔ اس کے برعکس جس نے ذکر اور تصورِ اسمِ اللہ ذات سے روگردانی کی وہ نفسِ امارہ اور شیطان کے پھندوں میں پھنس گیا اور آخر کار گمراہ ہوا۔ دراصل نفس کا مرنا ہی دل کی حیات ہے۔
- ذکرِ اسمِ اللہ ذات سے دنیا دل سے نکل جاتی ہے۔

---

[1] جہاں سے تمام علوم نکلتے ہیں۔ [2] خزانہ کی جگہ جہاں تمام خزانہ جمع ہو۔

- اسمِ اللہ ذات کا ذکر ہی بتائے گا کہ اللہ کی ذات کہاں جلوہ گر ہے۔
- اسمِ اللہ ذات کے ذکر و تصور میں شیطانی استدراج کا گزر نہیں۔
- جو طالب ہر وقت ذکر و تصور اسمِ اللہ ذات کرتا رہے گا اس کی سوچ میں ہر وقت اسم اللہ ذات ہی رہے گا، وہی اس کی دلیل بنے گا کیونکہ اصل عبادت سوچ ہی ہے۔
- تصور اسمِ اللہ ذات کے بغیر بندہ گفتار کا غازی بنتا ہے لیکن جب وہ ذکر و تصورِ اسمِ اللہ ذات کرتا ہے تو ہی وہ کردار کا غازی بنتا ہے۔
- ابتدا میں اسمِ اللہ ذات طالب کو توحیدِ تشبیہہ کی طرف لاتا ہے اور پھر توحیدِ تنزیہہ کی طرف لے جاتا ہے اور آخر میں دونوں یکجا ہو جاتے ہیں۔ یہی کامل توحید ہے یہاں پہنچ کر طالب خود توحید ہو جاتا ہے۔
- اللہ کی ذات انسان میں بیج کی مانند ہے۔ یہ بیج اسمِ اللہ ذات کے پانی سے پھلتا پھولتا ہے یعنی اللہ کی ذات وصفات طالب میں ظاہر ہونے لگتی ہیں۔
- تصور اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک ذکر کامل نہ ہو۔
- ذکر و تصور اسم اللہ ذات کے بغیر فکر یا تفکر محض گمراہی ہے۔
- ذکر اور تصور اسمِ اللہ ذات کے بغیر تصدیق بالقلب سے کلمہ توحید پڑھنا ممکن نہیں۔
- روح اور باطن کی بیداری کے بغیر انسان نہ ہی اپنی اور نہ ہی اللہ کی پہچان حاصل کر سکتا ہے۔ باطن کے اس بند قفل کو کھولنے کے لیے کلید (چابی) ذکر اور تصورِ اسمِ اللہ ذات کی ضرورت ہے۔
- اگر ذکرِ اللہ سے روح کو بیدار کر لیا جائے تو امانتِ الٰہیہ جو ہمارے سینوں میں موجود ہے، کو صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر سکتے ہیں۔
- روح کی غذا ذکرِ اللہ ہے اور نماز بھی ذکرِ اللہ ہی ہے۔
- جسے اسمِ اللہ ذات مل جاتا ہے اسے دو جہان کی روشن ضمیری حاصل ہو جاتی ہے۔ اس کا دل باصفا اور روشن آئینہ بن جاتا ہے اور وہ دل میں اللہ تعالیٰ کے ذاتی انوار و تجلیات کے مشاہدہ سے معرفتِ حقیقی پا لیتا ہے۔
- جب تک انسان ذکر اور تصور اسمِ اللہ ذات میں کامل نہ ہو جائے تب تک خواہشاتِ نفسانی اور ہوا و ہوس سے خلاصی نہیں پا سکتا۔
- جب انسان ذکر و تصور اسمِ اللہ ذات سے اعراض کرتا ہے تو اس کے وجود پر نفس اور شیطان قبضہ جما لیتے ہیں اور دل و دماغ کو اپنے قبضے اور تصرف میں لے لیتے ہیں اور سارے وجود پر اس طرح چھا جاتے ہیں جس طرح آکاس بیل پورے درخت کو گھیر لیتی ہے۔ انسان کے رگ و ریشے اور نس نس میں شیطان دھنس جاتا ہے اور اسے حق نظر نہیں آتا۔ کیونکہ اس کی باطنی روزی (روح کی غذا) تنگ ہو جاتی ہے۔
- جیسے جیسے طالب ذکر و تصور اسمِ اللہ ذات میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے نفس کی اصلاح اور ترقی ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ عروج

حاصل کر کے نفسِ مطمئنہ ہو جاتا ہے گویا نفس اس ازلی راہزن شیطان سے نجات پا کر اپنی منزل دارالامان اور منزلِ حیات تک پہنچ کر اپنے مقصد کو پالیتا ہے۔ ایسے نفس والا سالک اللہ تعالیٰ کا دوست اور مقرب بن جاتا ہے۔ اللہ اس سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہو جاتا ہے۔

- اللہ تعالیٰ کی معرفت اور پہچان کا اسمِ اللہ ذات کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے۔

اسمِ محمدؐ

- اسمِ اللہ اور اسمِ محمدؐ صرف اسم نہیں بلکہ ذات ہیں۔ اسمِ اللہ اور اسمِ محمدؐ تب کھلتے ہیں جب تصور کرتے ہوئے یہ نیت کی جائے کہ میں اسم کو نہیں بلکہ ذات کو دیکھ رہا ہوں۔
- اسمِ اللہ میں اسمِ اعظم ہے اور اسمِ محمدؐ میں صراطِ مستقیم ہے۔
- راہِ فقر میں جو اسم محمدؐ کا تصور کرے گا وہ درحقیقت آپ ﷺ کو دیکھے گا۔
- شیطان اسمِ اعظم اور اسمِ محمدؐ سے اس طرح ڈرتا ہے جس طرح کافر کلمہ سے۔
- اسمِ محمدؐ جمال ہی جمال ہے۔
- اسمِ محمدؐ یا اسمِ ذات کا تصور کرتے ہوئے اللہ پاک دل میں دلیل ڈال دیتا ہے۔

سلطان الاذکار 'ھُو'

- ذکرِ یاھُو کے بغیر ھُو کا راز نہیں ملتا۔
- جب تک بندہ ''ھُو'' کے مقام پر نہیں پہنچتا تب تک نہ اللہ کو پہچان سکتا ہے نہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو۔
- اسمِ اللہ ذات وہ آئینہ ہے جس سے حق تعالیٰ خود اپنے آپ کو دیکھتا ہے۔ جو اسمِ اللہ ذات کا لباس پہن لیتا ہے وہ ''ھُو'' کا نشان ہو جاتا ہے اور وہ ذات وصفات میں ھُو کی نمائندگی کرتا ہے۔
- ذکر کرنے سے ذکر کی منازل طے ہوتی ہیں لیکن ھُو ابتدا سے انتہا تک ھُو ہی رہتا ہے۔
- سب سے بہتر ذکر، ذکرِ پاس انفاس ہے۔ ذکرِ پاس انفاس ایسا ذکر ہے جس سے دِل مطمئن ہو جاتا ہے۔
- ھُو کل ہے اور طالب جز ہے۔ جز کل کی طرف دوڑتا ہے۔

فقر

- فقر کے لغوی معنی تو تنگدستی اور احتیاج کے ہیں لیکن عارفین کے نزدیک یہ وہ منزلِ حیات ہے جس کے متعلق سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا ''فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔''

- فقر ایک خاص باطنی مرتبہ اور کمال ہے۔ اس کے مقابلہ میں باطن میں نہ کوئی مرتبہ ہے نہ کمال۔
- فقر دراصل ان لوگوں کا ازلی نصیب ہے جو روزِ الست دنیا اور عقبیٰ کی تمام نعمتوں کو ٹھکرا کر اپنے مولیٰ کی طرف متوجہ رہے اور کائنات کی تمام لذّتیں ان کے پائے استقامت میں لغزش پیدا نہ کر سکیں۔
- فقر عشق ہے۔
- فقر وہ راہ ہے جو بندے کو اللہ سے ملا دیتی ہے۔
- فقر کا ظاہر خلقِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور فقر کا باطن لقا و وصالِ الٰہی ہے۔
- فقر کی خوشبو کستوری کی طرح چھپ نہیں سکتی اور فقیر کے رگ و پے سے ظاہر ہوتی ہے جس کی وجہ سے مخلوق اس کی طرف دوڑی آتی ہے۔
- فقر میں نسب کا کوئی کام نہیں۔
- فقر کوئی پیچیدہ مسئلہ نہیں۔ فقر کو سمجھنا ہے تو خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کو سمجھ لو، فقر کوئی مسئلہ نہ رہ جائے گا۔
- فقر وہ مرتبہ ہے جہاں پر انسان ہر قسم کی حاجات سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اس کے مدِ نظر رہتی ہے۔ اس لیے ہر حال میں تقدیرِ الٰہی سے موافقت اختیار کیے رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قرب کے سوا نہ وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگتا ہے اور نہ اللہ کے غیر سے کچھ مطلب رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی منشا و رضا میں مداخلت کو گناہ سمجھتا ہے۔ اس لیے قرب و حضور کے سوا کچھ نہیں مانگتا۔
- فقرِ اختیاری کے لیے دِل کو دنیا، خواہشاتِ دنیا سے بے رغبت کرنا ضروری ہے۔ فقرِ اختیاری اور فقرِ اضطراری میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ فقرِ اضطراری یہ ہے کہ آدمی کسی خاص ذاتی مقصد کے لیے راہِ فقر اختیار کرے اور جب آزمائشوں کا بوجھ پڑے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائے۔ فقرِ اضطراری روح کی موت کا باعث بنتا ہے جبکہ فقرِ اختیاری سے روح کو زندگی حاصل ہوتی ہے۔ فقرِ اضطراری والا انسان ذلیل و خوار ہوتا ہے مگر فقرِ اختیاری انسان کو وہ شوکت و قوت عطا کرتا ہے کہ پوری کائنات اس کے تصرف میں دے دی جاتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی فقر کو اپنا فخر قرار دیا ہے۔
- جب تک مومن فقر کے مقام تک نہ پہنچے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی صفات کا حامل نہیں ہو سکتا۔
- اگر جہانبانی حاصل کرنی ہے تو پہلے فقر کی دولت حاصل کرنا پڑے گی۔
- فقر کی انتہا پر مومن اس وقت پہنچتا ہے جب وہ 'خودی کا محرم' ہو جاتا ہے اور خودی کیا ہے؟ خدائی!
- فقر میں ہمت سے مراد یہ ہے کہ طالبِ مولیٰ تمام رکاوٹوں (ظاہری و باطنی) کو توڑتا ہوا اللہ تک پہنچ جائے۔ مرد (طالبِ مولیٰ) کی ہمت پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر دیتی ہے۔
- فقر میں اللہ کی معرفت کا علم اور مشاہدہ اکٹھے حاصل ہوتے ہیں۔

- فقر کے تین مراتب ہیں: 'لَآ اِلٰہَ' 'اِلَّا اللّٰہُ' اور 'مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'۔
- فقر کی راہ میں 'بڑا اجر' سے مراد اللہ کی ذات ہے۔
- فقر کا راستہ مشاہدے کا راستہ ہے اور حق الیقین تک صرف مشاہدے کے ذریعے ہی پہنچا جا سکتا ہے۔
- اللہ پاک اگر بے حجاب ہے تو صرف فقر میں ہے۔
- حضور ﷺ کی ذات اور ان کا چہرہ ہی فقر ہے۔
- فقر کی راہ میں اگر کامیاب ہونا ہے تو اس کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیے جو اس راہ میں کامیاب ہو چکا ہو۔
- فقر ایک نکتہ ہے اور وہ نکتہ مرشد کامل ہے۔ جس کی نگاہ اس نکتہ پر مرکوز ہو گئی اس نے فقر پا لیا۔
- فقر رازوں کا سفر ہے۔ اس کا سالک انتہا پر خود صاحبِ فقر ہو جاتا ہے۔
- فقر میں ہر طالب کے ساتھ الگ معاملہ ہوتا ہے جس کی بنیاد اس کی اپنی طلب اور یقین پر ہے۔
- جو فقر کو ظاہری طور پر سمجھ جاتا ہے وہ باطنی طور پر فقر کو جلدی پا لیتا ہے۔ اس لیے فقر کا ظاہری اور باطنی دونوں علم ضروری ہیں۔ علم کے بغیر فقر گمراہی ہے۔
- فقر میں فنا فی الشیخ، فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ ہی وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ (اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو) ہے۔ یہی وہ رسی ہے جسے مضبوطی سے پکڑ لینا چاہیے۔
- راہِ فقر میں مومن کی نیت اعلیٰ سے اعلیٰ تر ہوتی جاتی ہے۔

انسانِ کامل

- دنیا میں ایک وقت میں بہت سے ولی ہوتے ہیں اور سب کے مختلف مراتب ہوتے ہیں۔ ہر ولی کسی نہ کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے۔ صرف ایک ان میں سے قدمِ محمد ﷺ پر ہوتا ہے، وہی ولی انسانِ کامل، امام الوقت اور اپنے زمانے کا عبداللہ ہوتا ہے۔ اس کا مرتبہ تمام ولیوں سے بلند ہوتا ہے اور وہ اپنے زمانے کا غوث ہوتا ہے۔
- تمام اسما و صفات کا ربّ اور ربّ الارباب اسمِ اللّٰہ ذات ہے اور اس کا مظہر انسانِ کامل ہے۔
- راہِ فقر میں اپنی ہستی اور خودی کو ختم کر کے اللہ پاک کی ذات میں فنا ہو جانا عارفین کا سب سے اعلیٰ اور آخری مقام ہے جہاں پر وہ دوئی کی منزل سے بھی گزر جاتے ہیں۔ حدیثِ نبوی ﷺ ''مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا'' (مرنے سے پہلے مر جاؤ) میں اسی مقام کی طرف اشارہ ہے، اس مقام پر فقر مکمل ہو جاتا ہے۔ فقر کے اس انتہائی مرتبہ کو مقامِ فنا فی ھُو، وحدت، فقر فنا فی اللہ بقا باللہ یا وصالِ الٰہی کہتے ہیں اور یہ مقامِ توحید بھی ہے۔ یہاں پہنچ کر انسان 'سراپا توحید' ہو جاتا ہے۔ انسانی عروج کا یہ سب سے اعلیٰ مقام ہے۔ عام اصطلاح میں اس مقام تک پہنچنے والے

انسان کو 'انسانِ کامل' یا 'فقیرِ کامل' کہا جاتا ہے۔

- انسانِ کامل اسمِ اللہ اور 'مسمّٰی' (ذاتِ الٰہی) کو پا لینے کا راز جانتا ہے۔
- انسانِ کامل کا دل وہ جگہ ہے جہاں انوارِ ذات نازل ہوتے ہیں اور اس کی وسعت کا بیان و اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔
- انسانِ کامل اللہ تعالیٰ کا مظہر اور مکمل آئینہ بن جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے انوارِ ذات وصفات اور اسما و افعال کا اپنے اندر انعکاس کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی جمیع صفات سے متصف اور اس کے جملہ اخلاق سے متخلق ہو جاتا ہے۔
- انسان اللہ کی ذات میں فنا ہو کر بشریت سے فارغ ہو جاتا ہے۔ جب وہ حالتِ فنا سے واپس بقا کی حالت میں آتا ہے تو انسانِ کامل ہوتا ہے اور اس کی بشریت بھی کامل ہوتی ہے اس لیے اس کا ہر کام عبادت بن جاتا ہے۔
- انسانِ کامل فنا فی ھُو، فنا فی اللہ بقا باللہ ہوتا ہے۔ اللہ اس کی نشانیاں لوگوں پر ہر زمانے میں ظاہر کر دیتا ہے۔
- انسانِ کامل اپنے زمانہ کا امام ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ زمانہ کے ساتھ چلتا ہے۔
- انسانِ کامل فنا میں جاتا ہے تو اس میں جمال و جلال دونوں جمع ہوتے ہیں لیکن جب بقا پر آتا ہے تو صرف جمال ہوتا ہے۔ وہ تمام عالموں کے لیے رحمت ہوتا ہے۔

فقیرِ کامل

- صاحبِ فقر کو اصطلاحِ فقر میں فقیر کہتے ہیں۔
- فقرا میں 'فقیر مالک الملکی' سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے اور صاحبانِ تلقین و ارشاد میں مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ سب سے آخری مرتبہ ہے اور انسانِ کامل کا یہ اعلیٰ ترین مرتبہ ہے اور یہ مرتبہ سب مراتب کا جامع ہے اس کے بعد کوئی مرتبہ نہیں ہے۔
- فقیرِ کامل کی زندگی اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر حجت ہوتی ہے۔ فقیر جہاں بھی زندگی گزارتا ہے جامع صفاتِ الٰہی ہونے کی وجہ سے نورِ حق سے معاشرے کو منور کرتا ہے۔ اسی طرح فقیرِ کامل کی خانقاہ حیات بخش مرکز ہوتی ہے جہاں لوگوں کا تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب ہوتا ہے۔
- فقیرِ کامل اپنی نگاہ سے زنگ آلودہ قلوب کو نورِ حق سے منور کرتا ہے اور تزکیۂ نفس کر کے قربِ الٰہی کی منزل تک لے جاتا ہے۔ طالب اور سالک کی روح کی غذا فقیرِ کامل کی صحبت اور قرب ہے۔
- فقیر کو نہ عزت سے غرض ہے نہ ذلت سے۔ کوئی اسے مانے یا نہ مانے اسے کوئی پرواہ نہیں۔
- فقیر کی نظر میں اللہ کے سوا کسی کا کوئی مقام و مرتبہ نہیں ہوتا۔
- فقیر وہ ہے جس میں قرآن کی روح بے پردہ نظر آئے۔
- فقرا کاملین اور عارفین بے خوف و خطر دنیا کے علوم کی اصلیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ وہ انسان کے دل اور نگاہ کا رخ علمِ حقیقت کی طرف

موڑتے ہیں جس سے وہ حق سے آگاہ ہوکر اور اس میں فنا ہوکر عرفانِ حق کا مستحق بن جاتا ہے۔

- فقیر رزق کو نہیں رازق کو دیکھتا ہے۔
- فقیر وہ ہے جو آنکھیں بند کرلے تو اٹھارہ ہزار عالم کا مشاہدہ کرے۔
- فقیر جو کچھ بھی پاتا اور سمجھتا ہے منجانب اللہ پاتا اور سمجھتا ہے۔
- فقیر کا زمانہ ہر زمانہ میں الگ ہوتا ہے۔ خدا کی شان ہے کہ وہ ایک سا جلوہ دوبار نہیں کرتا۔
- فقیر اپنا جہان خود پیدا کرتا ہے۔
- فقیر وہ ہوتا ہے جو اللہ کی رضا پر راضی ہو۔
- لفظوں اور بے وفائیوں کے زخم بھولنے کا فن یا تو پاگل کو آتا ہے یا کامل کو۔

مرشدِ کامل

- سلسلہ سروری قادری میں جب طالب ھُو میں فنا ہوکر فنافی ھُو ہوجاتا ہے اور اس کے ظاہر و باطن میں ھُو کے سوا کچھ نہیں رہتا تو یہ ہے مرتبہ 'ہمہ اوست در مغز و پوست' اور یہی ہے فقیر مالک الملکی (انسانِ کامل) اور یہی ہے مرشد کامل اکمل نور الہدیٰ۔
- مرشد کامل اکمل اسمِ اللہ ذات کی صورت ہوتا ہے۔
- مرشدِ کامل اللہ اور بندے کے درمیان وسیلہ ہے۔ مرشدِ کامل کا یہ فرض ہے کہ طالب یا سالک کو اللہ تعالیٰ کے قرب میں لے جائے۔ ایسا مرشدِ کامل تلاش کرنا پھر اس سے زندگی کی حقیقت حاصل کرنا فرضِ عین ہے تاکہ انسان اس دنیا میں ہی اس بات سے آگاہ ہوجائے کہ آخرت میں اس کا کیا مقام ہے۔
- مرشدِ کامل کے بغیر اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کی کوشش کرنا بے کار و بے سود ہے۔
- کتاب و حکمت کی تعلیم مرشدِ کامل اکمل کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ مرشد ہی طالب کو اس کی استطاعت کے مطابق شیطان اور نفس کی چالبازیوں سے بچاتا ہوا دارالامن (قربِ الٰہی) میں لے جاتا ہے۔ عام لوگوں کو تو اس علم کے نام سے بھی واقفیت نہیں چہ جائیکہ اِن کو اس پر دسترس حاصل ہو۔
- فقیر فنافی اللہ بقاباللہ مرشدِ کامل اکمل نور الہدیٰ کی پہچان ہر انسان طالب یا مرید کے بس کی بات نہیں کیونکہ ہر مرید یا طالب کی طلب، طلبِ مولیٰ نہیں ہوتی بلکہ اکثر طالب یا مرید طلبِ دنیا و طلبِ عقبیٰ کے متمنّی ہوتے ہیں اور مرشد کا کام تو صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قرب تک جانے والے راستہ کو مرید پر نہ صرف کھول دے بلکہ آسان کردے کیونکہ وہ اس راستہ کا ہادی، راہبر اور راہنما ہے اور اس کو وہی پہچانتا ہے جو 'طلبِ مولیٰ' لے کر نکلا ہو۔ تمام انسان ایک تو اپنی ناقص طلب کی وجہ سے اُسے نہیں پہچان پاتے دوسرے وہ انہی کی طرح ایک انسان ہوتا ہے۔

اس کا چلنا پھرنا، اٹھنا بیٹھنا بھی عام انسانوں کی طرح ہوتا ہے، کھانا پینا بھی وہ عام انسانوں کی طرح ہی ہے اس لیے طالبانِ دنیا و عقبیٰ کے لیے اس کی معرفت حاصل کرنا ناممکن ہے کیونکہ وہ اپنی ناقص عقل کے مطابق اس کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور عقل اس کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتی کیونکہ عقل ہمیشہ تلاشِ نقص و اعتراض میں رہتی ہے۔ اگر عقل سے ان کو پہچاننے کی کوشش کی جائے تو محض اعتراضات ہی ہاتھ آتے ہیں (جیسا کہ سورہ کہف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کا واقعہ بیان ہوا ہے اس واقعہ میں طالبِ مولیٰ کے لیے روشنی ہے کہ اعتراضات راستہ جدا کر دیتے ہیں)۔

- راہِ فقر میں مرشدِ کامل اکمل کی راہبری لازمی ہے، لیکن راہزن مرشد سے بچنا چاہیے۔ جو لوگ قلب میں اللہ تعالیٰ کی طلب خلوص کے ساتھ لے کر نکلتے ہیں وہ ان راہزنوں سے محفوظ رہتے ہیں کیونکہ جس کی طلب میں وہ نکلے ہیں وہی اُن کا حافظ و ناصر ہوتا ہے۔ اور جس کا حافظ اللہ تعالیٰ خود ہو اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔
- مرشد وہ چراغ ہے جس کی روشنی میں طالبِ مولیٰ دنیا و عقبیٰ کے ظلمات میں ہچکولے کھاتی اور ڈگمگاتی ہوئی اپنی کشتیٔ حیات کو بحفاظت منزلِ مقصود تک لے جانے کے قابل ہو جاتا ہے۔ مرشد کامل اکمل صاحبِ مسمّٰی کی راہنمائی نہ ملنے کی صورت میں 'فنا فی اللہ بقا باللہ' کی منزل تک رسائی فقط خیال آرائی اور تصور بن کے رہ جاتی ہے۔
- امانتِ الٰہیہ کا حامل، جسے صاحبِ مسمّٰی مرشد کہا جاتا ہے، ہی مرشدِ کامل اکمل نور الہدیٰ ہوتا ہے۔ اگر طالب کو ایسا مرشد مل جائے تو فقر کی انتہا پر پہنچنا کوئی مشکل مرحلہ نہیں ہے۔ اس کی شان یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ پہلے دِن ہی طالب کو سلطان الاذکار اسمِ اعظم ''ھُو'' عطا کر دیتا ہے اور اسمِ اللہ ذات تصور کے لیے عطا فرماتا ہے۔ اگر ایسا مرشد مل جائے تو طالب کو چاہیے کہ فوراً دامن پکڑ لے لیکن اس کو تلاش کرنا مشکل ہے کیونکہ یہ غیر معروف ہوتا ہے۔ سینہ بہ سینہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا لیکن اس مرشد تک صرف وہی طالب پہنچتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی پہچان، لقائے حق تعالیٰ اور مجلسِ محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی حضوری کی طلب لے کر گھر سے نکلتے ہیں۔
- انسانِ کامل صاحبِ مسمّٰی مرشد کامل اکمل نور الہدیٰ، حاملِ امانتِ الٰہیہ اور خزانہ فقر کا مالک اور نائبِ رسول ﷺ ہوتا ہے۔ اس کی تلاش اور غلامی فقرا نے فرض قرار دی ہے اس لیے طالبِ مولیٰ پر اس کو تلاش کر کے اس سے معرفتِ الٰہی حاصل کرنا فرض ہے۔
- وہ پاکیزہ اور کامل اکمل لوگ جو سلسلہ در سلسلہ بیعت ہوتے آئے ہیں ان کا شجرۂ طریقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچ جاتا ہے۔ ایسے برگزیدہ صفات لوگوں کو 'شیخِ اتصال' کہتے ہیں اور اُن کے درمیان کسی جگہ انقطاع نہیں ہوتا۔ ایسے کامل حضرات جب کسی خوش بخت آدمی کو بیعت کر لیں تو اس کی روحانی نسبت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ قائم ہو جاتی ہے اور طریقت (فقر) کی رو سے یہی سمجھا جاتا ہے گویا اس نے خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت کی ہے اور آپ ﷺ کے وسیلہ سے اللہ تک پہنچ گیا ہے۔
- آج تک کسی ولی کامل کو ولایت، معرفتِ الٰہی اور مشاہدۂ حق تعالیٰ بغیر مرشد کامل اکمل کی بیعت اور تربیت کے حاصل نہیں ہوا۔

- مرشدِ کامل کی راہبری میں اسمِ اللہ ذات کے ذکر و تصور سے عشقِ حقیقی کی تپش حاصل ہوتی ہے اور یہی عشق لقائے الٰہی کی نعمت عطا کرتا ہے۔
- مرشدِ کامل ایک آئینہ ہے۔ طالب کو اس میں اپنی حقیقت اور اصل صورت دکھائی دیتی ہے۔
- اسمِ اللہ ذات قلب میں بے قراری اور قربِ الٰہی کی تڑپ پیدا کرتا ہے۔ اگر یہ تڑپ مرشد کی بارگاہ میں جا کر سکون میں تبدیل ہو جائے تو مرشد کامل ہے ورنہ ناقص۔
- زندہ مرشدِ کامل سے فیض حاصل کرنا اس لیے ضروری ہے کہ اس میں نفس ہوتا ہے اور وہ اپنے نفس سے طالب کے نفس کی تربیت کرتا ہے۔
- جب تک طالب صحبتِ مرشد سے فیض یاب نہ ہو اسمِ اللہ ذات کا اثر شروع نہیں ہوتا۔
- مرشد اگر کامل ہو تو طالب کو مجذوب نہیں ہونے دیتا یعنی فنا فی اللہ کے مقام پر کبھی ٹھہرنے نہیں دیتا بلکہ بقا باللہ کے مقام تک پہنچا کر چھوڑتا ہے۔
- مادیت کے اس دور میں اللہ کا قرب پانے کے لیے مختلف ریاضات اور مجاہدات کی بجائے مرشد کامل اکمل، صاحبِ باطن کی تلاش از حد ضروری ہے جو اپنی نگاہِ کاملہ اور باطنی تصرف سے قلب کی حالت کو ظلمت سے نور میں بدل دے کیونکہ یہی اصلاح کا طریقہ ہے۔

عشقِ الٰہی

- انسان کو بہت سے رشتوں اور اشیا سے محبت ہوتی ہے مثلاً اللہ تعالیٰ سے محبت، حضور اکرم ﷺ سے محبت، ماں، باپ، بیوی، بچے، بہن، بھائی، رشتہ دار، دوست، گھر، زمین، جائیداد، شہر، قبیلہ، برادری، خاندان، ملک اور کاروبار وغیرہ سے محبت۔ جس محبت میں شدت اور جنون پیدا ہو جائے اور وہ باقی تمام محبتوں پر غالب آ جائے اسے عشق کہتے ہیں۔ عشق باقی تمام محبتوں کو جلا کر راکھ کر دیتا ہے اور تمام محبتوں پر حاوی ہو جاتا ہے۔ جیسے حضور اکرم ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے لیے اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔'' (بخاری) اللہ اور اس کے محبوب رسول ﷺ سے شدید محبت کو اللہ نے مومنین کی صفت قرار دیا ہے اور عشق کا خمیر انسان کی روح میں شامل ہے۔
- کائنات کی ابتدا عشق ہے اور انسان کی تخلیق عشق کے لیے ہے۔ حضورِ اکرم ﷺ کے نورِ مبارک سے جب ارواح کو پیدا کیا گیا تو عشقِ الٰہی کا جوہرِ خاص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت سے ارواحِ انسانی کے حصہ میں آیا۔ لقائے حق کے لیے طالب کے دل میں جذبۂ عشق کا پیدا ہونا لازم ہے۔ دراصل روح اور اللہ کا رشتہ ہی عشق کا ہے۔ بغیر عشق نہ تو روح بیدار ہوتی ہے اور نہ ہی لقائے الٰہی پا سکتی ہے۔ عشق ایک بیج کی صورت میں انسان کے اندر موجود ہے مگر سویا ہوا ہے۔ جیسے جیسے ذکر و تصور اسمِ اللہ ذات مشق مرقومِ وجودیہ اور مرشد کی توجّہ سے یہ روح کے اندر بیدار ہونا شروع ہوتا ہے ویسے ویسے روح کی اللہ کے لیے تڑپ اور کشش میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

- اللہ کا سب سے بڑا عاشق وہ ہے جسے دنیا میں (اس کی حیات کے دوران) کوئی بطور عاشقِ الٰہی نہ پہچانے۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا ''میرے بعض ولی ایسے ہیں جنہیں میرے سوا کوئی نہیں پہچانتا۔'' البتہ اللہ جسے چاہتا ہے خود ظاہر کر دیتا ہے لوگوں کی بھلائی کے ارادہ سے۔
- اللہ کا عاشق جتنی بھی تکلیف میں ہو، لوگوں پر ظاہر نہیں کرتا بلکہ اس کا چہرہ ہمیشہ ہشاش بشاش رہتا ہے خواہ وہ باطنی یا جسمانی طور پر کتنی ہی اذیت سے کیوں نہ گزر رہا ہو۔ وہ اپنی تکلیف اللہ سے بھی نہیں کہتا بلکہ اس کی رضا کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتا ہے۔
- جب عشقِ الٰہی کی تڑپ اپنی انتہا پر پہنچ جاتی ہے تو اس کا زوال شروع ہو جاتا ہے اور وہ زوال سکون کی صورت میں حاصل ہوتا ہے۔ یعنی جب عشق اپنی انتہا کو پہنچتا ہے تو لقاو وصالِ الٰہی حاصل ہو جاتا ہے اور لقاو وصالِ الٰہی میں ہی عاشق کا سکون ہے۔ لیکن کچھ عاشق ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں کسی منزل پر سکون نہیں آتا، وہ هَلْ مِنْ مَّزِيْد ''کیا مزید کچھ ہے'' کی طلب میں سکون سے پھر تڑپ کی طرف سفر کرتے ہیں، پھر وصال کا ایک اور درجہ طے کر کے سکون حاصل کرتے ہیں۔ پھر تڑپتے ہیں، پھر وصال اور سکون حاصل کرتے ہیں اور یہ سلسلہ یوں ہی چلتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ عاشق سے معشوق بن جاتے ہیں۔
- عاشقِ الٰہی کو جہنم کی آگ کا کوئی خوف نہیں ہوتا کیونکہ اس نے تمام عمر عشق کی آگ میں جلتے ہوئے گزاری ہوتی ہے جو جہنم کے آگ سے تیز تر ہے۔ عاشق عشق کی آگ میں جلتے جلتے خود آگ بن چکا ہوتا ہے۔ اس کی ایک آہ جہنم کی آگ کو بجھا سکتی ہے۔
- عشق کے میدان میں کھرے اور کھوٹے کی پہچان ہوتی ہے۔
- عشق محض زبانی دعویٰ کا نام نہیں ہے بلکہ عشق اس ذہنی کیفیت کا نام ہے جس میں مبتلا ہو کر انسان اپنے محبوب کے لیے تن من دھن کی بازی لگانے پر آمادہ ہو جائے۔
- عشق کے بغیر ایمان کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔
- عشق کا اصل امتحان جلال سے لیا جاتا ہے۔ جمال کو تو سب محبوب رکھتے ہیں۔ نفس پرست طالب محبوب کے جلال میں آنے پر اس سے دور ہو جاتے ہیں جبکہ صادق عاشقوں میں جلال مزید تڑپ پیدا کرتا ہے اور وہ محبوب کی طرف زیادہ شدت سے بڑھتے ہیں۔
- عشق کا پہلا اصول ادب ہے۔
- عشق درد ہے، اسی لیے عاشق کو دردمند کہا جاتا ہے۔
- عشق کسی انسان سے نہیں ہوتا، جو یہ دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا ہے کیونکہ اللہ خود عشق ہے اور عشق سے ہی عشق ہوتا ہے۔
- عشقِ حقیقی ہی بارگاہِ ربّ العالمین میں کامیابی کی ضمانت ہے۔
- عشق ہی انسان کو شہ رگ کے روحانی سفر پر گامزن کر کے آگے لے جاتا ہے۔
- عشق مشاہدہ کا وارث ہے اور حقیقت کی تہہ یا اس کی کنہہ تک کی خبر رکھتا ہے مگر علم (ظاہر) کی نظر سطح تک رہتی ہے۔
- جب طالبِ مولیٰ علم اور عقل کی حد پار کر کے عشق کی حدود میں داخل ہوتا ہے تو عشق اسے تمام حدود پار کروا کے لامکاں تک پہنچا دیتا

ہے۔

- عشق کی بدولت دل سے اعتراضات دور ہوتے ہیں اور عشق سے دل کے گوشے میں جو نور پیدا ہوتا ہے اسی سے 'فقیر فنا فی اللہ' (انسانِ کامل) کی پہچان ہوتی ہے۔
- بہتر ہے کہ دل میں عشقِ حقیقی کی آگ روشن کی جائے۔ یہ آگ ہر قسم کے شکوک وشبہات کے خس وخاشاک کو جلا کر یقین حاصل کرنے میں مدد دیتی ہے۔
- عاشق محبوب کے نقشِ پا کو دیکھ کر چلتا ہے اور ان سے سرمو انحراف نہیں کرتا۔ اس کا قلب محبوب کی خیر خواہی سے معمور ہوتا ہے۔
- لوگ تو ایک مصیبت سے گھبراتے ہیں جبکہ عاشقِ حق تعالیٰ بصد خوشی بے شمار مصائب مول لے لیتے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس راہ میں بے شمار خطرات ہیں، اپنی کشتی عشق کی طوفانی لہروں کے حوالے کر دیتے ہیں اور بڑے سے بڑے طوفان میں بھی ثابت قدم رہتے ہیں۔
- زمین عقل مندوں سے تو بھر گئی ہے لیکن دردمندوں سے خالی ہے۔
- اُف بھی نہ کر۔۔۔سولی پہ لٹک جا یہ بازارِ عشق ہے تماشہ نہیں۔
- ابلیس میں تین عین تھے، چوتھا نہیں تھا، وہ عابد تھا، عالم تھا، زاہد تھا مگر عاشق نہیں تھا۔ اگر عاشق ہوتا تو ضد نہ کرتا اور سربسجود ہو جاتا۔
- دردمند (عاشق) ہونا بڑی سعادت کی بات ہے۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کے بغیر اللہ کی محبت حاصل نہیں ہوتی۔ جسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت نہیں وہ اللہ سے محبت نہیں کر سکتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کی تو انھیں اللہ کی محبت نصیب ہوئی۔

لقائے الٰہی

- لقا سے مراد دیدار یا چہرہ ہے۔ قرآن کی جن آیات میں بھی 'لقا' کا لفظ استعمال ہوا اس سے مراد دیدار ہی ہے۔
- اللہ پاک کو اسم ذات سے دیکھا جا سکتا ہے۔
- لقائے الٰہی میں جو چیز حائل ہے وہ نفس ہے۔
- جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دیدار کی خواہش پر کہا کہ لَنْ تَرَانِیْ (تو نہیں دیکھ سکتا) تو اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ اللہ کو کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا بلکہ صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی مخاطب تھے "تو مجھے دیکھنے کی تاب نہیں رکھتا۔" جب اللہ نے تجلی کی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے۔ آپؑ کا بے ہوش ہونا ہی اس بات کی گواہی ہے کہ آپ علیہ السلام نے کچھ دیکھا تبھی تو بے ہوش ہو گئے یعنی دیدارِ الٰہی کی تاب نہ لا سکے۔ ہوش میں آتے ہی آپ علیہ السلام نے فرمایا "میں پہلا مومن ہوں" مومن وہ ہے جو اللہ کو دیکھ کر اس پر ایمان لائے۔ یعنی حضرت موسیٰ

علیہ السلام نے اللہ کا دیدار کیا البتہ وہ اس کی تاب نہ لا سکے اور بے ہوش ہو گئے۔

- انسان کی پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ کی پہچان اور معرفت ہے، پہچان ہی دراصل لقائے الٰہی ہے۔ یہ وہ نعمت ہے جو عارفین یعنی فقرا کو عطا کی جاتی ہے۔
- لذّتِ دیدار سے بہتر کوئی لذّت نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کا دیدار نورِ بصارت سے نہیں نورِ بصیرت سے حاصل ہوتا ہے۔
- باطن میں لقائے حق تعالیٰ (دیدارِ الٰہی) سب سے اعلیٰ مقام ہے۔ یہ تصور اسمِ اللہ ذات اور مرشدِ کامل اکمل کی راہبری سے حاصل ہوتا ہے۔ لیکن فقر میں یہ بھی کامل مرتبہ نہیں ہے اس میں بھی دوئی پائی جاتی ہے۔ فقر کی انتہا تو یہ ہے کہ انسان ذاتِ حق میں فنا ہو کر بقا حاصل کر لے تب ہی انسان، انسانِ کامل یا مردِ مومن بنتا ہے۔
- اگر کوئی یہ گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف قدموں سے چل کر پہنچا جا سکتا ہے تو وہ گمراہی پر ہے۔ اللہ تعالیٰ جہات[1]، زمان[2]، مکان، الوان[3]، دِن رات، حدود اقطار[4] اور حدودِ مقدار[5] سے منزّہ اور مبرّہ[6] ہے۔ لقائے الٰہی کا سفر انسان کی اپنی حقیقت کی پہچان یا 'نفس کے عرفان' یا خود اس کے باطن کا سفر ہے۔ راہِ قلب (نورِ بصیرت) ہی سے اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے۔
- مدرسہ میں علم سے اللہ تعالیٰ کو جانا جاتا ہے اور خانقاہ میں عشق سے اللہ کو پہچانا جاتا ہے۔
- 'امانت' سے مراد ذاتِ حق تعالیٰ ہے۔
- جو اللہ سے مل گیا وہ کامیاب ہو گیا۔ سکون صرف لقائے الٰہی میں ہے۔
- صراطِ مستقیم مانگنے کا مطلب ہے اللہ پاک کو مانگنا۔
- عبادت وہی کامل ہے جو اللہ کو دیکھ کر کی جائے خواہ کسی بھی انداز اور طریقے سے کی جائے۔ حضور ﷺ اور صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کی عبادت کا اصل طریقہ 'معراج' تھا۔ یعنی اللہ کو دیکھ کر عبادت کرنا۔
- اللہ کی پہچان اور لقا روحِ قدسی کو حاصل ہوتا ہے۔ روحِ قدسی فطرتِ سلیمہ ہے جس پر ہر انسان پیدا ہوتا ہے۔
- کسی فقیر نے لقائے الٰہی کی نعمت چھوڑ کر بادشاہی قبول نہیں کی لیکن بادشاہوں نے لقائے الٰہی کی خاطر بادشاہی چھوڑ دی۔
- ''ھُوْ'' احدیت میں کیسا ہے کوئی نہیں جانتا لیکن جب وہ وحدت میں نزول کرتا ہے تو جو صورت ظاہر ہوتی ہے وہ احدیت والی ہی ہوتی ہے۔
- اللہ پاک کے انوار و تجلّیات اور چیز ہیں اور ذات اور چیز ہے۔ عام انسانوں اور اللہ پاک کے انوار و تجلیات کے درمیان جو پردہ ہے وہ ظلمات کا پردہ ہے اور طالبِ مولیٰ اور اللہ پاک کی ذات کے درمیان جو پردہ ہے وہ انوار و تجلیات کا پردہ ہے۔
- مَیں کو مٹا کر مَن نظر آتا ہے، مَن کو جھکا کر ربّ نظر آتا ہے۔
- نبی وہ دعا کبھی نہیں کرتا جو ناممکن اور ممنوع ہو۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے اُس کے دیدار کی طلب کی کیوں کہ وہ جانتے

---

[1] اطراف [2] وقت [3] رنگ [4] قطر کی جمع۔ دائرے کو دو حصوں میں تقسیم کرنے والا خط Diameter [5] Quantity [6] بَری، پاک

تھے کہ اللہ کا دیدار ممکن ہے۔ دیدار کو اللہ تعالیٰ نے پہاڑ کے اپنی جگہ پر قائم رہنے سے مشروط کیا، مشروط کرنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ کا دیدار ممکن ہے۔

توحید

- توحید تک پہنچنے کے لیے دل سے غیر اللہ کی محبت، طلب اور خوف کے بتوں کو توڑنا ہوگا۔ اللہ کے سوا ہر شے سے بے نیاز ہو جانا توحید ہے۔
- حقیقی توحید یہ ہے کہ ظاہر و باطن میں صرف اللہ ہے۔
- مومن کی توحید یہ ہے کہ اللہ کی ذات میں فنا ہو کر بقا پالے اور اس کے ساتھ واحد ہو جائے۔
- جب تک محرمِ راز توحید پر نہیں پہنچ جاتا اسے آزمایا جاتا رہتا ہے۔
- اصل توحید ہمہ تن توحید ہو جانا ہے۔
- کلمۂ توحید کی تصدیق بالقلب کے لیے ضروری ہے کہ تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب ہو۔

رسالت

- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقیقت نور ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر میں 'انسانِ کامل' کا لباس پہن کر تشریف لائے ہیں۔ آپ ﷺ صورت میں بشر ہیں اور حقیقت میں نور۔ بے عیب و پاک صاف شفاف بشریت آپ ﷺ کا اعلیٰ وصف ہے۔ آپ ﷺ کی بشریت بھی بے مثل ہے اور اتنی لطیف ہے کہ آپ ﷺ کا سایہ تک نہیں۔
- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اور تعریف عبادت ہے اور درود شریف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کا دوسرا نام ہے۔
- قُل سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشریت ہے اور 'ھُو' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی احدیت ہے۔
- صراطِ مستقیم آپ ﷺ کی ذات پاک ہے۔
- جاہل وہ ہے جو آپ ﷺ کو نہیں پہچانتا۔
- زمانہ جتنی ترقی کرے گا آپ ﷺ کی ذات پاک اتنی بلند تر ہوتی چلی جائے گی۔
- آیت مبارکہ هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ میں ''اول'' سے مراد آپ ﷺ کی حقیقت ہے اور ''اخر'' آپ ﷺ کی نبوت ہے۔ آپ کا 'باطن' حقیقت ہے اور 'ظاہر' معرفت ہے۔

- جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچ گیا وہ اللہ تک پہنچ گیا۔
- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر زمانے میں اپنی شان کے مطابق ظاہر ہوتے ہیں۔ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ۔ (سورۃ الرحمٰن۔29)
- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشریت عربی ہے لیکن نور نہ عربی ہے نہ عجمی، نہ شرقی ہے نہ غربی۔
- آپ ﷺ تھے نہیں، آپ ﷺ ہیں۔
- جس انسان میں سے نورِ محمدی ختم ہو جائے وہ خشک ہو جاتا ہے۔
- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت تمام عالموں پر محیط ہے۔ جو عالم جس شکل وصورت میں ہوگا آپ ﷺ اس عالم میں اسی شکل و صورت میں موجود ہوں گے۔
- قرآن سے حقیقتاً مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک ذات ہے۔ ان کا قرب حاصل کیے بغیر قرآن کی سمجھ نہیں آ سکتی۔
- چاروں خلفائے راشدین کی ذات وصفات (حضرت ابوبکر صدیقؓ کا صدق، حضرت عمر فاروقؓ کا عدل اور محاسبہ نفس، حضرت عثمان غنیؓ کی سخاوت اور شرم وحیا، اور حضرت علیؓ کا علم، فقر اور شجاعت) کو جمع کیا جائے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات بن جاتی ہے۔ اگر چاروں یاروں میں سے ایک کا بھی انکار کیا جائے تو وہ حضور ﷺ کا انکار ہوگا۔
- ھُو آپ ﷺ کا باطن ہے اور محمد آپ ﷺ کا ظاہر۔ جس نے ھُو کو پہچان لیا عاشق بن گیا۔

عارف

- عارف اس شخص کو کہتے ہیں جو اسم سے مسمّٰی کو پا تا ہے۔
- عارف اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر عبادت کرتا ہے۔
- عارف کی شان یہ ہے کہ وہ ہر لمحہ، ہر آن محبوب کے دیدار میں منہمک رہتا ہے۔
- عارف ہر عالَم کا علم رکھتا ہے۔
- عارف وہ ہے جو انوارِ الٰہی میں غرق ہو کر اسرارِ الٰہی کے موتی نکال لائے اور پھر اُن کو اللہ کی مخلوق میں تقسیم کرے۔
- عارف عاشق ہے اور عاشق عارف ہے۔
- عارف کی بات سمجھنے کے لیے خود عارف ہونا ضروری ہے۔
- عارف کی کتاب (یا کتب) کو اگر عشق وادب سے پڑھا جائے تو حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق عارف اُسے فیض سے نواز دیتا ہے یا اس کی رہنمائی مرشد کامل کی طرف کر دی جاتی ہے۔
- عارف کی تعلیمات درحقیقت قرآن وحدیث کی تعلیمات ہی ہوتی ہیں جو لکیر کے فقیر علمائے سُو کو سمجھ نہیں آتیں۔
- عارف کی تعلیمات ہمہ جہت ہوتی ہیں اور نہ صرف زندگی کے انفرادی اور اجتماعی پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہیں بلکہ دین کے ہر پہلو کو عوام

www.sultan-ul-faqr-publications.com

کے سامنے اُن کی اپنی زبان میں کھول کر رکھ دیتی ہیں۔ عارف کی تعلیمات کو ہر کوئی اپنے اندازِ فکر کے مطابق گمان کرتا اور سمجھتا ہے اور اسی گمان، علم اور عقل کے مطابق اس کی شرح کرتا اور بیان کرتا ہے۔

- عارف جس (باطنی) مقام سے گزرتا ہے اسی مقام کی عکاسی اس کا کلام کرتا ہے۔
- معرفت اُس وقت مکمل ہوتی ہے جب عارف خوف میں پختہ ہو جاتا ہے۔

معرفت حق تعالیٰ

- معرفتِ حق تعالیٰ دو طرح کی ہے، ایک معرفت صفاتِ حق تعالیٰ اور دوسری معرفتِ ذاتِ حق تعالیٰ۔
- معرفتِ صفات کا تعلق عالمِ خلق سے اور عبودیت سے ہے۔ اس میں تسخیرِ خلق اور رجوعاتِ خلق ہے۔ اس کا ذریعہ ورد و وظائف، چلے، مراقبے، بدنی و جسمانی ریاضت و مشقت ہے۔ معرفتِ صفات کی انتہائی منزل سدرۃ المنتہیٰ پر اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی اور لوحِ محفوظ کا مطالعہ ہے۔ معرفتِ صفات کا عارف صاحبِ ریاضت اور صاحبِ درجات ہے۔ صاحبِ درجات لقائے الٰہی (دیدار و وصالِ الٰہی) سے محروم ہے۔
- معرفتِ ذات کا تعلق عالمِ اَمر اور ربوبیت سے ہے۔ معرفتِ ذات میں استغراقِ حق اور لقائے الٰہی ہے۔ معرفتِ ذات کا ذریعہ فقط تصورِ اسم اللہ ذات ہے اور اس کی ابتدائی منزل ہی لقائے الٰہی اور مجلسِ محمدی کی دائمی حضوری ہے۔

طالبِ مولیٰ

- دِل میں کسی خاص چیز کے حصول کی خواہش اور ارادہ کا نام طلب ہے اور حصولِ طلب کا جذبہ دِل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ جو انسان اپنے دِل میں اللہ تعالیٰ کی پہچان، دیدار اور معرفت کا ارادہ کر لیتا ہے تو اس کی خواہش کو 'طلبِ مولیٰ' اور اسے طالبِ مولیٰ، ارادت مند اور طالبِ حق کہتے ہیں، جسے عام طور پر سالک، طالب یا مرید کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔
- حدیثِ قدسی ہے لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ (محبوب اگر آپ (ﷺ) نہ ہوتے تو میں مخلوق کو پیدا نہ کرتا)۔ ہر طالبِ مولیٰ میں حضرت محمد ﷺ کا نور پوشیدہ ہے اس لیے طالبِ مولیٰ کی منزل حضور ﷺ کی ذات ہے۔
- طالب میں طلب ہو اور مرشد عطا نہ کرے یہ نہیں ہو سکتا۔ ہر طالب کو جو بھی ملتا ہے وہ اس کی طلب کا عین ہوتا ہے۔
- طالبِ صادق پر ہر روز نئی تجلّی پڑتی ہے۔ کبھی وہ ایک حالت میں ہوتا ہے کبھی دوسری۔
- اللہ کے طالب پر آنے والی مصیبتیں اور بلائیں بھی رحمتوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں کیونکہ وہ اللہ کی محبت میں ان پر صبر کرتا ہے۔

- اللہ کا طالب چکنے گھڑے کی طرح ہوتا ہے۔اس پر جتنی بھی مصیبتیں یا بلائیں آئیں وہ اس راہ سے پیچھے نہیں ہٹتا۔
- طالبِ مولیٰ کو دنیا میں سکون نہیں ملتا۔دنیا میں سکون صرف طالبِ دنیا کو ملتا ہے۔
- جب بندہ اللہ سے محبت کرتا ہے تو اللہ بھی اس سے محبت کرتا ہے اور اگر بندہ اللہ کو چھوڑ کر مخلوق سے محبت کرے تو مخلوق اس سے دھوکہ کرتی ہے، پھر مخلوق سے گلہ کیسا۔
- طالبِ مولیٰ کسی غلط جگہ پر نہیں ٹھہر سکتا۔
- طالبِ مولیٰ کو سورج مُکھی کی طرح ہونا چاہیے۔جس طرح سورج مُکھی کا رخ ہمیشہ سورج کی طرف ہوتا ہے اسی طرح طالب کا رخ ہمیشہ اپنے مرشد کی طرف ہونا چاہیے۔
- وہی طالب فقر میں کامیاب ہوسکتا ہے جو مرشد کے کسی بھی عمل پر کبھی اعتراض نہ کرے اور ہمیشہ اس کی رضا کو سمجھنے کی کوشش کرے۔
- طالبِ مولیٰ کی حالت ہر دم تغیر پذیر رہتی ہے کیونکہ وہ ہر آن اللہ کی تجلیات میں گھرا رہتا ہے اور اللہ کی جو تجلی ایک بار ہوتی ہے وہ کبھی دوبارہ نہیں ہوتی اس لیے طالبِ مولیٰ کبھی ایک حال میں نہیں رہتا۔
- طالبِ مولیٰ جب اللہ کی رضا میں فنا ہوتے ہوتے مکمل فنا ہو جاتا ہے تو اللہ اسے وہی عطا کر دیتا ہے جو ابتدا میں اس کی طلب ہوتی ہے۔
- طالبِ مولیٰ کبھی مرشد سے خلافت کا طالب نہیں ہوتا۔اللہ مل جائے تو ساری خلافتیں انسان کی مٹھی میں آجاتی ہیں۔
- طالب مرشد سے کچھ نہیں مانگتا بلکہ وہ تو اپنا بھی سب کچھ مرشد کی رضا کے لیے مرشد کے قدموں میں رکھ دیتا ہے اور اللہ کو اس کی یہی ادا پسند آجاتی ہے۔صحابہ کرامؓ کا بھی یہی طریق تھا۔ایسے ہی طالب کو لا یرید کہتے ہیں۔جب مرشد کو ایسے طالب مل جائیں تو پھر فقر کا کام عروج پر پہنچ جاتا ہے۔
- جو اللہ کا ہو گیا اللہ اس کا ہو گیا۔
- اللہ بندے کی تربیت بندے کی فطرت کے مطابق کرتا ہے۔
- جو حق کی تلاش میں ہوتا ہے وہ ضرور حق تک پہنچتا ہے۔
- محبوبِ حقیقی کوئی تلاش نہیں کرتا جب تک وہ خود اسے اپنی تلاش نہ دے۔اگر تمہیں اس کی تلاش کی طلب عطا ہوئی ہے تو جان لو کہ اسے بھی تمہاری تلاش ہے۔
- کچھ لوگ اللہ کے در کے لیے ہی پیدا کیے جاتے ہیں، اللہ ان کو چن لیتا ہے۔کبھی رلا کر، کبھی آزما کر، کبھی تکلیف دے کر، وہ اپنے خاص بندوں کو دوسروں سے الگ کر دیتا ہے۔کچھ اس مقام تک چل کر خود آتے ہیں کچھ کو کھینچ کر لایا جاتا ہے، بندے کی کیا مجال کہ اللہ کے حکم سے سرتابی کرے۔اسے دکھ کی بھٹی سے گزار کر کندن بنا کر، اللہ اس کے دل کا مکین بن جاتا ہے اور جس کو ربّ مل جائے اسے سب کچھ مل گیا۔

لفظ 'مرد' ایک صفت کا نام ہے نہ کہ ہم اس کو جسمانی خدوخال یا شکل وصورت سے جانیں۔ بلکہ 'مرد' ایک 'شان' اور 'صفت' ہے جو ہر عورت اور مرد میں پائی جاتی ہے۔ طلبِ حق تعالیٰ کا راستہ 'مرد' ہی اختیار کرتے اور طے کرتے ہیں اس لیے بہت سے مرد عورتیں ہیں اور بہت سی عورتیں مرد ہیں۔

اللہ کا بندہ کسی میں نقص نہیں نکالتا اور نہ کسی کو برا سمجھتا ہے، وہ صرف اپنے اندر دیکھتا ہے۔

خاص بنو، عام رہو۔ یہی کامیابی ہے۔

مرتبہ فنا فی شیخ، فنا فی اسمِ محمدؐ، فنا فی اللہ

طالبوں کے تین مراتب ہوتے ہیں:

(1) مرتبہ فنا فی الشیخ۔ جب طالب (مرید) شیخ (مرشد) کی صورت کا تصور کرتا ہے تو جس طرف نظر کرتا ہے اُسے شیخ (مرشد) نظر آتا ہے۔

(2) دوسرا مرتبہ فنا فی اسمِ محمدؐ ہے۔ جب طالب صورتِ اسمِ محمدؐ کا تصور کرتا ہے تو جس طرف بھی نگاہ کرتا ہے اُسے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نظر آتی ہے۔

(3) تیسرا مرتبہ فنا فی اللہ کا مرتبہ ہے۔ جب طالب ''اسمِ اللہ ذات'' کا تصور کرتا ہے تو نفس مرجاتا ہے اور جس طرف بھی دیکھتا ہے اُسے انوارِ اسمِ اللہ ذات کی تجلیات نظر آتی ہیں۔ طالب اپنی خودی ختم کر کے اِن تجلیات میں فنا ہو کر فنا فی اللہ ہو جاتا ہے۔ اسے مرتبہ لامکاں کہا جاتا ہے۔

یاد رکھیں راہِ فقر میں مشکل ترین مرحلہ فنا فی الشیخ ہی ہے۔ اگر شیخ کامل ہے تو وہ پہلے ہی فنا فی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور فنا فی اللہ ہوگا۔ اگر طالب فنا فی الشیخ ہو جائے تو اُسے دوسرے مراتب طے کرتے ہوئے دیر نہیں لگتی۔ اگر مرشد سروری قادری صاحبِ مسمّٰی نہ ہو تو اِن تین مراتب کو طے کرتے کرتے سالہا سال لگ جاتے ہیں پھر بھی طالب ان مراتب کی حقیقت تک نہیں پہنچ پاتا۔

فنا فی الشیخ سب سے اعلیٰ اور مشکل مرتبہ ہے فقر میں۔ اس میں ظاہری نزدیکی یا ظاہری دوری معنی نہیں رکھتی۔

فقر میں سب سے مشکل کام فنا فی الشیخ ہونا ہے۔ مرشد کی حیات میں طالب عشق کی بدولت باطن میں فنا فی الشیخ کے مقام پر فائز ہوتا ہے اور مرشد کے وصال کے بعد اس کی صورت، سیرت، اقوال، افعال، عادات وخصائل مرشد کی مثل ہو جاتے ہیں اور وہ سر سے قدم تک مرشد کے وجود میں ڈھل جاتا ہے۔

اتباع سے مراد ظاہری و باطنی کامل اتباع ہے، صرف ظاہر کی اتباع نامکمل ہے۔ باطن میں فنا فی اللہ بقا باللہ تک پہنچنا کامل اتباع ہے۔

خودشناسی

خودشناسی یہ ہے کہ انسان کی تخلیق دو چیزوں سے عمل میں لائی گئی ہے، ایک چیز تو ظاہری وجود ہے جسے جسم یا تن بھی کہتے ہیں اور جسے

آنکھ سے دیکھا اور ہاتھوں سے چھوا جا سکتا ہے۔ اور دوسری چیز باطن ہے جسے روح، باطن یا دل کہتے ہیں۔ اسے نہ تو ظاہری آنکھوں سے دیکھا جا سکتا ہے اور نہ ہی ظاہری ہاتھوں سے چھوا جا سکتا ہے۔ اسے صرف باطن ہی کی آنکھ سے دیکھا بھالا جا سکتا ہے۔ اس کا تعلق اس ظاہری جہان سے ہرگز نہیں بلکہ اس کا تعلق عالمِ غیب سے ہے۔ اس سے یہ ظاہری جسم چھن بھی جائے تو اس کو قائم رہنا ہے کہ اسے فنا نہیں ہے۔ معرفتِ الٰہی اور جمالِ خداوندی کا مشاہدہ اس کی خاص صفت ہے۔ عبادت کا حکم اسی کو ہے، ثواب وعذاب اسی کے لئے ہے، سعادت وشقاوت اسی کا مقدر ہے اور اس کی حقیقت سے آگاہ ہونا ہی معرفتِ الٰہی کی چابی ہے۔

- دنیا میں جہاں کہیں بھی کوئی شناسائے حقیقت، رازِ پنہاں سے واقف ہستی یا کوئی مفکر پیدا ہوا ہے، اس نے اس حقیقت کا پردہ ضرور فاش کیا ہے کہ 'عرفانِ نفس' یا 'خودی کی پہچان' سے ہی اصل آگہی حاصل ہوتی ہے۔ اور نہ صرف اللہ اور اس کا تخلیق کردہ یہ عالم ہی بلکہ پوری کائنات (یعنی تمام عالمین) انسانی قلب میں لطیف صورت میں موجود ہے۔ یہ کوئی محض فلسفیانہ اصول نہیں جو ذہنی لطف یا دماغی کسرت کی تشفی کے لیے گھڑا گیا ہو، یہ زندگی کی وہ حقیقت ہے جو قرآن وحدیث، انبیا کرام اور فقرائے کاملین کی تعلیمات اور تجربے کی مضبوط بنیاد پر کھڑی ہے۔
- پہلے خود کو جاننا اور پہچاننا ضروری ہے۔ دنیا میں کیا ہو رہا ہے، اسے دیکھنا بعد کی بات ہے۔
- خودی کی پہچان کی منزل تک بتدریج کسی مرشدِ کامل کی زیرِ نگرانی پہنچا جا سکتا ہے۔
- جب انسان اپنے آپ کو پہچان لیتا ہے تو ہی اسے اللہ تعالیٰ کی پہچان نصیب ہوتی ہے۔ انسان کی روح، قلب، من، باطن، خودی اور ضمیر کا قفل کھولنے والی اور نورِ بصیرت پیدا کرنے والی کلید ذکر وتصور 'اسمِ اللہ ذات' ہے۔
- جسے اِس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی پہچان حاصل نہیں ہوتی وہ روحانی طور پر اندھا رہتا ہے اِسی لیے قیامت کے دن بھی اسے اللہ تعالیٰ کی پہچان حاصل نہیں ہوگی اور اسے اندھا کر کے اُٹھایا جائے گا۔

شریعت

- شریعت مطہرہ کی مکمل پیروی اور اتباع کے بغیر سلوک ومعرفت کا کوئی مقام اور منزل حاصل نہیں ہو سکتی اور فقر کے تمام مدارج بھی شریعت کی برکت سے ہی حاصل ہوتے ہیں۔
- فقر کی ابتدا بھی شریعت ہے اور انتہا بھی شریعت ہے اور تارکِ شریعت فقر کی خوشبو تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔
- جتنے بھی فقرا کاملین گزرے ہیں وہ سب شریعتِ مطہرہ پر سختی سے کاربند رہے۔
- شریعت کی اصل حقیقت بھی راہِ فقر پر چل کر ہی حاصل ہوتی ہے۔
- شریعت کا تعلق عالمِ ناسوت اور اس مادی جسم سے ہے۔ جب تک یہ جسم ہے شریعت کی پابندی اس پر لازم ہے اور اس سے روگردانی پر

سزا ہے۔

علم

- علمِ ظاہر اور علمِ باطن کو اکٹھا کرنے کا نام علمِ حقیقی، دین و ایمان ہے۔ اگر صرف علمِ ظاہر پر توجہ دی جائے تو جھگڑے پیدا ہوتے ہیں اور صرف علمِ باطن میں بھی کامل دین نہیں۔ دونوں کا اکٹھا ہونا ایمان کی تکمیل کے لیے ضروری ہے۔
- موجودہ دور میں مشکل یہ آن پڑی ہے کہ جب علمِ باطن کا کوئی مسئلہ سامنے آتا ہے تو ان قرآنی آیات کو، جن میں علمِ باطن کے متعلق واضح اور روشن ہدایات موجود ہیں، کچھ لوگ متشابہات کہہ کر آگے گزر جاتے ہیں۔ آج کل کے دور میں یہی ہماری گمراہی کی بڑی وجہ ہے کہ ہم نے اپنے 'باطن' کو فراموش کر دیا ہے اور صرف ظاہر کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔
- علم اگر مشاہدے کے ساتھ نہ ملے تو بے کار ہے۔
- اللہ پاک نے کُل اسما کا علم آدم علیہ السلام اور اولادِ آدم کو روزِ ازل ہی عطا کر دیا اور یہ علم ان لوگوں پر منکشف فرماتا ہے جو غور و تفکر کرتے ہیں۔
- علم کی لاتعداد اقسام ہیں لیکن بہترین علم وہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی پہچان اور معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شے فانی ہے اور فانی کا علم بھی فانی ہے اور 'باقی' کا علم حیاتِ جاودانی ہے۔ اس لیے جو علم 'باقی' کی پہچان اور معرفت نہ کرائے وہ جہالت ہے اور جو علم 'باقی' تک لے جائے وہی علمِ حقیقی ہے۔
- علم کی دو بنیادی اقسام ہیں: علمِ حصولی اور علمِ حضوری۔ علمِ حصولی سے مراد وہ علم ہے جو عقل کے دائرہ کار میں رہ کر حاصل کیا جاتا ہے یعنی وہ تمام علوم جو ہم دیکھنے، سننے، سمجھنے اور سونگھنے کے حواس یعنی حواسِ خمسہ سے حاصل کرتے ہیں یا وہ علم جو کسی مدرسہ، کالج، یونیورسٹی سے یا کتب پڑھ کر یا تحقیق کر کے حاصل کرتے ہیں۔

علمِ حضوری یا علمِ لدنّی سے مراد وہ علم ہے جو عشق سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ نگاہ کا علم ہے جو مرشد توجہ سے طالب کے قلب پر وارد کرتا ہے۔ علمِ حضوری یا علمِ لدنّی ذکر، فکر، تفکر، تدبر، مراقبہ، الہام، کشف اور وَھم کسی بھی ذریعے سے عطا کیا جا سکتا ہے۔ اس علم میں کتب اور پڑھنے پڑھانے کا دخل نہیں ہے۔ بس قلب میں اللہ تعالیٰ کا نور چمکتا ہے اور وہ جو چاہتا ہے اسرار کھول دیتا ہے۔ اس علم کے حصول کا سب سے بڑا وسیلہ اور ذریعہ مرشد کامل سروری قادری اور ذکر و تصورِ اسمِ اللہ ذات ہے۔

- جو بابِ علم سے گزر کر علم کے شہر میں داخل ہو گیا وہ کامل علم والا ہو گیا۔
- عارفین نے اپنی کتب میں ہمیشہ علم کی اہمیت کو بیان کیا ہے اور علم حاصل کرنے پر زور دیا ہے۔ ان کی کتب میں جہاں کہیں بھی علم کی مذمت نظر آتی ہے وہاں علمِ بے مغز مراد ہے۔ علم ایک نور ہے اور علم عقل کے اوپر پڑا ہوا ایک پردہ بھی ہے۔ وہ علم جو حقیقت تک پہنچا دے وہ نور

ہے اور جو حقیقت سے دور کر دے وہ علم عقل پر ایک پردہ بن جاتا ہے۔

- ابتدائے فقر میں لازم ہے کہ طالب اپنے علم کو چھوڑ دے کیونکہ علم سے نکلو گے تو علیم کو پاؤ گے۔ علیم ملے گا تو علم خود بخود مل جائے گا۔
- ہر زمانہ میں علم ایک خاص سمت میں ترقی کرتا ہے۔ علم کو غور و تفکر سے دریافت کیا جاتا ہے۔
- علمِ فقر وہ ترازو اور کسوٹی ہے جو کھرے کو کھرا اور کھوٹے کو کھوٹا ثابت کر دیتی ہے۔
- علم پر فضلِ الٰہی کو ترجیح دینا چاہیے کہ جو کچھ حاصل ہوا علم سے نہیں بلکہ فضلِ الٰہی سے حاصل ہوا۔ اللہ کا فضل شاملِ حال نہ ہو تو علم بندے کو گمراہ کر دیتا ہے۔
- علمِ ظاہر عارضی بارش کی طرح ہے اور علمِ باطن اصلی چشمہ کی مثل ہے کیونکہ یہ علومِ ظاہر کی نسبت زیادہ نفع رساں ہے۔
- علمِ باطن کے بغیر علمِ ظاہر فرقہ پرستی، مسلک پرستی اور جھگڑے پیدا کرتا ہے۔
- ظاہری علم پر زور کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ انسان آفاق میں گم ہے۔ اگر وہ علمِ باطن کے ذریعے اپنی ہستی کو پہچان لے تو آفاق اس کو اپنے اندر دکھائی دے۔
- علم کے بغیر اگر مشاہدہ کھل جائے تو انسان پاگل ہو جائے۔
- علم کی منزل ذاتِ حق ہے۔ جس نے یہ منزل حاصل کر لی وہ زندہ ہے ورنہ مردہ ہے۔
- تمام علم انسان کے اندر ہی ہے، انسان جس علم پر غور و فکر کرتا ہے اسے پالیتا ہے۔

دنیا

- واضح ہو کہ عام طور پر مال و دولت کی فراوانی کو دنیا سمجھا جاتا ہے مگر دنیا کی تعریف یوں کی گئی ہے ''ہر وہ چیز دنیا ہے جو اللہ کی یاد سے ہٹا کر اپنی طرف مشغول یا متوجہ کر لے۔'' جیسا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے: مَا شَغَلَكَ عَنِ اللّٰهِ فَهُوَ صَنَمُكَ ۔ ترجمہ: جو چیز تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہٹا کر اپنے ساتھ مشغول کر لے تیرا بت ہے۔
- ترکِ دنیا سے مراد ترکِ ہوسِ دنیا ہے یعنی دنیا سے باطنی لاتعلقی کا نام ترکِ دنیا ہے
- دنیا جب آتی ہے تب بھی فساد برپا کرتی ہے، جب جاتی ہے تب بھی جھگڑا پیدا کرتی ہے۔
- دنیا اللہ نے بندے کی آزمائش کے لیے بنائی۔ اس لیے آزمائش میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے دنیا میں رہنا ضروری ہے لیکن بندہ دنیا میں یوں رہے کہ دنیا اس میں نہ رہے تو ہی وہ کامیاب ہوگا۔
- جو دنیا دین میں مدد کرتی ہے وہ دنیا نہیں جیسا کہ وہ مال جو اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

- دنیا کی ابتدا بھی خاک ہے اور انجام بھی خاک ہے۔ جب انسان رازِ حقیقت پالیتا ہے تو اسے پتہ چلتا ہے کہ ہر چیز خاک ہے اس لیے وہ کسی چیز کے پیچھے نہیں بھاگتا۔
- دنیا میں رہ کر دل سے دنیا نکالنا سب سے بڑی آزمائش ہے۔
- طالبِ دنیا سبب کو پکڑ لیتا ہے اور مسبب کو چھوڑ دیتا ہے اور طالبِ مولیٰ مسبب کو پکڑ لیتا ہے سبب کو چھوڑ دیتا ہے۔
- ترکِ دنیا سے مراد دنیا کو چھوڑنا نہیں بلکہ اپنے باطن میں دنیا اور اس کی خواہشوں کو شکست دینا ہے یعنی دل سے دنیا کی محبت نکال دی جائے کیونکہ جب تک دل سے دنیا کی ہوس اور محبت نہیں نکلے گی اللہ کی محبت نہیں آئے گی۔
- وہ لوگ جن کے قلوب اللہ کی محبت اور اس کے ذکر سے معمور ہیں دنیا کی محبت ان کے دل میں نہیں سما سکتی۔
- اللہ کے ہاں وہی قلب پسندیدہ اور کامیاب ہے جس میں سے دنیا کی محبت نکل کر اللہ کی محبت بس گئی ہو۔
- جب تک دل کے اندر دنیا، لذّاتِ دنیا، خواہشاتِ دنیا اور شہواتِ دنیا موجود رہتی ہیں اس وقت تک دل کے اندر اللہ پاک کی محبت نہیں آ سکتی۔ جو دنیا اور اللہ پاک کی محبت کو دل کے اندر اکٹھا جمع کرنے کا دعویٰ کرتا ہے وہ کاذب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے محبّ اور عاشق دنیا کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے خواہ پوری کائنات کی دولت ان کے سامنے ڈھیر کر دی جائے۔ دنیا اور غیر اللہ کی محبت کو دِل سے نکال کر دِل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشق کو بسا لینا ہی کامیابی ہے اور یہ ذکر اور تصورِ اسمِ اللہ ذات کے بغیر ناممکن ہے۔ اور وہ بھی اگر کسی مرشدِ کامل اکمل سروری قادری صاحبِ مسمّٰی سے حاصل ہوا ہو تو ہی اثر کرتا ہے۔
- انسان کو جب اللہ سے لینا ہوتا ہے تو لاکھوں کروڑوں کی دعا مانگتا ہے اور جب اللہ کی راہ میں دینا ہوتا ہے تو جیب میں سب سے چھوٹا سکہ ڈھونڈتا ہے۔
- زندگی میں سب لوگ رشتہ دار یا دوست بن کر ہی نہیں آتے، کچھ لوگ سبق بن کر بھی آتے ہیں۔
- ہر وہ چیز جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوا آپ کے دل کو اپنی محبت میں گرفتار کر لے، وہ دنیا ہے۔

نفس

- نفس اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان حجاب ہے۔ اگر یہ حجاب درمیان سے ہٹ جائے تو اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان کوئی پردہ نہیں رہتا۔
- انسانی نفس خواہشات کی آماجگاہ ہے۔ ہر طرح کی بُری خواہشات اور باغیانہ خیالات اسی میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہی انسان کو اللہ تعالیٰ

کے احکامات کی نافرمانی پر ابھارتا ہے اور یہی شہوت کے وقت حیوانوں جیسی حرکتیں کرتا ہے۔ غصہ میں درندوں کی طرح اظہارِ وحشت کرتا ہے۔ جب بھوکا ہوتا ہے تو حلال وحرام کی تمیز کھو بیٹھتا ہے اور جب سیر ہوتا ہے تو باغی، سرکش اور متکبر ہو جاتا ہے۔ غرض یہ کہ انسان کا نفس کسی حال میں بھی خوش نہیں رہتا۔ انسان کو ہر وقت نت نئے فتنوں میں مبتلا کرنے کے درپے رہتا ہے۔ جو اس کو قابو میں لاتا ہے وہی وصالِ الٰہی کی منزل تک پہنچتا ہے لیکن اس کو مارنا مرشد کامل کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔ نفس کی موت میں ہی قلب کی حیات ہے۔

- شیطان بھی نفس ہی کو استعمال کر کے برائیوں کی طرف راغب کرتا ہے۔ نفس کا تزکیہ ہو سکتا ہے لیکن شیطان کا تزکیہ ممکن نہیں ہے۔
- نفسانی خواہشات کے پیچھے بھاگنا نفس پرستی ہے اور یہ بھی بت پرستی کی ہی قسم ہے۔
- جو انسان نفس کے نت نئے فتنوں کو قابو میں لاتا ہے وہی 'وصالِ الٰہی' کی منزل تک پہنچتا ہے۔
- ظاہری عبادات کی کثرت سے نفس سرکشی اختیار کر کے تکبر و انانیت کی گرفت میں آجاتا ہے۔ مرشد کامل اکمل کی صحبت میں ذکر اور تصورِ اسمِ اللہ ذات میں ترقی پانے سے نفس کا تزکیہ ہوتا چلا جاتا ہے۔
- نفس نورِ الٰہی میں غرق ہوتا ہے تو مغفور ہو کر نفسِ مطمئنہ بن جاتا ہے۔
- نفس منفی بھی ہوتا ہے اور مثبت بھی۔ جب مکمل طور پر مثبت ہو جاتا ہے تو اللہ کی ذات کا قرب پالیتا ہے۔
- جب انسان اپنے نفس سے زیادہ قوی ہو جاتا ہے تبھی اسے قابو میں لاسکتا ہے اور نفس سے قوی تب ہوگا جب اس کی بات ماننے سے انکار کرنے کی ہمت کر پائے گا۔ جب تک اس کی خواہشات مانتا رہے گا اس کے تابع اور زیرِ فرمان رہے گا، پس اپنے نفس سے کمزور رہے گا۔
- حقیقت تک پہنچنے کے لیے اپنی ذات کی نفی ضروری ہے۔ جب انسان خود سے باہر نکلے گا تو ہی اللہ تک پہنچ پائے گا۔
- اگر انسان زندہ نفس کو ساتھ لے کر چلے گا تو کبھی بھی اللہ پاک کی رضا کو نہ پاسکے گا۔
- انسان بلند ہوتا ہے جب وہ اپنے نفس کو ذلیل کرے۔
- نفس کو آسان ترین الفاظ میں سمجھنا ہو تو اس کو انسان کی ذات کہیں گے۔ اگر ایک طرف اللہ پاک انسان کے اندر ہے تو دوسری طرف انسان کی اپنی ذات بھی موجود ہے۔ جب اپنی ذات ختم ہو جائے گی تو اللہ کی ذات ظاہر ہو جائے گی اور نفس مطمئنہ ہو جائے گا۔
- جو طالب نفسِ مطمئنہ کے مقام پر پہنچ جائے اسے قلبِ سلیم حاصل ہو جاتا ہے۔
- جب طالب محاسبہ نفس میں ماہر ہو جاتا ہے تو پھر اللہ کی رضا جان لیتا ہے۔
- نفس شیطان سے زیادہ طاقتور ہے لیکن نفس کا تزکیہ ہو جائے تو وہ خیر بن جاتا ہے جبکہ شیطان کا تزکیہ نہیں ہو سکتا اس لیے وہ صرف شر ہے۔
- ربّ اور بندے کے درمیان نفس حجاب ہے۔
- اگر تزکیہ نفس نہ ہو تو مال کی زیادتی فتنہ پیدا کرتی ہے۔

- جب تک نفس کا تزکیہ نہیں ہوتا دنیا کی محبت کا خطرہ رہتا ہے۔
- نفس چار قسم کا ہوتا ہے: امارہ، لوامہ، ملہمہ اور مطمئنہ۔ نفسِ مطمئنہ بھی دو قسم کا ہوتا ہے ۱۔ نفسِ مطمئنہ راضیہ ۲۔ نفسِ مطمئنہ مرضیہ
- مرشد کے پاس جانے کا سب سے بڑا مقصد نفس کا تزکیہ ہے۔

فقہ اور فرقہ

- چاروں امامین (حضرت امام ابوحنیفہؒ، حضرت امام احمد بن حنبلؒ، حضرت امام مالکؒ اور حضرت امام شافعیؒ) اجتہاد کے جس مقام تک پہنچے کوئی اور نہیں پہنچ سکتا۔ امت کا اجماع ہے کہ چاروں امامین برحق ہیں۔ فرقہ تب بنتا ہے جب کوئی ایک گروہ کسی ایک امام کے طریق یا فقہ میں اپنے نظریات کی آمیزش کرتا ہے۔
- جب ظاہر پر توجہ بڑھ جاتی ہے تو فرقہ پرستی جنم لیتی ہے۔

خیر و شر

- تخلیقِ خیر و شر کا نظریہ ہمیشہ اہلِ علم کے درمیان زیرِ بحث رہا ہے۔ خیر کی اپنی حقیقت ہے اور شر کی اپنی حقیقت۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ بھی بے مقصد پیدا نہیں فرمایا، اگر شر نہ ہوتا تو خیر کی حقیقت یا حقانیت واضح نہ ہوتی۔ اس دنیا میں انسان کے وجود کے اندر خیر اور شر کی جنگ ہی جاری ہے جس میں کامیاب ہو کر ایک انسان 'انسانِ کامل' بنتا ہے۔ اگر وجود کے اندر جاری اس جنگ میں شر اُس پر غالب آجائے تو وہ سراپا شیطان، کافر، مشرک، منافق، نافرمان، متکبر، اپنی عبادت پر نازاں، اپنے علم پر مغرور، بدکار اور نافرمان ہے۔ اور اگر اس جنگ میں خیر غالب آجائے تو وہ سراپا رحمٰن ہے، اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف اور اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگا ہوا خیر کا نمائندہ۔ آپ اسے انسانِ کامل بھی کہہ سکتے ہیں فقیرِ کامل بھی، مومن بھی، مردِ کامل بھی، امامِ وقت بھی اور خیر کا علمبردار بھی۔
- ظاہر کے بھی دو پہلو ہیں اور باطن کے بھی۔ خیر و شر۔ جتنا نیت میں صدق اور خلوص ہوگا اتنی ہی خیر کی جانب ترقی ہوگی اور جتنا نیت میں نفاق ہوگا اتنا ہی بندہ شر کی جانب بڑھے گا۔ بالآخر دونوں اپنی اپنی انتہاؤں کو پہنچ جائیں گے۔
- جتنا خیر کی طرف بڑھو، شر کے رشتے ٹوٹتے جاتے ہیں۔
- جس طرح انسان کے اندر خیر و شر موجود ہے اسی طرح اس کی ہر ایجاد میں بھی خیر اور شر موجود ہے۔ اس ایجاد کے شر کو چھوڑ دینا چاہیے اور خیر کو اپنا لینا چاہیے۔

یقین

- جب اسمِ اللہ ذات سے مرشد پر یقین کامل ہو جائے تو پھر راہِ فقر سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے۔
- راہِ فقر میں کامیابی کی کلید مرشد پر یقین ہے۔
- جو طالب مشاہدہ کے بعد بھی مرشد پر یقین نہیں کرتا وہ منافق ہے۔

ہمت و توفیق

- طالبِ مولیٰ کی ہمت پہاڑوں کو بھی ریزہ ریزہ کر دیتی ہے۔
- ہمت کے بغیر راہِ فقر پر چلنا بہت دشوار ہو جاتا ہے، فقر کی تمام منازل توفیقِ الٰہی کے ساتھ ساتھ ہمت سے طے ہوتی ہیں۔
- راہِ فقر میں توفیق سے مراد مرشد کامل کی نگاہ اور مہربانی ہے۔ مرشد کا ساتھ ہی طالب کے لیے 'توفیق' ہے۔
- توفیق طالبِ مولیٰ کے لیے اکسیر ہے۔ اگر وہ اپنی نگاہ 'توفیق' پر رکھے گا اور 'ہمت' بروئے کار لائے گا تو اس کا ہر کام آسان ہو جائے گا۔
- توفیق اور ہمت لازم و ملزوم ہیں جس قدر طالب ہمت کرے گا اتنی ہی اس کو توفیق ملے گی۔
- توفیقِ الٰہی (مرشد کامل)، اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور اس کی مدد شاملِ حال نہ ہو تو راہِ فقر میں کامیابی ناممکن ہے۔
- راستے کے کتوں کی پرواہ نہیں کرتے ورنہ منزل نہیں ملتی، کتے بھونکنے کے لیے ہوتے ہیں روکنے کے لیے نہیں۔
- مخلوق کی خوشنودی کے لیے اللہ تعالیٰ کو ناراض نہ کرو، اگر اللہ تعالیٰ سے تمہارا رشتہ کٹ گیا تو کوئی بھی تمہارے کام نہیں آ سکتا۔

استقامت

- اللہ کی راہ پر چلتے ہوئے اپنے مقصد سے کبھی پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے خواہ بظاہر ناکامی ہی کیوں نہ ملے۔ اگر استقامت اور خلوص ہوگا تو اللہ پاک طالب کو کبھی ناکام نہ ہونے دے گا۔
- راہِ فقر میں استقامت سے مراد یہ ہے کہ طالبِ اللہ مرتے دم تک اللہ پاک کی ذات کو پانے کی خواہش میں رہے۔
- ثابت قدمی یا استقامت، راہِ حق کی مشکلات اور آزمائشوں کو صبر و حوصلہ سے پار کرنے کی طاقت عطا کرتی ہے۔ یہ دین و دنیا دونوں میں کامیابی کی بنیاد ہے۔
- راہِ فقر میں استقامت سے اپنے سفر کو جاری رکھنا ہی بہت بڑی بات ہے۔

- اللہ تعالیٰ کے عشق میں جواں مرد بن کر منزل کی جانب بڑھتے رہنا چاہیے اور مشکلاتِ راہ سے ڈرنا یا گھبرانا نہیں چاہیے۔
- جب انسان راہِ فقر اختیار کرتا ہے تو پہلے مرحلہ میں اس کا ٹھٹھا (مذاق) اڑایا جاتا ہے۔ ثابت قدمی پر دوسرے مرحلہ میں اس کو ڈرایا، دھمکایا اور خوفزدہ کیا جاتا ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ پہلے دو مراحل اتنے آسان نہیں جتنے بیان کر دیئے گئے ہیں۔ یہ طالب کو ہلا کر رکھ دیتے ہیں کیونکہ یہ سب کرنے والے اپنے ہی ہوتے ہیں۔ تیسرے مرحلہ میں اس کو تسلیم کر لیا جاتا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ جو حق پر ثابت قدم رہتے ہیں۔ اس لیے کہا جاتا ہے ''استقامت ہی سب سے بڑی کرامت ہے۔''

صدق، عاجزی اور اخلاصِ نیت

- عاجزی اور نیت کا اخلاص جتنا زیادہ ہوتا ہے بندہ اتنی جلدی اللہ کے قریب ہو جاتا ہے اور جتنا قریب ہوگا اتنا ہی عاجزی میں اضافہ ہوگا۔ بشرطیکہ نیت میں اخلاص بھی ہو۔
- خلوص اور محنت سے اللہ کا کام کرنے والے کا کام اللہ بھی بہترین طریقے سے کرتا ہے۔
- عاجزی کرنے والا کبھی گمراہ نہیں ہوتا اور تکبر کرنے والا سب سے پہلے گمراہ ہوتا ہے۔ شیطان عاجزی والے کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔
- انسان کا اصل ہتھیار عاجزی، اخلاصِ نیت اور صدق ہے۔
- طاقت کو اخلاص و عاجزی کے بغیر سنبھالا نہیں جا سکتا۔ اگر طاقت کے ساتھ تکبر بھی آ جائے تو جلد یا بدیر طاقت چلی جاتی ہے۔
- صدق مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی حقیقت کو انتہا تک پہچان لینا۔ انسان کے دل میں اللہ کی طرف سے بھی الہام ہوتا ہے اور شیطان بھی خیال ڈالتا ہے۔ صدق یہ ہے کہ بندہ پہچان لے کہ یہ خیال شیطانی ہے یا رحمانی۔ صدق اور اخلاصِ نیت لازم و ملزوم ہیں۔ صدق اخلاصِ نیت ہی کی اعلیٰ تر صورت ہے۔
- راہِ فقر میں کامیابی کیلئے اخلاصِ نیت بہت ضروری ہے۔ جتنا نیت میں صدق اور اخلاص ہوگا منزل اتنی ہی جلد حاصل ہوگی۔ جہاں طالب کی نیت میں فتور آتا ہے یا وہ یقین کی منزل سے گر جاتا ہے وہیں پر اس کا سفر رک جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ تو دل اور نیت پر ہوتی ہے، زبان اور عمل پر نہیں۔
- صدق ہی عشق میں تڑپ پیدا کرتا ہے۔ صدق نہ ہو تو انسان اور جانور میں کوئی فرق نہیں۔
- عبادت اسی طرح سے قبول ہوتی ہے جس طرح کی نیت ہوتی ہے۔
- عاجزی و انکساری سے باطن میں انوارِ الٰہی داخل ہوتے ہیں۔
- اللہ پاک کامیابیوں اور ناکامیوں سے اپنے بندوں کو آزماتا ہے حتیٰ کہ اس نے نبیوں کو بھی اسی طرح آزمایا۔ اللہ کے ہاں وہی سرخرو ہے جس کا باطن ہر حالت میں یکساں رہے۔

- مرشد کی تلاش کے دوران جب کسی مرشد کے پاس جاؤ، عاجزی وانکساری سے جاؤ۔ اگر وہ ناقص ہوگا تو اللہ تمہیں کسی کامل کے پاس پہنچادے گا اور اگر تکبر سے جاؤ گے تو کامل کے پاس بھی نہ ٹھہر سکو گے۔
- اللہ کا عاجز بندہ دوسروں کے عیب، وعدہ خلافی، بے وفائی اور دھوکہ دہی کو چھپالیتا ہے لیکن وہ احمق جس کے عیبوں پر پردہ ڈالا گیا ہو خود ہی لوگوں کے سامنے اس کو ظاہر کر دیتا ہے اور لوگ سیاہ اور سفید میں فرق کو جان جاتے ہیں۔ یہ وہ مقام ہے جہاں دل اندھا اور عقل سلب ہو جاتی ہے۔
- اپنے ربّ کے آگے سچے دل سے اپنی کمزوریاں بیان کر دیا کرو۔ وہ انہیں تمہاری قوتوں میں تبدیل کر دے گا، بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔
- شکر ہے اللہ پاک کہ اس نے دھوکہ کھانے والوں میں رکھا، دینے والوں میں نہیں۔
- خلوص اور صدق، دل کے صاف ہونے سے آتا ہے۔
- دعا مانگتے وقت الفاظ سے زیادہ باطنی کیفیت پر توجہ دو۔ تم جس ربّ کو پکار رہے ہو وہ بے زبانوں کی بھی سنتا ہے۔
- جو غلطی اور نافرمانی کر کے جھک گیا اس نے فلاح پائی اور کامیاب ہوا۔ جو بضد رہا وہ ابلیس ہوا۔

ترک وتوکّل

- جب اللہ کے سوا ہر شے کو ترک کر دیا جائے تب ہی توکل حاصل ہوتا ہے۔
- اللہ پر بھروسا 'توکّل' کہلاتا ہے۔ اللہ پاک سے عشق کا تقاضا ہے کہ اپنا ہر کام بلکہ اپنا آپ بھی اللہ پاک کے سپرد کر دیا جائے۔ توکّل کو 'فقر' کی بنیاد سمجھا جاتا ہے۔ مرشد کا پہلا سبق بھی یہی ہوتا ہے اور ایک طالبِ مولیٰ کی نشانی بھی یہی ہے کہ وہ متوکّل ہوتا ہے۔
- رزق کسی جگہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ رزق ہر جگہ عام ہے، جو جہاں ہو اُسے وہیں پہنچ جاتا ہے۔ جو لوگ ایک مقام سے ہجرت کر کے دوسری جگہ چلے جاتے ہیں اور صبر کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے توکّل کے باعث انہیں وہیں روزی پہنچانے کے اسباب پیدا فرما دیتا ہے جس طرح پرندوں اور جانوروں کو اللہ تعالیٰ ہر جگہ روزی مہیا کرتا ہے۔
- جب بندے کی نظر میں سونا چاندی مٹی سب برابر ہو جائے تو وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔
- رزق مقرر کیا جا چکا ہے لیکن انسان کو اس بات کا یقین ہی نہیں۔
- جو پیسہ قسمت میں نہیں اسے جانا ہی ہے۔ بہتر ہے کہ اللہ کی راہ میں لگا دیا جائے۔
- عزت اور ذلت دونوں اللہ کی طرف سے ہیں تو اللہ کے بندے کے لیے دونوں ہی انعام ہوئے۔ ہوسکتا ہے دنیا کی عزت میں آخرت کی ذلت ہو اور دنیا کی ذلت میں آخرت کی عزت ہو۔ اس لیے عزت اور ذلت کے معاملے کو مکمل طور پر اللہ کے حوالے کر دینا چاہیے۔

- حیوانی جسم کا رزق اللہ تعالیٰ نے ازل سے ہی مقرر فرما دیا ہے اور عام حالات میں اس میں کمی بیشی نہیں ہوتی، چاہے اس کے لیے جتنی بھی کوشش اور جتن کر لیے جائیں۔ جتنے بھی مکر و فریب اور حیلے کر لیے جائیں یہ رزق نہیں بڑھتا۔ البتہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے ریا خرچ کرنے سے یہ روزی دس گنا سے ستر گنا تک بڑھا دی جاتی ہے۔
- جو شخص روزی کے بکھیڑوں اور تفکرات سے منہ موڑ کر اللہ تعالیٰ کی طلب اور جستجو میں یہ سوچ کر لگ جاتا ہے کہ روزی تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے وہ جیسے اور جس طرح چاہے گا پہنچاتا رہے گا مجھے اس کے لیے سرگردانی کی ضرورت نہیں ہے تو وہ شخص متوکّل ہے۔
- جس شخص کا ایمان کمزور ہوتا ہے اور اللہ پر بھروسہ اور توکّل نہیں کرتا اس کی نظر اللہ کی بجائے رزق کے اچھے بُرے اسباب پر لگی رہتی ہے۔
- توکّل کرنے سے رزق میں اضافہ نہیں ہوتا بلکہ برکت پیدا ہوتی ہے اور برکت اضافے سے بہتر ہے۔
- انسان جب ہر سہارے سے ٹوٹ کر اپنا آپ اللہ کے حوالے کر دیتا ہے تو اللہ اسے کچھ عرصہ آزماتا ہے کہ واقعی اس نے اللہ کے سوا ہر سہارے اور سبب سے لاتعلقی اختیار کر لی ہے یا ابھی ان سے وابستگی کی رمق باقی ہے۔ اگر بندے کی استقامت ثابت ہو جائے تو پھر اللہ اس کا ہر معاملہ اپنے ذمہ لے لیتا ہے اور اسے نہ کبھی نا اُمید کرتا ہے نہ رسوا۔
- اللہ پاک کا طریقہ یہی ہے کہ وہ اپنی جماعت کو کم وسائل اور اس کے لوگوں کو کم تعداد میں رکھتا ہے اور زیادہ اثر و رسوخ اور طاقت بھی نہیں دیتا کیونکہ یہ سب شیطان کے ہتھیار ہیں۔ اللہ پاک کسی چیز کا محتاج نہیں، وہ چاہتا ہے کہ بس اسی کی ذات پر توکّل کیا جائے۔ پھر وہ بغیر اثر و رسوخ، مال و دولت اور کم وسائل و تعداد کے باوجود اپنی جماعت کو کامیابی عطا کر کے ثابت کرتا ہے کہ اس پر توکّل سب سے بڑی دولت ہے۔
- جو دونوں جہانوں کو چھوڑ کر اللہ کی طرف آتا ہے اللہ اسی کو دونوں جہان عطا کر دیتا ہے۔ فقر میں طالب جب تک لا یرید (دنیا و عقبیٰ کی ہر طلب سے آزاد) نہ ہو اس وقت تک اسے کچھ نہیں ملتا۔
- طالبِ مولیٰ کا ہر لمحہ، ہر کام اور ہر منزل پر اللہ تعالیٰ پر ہی توکّل ہونا چاہیے پس بہتر ہے کہ طالبِ مولیٰ اپنا ہر معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے اور خود کو درمیان سے ہٹا دے جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہوا ''میں اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں، بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی خبر گیری کرتا ہے۔'' (سورۃ المومن۔44)

وفا و قربانی

- راہِ فقر دراصل راہِ عشق ہے اور اس میں کامیابی اس وقت تک حاصل نہیں ہوتی جب تک طالب اپنی ہر شے کو راہِ حق میں قربان نہیں کر دیتا۔
- سب سے بڑی سنت راہِ حق میں گھر بار لٹا دینا ہے۔
- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تربیت اس انداز میں فرمائی کہ ان کے دِلوں سے محبتِ الٰہی اور عشقِ رسول

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوا ہر محبت کو ختم کر ڈالا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کی راہ میں جو بھی چیز حائل ہوئی صحابہ کرامؓ نے کمالِ بے نیازی سے اُسے اللہ کی راہ میں قربان کر ڈالا۔

- قربِ الٰہی اس وقت تک حاصل نہیں ہوتا جب تک انسان اپنا گھر بار راہِ خدا میں قربان نہیں کر دیتا اور تکالیف و مصائب میں مرشد کے ساتھ وفا میں ذرا سی بھی کمی نہیں آتی۔
- راہِ عشق میں وفا اور قربانی کا تقاضا یہ ہے کہ وفا میں کبھی بھی کمی یا لغزش نہ آئے اور جب قربانی کا وقت آئے تو منہ نہ موڑا جائے اور نہ ہی قربانیوں کا عوض طلب کیا جائے۔
- عشق کی فتح وفا اور قربانی کی ہی بدولت ہے۔
- وفا اور قربانی کے بغیر عشق کا دعویٰ جھوٹ ہے۔
- طالب کی وفا اور قربانی کی پرکھ ہی درحقیقت اس کے خلوص اور عشق کی پرکھ ہے۔

تقویٰ

- تقویٰ اصل میں قلب (باطن) کے اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کا نام ہے۔
- جس نے رمضان میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیا گویا اُس نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی اتباع کر لی کہ روزے تو فرض ہی تمہیں متقی بنانے کے لیے کیے گئے ہیں۔
- تقویٰ قربِ الٰہی کا نام ہے۔
- تقویٰ دین کی اصل روح ہے۔
- تقویٰ اللہ کے قرب اور متقی اللہ کی حضوری والے کو کہتے ہیں۔ متقیوں کی طرح حلیہ بنانے والا متقی نہیں اداکار ہے۔

تسلیم و رضا

- فقر کا مرکز و محور تسلیم و رضائے الٰہی ہے۔
- ہیبت و پریشانی، دکھ اور سکھ، سکون اور اضطراب، آسانی اور تنگی، بیماری اور صحت، بھوک اور سیری الغرض ہر حالت میں اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنا اور سرِ تسلیم خم کر دینا ہی اللہ پاک کی بارگاہ میں مقبول و منظور ہے۔
- تسلیم و رضا فقر کا آخری مقام ہے اور یہی نفسِ مطمئنہ کا مقام ہے۔
- رضا وہاں ہوتی ہے جہاں سوال نہ ہو۔
- لقائے الٰہی صرف انہیں حاصل ہوتا ہے جو رضا کی راہ پر چلنے والے ہوں۔ اعتراض کرنے والے کو لقائے الٰہی کبھی نصیب نہیں ہوتا۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

- آزمائش اور بلا پر جتنا اعتراض کیا جائے گا وہ اتنا ہی پہاڑ بنتی جائے گی۔
- رضا جب قضا پر غالب آ جاتی ہے تو تقدیرِ الٰہی کا خوف بندے کے دل سے اتر جاتا ہے۔ تسلیم و رضا فقر کی انتہا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پسندیدہ اور مقبول طرزِ عمل یہ ہے کہ ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر سرِ تسلیم خم رکھا جائے۔ نعمت پر شکر اور مصیبت میں صبر کیا جائے۔
- رضا کی اصل حقیقت یہ ہے کہ سالک اس امر پر پورا یقین رکھے کہ ہر چیز کی عطا یا منا ہی اللہ کی مشیّت اور ارادہ ہے۔ دنیا اور راہِ سلوک میں اس کی بہتری اسی بات میں ہے کہ ہر بات میں خوف اور امید میں رہے۔ اطاعت کے وقت اس پر فخر نہ کرے اور مصیبت کے وقت اللہ کے در سے مایوس نہ ہو۔
- مقامِ رضا پر پہنچ کر اللہ مومن کو اپنے خاص نور یعنی لقائے الٰہی سے سرفراز کرتا ہے اور ان کو ایک نئی زندگی ہر لحہ غیب سے عطا ہوتی ہے۔
- مقامِ رضا فقر کی منازل میں سے بہت بڑی منزل ہے۔ اس مقام پر پہنچ کر عارفینِ حق پر رضائے الٰہی کا اس قدر غلبہ ہوتا ہے کہ انہیں شدید تر حالات میں بھی کوئی غم، دکھ اور تکلیف نہیں ہوتی یعنی سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے۔
- مرشد کامل کی اسمِ اللہ ذات کے تصور کے ذریعہ تربیت طالبِ مولیٰ میں تسلیم و رضا کی عادت کو اتنا پختہ کر دیتی ہے کہ اُسے اللہ تعالیٰ کے ہر حکم اور فعل پر پیار آتا ہے۔
- برا وقت ہمیشہ گزر جاتا ہے، چیزیں ٹھیک ہو جاتی ہیں بس انسان کا ظرف آزمانا ہوتا ہے اللہ نے۔
- کبھی کبھی اللہ تعالیٰ ہمارے یقین اور ارادوں کو توڑ کر ہمیں سکھاتا ہے کہ ہوگا وہی جو میں چاہوں گا۔
- ساری پریشانیاں اور تکلیفیں اس وقت ختم ہوتی ہیں جب یقین ہو جاتا ہے کہ جو ہو رہا ہے اللہ کی مرضی سے ہو رہا ہے۔

حقیقتِ دین

- دین اسلام کی اصل بنیاد اللہ تعالیٰ اور آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سچا عشق، اخلاص، وفاداری اور آپ ﷺ کی کامل ظاہری و باطنی اتباع ہے۔ جبکہ آج کل تمام تر توجہ صرف ظاہری اتباع پر دی جاتی ہے۔ اگر دین صرف ظاہری اعمال پر مبنی ہوتا تو اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کے اسلام قبول کرتے ہی نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ فرض کر دیئے جاتے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ تمام عملی ارکانِ دین کی فرضیت ہجرت کے بعد ہوئی۔ اس سے پہلے تمام صحابہ کے لیے دین صرف حضور پاک ﷺ سے وفا اور عشق ہی تھا۔ اُن کی نماز اور درود حضور ﷺ کا دیدار تھا، اُن کا روزہ مشرکینِ مکہ کی طرف سے دی گئی تکالیف پر صبر تھا۔
- روح کے جسم پر حاوی آنے کا نام دین ہے۔ جب بندے کی ہر سوچ اور ہر عمل اللہ سے جڑ جائے تو یہ روح کے جسم پر حاوی آنے کی علامت ہے۔

- ہر گروہ نے اپنے اپنے مسلک کو دین بنالیا ہے۔ اللہ نے مسلک کو نہیں دین کو غلبہ عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔
- تبلیغ، دین کی ایک شاخ (شعبہ) ہے۔
- اسلام کی بنیاد فقر اور معرفتِ الٰہی ہے۔ کفر کی بنیاد درہم دنیا ہے، بدعت کی بنیاد حُبِّ دنیا اور ہدایت کی بنیاد حُبِّ الٰہی ہے۔
- دین کے معنی ہیں 'جوہرِ انسان (روح) کی شناخت اور اس کی تکمیل' یعنی مرتبۂ انسان کی پہچان اور اس کے حصول کا نام دین ہے۔ دوسرے الفاظ میں خودشناسی وخودبینی وخودبانی کا نام دین ہے۔
- دین تب تک سمجھ نہیں آتا جب تک وہ خود نہ سمجھائے جس کا دین ہے۔ دین دلوں پر نافذ ہوتا ہے۔
- دین وہ ہے جو زندگی کے انفرادی، اجتماعی، ریاستی یا معاشرتی ہر طرح کے تعلقات اور معاملات کا احاطہ کرے۔
- دین کبھی سختی سے نہیں پھیلتا۔ سختی سے جسم تو فتح ہو جاتے ہیں مگر دل فتح کرنے کے لیے محبت شرط ہے۔
- دینِ حق کی دعوت دینا بہت ضروری ہے، ہدایت دینا اللہ پاک کا کام ہے۔ جسے ہدایت نہیں ملتی اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہدایت لینا ہی نہیں چاہتا۔
- جب تک باطن کی سمجھ نہیں آتی دین کی سمجھ نہیں آتی۔
- جس نے حالتِ ایمان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا وہ صحابی ہے اور جس نے کسی صحابی سے تعلیم وتلقین حاصل کی وہ تابعی ہے اور جس نے کسی تابعی سے تعلیم وتلقین حاصل کی وہ تبع تابعی ہے۔ یہ تینوں گروہ نجات یافتہ ہیں اس لیے کہ صورت (لقائے الٰہی) کا دین تبع تابعین تک عام رہا۔ پھر صورت کا دین سلاسلِ طریقت کی صورت میں علیحدہ ہو گیا اور سیرت (ظاہری اعمال) کا دین علیحدہ ہو گیا۔ فقر والے صورت کے دین پر چلتے ہیں اور علمائے ظاہر سیرت کے دین پر۔ فقر ہی اصل دین ہے۔ سیرت کا دین کتابوں میں ہے اور صورت کا دین فقرا کاملین کے پاس ہے جن کے وسیلے سے طالبانِ مولیٰ مجلسِ محمدی میں حاضر ہو کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رُخ مبارک کا دیدار کرتے ہیں اور فنافی اللہ کے مقام تک پہنچتے ہیں۔
- تاریخِ اسلام میں تمام اسلامی تحریکوں میں سے 'سلاسلِ تصوف' کی تحریک سب سے زیادہ مضبوط، معتبر، دیرپا اور کامیاب رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا تعلق باطن سے یعنی ذاتِ حق کے قرب ومعرفت سے ہے جو سیدھا دل کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے۔
- اسلام کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن۔ اسلام کا ظاہری حصہ شریعت ہے اور باطنی حصہ طریقت ہے جو حقیقت اور معرفت تک رسائی کا راستہ ہے۔
- اس شخص سے بچ کر رہو جو دین کے ذریعے دنیا کماتا ہے۔
- بدترین شخص وہ ہے جو دین کو دنیا کمانے کے لیے استعمال کرتا ہے۔

سلسلہ سروری قادری

سلسلہ سروری قادری کو سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے برصغیر میں عروج عطا فرمایا اور آپؒ سروری قادری کو ہی اصل اور کامل قادری سلسلہ تسلیم کرتے ہیں۔

سرور سے مراد سرورِ کائنات ﷺ اور قادری سے مراد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں۔ سروری سے مراد بادشاہت اور قادری سے مراد قدرت۔

سروری قادری کی شان یہ ہے کہ وہ ازل سے منتخب شدہ ہوتا ہے۔ اس کو پہلے آپ ﷺ باطن میں بیعت فرماتے ہیں پھر سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے حوالے فرماتے ہیں۔ پھر باطنی تربیت کے بعد ظاہری مرشد کے حوالے کیا جاتا ہے طالب کو خواہ پتہ ہو یا نہ ہو۔

سروری قادری سلسلہ معرفت کا سمندر ہے۔ جو اس سلسلہ میں داخل ہوتا ہے اور اسمِ اللہ ذات میں غوطہ لگاتا ہے وہ عارف ہو جاتا ہے۔ اگر قادری، خاص طور پر سروری قادری طریقہ کا مرید کسی دوسرے طریقہ میں چلا جائے تو وہ خواہ بانصیب ہی ہو بے نصیب اور مردود ہو جاتا ہے۔

سروری قادری کے لیے دوسرے طریقہ کی طرف رجوع کرنا گمراہی ہے۔ ہاں دوسرے سلاسل کے لوگ سلسلہ سروری قادری میں بیعت ہو سکتے اور رجوع کر سکتے ہیں۔ یا سروری قادری صاحبِ اسم مرشد کے مرید صاحبِ مسمّٰی سروری قادری مرشد کے بیعت ہو سکتے ہیں۔

سلسلہ سروری قادری باطن میں فنا اور پھر فنا سے بقا کی طرف لے جاتا ہے۔

سروری قادری مرشد کبھی شہرت کا خواہاں نہیں ہوتا۔

سلسلہ سروری قادری کا اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب کا حامل فقیر بھی عام انسانوں میں انہی کی طرح رہتا ہے اور اپنے مراتب مخلوق پر کبھی ظاہر نہیں کرتا۔

سروری قادری مرشد طالب کی تربیت باطن میں اپنی نگاہِ کامل سے کرتا ہے بغیر زبان سے کچھ کہے۔ زبان سے عالم تربیت کرتا ہے۔

انسان

اس دنیا میں انسان دو جسموں کا مجموعہ ہے، ایک مادی عنصری جسم ہے جس کی پیدائش انسانی نطفے سے ہے اور یہ عالمِ خلق کی چیز ہے۔ دوسرا علوی لطیف روحانی جسم ہے جسے روح کہا گیا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے عالمِ امر کی چیز ہے۔ ہر دو جسموں کا میلان اور رجحان اپنی اصل کی طرف رہتا ہے۔

انسان اللہ کی سب سے پیچیدہ مخلوق ہے جس کے ظاہر و باطن دونوں کو سمجھنا ناممکن ہے البتہ انسانِ کامل یعنی مرشد کامل انسان کی حقیقت

کو سمجھتا ہے۔

- انسان بہت بڑی کائنات ہے۔ انسان میں اللہ کی تمام مخلوقات کی صفات جمع کر دی گئی ہیں۔ انسان ہی طوطے کی طرح طوطا چشم، لومڑی کی طرح عیار، شیر کی طرح بہادر، گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے والا، پاکیزہ ہو تو فرشتوں سے بڑھ کر، شیطانیت پر اترے تو شیطان سے بدتر۔ غرض ہر مخلوقِ الٰہی کی ہر صفت انسان میں موجود ہے۔ اب یہ انسان پر ہے کہ وہ ان صفات میں سے کن کو اپناتا ہے اور کن سے چھٹکارا حاصل کر لیتا ہے۔ اشرف مخلوق وہ تب کہلاتا ہے جب خیر کی صفات اس کی شر کی صفات پر غالب آ جاتی ہیں۔
- دنیا کا سب سے مشکل کام انسان کو انسان بنانا ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح کو عالمِ لاھوت میں روحِ مصطفیٰ ﷺ سے پیدا فرمایا۔ اس مقام پر روح کو 'روحِ قدسی' کا نام دیا جاتا ہے اور یہی روح کی وہ حالت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''انسان میرا راز ہے اور میں انسان کا راز ہوں۔'' اس مقام پر ارواح اللہ تعالیٰ کے دیدار میں محو ہیں۔
- انسان کی ابتدا روحِ قدسی یعنی صاحبِ لولاک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات ہے۔ روحِ قدسی کا وطن عالمِ لاھوت ہے، اسے حقیقتِ انسانیہ بھی کہا جاتا ہے۔ عالمِ لاھوت وہ عالم ہے جہاں پر انسان (انسانی روح) کے سوا تمام مخلوق کا داخلہ ممنوع ہے۔ جب اس روحِ قدسی نے دنیا کی طرف نزول کیا تو ہر عالم کے مطابق اسے لباس عطا کیا گیا، چنانچہ عالمِ جبروت میں اسے روحِ سلطانی کا لباس پہنایا گیا، عالمِ ملکوت میں اسے روحِ نورانی کا لباس پہنایا گیا اور عالمِ ناسوت میں اسے روحِ حیوانی یا جسمانی کا لباس پہنایا گیا اور پھر ان پرت در پرت ارواح کو جسم کے ظاہری مادی لباس میں اس دنیا میں اتار دیا گیا۔ جب انسان باطنی و روحانی ترقی کر کے اپنی روحِ قدسی تک پہنچتا ہے تو اصل میں حضور ﷺ تک پہنچتا ہے۔ وہاں پہنچنے کے لیے اپنی ذات کے اندر سفر کرنا پڑتا ہے۔ جیسے جیسے انسان اسمِ اللہ ذات کا ذکر و تصور کرتا ہے اور مرشد کی نگاہ سے تصفیۂ قلب اور تزکیۂ نفس ہوتا ہے تو نفس، روحِ حیوانی، روحِ نورانی اور روحِ سلطانی کے پرت اترنا شروع ہو جاتے ہیں۔ جب انسان عالمِ لاھوت تک پہنچتا ہے تو روحِ قدسی کا پرت ظاہر ہوتا ہے اور اسے اللہ کی پہچان نصیب ہو جاتی ہے۔
- اللہ نے انسان کو اشرف مخلوق بنایا لیکن وہ اپنے سے کمتر مخلوق جنوں اور چڑیلوں سے ڈرتا ہے اور وہ اس پر بآسانی قابو پا لیتے ہیں۔ اگر انسان کامل ہو جائے تو کوئی مخلوق جن، چڑیل، شیطان اس پر قابو نہیں پا سکتے۔
- آدمی سب ہیں مگر انسان خاص ہے۔ انسان وہ ہے جس کے اندر اللہ پاک کی ذات ظاہر ہو جائے۔
- انسان کا جسم اس کی روح کی امتحان گاہ ہے۔ روح کے بغیر جسم بے کار ہے اور جسم کے بغیر روح۔ انسان کو جو عمل کرنا ہے جسم و روح دونوں میں رہ کر ہی کرنا ہے۔
- اللہ پاک کی ذات کائنات کی ہر چیز میں موجود ہے اور کائنات سے بالاتر بھی ہے۔ لیکن انسان کا دل (قلب، باطن) ایک ایسی جگہ ہے جو چودہ طبقات سے وسیع تر مقام ہے۔ اس لیے اللہ پاک کی ذات مومن کے دل میں سما جاتی ہے۔

- بشر ظاہر ہے اور نور باطن ہے۔
- انسان کا اصل مقام یہ ہے کہ اللہ اس کا طالب ہے جیسا کہ رسالہ غوثیہ میں اللہ نے سیّدنا غوث الاعظم ﷺ سے فرمایا ''انسان میرا راز ہے۔''

تقدیر

- تقدیر میں سے انسان کے ہاتھ میں سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وہ اللہ تک پہنچنے کی تگ و دو کرے اور اس کو پالے۔ رزق، اولاد، صحت، عمر سب لکھے جا چکے، ان میں تبدیلی ممکن نہیں۔ نہ ہی کوشش اور جدوجہد سے ان کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ صرف اللہ کا قرب ایسی نعمت ہے جس کے لیے جتنی کوشش کی جائے اتنا بڑھتا ہے۔ اسی کے متعلق فرمایا گیا ہے ''انسان کے لیے وہی کچھ ہے جس کی وہ کوشش کرے۔''
- اولاد کی تربیت بھی انسان کے نہیں اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ انسان بہترین تربیت کرے پھر بھی شیطان اولاد کو بھٹکا سکتا ہے۔ ہاں اگر انسان اپنا ہر کام اللہ کے حوالے کر کے اللہ کی طرف متوجہ ہو جائے تو اللہ اس کی تمام ذمہ داریوں کو اپنے ذمہ لے لیتا ہے اور انسان سے بہتر طور پر انہیں سنبھالتا ہے۔ لہٰذا رزق، محبت، صحت اور اولاد کے مسئلوں کو اللہ کے سپرد کر کے خود مکمل طور پر اللہ کی طرف متوجہ ہو جانا ہی تقدیر کو سنوار لینا ہے۔
- شیطان کو نہ رزق بڑھانے کی قوت حاصل ہے نہ کم کرنے کی۔ صرف اس کی فکر میں الجھا کر اللہ سے دور کر دینے کی قوت حاصل ہے۔ جو اس کے دام میں الجھ کر رزق کی فکر میں اللہ کو بھلا دے گا، اس کا رزق نہ کم ہوگا نہ زیادہ البتہ وہ اللہ سے دور ہو جائے گا۔
- تقدیر پر اعتراض شیطان کا کام ہے۔
- تقدیر بدل دینے سے مراد بد بخت آدمی کو نیک بخت اور طالبِ دنیا کو طالبِ مولیٰ بنا دینا ہے جو صرف نگاہِ مرشد سے ممکن ہے۔
- جب والدین اپنی امیدیں اللہ کی بجائے اپنی اولاد سے باندھ لیتے ہیں تو شرک کرتے ہیں۔ اللہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ شراکت کسی صورت برداشت نہیں کرتا۔

حضورِ قلب

- حضورِ قلب یا حضوری کے معنی قلب کا خلق سے ہٹ کر حق تعالیٰ کے ساتھ حاضر ہونا ہے۔ اسے مقامِ وحدت بھی کہتے ہیں۔
- حضورِ قلب کے بغیر کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی بلکہ ریا کا درجہ رکھتی ہے۔
- حضورِ قلب اسمِ اللہ ذات کے دائمی ذکر اور تصور سے حاصل ہوتا ہے کیونکہ جب تک نفس نہیں مرتا، دل زندہ نہیں ہوتا اور جب تک دل زندہ نہ ہو حضورِ قلب ممکن نہیں۔ ذکر و تصور اسمِ اللہ ذات سے ایک ایسا وقت بھی آتا ہے کہ طالب کو دائمی حضورِ قلب حاصل ہو جاتا ہے اور پھر یہ حالت ہو جاتی ہے کہ ''ترجمہ: جس طرف چہرہ پھیرو گے تم اللہ کو ہی پاؤ گے۔'' (سورۃ البقرہ۔ 115)

- حضورِ قلب سے مراد باطنی آنکھ سے اللہ کی طرف متوجہ ہونا ہے۔

مومن

- مومن وہ ہے جو فنافی الرسول ہو یعنی صاحبِ لولاک ہو۔
- مسلمان کو ہر کوئی پہچانتا ہے اور مومن کو صرف اللہ اور اس کا رسول ﷺ۔
- مومن صرف اللہ کی رضا پر چلتا ہے۔ وہ اپنے اور اپنے اہلِ خانہ کے لیے کچھ نہیں مانگتا بلکہ ہمیشہ رضائے الٰہی کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتا ہے۔
- مصیبت و بلا کے وقت صرف مومن ہی ثابت قدم رہ سکتا ہے۔
- مسلمان اللہ کا منتظر رہتا ہے اور مومن کا اللہ منتظر رہتا ہے۔
- مسلمان صرف زبان سے کلمہ پڑھتا ہے اور مومن قلب اور زبان دونوں سے۔
- مقام و مرتبے کی خواہش کرنا مومن کے لیے جائز نہیں۔ جو مقام اللہ بغیر مانگے خود عطا کرے اس میں عزت ہوتی ہے اور جو بندہ خود مانگے اس میں ذلت ہوتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ مومن کو کوئی تکلیف دیتا ہے تو اسے پاکیزہ بنانے کے لیے دیتا ہے۔
- کلمہ طیب سے کلمہ شہادت تک مسلمان سے مومن تک کا سفر ہے۔
- مومن ظاہر و باطن دونوں میں کامل ہوتا ہے۔ ظاہر میں دنیا کے ساتھ چلتا ہے باطن میں اللہ پاک کو پالیتا ہے۔
- مومن کا ہر عمل، سونا جاگنا، کھانا پینا اور اٹھنا بیٹھنا صرف اللہ کے لیے ہوتا ہے۔
- جو تکلیف مومن کو آتی ہے وہ آزمائش ہوتی ہے اور جو دنیادار کو آتی ہے وہ مصیبت اور عذاب ہوتا ہے۔
- مومن ہر حالت میں عاجزی میں رہتا ہے۔ خواہ کسی بھی مقام پر پہنچ جائے یہی سمجھتا ہے کہ میں کچھ نہیں۔
- مومن جتنا اللہ کے قریب ہوتا ہے اتنا ہی بڑا صاحبِ شریعت ہوتا ہے۔
- بندۂ مومن اللہ کی ذات میں اتنا گم ہوتا ہے کہ اسے ایمان کی راہ میں آنے والی تکلیفوں کا احساس بھی نہیں ہوتا۔
- اللہ مومن کی ذرا سی پریشانی پر اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔
- بندۂ مومن جتنا عارف ہوتا ہے اتنا ہی عاجز ہوتا ہے۔
- عزت صرف رسولؐ اور مومنین کی ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

منافق

- موجودہ دور منافقت کا دور ہے۔ جو جتنا بڑا منافق ہے اتنا ہی بڑا نیکوکار نظر آتا ہے۔
- منافق ظاہر میں بڑا متقی ہوتا ہے اور اندر سے کافر۔
- فاسق وہ ہے جس کے دل میں مرض ہے اور قرآن میں گمراہی صرف فاسق کے لیے ہے کیونکہ اس کے قلبی مرض کی وجہ سے قرآن کے صحیح معنی کبھی اس پر نہ کھلیں گے۔
- سب سے بڑا بدکردار وہ ہے جو اللہ کے دین کو اپنے ذاتی مفاد کے لیے استعمال کرے۔
- شیطان علم اور عبادت کی صفت میں ماہر تھا اور یہی منافقوں کی بھی صفت ہوتی ہے۔ شیطان نے اپنی عبادت کو ہی اپنا معبود بنا لیا تھا۔ منافق بھی اپنے علم، عبادت یا اپنی ہی ذات کو اپنا معبود بنائے رکھتا ہے۔
- جس طرح مومن فنافی الرسول ہوتا ہے اسی طرح منافق فنافی الشیطان ہوتا ہے۔ یہ وہ انسانی شیطان ہے جس کا ذکر سورۃ الناس میں ہے "من الجنة و الناس ترجمہ: وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔" یہ انسانی شیطان جن شیطان سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ انسانی شیطان ظاہراً حملہ کر کے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اور جن شیطان دل میں وسوسہ ڈالتا ہے۔
- جہاں نفاق آ جائے وہاں ترقی ہونا ممکن نہیں رہتا خواہ دنیا ہو یا دین۔
- اللہ کی ناراضگی کی سب سے بڑی نشانی یہ ہے کہ بندے کے دل میں اللہ کی محبت ختم ہو جائے۔ اللہ جب ناراض ہوتا ہے تو دل سے ایمان اٹھا لیتا ہے۔
- منافق کا چہرہ بے نور ہوتا ہے خواہ کتنی ہی آرائش کیوں نہ کی ہو۔
- دنیادار منافقوں کو نہیں پہچان سکتے۔ منافق کو وہی پہچان سکتا ہے جس کے اندر نورِ اسم اللہ ذات ہو۔
- ان لوگوں سے محتاط رہو جن کی باتوں میں مٹھاس اور دل میں زہر ہوتا ہے۔
- سب سے زیادہ منافق اور بدکار ہے وہ جو دین کے ذریعے دنیا کماتا ہے۔
- منافق اور بے نسلہ کبھی بھی آمنے سامنے آ کر منہ پر بات نہیں کرتا۔ وہ صرف پیٹھ پیچھے بہتان تراشی کرتا ہے اور چھپ کر وار کرتا ہے۔ اس کی وجہ اس کا جھوٹا، کذاب اور بنیادی طور پر بزدل ہونا ہے۔
- انسان جب منافقت کی سیڑھیاں چڑھنا شروع کر دیتا ہے تو اسے جھوٹ بولنے کی عادت ہو جاتی ہے۔
- سب سے خطرناک، بزدل اور کمینہ وہ شخص ہے جو آپ کی غیر موجودگی میں آپ کی برائیاں اور خامیاں بیان کرے اور آپ پر بہتان باندھے اور جب آپ کے سامنے آئے تو آپ کی تعریف اور خوشامد کرے۔ ایسے دو منہ والے سے ہمیشہ بچ کر رہیں۔ یہ جب بھی پہنچائے گا آپ کو نقصان اور دکھ ہی پہنچائے گا۔

www.sultan-ulfaqr-publications.com

تجدیدِ اسلام

زوال اور دورِ غلامی میں قائم ہونے والا غیر منصفانہ اور ظالمانہ نظام، ادارے، فرقے دورِ غلامی اور زوال کی یادگار ہیں اور موجودہ زوال کا اصل سبب ہیں۔ اس نظام، اداروں اور فرقوں کی موجودگی میں فلاحی ریاست کا قیام اور غلبۂ اسلام ممکن نہیں ہے کیونکہ یہ آقاؤں کا غلاموں کے لیے تیار کردہ نظام ہے اور اس کی بنیاد غلامی، ظلم اور استحصال پر ہے۔ اگر دنیا پر غلبہ حاصل کرنا ہے تو اس سے نجات حاصل کرنا ہوگی اور وہ نظام اپنانا ہوگا جس سے اسلام کو عروج حاصل ہوا تھا، ورنہ عروج ایک سراب ہے۔

اسلام حکمرانوں سے نافذ نہیں ہوسکتا۔ اسلام تب تک نافذ نہیں ہوتا جب تک قوم اس کے لیے تیار نہ ہو۔ پہلے ہمیشہ تہہ اور بنیاد سے درستگی اور تعمیر کا کام شروع ہوتا ہے پھر اوپر کا حصہ ٹھیک کیا جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طریقہ بھی یہی تھا۔

اسلام ایک قوت بن کر تب ہی اُبھرے گا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقہ کے مطابق قوم ٹھیک ہوگی۔ جب قوم ٹھیک ہو کر قوت بن جائے گی تو غلط حکمرانوں کو خود ہی نکال باہر کرے گی۔

کوئی ایسا مجدد جو دین کی روح کو جدیدیت میں داخل کر سکے، ہی اس نظام کو دوبارہ کھڑا کر سکتا ہے۔ مجدد وہ ہوتا ہے جسے اللہ علمِ لدنّی عطا کرے اور وہ اسی علم کے مطابق دین کی تجدید کرتا ہے۔ اللہ اس کی بات خود لوگوں سے منوالیتا ہے۔ وہ جدید دور کے مطابق اسلام کو زندہ کرے اور ایسا نظام لائے جو تمام دنیا کے انسانوں کے لیے کشش رکھتا ہو تب ہی اسلام کو ساری دنیا میں عروج حاصل ہوسکتا ہے۔

اُمت مسلمہ کی بھلائی کے متعلق غور و تفکر اور عمل کرنا سب سے بڑی سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے لیکن اس سنت کو ادا کرنے کے لیے پہلے خود کو سنوارنا اور اپنا تزکیہ نفس و تصفیہ قلب کرانا ضروری ہے۔ اس کے بغیر یہ سنت صحیح طور پر ادا نہیں ہوسکتی۔

جب اللہ نظام بدلنے لگتا ہے تو جو خباثتیں خفی ہوتی ہیں وہ بھی ظاہر ہو جاتی ہیں۔

اگر مسلمان توحید یعنی ایمان بالقلب پر پہنچ جائیں تو اللہ انہیں بڑی بڑی دشمن قوتوں کو تباہ کر دینے کی قوت عطا کر دیتا ہے۔

جب بڑی طاقت سے بڑی طاقت ٹکراتی ہے تو ہی چھوٹی طاقت ظاہر ہوتی ہے۔

جو قوم بے حس ہو جائے وہ عذابِ الٰہی کو بھی عذاب نہیں سمجھتی۔ خواہ زبان سے کہتی رہے لیکن دل سے نہیں مانتی۔ اگر مانتی تو ضرور خود کو سدھار لیتی۔

شخصیت پرستی بت پرستی سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے اور قوم کے زوال کا سب سے بڑا سبب بنتی ہے۔ بت کچھ نہیں مانگتا لیکن شخصیت سب کچھ لے لیتی ہے۔

حکمران عوام کا آئینہ ہوتے ہیں۔

اُمت کا المیہ یہ ہے کہ دین فرقہ پرست مُلّاؤں کے حوالے کر دیا اور دنیا ملحد حکمرانوں کے۔

- اس وقت عالمِ اسلام اور پاکستان بہت بڑے روحانی بحران سے گزر رہے ہیں۔
- تبدیلی کائنات کا اصول ہے، تبدیلی کے ساتھ جو تبدیل نہیں ہوتا وہ فنا ہو جاتا ہے۔

صراطِ مستقیم

- انسان گمراہ خود ہوتا ہے کوئی اسے گمراہ نہیں کرتا۔ گمراہ کا مطلب ہے اپنی مرضی کرنا اور صراطِ مستقیم چھوڑ کر اپنے نفس اور مفاد کے مطابق اپنے لیے علیحدہ راستہ بنانا اور اس پر بضد رہنا۔
- جو اللہ کے ساتھ جڑتا ہے اسے مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جو جڑنا چاہے جڑ جائے، جڑنے والا اصلی ہے۔
- اللہ سے ہمیشہ صراطِ مستقیم مانگو۔ صراطِ مستقیم انعام یافتہ لوگوں کا راستہ ہے۔
- بندہ اللہ کے کام سے جتنی توجہ ہٹاتا ہے دنیا اس پر اتنی ہی تنگ ہو جاتی ہے اور جتنا اللہ کا کام کرتا ہے اللہ اس کے لیے اتنی ہی آسانیاں پیدا کرتا ہے۔
- جب انسان خود کو بدلنا چاہے گا تب ہی اللہ اسے ہدایت دے گا۔ جو خود کو صحیح سمجھتا رہے اللہ اسے اس کے حال پر چھوڑے رکھتا ہے۔ حتیٰ کہ موت کے بعد اس کی حقیقت ظاہری دنیا سے بھی کئی گنا زیادہ بری حالت میں ظاہر ہو جاتی ہے۔
- راہِ حق اس وجہ سے نہ چھوڑیں کہ اس کے راہی کم ہیں، صراطِ مستقیم کا سفر تنہا ضرور کر دیتا ہے مگر اس تنہائی میں عجیب سا لطف بھی ہوتا ہے۔
- خدا کی راہ میں کوشش کرو اور کبھی پیچھے نہ ہٹو۔ کیونکہ خدا نے تم سے کوشش مانگی ہے نتیجہ نہیں۔

مذہب و علما

- قرآن کے معنی ولی کے قلب پر اترتے ہیں جبکہ عالم کے دماغ پر۔ دماغ کے بہت سے زاویے ہیں جبکہ قلب (روح) ایک ہی ہے جو اللہ سے ہے۔ اسی لیے اولیا قرآن کے ایک ہی معنی اخذ کرتے ہیں اور علما اپنے اپنے دماغ کے مطابق مختلف معنی اخذ کرتے ہیں۔
- جہاں مذہب کاروبار بن جائے تو پھر تشدد اور نفرت کے سوا وہاں کچھ نہیں رہتا۔
- عجیب سا رواج چل نکلا ہے جن کے پاس دولت اور اختیار نہیں وہ مذہب کے ذریعے طاقت حاصل کرتے ہیں۔
- کسی عالم کا کام اس وقت متنازع ہو جاتا ہے جب وہ حکمرانی کی جنگ میں شامل ہو جائے۔

حقیقی دوست کی پہچان

- کسی کی اصلیت سامنے آنے پر دکھی اور رنجیدہ مت ہو، یہ اللہ کی تم پر مہربانی اور کرم ہے۔
- زندگی میں سب لوگ دوست یا رشتہ دار بن کر ہی نہیں آتے۔ کچھ لوگ سبق بن کر بھی آتے ہیں۔

- غلط لوگ ہی درست اور صحیح سبق دیتے ہیں۔
- ساتھ چھوڑنے والے ساتھ چھوڑ جاتے ہیں مقام کوئی بھی ہو، نبھانے والے نبھاتے ہیں حالات جیسے بھی ہوں۔
- مشکل وقت آپ سے محبت کا دعویٰ کرنے والوں کو بے نقاب کر دیتا ہے۔
- زندگی میں طوفان کا آنا بھی ضروری ہے تاکہ پتہ چل سکے کون آپ کا ہاتھ تھام کر بھاگ رہا ہے اور کون ہاتھ چھوڑ کر۔

سوچ

- انسان کے پاس اصل طاقت سوچ ہے۔
- انسان کے پاس سوچ کے سوا کچھ نہیں۔
- 'سوچ' ہی انسان کی اصل ہے۔ سوچ کو مثبت بنالینا ہی فقر میں کمال ہے۔
- جو لوگ انسانوں کے اندر غلط اور گمراہ کن سوچ پیدا کرتے ہیں وہ انسانیت کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔

نگاہ

- نگاہ سے مراد صفت منتقل کرنا ہے جیسا کہ مجلسِ محمدی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ کی نگاہ سے طالب میں صدق کی صفت منتقل ہوتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ کی نگاہ سے عدل اور محاسبہ نفس، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہٗ کی نگاہ سے غنا اور ادب وحیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نگاہ سے علم وشجاعت کی صفت طالب میں منتقل ہوتی ہے۔

خانقاہ

- خانقاہ میں صحبتِ مرشد سے تزکیہ نفس کیا جاتا ہے۔ یہاں شیطان داخل نہیں ہوسکتا۔
- مدرسے میں علم کے ذریعے اللہ کو جانا جاتا ہے اور خانقاہ میں عشق کے ذریعے اللہ کو پہچانا جاتا ہے۔

روح

- روح کی خوراک اللہ کا نور ہے۔
- روح اللہ سے ہے۔

باطنی بیماریاں

1۔ مال کی محبت

- مال اپنے ساتھ بیماری، مصیبت اور پریشانی بھی لاتا ہے۔

- اگر مال میں کچھ بھی بھلائی ہوتی تو اللہ اپنے نبیوں کو ضرور عطا کرتا۔
- مال کی محبت دل میں جاگزیں ہو کر اللہ کی محبت کو نکالنے کا سبب بنتی ہے۔
- مال کی کثرت انسان میں ننگ و ناموس، عزّ و جاہ یا جاہ و حشمت اور شہرت کی شہوت یا خواہش پیدا کرتی ہے۔
- طلبِ مال اور عزّ و جاہ ہی تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

2۔ تکبر

- انسان کی ہر صلاحیت اور اچھائی اللہ کی عطا کردہ ہے، اس کا اپنا کوئی کمال نہیں جس پر وہ مغرور ہو۔
- شہوت سے کیے گئے گناہ کی معافی مل سکتی ہے، تکبر سے کیے گئے گناہ کی نہیں۔
- تکبر اور اپنے آپ کو بڑا جاننا ایک نہایت ہی مذموم خصلت ہے اور درحقیقت اللہ تعالیٰ کے ساتھ دشمنی کرنا ہے۔
- اطاعت اور عبادت پر غرور متکبر بنا دیتا ہے۔
- تکبر ایسی روحانی بیماری ہے کہ اگر یہ رائی کے دانے کے برابر بھی قلب میں جاگزیں ہو جائے تو کوئی بھی عبادت بھی قبول نہیں ہوتی۔
- نسب کا تکبر نفس کے اندر چھپی ہوئی ایک ایسی رگ (بیماری) ہے کہ اس سے اعلیٰ نسب والے خالی نہیں ہوتے خواہ وہ نیک بخت اور عقلمند ہی کیوں نہ ہوں۔
- متکبر کی متکبر بن کر گردن مروڑنا بھی عبادت ہے۔

3۔ حسد

- حسد رضائے الٰہی کے خلاف ہے۔
- حسد راہِ فقر کے سفر کو بعض اوقات بالکل ختم کر دیتا ہے۔
- حسد ایسا غم ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی غم نہیں ہو سکتا۔
- جو اللہ کے زیادہ قریب ہوتا ہے اس کے حاسد زیادہ ہوتے ہیں۔

4۔ عُجب (خود پسندی)

- عُجب صفت ذمیمہ میں سے ہے۔ اس کا جنم انسانی دل میں ہوتا ہے اور شیطان اسے پیدا کرنے میں پیش پیش ہوتا ہے۔
- عُجب میں غرور شامل ہوتا ہے، اس سے راہِ فقر میں توفیقِ الٰہی ختم ہو جاتی ہے۔
- عُجب انسان کے ذلیل و خوار انجام کا پیش خیمہ بن جاتا ہے۔
- عُجب ایک فریب ہے جس میں انسان خود ہی اپنے آپ کو مبتلا کر لیتا ہے اور دنیا اور آخرت میں نقصان اٹھاتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

5۔ ریاکاری

- عارفین کے نزدیک ریاکاری بہت بڑا گناہ اور حجاب ہے اور یہ شرک کے قریب ہے۔
- اخلاصِ نیت سے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کیا گیا عمل بارگاہِ الٰہی میں قبول ہے۔
- ریاکار کا کوئی عمل یا عبادت قبول نہیں ہوتی بلکہ یہی عمل اور عبادت اس کے لیے وبالِ جان بن جاتی ہے۔
- ریاکار منافق ہوتا ہے۔
- راہِ فقر میں جو طالب ریاکاری میں مبتلا ہو جاتا ہے، یہ اُسے دین و دنیا دونوں جہانوں میں روسیاہ کر دیتی ہے۔
- منافق اور ریاکار ہے وہ شخص جو عبادات سے لوگوں میں عزت کا طلب گار ہے۔
- کبھی بھی اس کا اعتبار نہ کرنا جو اپنی پارسائی کا چرچا کرے۔

6۔ غصّہ، بغض اور کینہ

- راہِ فقر کے مسافروں کا ایک وصف یہ ہے کہ وہ غصّے سے بچتے ہیں۔
- بغض اور کینہ شفقت، محبت، رحم اور عفو کی ضد ہے۔ اگر دل سے بغض اور کینہ ختم ہو جائے تو دل میں شفقت، محبت، رحم اور عفو کا جذبہ پیدا ہوگا۔ یہ حالت مرشد کامل اکمل کی صحبت اور اسمِ اللہ ذات کے ذکر و تصور سے حاصل ہوتی ہے۔

7۔ بخل

- راہِ فقر بخل کی نہیں، سخاوت کی راہ ہے۔
- جس دل میں اللہ کی محبت آ جاتی ہے وہ دل سخاوت کا گھر بن جاتا ہے۔
- بخل میں کوئی خیر نہیں ہے بلکہ شر ہی شر ہے۔
- بخل ایسی باطنی بیماری ہے جو انسان کو اس کی انسانیت سے دور کر دیتی ہے۔
- غنی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے رزق پر قناعت کرتا ہے۔

8۔ جھوٹ

- اللہ تعالیٰ جھوٹے کو ہدایت نہیں دیتا۔
- راہِ فقر پر گامزن طالبِ مولیٰ کا اللہ تعالیٰ سے پہلا وعدہ یہ ہوتا ہے کہ وہ جھوٹ کبھی نہیں بولے گا خواہ اس کے لیے کتنا ہی نقصان اور تکالیف کیوں نہ برداشت کرنی پڑیں۔ کیونکہ سچائی (حق) کے راستہ پر چلنا مشکل ہے لیکن کامیابی صرف سچائی کو ہی حاصل ہوتی ہے۔ جھوٹ کو دنیا میں کبھی بھی عروج اور کامیابی نہیں ملی۔ آخر کار کامیابی سچائی کے ہی حصہ میں آتی ہے۔
- جھوٹ بولنے سے اللہ کی رحمت سے دوری ہوتی ہے اور جھوٹا اللہ تعالیٰ کی لعنت کا شکار ہوتا ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

- جھوٹ بولنے والے کی روزی سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔
- حق کو چھپانا بھی جھوٹ کے زمرے میں آتا ہے۔
- جھوٹ غم وفکر پیدا کرتا ہے۔
- جھوٹ دل کو سیاہ کرتا ہے۔
- جھوٹ سے غفلت پیدا ہوتی ہے اور یہ اُم الخبائث ہے۔
- راہِ فقر پر صرف صدیق اور سچے طالب کو کامیابی حاصل ہوتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ حق ہے اور حق ہی کو پسند کرتا ہے اور سچے لوگوں کا تعلق حق سے ہوتا ہے۔

9۔ غیبت اور چغل خوری

- غیبت بہت مہلک باطنی بیماری ہے، اس سے دلوں میں بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔
- چغل خوری، بدزبانی، متکبرانہ ہٹ دھرمی اور ناجائز طرف داری دوزخ میں لے جانے والے کام ہیں۔
- سب سے زیادہ خطرناک سچ وہ ہوتا ہے جس میں جھوٹ شامل کر دیا جائے یا واقعہ اور بات کا رخ بدل دیا جائے۔ چغل خور کا یہ بھی طریقۂ واردات ہے۔
- چغل خور قسمیں کھا کر یقین دلاتا ہے۔
- فاسق کی غیبت نہیں ہوتی۔

10۔ غفلت

- راہِ فقر میں غفلت بہت بڑی کوتاہی ہے جس کی وجہ سے طالب مولیٰ حق تعالیٰ کی پہچان سے محروم رہتا ہے۔
- غفلت مقصدِ حیات کی دشمن ہے۔
- غفلت لذّتِ آشنائی کا حجاب ہے۔
- غفلت عشق کی تڑپ پیدا ہونے نہیں دیتی۔
- غفلت چشمِ دل روشن ہونے نہیں دیتی۔
- غفلت شیطان کا اہم ہتھیار ہے۔
- بندے کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کو پانا ہے اس لیے جو اس مقصد سے غافل رہے گا وہ ناکام ونامراد ہو جائے گا۔
- جلد بازی شیطان کا ہتھیار ہے مومن کا نہیں۔
- جو دنیا میں مگن اور مقصدِ حیات سے غافل رہے وہ زندگی بھر حیوان رہے اور حیوان ہی کی حالت میں اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

11۔ طمع وحرص

- فقیر کے لیے لازم ہے کہ وہ ایک دن یا ایک ماہ سے زائد کا اہتمام نہ کرے۔ اس سے زائد سے طویل امیدوں کی طرف راغب ہوگا تو قناعت ختم ہو جائے گی اور وہ حرص وطمع ہوگی۔
- طمع وحرص (لالچ) شیطان کا بہت بڑا آلہ ہے جس کے ذریعے وہ لوگوں کو راہِ فقر سے گمراہ کرتا ہے۔

حکمت کے موتی

- جو کسی کے ساتھ زیادتی کر کے اپنے لیے عزت چاہتا ہے تو اللہ اسے اپنے انصاف کے ذریعے ذلیل کرتا ہے۔
- اگر کچھ سیکھنا چاہتے ہو تو خاموش رہنا سیکھ لو ورنہ لفظ کے مطلب ہزار نکلتے ہیں۔
- اپنے نقصان پر دکھ اور غم نہ کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تم سے اس وقت تک کچھ نہیں لیتا جب تک تم کو اس سے بہتر عطا نہ کر دے۔
- اللہ ظالم نہیں ہے۔۔۔ انسان خود اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔۔۔ خود اپنے لیے گڑھے کھودتا ہے اور جب اس میں گرتا ہے تو شکوہ اللہ سے کرتا ہے۔۔ اپنے اعمال اپنی نافرمانیاں یاد نہیں رہتیں۔۔۔ اپنی مرضی سے غلط راہ چن کر پھر جب نتائج رلاتے ہیں تب عقل آتی ہے۔۔ لیکن وہ کریم رب پھر بھی کہتا ہے کہ جو ہوا سو ہوا میری طرف پلٹ آؤ۔۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ہدایت پا لیتے ہیں۔
- اگر تم کسی کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو جاتے ہو تو یہ نہ سمجھنا وہ کتنا بیوقوف ہے بلکہ یہ سوچنا کہ اس کو تم پر اعتبار کتنا تھا۔
- جن کی زندگیوں اور رویوں میں ماہِ رمضان میں بھی تبدیلی نہیں آتی انہیں جان لینا چاہیے کہ ان کی روح کا مرض گہرا اور تشویشناک ہے۔
- لوگ تمہارے کارنامے دیکھتے ہیں اور ربّ تمہاری نیتیں دیکھتا ہے۔
- عبادت وہ ہے جو معبود کو منظور ہو جائے! ورنہ کروڑوں سال کی عبادت ایک سجدہ نہ کرنے سے ضائع ہوتی دیکھی گئی۔
- برے وقت میں صبر اور اچھے وقت میں شکر کرنا چاہیے۔
- جدوجہد کامیابی کی علامت ہے۔
- اللہ ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں کرتا جو:

۱) کلمہ گو کو کافر کہے

۲) صراطِ مستقیم پر چلنے والے کو گمراہ کرے

۳) جان بوجھ کر گناہ کرے

- ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے۔
- سکون کا نام جنت ہے اور بے سکونی کا نام دوزخ ہے۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

- موت تو آنی ہی ہے بہتر ہے کہ اللہ کی بارگاہ میں سرخرو ہو کر مرا جائے۔
- عقلمند وہ ہے جو اللہ کے حضور اپنا خوف ختم نہیں ہونے دیتا۔
- جتنا اللہ کا راز رکھو گے اتنا ہی اللہ اپنے راز تمہیں عطا کرے گا۔
- نبی کی زندگی کا اوّل حصہ خواص کی تربیت کے لیے اور آخری حصہ عوام کے لیے ہوتا ہے۔
- اگر عالمِ ارواح میں اللہ سے روگردانی کرنے کی لغزش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے عالمِ ارواح میں اپنے عہد کو توڑنے کی خطا کو معاف کروانے کا ایک موقع اس عالمِ خلق کو تخلیق کر کے دیا ہے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور دنیا و عقبیٰ کو فراموش کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائیں کیونکہ اس کا وعدہ ہے ''جو مجھے طلب کرتا ہے وہ مجھے پالیتا ہے۔''
- جب بندہ اپنا مفاد سامنے رکھ کر فیصلہ کرتا ہے وہ فیصلہ ہمیشہ غلط ہوتا ہے۔
- اختلاف رحمت ہے اگر اس میں تعصب نہ ہو۔ اگر اس میں تعصب داخل ہو جائے تو یہ انتشار اور فساد بن جاتا ہے۔
- حقیقت تک پہنچنے کے لیے اپنی ذات کی نفی ضروری ہے۔
- بندے کو اللہ سے ہمیشہ اچھا گمان رکھنا چاہیے۔ انسان اللہ کے ساتھ جیسا گمان رکھتا ہے اللہ بھی اس کے ساتھ ویسا ہی ہو جاتا ہے۔
- اللہ بے حساب دینے والا ہے، پھر اس سے کیا حساب رکھنا۔ جو اللہ سے حساب نہیں رکھتا اللہ اسے بے حساب دیتا ہے۔ جو اللہ سے حساب رکھنا شروع کر دے پھر اللہ بھی اسے حساب کر کے دیتا ہے۔
- اللہ پاک جب کسی کو اپنا بناتا ہے تو اسے تین نعمتوں سے نوازتا ہے: عشقِ حقیقی، سخاوت اور زمین جیسی عاجزی۔
- حقیقی انسان وہ ہے جو اپنے جسم کے مردہ ہونے سے زیادہ اپنے دل کے مردہ ہونے سے ڈرتا ہو۔
- صبر کرنا سیکھ لیں، اللہ سب جانتا ہے، وہ جانتا ہے آپ کب کن وقتوں سے گزر رہے ہیں، یقین کریں وقت بدل جائے گا کیونکہ تبدیلی کائنات کا اصول ہے۔
- ان لوگوں سے مت ڈرو جو اپنا بدلہ لینا جانتے ہوں۔ ہمیشہ ان لوگوں سے ڈرو جو اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ دینے والے ہوں۔
- کبھی کبھار اچھے اور نیک لوگوں سے بھی غلطیاں ہو جاتی ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ برے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بھی انسان ہیں۔
- آپ جتنا ڈریں گے لوگ آپ کو مزید ڈرائیں گے۔ جب آپ ڈرنا چھوڑ دیں گے تو لوگ آپ سے ڈرنے لگیں گے۔
- غلط بات پر خاموش رہنا چھوڑ دیں، آپ سے کوئی غلط بات کرنے کی ہمت نہیں کر سکے گا۔
- اگر نیتوں (باطن) کا اثر چہروں پر نظر آنے لگتا تو معاشرے کا ہر فرد نقاب کرنے پر مجبور ہو جاتا۔

- کسی نے ایک فقیر سے پوچھا دنیا میں سب دکھی کیوں ہیں؟ فقیر نے ہنس کر جواب دیا کہ خوشیاں سب کے پاس ہیں، بس ایک کی خوشی دوسرے کا دکھ بن جاتی ہے۔
- کچھ لوگ ساری رات اپنے لیے جنت کی دعا مانگتے ہیں اور سورج نکلتے ہی دوسروں کی دنیا جہنم بنا دیتے ہیں۔
- آج کے دور میں لوگ اتنی طاقت اور زور خود کو صحیح اور درست کرنے میں نہیں لگاتے جتنی دوسروں کو غلط ثابت کرنے میں لگا دیتے ہیں۔
- غم کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ انسان کو نرم کر دیتا ہے۔ اگر غم نہ ہوتے تو انسان پتھر ہی رہتا۔
- کام اور محنت کیے بغیر دعا پر بھروسا کرنا حماقت ہے اور کام اور محنت پر بھروسا کر کے دعا نہ کرنا تکبر ہے۔
- اگر مجاہدہ دل کی کشادگی سے ہو رہا ہو تو پھر طالب کا معاملہ درست ہے۔
- اگر طالب کے دل میں مرشد کی محبت کم ہو رہی ہو یا مرشد کا کوئی بھی کام کرتے وقت اسے دل میں تنگی محسوس ہو یا وہ اللہ کے کاموں کو کل پر ٹالتا رہے تو سمجھ لو کہ بندے اور اللہ کا معاملہ خطرے میں ہے۔
- ولی کا مطلب اللہ کا دوست ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان میں سے کسی کو اپنا ولی (دوست) نہ بنائیں جب تک وہ اللہ کی راہ میں اپنا گھر بار نہ چھوڑ دیں۔ (سورۃ النساء۔89)
- زیادہ کھانے سے سستی پیدا ہوتی ہے۔
- خوش بخت ہے وہ عورت جس کے ہاں پہلے بیٹی پیدا ہو۔
- خشیت معرفت کے بعد حاصل ہوتی ہے۔
- مادری زبان ہی دل پر اثر کرتی ہے۔
- انسان کی اتنی اوقات نہیں کہ وہ اللہ کا قرب حاصل کر سکے لیکن وہ جسے پسند کر لیتا ہے اسے اس کے عیبوں اور ناپاکیوں سمیت زبردستی اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔
- ہر زمانہ میں رشتوں کے بازار میں وہی لوگ تنہا رہ جاتے ہیں جو دل اور زبان سے حق پر ہوتے ہیں۔
- نہ ہی معاشی اور نہ ہی سیاسی بحران ہے بلکہ اجتماعی اور انفرادی طور پر ہم بدترین اخلاقی بحران سے گزر رہے ہیں۔
- جب کم ظرف انسان پر اچھا وقت آتا ہے تو بھولنے والی چیزوں میں وہ سب سے پہلے اپنی اوقات بھولتا ہے۔
- عقل انسان کا شرف اور اس کی راہنما ہے اور صاحبِ عقل کو اہلِ شعور کہا گیا ہے۔ لیکن جب عقل نفس، شہوات اور خواہشاتِ نفس کی غلام اور اس کے تابع ہو جاتی ہے تو یہی عقل کتے سے بھی بدتر ہے۔ ایسا عقلمند انسان صاحبِ نفس ہوتا ہے اور کمینے نفس کی تمام خصوصیات اس میں آہستہ آہستہ ظاہر ہو کر آکاس بیل کی طرح اسے اپنے قبضہ میں لے لیتی ہیں اور وہ شخص متکبر ہو کر گمراہ ہو جاتا ہے۔ ایسے انسان کی پہچان یہ ہوتی

ہے کہ وہ اپنے آپ کو سب سے عقلمند اور دوسروں کو بیوقوف سمجھتا ہے۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تمام تر تعلیمات جاننے کے لیے ان کی تصانیف کا مطالعہ کریں اور ان کی صحبت سے فیض یاب ہوں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باب 28

عارفانہ کلام

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے عشقِ حقیقی، عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، عشقِ مرشد اور دیگر موضوعات پر اپنے خیالات کے اظہار کے لیے شاعری کو بھی ذریعہ بنایا۔ آپ مدظلہ الاقدس کی رباعیات اور دیگر نظمیں قارئین کے لیے پیش کی جارہی ہیں:

جنت سے اعلیٰ اور ہر لحہ انوار کی برسات ہے حضورؐ کی قبرِ انور پر
رحمت کا نزول اور ملائکہ کا درود و سلام ہے حضورؐ کی قبرِ انور پر
نجیبؔ جیسا عاصی و خطاکار نہیں ہے حضورؐ اس زمانے میں
بس ہے یہ التجا کہ سر رکھوں قدموں میں اور جاں نکلے حضورؐ کی قبرِ انور پر

☆☆☆☆☆

اسمِ اللہ ذات

اسمِ اللہ ذات ہی دیتا ہے انسان کو اصل حیات
اسی سے سینہ ہستی سے خواہشاتِ غیر اللہ کی ممات
اپنے رُخ سے اٹھاتا ہے یہ حجاب اس وقت
عطا کرے جب اِسے صاحبِ مسمّٰی اسمِ ذات

عرفانِ نفس

انسان کو اپنی پہچان سے ملتی ہے خدا کی پہچان
اسمِ اللہ دیتا ہے انسان کو اپنی پہچان
جس نے نہ پہچانا اپنی ذات کو اسمِ اللہ ذات سے
ناکامی و نامرادی اور سیاہ بختی ہے اس کی پہچان

www.sultan-ul-faqr-publications.com

تلاشِ مرشد

بستی بستی ڈھونڈا، نگر نگر تلاش کیا
دلبر نہ ملا کہیں، سفر دور دراز کیا
جب کریم نے کیا فیصلہ محرمِ دِل بنانے کا
تو صاحب نے خود اپنے دیوانے کو تلاش کیا

عشق

عشق کی ابتدا ہے دیدار و صحبت یار کی
عشق کا حاصل ہے محبت یار کی
عشق کی حقیقت، عشق ہے بس عشق
عشق کی انتہا ہے ذات یار کی

فنافی اللہ بقاباللہ

میرے جسم کے لُوں لُوں میں سما گیا یار میرا
میں کھو گیا اور آ گیا یار میرا
میں ظاہر میں تلاش کرتا رہا جسے
میرا قالب ہی بن گیا یار میرا

☆☆☆☆☆☆☆

نجیبؔ نہ رہا باقی، یار کی ذات میں فنا ہو گیا
اپنے غیر سمجھ نہ سکے، کہتے ہیں کہ کیا سے کیا ہو گیا
سنو! نجیب تو کب کا مر چکا اے دوستو
یار سے جب یار مِلا، میں میں نہ رہا وہ ہو گیا

جب آپ مدظلہ الاقدس اپنے مرشد کے وصال کے بعد پہلی بار اپنے مرشد کے مزار پر حاضر ہوئے تو ان کیفیات کو یوں بیان فرماتے ہیں:-

جھکا جب مزارِ یار پر، اَنْتَ اَنَا[1] وَاَنَا اَنْتَ کی آئی صدا
کی عرض کہ اس قابل نہیں ہوں، فرمایا یہی تو ہے ہماری عطا

[1] تو میں ہے، میں تو ہوں

دیکھ ذرا قلب کے اندر کہ یہ تو ہے کہ میں
دنیا اور وجود اپنا چھوڑ کر میں قالب تیرے میں آبسا

اپنے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی ؒ کی شان میں ایک خوبصورت منقبت لکھی:

سلطان محمد اصغر علیؒ مظہرِ ذاتِ رَبّانی
روحِ باھوؒ، محبوبِ شاہِ جیلانیؒ
سلطان الفقر، منبع فیضِ سلطانی
صاحبِ فقر، مقام لامکانی
مرادِ سلطان عزیزؒ، حیاتِ جاودانی
سلطان محمد اصغر علیؒ مظہرِ ذاتِ رَبّانی

ازل سے حاصل مرتبہ حق الیقین
ہر لمحہ دیدارِ ذات میں محو امامِ مبیں
فقیر باصفا فنا فی اللہ بقا باللہ بالیقین
نگاہ نہ ہٹی حق سے کبھی تیری سلطانِ مبیں
بحرِ حقیقت، وجودِ بشر، روحِ رحمانی
سلطان محمد اصغر علیؒ مظہرِ ذاتِ رَبّانی

چہرے پہ ''للہ'' خاص نشانی
لایحتاج مرتبہ، سر پہ تاجِ سلطانی
مقام ''حریم ذاتِ کبریا'' خاص فضلِ رَبّانی
اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ، لازوال زندگانی
محسنِ زمانہ مصطفیٰ ثانی مجتبیٰ آخر زمانی
سلطان محمد اصغر علیؒ مظہرِ ذاتِ رَبّانی

آپؒ کی نگاہِ کامل سے ناقصوں کو کمال ملا
ملا سب کو عشق مگر خواص کو مانندِ بلالؓ ملا
صاحبِ قرآن محبوبِ خدا سے نورِ جمال ملا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

جسے زوال نہیں کبھی ایسا آپؒ کو وصال ملا

جانِ سلطان بہادر شاہؒ، محبوبِ یزدانی
سلطان محمد اصغر علیؒ مظہرِ ذاتِ رَبّانی

سلطان باھُو نے کیا یہ راز فاش سلطان الفقر
غوث و قطب کے سر پہ ہے آپؒ کا قدم سلطان الفقر
ماہ و خورشید ماند آپؒ کے حُسن کے سامنے سلطان الفقر
منور ہوئے آپؒ کی نگاہِ کامل سے سیاہ قلوب سلطان الفقر

یار یگانہ، سرِّ ھُو، ولادتِ رمضانی
سلطان محمد اصغر علیؒ مظہرِ ذاتِ رَبّانی

وہ محفلِ عشاق میں آپؒ کا دبے پاؤں آنا
عاشقوں سے نگاہیں ملا کے وہ نگاہوں کا جھکانا
ہلکے سے تبسم سے وہ دِلوں کا گرمانا
دید میں تڑپتی روحوں کو اک نظر سے دیوانہ بنانا

نجیبؔ ہوا انہی اداؤں سے گھائل، دلبرجانی
سلطان محمد اصغر علیؒ مظہرِ ذاتِ رَبّانی

اسمِ اللہ ذات ہے پیغام سلطان الفقر کا
بھول نہ جانا یہ کام سلطان الفقر کا
زمانے کو بتلانا ہے ابھی مقام سلطان الفقر کا
دنیا میں پھیلانا ہے ابھی نام سلطان الفقر کا

نجیبؔ کو ہے یہ خاص وصیت اے نوعِ انسانی
سلطان محمد اصغر علیؒ مظہرِ ذاتِ رَبّانی

☆☆☆☆☆☆☆

www.sultan-ul-faqr-publications.com

سلام بحضور سلطان الفقر ششم رحمۃ اللہ علیہ

صاحبِ مسمّٰی اسمِ ذات، سیّدالکونین، ششم سلطان الفقر کو سلام
جس کی نگاہ سے ہوئے منور قلوب، اس سلطان الفقر کو سلام
جس کے نور سے ناقصوں کو کمال ملا، اس انسانِ کامل کو سلام
جس نے عشق کی مے کو عام کر دیا، اس ساقیٔ زمانہ کو سلام
جسم میں روح جس سے زندہ ہوئی اس طبیبِ باکمال کو سلام
رازِ حقیقت سے آگاہ جس نے کیا، اس بحرِ حقیقت کو سلام
جس نے اس خادم کو محرم راز بنایا اُس صاحبِ مسمّٰی اسمِ ذات کی عنایت کو سلام
نور کی حقیقت جہاں سے ملی للہ کی نشانی والے اس ہادی اکمل کو سلام
سلطان عزیزؒ کے محبوب، روحِ باھُوؒ اور شاہِ جیلانیؒ کے مطلوب کو سلام
عطا کیا سرِّ ھُو جس نے نجیبؔ جیسے بے مایہ و بے نشاں کو اُس امامِ سخاوت کو سلام

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باب 29

کلام درشان سلطان العاشقین

آج کے اس پُرفتن دور میں جب گمراہی عام ہوچکی ہے،نفسانفسی اور مادیت پرستی کا دور دورہ ہے، دین کی حقیقت سے مسلمان ایسے ہی ناواقف اورانجان ہیں جیسے غیر مسلم۔لیکن مرشد کامل اکمل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی نگاہِ کامل سے تزکیہ نفس کے بعد لاکھوں لوگ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر چکے ہیں۔ ہزاروں طالبانِ مولیٰ بلا جبر واکراہ اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے پاس آ کران کی زندگی یکسر بدل گئی۔ان کی حیات کو جینے کا مقصدمل گیا۔ بہت سے طالبانِ مولیٰ مرد وخواتین کو بہت سی صلاحیتیں اور خوبیاں عطا ہوئیں جو ان میں پہلے سے موجود نہ تھیں جن میں شاعری کی صلاحیت سرِفہرست ہے۔ان شاعروں میں سلطان محمد عبداللہ اقبال سروری قادری (راولپنڈی)، سلطان محمد ناصر حمید سروری قادری (لاہور)، مرزا سلیمان سروری قادری (گجرات)، جہانگیر علی سروری قادری (لاہور)، محسن سعید سروری قادری (حافظ آباد) اور ظفر اقبال سروری قادری (جہلم) کے نام شامل ہیں۔

شاعری کی رموز سے آگاہ لوگ جانتے ہیں کہ شاعری ہر کسی کے بس کی بات نہیں اور نہ ہی ہر کوئی اس کوشش میں کامیاب ہوسکتا ہے۔لیکن مرشد کامل اکمل کی صحبت سے فیض یاب ہوکر شاعری کی صلاحیت حاصل کرنے والے مریدین کا کلام منفرد نوعیت کا حامل ہوتا ہے۔اس کتاب میں عشقِ حقیقی کی نعمت حاصل کرنے والے ایسے ہی شعرا کا منتخب کلام شائع کیا جارہا ہے تاکہ فقیرِ کامل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے عقیدتمند اور مریدین طالبانِ مولیٰ مرد وخواتین اس کلام کے مطالعہ سے وہ لذت اور سرور کی کیفیت پاسکیں جو راہِ فقر پر چلنے والے طالبانِ مولیٰ کے لیے ضروری ہے اور ساتھ ساتھ ان پر آپ مدظلہ الاقدس کی شان بھی واضح ہو۔

کلام سلطان محمد عبداللہ اقبال سروری قادری

سلطان محمد عبداللہ اقبال سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے خلیفہ ہیں۔سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ہاتھ پر بیعت سے قبل انہوں نے کبھی شاعری نہیں کی تھی اور نہ ہی کبھی سوچا تھا۔سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صحبت اور نگاہِ کرم سے انہیں

شاعری کرنے کی صلاحیت عطا ہوئی۔ اس کے متعلق سلطان محمد عبداللہ اقبال کہتے ہیں:

''ہمیشہ سے سنا تھا کہ شاعر بنا نہیں جا سکتا بلکہ شاعر پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی سنا تھا کہ کرامت اولیا کرام کا خاصہ ہے۔ میں شاعر نہیں ہوں۔ نہ شاعری پڑھنے میں دلچسپی تھی اور نہ لکھنے میں۔ جب مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دست اقدس پر بیعت ہوا تو اس وقت تک کبھی کوئی شعر نہ لکھا تھا۔ پھر ایک روز اپنے مرشد کریم سے شدت سے باطن میں مدد مانگی کہ مہربانی فرمائیں کہ توفیق عطا ہو کہ آپ کی شان میں اشعار لکھ سکوں۔ اسی روز دو کلام لکھے۔ یہ صرف اور صرف میرے مرشد کی عنایت ہے اور ان سے دعا ہے کہ مزید صلاحیت عطا کریں کہ آپ کی شان کے بارے میں لکھنا میرے لئے اللہ کی بہت بڑی نعمت اور سعادت کی بات ہے۔''

مرکزِ فقر سلطان العاشقین

تھا فرمانِ باھُوؒ ایک روز ایسا بھی آئے گا
میرا نوری فرزند صورتِ خورشید چھا جائے گا

تھا اقبالؒ بھی پریشان کہ ہیں مے خانے بند
نجانے کب زمانہ پھر سے وہ فیض پائے گا

بابا قلندر نے کہا 1959 میں وہ آئے گا
جو مرکزِ فقر سلطان العاشقین کہلائے گا

سرسبز مگر بیاباں تھا رنگیل پور
بے فیض تھا فیضِ یزداں سے رنگیل پور

بے نور تھا جہاں، بے حضور تھا سماں
بے سوز تھی اذاں، جہالت تھی عیاں

رنگیل پور تھا کہ تھا بتکدہ و صنم کدہ
جہاں کا تھا ہر ذی روح تصویرِ غمزدہ

آخر کار وہ صد مبارک گھڑی بھی آ پہنچی
شانِ کبریا جب صورتِ نجیب جا پہنچی

فیصلے کیے تھے خود رسالت مآبؐ نے
مہر کی تھی ثبت خود ذاتِ جناب نے

باطل کو حق سے اب تحریف ہونا تھا
رنگیل پور کو رنگیل پور شریف ہونا تھا

رنگیل پور کو اپنے ہونے پر ناز ہونے لگا
یوں رنگیل پور شریف کا آغاز ہونے لگا

جلوہ گر ہے آج اکتیس نقاب اوڑھے
ذاتِ یزداں عیاں ہے حجاب اوڑھے

روحِ اقبالؒ نازاں ہے تقدیرِ انسانی پر
کہ نجیب آئے ہیں حکمِ شہبازِ لامکانی پر

دیکھتے دیکھتے فیض قدیمی عام ہونے لگا
تین سو سال سے بند سرِ عام ہونے لگا

باھُوؒ نے رنگیل پور شریف میں حق دکھایا ہے
نجیب کو اپنا حقیقی و روحانی وارث بنایا ہے

اگر قطرہ کی طلب ہو تو جام ملتا ہے
ناکام ہونے والوں کو بھی انعام ملتا ہے

خانقاہ سلطان العاشقین و مسجد زہراؓ
دراصل مرکزِ فقر بنیادِ خانقاہ و مسجد زہراؓ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

یہیں سے فیض تاقیامت عام ہو گا
مرکزِ فقر سے ہر طالب سیراب ہو گا

رنگیل پور شریف میں نور کی برسات ہے
نگاہِ نجیب سے موت کو بھی حیات ہے

پھر اصغر علیؓ بصورتِ نجیب آیا ہے
اللہ اور اس کے نبیؐ کا حبیب آیا ہے

درِ یار ہی سے آس ہے

نہ کوئی آرزو نہ پیاس ہے
درِ یار ہی سے آس ہے

یہ تشنہ لب کریں آرزو
تیری وہ مے، جو خاص ہے

یہ جسم ہزار دور سہی
تو چار سو میرے پاس ہے

گدائے عشق کی ہے بساط کیسی
پروانہ نہ جل سکے تو حیات کیسی

کوئی جواب ہے نہ میرا سوال ہے
قطرہ بھی لگے سمندر کا حال ہے

قابَ قوسین کی یہ حقیقت ہے
نجیب سے بچھڑنا ہلاکت ہے

www.sultan-ulfaqr-publications.com

کلام سلطان محمد ناصر حمید ناصؔر سروری قادری

سلطان محمد ناصر حمید سروری قادری ولد عبدالحمید سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے خلیفہ ہیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نگاہِ کامل کی تاثیر سے سلطان محمد ناصر حمید کے دل کی کیفیت بدل گئی۔ دل سے دنیا کی محبت کا خاتمہ ہوا اور زندگی کا مقصد مل گیا۔ مرشد کی غلامی اختیار کر کے خود کو ہمیشہ کے لیے راہِ حق کے لیے وقف کر دیا۔ 2016ء میں سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے دربار پاک پر حاضری کے بعد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے مہربانی فرمائی اور شاعری کرنے کی صلاحیت عطا فرمائی۔ مرشد کی اس عطا کے متعلق محمد ناصر حمید یوں رقمطراز ہیں:

''مجھ جیسے کم تعلیم یافتہ اور گناہگار انسان سے شاعری کروالینا میرے مرشد کریم سلطان العاشقین کا ہی کمال اور مہربانی ہے ورنہ میں اس قابل نہ تھا۔ اپنی ہی شاعری پڑھ کر میں خود حیران ہوتا ہوں کہ یہ سب میں نے کیسے لکھا۔ یہ سب میرے مرشد کی نگاہِ کامل کی تاثیر ہے جس سے قلب و باطن کی کیفیت ہی بدل جاتی ہے۔ مرشد کامل اکمل کے بنا زندگی ادھوری ہے۔''

سی حرفی

ا: الف نے تیرا بھیس دھاریا، رنگیل پور وچ آ کے
میم نے تیرا ظہور نکھاریا، تیرے وچ سما کے
اسمِ اعظم تیرا نام پکاریا، عاشقاں نے آ کے
سلطان نجیب عاشقاں دا دِل سنواریا، حسن اپنا وکھا کے

آ: آپ ہو نور حقیقت دا، جو جانے اوہ مقبول ہووے
جیندی اکھ ہے صدق یقین والی، اوہ حق دا منظور ہووے
غبار تے دھول اندر ویکھے، جینوں سلطان العاشقین تے شک بے یقین ہووے
سلطان نجیب مرشد جیندا، اس تو شیطان خناس دور ہووے

ب: بس اللہ پاک دے سوا، باقی ہوس اغیار بیلی
لَآ اِلٰہَ دا سبق اِکو پڑھ، مرشد اِلَّا اللہ دا اظہار بیلی
چہرہ انور مرشد دا ویکھ، کھلن تیرے تے اسرار بیلی
سلطان نجیب مرشد قدیر میرا، ڈبیا بیڑا کرے پار بیلی

پ: پڑھ پڑھ علم ہزار کتاباں، عالم کرن ذکر اذکار سارے
عشق دی کتاب پڑھدے ناہیں، اندروں رہن بیکار سارے
عشق دی کتاب مرشد پڑھاندا، علم دے کھولے اسرار سارے
سلطان العاشقین مرشد میرا، ربّ دے وکھائے انوار سارے

ت: تیرے اسم دا ذکر دو جگ وچ، سلطان نجیب مشہود ہویا
ذات صفات ویکھ ربّ دی، ہادی اوہدا موجود ہویا
عشق دی نماز دا مسجود سوہنا، سلطان محمد معبود ہویا
سلطان العاشقین جیہڑا منکر تیرا، اوہ شیطان مردود ہویا

ث: ثابت صدق یقین ہمیشہ، عاجز نوں اس توں نواز پیارے
نفس متکبر خوار کیتا، اندروں کڈھو اغلاظ پیارے
سلطان نجیب ہن کرم کرو، ذات تیری رحمٰن پیارے
نام اپنا دِل وچ جمائیو ہادی، ایہ عاجز تیرے توں قربان پیارے

ج: جد دا مرشد لامکانی ملیا مینوں، عاجز خوشیاں منائے
شان تساڈی میں کی دساں، جیہڑا جانے حق نوں پائے
حور و قصور دا لالچ کڈھے اندروں، توحیدی فقر سکھائے
سلطان نجیب نوں جیہڑا راضی کرے، وحدت اندر ڈیرے لائے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

چ: چہرے تے للہ دی نشانی، سلطان محمد مجتبیٰ آخر زمانی بن کے آیا اے
طالباں صادقاں عاشقاں لئی، رنگیل پور وچ اپنا تخت سجایا اے
سلطان الاذکار ھُو طالباں نوں عطا کرکے فقر دا راز سمجھایا اے
سلطان نجیب نے صادقاں عاشقاں نوں صراطِ مستقیم وکھایا اے

ح: حلیم کریم ذات ہے ربّ دی، سوہنے مرشد وچ نظر آئی
رحمان تے تینوں جو اِک نہ جانے، شیطان دی صفت اندر سمائی
کیا پرواہ دنیا دی اُس نوں، جیہڑا تیرے در دی کرے گدائی
سلطان نجیب عطا کرو عشق اپنا، عاجز بنیا تیرا شیدائی

خ: خدا نے خود نزول کیتا، سوہنے پیر دی مورت اندر
حضور پاکؐ نے ظہور کیتا، سوہنے پیر دی صورت اندر
سیّدہ فاطمہؓ نے منظور کیتا، فرزندِ حقیقی دے روپ اندر
سلطان نجیب اللہ تینوں مشہور کیتا، امام حسنؓ دے فقر اندر

د: دلیل نہ منگ بغیر دلیل ہادی توں کر سب کچھ قربان پیارے
نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ مرشد نوں توں جان پیارے
ابوجہل شیطان نہ بن، اندروں ربّ دا نور توں پہچان پیارے
سلطان نجیب ہادی مطلق نور اللہ دا، تے ذات رحمان پیارے

ذ: ذکر تصور اسم اَللّٰہ دا، جو ہادی تیرے توں پائے
ھُو دے تصور وچ رہے ہمیشہ، ذاتی اسم کمائے
مشقِ مرقومِ وجودیہ دے نال اوہ اپنے تن نوں پاک کرائے
سلطان نجیب صادقاں عاشقاں نوں، اللہ دے نال ملائے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ذ: ذکر فکر کراں ہر دم تیرا، ہادی غلام تیرا ہی سداواں
ربّ دا نور توں دسدا مینوں، ورد تیرا ہی دھراواں
صورت تیری وچ ظہور مولا دا، تصور تیرا ہی پکاواں
سلطان نجیب ہکو دعا اس عاجز دی، فنا تیرے وچ ہو جاواں

ر: روز ازل دا نور ہے تیرا، رنگیل پور وچ ظہور ہے تیرا
سلطان الفقر مرشد میرا، عاجز نوں اِس تے ناز بتھیرا
سینہ روشن کر دو میرا' بن جاواں میں عاشق تیرا
سلطان نجیب دِل وچ لاؤ ڈیرا' عاجز اے غلام تیرا

ز: زمین تے خدا دا مظہر ویکھو، سلطان العاشقین دے ظہور وچ
حضورؐ دے فقر دا نور ویکھو، بشریت دے نور وچ
مرشد میرے دے اوصاف ویکھو، قرآن دے سطور وچ
سلطان نجیب دا روپ ویکھو، اٹھاراں ہزار عالم دی مخلوق وچ

س: سخیاں دا سلطان توں، سلطان محمد نجیب الرحمٰن سروری قادری
در تیرے تو فقر منگدا، منظور کرو میری حاضری
خاص فقر عطا ہووے، تیری ذات ہے اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ
اس عاجز نوں منظور کرو، ہمیشہ کردا رہے تیری چاکری

ش: شہر لاہور نوں روشن کیتا، ھُو نے سلطان العاشقین دا برقعہ پاکے
رنگیل پور پُرنور کیتا، ڈیرا اپنا وچ سجاکے
عاشقاں نوں مجلسِ حضور کیتا، بشریت تیری وچ آکے
سلطان نجیب وچ ربّ ظہور کیتا، اپنا آپ چھپاکے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ص: صفاتی ذکر اوہ نہ کردے، جیہڑے ذکرِ اَللّٰہ سلطان العاشقین توں پاندے
زبان تے ہونٹ اوہ نہ ہلاندے، ساہواں نال یار نوں بلاندے
اسم اَللّٰہ دا تصور کرکے، دِل وچ ربّ دا عرش سجاندے
سلطان نجیب قربان تیرے توں عاشق، جیہڑے عشق تیرے وچ بھجے آندے

ض: ضرورت پوری ہووے اونہاں دی، سلطان العاشقین جنہاں دا دستگیر ہووے
چہرہ نورانی چمکے پیشانی، عاشق ویکھ روشن ضمیر ہووے
مرشد دور کرے مصیبتاں ساریاں نوں، اوہ ہر امر تے قدیر ہووے
سلطان نجیب تمنا بس ایہو، عاجز تیرے در دا فقیر ہووے

ط: طالب بن کے عاجزی نال، سلطان العاشقین کول جیہڑا آجاوے
سوہنے مرشد دا لڑ پھڑکے، ازلی نصیبہ فقر اوہ پاجاوے
جیہڑا تینوں بھل جاوے، شیطان مردود نوں اوہ بھاجاوے
سلطان نجیب روپ اللہ دا ای، جو جانے فقر محمدی پاجاوے

ظ: ظاہر باطن ہویا عیاں، جد مرشد اندروں دِسے مینوں
عشق تیرے وچ لِکھاں میں، اندروں بیٹھا دَسے مینوں
زمانہ عشق تیرے دے طعنے مارے، دیوانہ سمجھ کے ہسے مینوں
سلطان نجیب عشق قائم رکھیو اپنا، زمانہ چاہے کافر سدے مینوں

ع: عیب میرے تے پردہ پائیں، سلطان العاشقین لجپال سائیں
غیر دی محتاجی تو بچائیں، اپنی غلامی دا تاج پہنائیں
شیطان خناس دور بلائیں، غماں پریشانیاں نوں دور ہٹائیں
سلطان نجیب مرشد سائیں، اللہ پاک دا دیدار کرائیں

www.sultan-ul-faqr-publications.com

غ: غوث وی آئے قطب وی آئے، آئے لکھاں انسان
نہیں آیا جگ تیرے جیہا ہور دوسرا، عاشقاں دا سلطان
طالباں سالکاں عاشقاں لئی، بشریت تیری ھُو دی پہچان
سلطان العاشقین لقب ہے تیرا، حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن

ف: فقر دی گل جنہاں نے سمجھنی، اوہ سلطان العاشقین دا لڑ پھڑدے
اسمِ اَللّٰہ ذات دا تصور کرکے، یاھُو دا وظیفہ پڑھدے
مجلسِ محمدی وچ رہن ہمیشہ، باطن انوار کردے
سلطان نجیب مرشد جنہاں دا، اوہ ھُو دا دیدار کردے

ق: قدیم ذات سوہنے ربّ دی، باقی ہر شے نے ہونا فانی
اسمِ اَللّٰہ ذات سلطان العاشقین کولوں پا، زندگی دو دِن دی ہے جانی
یاھُو دا ورد پکا، تصور وچ رہے تیرے ذات ربانی
سلطان نجیب مرشد جنہاں پایا، اللہ دی ذات وچ اوہ ہون فانی

ک: کدی اپنے در تے بلاؤ، اسمِ اَللّٰہ ذات دا فیض جھولی پاؤ
ھُو دا راز سمجھاؤ، اپنے در دا فقیر بناؤ
وہمات ظلمات اندروں مٹاؤ، اللہ پاک دا جلوہ وکھاؤ
سلطان نجیب قدمی لاؤ، غلامی اپنی دا تاج پہناؤ

گ: گندیاں مندیاں نوں سینے نال لان والا، سلطان العاشقین مرشد میرا
اپنے قریب فقیراں نوں بٹھان والا، فقرِ شہنشاہ مرشد میرا
غیراللہ دے تصوراں نوں مٹان والا، صاحبِ تصور مرشد میرا
سلطان نجیب ھُو دا نور وَکھان والا، صاحبِ انوار مرشد میرا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

م: میرا ذکر وی توں میرا فکر وی توں، میرا سجدہ تیرے قدمانی
اسمِ اَللّٰہ ذات دے تصور وچوں چہرہ چمکے تیرا نورانی
مشق مرقومِ وجودیہ کیتی جدوں میں، اسم نظر آئے تیرا لامکانی
سلطان نجیب کر فنا اپنی ذات دے اندر، رہ جاوے وجود تیرا سلطانی

ن: نفس متکبر اونہاں دا ہے، جیہڑے بیان کردے اپنی وڈیائی
عاشق ہمیشہ عاجزی وچ رہندے، اوہ ربّ دی کر دے حمد ثنائی
طالب کدی تکبر نہ کردے، اوہ مالک دے در دی کردے گدائی
سلطان نجیب نفس پاک کرے طالباں دا، جنہاں اندروں مَیں مٹائی

و: وحدت وچوں نکل کے، نورِ مجسم رنگیل پور آیا
کوہِ طور والی تجلی نے سلطان العاشقین وچ ظہور فرمایا
لن ترانی والا قصہ ہویا ختم، ہن اللہ نے خود جلوہ وکھایا
سلطان نجیب مرشد سوہنا، جس نے عاجز نوں اپنا غلام بنایا

ہ: ھُو دا ذکر اوہی پاندا، جیہڑا سلطان العاشقین نال پریت لاندا
وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا دی اوہ تفسیر بن جاندا
ھُو دا تصور اندر جماندا نالے دم نوں قید لگاندا
سلطان نجیب صاحبِ ھُو مرشد میرا، طالباں نوں ذکرِ ھُو سکھاندا

ی: یارو آؤ کریئے فقر دا وپار، ہے کوئی ذکرِ ھُو دا طلبگار
صادقاں طالباں عاشقاں لئی، ہٹ جاوے نفسانی دیوار
کھل جاون اونہاں تے اسرار، جیہڑے فقر پان لئی لٹاندے گھربار
واہ نصیب اونہاں دا ناصرؔ، جنہاں نوں ملیا سلطان نجیب سوہنا یار

آمدِ سلطان العاشقین ہے

آمدِ سلطان العاشقین ہے، ولادتِ سلطان العاشقین ہے
چہرہ آپ کا نورِ الٰہی کی دید ہے، 19 اگست عاشقوں کی عید ہے

بحرِ حقیقت جلوۂ نورِ توحید ہے
مقام لامکاں ذاتِ لایزید ہے
حسنِ ازل کے چہرے کی آپ دید ہیں
ھاھویت کے نقطہ کی آپ کلید ہیں

فقر کے سلطان آپ امامِ مبین ہیں
عاشقوں کے سلطان، آپ سلطان العاشقین ہیں

حریمِ کبریا کے گہوارۂ ناز میں پلا
شبیہِ غوث الاعظم کا رتبہ ملا
اصغر علیؒ سے امانتِ فقر کا خزینہ ملا
ھُو میں یاھو کا راز سب پر کھلا

ایمانِ کامل عشق تیرا، آپ رحمت العاشقین ہیں
عاشقوں کے سلطان، آپ سلطان العاشقین ہیں

سلطان اصغر علیؒ فقر کا عنوان آپ کامل تفسیر ہیں
آئینہ باصفا نورِ مطلق آپ کامل پیر ہیں
نفس کے حملوں سے بچاؤ کی آپ کامل تدبیر ہیں
اندھیروں میں اجالے کی کرن آپ بدرِ منیر ہیں

سرّ یاھُو آفتابِ فقر آپ نورِ یقین ہیں
عاشقوں کے سلطان، آپ سلطان العاشقین ہیں

www.sultan-ul-faqr-publications.com

انوارِ ذات کی تجلی آپ پر هَلْ مِنْ مَّزِیْد ہے
فنا فی اللہ بقا باللہ دریائے وحدت کی آپ توحید ہیں
اسم اللہ ذات کے فیض کی آپ کلید ہیں
ناقصوں کو کامل بنایا، طالبوں کی آپ امید ہیں

ذکرِ یاھُو میں فنا آپ سلطان الذاکرین ہیں
عاشقوں کے سلطان، آپ سلطان العاشقین ہیں

سلطان نجیب الرحمٰن شہبازِ لامکانی مرشد آپ ہیں
مجلسِ حضوری میں پہنچانے والے مرشد آپ ہیں
غیر اللہ کے تصور کو مٹانے والے مرشد آپ ہیں
ناصر کے عیب چھپانے والے مرشد آپ ہیں

عارفوں کے سلطان، آپ رحمت العارفین ہیں
عاشقوں کے سلطان، آپ سلطان العاشقین ہیں

آمدِ سلطان العاشقین ہے، ولادتِ سلطان العاشقین ہے
چہرہ آپ کا نورِ الٰہی کی دید ہے، 19 اگست عاشقوں کی عید ہے

اللہ کا ہے مظہر اور نبیؐ کا نور

اللہ کا ہے مظہر اور نبیؐ کا نور
سلطان العاشقین میرا مرشد ہے مشہور
کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیً کا بھید کُھل گیا
بے صورت کا صورت میں راز کُھل گیا
دیدار کے لیے ہم آئے ہیں حضور
اللہ کا ہے مظہر اور نبیؐ کا نور
سلطان العاشقین میرا مرشد ہے مشہور

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ابتدائے عشق کی پہلی اذان آپ ہیں
کُنْ فَیَکُوْن کی زبان آپ ہیں
اللہ کی جو شان ہے شانِ حضور
اللہ کا ہے مظہر اور نبیؐ کا نور
سلطان العاشقین میرا مرشد ہے مشہور

اللہ کے جانِ جاناں دو جہان کی جان
ہر طرف ہے جلوہ محبوبِ رحمان
دیدارِ خدا عین ہے دیدارِ حضور
اللہ کا ہے مظہر اور نبیؐ کا نور
سلطان العاشقین میرا مرشد ہے مشہور

محفل ہے حضور کی اللہ نے سجائی
اُٹھ گئے ہیں پردے آگئی خدائی
ہر ہر جہان میں ہو گیا ظہور
اللہ کا ہے مظہر اور نبیؐ کا نور
سلطان العاشقین میرا مرشد ہے مشہور

فقر کا خزینہ میرے مرشد کا ہے سینہ
سلطان العاشقین روشن ہے نگینہ
عاشقوں کے دِل کی دھڑکن اور سرور
اللہ کا ہے مظہر اور نبیؐ کا نور
سلطان العاشقین میرا مرشد ہے مشہور

مرشد میرا دین ہے مرشد ہے ایمان
مرشد میرا جسم ہے مرشد میری جان
میں مرشد کا طور ہوں میرا مرشد نور
اللہ کا ہے مظہر اور نبیؐ کا نور
سلطان العاشقین میرا مرشد ہے مشہور

www.sultan-ul-faqr-publications.com

تیرے عشق نے کیتا عجب کمال

تیرے عشق نے کیتا عجب کمال
ویکھیا جدوں دا تیرا حسن و جمال
اندر باہر تیرا ہی خیال
تیرے بغیر ہن جینا محال
تیرے عشق نے کیتا عجب کمال
سلطان نجیب مرشد لجپال

ظہور تیرا ہے ھُو دی پہچان
بشریت وچ مصطفیٰؐ دی شان
اسم تیرا سلطان محمد نجیب الرحمٰن
حسن تیرا یوسفؑ دی مثال
تیرے عشق نے کیتا عجب کمال
سلطان نجیب مرشد لجپال

چہرہ نورانی چمکے پیشانی
جیویں چودھویں دا چن آسمانی
نین تیرے دی دنیا دیوانی
دنداں چمکن موتی وال
تیرے عشق نے کیتا عجب کمال
سلطان نجیب مرشد لجپال

خُلقِ محمدی تیرے اوصاف
گفتار تیری تو جھڑ دے گلاب
رخسار تیرے تے نور بے حساب
ہونٹ تیرے پھلاں وانگوں لال
تیرے عشق نے کیتا عجب کمال
سلطان نجیب مرشد لجپال

www.sultan-ul-faqr-publications.com

چال تیری ہے عین عیانی
سلطان اصغر علیؒ دی تیرے وچ روانی
بنیا مرشد دی توں نشانی
سلطان الفقر دا تو واحد جمال
تیرے عشق نے کیتا عجب کمال
سلطان نجیب مرشد لجپال

کورے کاغذ وانگوں طالب آئے
نگاہ دے نال توں عارف بنائے
لکھاں نوں توں علمِ لدنی پڑھائے
جگ وچ ہور نہ کوئی تیری مثال
تیرے عشق نے کیتا عجب کمال
سلطان نجیب مرشد لجپال

رنگیل پور توں فیض ہے جاری
لکھاں آئے نے فقر دے بیوپاری
پر کوئی کوئی کردا جان نثاری
کراں تیرے توں قربان اپنی جان و مال
تیرے عشق نے کیتا عجب کمال
سلطان نجیب مرشد لجپال

جیہڑا ویکھے تینوں اِک واری
ہو جاوے تیرے حسن دا پجاری
نچھاور کرے تیرے توں دنیا ساری
پاوے اوہ فقر کمال
تیرے عشق نے کیتا عجب کمال
سلطان نجیب مرشد لجپال

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ناصر وی اے غلام تیرا
کرنا قبر تو دور ہنھیرا
روشن ہو جاوے سینہ میرا
رکھنا ہمیشہ اپنے نال
تیرے عشق نے کیتا عجب کمال
سلطان نجیب مرشد لجپال

کلام مرزا سلیمان اشرف سروری قادری

مرزا سلیمان اشرف سروری قادری ولد محمد اشرف ضلع گجرات کے گاؤں عالم گڑھ کے رہائشی ہیں۔ بچپن سے ہی تصوف میں دلچسپی تھی اس لیے جانتے تھے کہ مرشد کامل کے بغیر راہِ سلوک میں کامیابی ناممکن ہے۔ ایک دفعہ ایک مہربان دوست کے ساتھ دربار حضرت سخی سلطان باھُو پر حاضری کے دوران ان سے فیض کی التجا کی جس کے بعد ان کی رہنمائی حضرت سخی سلطان باھُو کے روحانی وارث سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی طرف ہوگئی۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعتِ توبہ وتقویٰ کی سعادت حاصل کی اور ذکر وتصور اسم اللہ ذات حاصل کیا۔

مرشد کامل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی صحبت وعنایت سے حق کی پہچان نصیب ہوئی اور دل میں خیال پیدا ہوا کہ کاش ان میں اتنی صلاحیت ہو کہ اپنے مرشد کی شان بیان کرسکیں۔ شاعری کے متعلق زیادہ علم بھی نہ تھا۔ مرشد پاک سے قلبی تعلق اور شاعری کی عطا کے متعلق مرزا سلیمان بیان کرتے ہیں:

☆ ایک رات مرشد پاک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس خواب میں میرے گھر تشریف لائے۔ کچھ دیر بیٹھ کر مجھ سے باتیں کیں، میں نے عرض کی ''مرشد پاک! اگرچہ میں ناقص ہوں مگر دل چاہتا ہے آپ کی شان بیان کروں۔ مجھے بھی شاعری کی صلاحیت عنایت فرمادیں۔'' اس بات پر حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے تبسم فرمایا اور فرمایا ''اچھا جی! شاعری چاہیے'' اور اس عاجز کو سینے سے لگا کر اپنا مبارک لعابِ دہن اس عاجز کی زبان پر لگایا۔ جس سے میرے باطن میں روشنی بھر گئی اور جاتے ہوئے حضور مرشد کریم نے مجھے لفافے میں کوئی چیز دی اور فرمایا ''یہ لو بیٹا یہ تمہارے لیے لے کر آیا ہوں۔'' میں نے وہ چیز لے لی۔

صبح اٹھ کر میں سوچ میں پڑ گیا کہ مرشد پاک نے مجھے کیا دیا ہوگا۔ اسی دن ایک کلام کی قلب پر آمد ہوئی جسے میں نے کاغذ پر تحریر کرلیا اور

مرشد پاک کی بارگاہ میں پیش کیا۔ حضور مرشد پاک نے تبسم فرمایا اور کلام کو منظور فرمایا۔ پھر مجھے یاد آیا کہ خواب میں مرشد پاک نے مجھے کلام ہی عطا کیا تھا جو ظاہر میں مجھ سے لکھوایا گیا۔ اس کے بعد سے قلب پر آمد ہوتی ہے اور میں تحریر کر لیتا ہوں۔ اس میں میرا کوئی کمال نہیں اور نہ ہی مجھ میں اتنی قابلیت ہے کہ شاعری کر سکوں۔ یہ تو میرے مرشد پاک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی عنایت ہے جو اپنے طالب کو وہ کچھ بھی عطا کر دیتے ہیں جس کے وہ قابل بھی نہیں ہوتا۔ میاں محمد بخشؒ نے خوب فرمایا ہے:

خش خش جتنا قدر نہیں میرا، میرے صاحب نوں وڈیائیاں

اللہ پاک اس عاجز کو راہ فقر میں استقامت نصیب فرمائے اور مرشد پاک کا سایہ ہم پر سلامت رکھے۔ آمین

حسن و جمال

جمالِ یار ہے حسن و جمال سے آگے
مقامِ یار میرے قیل و قال سے آگے

سحر انگیز نگاہیں وہ دل نشیں چہرہ
بڑھ نہ پایا میں تیرے خدوخال سے آگے

جن کو عرفان کی منزل پہ تو نے پہنچایا
گزر گئے ہیں وہ رنج و ملال سے آگے

مثال یہ ہے کہ تیری نہیں مثال کوئی
یہی مثال ہے ہر اک مثال سے آگے

جہانِ عشق کے حیرت کدے میں آئے کوئی
جواب پیشِ نظر ہے سوال سے آگے

بقا کا راز ہے مضمر فنا کے پردے میں
عروجِ ذات ہے لیکن زوال سے آگے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

آئینے کی سی ہے شفاف فقر کی منزل
ذات ہی ذات ہے وصل و وصال سے آگے

میں کہ ہاتھوں کی لکیروں میں سمٹ جاتا ہوں
تمہارے قدم ستاروں کی چال سے آگے

مجھ کو ہر حال میں پیش آئی ضرورت تیری
اور اک حال ہے دنیا کے حال سے آگے

ان کی مدحت کو ہیں درکار زمانے مرزؔا
ہمارا دور نہیں ماہ و سال سے آگے

درِ نجیب پہ آ کر دیکھو

ہمنواؤ درِ نجیب پہ آ کر دیکھو
نقوشِ ذات کبھی دل میں بسا کر دیکھو

جلوۂ حق نظر آئے گا بے حجاب تمہیں
قلب سے نفس کا پردہ جو ہٹا کر دیکھو

خدا پرستی کی پھر تم کو سمجھ آئے گی
خود پرستی کی جو دیوار گرا کر دیکھو

ملی ہے بزمِ محمدؐ کی حضوری ان کو
رفعتوں پہ میرے سلطان کے 'چاکر' دیکھو

www.sultan-ulfaqrpublications.com

کون دم بہ دم فرما رہا ہے کن فیکون
آگے سدرہ سے کبھی نظر دوڑا کر دیکھو

خوف و امید کے مابین ہے منزل اپنی
کشتیاں دنیا و عقبیٰ کی جلا کر دیکھو

دیکھتا ہے وہ تمہیں سب کو دیکھنے والا
تم بھی اک بار اسے سامنے آ کر دیکھو

وہ جو موسیٰ نے کوہِ طور پہ دیکھا جلوہ
دیکھنے کا ہے اگر شوق تو آ کر دیکھو

طلبِ گستاخ انہیں دیکھے بنا ٹلتی ہی نہیں
سرِ محفل بھی انہیں آنکھ چرا کر دیکھو

ملے گی ذاتِ حقیقت کی تجلّی تم کو
اپنی پلکوں کو جو پلکوں سے ملا کر دیکھو

جاں بہ لب ہے تیرے وصال کی تمنا میں
میرے مولیٰ کبھی سلیمانؔ کو آ کر دیکھو

تمہارے تک جو نظر کی مجال ہو جائے

وجود عرشِ خدا کی مثال ہو جائے
تمہارے تک جو نظر کی مجال ہو جائے

عین ممکن ہے کسی صاحبِ جنوں کے لیے
پیامِ اجل تمہارا جمال ہو جائے

تیرے چھو لینے سے روح کو دوام حاصل ہو
تیری تلقین سے وصل و وصال ہو جائے

تمہاری نظر کو ایسا کمال حاصل ہے
جو زد میں آئے وہی باکمال ہو جائے

آئینہ گر ہی نظر آئے آئینے میں اگر
آئینہ خانہ جنوب و شمال ہو جائے

گھل چکا ہے جو تیرا عشق میری سانسوں میں
دھڑکنوں میں بھی ذکر کی دھمال ہو جائے

سکوتِ دل کبھی بولے تو بات چل نکلے
رازِ ہستی سے ذرا بول چال ہو جائے

چلو مرزا چلیں سلطان العاشقین کے حضور
نظر سے نظرِ کرم کا سوال ہو جائے

رنگیل پور میں آمدِ عالی جناب ہے

تارے ہیں صف بہ صف تو قمر محوِ تاب ہے
رنگیل پور میں آمدِ عالی جناب ہے

www.sultan-ul-faqr-publications.com

سب دیکھتے ہیں ان کو تو ہم کیوں نہ دیکھتے
کہ ان کا دیکھنا تو نظر کا ثواب ہے

سلطان العاشقین کے جلووں کی خیر ہو
ہر جلوہ اپنے آپ میں کامل شباب ہے

ہے ان کے دم سے آج معطر فضا ہوئی
رنگیل پور میں جشنِ ولادتِ جناب ہے

مرزا جی آج ان کے قدم چوم لیجیے
سلطان العاشقین میں فقر بے حجاب ہے

مجھ کو ہیں سمجھ آئے عنایات کے معنی

کیا دن کے مطالب ہیں تو کیا رات کے معنی
مجھ کو بھی بتا ارض و سماوات کے معنی
مجھ کو بھی سکھا کلیۂ وحدت میرے مرشد
نفی کی ہے تشریح کیا اثبات کے معنی
خاموشیاں بھی تیری میرے فہم سے آگے
کیسے میں نکالوں تیری ہر بات کے معنی
تجھ کو تو میرے شوق کا ادراک بھی ہو گا
تجھ پہ تو کھلے ہیں میرے جذبات کے معنی
کیا واقعہ ہے میم کے پردے میں الف کا
کیا ہیں شبِ الست کے درجات کے معنی
سلطان العاشقین کی محفل میں بیٹھ کر
مجھ کو ہیں سمجھ آئے عنایات کے معنی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مجھ کو بھی تیرے معاملہِ کُن کی خبر ہو
مجھ پر بھی عیاں ہوں تیری آیات کے معنی
وہ ذات بنفسِ نفیس ہم میں ہے موجود
مفصل تیرے وجود میں کلیات کے معنی
آخر کو دل کا راز بھی ہو ہم پہ آشکار
جس روز کھلیں قلب کی ضربات کے معنی
لیتا ہے روز بخششیں سلطانِ سخن سے
مرزؔا سے جا کے پوچھیئے خیرات کے معنی

کلام محسن سعید سروری قادری

محسن سعید سروری قادری ولد محمد سعید ضلع حافظ آباد کے رہائشی ہیں۔ بچپن سے ہی سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو سے عقیدت و محبت رکھتے تھے اس لیے اکثر والد صاحب کے ہمراہ دربار حضرت سلطان باھُو پر حاضری کے لیے جاتے۔ سلطان باھُوؒ کے ابیات بچپن سے ہی بہت محبت سے سنتے رہے۔

مرشد کامل اکمل کی تلاش میں بہت سے روایتی پیروں کے پاس گئے لیکن جس فیض کے متعلق سلطان باھُوؒ کی تصانیف میں پڑھا تھا اور جس کی تلاش تھی، نہ پا سکے۔ ماہنامہ سلطان الفقر لاہور کے توسط سے اکتوبر 2014ء میں اوچشریف میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے اور ذکر و تصور اسم اللہ ذات کی نعمت حاصل کی۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے باطنی فیض اور ذکر و تصور اسم اللہ ذات کے ذریعے باطن میں تبدیلیاں آنی شروع ہوگئیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی بے پناہ مہربانیوں میں سے ایک مہربانی شاعری کی نعمت بھی ہے جس کے متعلق محسن سعید سروری قادری بیان کرتے ہیں:

''اس سے پہلے میں نے کبھی بھی شاعری نہیں کی۔ میری تعلیم بھی میٹرک ہے۔ میری شاعری کے الفاظ میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی جو شان بیان ہوئی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ میرے الفاظ اور میری سوچ نہیں ہے بلکہ میں اعتراف کرتا ہوں کہ یہ سب کچھ میرے ہادی و رہبر میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی مہربانی اور عطا ہے ورنہ میرے جیسا کم تعلیم یافتہ بندہ ایسے الفاظ ادا نہیں کر سکتا۔ اپنے مرشد پاک کی محبت میں غرق ہو کر جو الفاظ میرے دل پر اترتے ہیں وہ میں قلم کی نوک سے گزار دیتا ہوں۔

جب یہ الفاظ مجھ پر اترتے ہیں تو میں آپ سوچتا ہوں کہ میں کیا ہوں اور یہ کیا لکھ رہا ہوں یہ سب کچھ میرا نہیں بلکہ کوئی ذات مجھ سے یہ سب لکھوا رہی ہے۔ بے شک وہ ذات میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ہی ہیں۔ یہ سب ان کی عطا ہے میرا کوئی کمال نہیں۔''

محسن سعید خاندانی جھگڑوں کے سبب اوچ شریف میں رہائش پذیر تھے۔ انہوں نے اپنا نام بھی محسن سعید سے احمد علی رکھ لیا تھا۔ شاعری کی ابتدا میں وہ اپنا تخلص احمدؔ استعمال کرتے رہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے جب ان کے خاندانی جھگڑے ختم ہو گئے تو محسن سعید واپس حافظ آباد منتقل ہو گئے اور اپنے اصل نام 'محسن سعید' سے شاعری شروع کر دی۔ اب ان کے کلام میں محسنؔ تخلص لکھا گیا ہے۔

ساڈے عشق دی توں معراج نجیب

ساڈے عشق دی توں معراج نجیب
اسی نوکر توں سرکار نجیب

ساڈی یاد خیال تے سوچ نجیب
ساڈا رزق سارا تیری ذات نجیب
تیرا مکھ بشریت دا نقاب نجیب
تیری ذات اِچ ھُو وی تڑکار نجیب

تیرا حسن لاھوتی جلوہ اے
پئے ویکھن سارے عشاق نجیب
شالہ خیر ہووی لجپال نجیب
ناسوت دی رونق تسی آپ نجیب

میرے رہبر تسی سرکار نجیب
ناسوت وی لگدا لاھوت نجیب
سانوں ساڈی ذات اِچوں کڈھ لے توں
رکھ اپنی ذات اِچ آپ نجیب

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ایہہ دنیا میرا مقصد نہیں
مینوں تیری ذات درکار نجیب
تیری ذات اِچ صرف فنا ہوواں
کر کرم تے دے بقا نجیب

نِت لکھاں تے کرم کرنا ایں
اِک نظر کرم دی پا نجیب
اِکیہ(۲۱) مارچ امانت گھِن آیا
ہے شاہِ فقر لجپال نجیب

رنگیل پور دا ڈیرہ آباد رہوی
کر ساڈے وی دل آباد نجیب
تیری ذات دا محسنؔ نوکر اے
اِک وار تے گل نال لا نجیب

نجیب الرحمٰن دی آمد ہوئی اُنی (۱۹) اگست دی رات

طالباں تے اَج خوشیاں دی ہو گئی اے برسات
نجیب الرحمٰن دی آمد ہوئی اُنی(۱۹) اگست دی رات

مکھ نورانی چمکے پیشانی، ظاہر ہوئی اے لِلہ نشانی
جن و انس، حور و ملائک، دیون وارو واری سلامی
پیر میرے نال روشن ہوئی ایہہ دنیا کالی رات
نجیب الرحمٰن دی آمد ہوئی اُنی(۱۹) اگست دی رات

www.sultan-ul-faqr-publications.com

فقر تے سجنوں راز الٰہی، جیں پایا اُوہ جانے
فقر ہی فقر مُرشد میرا، جس پایا اُوہ جانے
دیدار میرے مرشد دا یارو عاشقاں دی معراج
نجیب الرحمٰن دی آمد ہوئی اُنی(۱۹) اگست دی رات

سوہنی داڑھی خوش گفتاراں، جند نجیب الرحمٰن تے واراں
مرشد کامل مرد مکمل، رکھدا دو جگ وچ ساراں
عاشق حضور نوں دیون آئے نیں اَج مبارک باد
نجیب الرحمٰن دی آمد ہوئی اُنی اگست دی رات

توحید دی صورت دل وچ وسدا یار میرا یگانہ
جدوں دا محسنؔ تیرا ہویا اے چھٹیا نفس یارانہ
نظر کرم دا آسی ہویا اے پا رحمت دی برسات
نجیب الرحمٰن دی آمد ہوئی اُنی(۱۹) اگست دی رات

میرا سوہنا نجیب الرحمٰن آیا

بن ڈوہاں جہاناں دی جان آیا
میرا سوہنا نجیب الرحمٰن آیا
اُچی شان تے شملہ اُچا اے
بن اَحدیت دی شان آیا
سُوہنے مکھڑے تے نُور شہانی اے
ایہہ ذات سخی سبحان آیا
ہوئی ظاہر ذات قدیمی اے
سوہنا فقر دی بن پہچان آیا

امر تکوین دا مالک اے
بن عاشقاں دا سلطان آیا
سوہنا وارث فقر محمدیؐ دا
ایہہ والیِ کُل جہان آیا
وحدت دے راز کھولیندے اے
وِچ م دے مُکھ الرحمٰن آیا
واہ کھیڈ محسنؔ دی بنائی آ
تینوں کرن سلام غلام آیا

رباعیات

ہو نہیں سکدا بخت نہ بدلن، تیرے عشق وچ نجیب الرحمٰن ایں
تیری نظر دی چوٹ ہلا دیندی، قلعے بنائے جو ابلیس شیطان ایں
تیری امان اِچ محسنؔ مسرور نجیب، ٹِل لان بھانویں کُل شیطان ایں
تیرے فقر دی دُھوم اَج دنیا وِچ، انڈیا عرب تے انگلستان ایں

جوں جوں رنگ مرشد دا آوے، ہجر وِچھوڑا مکدا جاوے
وصل وصال دی منزل آگئی، جوں جوں محسنؔ لکدا جاوے
نجیب الرحمٰن دی صورت وِچ، اسم اللہ وی چھپدا جاوے
دِل وِچ بیٹھا ربّ وی یارو، پردے سارے چُکدا جاوے

نہیں دل ڈردا ظلماتِ شیطانی توں، میرا پیر جو نجیب الرحمٰن ایں
ایہدے ہتھ وچ اپنا ہتھ دے کے، پائی امان خبیث شیطان ایں
سانوں بھل گئی عادت دُنیا دی، اِنج دِتی ہِس پہچان الرحمٰن ایں
ساڈی ذات تاں محسنؔ فانی اے، باقی رہنا نجیب الرحمٰن ایں

www.sultan-ul-faqr-publications.com

سانوں عشق اے تیری ذات دا، توں شاہ تے اسی فقیر سائیں
تیرے عشق مکائی ذات ساڈی، توں امیر تے اسی حقیر سائیں
تیرے کرم بنا نہیں گل بندی، توں کریم تے اسی دلگیر سائیں
تینوں کملا محسنؔ مندا اے، توں شاہِ فقر تے اسی فقیر سائیں

ہر ویلے میں یار نوں ویکھاں، تے میرے اندر یار سمانا
صورت یار میرے دی کعبہ، تے میں ہر ویلے حج بنانا
دِسدا ہر ویلے ہر وِچ اوہو، ہور نوں ناں میں جانا
میں وِچ اوہ میں بن بیٹھا، میں اُس تھیں شوہ پچھانا

تیری قربت کے لمحوں نے مجھے جینا سکھا دیا
تیری آنکھوں نے مجھے عمر بھر پینا سکھا دیا
لوٹ بھی جائے اِس جہانِ فانی سے اگر محسنؔ
اپنی شناسائی کا نجیب نے اک زینہ چڑھا دیا

کلام محمد ظفر اقبال سروری قادری

محمد ظفر اقبال سروری قادری ولد محمد اشرف کالا گجراں جہلم کے رہائشی ہیں۔ بی اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آرمی میں ملازمت اختیار کر لی، دورانِ ملازمت بھی تلاشِ حق کا سلسلہ جاری رہا مگر قلب جس چیز کا متلاشی تھا اس کی طلب پوری نہیں ہو رہی تھی۔ 2004ء میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب عین الفقر پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ سلطان باھُوؒ کی کتب کے متعلق روایت ہے کہ اگر کوئی صدقِ دل سے ان کتب کا مطالعہ کرے اور ان کو وسیلہ بنائے تو یہ کتب اس طالب کے لیے رہنما ثابت ہوں گی اور طالب کی رہنمائی مرشد کامل اکمل تک کریں گی۔ کتاب کے مطالعہ سے یقین حاصل ہوا کہ انشاء اللہ کسی مرشد کامل تک ضرور رہنمائی ہوگی۔ بہر کیف شب و روز گرزتے گئے۔ 2008ء میں بہاولنگر میں پوسٹنگ کے دوران آفس کا سامان لینے شہر گئے۔ دورانِ خریداری نظر ماہنامہ سلطان الفقر پر پڑی۔

اس کو دیکھتے ہی خرید لیا۔ واپس آ کر اس رسالے کا مطالعہ شروع کر دیا۔ رسالے کے مطالعہ کے دوران جو کیفیت تھی وہ بیان کرتے ہوئے ظفر اقبال سروری قادری تحریر کرتے ہیں:

''جوں جوں رسالے کا مطالعہ کرتا گیا اس میں درج تمام کلام دل میں اترتا گیا۔ مکمل مطالعہ کے بعد دل اس بات کی تصدیق کر رہا تھا کہ یہ وہی علم اور کلام ہے جو آج سے چار پانچ سال پہلے پڑھی گئی کتاب ''عین الفقر'' میں درج تھا۔ آج اس رسالہ نے میری رہنمائی کامل مرشد تک کر دی۔ جلد ہی سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضری دی اور بیعت کی سعادت کا طوق گلے میں پہنا۔ وہ دن ہے اور آج کا دن خود کو مرشد کی غلامی میں وقف کر دیا۔ حضور مرشد کریم کی غلامی ہی میری زندگی کا حاصل ہے جنہوں نے میری زندگی کو سنوار دیا۔ میرے قلب و باطن کی کیفیت ہی تبدیل کر دی، دنیا کی محبت میرے دل سے نکال کر عشقِ حقیقی عطا کیا۔ یہ میرے مرشد کی ہی عطا ہے جو شاعری کی صلاحیت عطا ہوئی کہ اپنے مرشد کی بلند شان کو بیان کر سکوں۔ دعا ہے کہ اللہ میرے مرشد کو ہمیشہ سلامت رکھے۔'' آمین

میرا مرشد میرا دلبر میرا دین ایمان

میرا مرشد میرا دلبر میرا دین ایمان
تاج فقر دا سر تے اس دے کِڈی اُچی شان
میرا مرشد میرا دلبر میرا دین ایمان
ہوبہو اے ذات اس دی اصغر علیؓ سلطان
میرا مرشد میرا مرشد میرا نجیب الرحمٰن
میرا مرشد میرا دلبر میرا دین ایمان
ظاہر باطن پاک کردا اسم اللہ ذات دے نال
عاماں نُوں او خاصی کردا اِک نگاہ دے نال
میرا مرشد میرا دلبر میرا دین ایمان
روپ بشر وچ کون اے بیٹھا، اے بڑا اے راز
اسم اللہ نُوں یاد کرلے کھلسن سارے راز
میرا مرشد میرا دلبر میرا دین ایمان
آن فقر اے شان فقر اے شبیہ غوث جیلان
امام الوقت اے صاحبِ امر مرشد نجیب الرحمٰن
میرا مرشد میرا دلبر میرا دین ایمان

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ظفر تے وی نظر کرم دی اے بڑا نادان
تیرے قدماں وچ سدا رہوے بن کے تیرا غلام
میرا مرشد میرا دلبر میرا دین ایمان

سوہنا میرا پیرا اے اُچا میرا پیرا اے

اسم اللہ نُوں دِل تے لِکھدا
دنیا دی چاہ دِل وچُوں کڈدا
حُب اللہ نال دِل نُوں بھردا
طالباں دا لجپال، عاشقاں دا پیر اے
سوہنا میرا پیر اے، اُچا میرا پیر اے
ساہواں وِچ وَسدا، دِل وِچ دِسدا
ھُو نال وَسدا، ھُو وِچ دِسدا
لِیْ مَعَ اللّٰہ مقام اے اس دا
طالباں دا لجپال، عاشقاں دا پیر اے
سوہنا میرا پیر اے، اُچا میرا پیر اے
دِل دا شیشہ صاف تُوں کر وے
ساہواں دِی تسبی ھُو نال پڑھ وے
چھڈ ساری دنیا، پیر میرا پھڑ وے
طالباں دا لجپال، عاشقاں دا پیر اے
سوہنا میرا پیر اے، اُچا میرا پیر اے
اوّل آخر دا راز بتائے
بھُلا قول یاد دلائے
ظاہر باطن دی حقیقت وکھائے

طالباں دا لجپال، عاشقاں دا پیر اے
سوہنا میرا پیر اے، اُچا میرا پیر اے

19 اگست نُوں ظہور ہویا جس دا
نجیب الرحمٰن نام اے اس دا
عاشقاں دا سلطان لقب اے اس دا
اللہ دی پہچان پیغام اے اس دا
طالباں دا لجپال، عاشقاں دا پیر اے
سوہنا میرا پیر اے، اُچا میرا پیر اے

عاشقاں دی عید

تد عاشقاں دی عید ہوئے
جد سجن دی دِید ہوئے
فیر لبھاں تے نجیب ہوئے
جد یار دی دِید ہوئے
اے عاشقاں دے کم وَکھرے
مُکھ تَک تگ نئیں رَجدے
جَد یار قریب ہوئے
تد عاشقاں دی عید ہوئے
للہ صورت یار دی اے
عین عبادت خدا دی اے
جتھے یار دی دِید ہوئے
ایہو عاشقاں دی میت ہوئے

www.sultanul-faqr-publications.com

جیہڑا راز الٰہی اے
اتھے عاشقاں دی رسائی اے
ظفرؔ چھڈ دنیا دی گلاں نُوں
چل یار دی دِید کریئے

سلام برمرشد

آئی سہانی سحر، چمکا شانِ فقر
ہوا طلوعِ فقر، بن کے آفتابِ فقر
ایسے صاحبِ فقر کی آمد پہ ہوں
لاکھوں سلام کروڑوں سلام

ہے وحدت کا نُور آیا بن کر بشر
ہے حقیقت کا جلوہ آیا بن کر بشر
ایسے رازِ الٰہی پہ ہو
لاکھوں سلام کروڑوں سلام

بی بی زہرؓا کی جن پہ عنایت ہوئی
مجلس پاک نبیؐ میں سفارش ہوئی
ایسے فرزندِ نُوری پہ ہو
لاکھوں سلام کروڑوں سلام

جن کو مجلس نبویؐ بلایا گیا
سر پہ تاجِ امانت سجایا گیا
ایسے صاحبِ امانت پہ ہو
لاکھوں سلام کروڑوں سلام

جس نے ظلمت کے اندھیروں کو دور کیا
باطن کو نگاہِ سے پُرنور کیا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ایسی نگاہِ کامل پہ ہو
لاکھوں سلام کروڑوں سلام

للہ کی صورت پہ للہ کے جلوہ سجے
ہو قلب میں صِدق تو کیا کیا دِکھے
ایسی نُورانی صورت پہ ہو
لاکھوں سلام کروڑوں سلام

کلام جہانگیر علی سروری قادری

جہانگیر علی سروری قادری کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ کے رہائشی ہیں۔ اس سے پہلے وہ مپالکے ضلع اوکاڑہ رہائش پذیر تھے۔ اولیا کرام سے بہت لگاؤ تھا اس لیے کافی عرصہ مرشد کی تلاش میں رہے۔ کئی عاملوں اور نام نہاد پیروں سے ملنے کے بعد انہیں یہ یقین ہو چلا تھا کہ دورِ حاضر میں کوئی بھی فقیرِ کامل موجود نہیں اور اگر موجود بھی ہیں تو انہوں نے اپنے آپ کو مطلب پرست اور مفاد پرست طالبانِ دنیا سے چھپا رکھا ہے۔ ان کے گاؤں کے ایک شخص نے انہیں اپنے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے متعلق بتایا اور ملاقات کی دعوت دی۔ ستمبر 2014ء میں جہانگیر علی احمد پور شرقیہ میں حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے عرس مبارک میں شرکت کے لیے گئے۔ جونہی جہانگیر علی نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک کو دیکھا تو ان کے دل نے صدا دی کہ یہی مرشد کامل اکمل ہیں جن کی انہیں تلاش تھی۔ بس اسی روز انہوں نے خود کو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی غلامی میں دے دیا۔

اس وقت تک جہانگیر علی کو معلوم نہ تھا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس لاہور میں رہائش پذیر ہیں۔ ان کے دل میں تڑپ پیدا ہوئی کہ مرشد کریم کے قریب رہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ ملاقات کے مواقع میسر آسکیں۔ ان کی یہ دعا جلد ہی پوری ہوگئی اور اگلے مہینے ہی وہ مپالکے سے کوٹ عبدالمالک شفٹ ہوگئے اور اکثر و بیشتر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ملاقات کے لیے خانقاہ آنے لگے۔

لڑکپن سے ہی انہیں عارفانہ کلام پڑھنے اور سننے کا شوق تھا۔ جہانگیر علی کی بھی خواہش تھی کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی شان میں کلام لکھیں لیکن اب تک صرف کلام پڑھا اور سنا تھا، لکھنے کا کوئی تجربہ نہیں تھا۔ اس کے علاوہ دل میں یہ خیال بھی تھا کہ نجانے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے شایانِ شان لکھ سکیں گے یا نہیں۔ لیکن ایک اتوار جب خانقاہ میں حاضر ہوئے تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے خود ہی فرمایا ''خود سے ہی یہ سوچتے رہنا کہ کر سکیں گے یا نہیں، مناسب نہیں۔ اس لیے جو دل میں آتا ہے وہ لکھیں۔'' سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی اس شفقت و محبت بھری خفگی کا جہانگیر علی پر گہرا اثر ہوا اور انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی شان میں ایک منقبت لکھنے کی جسارت کی۔

سب نے اس منقبت کو بہت پسند کیا۔ جہانگیر علی کا کہنا ہے ''مرشد کریم نے اس ناتجربہ کار کی ایسی پذیرائی فرمائی کہ اس غریب کا حوصلہ بڑھ گیا۔'' اس کے بعد جہانگیر علی نے باقاعدہ طور پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی شان میں لکھنا شروع کیا۔ اب تو بار بار دل سے یہی صدا آتی ہے:

کیا بتاؤں میں اپنے مقدر کا عروج
میں بڑا ہی خوش نصیب ہوں
اپنی قسمت پہ مجھ کو بڑا ناز ہے
کہ میں خاک پائے نجیب ہوں

ریساں کردا چن آسمانی

اصغر علیؒ دے دل دا جانی
ریساں کردا چن آسمانی
عاشق ایتھے لین نظارے
جھکدے پئے نے چن تے تارے

ہے شبیہہ شاہِ جیلانیؒ
ریساں کردا چن آسمانی

ہک چن روز آسمانی چڑھدا
میرے چن دیاں ریساں کردا
میرے چن دیاں چمکاں اگے

اوہ وچارا بھردا پانی
ریساں کردا چن آسمانی

یار دے ویہڑے نور پھوہارے
مکھڑے تے لِلّٰہ دے نظارے

ایہہ ہے یار دی خاص نشانی
ریساں کردا چن آسمانی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

نوری مکھڑا لشکاں مارے
ویکھ کے ھو ھو بولن سارے

ھو ھو کہندے کہندے کئی پا گئے زندگی جاودانی
ریساں کردا چن آسمانی

مٹھیاں مٹھیاں گلاں کردا
سن سن عاشق دا دل ٹھردا

اس دی جوتیاں وچ گزرے میری ساری زندگانی
ریساں کردا چن آسمانی

منگدا منگدا میں نہیں تھکدا
دیندا دیندا اوہ نہیں اَکدا

کتھوں لبھے ایس دا ثانی
ریساں کردا چن آسمانی

جیہڑا اس دے در تے جُھکدا
ہور کسے جا اوہ نہیں رُکدا

جس نے اس دی رمز پچھانی
ریساں کردا چن آسمانی

نجیب الرحمٰن دیاں کیا نیں باتاں
جد ایندے نال ہوئیاں ملاقاتاں
روشن ہو گئیاں ساڈیاں راتاں
نجیب دی ہے دِلاں تے حکمرانی
ریساں کردا چن آسمانی

www.sultan-ul-faqr-publications.com

تیری من لیندا ربّ قدیر سوہنیا

کر نظر بدل تقدیر سوہنیا
تیری من لیندا ربّ قدیر سوہنیا

آساں تے اُمیداں لے کے در اتے آواں میں
کر کر جھولیاں کراں ایہہ دعاواں میں

تیرے قدماں وچ ہووے اخیر سوہنیا
تیری من لیندا ربّ قدیر سوہنیا

کامیاب ہاں یا ناکام، اسیں تیرے ہاں
آقا ساڈا توں تے، غلام اسیں تیرے ہاں

میرا دل جان تیری اے جاگیر سوہنیا
تیری من لیندا ربّ قدیر سوہنیا

مندا نہ میتھوں، میری سُندا نہ کوئی
ہک تیرے در باہجوں کدھرے نہ ڈھوئی

ایس دنیاں وچ تیری نئیں نظیر سوہنیا
تیری من لیندا ربّ قدیر سوہنیا

سمجھ نہیں آندی دیواں تیری کی مثال اے
نور نبیؐ دا تے ربّ دا جمال اے

غوث الاعظمؓ دی توں ایں تصویر سوہنیا
تیری من لیندا ربّ قدیر سوہنیا

خاص کرم اے تیرے اُتے پنجتن دا
گلِ لالہ خاص ایں توں علیؓ دے چمن دا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

اصغر علیؒ دا پیارا تے باھُوؒ دا سفیر سوہنیا
تیری من لیندا ربّ قدیر سوہنیا

نجیب الرحمٰن ٹُٹے دلاں دا سہارا اے
میرے تے مقدراں دا روشن ستارا اے

تیری جوتیاں دے وچ میری اے توقیر سوہنیا
تیری من لیندا ربّ قدیر سوہنیا

تیرے در تے آ کے ملیا دل نوں چین آرام

تیرے در تے آ کے ملیا دل نوں چین آرام
سچے دل نال آون والا کدے نہ ہووے ناکام

اس جگ تے در جتنے ویکھے
جتنے ویکھے ایسے لیکھے
اس دنیا دی دولت خاطر کردے نیندر حرام
تیرے در تے آ کے ملیا دل نوں چین آرام

جس دن دا در تیرا مِلیا
وانگ گلاباں دل ہے کِھلیا
انج لگدا جیویں ہو گیا میری بخشش دا انتظام
تیرے در تے آ کے ملیا دل نوں چین آرام

جیہڑا آوے اوہی پاوے
اس در توں کوئی خالی نہ جاوے
حاجت منداں لئی ایہہ در کھلیا اے صبح شام
تیرے در تے آ کے ملیا دل نوں چین آرام

www.sultan-ul-faqr-publications.com

دنیا وچ ویکھی اے یارو اس دی پکی یاری
نال نظر دے کردا اے ایہہ روحاں دی آبیاری
نفس امارہ دا اندر و اندر کردا اے کم تمام
تیرے در تے آ کے ملیا دل نوں چین آرام

تیرا عاشق تیرا شیدا، میں خادم ہاں تیرے در دا
کوئی کسے دا کوئی کسے دا، میں منگتا ہاں تیرے گھر دا
تیرے صدقے چلدا اے سنجان میرا پان و طعام
تیرے در تے آ کے ملیا دل نوں چین آرام

فجر ہوئی پر خیر نہ ہوئی، بے خبری وچ ڈھل گئی دوپہر
ظہر وی گزری عصر وی آئی، اپنے آپ تے ڈھائے قہر
ہن تے ایہو دعا ہے سجناں تیرے قدماں وچ ہووے شام
تیرے در تے آ کے ملیا دل نوں چین آرام

پھریا گل زمانہ میں تے اس در دی وکھری شان
نام نجیب ہے جس دا سوہنا عاشقاں دا سلطان
پیر نجیب نوں بخشیا مولا فقر دا خاص مقام
تیرے در تے آ کے ملیا دل نوں چین آرام

میرا ھادی سوہنا میرا مرشد پیارا

میری نئیں جو بنھدی تیرے بغیر
میں کیویں ویکھاں کوئی تیرا غیر
میں تیرا منگتا تیرا رعایا
میرے سر تے تیری رحمت دا سایہ

دل دے قریب اے نظراں توں دور اے
جا وسیا سوہنا رنگیل پور اے
نجیب الرحمٰن نے جنگل وسایا
میرے سر تے تیری رحمت دا سایہ

رنگیل پور وچ آ ڈیرے لائے
پروانے پچھے سارے اُڈدے آئے
رنگیل پور دا مقدر جگایا
میرے سر تے تیری رحمت دا سایہ

قدم آئے کس دے ایتھے چھایا نور اے
جدوں سوہنا آیا رنگیل پور اے
رنگیل پور تے اللہ کرم کمایا
میرے سر تے تیری رحمت دا سایہ

باھُوؒ دا جانی، ہے غوث ساگی
رنگیل پور دی قسمت ہے جاگی
اصغر علیؒ نے ایہہ بوٹا لایا
میرے سر تے تیری رحمت دا سایہ

رنگیل پور ایہہ رہوے وسدا شالا
جتھے مرشد آیا ساڈا شاناں والا
جنھے فقر دا آ کے دیوا جلایا
میرے سر تے تیری رحمت دا سایہ

www.sultan-ul-faqr-publications.com

جنگلاں وچ ویکھو آیاں بہاراں
میں نجیب باجھوں کیویں گزاراں
ہک کرماں والی امڑی دا جایا
میرے سر تے تیری رحمت دا سایہ

نئیں لبھنا غمخوار ایہو جیہا نئیں لبھنا

نئیں لبھنا غمخوار ایہو جیہا نئیں لبھنا
سوہنا تے نال سخی سردار ایہو جیہا نئیں لبھنا

کوئی اینج دا شاہ تے وکھاوے
جیہڑا نیویاں نوں گل لاوے
کردا ہووے منگتیاں نال پیار
ایہو جیہا نئیں لبھنا
نئیں لبھنا غمخوار ایہو جیہا نئیں لبھنا

ایندے قدماں وچ سر نوں جھکا لے
پٹہ نام دا گل وچ پا لے
ہو جاوے گا تیرا بیڑا پار
ایہو جیہا نئیں لبھنا
نئیں لبھنا غمخوار ایہو جیہا نئیں لبھنا

میرا مرشد جگ توں سوہنا
کوئی ایندے جیہا نئیں ہونا
سوہنا ہی نئیں سب سوہنیا دا سردار
ایہو جیہا نئیں لبھنا
نئیں لبھنا غمخوار ایہو جیہا نئیں لبھنا

www.sultanul-faqr-publications.com

جیہڑا تک لیندا اک واری
باقی دی زندگی ساری
ایندے قدماں توں دیندا اے وار

ایہو جیہا نئیں لبھنا
نئیں لبھنا غمخوار ایہو جیہا نئیں لبھنا

مینڈا ہویا نیک نصیب اے
سانوں مل گیا پیر نجیب اے
ملیا اے سوہنا جے ربّ دا یار

ایہو جیہا نئیں لبھنا
نئیں لبھنا غمخوار ایہو جیہا نئیں لبھنا

میرے پیر نے قدم جو پایا
رنگیل پور نوں رنگ چڑھایا
ویکھ لوو آیا تکن جہان

ایہو جیہا نئیں لبھنا
نئیں لبھنا غمخوار ایہو جیہا نئیں لبھنا

میرا مرشد فقر نشانی
دستار ویکھو سلطانی
اکیس مارچ ربّ کیتا پُر انوار

ایہو جیہا نئیں لبھنا
نئیں لبھنا غمخوار ایہو جیہا نئیں لبھنا

جیہڑا ایندے در تے آوے
اوہ خالی مڑ کے نہ جاوے
جھولیاں بھر دیندا کر اعتبار

ایہو جیہا نئیں لبھنا
نئیں لبھنا غمخوار ایہو جیہا نئیں لبھنا

www.sultan-ul-faqr-publications.com

میرا مرشد نجیب الرحمٰن

میرا مرشد نجیب الرحمٰن
سوہنا سوہنا نجیب الرحمٰن

بن کے رحمت ربّ دی آیا
ایہدا سارے جگ تے سایہ
ہووے لاہور یا ہووے ملتان
میرا مرشد نجیب الرحمٰن

اصغر علیؒ نے ایہہ بوٹا لایا
ویکھو باھُوؒ والا اینوں رنگ چڑھایا

نفی اثبات دا پانی دے کے کیتا ہے جوان
میرا مرشد نجیب الرحمٰن

سلطان العاشقین نجیب الرحمٰن
مجددِ دین نجیب الرحمٰن
امامِ مبین نجیب الرحمٰن
میرا مرشد نجیب الرحمٰن

عبدالحمید دے گھر اک چن آیا
جس نے رتبہ اعلیٰ پایا

وچ فقر دے میدان
میرا مرشد نجیب الرحمٰن

جیہڑا اس دے در تے آوے
اس نوں سچ دی راہ وکھاوے

www.sultan-ulfaqr-publications.com

دسّے ربّ دی ایہہ پہچان
میرا مرشد نجیب الرحمٰن

اکیس مارچ دن سی خاص
پوری ہوئی دل دی آس

اس دن اللہ ہویا مہربان
میرا مرشد نجیب الرحمٰن

اکیس مارچ دن جد آیا
اصغر علیؒ نے کول بلایا

گھُٹ کے سینے نال لایا، روشن کیتے کُل جہان
میرا مرشد نجیب الرحمٰن

www.sultan-ul-faqr-publications.com

باب 30

کرامات سلطان العاشقین

ولایت نبوت کی شاخ ہے۔ جس طرح نبی اللہ سے معجزہ کا ظہور ہوتا ہے اسی طرح ولی اللہ سے کرامت کا ظہور ہوتا ہے۔ معجزہ نبوت کا اظہار ہے اور کرامت ولایت کا اظہار ہے۔ اصطلاحِ شریعت میں کرامت سے مراد وہ خلافِ عادت قوت ہے جس کا ظہور اولیا کرام سے ہوتا ہے۔ دراصل کرامت ایک روحانی قوت ہے جو عطائے الٰہی ہوتی ہے اور اللہ پاک صرف اپنے پاک اور خاص طور پر چنے ہوئے بندوں کو یہ قوت عطا فرماتا ہے۔ کرامت دو قسم کی ہوتی ہے:

1۔ مادی یا ظاہری کرامت

2۔ روحانی یا باطنی کرامت۔ اسے اصطلاحِ فقر میں روحانی مشاہدہ بھی کہتے ہیں۔

- مادی یا ظاہری کرامت عوام الناس کے لیے ہوتی ہے کیونکہ ظاہر بین ظاہری کرامت کو مانتے ہیں۔
- روحانی، باطنی کرامت یا باطنی مشاہدہ خواص کے لیے ہوتا ہے اور اس کرامت کو خواص ہی جانتے ہیں۔

مادی یا ظاہری کرامت میں شیطانی استدراج بھی ہوسکتا ہے اور یہ کافر جوگیوں اور مشرکوں سے بھی ظاہر ہوسکتی ہے۔ اس کے علاوہ وہ عامل جو کثرتِ وظائف اور چلّہ کشی سے مؤکلات یا جنات کو تابع کر لیتے ہیں اُن سے بھی ظاہر ہوسکتی ہے مثلاً پانی پر چلنا، ہوا میں اڑنا، کسی بیمار کو اچھا کر دینا، کسی تندرست کو بیمار کر دینا، دیوانہ بنا دینا، غیب کی باتیں بتا دینا، دل کا حال معلوم کر لینا وغیرہ۔ عارف و کامل ولی اللہ ان کرامتوں کو تسلیم نہیں کرتے اور انہیں راہِ فقر میں حیض و نفاس کا درجہ دیتے ہیں۔

روحانی اور باطنی کرامت یہ ہے کہ کسی کے قلب کو بدل دینا، ذکرِ اللہ سے قلب کو جاری کر دینا، ایک ہی نگاہ سے واصل باللہ کر دینا، کسی جاہل کو عالم بنا دینا، کسی شخص کو ایسا علم عطا کر دینا جو اسے پہلے حاصل نہ ہو، فنا فی الشیخ، فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے مرتبہ پر پہنچا دینا، دنیادار کو ایک ہی نگاہ سے عارف بنا دینا، بے رنج و ریاضت اور چلّہ کشی مشاہدۂ حق تعالیٰ اور دیدارِ الٰہی میں غرق کر دینا، نگاہِ کامل سے کسی طالب میں موجود عادتِ بد کو ختم کر دینا یعنی نگاہِ کامل سے تزکیۂ نفس کر دینا، پرانی شخصیت کو تبدیل کر کے نئی اور بہتر شخصیت عطا کر دینا وغیرہ۔

باطنی مشاہدات میں کرامت کا اظہار اکثر خواب، مراقبے یا حالتِ کشف میں بھی ہوتا ہے۔ خواب ''باطن'' کا ایک حصہ ہیں۔ اللہ نے انبیا کرام خصوصاً حضرت یوسف علیہ السلام کو خوابوں کی تعبیر کا علم عطا کیا۔ ارشاداتِ نبویؐ ہیں:

- سچا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ (بخاری و مسلم)
- ''بشارتوں کے سوا نبوت کی کوئی چیز باقی نہیں رہی۔'' صحابہ کرامؓ نے دریافت فرمایا کہ بشارتوں سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''سچے خواب۔'' (بخاری و مسلم)
- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''مومن کا خواب حق ہے اور وہ نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جز ہے۔''

علامہ ابنِ سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

- ان احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اب خواب کے سوا اہلِ ایمان کے پاس کوئی چیز باقی نہیں جس سے مستقبل کے حالات منکشف ہوں۔

اِن احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سچے خواب علومِ نبوت کا ایک جزو ہیں اور علمِ نبوت جاری ہے گو نبوت جاری نہیں رہی۔ دوسرے لفظوں میں سچا خواب نبوت کا پرتو ہے گو خواب دیکھنے والا نبی نہ ہو، جیسے کہ بعض دوسری روایتوں میں آیا ہے ''نیک روش، حلم اور میانہ روی نبوت میں سے ہے۔'' (علامہ ابنِ سیرین رحمۃ اللہ علیہ)

سچے خواب کی اہمیت اس حقیقت سے بھی ظاہر ہے کہ وحیٔ الٰہی میں سب سے پہلی چیز جو سرورِ دو جہان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا ہوئی وہ سچے خواب تھے۔ ان ایام میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جو خواب دیکھتے اس کی تعبیر صبح صادق کی مانند بالکل آشکار ہوتی۔ ان حالات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا میلانِ طبع تَبَتُّل والقطاع کی طرف ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غارِ حرا میں خلوت گزین ہوئے۔ (بخاری و مسلم)

مراقبے کے متعلق سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

- خواب اور مراقبہ کے احوال ایک جیسے ہوتے ہیں البتہ مراقبہ خواب سے زیادہ غالب ہوتا ہے۔ خواب دیکھنے والا شور وغل اور اونچی آواز سن کر نیند سے بیدار ہو جاتا ہے لیکن اگر کسی پر مراقبہ غالب آ جائے تو وہ نورِ واحدانیتِ ذات اور حضوری کے مقامات کے مشاہدہ میں اس قدر غرق ہو جاتا ہے کہ اگر اس حال میں صاحبِ مراقبہ کا سر اس کے تن سے جدا بھی کر دیا جائے تو اسے ہرگز خبر نہیں ہوتی۔ (شمس العارفین)
- مراقبہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا نام ہے جو مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کے لازوال مقامِ حیٔ قیوم میں استغراق کا رہنما ہے اور حضوری کے حال احوال اور سرِّ اسرار کی سیر کرا کے صاحبِ مشاہدہ بناتا ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشرف کراتا ہے (عین الفقر)

حالتِ کشف کے متعلق سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں:

مومن جب اپنے سر کی آنکھوں کو بند کر لیتا ہے تو اس کے دِل کی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور اس کو باطنی تجلیاں نظر آنے لگتی ہیں اور جب وہ اپنے دِل کی آنکھیں بند کر لیتا ہے تو اس کے باطن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں پس وہ ان سے مقامِ خداوندی اور مخلوق میں اس کے تصرفات کا معائنہ کرنے لگتا ہے۔ (ملفوظاتِ غوثیہ)

پس خواب، مراقبہ اور حالتِ کشف کے ذریعے طالبِ مولیٰ حق اور اس کے ان اسرار کا مشاہدہ کرتا ہے جو عام مخلوق سے پوشیدہ ہوتے ہیں۔ بہت سے طالبانِ حق کا ایک ہی جیسے خواب دیکھنا یا حالتِ کشف میں ایک جیسا مشاہدہ کرنا ان کے خوابوں اور مکاشفات کے حق اور سچ ہونے کی دلیل اور اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ جو کچھ دیکھ رہے ہیں اس میں نہ شیطانی استدراج ہے اور نہ ہی اس میں شک وشبہ کی گنجائش ہے۔ ذکر وتصورِ اسمِ اللہ ذات کے بعد نظر آنے والے خواب، مراقبے یا مکاشفے میں تو شیطانی استدراج کا تصور تک نہیں کیا جا سکتا۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اگرچہ ظہورِ کرامت سے اجتناب کرتے ہیں مگر حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد:

بُو کستوری دی چُھپدی ناہیں، بھانویں دے رکھیے سَے پلے ھُو

کے مصداق آپ مدظلہ الاقدس کی ذاتِ اقدس سے بے شمار کراماتِ ظاہری و باطنی کا اظہار ہوا۔ جب کوئی طالب مرشد کامل کے ہاتھ پر بیعت ہوتا ہے تو اُسے ابتدا میں ضرور مشاہدہ کرایا جاتا ہے تاکہ وہ یقینِ کامل کے ساتھ راہِ فقر پر گامزن ہو جائے اور اُسے یقین ہو جائے کہ جس ہستی کے ہاتھ میں اس نے ہاتھ دیا ہے وہ کامل ہے۔ مشاہدہ سے طالب گومگو کی کیفیت سے نکل کر یقین کی حالت میں داخل ہو جاتا ہے اور یقین ہی ایمان ہے۔

آپ مدظلہ الاقدس کی نظرِ کرم اور مہربانی کی بدولت کثیر تعداد میں طالبانِ مولیٰ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت اور بہت سے طالبانِ مولیٰ کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری نصیب ہوئی۔ ہر طالبِ مولیٰ نے اس حاضری کے تاثرات کو اپنے الفاظ میں بیان کیا جسے ہم نے امانت سمجھتے ہوئے من وعن کتاب میں درج کر دیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے متعلق چند احادیث پیش کی جا رہی ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ حَقًّا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی، سنن ابنِ ماجہ)

ترجمہ: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تحقیق اس نے مجھے ہی دیکھا۔ بے شک شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہٗ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی حَقًّا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَکَوَّنُنِیْ (صحیح بخاری، مسند احمد، صحیح ابنِ حبان، کنز العمال)

ترجمہ: جس نے مجھے دیکھا اس نے یقیناً حق دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ اپنی تصنیفِ مبارکہ ''سرّ الاسرار'' میں فرماتے ہیں:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مختلف صورتوں میں دیکھنا، دیکھنے والے کی قابلیت کی مناسبت سے جائز ہے اور کوئی بھی حقیقتِ محمدیہ کو نہیں دیکھ سکتا سوائے وہ جو علم، عمل، حال، بصیرت اور نماز کی ایک نہیں بلکہ ظاہری و باطنی دونوں حالتوں کا کامل وارث ہو۔ (سرّ الاسرار)

مندرجہ بالا احادیث اور سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کے فرمان کے مطابق جس نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا تحقیق اس نے بالکل حق اور درست دیکھا۔

سیّد عبدالکریم بن ابراہیم الجیلی رحمتہ اللہ علیہ فقر و تصوف کی شاہکار تصنیف ''انسانِ کامل'' میں لکھتے ہیں:

محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ ہر صورت میں متصور ہوں۔ حتیٰ کہ وہ ان صورتوں میں متجلی ہوتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ دستور جاری ہے کہ وہ ہمیشہ ہر زمانہ میں اس زمانہ کے اکمل کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں تا کہ ان کی شان بلند ہو اور زمانہ کا ان طرف میلان درست اور قائم ہو۔ وہ ظاہر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلیفہ ہوتے ہیں اور باطن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کی حقیقت ہیں۔ (انسانِ کامل۔ صفحہ 389)

''زمانہ کے اکمل'' سے مراد انسانِ کامل ہے جو مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی اصل انسانِ کامل ہیں اس لیے ہر زمانہ کے انسانِ کامل (مرشد کامل اکمل) کی صورت میں ان کو خواب یا مراقبہ میں دیکھنا فقر و تصوف و طریقت کی رو سے بالکل برحق اور روا ہے بلکہ اگر مریدین اپنے مرشد میں حقیقتِ محمدیہ کو ظاہر نہ دیکھیں تو اس کا مطلب ہے کہ ان کا مرشد ناقص ہے۔ سیّد عبدالکریم بن ابراہیم الجیلی رحمتہ اللہ علیہ کے مندرجہ ذیل قول سے یہ ثابت ہے کہ انہوں نے اپنے مرشد میں حقیقتِ محمدیہ کا مشاہدہ کیا۔

انسانِ کامل قطبِ عالم ہے جس کے گرد اوّل سے آخر تک وجود کے فلک گردش کرتے ہیں اور وہ جب وجود کی ابتدا ہوئی اس وقت سے لے کر ابدالآباد تک ایک ہی شے ہے۔ پھر اس کے لیے رنگا رنگ لباس ہیں اور باعتبار لباس کے اس کا ایک نام رکھا جاتا ہے کہ دوسرے لباس کے اعتبار سے اس کا وہ نام نہیں رکھا جاتا۔ اس کا اصلی نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ اس کی کنیت ابوالقاسم، اس کا وصف عبداللہ اور اس کا لقب شمس الدین ہے۔ باعتبار دوسرے لباسوں کے اس کے نام ہیں۔ پھر ہر زمانہ میں اس کا ایک نام ہے جو اس زمانہ کے لائق ہوتا ہے۔ پس میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ اپنے شیخ شرف الدین اسماعیل الجبرتی کی صورت میں جمع ہوا اور میں نہیں جانتا تھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ میں یہی جانتا تھا کہ وہ میرے شیخ ہیں۔ (انسانِ کامل صفحہ 388)[1]

فصوص الحکم والایقان میں علامہ ابنِ عربی رحمتہ اللہ علیہ حقیقتِ محمدیہ ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:

چونکہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں نہ رسول جو نئی شریعت لائے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ہر زمانہ میں ایک ایسا فردِ کامل ہوتا رہے گا جس میں حقیقتِ محمدیہ کا ظہور ہوگا اور وہ فنا فی الرسول کے مقام سے مشرف ہوگا۔ وہ فردِ کامل قطبِ زمان ہے اور ہر زمانہ میں ایک ولی اس منصب پر فائز کیا جاتا ہے۔

---

[1] ناشر نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی۔ مترجم فضل میراں (مولوی فاضل) طبع چہارم ستمبر 1980ء

ہر زمانہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ازل سے لے کر ابد تک اپنا لباس بدلتے رہتے ہیں اور اکمل افراد کی صورت پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی جلوہ نما ہوتے ہیں۔

مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ بھی اپنے شیخ کی صورت میں دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق فرماتے ہیں:

بشکلِ شیخ دیدم مصطفیٰؐ را ندیدم مصطفیٰؐ را بل خدا را

ترجمہ: میں نے اپنے شیخ کی صورت میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدار کیا بلکہ خدا کا جلوہ بھی اسی صورت میں دیکھا۔

علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ بھی حقیقتِ محمدیہ کے متعلق فرماتے ہیں:

او کلیمؑ و او مسیحؑ و او خلیلؑ او محمدؐ او کتاب او جبرئیلؑ (جاوید نامہ)

ترجمہ: وہ (انسانِ کامل) ہی کلیم اللہ (موسیٰ)، مسیحؑ اور خلیلؑ ہے۔ وہی محمدؐ ہے، وہی کتاب ہے اور وہی جبرائیل ہے۔

جب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی ذاتِ اقدس پر ایک جامع کتاب شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا تو ایک تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی گئی تا کہ اس کتاب کی اشاعت کو ہر پہلو سے مکمل کیا جائے۔ اسی سلسلہ میں تمام مریدین اور عقیدت مندوں سے درخواست کی گئی کہ وہ راہِ فقر کے دوران پیش آنے والے باطنی مشاہدات اور حضور مرشد پاک کی جن کرامات کے وہ شاہد ہیں ان سے کمیٹی کو تحریراً مطلع کریں۔ اس درخواست کے ساتھ ہی مرشد پاک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی ظاہری و باطنی کرامات کے متعلق مریدین کے مشاہدے کمیٹی کو موصول ہونا شروع ہو گئے۔

باطنی مشاہدہ کا تعلق ہر سالک کے باطنی مقام سے ہوتا ہے اور اپنے باطنی مقام و مرتبہ سے سالک / طالب خود آگاہ ہوتا ہے۔ کتاب کے لیے تحقیق کے دوران ہزاروں باطنی مشاہدات موصول ہوئے۔ ان میں سے صرف ان طالبوں کے مشاہدات کو شامل کیا گیا ہے جن کا عمل و کردار تقویٰ پر مبنی ہے اور مرشد سے محبت اور وفا واضح ہے۔ اس کے باوجود ان باطنی مشاہدات سے تحریک دعوتِ فقر اور کتاب پر تحقیق کرنے والی کمیٹی کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔ ہر مشاہدہ کی ذمہ داری مشاہدہ کرنے والے سالک یا طالب پر ہے۔

کرامات

صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب

صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب نے جب ہوش سنبھالا انہوں نے اپنے والد گرامی سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں جاتے دیکھا۔ جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے سلسلہ سروری قادری کی مسندِ تلقین و ارشاد سنبھالی تو ترویجِ اسلام اور فقرِ محمدی کو دنیا بھر میں عام کرنے کے لیے آپ کی دن رات کی جدوجہد کو بھی

ملاحظہ کیا۔اس بنا پر صاحبزادہ سلطان محمد مرتضٰی نجیب کے دل میں یہ بات گھر کر چکی تھی کہ اللہ کو حاصل کرنا ہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔اگر اللہ کی معرفت اور قرب حاصل نہ ہو تو اس سے بڑی ناکامی کوئی نہیں۔جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو امانتِ الٰہیہ منتقل ہوئی تو صاحبزادہ سلطان محمد مرتضٰی نجیب کو محسوس ہونے لگا کہ اللہ کی ذات ان کے پاس موجود ہے۔یہ احساس اتنا شدید ہوتا کہ اس کو رد کرنا ناممکن تھا۔یہ احساس ہر گزرتے دن کے ساتھ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جا رہا تھا۔

صاحبزادہ سلطان محمد مرتضٰی نجیب نے جب اس احساس کے بارے میں غور و فکر کیا کہ یہ احساس کس وقت زیادہ شدید ہوتا ہے اور کس وقت کمزور۔انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ اس راز کی حقیقت کو ان پر عیاں کر دے۔یہ احساس دراصل سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی کرامت تھی۔صاحبزادہ سلطان محمد مرتضٰی نجیب پر یہ راز کھلا کہ جب وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صحبت میں ہوتے ہیں تو اللہ کی موجودگی کا احساس شدید ہو جاتا ہے اور جب وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے دور ہوتے ہیں تو یہ احساس کم ہو جاتا ہے۔اس سے صاحبزادہ سلطان محمد مرتضٰی نجیب کا یقین مزید پختہ ہو گیا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اللہ کی ذات و صفات کے کامل مظہر ہیں۔

صاحبزادہ سلطان محمد مرتضٰی نجیب نے جتنے بھی اولیا کاملین کی صفات و خصوصیات کے متعلق پڑھا تھا یا سنا تھا وہ سب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس میں بدرجہ اتم پائیں۔سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صحبت میں رہنے پر ان گنت کرامات کا بھی مشاہدہ کیا جس کی بدولت صاحبزادہ سلطان محمد مرتضٰی نجیب پر یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس دورِ حاضر کے مرشد کامل اکمل، انسانِ کامل اور حقیقتِ محمدیہ کے مظہر ہیں۔

صاحبزادہ سلطان محمد مرتضٰی نجیب کا کہنا ہے ''میرے مرشد کریم کے مجھ پر لاتعداد احسانات ہیں کہ جن کو شمار کرنا ناممکنات میں سے ہے۔بے شک یہ مرشد کامل کی واضح کرامت ہے کہ ان مشکلات سے بھی نکالا جو مجھ پر آ چکی تھیں اور ان سے بھی بچایا جو آنے والی تھیں اور جن کے آنے کے واضح آثار نظر آ رہے تھے۔''

☆ صاحبزادہ سلطان محمد مرتضٰی نجیب کے دل میں شدید خواہش تھی کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس انہیں جلد ہی بیعت فرمائیں۔اسی آرزو کے اظہار کے لیے وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے پاس گئے۔جب آپ مدظلہ الاقدس کے پاس بیٹھے تو اس سے پہلے کہ صاحبزادہ سلطان محمد مرتضٰی نجیب اپنی آرزو کا اظہار کرتے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''ہم جلد ہی آپ کو بیعت کریں گے۔'' یہ بات سن کر صاحبزادہ سلطان محمد مرتضٰی نجیب کا یقین مزید پختہ ہو گیا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ان کے دل کے حال سے واقف ہیں۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے صاحبزادہ سلطان محمد مرتضٰی نجیب کو 22 اکتوبر 2016 کو سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کے مزار مبارک پر عرس کے سے ایک روز قبل بیعت فرمایا اور اپنی دستار مبارک عطا کی لیکن خلافت دینے کا اعلان آپ مدظلہ الاقدس نے 2018 میں فرمایا اور صاحبزادہ سلطان محمد مرتضٰی نجیب کو تلقین کی ''مخلوقِ خدا کی مشکلات دور کرو اور ان کی جائز حاجتیں پوری کرو۔''

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے صاحبزادہ سلطان محمد مرتضٰی نجیب کو ایسا فیض عطا کیا کہ وہ جس کے لیے بھی دعا فرماتے ہیں وہ بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوتی ہے۔ صاحبزادہ سلطان محمد مرتضٰی نجیب کہتے ہیں ''بے شک یہ صرف اور صرف میرے مرشد کی مہربانی اور عطا ہے۔ حدیث شریف ''فقرا کی زبان رحمٰن کی تلوار ہے'' کے مصداق میرے مرشد کریم کے یہ الفاظ تلوار کی مانند تھے کہ ان کی تلقین کے بعد مخلوقِ خدا کے حق میں میری کوئی دعا رد نہیں ہوئی۔''

صاحبزادہ سلطان محمد مرتضٰی نجیب اس شان سے فنافی الشیخ ہوئے کہ اس مقام کی چلتی پھرتی تصویر بن گئے۔ تمام مریدین اس بات کے شاہد ہیں کہ صاحبزادہ صاحب کو دیکھ کر اکثر ایسا لگتا ہے کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس تشریف لا رہے ہیں۔ ان کا چلنا، اٹھنا، بیٹھنا ہو بہو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی طرح ہے۔ انہیں یہ مقام مرشد کامل اکمل کی مہربانی کے ساتھ ساتھ ان کے عشق اور عاجزی کی بدولت حاصل ہوا۔ ان کی عاجزی بے مثال ہے کہ انہوں نے بچپن سے آج تک خود کو صاحبزادہ نہ سمجھتے ہوئے ہمیشہ ایک عام انسان ہی کی طرح سمجھا اور کبھی اپنے صاحبزادہ ہونے کا فائدہ نہ اٹھایا۔ اللہ پاک ان کی عمر اور مقام و مرتبہ میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

سلطان محمد عبداللہ اقبال سروری قادری

سلطان محمد عبداللہ اقبال سروری قادری سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے خلیفہ ہیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت ہونے سے قبل وہ دینِ حق اور معرفتِ الٰہی کی طلب میں کئی بزرگوں سے ملے اور ان کے دیئے ہوئے وظائف بھی پڑھے لیکن قربِ الٰہی کی جو پیاس ان کے قلب میں تھی وہ نہ بجھی۔ جب پہلی مرتبہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضری دی تو بیعت سے قبل ہی ان کے دل نے گواہی دے دی کہ اگر اللہ کا قرب ملے گا تو انہی کے وسیلے سے ملے گا اور بے شک بیعت کے بعد یہ بات سچ ثابت ہوئی۔ جو روحانی سکون انہیں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں ملا کہیں اور نہ ملا۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت ہونے کے بعد ان کی زندگی میں بہت سی ناقابلِ یقین، مثبت اور خوشگوار تبدیلیاں آئیں۔ ان میں سے کچھ تبدیلیوں کا تعلق باطن سے ہے اور کچھ کا ظاہر سے۔ آپ کی نگاہِ فیض کی بدولت انہیں ہر لمحے ہر پل اللہ پاک سے رابطے اور تعلق کی حالت نصیب رہتی ہے جو بیعت سے قبل ایک بار بھی نصیب نہ ہوئی تھی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے نہ صرف سلطان محمد عبداللہ اقبال کو علمِ دعوت عطا فرمایا بلکہ وھم کی قوت بھی عطا فرمائی جس کی بدولت وہ ہر وقت اللہ سے رابطے میں رہتے ہیں۔ یقیناً یہ سب سعادتیں کسی بھی قسم کی ظاہری عبادت و ریاضت سے ممکن نہ ہو سکتیں تھیں اور صرف مرشد کی نگاہِ کامل کی بدولت عطا ہوئیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کے بعد انہوں نے جو کرامات ملاحظہ کیں ان میں سے چند ایک کو تحریر کیا جا رہا ہے۔

☆ اگست 2015ء میں سلطان محمد عبداللہ اقبال کی پوسٹنگ سیاچن میں ہوئی۔ وہاں زندگی انتہائی مشکل تھی۔ لیکن کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا

تھا کہ کس طرح سیاچن سے پوسٹنگ ختم کروائیں کیونکہ ان کے پاس کوئی سفارش نہ تھی۔ انہوں نے مرشد کریم کی بارگاہ میں دعا کی کہ ظاہری اسباب کے سب دروازے بند ہیں، اب صرف آپ ہی مہربانی کریں گے۔ پھر وہی ہوا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے مہربانی فرمائی اور ایک دن اچانک رات کو انہیں آرڈر ملے کہ صبح سیاچن سے واپس آجائیں اور استور میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دیں۔

☆ ایک مرتبہ سلطان محمد عبداللہ اقبال سروری قادری رات کے وقت مسجدِ زہراؓ میں تھے جبکہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس خانقاہ سلطان العاشقین میں اپنے کمرہ مبارک میں تشریف فرما تھے۔ اچانک سلطان محمد عبداللہ اقبال نے دیکھا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اکیلے مسجدِ زہراؓ کی جانب تشریف لا رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گئے کیونکہ آپ مدظلہ الاقدس کے خدمتگار اور مریدین ہمیشہ آپ کے ہمراہ ہوتے ہیں۔ یہی سوچ کر وہ پریشان ہوگئے۔ اتنے میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ان کے پاس سے گزر گئے اور ان کی طرف دیکھا تک نہیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس چلتے ہوئے مسجدِ زہراؓ کے اندر داخل ہوگئے۔ سلطان محمد عبداللہ اقبال بھی حیرانی کے عالم میں آپ مدظلہ الاقدس کے پیچھے چل دیئے۔ انہوں نے دیکھا کہ مسجدِ زہراؓ میں ایک بہت عالیشان اور بلند و بالا غیبی دروازہ کھلا ہوا ہے جس کے دوسری جانب دن کی روشنی ہے اور وہاں ایک پورا شہر آباد ہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اس دروازے سے اندر داخل ہوگئے۔ وہ بھی ورطۂ حیرت میں گم سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے پیچھے اس دروازہ میں داخل ہوگئے۔ تھوڑی دیر چلنے کے بعد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ایک عظیم الشان اور خوبصورت عمارت کے سامنے رکے جو بالکل مسجدِ زہراؓ کی طرز کی تھی۔ آپ مدظلہ الاقدس اس کے اندر داخل ہوگئے۔ سلطان محمد عبداللہ اقبال اندر داخل ہونے لگے تو دیکھا کہ اندر تو پہلے ہی بہت زیادہ رش ہے۔ کافی زیادہ کرسیاں لگی ہوئی ہیں جن پر لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ سامنے کی جانب ایک سٹیج بنا ہوا تھا جس پر ایک صوفہ رکھا گیا تھا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اس صوفہ پر تشریف فرما ہوگئے۔ سلطان محمد عبداللہ اقبال ڈر کے مارے اندر داخل نہیں ہوئے اور دروازے سے ہی یہ سب منظر ملاحظہ کرنے لگے۔ اسی اثنا میں ایک کتاب آسمان سے اتر کر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ہاتھوں میں آگئی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اسے کھولا۔ اس کتاب میں کچھ احکام درج تھے جو آپ مدظلہ الاقدس سب کو پڑھ کر سنا رہے تھے۔ آپ نے وہاں کرسیوں پر بیٹھے ہر شخص کو چوبیس احکامات دیئے۔ سلطان محمد عبداللہ اقبال کا گمان تھا کہ ہر حکم ہر ایک گھنٹے کے لیے ہے۔

احکامات سنانے کے بعد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''کل اسی وقت سب دوبارہ آجائیں تاکہ اگلے دن کے احکامات بتا دیئے جائیں۔'' پھر وہ کتاب دوبارہ آسمان کی جانب غائب ہوگئی۔ سلطان محمد عبداللہ اقبال نے کسی شخص کو کہتے سنا کہ وہ لوحِ محفوظ تھی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اپنی جگہ سے اٹھے، عمارت سے باہر تشریف لے آئے اور سلطان محمد عبداللہ اقبال کی طرف دیکھے بغیر واپس اسی جانب چل دیئے جس طرف سے داخل ہوئے تھے۔ وہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلتے رہے۔ بالآخر آپ مدظلہ الاقدس اسی دروازے پر پہنچ گئے جو مسجدِ زہراؓ میں کھل رہا تھا۔ آپ مدظلہ الاقدس اس دروازہ سے باہر آکر خانقاہ سلطان العاشقین کی جانب روانہ ہوگئے۔ سلطان محمد عبداللہ اقبال نے بہت کوشش کی کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ساتھ ساتھ چلیں لیکن ایسا نہ کر سکے۔ انہیں یوں محسوس ہوا کہ گویا ان کے پاؤں زمین نے

جکڑ لیے ہوں۔لیکن جیسے ہی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس خانقاہ سلطان العاشقین میں داخل ہوئے ان کے لیے بھی چلنا آسان ہوگیا۔وہ بھاگتے ہوئے خانقاہ پہنچے تو دیکھا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اپنے کمرہ مبارک میں موجود ہیں جہاں کثیر تعداد میں مریدین آپ کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ مدظلہ الاقدس سب سے گفتگو فرما رہے تھے۔سلطان محمد عبداللہ اقبال نے آپ مدظلہ الاقدس کے ایک خدمتگار سے پوچھا کہ حضور ابھی کدھر سے تشریف لائے ہیں؟ تو اس نے حیرت سے جواب دیا کہ آپ مدظلہ الاقدس تو دوپہر سے اسی کمرہ مبارک میں موجود ہیں اور کہیں بھی تشریف نہیں لے کر گئے بلکہ مریدین سے ملاقات اور گفتگو فرما رہے ہیں۔

☆ ایک بار سلطان محمد عبداللہ اقبال سروری قادری حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک انہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہٗ کا واقعہ یاد آیا۔ان سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ نے اتنی جنگیں لڑی ہیں لیکن شہید نہیں ہوئے، کیا وجہ ہے؟ انہوں نے اپنی دستار مبارک اتاری اور اس میں سے ایک موئے مبارک نکالا اور فرمایا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا موئے مبارک ہے اور سارا کمال اسی موئے مبارک کا ہے۔جیسے ہی انہیں یہ واقعہ یاد آیا تو ان کے دل میں بھی شدت سے یہ خواہش جاگی کہ کاش ان کے پاس بھی مرشد کا موئے مبارک ہو لیکن اتنی ہمت نہیں تھی کہ عرض کر سکتے۔دس پندرہ منٹ کے بعد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے اجازت لے کر نکلے تو پیچھے سے حضور مرشد کریم کا ایک خدمتگار ان کے پاس آیا، اس کے ہاتھ میں حضور مرشد کریم کی داڑھی مبارک کا موئے مبارک تھا۔اس نے کہا یہ موئے مبارک چاہیے تو رکھ لیں۔اتنے میں انہیں وھم کے ذریعے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی آواز آئی کہ رکھ لو یہ ہم نے بھجوایا ہے۔

☆ جب مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت ہوئے تو ان دنوں ان کی پوسٹنگ رحیم یار خان میں تھی۔سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے رابطہ کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔اتنی جسارت نہ تھی کہ آپ مدظلہ الاقدس سے فون کرنے کی اجازت لے سکتے۔اسم اللہ ذات پڑھنے کے ساتھ ساتھ یہ خواہش شدت اختیار کرتی گئی۔پھر ایک دن انہوں نے اسمِ اللہ ذات پڑھا اور باطن میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے درخواست کی کہ آپ تو حال سے واقف ہیں، مہربانی فرمائیں اور بات کرنے کی اجازت دیں۔حضور مرشد کریم کا اگلے روز پیغام ملا کہ عبداللہ کو ہمارا نمبر دے دو کہ جب بات کرنا چاہے کال کر لیا کرے۔

☆ ایک مرتبہ سلطان محمد عبداللہ اقبال حضور مرشد کریم کی بارگاہ میں حاضری کے لیے گئے۔ایک جگہ کھڑے ہو کر حضور مرشد کریم کے دیدار میں محو تھے کہ اچانک انہیں لگا کہ ان کی اپنی ہستی فنا ہو چکی ہے اور ان کہ جگہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کھڑے ہیں۔انہیں شدت کے ساتھ محسوس ہوا کہ وہ فنا ہو گئے ہیں۔فنافی الشیخ کا یہ حال کچھ دیر طاری رہا اور پھر وہ دوبارہ اپنی پہلے والی حالت پر لوٹ آئے۔

☆ سلطان محمد عبداللہ اقبال ایک مرتبہ سلطان العاشقین ہاؤس میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے ملنے کے لیے گئے۔جب وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے پاس تشریف فرما تھے تو ان کے دل میں خیال آیا ''میرے مرشد تو کامل اور سچے ہیں، اگر اک بار مجھے ادھر بیٹھے ہی خانہ کعبہ دکھا دیں تو یقین میں مزید پختگی حاصل ہوگی اور اللہ کی مدد سے شیطان سے بچ پاؤں گا۔'' اس خیال کا

آنا تھا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے سلطان محمد عبداللہ اقبال کی طرف دیکھا اور فرمایا ''ریک میں سے فلاں کتاب لاؤ شاید تمہارا مسئلہ حل ہو جائے۔'' سلطان محمد عبداللہ اقبال سمجھ نہیں پائے کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کس مسئلے کی بات کر رہے ہیں۔ وہ اٹھے اور ریک میں سے کتاب ڈھونڈنے لگے۔ کتاب نظر آنے پر ریک سے اٹھائی تو اس کتاب کے پیچھے جو جگہ تھی وہاں سے خانہ کعبہ نظر آ رہا تھا۔ وہ یہ منظر دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی یہ کرامت دیکھ کر ان کا یقین مزید پختہ ہو گیا۔

☆ سلطان محمد عبداللہ اقبال نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ملاقات کے لیے اسلام آباد سے لاہور آنا تھا۔ انہوں نے بس میں بکنگ کروائی۔ ابھی بس چلنے میں پانچ منٹ باقی تھے کہ انہیں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی کال آئی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''راولپنڈی سے فلاں میڈیسن لانی ہے، لاہور سے نہیں مل رہی۔'' سلطان محمد عبداللہ اقبال نے لاہور میں ایک واقف کار کے میڈیکل سٹور سے معلوم کیا تو اس نے بتایا کہ یہ میڈیسن اس کے پاس دستیاب ہے۔ یہ جاننے کے باوجود سلطان محمد عبداللہ اقبال گاڑی سے اتر گئے۔ انہیں یقین تھا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے اس حکم میں ضرور حکمت پوشیدہ ہے۔ بس چلنے کے چند منٹوں کے بعد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے دوبارہ کال کی اور فرمایا ''رہنے دو دوائی مل گئی ہے۔''

سلطان محمد عبداللہ اقبال نے دوسری بس کا ٹکٹ لیا اور بس میں سوار ہو گئے۔ راستے میں پنڈی بھٹیاں کے قریب پہنچنے پر معلوم ہوا کہ ایک بس کا نہایت خطرناک ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔ اس جگہ بس رکی تو سلطان محمد عبداللہ اقبال نیچے اترے اور یہ دیکھ کر سکتے میں آ گئے کہ یہ وہی بس تھی جس میں وہ پہلے سوار ہوئے تھے۔ فرطِ جذبات سے ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ میڈیسن منگوانا تو فقط ایک بہانہ تھا۔ درحقیقت سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے انہیں خطرناک ایکسیڈنٹ سے بال بال بچا لیا تھا۔

سو لباس بدن تے ہووے پیر بنا کنڈ ننگی
اک نگاہ سوہنا مرشد ویکھے سو جاں توں چنگی

بے شک یہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی کرامت تھی کہ وہ نہ صرف حال اور مستقبل سے باخبر تھے بلکہ سلطان محمد عبداللہ اقبال کو مشکل سے بھی بچا لیا۔

☆ سلطان محمد عبداللہ اقبال نے ایک رات خواب دیکھا کہ وہ مسجدِ زہرا میں ہیں جہاں باجماعت نماز کی ادائیگی کی تیاری ہو رہی تھی۔ لاتعداد صفیں تھیں۔ تقریباً پچاس صفیں انسانوں کی تھیں اور سو صفیں جنوں کی تھیں۔ پھر تکبیر کی آواز آنے لگی۔ تکبیر کی آواز بہت خوبصورت اور پرکشش تھی۔ سلطان محمد عبداللہ اقبال نے کسی سے پوچھا ''یہ کس کی آواز ہے؟'' تو جواب ملا کہ یہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔ سلطان محمد عبداللہ اقبال نے سوچا ''امام کون ہیں اور کس اعلیٰ مقام کے ہیں کہ حضرت خضرؑ ان کے پیچھے نماز ادا کر رہے ہیں۔'' وہ آگے بڑھے اور یہ دیکھ کر ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی کہ امام سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ہیں۔ نماز ختم ہوئی تو سلطان محمد عبداللہ اقبال نے ایک پیر بھائی کو دور کھڑے دیکھا۔ حضرت خضرؑ اس کے پاس گئے۔ انہوں نے آپس میں کچھ باتیں کی۔ سلطان محمد عبداللہ اقبال نے حضرت خضرؑ

کی گفتگو کا جو آخری جملہ سنا وہ یہ تھا ''تمہارے مرشد اس وقت کے غوثِ جن وانس ہیں۔''

☆☆☆☆☆

ڈاکٹر سلطان محمد حسنین محبوب سروری قادری

ڈاکٹر سلطان محمد حسنین محبوب صاحب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے خلیفہ ہیں۔ بچپن سے ہی ان کی والدہ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق گفتگو فرمایا کرتیں۔ انہیں خواب میں کئی مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت بھی ہوئی تھی اس لیے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلیہ مبارک کے بارے میں بھی بتایا کرتیں۔ جب سلطان محمد حسنین محبوب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہونے کے لیے تشریف لائے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صورت اور حلیہ مبارک بالکل ویسا ہی تھا جیسا ان کی والدہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے بعد بتایا کرتی تھیں۔

بیعت کے بعد سیّد عبدالکریم بن ابراہیم الجیلی رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیفِ مبارکہ ''انسانِ کامل'' کے مطالعہ کے دوران اچانک ان پر یہ راز منکشف ہوا کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس موجودہ زمانے کے انسانِ کامل ہیں۔ اس دن ان پر حقیقتِ محمدیہ واضح ہو گئی۔ یہ ایک ایسی حقیقت تھی جو ان سے پوشیدہ تھی۔

☆☆☆☆☆

سلطان محمد نعیم عباس سروری قادری

☆ سلطان محمد نعیم عباس کے بیعت ہونے کے فوراً بعد ہی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے انہیں مسجدِ زہڑا کی تعمیر کے پراجیکٹ کا نگران بنا دیا اور ان سے پوچھا ''مسجد کے متعلق تقریر کر لیں گے؟'' سلطان محمد نعیم عباس کو کیمرہ کے آگے آنا اچھا نہیں لگتا تھا اور نہ ہی کبھی کسی مجمع میں تقریر کی تھی۔ سلطان محمد نعیم عباس نے عرض کی ''حضور! آپ کی مہربانی سے کر لوں گا۔'' سلطان محمد نعیم عباس نے مرشد کی مہربانی سے نہ صرف مسجد کی تعمیر پر بہت عمدہ تعارفی تقریر کی بلکہ اس کے بعد مختلف محافل میں نقابت اور تقاریر کی سعادت بھی حاصل کی۔

☆ مسجدِ زہڑا کی تعمیر اپنے آخری مراحل میں تھی۔ عمارت کا ڈھانچہ مکمل ہو چکا تھا جبکہ چھت پر کام ہونا باقی تھا۔ انہی دنوں بارشوں کا موسم تھا۔ چھت کا کام بارشوں سے قبل مکمل کرنا ضروری تھا کیونکہ بارش کی وجہ سے نہ صرف چھت کا کام رک جاتا بلکہ پوری عمارت کے لیے نقصان دہ ہوتا۔ مشکل یہ آن پڑی کہ جس روز چھت کا کام شروع ہوا اسی روز محکمہ موسمیات نے پیشگوئی کی کہ آج رات سے طوفانی بارشوں کا سلسلہ شروع ہونے والا ہے جو ایک ہفتے تک جاری رہے گا۔ مسجدِ زہڑا کے انجینئر کو شدید پریشانی لاحق ہوئی کہ ان بارشوں کی وجہ سے لاکھوں روپے کا سامان ضائع ہو جائے گا۔ دوسری جانب مسجد کی تعمیراتی کمیٹی اس وجہ سے پریشان تھی کہ اگر بارشوں کا سلسلہ جاری رہا تو پوری عمارت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اسی پریشانی کے عالم میں انجینئر نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنی پریشانی بیان کر دی۔ آپ مدظلہ الاقدس لجپالوں کے بھی لجپال ہیں، دردمندوں کے درد کو خوشی میں بدلنے والے اور بے سہاروں کا سہارا ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اس

سے پوچھا کہ کام کتنے دن میں مکمل ہو جائے گا؟ انجینئر نے عرض کیا کہ تین دن کا کام ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے قدرے توقف کے بعد فرمایا ''ٹھیک ہے کام جاری رکھو تمہارے پاس پانچ دن ہیں۔''

انجینئر جب واپس مسجدِ زہراؓ پہنچا تو اس وقت تک چاروں طرف گہرے بادل چھا چکے تھے۔ اسی شام سے بارشوں کے سلسلے کا آغاز ہوا۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ گہرے بادلوں کے باوجود مسجدِ زہراؓ اور اس کے گردونواح میں ایک کلومیٹر تک بارش کا ایک قطرہ نہیں برسا جبکہ ایک کلومیٹر کی حد سے باہر موسلا دھار بارشوں کا سلسلہ پانچ روز تک مسلسل جاری رہا۔ مسجدِ زہراؓ کی تعمیراتی کمیٹی اور انجینئر کے ساتھ ساتھ رنگیل پور گاؤں کے تمام لوگوں نے بھی مسلسل پانچ دن اس کرامت کا مشاہدہ کیا۔

☆ خانقاہ سلطان العاشقین کے قیام سے قبل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس خانقاہ سروری قادری میں جمعہ کے روز بھی تشریف فرما ہوا کرتے تھے اور طالبانِ مولیٰ کو اپنی پاکیزہ صحبت سے نوازتے تھے۔ سلطان محمد نعیم عباس بھی جمعہ کو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ملاقات کے لیے حاضر ہوئے۔ لیکن اس سے قبل وہ اپنے کزن کے ہمراہ پرفیوم اور عطر فروش کے پاس گئے تھے جہاں مختلف عطر اور پرفیوم آزمائے لیکن اتنی خوشبوئیں ایک ساتھ سونگھنے کے بعد سمجھ نہیں آیا کہ کونسا خریدیں اس لیے وہیں سے خانقاہ حاضر ہو گئے جہاں پیر بھائیوں نے کہا کہ آپ سے بہت زیادہ خوشبو آ رہی ہے۔ سلطان محمد نعیم عباس نے وجہ بتائی۔ اتنے میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی آمد کی خبر ملی۔ جونہی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے گاڑی سے نکل کر خانقاہ میں قدم رکھا تو آپ مدظلہ الاقدس کی مخصوص خوشبو پوری خانقاہ میں پھیل گئی جو اتنی تیز اور مسحور کن تھی کہ سلطان محمد نعیم عباس بے ساختہ کہہ اٹھے کہ کتنی پیاری خوشبو آ رہی ہے۔ مگر سب نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اپنی مسند پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا ''ہمارے حضور (یعنی سلطان الفقر ششمؒ) یہ خوشبو لگاتے تھے اس لیے ہم بھی یہی استعمال کرتے ہیں۔'' سلطان محمد نعیم عباس کا کہنا ہے ''یہ خوشبو صرف میں نے محسوس کی تھی اس لیے حضور مرشد کریم نے میری سوچ کا جواب دیا جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ مرشد اپنے مریدین کی ہر سوچ اور دلیل سے آگاہ ہوتا ہے اور چونکہ مجھے خوشبو کے انتخاب میں دقت ہو رہی تھی اس لیے شاید مرشد کریم نے مجھے اشارہ دیا تھا کہ میں بھی وہی خوشبو استعمال کروں کو جو وہ کرتے ہیں۔''

☆ سلطان محمد نعیم عباس مسجدِ زہرا کے لیے زمین کی خریداری کے معاملات میں مصروف تھے کہ معلوم ہوا حکومت نے دریائے راوی کے اردگرد کے علاقوں میں زمین کی خرید و فروخت پر پابندی لگا دی ہے کیونکہ حکومت اس علاقے میں کوئی سوسائٹی بنانا چاہتی ہے۔ ان علاقوں میں رنگیل پور بھی شامل تھا۔ سلطان محمد نعیم عباس بہت زیادہ پریشان ہوئے۔ انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں عرض کی کہ حضور مہربانی فرمائیں تاکہ مسجد کی زمین کا کام مکمل ہو۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے نہ صرف باطنی مہربانی فرمائی بلکہ ظاہری کوشش کے لیے بھی راہنمائی فرما دی۔ چند دنوں میں سارا معاملہ ایسے سلجھا کہ جیسے کبھی تھا ہی نہیں۔ زمین کے کاغذات کا معاملہ بھی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے حل ہو گیا۔

سلطان محمد نعیم عباس کا تعلق سیاسی گھرانے سے ہے۔ سال 2018 میں ملک میں جنرل الیکشن ہوئے جس میں ان کے بڑے بھائی اور چچا نے

حصہ لیا۔ان کی پارٹی کے ایک ایم پی اے (MPA) کا پولیس سے جھگڑا ہو گیا اور کچھ پولیس والے زخمی ہوئے۔ پولیس افسران نے پورے شہر کی پولیس اس کے پیچھے لگا دی اور وہ روپوش ہو گیا۔اس کی تلاش میں پولیس جگہ جگہ چھاپے مارنے لگی۔اس ایم پی اے کا تعلق چونکہ سلطان محمد نعیم عباس کے بھائی اور چچا کی پارٹی سے تھا اس لیے مخالفین کے کہنے پر پولیس نے سلطان محمد نعیم عباس کے گھر پر دھاوا بول دیا۔ان کی فیملی گھر پر نہیں تھی جبکہ وہ خود خانقاہ میں تھے۔گھر پر ملازم کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔ پولیس کی پندرہ سے بیس گاڑیاں آئیں، گیٹ اور دیواریں پھلانگ کر پولیس اندر داخل ہو گئی۔ جو دروازے بند تھے انہیں توڑا اور کمروں میں موجود الماریاں بھی توڑ ڈالیں۔ کچھ الماریوں میں کافی پیسے اور زیورات تھے جو امانتاً چند رشتہ داروں نے رکھوائے تھے۔سلطان محمد نعیم عباس نے گھر آنے کے بعد جب جائزہ لیا تو سب کچھ اپنی جگہ پر موجود تھا۔انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور سارا واقعہ حضور مرشد کریم کے گوش گزار کیا۔سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''وہ لوگ اندھے ہو گئے تھے۔''

سلطان محمد نعیم عباس کا کہنا ہے ''بچپن میں ایک ولی کی کرامت سنی تھی کہ ایک ان کے گھر میں چور داخل ہوئے اور وہ جب چوری کا سامان اٹھا کر نکلنے لگے تو اندھے ہو گئے، ان کو کچھ دکھائی نہ دیا۔ جب چوروں نے سامان واپس رکھ دیا تو انہیں دکھائی دینے لگا۔میرے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا۔سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے پولیس والوں کو کچھ دکھائی نہیں دیا ورنہ ہماری پولیس اتنی ایماندار نہیں ہے کہ گھر پر حملہ کرنے آئے اور کچھ اٹھا کر نہ لے جائے۔''

☆☆☆☆☆

سلطان محمد ناصر حمید سروری قادری

سلطان محمد ناصر حمید سروری قادری سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے خلیفہ ہیں۔آپ مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت سے قبل ایک مذہبی جماعت سے وابستہ تھے لیکن کافی عرصہ گزارنے اور کٹھن زہد و ریاضت اور ورد و وظائف کرنے کے باوجود قلبی سکون اور ادراکِ قلبی حاصل نہ ہو رہا تھا۔ایک رات انہوں نے نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی ''یا اللہ! اپنا صراطِ مستقیم دکھا دے۔کون حق پر ہے مجھے نہیں پتہ۔تو مجھے خود صحیح راستہ دکھا دے۔''

اس دعا کے اگلے ہی روز ایک صاحب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی تصنیف مبارکہ حقیقت ''اسم اللہ ذات'' کا ٹائٹل ڈیزائن کروانے کے لیے ان کے پاس آئے۔ ٹائٹل ڈیزائن کرتے ہوئے انہیں یوں محسوس ہوا کہ اسم اللہ ذات ان کے قلب میں سرایت کرتا جا رہا ہے۔ ٹائٹل بنانے کے بعد ان کے دل میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضری کی خواہش شدت سے پیدا ہو گئی۔28 اگست 2005ء بروز اتوار حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔آپ مدظلہ الاقدس سے ملتے ہی قلب و ذہن نے جنبش لی اور ہلچل والی کیفیت کو قرار آ گیا۔تھوڑی دیر گفتگو کے بعد انہوں نے دستِ بیعت ہونے کی التجا کی جسے آپ مدظلہ الاقدس قبول فرما لیا۔

نمازِ مغرب کے بعد وہ بیعت ہوئے اور ابھی گھر بھی نہ پہنچے تھے کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نگاہِ اکمل کی تاثیر اور مہربانی سے

ان کا قلب جاری ہوگیا۔ یہ کیفیت اس قدر شدید تھی کہ ذکرِ ''یاھُو'' کی آواز ارد گرد کے لوگوں کو بھی سنائی دے رہی تھی۔ جب وہ گھر پہنچے تو سب گھر والے بھی پریشان ہوگئے کہ یہ آواز کیسی ہے۔ ان کے بھائی کہنے لگے کہ اس پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔ بلاشبہ یہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نگاہِ کامل کی عنایت تھی۔ ساری رات قلب اسی طرح جاری رہا۔ کبھی ذکر خفی ہو جاتا اور کبھی جہر۔ اگلے روز جب وہ معمول کے مطابق ڈیوٹی پر گئے تو دوپہر 12 بجے قلب پھر سے جاری ہوگیا۔ کبھی با آوازِ بلند ذکر سنائی دیتا اور کبھی آہستہ۔ شام کو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے اپنے سامنے بٹھایا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے ان کا قلب قرار پا گیا۔

☆ سلطان محمد ناصر حمید سروری قادری پر بچپن سے ہی آسیب کا سایہ تھا جو مختلف تعویذات اور وظائف سے بھی دور نہ ہوا۔ جوں جوں وہ بڑے ہوتے گئے اس آسیب کا اثر بھی شدید ہوتا گیا۔ اکثر وہ آسیب ان کی پسلیوں کو اس قدر شدت سے دباتا کہ پسلیاں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوتیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کے بعد ذکر و تصور اسم اللہ ذات کی مشق اور آپ کی نگاہِ کاملہ کی بدولت چند ہی دنوں میں اس آسیب سے جان چھوٹ گئی۔

☆ ایک خواب سلطان محمد ناصر حمید نے کثرت سے دیکھا جس میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اور سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ دونوں اکٹھے موجود ہوتے ہیں، پھر دونوں یک وجود ہو جاتے ہیں اور دونوں کے چہرے اور وجود کبھی سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے چہرہ اور وجود مبارک کی طرح ہو جاتے اور کبھی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی طرح ہو جاتے ہیں۔ وہ دونوں مسکرا کر کہتے ہیں کہ ہم دونوں ایک ہی ہیں۔

☆ ایک مرتبہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ان کا وجود سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے وجود میں تبدیل ہوگیا ہے اور خواب میں فنا فی الشیخ کا یہ حال کافی دیر طاری رہا۔ اس خواب کے کچھ دن بعد وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ملاقات کے لیے حاضر ہوئے۔ جب آپ مدظلہ الاقدس نے نگاہِ کرم فرمائی تو خواب میں طاری ہونے والی فنا فی الشیخ کی حالت ظاہری طور پر بھی نصیب ہوئی۔ اس کے بعد اکثر جب بھی وہ اپنے اندر دیکھتے ہیں تو انہیں حضور مرشد کریم کا چہرہ مبارک ہی نظر آتا ہے۔

☆ حضور مرشد کریم نے مہربانی فرماتے ہوئے سلطان محمد ناصر حمید کو علمِ دعوت عطا فرمایا۔ جب بھی وہ حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ، سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ یا پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے دربار پاک پر حاضری دیتے تو بذریعہ وھم ان اولیا کرام سے گفتگو فرماتے اور ان کی گفتگو زیادہ تر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی اعلیٰ شان کے متعلق ہوتی۔

☆ حضور مرشد کریم کی مہربانی سے سلطان محمد ناصر حمید کو شاعری کی صلاحیت بھی عطا ہوئی۔ 3 جون 2016ء سے انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی شان میں شاعری کا آغاز کیا اور بہت سی منقبتیں اور سی حرفی تحریر کی اور کتابچہ کی صورت میں خوبصورت انداز میں 4 کلر پرنٹنگ کروا کر حضور مرشد کریم کی بارگاہ میں پیش کی جبکہ انہیں شاعری کی ابجد کا بھی علم نہیں۔

☆ 2015ء میں سلطان محمد ناصر حمید کے گھر پہلا بیٹا پیدا ہوا جو پیدائش کے کچھ دیر بعد فوت ہوگیا۔ سلطان محمد ناصر حمید نے اسے اللہ کی

رضا جان کر صبر کیا اور اپنی اہلیہ کو بھی صبر کی تلقین کی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو جب اس سانحہ کا پتہ چلا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے بہتر بدل عطا فرمائے گا۔ اس کے بعد سلطان محمد ناصر حمید کے ہاں یکے بعد دیگرے دو صاحبزادیوں کی ولادت ہوئی اور 2022ء میں اللہ تعالیٰ نے سلطان محمد ناصر حمید کو جڑواں بیٹوں سے نوازا۔

☆ سلطان محمد ناصر حمید کے بھائی شاہد حمید کو ایک چڑیل چمٹ گئی۔ سلطان محمد ناصر حمید نے بھائی سے کہا کہ میرے مرشد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے پاس چلو تمہیں تعویذ دلاتا ہوں۔ لیکن وہ نہ آئے۔ سلطان محمد ناصر حمید نے ایک تعویذ پہنا ہوا تھا جو انہیں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے دیا تھا۔ انہوں نے وہ تعویذ بھائی کے گلے میں ڈال دیا۔ تعویذ ڈالنے کی دیر تھی کہ چڑیل بھاگ گئی۔

☆ سلطان محمد ناصر حمید کی والدہ اور ان کے بھائی حج کے لیے جا رہے تھے۔ جس دن فلائٹ تھی اس دن والدہ کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہوگئی۔ شدید بخار اور سر درد نے سلطان محمد ناصر حمید کی والدہ کو نڈھال کر دیا۔ ان سے بیٹھا بھی نہیں جا رہا تھا بلکہ نیم بے ہوشی کی حالت میں لیٹی ہوئی تھیں۔ سب بھائی سوچ رہے تھے کہ یہ فلائٹ مس کر دینی چاہیے۔ سلطان محمد ناصر حمید سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ سے گھر واپس گئے تھے۔ انہوں نے سوچا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے مرشد کریم کی ٹانگیں دبا کر آئے ہیں۔ یہی ہاتھ والدہ کو لگانے چاہئیں وہ صحت یاب ہو جائیں گی۔ یہی سوچ کر انہوں نے والدہ کا سر دبانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد والدہ نے نہ صرف آنکھیں کھول دیں بلکہ اٹھ کر بیٹھ گئیں اور اسی دن حج کے لیے روانہ ہوگئیں۔

سلطان محمد ناصر حمید 2005 سے سلطان العاشقین کے ساتھ ہیں اس لیے ان کی بہت سی کرامتوں کے گواہ ہیں۔

☆ ایک مرتبہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے ہمراہ تبلیغی دورہ کے لیے اسلام آباد جا رہے تھے۔ اس وقت چند اور ساتھی بھی ہمراہ تھے۔ گاڑی قدرے خستہ حال تھی۔ کھاریاں پہنچنے پر ڈرائیور نے جب گاڑی کا تیل اور پانی چیک کیا تو سب حیران رہ گئے کہ گاڑی میں موبل آئل بالکل نہیں تھا۔ انہوں نے آئل سٹک دیکھی جو واقعی بالکل خشک تھی اور تیل کا نام و نشان تک نہ تھا اور ریڈی ایٹر میں پانی بھی بہت کم تھا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے گاڑی بغیر موبل آئل کے لاہور سے کھاریاں تک پہنچ گئی۔

☆ 2005ء میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی ہمراہی میں ایک قافلہ تبلیغی دورہ کے لیے روانہ ہوا۔ سلطان محمد ناصر حمید سروری قادری اور دیگر ساتھی بھی ہمراہ تھے۔ ملتان میں شمس العارفین نامی ایک خوش لباس بچہ اپنے والد کے ہمراہ آیا اور کہا کہ حضرت صاحب سے ملاقات کرنی ہے۔ جب ان سے آنے کا مقصد پوچھا گیا تو شمس العارفین کے والد نے بتایا کہ میرے بیٹے نے رات کو ایک خواب دیکھا ہے کہ ایک خوبصورت خوش لباس بزرگ سے ملاقات ہوئی ہے اور وہ بلا رہے ہیں۔ صبح سویرے اٹھ کر کہنے لگا کہ ابو جلدی کریں حضرت صاحب سے ملنے جانا ہے۔ پھر شمس العارفین کے والد صاحب نے اپنے بیٹے سے پوچھا کہ کیا یہ وہی خواب والے بزرگ ہیں تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ جتنی دیر وہ بچہ آپ مدظلہ الاقدس کے سامنے بیٹھا رہا آنکھ تک نہ جھپکی اور آپ ہی کے دیدار میں محو رہا۔ اس پر اس کے والد صاحب زار و قطار رونے لگے اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے قدموں میں گر پڑے۔ آپ مدظلہ الاقدس

نے انہیں دلاسا دیا اور بیعت فرما کر اسمِ اللہ ذات عطا کیا۔

☆ آپ بتاتے ہیں کہ ایک صاحب جو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت ہیں، ایک دِن اپنے ایک دوست کو پریشانی کی حالت میں آپ کے پاس لائے اور کہا کہ حضرت صاحب! اس کی بیوی پر آسیب یا جنات وغیرہ نے قبضہ کیا ہوا ہے اور اس کی بُری حالت ہے، آپ مہربانی فرمائیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''ہم تو اللہ تعالیٰ کی پہچان اور معرفت کے لیے اسمِ اللہ ذات عطا کرتے ہیں لیکن اگر آپ آ گئے ہیں تو یہ تعویذ لے جائیں اور حسبِ ہدایت استعمال کریں۔'' وہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ جیسے ہی تعویذ لے کر واپس گھر میں داخل ہوئے تو اُن کے دوست کی والدہ نے پوچھا کہ تم لوگ کہاں گئے تھے؟ انہوں نے پہلے تو چھپانے کی کوشش کی لیکن پھر بتا دیا کہ تعویذ لینے گئے ہوئے تھے۔ دوست کی والدہ نے بتایا کہ اُن کی بہو کے اندر سے مردانہ آواز میں یہ کہا جا رہا ہے کہ وہ دونوں مولوی ہمارے لیے تعویذ لینے گئے ہیں۔ وہ صاحب اپنے دوست کے ہمراہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئے تو خاتون مردانہ آواز میں بولی تعویذ لے آئے ہو۔ چلو پہلے تو ہمیں کلمہ پڑھاؤ تا کہ ہم مسلمان ہو جائیں پھر لڑکے کے والد کو اذان دینے کے لیے کہا۔ اس کے بعد جیسے ہی تعویذات استعمال کرائے گئے وہ جنات چلے گئے اور خاتون بالکل ٹھیک ہو گئی۔

☆ جون 2008ء میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی سربراہی میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک پر حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ اس روز گرمی انتہا کی تھی۔ جب محل پاک پر حاضری دے کر باہر نکلے تو فرش انتہائی گرم تھا۔ سلطان محمد ناصر حمید سروری قادری اور محمد اسد خان سروری قادری نے اپنے ہاتھ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے قدموں تلے رکھ دیئے تا کہ مرشد کریم اپنے پاؤں مبارک ان کے ہاتھوں پر رکھ لیں۔ جتنی دیر دونوں کے ہاتھ آپ مدظلہ الاقدس کے پاؤں مبارک کے نیچے رہے، انہیں فرش کی گرمی بالکل محسوس نہ ہو رہی تھی۔ جونہی آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے پاؤں مبارک اٹھائے انہیں فرش کی تپش کا احساس ہوا۔

☆ سلطان محمد ناصر حمید سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے اوّلین مریدین میں سے ہیں۔ انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بے شمار کرامتوں کا مشاہدہ کیا جس میں سب سے بڑی کرامت تو یہ ہے کہ بیعت کے دوران ہی بہت سے طالبانِ مولیٰ کا قلب جاری ہو جاتا اور ذکرِ ھُو کی صدا بلند ہونے لگتی حالانکہ ابھی انہیں ذکر کا طریقہ بھی نہیں بتایا گیا ہوتا تھا۔

☆ احمد پور شرقیہ کے تبلیغی دورہ کے دوران سلطان محمد ناصر حمید نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی ایک بہت بڑی کرامت ملاحظہ کی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ایک مرید کے گھر تشریف لے کر گئے تھے۔ ان کے گھر بہت سے مرد و خواتین سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ملاقات کے لیے تشریف لائے تھے جن کے بچے چھت پر کھیل رہے تھے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس مریدین سے گفتگو فرما رہے تھے کہ اچانک آپ خاموش ہو گئے اور دوسری سمت دیکھنے لگ گئے۔ ابھی آپ مدظلہ الاقدس دیکھ ہی رہے تھے کہ اسی طرف ایک بچی چھت سے سڑک پر آن گری۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے قدموں کی برکت سے بچی کو خراش تک نہ آئی۔ چھت سے سڑک پر گرنے کے بعد بچی فوراً اُٹھی اور بھاگ کر گھر کے اندر داخل ہو گئی۔

☆ سلطان محمد ناصر حمید سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر تھے۔ ان کے علاوہ دیگر خدمتگار اور ارشاد احمد سروری قادری (مرحوم) بھی موجود تھے۔ اچانک ارشاد احمد (مرحوم) کا سارا جسم کپکپانا شروع ہو گیا اور ان کے ماتھے پر پسینہ آ گیا۔ کافی دیر ان پر کپکپی طاری رہی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس جب مجلس سے رخصت ہونے لگے تو ارشاد احمد سے فرمایا ''جب کچھ دیکھتے ہیں تو گھبراتے نہیں۔'' سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے تشریف لے جانے کے بعد سلطان محمد ناصر حمید نے ارشاد احمد مرحوم سے سارا ماجرا پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ باطنی طور پر انہوں نے دیکھا کہ مجلسِ محمدیؐ لگی ہوئی ہے جہاں تمام انبیا کرام اور صحابہ کرامؓ بھی موجود ہیں۔ مرشد کریم ایک تخت پر تشریف فرما ہیں اور محفل کی صدارت فرما رہے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سلطان حافظ محمد ناصر مجید سروری قادری (اسلام آباد)

☆ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت سے قبل سلطان حافظ محمد ناصر مجید کا دل ایک ناقص پیر کی وجہ سے بہت شکستہ تھا۔ لیکن جب وہ سلطان العاشقین کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو ان کے دل کو قرار ملا اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ملنے والے اسم اللہ ذات کے ذکر اور تصور کی مشق کرتے رہے۔ لیکن پھر بھی دل میں ایک بے یقینی کی کیفیت تھی۔ ایک رات انہوں نے خواب دیکھا کہ وہ ڈسکہ میں اپنے گھر میں موجود ہیں۔ ان کے کمرہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود ہیں۔ جب وہ دوسری جانب دیکھتے ہیں تو انہیں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس دکھائی دیتے ہیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سینہ مبارک میں گم ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد سلطان حافظ محمد ناصر مجید جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چہرہ اقدس کی جانب دیکھتے ہیں تو وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک ہوتا ہے۔ ان کے تمام خدشات دور ہو جاتے ہیں اور یقین پختہ ہو جاتا ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس فنافی الرسول کے مقام پر ہیں جس کی گواہی خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی ہے۔ سبحان اللہ!

☆ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن کے دست اقدس پر بیعت ہونے کے بعد آپ مدظلہ الاقدس کی توفیق اور مہربانی سے سلطان حافظ محمد ناصر مجید روزانہ پانچ یا چھ گھنٹے اسم اللہ ذات کا تصور کرتے تھے اور اس کو قلب پر واضح طور پر لکھا ہوا بھی دیکھتے تھے۔ لیکن ایک بے چینی تھی کہ اسمِ اللہ ذات کا راز کھل جائے اور دل میں اللہ پاک کے دیدار کی خواہش بھی تھی۔ ایک روز اسمِ اللہ ذات کا تصور کرنے بعد سینے سے لگایا اور قلب پر اسمِ اللہ ذات کا نقش دیکھنا شروع کر دیا تو حالتِ مراقبہ میں اسمِ اللہ ذات کے اندر سے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی حسین صورت نظر آئی اور ان پر یہ راز کھل گیا کہ اللہ تعالیٰ اسی صورت میں جلوہ گر ہے۔ اس کے بعد جب بھی وہ اسمِ اللہ ذات کا تصور کرتے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا مسکراتا چہرہ نظر آتا۔

☆ سلطان حافظ محمد ناصر مجید مجلسِ محمدیؐ کی حضوری کی نیت سے اسمِ محمدؐ کا تصور کرتے کرتے مراقبہ میں گئے تو خود کو ایک قدیم طرز کی حویلی میں پایا جس کا سبز رنگ کا بڑا دروازہ تھا۔ ان کے قلب پر الہام کیا گیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ادھر موجود ہیں۔ سلطان حافظ محمد ناصر مجید حضور

علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے اندر داخل ہوئے تو سامنے ایک منبر تھا جس پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس تشریف فرما تھے اور سلطان حافظ محمد ناصر مجید کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

☆ سلطان حافظ محمد ناصر مجید کی شدید خواہش تھی کہ حضور مرشد کریم ان کے گھر تشریف لائیں۔ انہوں نے مرشد کریم کی بارگاہ میں درخواست کی جسے آپ نے قبول فرمایا اور ان کے سارے گھر والوں پر انتہائی مہربانی فرماتے ہوئے اسمِ اللہ ذات کی نعمت عطا فرمائی۔ اس وقت سلطان حافظ محمد ناصر مجید کے والد کی وفات ہو چکی تھی اس لیے ان پر مہربانی نہ ہوئی لیکن جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی دوبارہ آمد ہوئی تو سلطان حافظ محمد ناصر مجید کے دل میں آیا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ہر قدرت پر قادر اور ہر مقام پر حاضر ہیں اس لیے انہوں نے آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں عرض کی ''حضور آپ نے تمام اہلِ خانہ پر مہربانی فرمائی ہے، میرے والد مرحوم پر بھی مہربانی فرمائیں اور اسم اللہ ذات عنائت فرمائیں۔'' سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے دعا فرمادی۔ کچھ دنوں بعد سلطان حافظ محمد ناصر مجید نے خواب دیکھا کہ سلطان العاشقین خانقاہ سروری قادری میں اپنی مسند پر براجمان ہیں اور ان کے والد مرحوم کو اسمِ اللہ ذات کے ذکر اور تصور کا طریقہ سمجھا رہے ہیں۔ اسی طرح سلطان حافظ محمد ناصر مجید نے ایک اور خواب دیکھا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نماز کی امامت فرما رہے ہیں اور ان کے والد مرحوم بھی آپ مدظلہ الاقدس کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ جبکہ اس سے پہلے سلطان حافظ محمد ناصر مجید خواب دیکھا کرتے تھے کہ ان کے والد صاحب ایک نہر عبور کرنا چاہتے ہیں لیکن کوشش کے باوجود عبور نہیں کر پا رہے لیکن مرشد پاک کے مہربانی فرمانے کے بعد انہوں نے خواب دیکھا کہ والد صاحب نے وہ نہر آسانی سے عبور کر لی۔ ایک مرتبہ سلطان حافظ محمد ناصر مجید نے خواب میں والد مرحوم کو دیکھا جو انہیں کہتے ہیں ''میں تو زندہ ہوں، تم لوگ مجھے اس قبر میں کیوں بند کر گئے ہو۔''

☆ سلطان محمد ناصر مجید کو وراثت میں جو حصہ ملا وہ سب انہوں نے اللہ کی راہ میں قربان کر دیا۔ اس وقت ان کے پاس کچھ بھی باقی نہ رہا تھا لیکن ان کے دل میں ذرا برابر بھی افسوس یا پریشانی نہ تھی بلکہ وہ ایسا سکون محسوس کر رہے تھے جو زندگی بھر محسوس نہ کیا تھا۔ ان کا دل گواہی دے رہا تھا یہی اللہ کی راہ ہے جہاں ہر چیز قربان کر دینی چاہیے۔ کچھ عرصہ بعد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے اللہ تعالیٰ نے اس جگہ سے رزق عطا فرمایا جہاں سے ان کا گمان بھی نہ تھا اور اس قدر عطا فرمایا کہ ہر ضرورت اور خواہش پوری کر دی۔ سلطان حافظ محمد ناصر مجید کا یقین مزید پختہ ہو گیا کہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں ہی ستر گنا لوٹا دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمٰن سروری قادری (لاہور)

پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمٰن سروری قادری سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے خلیفہ ہیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں آنے سے قبل وہ دنیا کی محبت میں گرفتار تھے جس کی وجہ سے گھر والے بہت پریشان تھے۔ ایک روز ان کی والدہ نے خواب دیکھا کہ وہ درود شریف کا ورد کر رہی ہیں اور حافظ حماد الرحمٰن سروری قادری کالے کپڑوں میں ملبوس سب کو چھوڑ کر اندھیری

کھائی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ والدہ بہت روکنا چاہتی ہیں مگر مایوس ہو جاتی ہیں۔ اسی وقت ایک پُرنور چہرے والے بزرگ آ کر انہیں اپنی بانہوں میں سمیٹ لیتے ہیں اور والدہ کو اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ تم بے فکر ہو جاؤ۔

سلطان حافظ حماد الرحمٰن نے ایک عزیز کے توسط سے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ بیعت کے فوراً بعد مرشد کامل کی نگاہ کی بدولت تمام بری عادات ترک کر دیں اور دل سے دنیا کی محبت بھی نکل گئی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے آپ کو وھم کی قوت بھی عطا فرمائی۔ آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے ہی سلطان حافظ حماد الرحمٰن سروری قادری کو سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی فارسی کتب کا اردو ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جبکہ ان کی دنیاوی تعلیم ایم ایس سی باٹنی ہے۔

☆ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمٰن کو علمِ دعوت بھی عطا فرمایا۔ ایک دفعہ شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ہمراہ حاضری دی۔ ان کے دل میں یہ دلیل تھی کہ حق پورے عالم میں ظاہر ہو جائے اور میرے مرشد کی شان پوری دنیا پر واضح ہو جائے۔ اسی اثنا میں انہوں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں اور ان کے ہمراہ مولا علی کرم اللہ وجہہ، حسنین کریمین رضی اللہ عنہم، سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ، حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اور پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ بھی ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو تاجِ فقر پہنایا۔

☆ 23 اکتوبر 2016ء کے عرس سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ پر تقریر کے دوران سلطان حافظ حماد الرحمٰن سروری قادری کو سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ انہوں نے فرمایا ''فقر کے وارث سلطان العاشقین سلطان محمد نجیب الرحمٰن ہیں۔ فقر ان کے سپرد کیا جاتا ہے اور یہی فقر کے سلطان ہیں۔ قیامت تک جسے بھی فقر عطا ہو گا ان کی منظوری سے اسے بارگاہِ غوث الاعظمؓ میں بھیجا جائے گا۔ سلطان العاشقین کا در بھی ہر خاص و عام کے لیے کھلا رہے گا اور ہر ایک کے لیے پناہ گاہِ رحمت ہو گا۔ جو بھی ان کے پاس آئے گا کبھی خالی نہیں لوٹایا جائے گا۔''

☆ پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمٰن کے گھر شادی کے کئی سال گزرنے کے بعد بھی اولاد نہ ہوئی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے سلطان محمد حماد الرحمٰن کی ڈیوٹی سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی کتب کے تراجم پر لگائی ہوئی تھی اور وہ چار کتب کا ترجمہ کر چکے تھے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے خوش ہو کر سلطان حافظ حماد الرحمٰن کے لیے دعا فرمائی اور شمس العارفین کا ترجمہ مکمل ہونے پر اللہ تعالیٰ نے انہیں بیٹی کی رحمت سے نوازا۔

☆ پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمٰن کی اہلیہ کو تین سال سے یرقان (Hepatitis C) تھا جو مسلسل بگڑتا جا رہا تھا اور بہت سے ڈاکٹروں سے علاج کروانے کے باوجود افاقہ نہ ہو رہا تھا۔ اہلیہ نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا فرمان سنا کہ مسجدِ زہرا کی تعمیر میں حصہ ڈالنے سے ہر

ظاہری اور باطنی بیماری ٹھیک ہوتی ہے۔ اہلیہ نے مسجد کے لیے ہدیہ دیا اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے دعا بھی کروائی جس کے بعد وہ صحت یاب ہوگئیں۔

☆ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمٰن کو علمِ ظاہر و باطن سے نوازا جس کی بدولت وہ لگاتار دو سال تک ماہِ رمضان میں ''قرآن اور رمضان'' نشریات کرتے رہے جو فیس بک اور انسٹاگرام پر لائیو دکھائی جاتی اور ہزاروں لوگ اس سے مستفید ہوتے۔

☆☆☆☆☆

سلطان محمد احسن علی سروری قادری (کوٹرادھاکشن)

سلطان محمد احسن علی سروری قادری سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے خلیفہ ہیں۔ انہیں بچپن سے ہی راہِ حق کی جستجو تھی اس لیے کثرت سے ورد و وظائف بھی کرتے تھے اور صراطِ مستقیم کی تلاش میں تھے۔ اس دوران مختلف سلاسل کے بزرگوں سے ملاقات بھی ہوئی لیکن دل کو تسلی نہ ہوئی۔ ماہنامہ سلطان الفقر کے طفیل سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دامن سے وابستہ ہونے کا موقع ملا۔

☆ ایک رات انہوں نے خواب دیکھا کہ ایک دروازہ ہے جس میں سے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اندر داخل ہوتے ہیں اور جب دوسری طرف سے دروازہ کھلتا ہے تو وہاں سے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ باہر نکلتے ہیں اور جب دوبارہ حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ دروازے سے اندر داخل ہوتے ہیں تو دوسری طرف سے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دونوں ہستیاں ایک دوسرے میں ضم ہو جاتی ہیں۔ اس خواب کے ذریعے انہیں معلوم ہوا کہ سروری قادری فقیرِ کامل ایک دوسرے کا آئینہ ہوتے ہیں اور انکی حقیقت ایک ہی ہوتی ہے۔

☆ سلطان محمد احسن علی ذکر و تصور اسمِ اللہ ذات کرتے ہوئے سوچا کرتے کہ اسمِ اللہ ذات دل پر نقش کیسے ہوگا۔ ایک دن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صحبت میں بیٹھے آپ کی نگاہِ کامل پڑتے ہی دل پر اسمِ اللہ ذات نقش ہوگیا اور اسمِ اللہ ذات کا نقش دل پر لکھا ہوا واضح نظر آنے لگا۔

☆ سلطان محمد احسن علی عربی اور فارسی سے نابلد تھے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نظرِ کرم کی بدولت انہوں نے سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کی اہم تصانیف سرّ الاسرار کا عربی سے اُردو ترجمہ اور الرسالۃ الغوثیہ کا عربی سے اُردو ترجمہ اور شرح کی۔ اس کے علاوہ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی فارسی کتب کے تراجم کرنے کی سعادت بھی حاصل کی۔

☆ ایک مرتبہ سلطان محمد احسن علی وین کے ذریعے دوسرے شہر جا رہے تھے اور وین تیز رفتاری سے منزل کی جانب بڑھ رہی تھی کہ اچانک ایک زوردار دھماکے کے ساتھ گاڑی کا ٹائر پھٹ گیا اور گاڑی ڈگمگانے لگی۔ سلطان محمد احسن علی نے فوراً دل میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو مدد کے لیے پکارا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے ڈرائیور نے وین کو سائیڈ پر کھڑا کیا۔ جب نیچے اتر کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ٹائر پھٹ کر مکمل طور پر اتر چکا تھا اور وین الٹ سکتی تھی لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی کرم نوازی سے وین الٹنے سے محفوظ رہی اور تمام

مسافروں کی جان بھی بچ گئی۔

☆☆☆☆☆

سلطان محمد عبدالرحمٰن سروری قادری (لاہور)

سلطان محمد عبدالرحمٰن جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے تو ان کی بہت خواہش تھی کہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حضوری نصیب ہو۔ ایک رات وہ اسم اللہ ذات کا تصور کر رہے تھے کہ انہیں ایک نور سے بنا دروازہ نظر آیا۔ سلطان محمد عبدالرحمٰن محبوب اس دروازے کے قریب گئے، اسے کھولا تو دروازہ کھلتے ہی نور کی کرنیں چار سو پھیل گئیں۔ جب وہ دروازے سے گزر کر اندر داخل ہوئے تو وہاں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو موجود پایا۔ سلطان محمد عبدالرحمٰن محبوب نے مرشد کریم کی دست بوسی کی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اس سمت چل دیئے جس طرف سے نور نکل رہا تھا۔ سلطان محمد عبدالرحمٰن بھی ان کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ نور اس قدر زیادہ تھا کہ آنکھیں چندھیا رہی تھیں۔ وہاں ایک بہت بڑی اور خوبصورت کرسی پڑی ہوئی تھی جس میں سے نور نکل کر چاروں طرف پھیل رہا تھا۔ سلطان محمد عبدالرحمٰن کو بتایا گیا کہ کرسی پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہیں اور یہ مجلسِ محمدیؐ ہے۔ سلطان محمد عبدالرحمٰن نے آگے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قدم بوسی کی۔ نور اس قدر زیادہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا نہ جا رہا تھا۔ سلطان محمد عبدالرحمٰن کے دل میں شدید خواہش تھی کہ آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار ہو جائے۔ پھر انہیں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی آواز آئی کہ اب دیکھو۔ جب انہوں نے دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرسی مبارک کی طرف دیکھا تو وہاں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس تشریف فرما نظر آئے۔ سلطان محمد عبدالرحمٰن کا کہنا ہے ”یہ میرے مرشد کی بہت بڑی کرامت ہے کہ آپ نہ صرف مجھے مجلسِ محمدیؐ میں لے کر گئے بلکہ حقیقتِ محمدیہ کا راز بھی آشکار کیا۔“

☆ ایک مرتبہ سلطان محمد عبدالرحمٰن کسی ضروری کام سے گئے تھے۔ رات کافی ہو چکی تھی۔ گھر سے کال آئی کہ فوراً گھر آئیں۔ انہوں نے کار تیز رفتاری سے چلانا شروع کی تاکہ جلدی گھر پہنچ سکیں۔ گاڑی کی سپیڈ تیز تھی۔ اچانک ایک اور کار سامنے آ گئی۔ سلطان محمد عبدالرحمٰن نے ایکدم بریک لگائی۔ اس سے پہلے کہ خطرناک ایکسیڈنٹ ہوتا سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کار کے سامنے آ گئے اور فوراً کار کو روک دیا۔ گاڑی رکنے کی وجہ سے بہت زور کا جھٹکا لگا۔ سلطان محمد عبدالرحمٰن نے سیٹ بیلٹ بھی نہیں باندھ رکھی تھی، اسلئے ائیر بیگ کھلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اس سے پہلے کہ سلطان محمد عبدالرحمٰن کی ونڈ سکرین سے ٹکر ہوتی ایک غیبی ہاتھ زور سے سٹیرنگ پر لگا جس سے ائیر بیگ کھل گیا۔ سلطان محمد عبدالرحمٰن کہتے ہیں ”میں اس ہاتھ مبارک کو اچھی طرح پہچانتا تھا، وہ میرے مرشد کریم کا ہاتھ تھا۔ اس ہاتھ میں انگوٹھی اور گھڑی تھی جو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے اس دن پہن رکھی تھی جب میں آپ سے مل کر آیا تھا۔ یہ میرے مرشد کی بہت بڑی کرامت تھی کہ آپ نے ایک بہت بڑے حادثے سے بچا لیا۔“

☆☆☆☆☆

حسن رضا کھوکھر سروری قادری (لاہور)

☆ حسن رضا اپنے بھائی احسن رضا کے ہمراہ تحریک دعوتِ فقر کے شعبہ سلطان الفقر ڈیجیٹل پروڈکشنز کی جانب سے ویڈیو شوٹ کے لیے موٹر سائیکل پر سوار حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے دربار پر گئے اور دربار کے مجاور سے کہا ''ہم ویڈیو بنانے کے لیے لاہور سے آئے ہیں'' تو مجاور نے ویڈیو بنانے سے منع کر دیا۔ حسن رضا نے باطنی طور پر مرشد کریم سے مدد مانگی۔ حسن رضا کو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی آواز آئی اور آپ نے مجاور کے پاس دوبارہ جانے کا حکم فرمایا۔ حسن رضا نے جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے حکم کے مطابق عمل کیا تو مجاور مان گیا جس کے بعد احسن رضا اور حسن رضا دونوں دربار پاک کی ویڈیوز بنانے میں مصروف ہو گئے۔ جب کام مکمل کر کے وہ باہر نکل رہے تھے تو حسن رضا نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو حضرت سلطان باھُوؒ کے مزار کے اندر تربت مبارک کے سرہانے کی طرف کھڑے دیکھا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے سفید رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا اور سر پر سفید دستار تھی۔

لاہور پہنچ کر جب حسن رضا سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ آپ مدظلہ الاقدس نے ویسا ہی سفید لباس پہنا ہوا تھا اور سر مبارک پر وہی سفید دستار تھی جو حسن رضا نے مزار کے اندر دیکھی تھی۔

☆ حسن رضا اپنے بھائی احسن رضا کے ہمراہ موٹر سائیکل پر شیخوپورہ سے لاہور کی جانب آ رہے تھے۔ رات کا وقت تھا۔ اچانک موٹر سائیکل کے سامنے ایک کتا آ گیا اور موٹر سائیکل پھسل گئی۔ حسن رضا کا سر زمین کے ساتھ لگا۔ موٹر سائیکل رکی نہیں بلکہ تیز رفتاری کے باعث دور تک پھسلتی چلی گئی۔ حسن رضا کا سر بھی زمین سے رگڑتا چلا گیا۔ درد کی شدت سے بے حال ہو کر حسن رضا نے مدد کے لیے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو پکارا۔ موٹر سائیکل فوراً رک گئی۔ حسن رضا کا کہنا ہے ''اگر موٹر سائیکل نہ رکتی تو شاید میرا دماغ باہر آ جاتا۔'' جس وقت موٹر سائیکل رکی، حسن رضا کافی زیادہ زخمی ہو چکے تھے۔ ان کے گھٹنے کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی اور سر پر بھی شدید چوٹ آئی تھی۔ دیہاتی علاقہ تھا، قریب کوئی ہسپتال بھی نہ تھا۔ دونوں بھائیوں نے زخموں پر رومال باندھے اور اسی زخمی حالت میں موٹر سائیکل پر بیٹھے۔ حسن رضا پیچھے بیٹھے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو یاد کرتے رہے۔ لاہور میں شیخ زید ہسپتال پہنچنے تک حسن رضا کو نہ سفر طے ہونے کا پتہ چلا اور نہ درد کا احساس ہوا۔ ہسپتال پہنچنے پر حسن رضا کے سر پر بارہ ٹانکے لگے اور گھٹنے پر دو جگہ فریکچر ہونے کی وجہ سے پلستر چڑھا دیا گیا۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ مکمل صحت یاب ہونے میں چھ یا سات مہینے لگیں گے۔

ایک دن حسن رضا خانقاہ سلطان العاشقین میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے اپنے خلیفہ ڈاکٹر سلطان محمد حسنین محبوب اور تحریک دعوتِ فقر کے جنرل سیکریٹری ڈاکٹر عبدالحسیب سرفراز جو آرتھوپیڈک سرجن ہیں، سے پوچھا کہ آپ لوگ بھی معائنہ کریں کہ حسن کب تک ٹھیک ہو گا۔ دونوں ڈاکٹروں نے بھی وہی جواب دیا جو شیخ زید ہسپتال کے ڈاکٹروں نے کہا تھا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''ہم چاہتے ہیں کہ ایک مہینے میں اس کا گھٹنا ٹھیک ہو جائے۔'' سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے حسن رضا کی تمام چوٹیں اور گھٹنا ایک مہینہ میں ٹھیک ہو گیا اور فزیوتھراپی کی بھی ضرورت پیش نہ آئی۔

اس حادثے میں حسن رضا کے چہرے پر کافی زخم آئے تھے، زمین کے ساتھ رگڑنے کے باعث جلد جل گئی تھی۔ حادثے سے اگلے دن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس عیادت کے لیے تشریف لائے تھے اور کافی دیر حسن رضا کے چہرے کی طرف دیکھتے رہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی نگاہوں کا اعجاز ہے کہ چار دن میں ہی حسن رضا کے چہرے کے تمام زخم مندمل ہو گئے اور نشان تک غائب ہو گئے۔ یوں معلوم ہوتا تھا گویا کوئی زخم تھا ہی نہیں۔

☆ ایک رات حسن رضا اسم اللہ ذات کا تصور کر رہے تھے کہ ان پر کشفی حالت طاری ہوئی۔ انہوں نے خود کو ایک بوری میں بند اور رسیوں سے بندھا ہوا دیکھا۔ بوری خلا میں ہے اور اس کے دونوں سروں پر رسیاں ہیں۔ پھر کوئی ان رسیوں کو کھینچنے لگتا ہے۔ اچانک حسن رضا نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو دیکھا تو پوچھا حضور! یہ کیا معاملہ ہے؟ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''اس طرح تمہارے نفس کو جھنجوڑا جا رہا ہے۔'' یہ فرما کر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس تشریف لے گئے اور حسن رضا کی کشفی حالت بھی ختم ہو گئی۔

☆ حسن رضا نے ایک مرتبہ تلہ والا میں تبلیغی دورہ پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو مدعو کیا۔ اس تبلیغی دورہ پر حسن رضا نے خاص طور پر گھوڑا ڈانس کا اہتمام بھی کیا ہوا تھا۔ حسن رضا کی کوشش تھی کہ تمام کام بروقت انجام پا جائیں لیکن ایسا ممکن نہ ہو سکا۔ جس وقت سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس تلہ والا تشریف لائے اس وقت تک نہ کیٹرنگ کا انتظام ہوا تھا نہ گھوڑے آئے تھے اور نہ ہی لنگر پکوائی کا سلسلہ شروع ہو سکا تھا۔ حسن رضا بہت پریشان ہوئے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے تشریف لاتے ہی تمام انتظامات حیران کن طور پر مکمل ہوتے گئے۔ تقریب سے پہلے ڈانس والے گھوڑے بھی پہنچ گئے، ٹینٹ بھی لگ گئے اور لنگر بھی بروقت تیار ہو گیا۔ بلاشبہ یہ سب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے ہوا۔

☆☆☆☆☆

فیضان یٰسین سروری قادری (آزاد کشمیر)

فیضان کو بچپن سے ہی اسلامی کتابیں پڑھنے کا شوق تھا۔ جب وہ ساتویں جماعت میں تھے انہیں گاؤں کے ایک اخبار فروش سے ماہنامہ سلطان الفقر ملا۔ اخبار فروش نے بتایا کہ یہ میگزین فروخت کرنے کے لیے نہیں لایا بلکہ دیگر رسالوں اور اخبارات کے ساتھ آ گیا ہے۔ جب فیضان یٰسین نے ماہنامہ سلطان الفقر کا مطالعہ کیا تو انہیں بہت زیادہ روحانی کشش محسوس ہوئی۔ وہ تصوف پر پہلے ہی بہت سی کتب اور رسائل کا مطالعہ کر چکے تھے لیکن جو تاثیر ماہنامہ سلطان الفقر سے ملی وہ پہلے کبھی نہ ملی تھی۔

کئی سال وہ ماہنامہ سلطان الفقر کا ذوق وشوق سے مطالعہ کرتے رہے۔ جب لاہور کی ایک یونیورسٹی میں ان کا داخلہ ہوا تو وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ملاقات کی چاہت لیے خانقاہ حاضر ہوئے۔ اپنی پہلی ملاقات کا حال بتاتے ہوئے فیضان یٰسین کہتے ہیں ''جب میں پہلی بار حضور مرشد کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور چہرہ مبارک کو پہلی بار دیکھا تو دل پر ایک ایسی کیفیت طاری ہوئی گویا ساری کائنات تھم گئی ہے۔ سلطان العاشقین کی صحبت میں بیٹھ کر آپ کی گفتگو سنتے ہوئے آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھا تو اس پر اتنا زیادہ نور تھا کہ میری آنکھیں جھک

جاتیں اور میں زیادہ دیر دیدار نہ کر پاتا۔"

☆ فیضان یٰسین کے دماغ میں ایک سوال تھا۔ ابھی وہ اس سوال کے متعلق سوچ ہی رہے تھے کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے اس کا نہایت ہی مفصّل اور جامع انداز میں جواب دینا شروع کر دیا۔ فیضان یٰسین کے دماغ میں پھر ایک سوال آیا تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے اس کی بھی وضاحت فرما دی۔ فیضان یٰسین کو کامل یقین ہو گیا کہ سلطان العاشقین ہی موجودہ دور کے مرشد کامل اکمل ہیں۔ انہوں نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ بیعت کے وقت فیضان یٰسین نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے وجودِ مسعود سے اٹھنے والی ایسی دلفریب خوشبو کو محسوس کیا جو انہوں نے پہلے کبھی محسوس نہیں کی تھی۔

☆ بیعت کے بعد اگلے دن نمازِ مغرب کے بعد فیضان یٰسین نے اسم اللہ ذات کا تصور شروع کیا۔ ہاسٹل کے کمرے میں وہ تنہا تھے۔ اچانک ان کے کمرے میں ایک دلفریب خوشبو پھیل گئی جو آہستہ آہستہ تیز ہونے لگی۔ فیضان یٰسین نے اس خوشبو کو فوراً پہچان لیا۔ یہ خوشبو بیعت کے وقت سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے جسمِ اطہر سے محسوس ہوئی تھی۔ فیضان یٰسین کو یوں محسوس ہوا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اس کے کمرے میں تشریف لائے ہیں۔ انہیں بہت زیادہ سکون محسوس ہوا۔ اس کے بعد جب بھی انہیں مرشد کریم کی یاد آتی تو وہ خوشبو سینکڑوں میل دور سے بھی محسوس ہوتی۔

☆ بیعت کے بعد ایک دن فیضان یٰسین نماز ادا کر رہے تھے کہ انہیں اپنے پورے وجود میں اسم اللہ ذات کا نور ہی نور دکھائی دینے لگا۔ دو تین دن تک وہ اس روحانی کیفیت میں رہے جس میں انہیں ایسا سکون ملا جو پہلے کبھی نہیں ملا تھا۔

☆ فیضان یٰسین جانتے ہیں کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے کوئی بھی سوال کیا جائے تو آپ مدظلہ الاقدس اس سوال کا انتہائی مدلل اور مفصّل جواب دیتے ہیں لیکن فیضان یٰسین جب بھی کوئی سوال یا دلیل لے کر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو آپ مدظلہ الاقدس بغیر کچھ پوچھے فیضان یٰسین کے سوال کا اس طرح جواب دے دیتے کہ وہ حیران رہ جاتے کہ حضور مرشد کریم ان کی ہر سوچ اور ہر خیال سے آگاہ ہیں۔ فیضان یٰسین کا کہنا ہے "آپ مدظلہ الاقدس اس خوبصورت انداز سے جواب دیتے ہیں کہ ظاہر و باطن میں کوئی شک نہیں رہتا اور دل بالکل ہر طرح کی بے چینی سے پاک ہو جاتا ہے۔"

☆ اطمینانِ قلب دنیا میں اللہ پاک کی سب سے بڑی نعمت ہے۔ فیضان یٰسین نے سکون کی تلاش میں بہت وظائف اور نوافل ادا کیے کہ کسی طرح دل کو حقیقی سکون ملے لیکن ہر ذکر اور عبادت ایک عارضی سکون دیتی۔ انہیں ایک عجیب بے چینی تھی جس کا ان کے پاس کوئی حل نہ تھا کیونکہ ظاہری طور پر زندگی نارمل گزر رہی تھی۔ کوئی ایسا مسئلہ سمجھ نہیں آ رہا تھا جس کی وجہ سے بے سکونی ہو۔ لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نگاہِ کیمیا اور صحبت نے فیضان یٰسین کے اندر ایسا دائمی سکون پیدا کیا جو کسی ذکر فکر اور مراقبہ سے نہیں ملا۔

راہِ فقر کا اصل مقصد حقیقت محمدیہ تک پہنچنا اور معرفتِ الٰہی حاصل کرنا ہے۔ یہ اس کائنات کا سب سے بڑا راز ہے۔ انسان جتنی بھی عبادت کر لے، جتنا بھی غور و فکر کر لے مرشد کے بنا اس راز تک نہیں پہنچ سکتا اور مرشد بھی وہ جو کامل اور اکمل ہو۔ فیضان یٰسین اللہ تعالیٰ اور حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام کے انتہائی شکر گزار ہیں جن کے وسیلہ سے انہیں کامل واکمل مرشد کا در ملا جس نے ان پر حقیقتِ محمدیہ کا در کھولا۔

☆ فیضان یٰسین کو بہت زیادہ غصہ آتا تھا اور اکثر انہیں اپنے غصہ پر قابو نہ رہتا۔لیکن جب سے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صحبت میں آئے ہیں ان کے اندر سے غصہ بالکل ختم ہو گیا ہے اور قوتِ برداشت بڑھ گئی ہے۔جو لوگ انہیں بیعت سے پہلے جانتے تھے وہ حیرت زدہ ہیں کہ اتنی تبدیلی کیسے ممکن ہے۔لیکن فیضان یٰسین جانتے ہیں کہ یہ سب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نگاہِ کرم کی بدولت ممکن ہوا ہے۔

☆☆☆☆☆

ڈاکٹر عبدالحسیب سرفراز سروری قادری (ساہیوال۔حال مقیم لاہور)

☆ ڈاکٹر عبدالحسیب سرفراز جب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت ہوئے اس وقت وہ ایم بی بی ایس کے چوتھے سال میں تھے۔جس دن وہ بیعت ہوئے اسی رات انہیں خواب میں سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ کی زیارت ہوئی اور انہوں نے عبدالحسیب کو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہونے پر مبارکباد دی۔یہ اس بات کی روشن دلیل تھی کہ عبدالحسیب نے جس ہستی کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا ہے وہ مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ کے مرتبے پر فائز ہیں۔

☆ بیعت سے پہلے عبدالحسیب کا اخلاق زیادہ اچھا نہ تھا۔لیکن جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صحبت اختیار کی ان کے اندر ایسی تبدیلیاں رونما ہونا شروع ہوئیں کہ وہ خود بھی حیران رہ گئے۔ان کی سوچ، شخصیت اور گفتگو غرضیکہ ہر شے بدل گئی۔جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نگاہِ کیمیا ان پر پڑی تو ان کے دل و دماغ میں اللہ کو پانے کا شوق شدت اختیار کر گیا۔مرشد کامل اکمل کو یہ تصرف حاصل ہوتا ہے کہ اپنی نگاہِ کیمیا سے ایک انسان کی تقدیر بدل دے یعنی طالبِ دنیا کو طالب مولیٰ بنا دے۔ایسا ہی معاملہ عبدالحسیب کے ساتھ بھی ہوا۔ان کی سوچ کا مرکز و محور بدل گیا۔

☆ عبدالحسیب اپنی میڈیکل کی تعلیم کے دوران ایک اوسط درجے کے طالبعلم تھے۔ان کے تمام کلاس فیلوز کا کہنا تھا کہ وہ ایم بی بی ایس ہی مشکل سے کر پائیں گے۔لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی عبدالحسیب پر خاص نظرِ کرم کی بدولت انہوں نے میڈیکل کے اُس شعبے میں اسپیشلائزیشن کی جس میں داخلہ ہر میڈیکل سٹوڈنٹ کا خواب ہوتا ہے۔وہ میڈیکل کا شعبہ ہڈی و جوڑ (آرتھوپیڈک سرجری) ہے اور عبدالحسیب اپنے بیچ (batch) کے واحد طالبعلم ہیں جنہیں اس شعبہ میں داخلہ ملا۔

ڈاکٹر عبدالحسیب کا کہنا ہے ''میں یہ بات فخر سے کہتا ہوں کہ اس میں میرا کوئی کمال نہیں کیونکہ میری نالائقی تو مشہور تھی بلکہ یہ میرے ہادی، میرے باپ سے زیادہ شفیق مرشد پاک سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ہی کی نظرِ عنایت ہے جو مجھ جیسے نالائق پر ہوئی۔''

☆ عبدالحسیب اوائلِ عمری سے ہی لوگوں کے سامنے جانے سے ڈرتے تھے۔اسٹیج پر جا کر بولنا تو درکنار اسٹیج پر جانے کا نام سنتے ہی ان کی ٹانگیں کانپنے لگتی۔سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نظرِ کرم پڑتے ہی عبدالحسیب کے اندر ایسی خود اعتمادی آئی کہ اب ہزاروں لوگوں کے سامنے کھڑے ہو ان کو فقر کی دعوت دیتے ہیں اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی شان بیان کرتے ہیں۔

☆ مرشد کامل اکمل کی اپنے مریدوں اور طالبوں پر خاص مہربانی اور کرم نوازی کی ایک صورت یہ بھی ہوتی ہے کہ ان کو اپنی نفسانی بیماریوں کا پتا لگنا شروع ہو جاتا ہے جس کے بعد تزکیہ نفس کا عمل شروع ہوتا ہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی خصوصی مہربانی سے عبدالحسیب پر ان کی تمام نفسانی بیماریاں ایک ایک کر کے عیاں ہوتی گئیں اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نگاہِ کامل سے وہ دور بھی ہوتی رہیں۔

☆ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کے کچھ عرصے بعد ہی ادراکِ قلبی سے عبدالحسیب پر یہ راز منکشف ہو گیا کہ سلطان العاشقین میں حقیقتِ محمدیہ ظاہر ہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے عبدالحسیب نے بہت بار آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک پر اسمِ محمدؐ لکھا ہوا دیکھا جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ بلاشبہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نائبِ رسولؐ اور قدمِ محمدؐ پر فائز ہیں۔

☆ ڈاکٹر عبدالحسیب سرفراز ہسپتال میں ڈیوٹی کے بعد اپنی کار میں خانقاہ سلطان العاشقین جا رہے تھے۔ دو دن کی ڈیوٹی کے باعث وہ بہت تھکے ہوئے تھے اور نیند کا شدید غلبہ تھا۔ انہیں معلوم ہی نہ ہوا کہ نیشنل ہائی وے پر ڈرائیونگ کرتے کرتے انہیں اونگھ آ گئی۔ اس سے پہلے کہ ان کی کار ایک ہیوی وہیکل سے ٹکرا کر بڑے حادثے سے دوچار ہوتی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے اچانک ان کی آنکھ کھل گئی اور انہوں نے فوراً بریک لگائی۔ اس حادثے سے بچنے پر انہوں نے دل میں مرشد کریم کا شکریہ ادا کیا کیونکہ انہیں یقینِ کامل ہے کہ مرشد کامل اکمل ہر لمحہ اپنے طالبوں اور مریدوں کی خبر گیری کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

علی رضا مسعود سروری قادری (لاہور)

علی رضا سروری قادری سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت سے قبل تعلیم کے سلسلے میں انگلینڈ مقیم تھے۔ ایک مرتبہ چھٹیوں پر پاکستان آئے تو ایک دوست کے توسط سے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں پہنچ کر بیعت کی سعادت حاصل کی اور واپس انگلینڈ چلے گئے۔ کچھ عرصہ بعد مختلف بیماریوں نے گھیر لیا جس کے باعث واپس آنا ناگزیر ہو گیا۔ ملک واپس آنے پر ذکر و تصور اسمِ اللہ ذات بھی باقاعدگی سے کیا اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صحبت میں بھی کثرت سے آنا شروع ہو گئے جس کی بدولت نہ صرف قلبی کیفیت میں تبدیلی آئی بلکہ ظاہری بیماریوں سے بھی نجات حاصل ہو گئی۔

☆ ایک روز جم (gym) میں ورزش کے دوران انہوں نے اچانک سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو اپنے سامنے پایا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''علی بیٹا خوش رہا کرو۔'' اتنا کہہ کر آپ نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ اس واقعہ سے وہ فقیرِ کامل کے اس مقام اور تصرف سے آشنا ہوئے جس کے متعلق حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ رسالہ روحی شریف میں فرماتے ہیں ''عارف کامل قادری بہر قدرتے قادر و بہر مقام حاضر'' ترجمہ: عارف کامل قادری ہر قدرت پر قادر اور ہر مقام پر حاضر ہوتا ہے۔

☆ ایک مرتبہ علی رضا سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ہمراہ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ

علیہ کے عرس میں شرکت کے لیے گئے۔ دورانِ حاضری سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے بذریعہ وھم ان سے حال دریافت فرمایا۔ اسی طرح ایک مرتبہ خانقاہ سروری قادری میں منعقدہ محفل میں شریک تھے اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دیدار میں محو تھے کہ اچانک سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صورت مبارک میں تمام مشائخ سروری قادری کا دیدار نصیب ہوا جس کی بدولت ان پر یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح آشکار ہوگئی کہ تمام مشائخ سروری قادری کی حقیقت ایک ہی ہے یعنی حقیقتِ محمدیہ۔

☆ ایک دن انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک دوست کے ہمراہ مسجدِ نبویؐ میں موجود ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی مسجدِ نبویؐ کے صحن میں آرام فرما رہے ہیں۔ انہیں دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ مبارک دیکھ کر حیران رہ گئے کیونکہ وہ چہرہ ہو بہو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک تھا۔

☆ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے ہمراہ گبہ فاضل اور مپالکے کے تبلیغی دورہ کے دوران علی رضا فوٹوگرافی کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ محفل کے دوران کافی رش ہوگیا اور بہت سے لوگ کمرہ میں داخل ہو رہے تھے۔ اس دوران ایک ضعیف شخص جس کی ہلکی سفید داڑھی تھی، کمرہ میں داخل ہوا اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ملنے کی غرض سے آگے بڑھ کر دست بوسی کرنے لگا۔ انہوں نے یہ منظر اپنے کیمرہ میں محفوظ کرنا چاہا تو حیرت زدہ رہ گئے کہ کیمرہ میں وہ شخص نظر نہیں آ رہا تھا۔ علی رضا نے بہت کوشش کی مگر نہ تو آپ مدظلہ الاقدس اور نہ ہی وہ بزرگ کیمرہ میں نظر آئے جبکہ کیمرہ اس سے قبل صحیح کام کر رہا تھا۔ اچانک ہی کیمرہ کے آگے سفید جالی نما کپڑا آ گیا اور کیمرہ نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ پھر جیسے ہی وہ بزرگ دست بوسی اور آپ مدظلہ الاقدس کو سلام کر کے پیچھے ہٹے تو اس کے ساتھ ہی کیمرہ بالکل ٹھیک ہوگیا۔ علی رضا نے دوبارہ اس بزرگ کو دیکھنا چاہا تو وہ بزرگ کہیں نظر نہ آئے۔ شاید وہ بزرگ جنات میں سے تھے۔

☆ عالمی وبا کورونا کے باعث علی رضا مسعود کا ذریعہ معاش ختم ہو چکا تھا اور گھر کا کرایہ دینا بھی ممکن نہ رہا تھا۔ اسی دوران خانقاہ میں رہ کر ڈیوٹی کرنے کا موقعہ ملا۔ علی رضا نے اپنی پریشانی باطنی طور پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے بیان کی۔ اس کے چند دنوں بعد ہی اللہ تعالیٰ نے ان کے رزق کا ایسا وسیلہ بنا دیا جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا اور انہیں آن لائن کام مل گیا جس کے ذریعے علی رضا نے اپنا گھر چلایا۔

☆ ایک ایکسیڈنٹ میں علی رضا کا گھٹنا ٹوٹ گیا۔ بروقت علاج نہ ہونے کی وجہ سے دو سال میں معاملہ بے حد پیچیدہ ہوگیا۔ اگر بروقت علاج نہ کروایا جاتا تو ٹانگ مستقل طور پر بیکار ہو جاتی۔ کوئی بھی سرجن کیس لینے کو تیار نہ تھا۔ بالآخر پاکستان کے ایک بہت بڑے سرجن نے سرجری کرنے کی حامی بھری۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے چند ہفتوں بعد ہی علی رضا اپنے پیروں پر چلنے لگے۔

☆ ایک رات علی رضا سوئے ہوئے تھے کہ ایک مافوق الفطرت مخلوق نے ان کا گلا دبانے کی کوشش کی۔ اس سے پہلے کہ سانس بند ہوتا سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس مدد کو تشریف لائے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے تشریف لاتے ہی وہ مخلوق بھاگ گئی۔

پیر مریداں دے سر تے رہندا
او جاگدے ہوون یا ستے

ڈاکٹر وسیم اکرم سروری قادری (لاہور)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت سے قبل وسیم اکرم اکثر سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضری دیا کرتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیفِ مبارکہ رسالہ روحی شریف بھی اکثر زیرِ مطالعہ رہتی تھی۔ ایک مرتبہ دنیا سے تنگ آ کر وسیم اکرم حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے مزار مبارک پر حاضر ہوئے اور عرض کی ''میں دنیا سے بہت تنگ آ چکا ہوں، مجھے اپنے پاس رکھ لیں کیونکہ میں آپ کے قریب رہنا چاہتا ہوں۔'' حاضری کے چند دن بعد جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب وسیم اکرم نے خواب دیکھا کہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ نے انہیں مخاطب کر کے کہا'' آپ مسلم ٹاؤن موڑ لاہور پہنچ کر وہاں سے بائیں جانب وحدت روڈ پر مڑ جائیں اور سیدھا چلتے جائیں، آپ میرے قریب ہو جائیں گے۔'' خواب میں ہی انہوں نے دیکھا کہ جب وہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی بتائی گئی جگہ پر پہنچتے ہیں وہاں حضرت سخی سلطان باھُوؒ کا مزار مبارک موجود ہے۔ یہ دیکھ کر وسیم اکرم خوش ہونے کے ساتھ ساتھ حیران بھی رہ جاتے ہیں کہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کا مزار مبارک لاہور میں کیسے آ گیا۔ انہیں مزار مبارک کے پیچھے ایک بلند و بالا پہاڑ بھی نظر آیا۔ مزار مبارک کا دروازہ کھلتا ہے اور وسیم اکرم اندر داخل ہو جاتے ہیں جس کے بعد دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

اس خواب کے کچھ عرصہ بعد وسیم اکرم حقیقت میں بھی اسی راستہ سے گزرتے ہوئے خواب میں بتائی گئی جگہ پر پہنچتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ وہاں خانقاہ سروری قادری موجود ہے۔ خانقاہ میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی زیارت اور صحبت سے مستفید ہونے کا موقع ملا۔ وسیم اکرم کو یقین ہو گیا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ہی دورِ حاضر میں فقر محمدیؐ کے وارث اور سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کے سلسلہ سروری قادری کے امام ہیں جن کی طرف حضرت سخی سلطان باھُوؒ نے خود راہنمائی فرمائی۔ کچھ عرصہ بعد ہی وسیم اکرم پر حقیقتِ محمدیہ منکشف ہو گئی۔

ڈاکٹر وسیم اکرم نے خواب دیکھا کہ وہ مسجدِ زہراؓ میں داخل ہوتے ہیں جہاں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس بھی تشریف فرما ہیں۔ جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس مسجد سے باہر تشریف لے جانے لگتے ہیں تو وسیم اکرم بھی آپ مدظلہ الاقدس کے پیچھے چل پڑتے ہیں۔ جیسے ہی دروازہ کھلتا ہے حضور مرشد کریم ابھی دروازے میں ہی کھڑے ہوتے ہیں کہ منظر بدل جاتا ہے اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس خانہ کعبہ سے باہر نکلتے نظر آتے ہیں۔ مسجدِ حرام کے مینار اور صحن بھی واضح نظر آ رہا ہوتا ہے۔ وسیم اکرم کو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے چہرۂ انور اور وجود مبارک سے نور نکلتا دکھائی دیتا ہے جو چہار دانگ عالم میں پھیل کر پوری کائنات کو منور کر دیتا ہے۔

☆ 12 اگست 2020 خانقاہ سروری قادری میں مجلسِ شوریٰ کے اجلاس کے دوران وسیم اکرم نے تحریک دعوتِ فقر انٹرنیشنل کے لیے انٹرنیشنل افیلیئشن کمیٹی (International Affiliation Committee) قائم کرنے کی قرارداد پیش کی جو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کہ مہربانی سے کثرتِ رائے سے منظور ہوئی۔ اجلاس کے بعد وسیم اکرم کشمکش میں تھے کہ حضور مرشد کریم کو میرا یہ عمل پسند آیا ہو گا یا نہیں۔ اسی رات انہوں نے خواب دیکھا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اس قرارداد سے بہت خوش ہیں اور ساتھیوں سے اس کے متعلق ذکر فرما

رہے ہیں۔

☆☆☆☆☆

محمد مغیث افضل سروری قادری (لاہور)

☆ محمد مغیث افضل سروری قادری نے سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک پر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے ہمراہ جانا تھا اور تین دن وہیں قیام کرنا تھا۔ ان کے سینئر افسر انہیں چھٹی نہیں دے رہے تھے۔ وہ بہت بیقرار ہوئے۔ جس دن روانگی تھی اس رات حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ان کے خواب میں آئے اور سر پر ہاتھ رکھ کر کہا ''بھائی مغیث! آپ پریشان نہ ہوں اللہ پاک بہتر کرے گا۔'' صبح محمد مغیث افضل سروری قادری نے فیصلہ کیا کہ کچھ بھی ہو مرشد کریم کے ساتھ لازمی جاؤں گا۔ آفس میں بغیر اطلاع کیے روانہ ہو گئے اور جب حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک پر حاضری دے کر واپس آئے تو کسی نے پوچھا بھی نہیں کہ چھٹی کیوں کی اور کہاں تھے۔ حضور مرشد کریم کی مہربانی سے سب کے دل بدل چکے تھے۔

☆ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے محمد مغیث افضل سروری قادری کو علمِ دعوت عطا فرمایا۔ پہلے روز ہی دعوت پڑھنے پر انہیں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل ہو گئی۔ باطنی حضوری کی حالت میں انہوں نے دیکھا کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس انہیں اپنے ساتھ کسی جگہ لے کر گئے ہیں اور ایک دروازے کے سامنے پہنچ کر فرمایا کہ یہ دروازہ کھولیں۔ جب مغیث افضل سروری قادری نے دروازہ کھولا تو آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا یہ مجلسِ محمدی ہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی اس عطا پر ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔

☆ مغیث افضل سروری قادری ایک روز بہت انہماک سے نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے وسیلے سے ان کے ساتھ بغیر دعوت پڑھے مجلسِ محمدی کی حاضری نصیب ہوئی۔ مرشد پاک نے مجلس میں بہت سے اولیا سے ان کی ملاقات کروائی۔ حیران کن طور پر ان سب کی صورت سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس جیسی تھی۔ اس کے بعد سے اکثر دورانِ نماز انہیں مجلسِ محمدی کی حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔

☆ 9 فروری 2022ء کی رات مغیث صاحب اپنے آفس میں کام کر رہے تھے کہ اچانک دل میں مرشد پاک کی طرف سے یہ خیال ڈالا گیا کہ اب گھر جاؤ۔ انہوں نے جلدی سے کام مکمل کیا اور گھر روانہ ہو گئے۔ ابھی کچھ دور ہی گئے تھے کہ پتہ چلا ان کے نکلتے ہی فیکٹری میں آگ لگ گئی۔ سب کچھ جل کر راکھ ہو گیا اور اربوں کا نقصان ہونے کے علاوہ تین ورکر بھی جل کر مر گئے۔ یہ مرشد پاک کی مہربانی تھی کہ مغیث افضل کو بروقت وہاں سے نکال لیا۔

مغیث افضل اس کمپنی میں cost controller کے طور پر کام کرتے ہیں۔ فیکٹری کے جلنے سے ہونے والے نقصان کا تخمینہ لگانے کی ذمہ

داری انہیں سونپی گئی تا کہ کمپنی انشورنس کلیم کر سکے۔ مغیث افضل کو اس کام کا تجربہ نہ تھا۔ ان دنوں وہ رہنمائی کے لیے مرشد کریم کی بارگاہ میں زیادہ حاضر ہونے لگے۔ مرشد کریم انہیں مختلف مثالوں کے ذریعے سمجھاتے کہ جب فلاں فیکٹری جلی تھی تو اس وقت آڈٹ کیسے کیا گیا تھا، اسی طرح باطن میں بھی مسلسل راہنمائی فرماتے رہے۔ چار ماہ کی محنت کے بعد مغیث افضل نے آڈٹ رپورٹ تیار کی، تین ٹاپ کی انشورنس کمپنیوں کے بڑے بڑے آڈیٹرز نے اس آڈٹ کو کاؤنٹر چیک کیا اور حیران کن طور پر باوجود انتہائی کوشش کے کوئی غلطی نہ نکال سکے۔ بلاشبہ یہ صرف مرشد کامل کی مہربانی سے ممکن ہوا جو باطنی دنیا کے ساتھ ساتھ ظاہری دنیا کے بھی ہر علم میں کامل ہیں۔

☆☆☆☆☆

وقار احمد سروری قادری (لاہور)

وقار احمد بچپن سے ہی کم حوصلہ انسان تھے۔ روزمرہ کے چھوٹے موٹے کام کرتے ہوئے بھی انہیں گھبراہٹ اور ہچکچاہٹ محسوس ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ صحیح بات کہتے ہوئے بھی ڈر لگتا۔ جب وقار احمد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے تو آہستہ آہستہ ان کے اندر سے ڈر، خوف اور ہچکچاہٹ دور ہوتی گئی۔ وقار احمد کا کہنا ہے ''آج مرشد کریم کی مہربانی سے میں اپنے تمام معاملات خود سرانجام دیتا ہوں۔''

وقار احمد مسلسل تین سال 2012 سے 2014 تک اپنی کمپنی کی طرف سے سالانہ نمائش کے لیے دبئی جاتے رہے۔ اس نمائش کے دوران انہیں کمپنی کے فارن پرنسل (foreign principal) کے سامنے کمپنی کی نمائندگی کرنی تھی۔ پہلے دو سال یعنی 2012ء اور 2013ء میں فارن پرنسپل کے نچلے عملے سے بات چیت ہوتی رہی لیکن 2014ء میں نمائش کے پہلے روز ہی فارن پرنسپل کے ڈائریکٹر نے کہا کہ کل وہ خود ملاقات کریں گے، تیاری کر کے آئیں۔ وقار احمد رات گئے تک پریکٹس کرتے رہے اور سلطان العاشقین کی بارگاہ میں عرض کرتے کرتے سو گئے کہ ان کے اندر نہ تو ہمت ہے اور نہ معاملات کا زیادہ علم۔ آپ ہی مہربانی فرمائیں کہ سب اچھا ہو جائے۔ اگلے دن وقار احمد جب فارن پرنسپل کے ڈائریکٹر سے ملے تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے میٹنگ اتنی بہترین ہوئی کہ میٹنگ کے بعد ان کا عملہ خاص طور پر وقار احمد کو شاباش دینے آیا اور ان سے خصوصی طور پر پوچھا کہ آپ کی سکولنگ (schooling) کہاں سے ہے؟ آپ نے انگلش کا کورس کہاں سے کیا؟

☆ 2017 میں 21 مارچ کی محفل میلادِ مصطفیٰ بسلسلہ یومِ منتقلی امانتِ الٰہیہ کے موقع پر وقار احمد کو انگلش میں تقریر کرنے کا موقع ملا۔ تقریباً ایک ہزار افراد کا مجمع تھا جن کے سامنے تقریر کرنا تھی۔ وقار احمد کو اس سے قبل سکول، کالج اور یونیورسٹی میں جب کبھی بھی سٹیج پر جانے کا اتفاق ہوا تو وہ کبھی بھی اچھا پرفارم نہیں کر سکے۔ ڈر اور گھبراہٹ کے باعث ہاتھ پاؤں کانپنے لگتے، حلق خشک ہو جاتا اور گھبراہٹ میں آدھا ادھورا کام ہو پاتا تھا۔ وقار احمد نے اس سے قبل کبھی بھی اتنے بڑے مجمع کے سامنے پرفارم نہیں کیا تھا اور وہ بھی انگلش تقریر۔ وقار احمد کہتے ہیں ''سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے پوری تقریر کے دوران مجھے اس قدر خود اعتمادی نصیب ہوئی کہ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر

تقریر کرنے سے ذرا بھی نہ جھجکا۔'' محفل کے اختتام پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے خوش ہو کر فرمایا کہ وقار سے انگلش کے شارٹ لیکچرز بھی ریکارڈ کروائیں۔ اس سے پہلے وقار احمد نے کبھی کیمرہ کے سامنے ریکارڈنگ نہیں کروائی تھی لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے انہوں نے چار قسطوں پر مشتمل انگلش میں شارٹ لیکچر ریکارڈ کروائے۔

☆ اپریل 2017 میں وقار احمد کو عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ وقار احمد کہتے ہیں کہ عمرہ کے دوران انہیں بہت سے مشاہدات ہوئے جن میں سے دو مشاہدات درج ذیل ہیں:

جب وقار احمد نے پہلے عمرے کا طواف مکمل کیا تو آسمان پر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک کو دیکھا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے انہیں عمرہ کی مبارکباد بھی دی۔

اگلے روز نمازِ ظہر کے وقت وقار احمد خانہ کعبہ کی جانب دیکھ کر حسرت سے سوچ رہے تھے کہ ابھی تک انہیں خانہ کعبہ کے قریب جا کر غلافِ کعبہ کو چھونے اور بوسہ دینے کا موقع نہیں ملا کیونکہ رش بہت زیادہ تھا۔ یکا یک رش کم ہو گیا اور وقار احمد کے اندر چستی اور پھرتی آ گئی۔ وہ جلدی سے بیت اللہ کی جانب بڑھے اور غلافِ کعبہ کو بوسہ دیا۔ دل کو خوب تسکین ملی۔ اسی اثنا میں انہیں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی آواز آئی ''اب خوش ہو۔''

☆ 2019 میں وقار احمد کے مالی حالات بہتر نہ تھے۔ صبح کے وقت وہ فارغ ہوتے تھے تو سوچا کسی سکول میں ٹیچر کے طور پر فرائض انجام دے دیں۔ اسی مقصد کے لیے اپنے علاقے کے مشہور و معروف تعلیمی ادارے میں درخواست دینے گئے۔ انہیں توقع تھی کہ حساب، فزکس یا کمپیوٹر سائنسز کے لیے ٹیچنگ کا چانس مل جائے گا لیکن سکول انتظامیہ نے کہا کہ انہیں انگلش ٹیچر کی ضرورت ہے لہٰذا آپ انگلش کا ٹرائل دے دیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے بنا کسی تیاری اور پریکٹس کے وقار احمد نے انگلش کا ٹرائل دے دیا اور اسکول انتظامیہ نے اُسی وقت انہیں انگلش ٹیچر کی جاب آفر کر دی۔ وقار احمد کہتے ہیں ''انگلش میرا مضمون نہیں تھا۔ اس کے باوجود حضور مرشد کریم کی باطنی کرم نوازی اور مہربانی سے مجھے یہ موقع ملا۔''

☆ جب تحریک دعوتِ فقر نیوز کا آغاز کیا گیا تو وقار احمد کو تحریک دعوتِ فقر کے سب سے پہلے نیوز کاسٹر بننے کا شرف حاصل ہوا۔ حضور مرشد کریم کی مہربانی سے کیمرہ کا ڈر اور خوف بالکل ختم ہو گیا اور انتہائی پر اعتمادی سے نیوز کا سلسلہ شروع ہو گیا حالانکہ اس سے قبل انہیں نیوز ریکارڈنگ کا کوئی تجربہ نہ تھا۔ اسی طرح حضور مرشد کریم نے نیوز کا سکرپٹ لکھنے کے لیے بھی ان کی ڈیوٹی لگائی لیکن انہیں سکرپٹ رائٹنگ کے متعلق کچھ علم نہ تھا۔ یہ محض مرشد کریم کی مہربانی تھی کہ آپ مدظلہ الاقدس نے باطنی طور پر انہیں یہ فہم عطا فرمایا اور وقار احمد نے نیوز کا سکرپٹ لکھا اور حضور مرشد کریم سے شاباش وصول کی۔

☆ وقار احمد کو موٹر سائیکل اور کار چلاتے ہوئے بہت ڈر لگتا تھا۔ ان کے دماغ میں ایک خوف تھا کہ اگر وہ موٹر سائیکل یا کار چلائیں گے تو کوئی حادثہ پیش آ جائے گا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے باطنی طور پر مہربانی کی درخواست کرتے ہوئے انہوں نے موٹر سائیکل چلانا

شروع کی تو چند دنوں میں ہی خوف ختم ہو گیا۔ اب نہ صرف موٹر سائیکل بلکہ کار بھی بہت اچھے طریقے سے چلاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

محمد راشد گلزار سروری قادری (لاہور)

محمد راشد گلزار کے گھر کا ماحول کافی مذہبی تھا جس کی وجہ سے ان کے دل میں بچپن سے ہی حق کی جستجو تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ اس مرشد کے ہاتھ پر بیعت ہوں جس کی صحبت بھی میسر ہو۔ وہ مزارات اور میلاد کی محفلوں پر اکثر جانے لگے لیکن کہیں بھی قلبی سکون میسر نہ آیا۔ ان کے بہنوئی محمد یٰسین سروری قادری سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہو چکے تھے۔ انہوں نے محمد راشد گلزار کو اسمِ اَللّٰہُ ذات اور اس کے ذکر و تصور کے متعلق تفصیل سے بتایا اور ساتھ ہی ماہنامہ سلطان الفقر کے چند شمارے بھی مطالعہ کے لیے دیئے۔ ماہنامہ سلطان الفقر کے شماروں کا مطالعہ کرنے کے فوراً بعد محمد راشد گلزار بیعت کے لیے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ جب انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا تو وہ نور کی طرح چمک رہا تھا۔ دیدارِ مرشد سے انہیں محسوس ہوا کہ بچپن سے حق کی جو جستجو تھی وہ حاصل ہو گیا ہے۔

☆ بیعت کے بعد ایک دن راشد گلزار اسمِ اللہ ذات کا تصور کر کے سوئے ہی تھے کہ خواب میں دیکھا کہ آسمان پر اسمِ اللہ ذات آفتاب کی طرح روشن ہے۔ اسمِ اللہ ذات کی روشنی سے آسمان نور کی طرح چمک رہا ہے۔ جس کے بعد انہیں اس بات کا یقین ہو گیا کہ ان کا مرشد کامل ہے۔ اس وقت ان کی تعلیم مکمل ہو چکی تھی لیکن ملازمت نہیں مل رہی تھی اس وجہ سے گھر کے افراد کافی فکرمند تھے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نظرِ کرم کی بدولت اچھی ملازمت بھی مل گئی۔

محمد راشد گلزار نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کے بعد باقاعدگی سے خانقاہ آنا شروع کر دیا۔ حضور مرشد پاک جس دن خانقاہ تشریف لاتے تو ان کی آمد سے قبل خانقاہ نشین اور ملاقات کے لیے آنے والے مریدین اپنی خوشی سے خانقاہ میں کوئی نہ کوئی ڈیوٹی سرانجام دیتے۔ اسی طرح راشد گلزار نے بھی خانقاہ میں ڈیوٹی انجام دی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ملاقات کے بعد گھر گئے تو رات کو خواب دیکھا کہ وہ خانقاہ سروری قادری کے صحن کو پانی سے دھونے لگے ہیں، لیکن ابھی شروع ہی کرتے ہیں تو اگلے لمحے خود کو خانہ کعبہ کے سامنے موجود پاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

محمد احسان سروری قادری (خانقاہ نشین)

☆ 2019ء میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس بچیانہ منڈی اور اس کے نواحی علاقوں میں تبلیغی دورہ کے لیے تشریف لے گئے تو محمد احسان نے بھی اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ اس وقت محمد احسان کے پاس محفل کے انتظامات کے لیے پیسے بالکل نہیں تھے۔ ان دنوں اس کے والد بھی بے روزگار تھے۔ محمد احسان نے چند دوستوں سے ادھار لینے کی کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ اس کے بعد محمد احسان نے سلطان

العاشقین مدظلہ الاقدس سے ہی باطنی طور پر درخواست کی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے نہ صرف پیسوں کا بندوبست ہو گیا بلکہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دورہ کے بعد احسان کے والد کو ملازمت بھی مل گئی۔

☆ محمد احسان سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صحبت کے لیے خانقاہ میں قیام پذیر ہوئے۔ ایک رات انہوں نے خواب دیکھا کہ ان کے دائیں طرف سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کھڑے ہیں اور ان کے بائیں طرف ایک دوسری شخصیت کھڑی ہیں جن کے متعلق سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس محمد احسان سے فرماتے ہیں کہ یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ محمد احسان جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانب دیکھتے ہیں تو ان کی صورت بھی ہو بہو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس جیسی ہوتی ہے۔ اس کے بعد دونوں ہستیاں ایک دوسرے میں گم ہو جاتی ہیں اور وہاں صرف سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس دکھائی دیتے ہیں۔ اس خواب سے محمد احسان کو حقیقتِ محمدیہ سے آشنائی ہوئی ہے۔

☆ محمد احسان نے ایک رات خواب دیکھا کہ خانقاہ میں ایک عظیم الشان محفل کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اپنی مسند پر جلوہ افروز ہیں۔ محمد احسان کو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک چاند سے زیادہ روشن اور چمکدار نظر آیا۔

☆☆☆☆☆

وقاص احمد سروری قادری (لاہور)

وقاص احمد کے والد ارشاد احمد سروری قادری (مرحوم) سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے مرید تھے۔ اپنے انتقال تک سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ساتھ مستقل رفاقت اختیار کی۔ انہیں جگر کا کینسر ہوا تو ڈاکٹروں نے کہا کہ کینسر جس رفتار سے جسم میں پھیل رہا ہے وہ چھ مہینے سے زیادہ زندہ نہیں رہیں گے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی دعا سے ارشاد احمد مہلک ترین کینسر کے باوجود تین سال سے زیادہ عرصہ زندہ رہے جس پر ڈاکٹر بھی حیران تھے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے ارشاد احمد مرحوم کی پہلی برسی پر ان کے نام کے ساتھ رحمتہ اللہ علیہ لکھنے کا حکم فرمایا۔

☆☆☆☆☆

سعید جعفر سروری قادری

سعید جعفر سروری قادری کو ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کو پانے کی جستجو تھی۔ اسی جستجو میں بیشمار پیروں سے ملاقات ہوئی لیکن وہ سکون میسر نہ آیا جس کی انہیں تلاش تھی۔ ایک ساتھی کے توسط انہیں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے ملاقات اور بیعت کا شرف حاصل ہوا جس کے فوراً بعد ذہن میں موجود تمام وسوسے اور شکوک وشبہات دور ہو گئے اور قلبی سکون حاصل ہوا۔

اس کے بعد باقاعدگی کے ساتھ ذکر و تصور اسم اللہ ذات شروع کیا اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہونے لگے۔ جس دن ملاقات نہ ہو پاتی وہ بہت زیادہ بے چینی محسوس کرتے۔ آہستہ آہستہ سب دنیاداروں سے دل اکتانے لگا اور جن مشاغل میں مصروف رہ کر اپنا

وقت ضائع کیا کرتے تھے وہ سب ترک کر دیئے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے مقصدِ حیات سے آگاہی حاصل ہوئی اور معرفتِ حق تعالیٰ اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری پانے کی تڑپ بڑھتی گئی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نگاہِ کرم سے ان کی روحانی وقلبی تشنگی دور ہوئی اور انہیں مقصدِ حیات حاصل ہوا۔

☆ ایک مرتبہ سعید جعفر سروری قادری نے خواب دیکھا کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے پاس چاولوں کا ایک تھیلا ہے جس میں سے آدھے نکال کر آپ مدظلہ الاقدس نے سعید جعفر کو دے دیئے۔ اس خواب کے کچھ دن بعد ہی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے انہیں ایک بہت اچھی ملازمت مل گئی۔ پھر انہیں سمجھ آئی کہ خواب میں آپ مدظلہ الاقدس کا چاول عطا کرنا ان کے رزق میں اضافے کا اشارہ تھا۔

☆☆☆☆☆

محمد عظیم ملک سروری قادری (راولپنڈی۔ حال مقیم لاہور)

☆ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت سے قبل محمد عظیم کسی دوسرے پیر کے ہاتھ پر بیعت تھے لیکن انہیں قلبی سکون کی دولت میسر نہ تھی۔ وہ بہت سے مزاروں پر بھی حاضر ہوتے لیکن جس نعمت کی تلاش تھی وہ حاصل نہ ہو رہی تھی۔ ان کے دل میں اکثر یہ خیال آتا کاش وہ بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دور میں پیدا ہوئے ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانی صحبت سے مستفیض ہوتے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں پہنچے تو قلبی سکون کی دولت سے مالا مال ہوئے اور آپ مدظلہ الاقدس کی صحبت کی بدولت انہیں مجلسِ محمدیؐ کی حضوری حاصل ہوئی۔ اس کے علاوہ اسم اللہ ذات کے تصور سے مرشد کامل اکمل نے انہیں لقائے حق تعالیٰ بھی عطا کیا۔

☆ ایک رات محمد عظیم اسم اللہ ذات کا تصور کر کے سوئے تو خواب میں ابلیس کو ایک عورت کے روپ میں دیکھا جو انہیں اپنی طرف مائل کر رہی تھی لیکن محمد عظیم اس کی طرف مائل نہ ہوئے۔ ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ وہ ایک طرف بھاگنا شروع ہوتے ہیں تو وہ عورت بھی ان کے پیچھے بھاگنے لگتی ہے۔ اتنے میں انہیں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی آواز آتی ہے کہ مرشد کا تصور کرو۔ جونہی محمد عظیم سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا تصور کرتے ہیں وہ عورت غائب ہو جاتی ہے اور تاریکی نور میں بدل جاتی ہے۔

☆ محمد عظیم نے خواب دیکھا کہ ایک جگہ شامیانے لگے ہوئے ہیں اور محفل ہو رہی ہے۔ وہ بھی اس پنڈال میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اندر داخل ہونے پر انہیں مختلف مشائخ نظر آتے ہیں جنہیں سیّدنا غوث الاعظم شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ درس دے رہے ہیں۔

☆ بیعت کے بعد جب بھی محمد عظیم نماز پڑھتے تو انہیں محسوس ہوتا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ان کے وجود میں ہیں۔ ابتدا میں تو وہ اس کیفیت سے گھبرا گئے لیکن صحبتِ مرشد سے آہستہ آہستہ ان پر اس کا راز کھلنا شروع ہوا کہ ان پر فنافی الشیخ کا حال وارد ہوا تھا۔

☆☆☆☆☆

عبدالرافع ملک سروری قادری (لاہور)

عبدالرافع ملک نے جس وقت سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہونا شروع کیا اس وقت ان کی عمر آٹھ سال تھی۔ ان کی والدہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت تھیں۔ عبدالرافع کی والدہ نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے درخواست کی کہ عبدالرافع کو بھی بیعت فرمائیں لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے فرمایا کہ وقت آنے پر بیعت کریں گے۔

عبدالرافع 2011 سے 2016 تک باقاعدگی سے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ملاقات کے لیے حاضر ہوتے رہے۔ ان کے دل میں اللہ کو پانے کی جستجو تھی۔ وہ جاننا چاہتے تھے کہ اللہ کو کیسے پایا جا سکتا ہے۔ اس وقت تک ان کی عمر تیرہ سال ہو چکی تھی۔ وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ملاقات کے لیے حاضر ہوئے اور یہ دلیل رکھی ''آج اگر اللہ نے کچھ مشاہدہ کروایا تو فوراً بیعت ہو جاؤں گا۔''

جس وقت سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اپنی مسند پر تشریف فرما ہوئے تو عبدالرافع سے فرمایا ''آج تمہیں بیعت کرنا ہے۔'' یہ سن کر عبدالرافع حیران رہ گئے کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اس کے دل کی بات کیسے جانتے ہیں! اس مشاہدہ سے ان کی دلیل پوری ہو گئی اور وہ اسی دن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ہاتھ پر بیعت ہو گئے۔

☆ سال 2022ء کا واقعہ ہے کہ ایک رات عبدالرافع دوستوں سے ملاقات کے لیے گئے۔ باتوں میں وقت گزرنے کا پتہ نہیں چلا اور بہت دیر ہو گئی۔ گھر سے بھی واپسی کے لیے فون کالز آنا شروع ہو گئیں کہ ابھی تک واپس کیوں نہیں آئے۔ گھر جلدی پہنچنے کی غرض سے عبدالرافع نے کار کو تیز رفتار سے چلانا شروع کر دیا۔ اس وقت عبدالرافع کو بہت زیادہ نیند بھی آ رہی تھی۔ ان کے لیے آنکھیں کھولے رکھنا بہت دشوار ہوتا جا رہا تھا۔ اچانک ان کی آنکھ لگ گئی۔ آنکھیں بند ہونے سے قبل انہوں نے وقت دیکھا 12 بج کر 45 منٹ تھے۔ اچانک عبدالرافع کو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی آواز آئی ''رافع اٹھو گاڑی چلاؤ۔'' وہ ایک دم ہڑبڑا کر اٹھے تو دیکھا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ساتھ والی سیٹ پر جلوہ افروز ہیں اور آپ نے سٹیئرنگ پکڑا ہوا تھا۔ پھر جیسے ہی عبدالرافع نے آنکھیں جھپکیں تو وہاں کوئی نہیں تھا۔ جب انہوں نے گھڑی کی طرف دیکھا تو 12 بج کر 49 منٹ ہو چکے تھے یعنی چار منٹ گاڑی ایسے ہی چلتی رہی اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس عبدالرافع کی حفاظت فرماتے رہے۔

عبدالرافع کہتے ہیں ''میرے مرشد کریم کے مجھ پر اتنے احسانات ہیں کہ اگر میری ساری زندگی بھی انکی غلامی میں گزر جائے تو پھر بھی ان کے احسانات کا حق ادا نہ ہو۔ بس یہی دعا ہے کہ مرشد کریم اپنے ساتھ جوڑے رکھیں۔''

☆☆☆☆☆

شیر علی سروری قادری

شیر علی ضلع پشاور سے تعلق رکھتے ہیں لیکن ملازمت کے سلسلہ میں لاہور میں مقیم تھے۔ عرصہ دراز سے حق کو پانے کے لیے جستجو میں تھے۔ ایسے

مرشد کی تلاش تھی جن کی صحبت با آسانی میسر ہو لیکن کوئی ایسا کامل مرشد نہیں مل رہا تھا۔ اس دوران ساری فیملی واپس پشاور منتقل ہو گئی تو انہوں نے بھی واپسی کا ارادہ کیا۔ چند روز بعد ایک ویب سائٹ کے ذریعے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے متعلق پتا چلا تو فوراً حاضرِ خدمت ہو کر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ جیسا کہ ان کی دلیل تھی کہ مرشد کامل اکمل کی صحبت میں رہیں تو ایک دن خواب دیکھا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس تشریف فرما ہیں اور پھر سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ تشریف لے آئے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے فرمایا کہ بیٹا شیر علی ہمارے حضور کو چائے پلائیں تو انہوں نے فوراً چائے بنا کر خدمت میں پیش کی۔ اس خواب کے چند دن بعد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے اپنے خدمتگار کو حکم دیا کہ شیر علی سے کہیں کہ خانقاہ میں قیام پذیر ہو جائے۔ یہ پیغام ملتے ہی شیر علی خانقاہ سروری قادری میں منتقل ہو گئے اور خود کو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صحبت اور خدمت کے لیے وقف کر دیا۔

☆☆☆☆☆

فہد شہزاد سروری قادری (لاہور)

فہد شہزاد کا سارا خاندان فقرا کاملین اور اولیا کرام کا منکر ہے۔ لیکن فہد شہزاد جب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی صحبت میں آئے تو ان کی سوچ کا زاویہ اور زندگی کا مقصد ہی بدل گیا۔ غیر مقلدین والے نظریات سرے سے ختم ہو گئے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ساتھ وابستہ ہونے کے بعد فہد شہزاد نے سلطان العاشقین کی بہت سی کرامات کا مشاہدہ کیا جن میں سے چند ایک کا تذکرہ کیا جا رہا ہے۔

☆ فہد شہزاد کی شدید خواہش تھی کہ انہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت ہو۔ وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوئے لیکن زبان سے عرض کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ البتہ انہوں نے باطنی طور پر عرض کر دی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ مرشد اپنے طالب کی ہر کیفیت اور ہر حالت سے آگاہ ہوتا ہے۔ اسی رات فہد شہزاد نے خواب دیکھا کہ ایک راستہ پر بہت سے لوگ جمع ہیں اور انتظار کر رہے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لانے والے ہیں۔ فہد شہزاد بھی ایک لائن میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر ایک بہت عالیشان گاڑی آ کر رکتی ہے اور اس میں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اترتے ہیں۔ جونہی فہد شہزاد کی نظر چہرہ مبارک پر پڑتی ہے تو وہ حیران ہو جاتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ مبارک تو بالکل سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک جیسا ہے۔ اس خواب سے ان پر حقیقتِ محمدیہ عیاں ہو جاتی ہے۔

☆ فہد شہزاد کو پڑھائی میں زیادہ دلچسپی نہیں تھی۔ ان کے بی بی اے (BBA) کے پیپر اچھے نہیں ہوئے۔ انہوں نے باطنی طور پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے عرض کی ''حضور آپ ہی مہربانی فرمانا اور امتحانات میں کامیاب کروا دینا۔'' سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے وہ اچھے نمبروں کے ساتھ پاس ہو گئے۔

☆ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے فہد شہزاد کو علمِ دعوت بھی عطا فرمایا۔ اس کے علاوہ مستقبل کے احوال کے متعلق وقت سے پہلے ہی

انہیں الہام ہو جاتا۔ یہ حالت ان پر تقریباً دو ہفتے تک رہی۔

☆ فہد شہزاد جب کسی مسئلے میں پریشان ہوتے تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتے۔ اس سے پہلے کہ فہد شہزاد زبان سے اپنا مسئلہ بیان کریں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اپنی گفتگو میں ہی فہد شہزاد کے مسئلے کا حل بتا دیتے۔

☆ فہد شہزاد کے دفتر میں ایک اہم میٹنگ تھی جس میں ان کی شرکت لازمی تھی۔ اس سے ایک دن قبل سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے یومِ ولادت کی تقریب تھی۔ فہد شہزاد تقریب میں شرکت کے بعد گھر پہنچے تو بہت تھک چکے تھے۔ اگلے روز جب ان کی آنکھ کھلی تو دن کے 11 بج چکے تھے جبکہ میٹنگ کا وقت صبح 9 بجے تھا۔ فہد شہزاد نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں باطنی طور پر عرض کی حضور عزت رکھیے گا اور بھاگم بھاگ دفتر پہنچے۔ میٹنگ جاری تھی لیکن کسی نے نوٹس نہیں کیا کہ فہد میٹنگ میں موجود ہیں یا نہیں اور نہ ہی بعد میں کسی نے پوچھا۔

☆☆☆☆☆

مقبول احمد سروری قادری (لاہور)

☆ مقبول احمد بیان کرتے ہیں کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ہمراہ تبلیغی دورہ پر جانا تھا۔ وہ اپنی سرکاری ڈیوٹی چھوڑ کر قافلے کے ہمراہ جانے کے لیے سلطان العاشقین ہاؤس پہنچے۔ آفس سے بار بار کال آ رہی تھی کہ انسپکشن (inspection) کے لیے افسران آ رہے ہیں اور ہر ملازم کی حاضری ہوگی۔ مقبول احمد نے فون بند کر کے جیب میں رکھ لیا اور حضور مرشد کریم کے ساتھ تبلیغی دورہ پر روانہ ہو گئے۔ اس دن افسران نے تمام ملازمین کی حاضری لگائی اور جو غیر حاضر تھے ان کے خلاف رپورٹ بنائی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے مقبول احمد کی حاضری لگ گئی تھی۔ جب وہ تین چار دن بعد ڈیوٹی پر واپس گئے تو ان کے ساتھی ملازمین نے کہا کہ آپ تو حاضر بھی نہیں تھے پھر حاضری کیسے لگ گئی۔ جو ملازمین سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے متعلق جانتے تھے انہوں نے مقبول سے کہا کہ واقعی آپ کے مرشد کامل اکمل ہیں جن کی مہربانی سے آپ کی حاضری لگ گئی۔

☆ مقبول احمد کو تحریک دعوتِ فقر کی طرف سے مریدین کو دعوت نامے دینے کے لیے بھیجا گیا۔ انہوں نے تمام ساتھیوں کو دعوت نامہ دے دیا لیکن ایک ساتھی کا گھر بہت کوشش کے باوجود نہ ملا۔ ارد گرد کافی لوگوں سے پوچھا لیکن کسی کو معلوم نہ تھا۔ دوپہر کا وقت تھا اور گرمی بھی شدید تھی۔ مقبول احمد نے مرشد کریم کی بارگاہ میں باطنی طور پر التجا کی کہ حضور مہربانی فرمائیں، مطلوبہ ساتھی کا گھر نہیں مل رہا۔ اچانک پیچھے سے ایک آدمی آیا اور اس نے پوچھا ''آپ نے کہاں جانا ہے، کافی دیر سے آپ ادھر چکر لگا رہے ہیں۔'' مقبول احمد نے اس آدمی کو اپنی مشکل بتائی تو اس نے بتایا کہ فلاں گلی میں آخر والا گھر آپ کے مطلوبہ شخص کا ہے۔ مقبول احمد نے چند قدم چلنے کے بعد پیچھے مڑ کر دیکھا تو انہیں وہ آدمی کہیں نظر نہ آیا۔ مقبول احمد نے مرشد کریم کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس غیبی شخص کے ذریعے ان کی مدد کی۔

☆☆☆☆☆

احسن رضا سروری قادری (لاہور)

☆ احسن رضا جب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے تو ان کی یہی نیت تھی کہ انہوں نے اپنے نفس کا تزکیہ کرنا ہے۔ ایک روز وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دیدار میں محو تھے کہ کشفی حالت طاری ہوئی۔ انہوں نے خود کو زنجیروں میں بندھے اور آگ میں جلتے دیکھا۔ پھر انہوں نے دیکھا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے انہیں آگ اور زنجیروں سے آزاد کیا۔ پھر آپ مدظلہ الاقدس نے احسن رضا کا دل نکالا جو نہایت ہی آلودہ ہو چکا تھا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ صاف ہو کر سونے کی مانند چمکنے لگا۔ احسن رضا کو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ آپ مدظلہ الاقدس نے ان کے اندر کی تمام سیاہی دور کر دی ہے۔

☆ ایک مرتبہ احسن رضا خانقاہ میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ ان پر کشفی حالت طاری ہوگئی۔ احسن رضا نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دائیں ہاتھ پر ایک دروازہ دیکھا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے باطنی طور پر احسن رضا کو اس دروازے میں داخل ہونے کا فرمایا۔ جب احسن رضا اس دروازے میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس وہاں بھی موجود ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے ایک طرف چلنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر چلنے کے بعد سامنے ایک کشتی نمودار ہوئی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے حکم پر احسن رضا اس کشتی پر سوار ہو گئے۔ وہ کشتی نور کے سمندر پر تیر رہی تھی۔ تھوڑی دیر چلنے کے بعد کشتی نے آسمان کی طرف اُڑنا شروع کر دیا۔ احسن رضا نے آسمان پر بادلوں کے درمیان سونے کا اسم اللہ ذات دیکھا۔ چند لمحوں بعد جب احسن نے دوبارہ آسمان کی طرف دیکھا تو انہیں اسم اللہ ذات کی جگہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نظر آئے جو سونے سے بنی عالیشان کرسی پر تشریف فرما تھے۔ احسن رضا حیرت زدہ رہ گئے کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس تو اس کے ساتھ کشتی پر سوار تھے۔ احسن رضا نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو انہیں لاکھوں کی تعداد میں بند دروازے نظر آئے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے پوچھا کہ جاننا چاہتے ہو کہ ان بند دروازوں کے پیچھے کیا ہے؟ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے احسن رضا کا ہاتھ پکڑ کر انہیں تمام دروازوں سے گزارا۔ ہر دروازے کے پیچھے کوئی نہ کوئی شخص موجود تھا۔ کوئی رو رہا تھا، کوئی ہنس رہا تھا۔ کوئی دنیاوی مسئلے میں الجھا ہوا تھا تو کوئی قرآن کی تلاوت میں مشغول تھا۔ کوئی نماز پڑھ رہا تھا تو کوئی بچوں کے ساتھ مصروف تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں تمام دروازوں سے گزر کر وہ واپس آئے تو دیکھا کہ ان دروازوں پر اللہ کی طرف دعوت دینے کے لیے دستک دی جا رہی ہے لیکن ان میں سے کسی کے دل میں اللہ کی طلب نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی باطن کا دروازہ بند ہو گیا اور احسن رضا ظاہر میں لوٹ آئے۔

☆ احسن رضا اپنے دیگر کزنز کے ہمراہ شمالی علاقہ جات گئے۔ جانے سے قبل سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے اجازت لی۔ ایک دن ان سب کا نتھیا گلی جانے کا پروگرام بنا۔ لیکن اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ سب نتھیا گلی جانے کی بجائے ادھر اُدھر گھومتے رہے۔ چند گھنٹے گھوم کر واپس مری پہنچے تو ایک ٹریفک وارڈن نے بتایا کہ نتھیا گلی میں لینڈ سلائیڈنگ ہوئی ہے جس کی وجہ سے راستے بند ہیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے وہ نتھیا گلی جانے سے بچ گئے ورنہ حادثے سے بھی دوچار ہو سکتے تھے۔

☆ اے لیول (A level) کے دوران احسن رضا ہر صبح اکیڈمی جاتے۔ ان کے والد انہیں کار لے جانے کی اجازت نہ دیتے تھے۔ احسن کو کئی کلومیٹر پیدل چلنا پڑتا اور پھر جا کر وہ بس سٹاپ پر پہنچتے۔ شدید گرمی کے دن تھے۔ احسن رضا نے اپنی والدہ سے پوچھا ''کیا حضور مرشد کریم ہر جگہ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں؟'' ان کی والدہ نے جواب دیا ''مرشد کریم ہر جگہ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں، ہر لمحہ ہماری نگہبانی کرتے ہیں اور ہماری ہر مشکل آسان فرما دیتے ہیں۔'' اگلے دن اکیڈمی جاتے ہوئے احسن رضا نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے دل ہی دل میں عرض کی کہ مدد فرمائیں۔ اچانک ایک کار ان کے پاس آ کر رکی اور کار میں بیٹھے شخص نے پوچھا کدھر جا رہے ہیں؟ احسن رضا نے اکیڈمی کا بتایا تو اس شخص نے کہا ''میں بھی ادھر جا رہا ہوں، آ جائیں میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہوں۔'' احسن رضا اپنی دعا کے پورا ہونے پر حیران رہ گئے۔ پھر ہر روز ایسا ہی ہوتا۔ احسن رضا اکیڈمی جانے کے لیے نکلتے تو انہیں کوئی نہ کوئی شخص اکیڈمی تک لفٹ دے دیتا۔

☆ احسن رضا ملازمت کی تلاش میں تھے۔ ایک اچھی جگہ پر ملازمت ملی لیکن دفتر گھر سے بہت دور تھا۔ احسن رضا بہت پریشان تھے اور انہیں سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ یہ ملازمت اختیار کریں یا نہیں۔ انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے مشورہ کیا تو آپ مدظلہ الاقدس نے رضامندی کا اظہار کیا۔ احسن رضا نے وہ ملازمت اختیار کر لی اور دفتر سے قریب مکان کرائے پر لے کر اس میں رہنے لگے۔ وہ ملازمت احسن رضا کے لیے بہترین ثابت ہوئی۔ چند مہینوں میں ہی احسن رضا نے ملازمت کے ساتھ ساتھ اپنا کاروبار بھی شروع کر دیا۔ احسن رضا اپنی کامیابی پر خود حیران تھے کیونکہ ایک وقت تھا جب وہ چند روپے کے لیے ترسا کرتے تھے اور اب یہ وقت آ گیا تھا کہ پیسوں کی کمی نہ تھی۔ بلاشبہ یہ سب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی کرم نوازی تھی۔

☆ احسن رضا اپنے دوست کے ہمراہ کار پر جا رہے تھے۔ کار کی سپیڈ بہت زیادہ تھی جس کی وجہ سے ایک خوفناک حادثے کا شکار ہو گئی۔ دونوں نے سیٹ بیلٹ بھی نہ پہنی تھی اس لیے احسن کا سر بہت زور سے سامنے سکرین پر لگا اور وہاں شیشے میں جو دراڑیں پڑیں ان سے اسم اللہ ذات بن گیا۔ تھوڑی دیر میں ایمبولینس اور گھر والے پہنچ گئے اور کار کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گئے۔ جو بھی کار کو دیکھتا تو کہتا کہ یقیناً کوئی بھی زندہ نہ بچا ہو گا لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے کرم سے احسن رضا اور ان کے دوست کو کوئی چوٹ نہ آئی۔ ڈاکٹروں کو جب تمام صورتحال بتائی گئی تو انہوں نے کہا کہ دونوں کے ٹیسٹ کروائیں اندرونی چوٹیں آئی ہوں گی۔ لیکن رپورٹس بالکل ٹھیک آئیں۔

احسن رضا کا کہنا ہے کہ ان کے بہت سے ایکسیڈنٹ ہوئے، کچھ کار پر تو کچھ موٹر سائیکل پر۔ لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے انہیں کبھی خراش تک نہ آئی۔ ایک حادثے میں تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے باطنی طور پر ان کا ہاتھ تھام کر گرنے سے بچا لیا۔ احسن رضا کا کہنا ہے ''مجھے یوں محسوس ہوا گویا کسی نرم بستر پر لٹا دیا گیا ہوں۔'' جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو ظاہری طور پر ان حادثوں کا بتایا گیا تو آپ مدظلہ الاقدس نے احسن رضا سے فرمایا ''تم ایک خوش بخت انسان ہو کہ اتنے حادثے پیش آئے لیکن خراش تک نہ آئی۔'' احسن رضا کو یقین ہے کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ہر لمحہ ان کی نگہبانی فرماتے ہیں۔

☆ احسن رضا کا کہنا ہے ''مجھے بیعت سے پہلے بھی مرشد کی موجودگی کا احساس ہوتا اور بیعت کے بعد تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس

نے بے پناہ محبت دی اور اس قدر نوازا کہ جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ شاید میں آپ مدظلہ الاقدس کی شان کے مطابق آپ کا شکریہ ادا بھی نہ کر سکوں۔''

☆☆☆☆☆

محمد زکریا ملک سروری قادری (لاہور)

☆ محمد زکریا سروری قادری کی والدہ، بڑی بہن اور بڑے بھائی سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت تھے جس کی وجہ سے محمد زکریا نے بھی خانقاہ آنا شروع کر دیا۔ اس وقت ان کی عمر گیارہ سال تھی۔ اس وقت تک وہ بیعت نہیں ہوئے تھے۔ محمد زکریا کی آرزو تھی کہ وہ بھی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دست اقدس پر بیعت ہوں۔ ان کی یہ آرزو ہر گزرتے دن کے ساتھ شدت اختیار کرتی جا رہی تھی۔ لیکن اپنی کم عمری کی وجہ سے اس آرزو کا اظہار نہ کر پا رہے تھے۔ ایک دن وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ملاقات کے لیے خانقاہ تشریف لائے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے انہیں دیکھتے ہی استفسار فرمایا ''تم بیعت کیوں ہونا چاہتے ہو؟'' یہ سن کر محمد زکریا حیران رہ گئے کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ان کے دل کی اس آرزو سے آگاہ ہیں۔ انہوں نے عرض کی ''اللہ کی ذات حاصل کرنے کے لئے بیعت ہونا چاہتا ہوں۔'' اسی روز سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے محمد زکریا کو بیعت فرمایا۔ محمد زکریا کا یقین کامل ہو گیا کہ مرشد کامل وہ سب بھی جانتے ہیں جو ان سے بیان نہ کیا جائے۔

☆ 2015ء میں جس وقت محمد زکریا کی عمر پندرہ سال تھی، وہ اپنے چند دوستوں کے ہمراہ کار میں سفر کر رہے تھے۔ اچانک کار خوفناک حادثے سے دوچار ہو گئی۔ حادثہ اتنا شدید تھا کہ کسی کا بچنا محال تھا۔ اسی دوران محمد زکریا نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو دل میں پکارا ''ہمیں اس مشکل سے بچا لیں۔'' سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی کرامت سے نہ صرف محمد زکریا بلکہ ان کے سب دوستوں کی جان بچ گئی۔ اردگرد موجود لوگ حیران تھے کہ یہ سب زندہ کیسے بچ گئے۔

اس حادثے میں محمد زکریا کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ جنرل سرجری بہت مشکل ہے اس لیے بون گرافٹنگ (Bone Grafting) ہو گی کیونکہ سرجری کی کامیابی کے امکانات بہت کم ہیں۔ محمد زکریا نے تمام صورتحال سے مرشد کریم کو فون پر آگاہ کیا اور دعا کی درخواست کی کہ بون گرافٹنگ نہ ہو اور سرجری کامیاب ہو جائے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے اسی وقت دعا فرمائی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی دعا کی بدولت محمد زکریا نہ صرف بون گرافٹنگ سے بچ گئے بلکہ ان کی سرجری بھی کامیاب رہی۔ لیکن ڈاکٹروں نے آگاہ کیا کہ مکمل صحت یاب ہونے اور اپنے پیروں پر چلنے پھرنے میں کم از کم ڈیڑھ سال کا عرصہ لگے گا لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی دعا کی برکت سے محمد زکریا صرف چار ماہ کے قلیل عرصہ میں چلنے پھرنے کے قابل ہو گئے۔ یہ سلطان العاشقین مدظلہ لاقدس کی کرامت کے سبب ممکن ہوا۔

☆ 2017 میں محمد زکریا او لیول (O level) کر رہے تھے۔ ان کے فائنل امتحان تھے۔ جس دن فزکس کا پیپر تھا محمد زکریا کی طبیعت

خراب ہونے کی وجہ سے تیاری بالکل نہیں تھی۔ اللہ کا نام لے کر امتحان دینے کے لیے گئے۔ جب پیپر سامنے آیا تو اوسان خطا ہو گئے کیونکہ انہیں کوئی سوال بھی نہیں آتا تھا۔ اللہ کا نام لے کر سوال حل کرنے شروع کیے۔ لیکن محمد زکریا بہت پریشان تھے۔ ایک دن وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ملاقات کے لیے خانقاہ حاضر ہوئے اور اپنی مشکل عرض کی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے دعا فرمائی ''اللہ کامیاب فرمائے۔'' پھر رزلٹ کا دن آ گیا۔ محمد زکریا کو اپنے مرشد کامل پر مکمل یقین تھا کہ ان کی زبان سے نکلی دعا اللہ کی بارگاہ میں کبھی رد نہیں ہوتی۔ اور ایسا ہی ہوا۔ رزلٹ دیکھ کر محمد زکریا کی خوشی کی انتہا نہ رہی کیونکہ وہ بہت اچھے گریڈ سے کامیاب ہو گئے تھے۔ محمد زکریا کا یقین مزید پختہ ہو گیا کہ بلاشبہ یہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی ایک کرامت ہے۔

اسی طرح کا ایک واقعہ اس وقت بھی پیش آیا جب محمد زکریا بی ایس سی آرکیٹیکچر (B.Sc Architecture) کے چھٹے سمسٹر میں تھے۔ انہوں نے اپنا فائنل پراجیکٹ جمع کروانا تھا لیکن وہ اپنی تیاری سے مطمئن نہیں تھے۔ پراجیکٹ جمع کروانے سے چند روز قبل کلاس کے بہترین اور لائق فائق طالبعلم سے مدد بھی لی لیکن اس کے باوجود پراجیکٹ اس طرح تیار نہ ہو رہا تھا جس طرح وہ چاہتے تھے۔ انہوں نے اپنی تیاری جاری رکھی اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے دعا کی درخواست بھی کی۔ پراجیکٹ جمع کرواتے ہوئے محمد زکریا کو ڈر لگ رہا تھا کہ کہیں پروفیسر پراجیکٹ کو ریجیکٹ نہ کر دے۔ پھر رزلٹ کا دن آن پہنچا۔ محمد زکریا نے A گریڈ سے کامیابی حاصل کی۔

☆ محمد زکریا سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہونے سے قبل کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں جب وہ اپنی فیملی کے ساتھ عراق گئے۔ فیملی کے تمام افراد دریائے فرات کے کنارے کھڑے تھے۔ محمد زکریا نے دریا کے پانی میں چلنا شروع کر دیا اور آہستہ آہستہ وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں پانی گہرا تھا۔ گہرائی کی وجہ سے محمد زکریا اپنے قدموں پر کھڑے نہ رہ پائے اور گر گئے۔ پانی کا بہاؤ انہیں اپنے ساتھ بہا کر لے گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ ڈوبتے اچانک ایک غیبی ہاتھ نمودار ہوا اور محمد زکریا کو کھینچ کر پانی سے باہر کنارے پر لے آیا۔ محمد زکریا اور ان کی فیملی نے اللہ کا شکر ادا کیا۔

جب محمد زکریا نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہونے کے لیے ان کے ہاتھ تھامے تو وہ حیران رہ گئے کیونکہ اس ہاتھ کو وہ بہت اچھی طرح پہچانتے تھے۔ یہ وہی ہاتھ تھا جس نے محمد زکریا کو دریائے فرات میں ڈوبنے سے بچایا تھا۔ بلاشبہ یہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بہت بڑی کرامت ہے کہ بیعت سے قبل بھی طالبوں کی حفاظت فرماتے ہیں اور ہر لمحہ اپنی نگاہ میں رکھتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سجاول ملک سروری قادری (لاہور)

سجاول ملک نے جب شعور کی سیڑھی پر قدم رکھا تو ان کے اندر اللہ کو پانے کی تڑپ پیدا ہوئی۔ اس لیے نمازِ پنجگانہ کے ساتھ ساتھ دیگر ورد و وظائف میں مشغول رہتے اور اللہ پاک سے دعا مانگتے کہ اللہ پاک اپنا قرب عطا فرمائے۔ ایک رات سجاول کو خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک راستہ کے متعلق آگاہ کرتے ہوئے فرمایا ''اس راستہ پر چل کر تم فلاح پا سکتے ہو

لیکن یہ راستہ مشکل اور دشوار ہے۔'' سجاول خواب میں اس راستہ پر چلنا شروع کرتے ہیں تو ان کے سامنے بھیانک چیزیں آنا شروع ہو جاتی ہیں لیکن سجاول سے ٹکرا کر پیچھے ہٹ جاتی ہیں۔ جب سجاول نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی تو انہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کی حقیقت معلوم ہوئی کہ وہ راستہ فقر ہے جس پر چل کر اللہ کی معرفت اور اس کا قرب پایا جا سکتا ہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صحبت کی بدولت سجاول کو نہ صرف اللہ کی پہچان اور معرفت حاصل ہوئی بلکہ ان کے اندر سے تمام ڈر اور خوف نکل گئے۔ سجاول کا کہنا ہے ''زندگی کے ہر موڑ پر جب بھی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو باطنی طور پر یاد کیا آپ مدظلہ الاقدس نے میری راہنمائی فرمائی۔''

☆☆☆☆☆

محمد کاوش سروری قادری (لاہور)

محمد کاوش کو ان کے یونیورسٹی کے دوست احسن رضا راہِ فقر کے متعلق بتایا کرتے تھے کہ اس راہ پر چل کر اللہ کی معرفت اور اس کا قرب پایا جا سکتا ہے اور یہی انسان کا مقصدِ حیات ہے۔ اس کے علاوہ احسن رضا کاوش کو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے متعلق بھی بتایا کرتے۔ احسن کی باتیں سن کر کاوش کے دل میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ملاقات کی خواہش پیدا ہوئی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ملتے ہی کاوش آپ کے دستِ اقدس پر بیعت ہو گئے۔ بیعت کے بعد محمد کاوش نے اپنے اندر بہت سی تبدیلیاں محسوس کیں۔

☆ محمد کاوش ایک جگہ ملازمت کر رہے تھے۔ ان کے پاس دفتر جانے کے لیے سواری نہیں تھی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے چند دنوں میں ہی سواری کا انتظام ہو گیا۔ کاوش کو دفتر میں کافی مشکلات کا سامنا تھا جن کی وجہ سے وہ بہت پریشان تھے۔ انہوں نے باطنی طور پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے مہربانی کی درخواست کی۔ دو ہفتوں میں ہی تمام صورتحال بدل گئی۔ کاوش خود حیران رہ گئے کہ مرشد کریم کی مہربانی سے وہ اسی دفتر میں سب سے سینئر اور قابلِ قدر و کر بن گئے۔

☆ محمد کاوش اپنے دوست احسن رضا کے ساتھ مل کر بزنس کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے راہنمائی کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا ''جو کام کرنا چاہتے ہو پہلے اسے سیکھو۔'' اس کے علاوہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے بزنس سے متعلق تمام معاملات میں ان کی مکمل راہنمائی فرمائی۔ جب بھی کاوش کسی مسئلہ پر پریشان ہوتے ہیں تو باطن میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے درخواست کرتے ہیں۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ہی انہیں مسئلے کا حل سمجھ آ جاتا ہے۔ کاوش کا کہنا ہے ''جب بھی ہم کسی مسئلے پر گفتگو کر رہے ہوتے ہیں تو مرشد کریم کی مدد اور راہنمائی کو ہمیشہ اپنے ساتھ محسوس کرتے ہیں۔''

☆☆☆☆☆

محمد رمضان باھُو (خانقاہ نشین)

محمد رمضان باھو گاؤں میں زمینداری کرتے تھے۔ اولیا کرام کے متعلق ان کے روایتی نظریات تھے یعنی دنیاوی مسائل کے حل کے لیے دعا کروانے جانا وغیرہ۔ ان کے گاؤں کے ایک رہائشی سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت تھے محمد رمضان کی جب بھی ان سے ملاقات ہوتی تو وہ اپنے مرشد کے متعلق گفتگو کرتے۔ انہوں نے محمد رمضان کو بھی اپنے مرشد سے ملاقات کی دعوت دی۔ محمد رمضان اپنے دنیاوی مسائل کے حل کے لیے جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی ان کے قلب کی کیفیت بدل گئی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نگاہِ کرم سے محمد رمضان طالبِ دنیا سے طالبِ مولیٰ بن گئے۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے محمد رمضان سے سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے 201 پنجابی ابیات بھی ریکارڈ کروائے۔ محمد رمضان باھُو کا کہنا ہے ''میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ حضرت سلطان باھُوؒ کا کلام پڑھوں گا۔ یہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی کرم نوازی ہے کہ مجھ جیسے کم تعلیم یافتہ انسان کو اتنی بڑی سعادت بخشی۔'' مکمل ابیات ریکارڈ کروانے پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے محمد رمضان کو باھُو کا لقب بھی عطا فرمایا۔ اب وہ محمد رمضان باھُو کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔

بیعت کے بعد محمد رمضان تربیت کے لیے تین مہینے خانقاہ میں مقیم ہوئے۔ جب وہ صحبتِ مرشد سے مستفیض ہو کر گاؤں واپس گئے تو ان کے جاننے والے سب لوگ ان سے مل کر حیران رہ گئے کہ یہ پہلے والا رمضان تو نہیں ہے، یہ تو بالکل بدل گیا ہے۔ اس ہستی کو لازمی ملنا چاہیے جس نے محمد رمضان کو اس قدر بدل گیا۔

محمد رمضان نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو اپنے گاؤں کے تبلیغی دورہ پر مدعو کیا۔ تقریباً سارا گاؤں ہی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی زیارت کے لیے اُمڈ آیا تھا۔ کثیر تعداد میں مرد و خواتین بیعت ہوئے اور جس دلیل کے ساتھ لوگ ملاقات کے لیے آئے تھے سب کی وہ دلیل بھی پوری ہو گئی۔

☆ محمد رمضان باھُو کی بیعت کو ابھی چند ہی دن گزرے تھے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس انہیں بیت اللہ شریف کے اندر لے کر گئے ہیں جہاں آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی جلوہ افروز ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرۂ اقدس پر اس قدر نور ہے کہ وہ نور کے سوا کچھ نہیں دیکھ سکے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے انہیں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف متوجہ ہو کر بیعت ہونے کا حکم فرمایا۔ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں بیٹھ کر بیعت کے لیے ان کے دستِ مبارک پکڑ لیے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں بیعت فرمایا۔ بیعت کے بعد جب وہ اجازت طلب کر کے بیت اللہ شریف سے باہر نکلے تو انہیں ہر طرف نور ہی نور نظر آنے لگا اور گرد و نواح سے سب چیزیں غائب ہو گئیں۔ اسی حالت میں ان کی آنکھ کھل گئی۔

☆ بیعت کے کچھ عرصہ بعد انہوں نے ایک دوسرا خواب دیکھا کہ وہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے ہمراہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے دربار پر موجود ہیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس فرماتے ہیں ''رمضان کچھ دیر آرام ہی کر لیں۔'' یہ فرمان

سن کر وہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی قبرِ اقدس کے سرمبارک کی طرف بیٹھ جاتے ہیں اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ان کی گود میں سر رکھ کر قبر مبارک کے ساتھ لیٹ جاتے ہیں۔ جیسے ہی آپ مدظلہ الاقدس لیٹتے ہیں ایک غیبی ندا آتی ہے ''سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ہی سلطان باھُوؒ ہیں۔''

☆☆☆☆☆

وحید حسن سروری قادری (انگلینڈ)

☆ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ہاتھ پر بیعت ہونے سے پہلے وحید حسن کسی اور مرشد کے ہاتھ پر بیعت تھے جو حضرت سخی سلطان باھوؒ کی اولاد سے تھے لیکن دو سال گزرنے کے باوجود باطن میں کوئی تبدیلی محسوس نہیں ہوئی اور قلبی بے چینی جوں کی توں رہی۔ لیکن جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوئے ان کی قسمت بدل گئی۔ وحید حسن کا کہنا ہے ''سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صحبت میں نہ صرف بے حد روحانی سکون نصیب ہوا ہے بلکہ دنیاوی معاملات بھی سدھر گئے اور باطن میں بھی مثبت تبدیلیاں آئیں۔ بے شک یہ مرشد کریم کے موجودہ دور کے انسانِ کامل اور فقیرِ کامل ہونے کی دلیل ہے۔''

☆ وحید حسن نے ایک خواب کئی مرتبہ دیکھا۔ خواب کچھ اس طرح ہے کہ ایک جگہ کچھ لوگ جمع ہیں۔ وحید حسن نے کسی کو کہتے سنا ''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں۔'' جب انہوں نے یہ سنا تو جلدی سے پیارے نبیؐ کی زیارت کے لیے اس طرف چل پڑے جہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما تھے۔ جب وہ اس جگہ پہنچے تو دیکھا کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس تشریف فرما ہیں۔

☆ وحید حسن نے ایک اور خواب بھی کئی مرتبہ دیکھا۔ خواب اس طرح ہے کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نماز ادا کر رہے ہیں اور قیام کی حالت میں ہیں۔ جب آپ مدظلہ الاقدس رکوع میں جانے کے لیے جھکے تو وحید حسن کی نظر پیچھے دیوار پر پڑی جس پر بڑے واضح حروف میں اسم محمدؐ لکھا ہوا ہے۔ ان دو خوابوں سے وحید حسن کو حقیقتِ محمدیہ سمجھ آئی کہ آقا پاک ہر زمانے میں اس وقت کے انسانِ کامل کی صورت میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔

☆ وحید حسن ابوظہبی میں اپنی فیملی کے ساتھ مقیم تھے اور ایک ایرو سپیس کمپنی میں ملازمت کرتے تھے۔ 2020 میں کورونا وائرس کی وجہ سے کمپنی کو بہت نقصان ہوا اور بہت سے لوگوں کو ملازمت سے فارغ کر دیا گیا جن میں وحید حسن بھی شامل تھے۔ اچانک ملازمت ختم ہو جانے کی وجہ سے وہ بہت پریشان ہوئے اور اس کوشش میں لگ گئے کہ ابوظہبی میں ہی اچھی ملازمت مل جائے لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ وحید حسن نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے فون پر بات کی اور اپنی مشکل عرض کی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے دعا فرمائی اور تسلی دی کہ اللہ پاک بہتر کرے گا۔ کچھ ہفتوں بعد اسی کمپنی میں انگلینڈ میں ملازمت مل گئی۔ ابوظہبی آنے سے قبل وہ عرصہ دراز سے انگلینڈ میں ہی مقیم تھے۔ اب دوبارہ انگلینڈ جانے کا سبب بن گیا تو انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ کورونا کی وجہ سے ہر جگہ لوگ بے روزگار ہو رہے تھے ایسے حالات میں

ملازمت مل جانا کسی معجزے سے کم نہیں۔ بے شک یہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا باطنی تصرف ہے جس کی بدولت وحید کی تمام مشکلات آسان ہوئیں۔

☆☆☆☆☆

محمد ذیشان سروری قادری (امریکہ)

محمد ذیشان جب چھوٹے تھے تو اللہ کو دیکھنے کی چاہت رکھتے تھے اور سوچا کرتے کہ اللہ کو دیکھنے کا راستہ کونسا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے کافی پیروں سے ملاقات بھی کی لیکن خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی اور نہ ہی سکون ملا۔ جب ان کی شادی ہوئی تو ان کی اہلیہ نے انہیں فقر کے متعلق بتایا۔ اس وقت تک ذیشان مختلف پیروں سے مایوس ہو چکے تھے لہٰذا انہوں نے اپنی اہلیہ کی باتوں پر زیادہ توجہ نہیں دی۔ لیکن کچھ عرصہ بعد اپنے ایک دنیاوی مسئلے میں الجھ کر انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے رجوع کیا۔ امریکہ میں ان کا ایک کیس کافی عرصہ سے چل رہا تھا اور اس کا کوئی فیصلہ نہ ہو پا رہا تھا۔ جب ذیشان نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے دعا کی درخواست کی تو آپ مدظلہ الاقدس کی دعا سے اس کیس کا فیصلہ چند دنوں میں ہی ہو گیا۔ اس وقت انہیں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے تصرف اور بلند مقام و مرتبہ کا اندازہ ہوا۔ اس کے بعد ذیشان کی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے عقیدت اور محبت بہت زیادہ بڑھ گئی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے بات کر کے انہیں اس قدر اپنائیت محسوس ہوتی کہ انہیں لگتا وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو طویل عرصہ سے جانتے ہیں۔

☆ امریکہ میں ہونے کی وجہ سے ذیشان نے 2017ء میں آن لائن بیعت کی سعادت حاصل کی جبکہ ظاہری ملاقات 2021ء میں پاکستان آنے پر ہوئی۔ ذیشان کا کہنا ہے کہ اتنا عرصہ انہیں کبھی محسوس ہی نہیں ہوا کہ وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے دور ہیں بلکہ انہیں لگتا کہ آپ مدظلہ الاقدس ہر لمحہ ان کے ساتھ ہیں حتیٰ کہ امریکہ میں اپنے گھر میں ان کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے ذیشان کو وھم کی قوت بھی عطا فرمائی۔ وہ جب بھی نماز پڑھتے ہیں انہیں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی زیارت ہوتی ہے۔

☆ ذیشان اپنے ہر دینی و دنیاوی مسئلہ کے لیے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ اپنے گھریلو مسائل بھی بتاتے ہیں۔ انہیں لگتا ہے کہ ان کی ہر چیز سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے وابستہ ہے۔ وہ جس بھی موضوع یا مسئلہ پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے کوئی سوال کرتے ہیں چاہے وہ موجودہ زمانہ سے متعلق ہو یا قدیم زمانہ کے متعلق، انہیں جواب ضرور ملتا ہے۔ ذیشان سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے علم کی وسعت سے بہت متاثر ہیں۔ ان کا کہنا ہے ''میں نے اپنے ہر کام میں چاہے وہ ملازمت کے متعلق ہو یا گھر کے متعلق یا بزنس کے متعلق، سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے راہنمائی طلب کی ہے اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اس طریقے سے راہنمائی فرماتے ہیں کہ ان سے بہتر کوئی نہیں سمجھا سکتا کیونکہ آپ کے پاس ہر سوال کا بہترین جواب ہوتا ہے۔''

☆ 2021ء میں جب ذیشان کے والد انتقال کر گئے تو ذیشان بہت افسردہ تھے کیونکہ وہ اپنے والد کے بہت قریب تھے۔ ذیشان کو لگتا تھا کہ انہیں کبھی صبر نہیں آئے گا۔ والد کی تدفین کے بعد واپس آ کر جب انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے کال پر بات کی تو انہیں

اس قدر اطمینان اور سکون ملا گویا کوئی دکھ یا غم آیا ہی نہ ہو۔

☆ ذیشان کا کہنا ہے کہ انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی اتنی کرامات کا مشاہدہ کیا ہے کہ اگر تمام کو تحریر کرنا چاہیں تو وہ مکمل کتاب کی صورت اختیار کر جائے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی اور برکت سے ان کا ہر ظاہری و باطنی مسئلہ حل ہو جاتا ہے جس کی بدولت ہر لمحہ ان کا یقین مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جا رہا ہے کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو اللہ تعالیٰ نے کامل تصرف عطا فرمایا ہے۔ ذیشان مزید کہتے ہیں ''میں نے دنیا میں اکثر لوگوں کو دیکھا ہے کہ جب وہ کسی سے اپنے مسئلہ اور مشکل کے لیے دعا کا کہتے ہیں تو وہ انہیں کسی اسم یا آیت کا وظیفہ بتا دیتے ہیں لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو جب بھی دعا کی درخواست کی ہے آپ نے کبھی یہ نہیں کہا کہ فلاں وظیفہ کرو بلکہ ہمیشہ دعا فرمائی ہے اور آپ کی دعا کی بدولت ہی ہماری زندگی میں برکت ہے۔''

☆☆☆☆☆

توقیر احمد سروری قادری

☆ توقیر احمد سروری قادری نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ وہ موٹر سائیکل پر جا رہے ہیں۔ ایک ۲۲ ویلر لوڈ ٹرالر ان کے ساتھ بائیں جانب آ کر کھڑا ہو گیا اور اس کا اوپر والا حصہ ان کی طرف گرنے لگا، اس سے پہلے کہ وہ ان کے اوپر گرتا، ایک دیوار ان کے دائیں طرف آ گئی، وہ ٹرالر اس کے اوپر گر گیا اور وہ محفوظ رہے۔ یہ ہے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی شان کہ آپ اپنے مریدین کو خواب میں بھی مصیبت سے بچا لیتے ہیں۔

☆ توقیر احمد چاہتے تھے کہ ان کے والد ماجد بھی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہو جائیں لیکن وہ بیماری کی وجہ سے کہیں بھی جا نہیں سکتے تھے۔ ان کی اس خواہش کو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے اس طرح پورا کیا کہ ان کے خواب میں آ کر ان کے والد کو بیعت کیا۔

☆ والد ماجد کے اس دنیا فانی سے پردہ کرنے سے قبل توقیر احمد سروری قادری ان کی مغفرت کے لیے بہت رنجیدہ تھے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے ان کی مغفرت کے لیے ظاہری طور پر دعا فرمائی۔ والد کی وفات کے بعد توقیر احمد نے خواب دیکھا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اپنے مریدین کے ہمراہ ان کے گھر تشریف لائے ہیں اور ان کے والد صاحب نے بھی وہی چادر پہنی ہے جو باقی سب مریدوں نے پہنی ہوئی ہے۔ اس خواب سے توقیر احمد کو تسلی ہو گئی کہ ان کے والد صاحب بھی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے مریدین میں شامل ہو چکے ہیں اور آپ کے وسیلے سے ان کی بخشش ضرور ہو جائے گی۔

☆☆☆☆☆

علی رضا مقبول سروری قادری (لاہور)

علی رضا سخت مزاج انسان تھے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ آ جاتا۔ گھر والوں سے بھی لڑتے جھگڑتے رہتے۔ خاندان میں کسی سے نہ بنتی۔ ہر

وقت کے لڑائی جھگڑے سے بے سکونی کی کیفیت طاری رہتی۔ ان کے والد مقبول احمد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہیں۔ وہ علی رضا کو اپنے ساتھ لے کر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ علی رضا اسی دن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہو گئے اور چند دن خانقاہ میں قیام کیا جس سے ان کے مزاج میں کافی تبدیلی آئی۔ علی رضا کی والدہ جو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہیں، انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے علی رضا کی گرم مزاجی کا ذکر کیا اور مہربانی فرمانے کی التجا کی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''اللہ پاک مہربانی فرمائے گا۔'' سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے علی رضا کو بھی نصیحت کی کہ جب بھی فارغ ہو اللہ پاک کے کام کے بارے میں تفکر کرو، سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اس کے بعد علی رضا نے اپنے مزاج میں واضح تبدیلی محسوس کی۔ نہ گھر پر لڑائی جھگڑا کرتے ہیں نہ ملازمت کے دوران۔ جب بھی کسی معاملہ پر پریشان ہوتے ہیں تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے وہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔

☆ کورونا کی وبا کے دوران علی رضا کی ملازمت چلی گئی اور کہیں نئی نوکری نہ مل رہی تھی۔ علی رضا نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں عرض کی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے فرمایا کہ اللہ بہتر کرے گا۔ اس کے ساتھ ہی علی رضا کو دوبارہ کوشش کرنے کی تلقین فرمائی۔ مزید یہ فرمایا ''اللہ پاک کی ڈیوٹی خلوصِ دل سے کرو، اللہ پاک آپ کو بہت ترقی دے گا۔'' سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے ایسی مہربانی فرمائی کہ ایک ہفتے میں ہی ملازمت مل گئی۔

کچھ عرصہ بعد ترقی ہو گئی۔ علی رضا نے محنت اور خلوص سے جدوجہد جاری رکھی اور تین مہینے بعد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے دوبارہ ترقی ہو گئی۔ ان کے تمام ساتھی حیران و پریشان رہ گئے کہ اتنی جلدی ترقی کس طرح ممکن ہے۔ علی رضا کا کہنا ہے ''بے شک یہ سب میرے مرشد کی مہربانی ہے، جو انہوں نے فرمایا ویسے ہی ہو رہا ہے۔''

☆☆☆☆☆

عطاالوھاب سروری قادری (لاہور)

شعور کی سیڑھی پر قدم رکھتے ہی عطاالوھاب کے اندر اللہ کی طلب پیدا ہو گئی۔ اللہ کو پانے کے لیے وہ بہت سے درویشوں سے ملے لیکن طلب پوری نہ ہوئی۔ پھر انہوں نے حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی تصنیف مبارکہ عین الفقر کا مطالعہ کیا۔ کثرت سے ورد وظائف بھی کیے۔ ایک رات خواب دیکھا کہ سبز ستونوں والی مسجد ہے جہاں ایک بزرگ دستار پہنے تشریف لائے اور عطاالوھاب کو اسم اللہ ذات عطا کیا اور فرمایا ہمارے پاس آنا۔ عطاالوھاب کم عمر تھے اس لیے نہ تو خواب کو سمجھ پائے نہ کسی سے ذکر کیا۔ ایک رات پھر سے وہی بزرگ خواب میں آئے جو پوچھ رہے تھے کہ آئے کیوں نہیں۔ عطاالوھاب نے خواب میں ہی پوچھا کہ کدھر آنا ہے جس کے جواب میں یہ کہا گیا کہ جلد ہی یہ مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔ پھر انہیں کسی نے خانقاہ سروری قادری کا بتایا۔ عطاالوھاب اپنے دوست کے ہمراہ وہاں پہنچے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ سامنے وہی خواب والے بزرگ بیٹھے تھے۔ اور وہ بزرگ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ہیں۔ عطاالوھاب کمرے میں خاموشی سے مؤدب ہو کر بیٹھ گئے۔ آپ

مدظلہ الاقدس نے انہیں دیکھ کر فرمایا ''بیٹا آ گئے خیر سے۔'' عطا الوھاب نے کانپتی ہوئی آواز میں جواب دیا جی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے انہیں بیعت فرمایا اور ذکرِ ھُو کی تلقین کی۔

عطا الوھاب نے ایک رات خواب دیکھا کہ حشر کا میدان برپا ہے۔ جنت والے جنت میں جا چکے ہیں اور جہنم والے جہنم میں۔ عطا الوھاب کچھ خاص لوگوں کے گروہ میں ایک ایسی جگہ پر کھڑے ہیں جس کی تشبیہ نہیں دی جا سکتی۔ معلوم ہوا کہ جتنے بھی لوگ کھڑے ہیں وہ سب پروردگار کا جلوہ دیکھیں گے۔ کچھ ہی دیر میں سب لوگ پروردگار کی بارگاہ میں پہنچے۔ وہاں جا کر عطا الوھاب نے دیکھا کہ سامنے حضور مرشد کریم جلوہ فرما ہیں۔ چاروں طرف اتنا نور ہے کہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ عطا الوھاب کو مولانا اشرف علی تھانوی کا قول یاد آیا ''اگر بروز قیامت میرا پروردگار مجھے میرے شیخ کی صورت کے علاوہ نظر آیا تو میں اسے نہیں پہچانوں گا۔''

☆ ایک رات عطا الوھاب نے خواب میں مرشد کریم کا دیدار کیا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''عطا بیٹا! حضرت سخی سلطان باھُوؒ کا عرس آ رہا ہے۔ آپ نے یہ نعت پڑھنی ہے جس کے بول ہیں:

اب تنگیِ داماں پہ نہ جا اور بھی کچھ مانگ
ہیں آج وہ مائل بہ عطا اور بھی کچھ مانگ

عطا الوھاب نے خواب میں بتائے گئے شعر کو یاد کر لیا۔ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے عرس مبارک پر وہی نعت پڑھی جس پر مرشد کریم بہت راضی ہوئے۔ مرشد کریم نے عطا الوھاب کو ظاہری و باطنی بیشمار مہربانیوں سے نوازا۔ عطا الوھاب کہتے ہیں ''سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے زندگی کے ہر موڑ پر میری رہنمائی فرمائی اور مجھے کبھی تنہا نہ چھوڑا۔

☆ عطاء الوھاب سروری قادری کی شدید خواہش تھی کہ وہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو اپنے گھر دعوت پر بلائیں اور آپ مدظلہ الاقدس کی خدمت کریں لیکن ہمیشہ وسائل کی کمی آڑے آ جاتی۔ اس خواہش کی تکمیل نہ ہونے کی وجہ سے وہ بہت بیقرار رہنے لگے۔ ایک رات انہوں نے خواب دیکھا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ان کے گھر تشریف لائے ہیں اور بہت خوش ہیں۔ عطاء الوھاب کا دل جو خواب سے پہلے بہت بیقرار تھا اور وہ بیقراری مایوسی میں ڈھل رہی تھی، اب وہی بے قراری سکون اور اطمینانِ قلب کا باعث بن کر قلب کو منور کر رہی تھی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ان کی اضطرابی کیفیت کو جان گئے تھے اس لیے عطاء الوھاب کی خواہش کو خواب میں پورا فرما دیا۔

☆☆☆☆☆

محمد شاہد شفیق سروری قادری (خانقاہ نشین)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دست اقدس پر بیعت ہونے سے پہلے شاہد شفیق کے گھر ایک پیر صاحب آئے اور انہوں نے شاہد کی تمام فیملی کو بیعت کیا لیکن شاہد کو بیعت نہ کیا اور اسے کہنے لگے ''تمہاری بیعت کسی اور مرشد کامل کے ہاتھ میں ہے،

وہ تمہیں خود بیعت فرمائیں گے۔'' اس واقعہ کے چند دن بعد شاہد کے ایک دوست نے ان سے کہا کہ لاہور میں ان کے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے پاس چلو۔ شاہد پر تقریباً پانچ سال سے جنات کا سایہ تھا جنہوں نے اسے بہت زیادہ تنگ کیا ہوا تھا۔ شاہد کے گھر والے بھی بہت زیادہ پریشان تھے۔ وہ شاہد کو مختلف مزارات پر لے کر گئے لیکن مسئلہ حل نہ ہوا۔

اس مشکل سے نجات کے لیے شاہد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک کی زیارت کرتے ہی شاہد نے فوراً بیعت کرنے کا ارادہ کرلیا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے شاہد کو بیعت فرمایا۔ بیعت کے بعد شاہد رات کو خانقاہ میں رک گئے۔ اس رات انہوں نے خواب دیکھا کہ ایک بزرگ فرما رہے ہیں ''ہم نے آپ کو بیعت کرلیا ہے، آپ بالکل ٹھیک راستے پر آ گئے ہیں۔ اب آپ خانقاہ میں رہیں اور اپنی تربیت مکمل کریں۔''

اس کے بعد شاہد نے جتنے دن خانقاہ میں قیام کیا جنات نے تنگ نہیں کیا لیکن جیسے ہی وہ اپنے گھر واپس گئے وہی مسئلہ پھر شروع ہوگیا۔ شاہد نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو اپنا مسئلہ بتایا تو آپ مدظلہ الاقدس نے انہیں ایک تعویذ دیا۔ اس تعویذ کو پہننے کے بعد شاہد کو جنات نے دوبارہ کبھی تنگ نہیں کیا۔

☆ شاہد نے بیعت کے بعد ذوق وشوق سے اسم اللہ ذات کا ذکر وتصور جاری رکھا۔ اس دوران ان کا دل چاہتا کہ وہ ہر چیز چھوڑ کر مرشد کریم کی بارگاہ میں رہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ ملازمت کے لیے بھی کوشش کر رہے تھے۔ ایک رات انہوں نے خواب میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی زیارت کی۔ آپ نے فرمایا ''ہمارے پاس آ جائیں۔'' اس خواب کے کچھ دن بعد شاہد خانقاہ نشین ہوگئے اور خود کو اللہ تعالیٰ کے کام کے لیے وقف کردیا۔ کچھ عرصہ بعد مرشد کریم نے شاہد کی ڈیوٹی صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب مدظلہ الاقدس کی خدمت پر لگادی۔

☆ شاہد شفیق ایک مرتبہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ہمراہ تبلیغی دورہ پر جا رہے تھے۔ وہ صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب کی گاڑی میں ان کے ہمراہ بیٹھے تھے۔ شاہد کو محسوس ہوا کہ وہ کسی اور ہی دنیا میں ہیں۔ یہ کیفیت تین منٹ تک قائم رہی۔ جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس تبلیغی دورہ سے واپس لاہور آئے تو مریدین سے ملتے ہوئے فرمایا ''ہم سب پانچ دن کے تبلیغی دورہ پر گئے تھے، یہ ہم اس دنیا میں نہیں بلکہ کسی اور ہی دنیا میں گئے تھے اور اب ہم اِس دنیا میں واپس آ گئے ہیں۔''

☆☆☆☆☆

زین سعید سروری قادری (ملتان)

زین سعید نماز اور روزہ کی پابندی کرتے تھے لیکن وقتی سکون کے سوا کچھ حاصل نہ ہوتا اور نہ ہی عبادات کے باوجود نفس کی خواہشات سے خلاصی ہوئی۔ کسی دوست نے بتایا کہ حقیقی نماز وہ ہوتی ہے جس میں اللہ کا دیدار ہو۔ لیکن زین سعید کو یقین نہ آیا کہ اللہ کو دیکھا بھی جا سکتا ہے۔ وہ تصدیق کے لیے کئی مولوی حضرات کے پاس گئے اور ان کی باتوں سے بھی انہیں یہی لگا کہ اس دنیا میں اللہ کو بالکل نہیں دیکھا جا سکتا۔ دنیاوی معاملات نے زین سعید کو ہر طرف سے مایوس کردیا تھا۔ ایک دن ایک حدیثِ قدسی پڑھی جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''جو میری طلب کرتا

ہے وہ مجھے لیتا ہے۔'' اور ایک حدیثِ مبارکہ بھی نظر سے گزری جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مبارک تھا ''حضوریٔ قلب کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔'' پھر کسی نے بتایا کہ مرشد کامل کے بغیر اللہ تک رسائی ناممکن ہے۔ مرشد کامل ہی اللہ کے اسرار عطا کرتا ہے۔ اس کے بعد زین سعید نے مرشد کی تلاش شروع کر دی۔ بہت سے لوگوں نے زین کو یہ کہہ کر روکنے کی کوشش کی کہ اس دور میں مرشد کامل نہیں ہے۔ لیکن زین کا دل مطمئن نہ ہوتا۔ بہت سے نام نہاد پیروں کے پاس جانے کے باوجود زین کی طلب پوری نہ ہوئی۔ انہوں نے اپنی تلاش جاری رکھی۔ مختلف کتب کا مطالعہ شروع کیا اور اس کے ساتھ ساتھ زین سعید شدت کے ساتھ اللہ سے دعا مانگتے ''یا اللہ مجھے اپنا اور اپنے محبوب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سچا دین عطا فرما۔'' ایک دن انہوں نے رو رو کر اللہ سے عرض کی ''الٰہی! میں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کر لی، اب بھی اگر کوئی راستہ نہ ملا تو گمراہ ہو جاؤں گا۔''

اسی رات ایک نورانی صورت بزرگ زین سعید کے خواب میں آئے اور زین سے پوچھا کہ بیٹا کیوں پریشان ہو۔ زین نے جواب دیا ''مجھے اللہ چاہیے۔'' بزرگ نے فرمایا ''ہم ضرور آپ کی مدد کریں گے۔'' اگلی صبح زین نے اس نورانی صورت بزرگ کی تلاش شروع کر دی کیونکہ وہ ان کے متعلق نہیں جانتے تھے۔ انٹرنیٹ پر سرچ کے دوران زین سعید کو اپنا مقصود مل گیا۔ وہ نورانی بزرگ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس تھے۔ زین نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی تصنیف مبارکہ ''شمس الفقرا'' کا مطالعہ کیا جس میں درج تھا کہ مرشد کامل پہلے ہی روز طالب کو مجلسِ محمدیؐ کی حضوری اور مشاہدۂ حق تعالیٰ عطا کر دیتا ہے۔ زین کا یقین پختہ ہو گیا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ہی اس کی منزل ہیں۔ زین سعید نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے انہیں اسم اللہ ذات کا ذکر و تصور عطا فرمایا۔ اسم اللہ ذات کے تصور کی مشق کر کے جب زین سعید سوئے تو پہلی رات ہی انہوں نے خواب دیکھا کہ وہ ایک مجلس میں بیٹھے ہیں۔ اس مجلس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ بھی موجود ہیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے زین سعید کو مجلسِ محمدیؐ کی حضوری حاصل ہوئی۔

زین سعید نے باقاعدگی سے اسم اللہ ذات کا ذکر اور تصور کرنا شروع کیا تو ایک دن انہوں نے اپنے وجود پر اسم اللہ ذات لکھا ہوا دیکھا۔ پھر انہیں اپنے وجود پر کلمہ طیب لکھا ہوا نظر آیا۔ جب وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صحبت میں حاضر ہوئے تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نگاہِ کامل سے زین سعید کا دل اسم اللہ ذات کے نور سے روشن ہو گیا اور انہیں ظاہر و باطن میں ہر جگہ اسم اللہ ذات کا نور نظر آنے لگا۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے اپنی پہلی ملاقات کا حال بیان کرتے ہوئے زین سعید کہتے ہیں ''حضور مرشد کریم نے میری طرف کرم کی نگاہ ڈالی، آپ مدظلہ الاقدس نے میری آنکھوں میں دیکھا اور میں نے آپ مدظلہ الاقدس کی آنکھوں میں دیکھا، آپ کی نگاہ اور دیدار میں وہ لذت تھی جس کے مقابلہ میں دنیا اور آخرت کی تمام لذات کی حیثیت ذرّہ برابر بھی نہیں۔'' زین سعید مزید بتاتے ہیں ''جب مرشد کریم میری طرف دیکھ کر مسکرائے تو آپ کا چہرہ مبارک میری آنکھ کی پتلیوں پر نقش ہو گیا اور ہر طرف حضور مرشد کریم ہی نظر آنے لگے۔''

زین سعید پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی ایک مہربانی یہ ہوئی کہ مستقبل میں جو واقعہ ہونا ہوتا اس کی ایک تصویر انہیں نظر آ جاتی۔

زین سعید کو بچپن سے ایک بیماری تھی، سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے پاس آنے سے وہ بھی ٹھیک ہوگئی۔

زین سعید کا کہنا ہے ''مرشد پاک کی مہربانیاں بیان کرنے لگوں تو بیان نہیں ہوسکتیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی شان سب سے بلند ہے جس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ میرا دعویٰ ہے کہ پوری کائنات میں کوئی بھی طالب خواہ وہ کسی بھی فرقہ سے ہو، میرے مرشد کے بغیر اللہ تک نہیں پہنچ سکتا۔''

جیہڑا نظراں نال کراوے وحدت دا نظارا
او مرشد میرا نجیب اے لجپال سوہنا

☆☆☆☆☆

محمد اسد خان سروری قادری (لاہور)

☆ محمد اسد خان سروری قادری سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے ہمراہ رحیم یار خان کے تبلیغی دورہ پر تشریف لے گئے۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی جو تقریباً پچاس یا پچپن سال کا تھا، سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے بیعت ہونے کے بعد ذکر و تصور اسمِ اللہ ذات لے کر باہر نکلا۔ محمد اسد خان کمرے سے باہر کھڑے مین روڈ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ وہ آدمی گھر سے نکل کر مین روڈ کی طرف جا رہا تھا اور گھر سے مین روڈ کا فاصلہ تقریباً دو سو گز ہوگا۔ وہ اس آدمی کو جاتے ہوئے دیکھ رہے تھے، ابھی وہ آدھا راستہ ہی گیا ہوگا کہ محمد اسد خان نے ایک لمحے کے لیے دوسری جانب دیکھا تو اچانک وہ شخص غائب ہوگیا۔ نہ ہی قریب کوئی سواری موجود تھی اور نہ ہی کوئی موڑ تھا۔ وہ شخص دوبارہ کبھی نظر آیا۔ غالباً وہ شخص جنات میں سے تھا۔

☆ محمد اسد خان ایک مرتبہ شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمتہ اللہ علیہ کے محل پاک پر حاضری دینے کے لیے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ہمراہ گئے۔ وہاں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے وضو فرمایا۔ وضو کی وجہ سے داڑھی مبارک گیلی ہو کر نیچے کو سیدھی ہوگئی تھی لیکن جیسے ہی آپ مدظلہ الاقدس نے وضو مکمل فرمایا تو انہوں نے دیکھا کہ آپ مدظلہ الاقدس کی داڑھی مبارک خود بخود سیون کی شکل اختیار کر گئی۔

☆☆☆☆☆

مظہر حسین سروری قادری (ہارون آباد)

☆ مظہر حسین نے بیعت کے بعد ہر مہینے باقاعدگی سے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ملاقات کے لیے لاہور آنا شروع کر دیا۔ انہوں نے سن رکھا تھا کہ مرشد اور مرید کا باطنی تعلق ہوتا ہے۔ ایک اتوار وہ خانقاہ میں حاضر ہوئے تو دلیل بنائی کہ آج حضور مرشد کریم کے قدموں میں بیٹھیں گے کیونکہ انہیں کبھی قریب بیٹھنے کا موقع نہ ملا تھا۔ اس روز بھی نمازِ ظہر کی ادائیگی کے بعد سب ساتھی بیٹھ گئے لیکن انہیں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے قریب بیٹھنے کا موقع نہ مل سکا۔ وہ بہت پریشان ہوئے۔ ابھی اسی خیال میں مگن تھے کہ سلطان العاشقین

مدظلہ الاقدس نے مظہر حسین پر شفقت فرمائی اور اپنے پاس بلا کر قریب بیٹھنے کا فرمایا۔ مظہر حسین کی دلیل پوری ہوگئی اور ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی کہ مرشد پاک ان کی ہر سوچ سے آگاہ ہیں۔

☆ 2018ء میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے ہارون آباد کا تبلیغی دورہ فرمانا تھا لیکن مظہر حسین کے پاس پیسے بالکل نہیں تھے کیونکہ مرشد کریم کے ہمراہ پچاس سے ساٹھ مریدین لازمی ہوتے ہین۔ مظہر حسین نے اپنے چند دوستوں سے پیسے ادھار مانگے لیکن سب نے انکار کر دیا۔ مظہر حسین اور ان کی اہلیہ پریشان تھے کیونکہ مہمانوں کے لیے کھانے کا اہتمام بھی لازمی کرنا تھا۔ مظہر حسین نے اہلیہ کو تسلی دی کہ حضور مرشد کریم آرہے ہیں وہ خود ہی بندوبست فرمادیں گے۔ مظہر حسین کی اہلیہ نے دو خواتین سے بات کی تو فوراً مدد کے لیے راضی ہوگئیں۔ ایک خاتون نے چالیس ہزار نقد دیئے جسکی وجہ سے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی آمد پر محفل اور مہمانوں کے کھانے کا بہترین انتظام ہوگیا۔

☆ مظہر حسین کے بڑے بھائی اپنی چھوٹی بہن سے بچوں کے رشتوں کی وجہ سے ناراض تھے اور کافی عرصہ سے ملنا جلنا بند تھا۔ بہن نے اپنے بیٹے اور بیٹی کی شادی پر بڑے بھائی کو شادی میں شرکت کی دعوت دی لیکن انہوں نے آنے سے انکار کر دیا۔ سب کے سمجھانے پر بھی وہ نہ مانے۔ اس تمام صورتحال سے مظہر حسین کافی پریشان تھے۔ مظہر حسین نے باطنی طور پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے درخواست کی حضور آپ مہربانی فرمائیں تاکہ صلح ہوجائے۔ اس کے فوراً بعد جب مظہر حسین نے بڑے بھائی سے کہا کہ بہنوئی کے گلے لگو اور شادی پر چلو تو وہ مان گئے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے بھائی کی پوری فیملی شادی میں شریک ہوئی اور اسے پرانی کوئی بھی بات یاد نہیں رہی۔

مظہر حسین کا کہنا ہے کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے ان کے دل سے دنیا اور مال کی محبت نکل گئی اور جو نفسانی بیماریاں تھیں ان کا بھی خاتمہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

عبدالمعیز ملک سروری قادری (کینیڈا)

عبدالمعیز ملک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہیں۔ جب وہ تعلیم حاصل کرنے کے لیے پاکستان سے کینیڈا شفٹ ہوئے تو ان کا اسمِ اللہ ذات پاکستان میں رہ گیا۔ کینیڈا میں ایک مہینہ بعد عبدالمعیز نے اپنا علیحدہ اپارٹمنٹ کرائے پر لے لیا۔ اس اپارٹمنٹ میں پہلی رات ہی عجیب وغریب اور خوفناک آوازیں سنائی دینے لگیں۔ عبدالمعیز نے دو دن تو مشکل سے گزار لیے لیکن تیسرے دن رات کو جب وہ سو رہے تھے تو کچھ گرنے کی آواز سن کر وہ جاگ گئے۔ انہیں اپنے کمرے میں ایک خوفناک شکل والی مخلوق نظر آئی۔ عبدالمعیز بہت زیادہ خوفزدہ ہوگئے، آنکھیں بند کر کے ذکر کرنا شروع کر دیا اور اسی حالت میں صبح ہوگئی۔ اگلی رات عبدالمعیز جلدی سو گئے۔ صبح 4 بجے اچانک ان کی آنکھ کھل گئی تو انہوں نے دیکھا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ان کے پاس بیٹھے ہیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''بیٹا سو جاؤ، ہم آپ کے پاس ہیں۔'' عبدالمعیز کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور انہوں نے کہا ''حضور! مجھے

ادھر نہیں رہنا، مجھے پاکستان واپس آنا ہے۔'' سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''بیٹا! صبح اپنا اسم اللہ ذات منگوالو اور پریشان نہ ہو، ہم ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں۔'' صبح عبدالمعیز نے پاکستان اپنی والدہ کو کال کی اور کہا کہ اسم اللہ ذات جلدی بھیجیں۔ والدہ نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے عرض کی کہ عبدالمعیز ڈر جاتا ہے تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے انہیں اسم اللہ ذات بھجوانے کا حکم دیا۔ اسم اللہ ذات کو پاکستان سے کینیڈا پہنچنے میں پندرہ دن لگ گئے۔ عبدالمعیز کا کہنا ہے ''ان پندرہ دنوں میں حضور مرشد کریم ہر جگہ میرے ساتھ موجود ہوتے تھے۔ میں کھلی آنکھوں سے حضور مرشد کریم کو بیشمار مرتبہ دیکھتا۔ رات کو سونے سے قبل بھی حضور مرشد کریم کئی گھنٹے گفتگو فرماتے رہتے۔'' جب اسم اللہ ذات کینیڈا پہنچا تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے عبدالمعیز سے فرمایا ''اس کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھنا۔ تم دنیا میں کہیں بھی چلے جاؤ، ہم ہمیشہ تمہارے ساتھ ہیں۔'' اس کے بعد چار سال گزر گئے کینیڈا میں لیکن عبدالمعیز کو دوبارہ کبھی ڈر نہیں لگا۔

☆ عبدالمعیز بتاتے ہیں ''2011ء میں بیعت ہونے سے لے کر 2022ء تک جب بھی میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں تو میرے ذہن میں جو بھی سوال ہوتا ہے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس چند ہی منٹوں میں اس کا جواب دے دیتے ہیں چاہے وہ سوال روزمرہ کی زندگی سے متعلق ہو یا اللہ تعالیٰ سے متعلق۔''

☆☆☆☆☆

عبدالواسع سعید سروری قادری (سوئٹزرلینڈ)

عبدالواسع سعید سوئٹزرلینڈ کے شہری ہیں۔ وہ سولہ سال کی عمر میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے بیعت ہوئے۔ یہ صرف اور صرف سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نگاہِ کرم کا ہی اثر ہے کہ ایسے ملک میں رہتے ہوئے جہاں بے حیائی عام ہے، عبدالواسع اس ماحول میں کبھی نہ ڈھلے اور اس بہکا دینے والی عمر میں بھی زنا و شراب نوشی جیسی لعنتوں سے محفوظ رہے حالانکہ بظاہر ان پر کوئی پابندی نہ تھی۔

عبدالواسع کے والد کا سوئٹزرلینڈ میں ریسٹورنٹ ہے۔ وہ چاہتے تھے کہ عبدالواسع ریسٹورنٹ سنبھالنے میں ان کی مدد کرے۔ کم عمر ہونے کے باعث عبدالواسع ان کے معیار کے مطابق کام نہ کر پاتے۔ ایک دن ریسٹورنٹ میں بہت رش تھا اور ان کے والد بھی ابھی نہ آئے تھے۔ عبدالواسع نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے مدد مانگی۔ اچانک انہیں محسوس ہوا کہ ان میں ایک خاص قوت آ گئی ہے اور انہوں نے سارا کام اس خوش اسلوبی سے انجام دیا کہ وہ خود بھی حیران رہ گئے اور ان کے والد بھی۔ کام ختم ہوتے ہی عبدالواسع نے واضح طور پر محسوس کیا کہ ان کے وجود سے کوئی قوت نکل گئی ہے۔

☆☆☆☆☆

محمد صدیق سروری قادری (ماریشس)

ماریشس کے بنگاری وینائے حق کی تلاش میں تھے۔ ان کی کئی عاملوں اور جعلی پیروں سے ملاقات ہوئی لیکن ان کو اطمینانِ قلب حاصل نہ ہوا۔

اس دوران انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی تصنیفِ مبارکہ ''حقیقتِ محمدیہ'' کا انگلش ترجمہ The Mohammadan Reality کا مطالعہ کیا۔اس کے بعد انہیں اسلام کی اصل تعلیمات اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی ورثہ فقر سے آگاہی حاصل ہوئی۔ انہیں معلوم ہوا کہ سلسلہ سروری قادری ہی حق کا راستہ ہے۔اسمِ اللہ ذات اور اسمِ محمدؐ کے متعلق بھی انہیں معلوم ہوا تو انہوں نے فوراً سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کیا، آن لائن بیعت کی اور اسم اللہ ذات حاصل کیا۔آپ مدظلہ الاقدس نے بنگاری وینائے کا اسلامی نام محمد صدیق رکھا۔

☆☆☆☆☆

محمد جاوید سروری قادری (ماریشس)

محمد جاوید سروری قادری کا تعلق ماریشس (Mauritius) سے ہے۔کافی عرصہ سے حق کی تلاش میں تھے۔اللہ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب کی تمنا نے انہیں بے چین کر رکھا تھا۔یہ بات انہیں اچھی طرح معلوم تھی کہ مرشد کے بغیر اللہ کا قرب پانا ممکن نہیں لہٰذا اسلام کے مختلف مکاتبِ فکر اور روحانی سلاسل پر انہوں نے کافی تحقیق کی اور مختلف ویب سائٹس کے ذریعے ان کے بارے میں معلومات حاصل کی۔ تحریک دعوتِ فقر کی ویب سائٹ پر دی گئی تعلیماتِ فقر ان کے لیے بالکل نئی اور حیران کن تھیں۔کسی اور سلسلہ کی ویب سائٹ یا کتاب نے اسلام کے خوبصورت پہلو فقر یعنی دیدارِ الٰہی اور مجلسِ محمدیؐ کی حضوری کے متعلق نہیں بتایا۔لیکن شیطان صراطِ مستقیم پر چلنے سے انہیں روک رہا تھا۔ ایک دن اچانک آئینہ دیکھتے ہوئے انہیں اپنے چہرے کی جگہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک دکھائی دیا جس کی بدولت ان کے دل سے تمام شکوک وشبہات نکل گئے۔انہوں نے پاکستان رابطہ کر کے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر آن لائن بیعت کی۔جیسے جیسے انہوں نے ذکر وتصور اسمِ اللہ ذات کیا ان کے دل میں عشقِ مرشد میں بے تحاشا اضافہ ہونے لگا۔ ظاہری زندگی میں بھی انتہائی مثبت تبدیلیاں آئیں۔انہیں اپنے اردگرد ہر مخلوق سلطان الاذکار ''ھُو'' کا ذکر کرتی سنائی دینے لگی۔

☆ اکثر محمد جاوید پر فنافی الشیخ کا حال طاری ہو جاتا ہے جس کو ان کی والدہ نے بھی کئی مرتبہ محسوس کیا ہے۔ان کی والدہ کا کہنا ہے کہ فنافی الشیخ کے حال کے دوران جاوید کی عادات واطوار، چلنے پھرنے، اٹھنے بیٹھنے اور باتیں کرنے تک کا انداز سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس جیسا ہو جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

عبدالسبحان (بنگلہ دیش)

بنگلہ دیش کے ایک طالبِ حق عبدالسبحان کافی عرصہ سے مرشد کامل اکمل کی تلاش میں تھے کیونکہ انہوں نے حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی کتب میں پڑھا تھا کہ دیدارِ الٰہی اور مجلسِ محمدیؐ عطائے مرشد ہیں۔ان کی تلاشِ مرشد کی اساس یہی فرمان تھا۔بنگلہ دیش میں ایک مرشد کے ہاتھ پر بیعت ہوئے، اس کے بتائے ہوئے تمام مجاہدے بھی کیے لیکن سب کچھ لاحاصل رہا۔بیعت ہونے کے باوجود فیض نہ ملا۔انہوں نے اللہ کی بارگاہ میں

گڑگڑا کر منزلِ مقصود تک پہنچنے کی دعا کی۔ اسی روز انٹرنیٹ پر انہیں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی تصویر مبارک نظر آئی تو وہ خوشی سے جھوم اٹھے کیونکہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو وہ خواب میں کئی مرتبہ دیکھ چکے تھے مگر تعارف سے انجان تھے۔ اب یہ پریشانی لاحق ہوئی کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس پاکستان میں مقیم ہیں اور وہ خود بنگلہ دیش میں، تو بیعت کیسے کی جائے۔ لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے پاکستان کے علاوہ باقی ممالک کے طالبانِ مولیٰ کے لیے آن لائن بیعت کی سہولت مہیا کر رکھی ہے اس لیے انہوں نے فوراً آن لائن بیعت کی۔ بیعت ابھی مکمل ہی ہوئی تھی کہ باطن کا دروازہ کھل گیا اور ان کے سامنے کا منظر بدل گیا۔ انہوں نے خود کو مسجدِ نبویؐ میں پایا جہاں باجماعت نماز کی تیاری ہو رہی تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام امامت فرمانے والے تھے اور تمام مشائخ سروری قادری آپؐ کے پیچھے صفیں بنائے کھڑے تھے۔ یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گئے کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس بھی اسی صف میں موجود ہیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے انہیں اپنے ساتھ صف میں کھڑا کر لیا۔ اس طرح انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امامت میں نماز ادا کی۔ نماز کے مکمل ہوتے ہی وہ دوبارہ اپنی حالت پر لوٹ آئے۔

☆☆☆☆☆

محمد ممتیث سروری قادری (انڈیا)

محمد ممتیث نے ایک رات خواب میں خود کو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی مجلس میں دیکھا جہاں دیگر مریدین بھی ان کے قریب بیٹھے ہوئے تھے۔ ممتیث نے محسوس کیا کہ ان کے دل میں مرشد کا ادب جس درجہ کا ہونا چاہیے اس درجہ کا نہیں ہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے ممتیث کو اسمِ محمدؐ عطا فرمایا۔ جب انہوں نے اسمِ محمدؐ میں دیکھا تو انہیں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک نظر آیا اور جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی طرف دیکھا تو انہیں شدت سے یہ احساس ہوا کہ ان کی صورت میں خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہیں۔ اس کے بعد ممتیث پر حقیقت محمدیہ منکشف ہوگئی اور انہیں اپنے دل میں مرشد کا بے حد ادب محسوس ہوا۔

☆☆☆☆☆

محمد قمر سروری قادری (آسٹریا)

☆ محمد قمر جب آسٹریا گئے تو پورا ایک سال انہیں ملازمت نہ ملی جس کی وجہ سے وہ بہت پریشان تھے۔ انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے دعا کی درخواست کی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی دعا سے اگلے ہی دن انہیں ایک بہت اچھی ملازمت مل گئی۔ محمد قمر اپنی زندگی کی ہر کامیابی کو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی گردانتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

محمد صادق سروری قادری (لاہور)

محمد صادق سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے بیعت سے قبل ایک عام دنیادار انسان تھے۔ عام مسلمانوں کی طرح عبادات یعنی نماز، روزہ اور دیگر واجباتِ دین تو ادا کرتے تھے لیکن سکونِ قلب نہ تھا۔ قرآن میں پڑھا تھا کہ ''خبردار! اللہ کے ذکر میں ہی قلوب کا سکون ہے۔'' لیکن نہ عبادات سے وہ کیفیت میسر آرہی تھی نہ قرآنِ پاک کی تلاوت سے۔ ماہنامہ سلطان الفقر کے ذریعے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے بارے میں جاننے کا موقع ملا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ملاقات کے لیے دل بے چین ہوگیا۔ خانقاہ حاضر ہوئے، سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک دیکھا تو قلب کو سکون ملا۔ اسی دن بیعت کی سعادت حاصل کی، ذوق وشوق سے اسم اللہ ذات کا تصور کرنا شروع کیا۔ ہر سوال کا جواب خود بخود ملتا گیا۔ آپ مدظلہ الاقدس کی نگاہِ کرم نے ایک طالبِ دنیا کو طالبِ مولیٰ بنا دیا۔ ان کے بیٹے عثمان صادق کی شادی کا معاملہ آیا تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی کرم نوازی سے ایک نیک و پاکباز لڑکی سے شادی بھی ہوگئی اور شادی کے سارے معاملات بہت ہی احسن طریق سے انجام پائے۔'' محمد صادق کہتے ہیں یہ میرے مرشد پاک کی نگاہ شفقت سے ممکن ہوا۔''

☆☆☆☆☆

عثمان صادق سروری قادری (لاہور)

عثمان صادق کی دو سال سے یہ دلیل تھی کہ وہ جان سکیں کہ انکے اور ان کے والد محمد صادق کے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہونے اور راہِ فقر اختیار کرنے کا ان کے دادا اور دادی کی ارواح کو بھی کوئی فائدہ ہوا ہے یا نہیں۔ عثمان نے ایک رات خواب دیکھا کہ وہ اپنی اہلیہ کے ساتھ ایک راستہ پر پیدل جارہے ہیں، انہیں ایک برگد کا درخت دکھائی دیا جس کے نیچے دو قبریں ہیں۔ وہ جوش سے اپنی اہلیہ سے کہتے ہیں آؤ تمہیں اپنے دادا اور دادی سے ملواؤں۔ دونوں قبروں کی طرف بڑھتے ہیں۔ عثمان صادق قبروں کے سرہانے والی طرف اور ان کی اہلیہ پائنتی کی طرف کھڑے ہوتے ہیں کہ عثمان صادق کو خیال گزرتا ہے کہ دیکھیں تو سہی کہ دادا اور دادی کس حال میں ہیں۔ اس خیال کے ساتھ ہی انہیں اپنے قریب سفید لباس میں ملبوس نورانی صورت والی خاتون دکھائی دیتی ہیں جو عثمان سے مخاطب ہوکر کہتی ہیں ''بیٹا جو دلیل پچھلے دو سال سے تو نے بنا رکھی ہے اُسے ترک کردے۔ اگر تو تیرے دادا اور دادی اپنی قبروں میں اچھی حالت میں ہوئے تو ٹھیک ہے لیکن خدانخواستہ معاملہ اُلٹ ہوا تو سوچو تمہارا کیا ہوگا۔'' یہ سنتے ہی عثمان کے وجود پر کپکپی طاری ہوجاتی ہے لیکن وہ کہتے ہیں ''میرا مرشد بہت لجپال ہے۔'' اس کے ساتھ ہی وہ قرآنی سورتیں تلاوت کرنا شروع کردیتے ہیں اور درود شریف پڑھ کر دعا مانگتے ہیں۔ دل میں صرف ایک ہی خیال ہوتا ہے ''میرا مرشد کامل اور لجپال ہے۔''

اس اثنا میں وہی خاتون عثمان کو آواز دے کر کہتی ہیں ''بیٹا اپنے دادا اور دادی کی قبروں کی طرف دیکھو۔'' جیسے ہی عثمان قبروں کی طرف نظر کرتے ہیں تو ان کی قبریں خود بخود کھلنے لگتی ہیں اور تاحدِ نگاہ وسیع ہوتی جاتی ہیں۔ اندر دیکھتے ہیں کہ دادا اور دادی دونوں مسندوں پر لیٹے ہوئے ہیں۔ کفن

ایسے صاف ستھرے اور چمکدار ہیں جیسے دفن کرتے وقت تھے۔ پہلے دادی اور پھر دادا کفن سے منہ باہر نکال کر عثمان اور اس کی اہلیہ کو دیکھ کر مسکراتے ہیں۔ جب عثمان جی بھر کر اس منظر کو دیکھ لیتے ہیں تو قبریں دوبارہ بند ہو جاتی ہیں۔ عثمان سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ان کی دلیل پوری کر دی۔

☆☆☆☆☆

ارشاد احمد سروری قادری رحمتہ اللہ علیہ

ارشاد احمد رحمتہ اللہ علیہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے محبوب مرید تھے۔ انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت سے قبل معرفتِ الٰہی کے حصول کے لیے مختلف وردو وظائف کیے اور زہد و ریاضت اختیار کی۔ ان وردو وظائف اور زہد و ریاضت کی وجہ سے ان پر علمِ دعوت کھل گیا اور مختلف اولیا کرام سے باطنی طور پر ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔ جب وہ دعا کرتے تو اکثر قبول ہو جاتی۔ اس معاملہ کو آگے بڑھاتے ہوئے انہوں نے لوگوں کو تعویذات دینا شروع کر دیئے۔ اس طرح رجوعاتِ خلق کا شکار ہو گئے۔ لیکن نہ تو معرفتِ الٰہی حاصل ہوئی نہ قلبی سکون میسر آیا۔

اسمِ اعظم کی جستجو میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر حاضری دی تو حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے باطنی طور پر حکم دیا کہ کسی زندہ مرشد کامل کی ظاہری بیعت کرو۔ لہٰذا انہوں نے مرشد کی تلاش شروع کر دی۔ اس سلسلہ میں مختلف علاقوں کا سفر کیا اور مرشد کامل کی تلاش میں سرگردان رہے۔ ایک روز ڈیوٹی کے دوران ایک صاحب سے اسمِ اعظم یعنی اسم اللہ ذات عطا کرنے والے مرشد کامل کے متعلق گفتگو ہوئی۔ ارشاد احمد رحمتہ اللہ علیہ نے فوراً اسمِ اعظم عطا کرنے والی ہستی سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ یکم اپریل 2007ء سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہو کر بیعت ہونے کی درخواست کی جو قبول ہوئی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی تلقین کے مطابق ذکر و تصورِ اسم اللہ ذات باقاعدگی سے کرتے رہے۔ ایک روز ارشاد احمد نے باطنی طور پر دیکھا کہ ایک سرسبز کھیت ہے اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس وہاں موجود ہیں، وہ بھی اُن کے ہمراہ ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے انہیں ایک کشکول، عصا اور تسبیح عطا فرمائی۔ اس خواب کی تعبیر یہ تھی کہ کشکول سے مراد ہے کہ اللہ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مانگو اور اپنی انانیت ختم کرو۔ عصا سے مراد مضبوطی اور استقامت کے ساتھ راہِ فقر پر چلتے رہو اور تسبیح سے مراد ذکر و تصورِ اسم اللہ ذات ذوق شوق سے کرتے رہو۔

☆ ارشاد احمد رحمتہ اللہ علیہ بیعت کے تقریباً ایک سال بعد ایک روز ذکر و تصور اسم اللہ ذات کر رہے تھے کہ دل میں خیال آیا کہ اسم اللہ ذات حاصل کرنے سے پہلے کبھی کبھار روضۂ رسولؐ کی زیارت ہو جاتی تھی اب کیوں نہیں ہوتی۔ ابھی یہ خیال ختم نہ ہوا تھا کہ باطنی طور پر آواز آئی کہ غور کرو روضۂ رسول کے اندر بیٹھ کر ذکر و تصور کر رہے ہو تو باہر سے کیسے نظر آئے۔ انہوں نے اس نعمت پر اللہ تعالیٰ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شکر ادا کیا۔

☆ ایک مرتبہ ارشاد احمد رحمتہ اللہ علیہ ذکر و تصور اسم اللہ ذات میں مشغول تھے کہ مراقبہ میں روضۂ رسول آنکھوں کے سامنے آ گیا۔ وہ بغیر

کسی روک ٹوک کے اندر داخل ہو گئے۔ اندر داخل ہونے پر دیکھا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس بھی پہلے سے اندر موجود ہیں۔ جب انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قدم بوسی کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اپنے مرشد کی طرف رجوع کرو۔''

☆ ایک مرتبہ ارشاد احمد رحمتہ اللہ علیہ اسم اللہ ذات کے ذکر و تصور میں محو تھے کہ اچانک ان کے سامنے سے ساری دیواریں ختم ہو گئیں اور انہوں نے دیکھا کہ ایک کالے رنگ کی بڑی سی گاڑی آ کر رکی اور اس میں سے ایک نورانی شخصیت باہر تشریف لائی۔ جیسے ہی انہیں پتا چلا کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں تو وہ بھی بھاگ کر ان کی زیارت کے لیے گئے۔ یہ دیکھ کر ان کا دل خوشی سے اچھل پڑا کہ وہ نورانی صورت سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی ہے۔ انہوں نے حقیقتِ محمدیہ کھل جانے پر اللہ کا شکر ادا کیا۔

ارشاد احمد رحمتہ اللہ علیہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے محبوب تھے 4 مارچ 2021ء بروز جمعرات وصال فرما گئے۔

☆☆☆☆☆

عبدالرشید رحمتہ اللہ علیہ

عبدالرشید رحمتہ اللہ علیہ اوکاڑا کے رہائشی تھے۔ 25 فروری 2007ء سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے تو اوکاڑا سے ہجرت کر کے لاہور منتقل ہو گئے۔ خانقاہ کے قیام کے بعد ہر چیز ترک کر کے خانقاہ نشین ہو گئے اور اپنے وصال تک وہیں قیام پذیر رہے۔ عبدالرشید رحمتہ اللہ علیہ نے خود کو خانقاہ کے لیے وقف کر دیا تھا اس لیے ہر لمحہ خانقاہ میں ڈیوٹی میں مصروف رہتے۔ ان کا مشاہدہ ہے کہ جتنی دیر وہ ڈیوٹی میں مصروف رہتے ان کا قلب میں ذکرِ اللہ جاری رہتا۔

☆ اپنے وصال سے قبل انہوں نے اپنا ایک مشاہدہ بیان کیا تھا جو اس طرح ہے کہ ایک مرتبہ وہ اسم اللہ ذات کا تصور کر رہے تھے کہ ان پر کشفی حالت طاری ہوئی اور انہوں نے دیکھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ گھوڑے پر سوار ہو کر تشریف لائے ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھ کر وہ حیران رہ گئے کیونکہ ان کا چہرہ مبارک بالکل سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک کی طرح تھا۔

عبدالرشید رحمتہ اللہ علیہ 28 جنوری 2016ء بروز جمعرات وصال پا گئے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے ان کی قبر کے لیے اپنی جائے نماز عطا فرمائی اور ان کے نام کے ساتھ رحمتہ اللہ علیہ لکھنے کی تلقین کی۔

☆☆☆☆☆

محمود احمد سروری قادری (لاہور)

محمود احمد کا تعلق قادیانی گھرانے سے تھا۔ لیکن اللہ پاک نے لڑکپن سے ہی ان کے دل و دماغ میں یہ بات بٹھا دی تھی کہ کچھ تو غلط ہے جو ان کے عقیدہ کو ہمیشہ برا کہا جاتا ہے اور قرآن کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نبی آخر زمان ہیں۔ اپنے عقائد کی درستگی کی نیت سے وہ کسی کامل مرشد کی تلاش میں مصروف رہے۔ حق کی تلاش کا یہ سفر کافی طویل تھا۔ اس دوران وہ بُری صحبت کا شکار ہو گئے اور نشہ و سگریٹ کی لت بھی پڑ گئی حتیٰ کہ چین سموکر (chain smoker) بن گئے۔ ایک مرتبہ کسی محسن کے توسط سے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس کی کتاب ''حقیقتِ اسم اللہ ذات'' پڑھنے کے لیے ملی۔ پڑھتے ہی منزل نظر آتی ہوئی محسوس ہوئی اور آپ مدظلہ الاقدس سے رابطہ کیا۔ ملاقات کے بعد سات دن کے اندر اندر نشہ وسگریٹ اور بری صحبت سے دلی نفرت پیدا ہوگئی اور جب وہ دوبارہ آپ مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو تمام بری عادات سے نجات پا چکے تھے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے صرف ایک ہی ملاقات میں اپنی نگاہِ کرم سے بری عادات سے نجات عطا فرمادی۔ محمد احمد نے قادیانیت سے بھی توبہ کر کے اسلام قبول کیا اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے بیعت کر کے ان کے حلقۂ ارادت میں شامل ہوگئے۔

☆☆☆☆☆

محمد اکرم عزیز سروری قادری (لاہور)

محمد اکرم عزیز کافی عرصہ سے تلاشِ حق میں تھے۔ کسی عزیز کے توسط سے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں پہنچے۔ آپ مدظلہ الاقدس کو دیکھ کر انہیں ایسا لگا کہ تلاش ختم ہوگئی ہے۔ بیعت کے بعد ایک رات انہوں نے اسمِ اللہ ذات کا تصور کیا اور سو گئے۔ آدھی رات کو ان کی آنکھ کھلی اور انہوں نے حالتِ کشف میں دیکھا کہ آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں اور ساتھ مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اور سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ بھی ہیں۔ ان کا گھر خوشبوؤں سے معطر تھا۔ ایسی دلفریب خوشبو انہوں نے پہلے کبھی نہیں محسوس کی تھی۔

☆ ایک مرتبہ محمد اکرم ایک مشہور سیاسی شخصیت کے اہلِ خانہ کی سیکورٹی پر مامور تھے۔ اس دِن انہیں حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے عرس پاک کے سلسلے میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی منعقد کردہ محفل میں بھی جانا تھا۔ وہ محکمہ پولیس میں ملازمت کرتے تھے اور ان کے ساتھی اہلکار اولیا کرام کے مخالف تھے۔ تمام ساتھیوں نے ان کا مذاق اڑایا اور کہا ''تم ڈیوٹی چھوڑ کر تو نہیں جا سکتے، اگر تمہارا مرشد کامل ہے تو وہ تمہیں خود بلائے گا۔'' محمد اکرم عزیز نے باطنی طور پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں عرض کی ''حضور! اب عزت آپ کے ہاتھ میں ہے، مجھے بلالیں۔'' پندرہ منٹ کے بعد اندر سے ان کی چھٹی کے آرڈر آ گئے۔ ان کے تمام ساتھی اہلکار حیران رہ گئے اور اقرار کیا کہ واقعی آپ کے مرشد کامل اکمل ہے۔

☆ محمد اکرم عزیز کی بیوی بشریٰ اکرم اپنی زندگی کے آخری دنوں میں بیماری کی وجہ سے ہسپتال میں داخل تھیں۔ انہوں نے ایک روز محمد اکرم عزیز کو آواز دے کر بلایا اور کہا ''حضور مرشد کریم تشریف لائے ہیں، انہیں اندر لے آؤ۔'' اکرم عزیز نے کہا ''مجھے نظر نہیں آ رہے۔'' بیوی نے دوبارہ کہا ''ابھی مرشد کریم تشریف لائے اور مجھ سے مل کر چلے گئے، آپ ملے ہی نہیں۔'' اس کے بعد ان پر حالتِ نزع طاری ہوگئی۔ اکرم عزیز نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو کال کر کے عرض کی ''بشریٰ کی حالت پر رحم فرمائیں۔'' اکرم عزیز کا کہنا ہے ''جب میں اتنی بات کر کے واپس اندر آیا تو بشریٰ بیڈ پر اس طرح پڑی تھی جیسے سوئی ہوئی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح ایسے نکالی جیسے شیشی سے خوشبو نکلتی ہے۔''
اس کے بعد ڈاکٹروں نے بھی تصدیق کی کہ وہ اس دارِ فانی سے رخصت ہو چکی ہیں۔

بشریٰ اکرم قبر سے بہت خوف زدہ رہتی تھیں کہ مرنے کے بعد نہ جانے کیا ہوگا۔ اکرم عزیز انہیں سمجھایا کرتے ''گھبراؤ مت، ہمارے مرشد کریم پر کامل یقین کامل رکھو۔ قبر میں جو سوال و جواب ہوگا اس میں ہمارے مرشد ہی ہمارے مدد کریں گے۔'' جب اکرم عزیز دیگر احباب اور رشتہ داروں کے ہمراہ اپنی زوجہ کو دفن کر کے گھر واپس آئے تو دل میں حضور مرشد کی بارگاہ میں عرض کی ''میری بیوی پر کرم فرمائیں۔'' اس کے چند دنوں بعد بہت بارشیں ہوئیں۔ تمام قبروں میں پانی چلا گیا اور وہ زمین میں دھنس گئیں لیکن بشریٰ اکرم کی قبر بالکل درست حالت میں رہی۔

☆☆☆☆☆

محمد شعیب ارشاد سروری قادری (لاہور)

محمد شعیب ارشاد سروری قادری سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے خدمتگار ہیں۔ ایک دن انکی طبیعت بہت بے چین تھی۔ ان کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ کوئی بڑی مصیبت یا آفت آنے والی ہے۔ تین چار دن اسی کشمکش میں گزر گئے۔ انہوں نے اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا۔ ایک رات انہوں نے خواب دیکھا کہ ان کے پاؤں میں لوہے کی سلاخ لگی ہے اور ان کا پاؤں بُری طرح زخمی ہو گیا ہے۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ سارا بستر خون سے بھر گیا ہے۔ جب صبح وہ بیدار ہوئے تو خواب میں ہونے والے حادثہ کے زیر اثر انہوں نے اپنے پاؤں کو بڑی احتیاط سے ہلایا لیکن پاؤں بالکل صحیح تھا البتہ کچھ دیر چوٹ کا اثر ضرور محسوس ہوتا رہا۔ جب انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے اس خواب کا ذکر کیا تو آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعے کسی بڑی مصیبت کو گزار دیا ہے۔

☆ محمد شعیب ارشاد کو خانہ کعبہ اور روضہ رسولؐ کی زیارت کی شدید خواہش تھی۔ ایک رات انہوں نے خواب دیکھا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں مسجد الحرام میں لے گئے ہیں اور تمام مسجدِ حرام کی زیارت کروائی۔ اس کے بعد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس انہیں اپنے ہمراہ روضہ رسولؐ پر لے گئے جہاں محمد شعیب نے نہ صرف روضہ رسولؐ پر حاضری دی بلکہ تمام مسجدِ نبویؐ کی زیارت کی۔ جب وہ خواب سے بیدار ہوئے تو تمام مناظر ان کی آنکھوں کے سامنے گھوم رہے تھے۔ انہوں نے انٹرنیٹ پر مسجد الحرام اور مسجدِ نبوی کی تصاویر اور ویڈیوز دیکھیں تو وہ حیرت زدہ رہ گئے کہ یہ سب وہ خواب میں ہو بہو نہایت تفصیل سے دیکھ چکے تھے۔

☆☆☆☆☆

محمد ماجد سروری قادری (لاہور)

محمد ماجد سروری قادری سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے خدمتگار ہیں۔ ایک مرتبہ وہ اپنے دوست کے ساتھ موٹر سائیکل پر جا رہے تھے کہ راستے میں اچانک موٹر سائیکل بے قابو ہو گئی۔ انہوں نے فوراً سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو یاد کیا اور مدد کی گزارش کی۔ موٹر سائیکل سے گرنے سے موٹر سائیکل کا تو کافی نقصان ہوا لیکن انہیں خراش تک نہیں آئی۔ بے شک یہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی ہے کیونکہ کامل مرشد ہی ہر لمحہ اپنے مریدین کے ہمراہ ہوتا ہے اور ہر مصیبت میں ان کی حفاظت فرماتا ہے۔

☆☆☆☆☆

زین العابدین سروری قادری (لاہور)

فروری 2009ء میں زین العابدین فجر کی نماز پڑھنے گئے تو انہیں قربِ الٰہی کا احساس شدت سے ہوا جس نے ان کے اندر قربِ الٰہی کی تڑپ کو مزید بھڑکا دیا۔ لیکن اس کے بعد دوبارہ کبھی یہ حالت نصیب نہ ہوئی۔ وہ اس راہ کی جستجو میں لگ گئے جس پر چل کر اللہ کا دائمی قرب نصیب ہو۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی بیقراری بڑھتی جا رہی تھی۔ 2011ء میں زین العابدین کی والدہ کو ان کی ایک عزیزہ نے اپنے مرشد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا بتایا۔ زین العابدین بھی فوراً اپنی والدہ کے ہمراہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور بیعت کی سعادت حاصل کی۔ جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے زین العابدین کو بیعت فرمایا تو اسی وقت ان کا قلب جاری ہو گیا۔ انہیں کامل یقین ہو گیا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بدولت ہی انہیں دائمی قرب و دیدارِ الٰہی نصیب ہو گا۔

☆☆☆☆☆

محمد یٰسین عنایت سروری قادری (بچیانہ منڈی تحصیل جڑانوالہ)

یٰسین عنایت کے گاؤں کے بہت سے افراد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے ہاتھ پر بیعت تھے۔ 2016ء میں سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے عرس سے قبل ایک شخص سے ان کی ملاقات ہوئی اور اس نے یٰسین عنایت کو اپنے مرشد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے متعلق بتایا اور عرس میں شرکت کی دعوت دی۔ یٰسین عنایت نے فیس بک پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی تصاویر اور ویڈیوز دیکھیں تو بہت متاثر ہوئے۔ انہوں نے ارادہ کیا کہ وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ضرور ملاقات کریں گے اور بیعت کی سعادت حاصل کریں گے۔ یٰسین عنایت کا کہنا ہے ''میرے دل نے گواہی دی کہ یہی کامل مرشد ہیں۔'' اس ارادے سے عرس مبارک میں شرکت کے لیے احمد پور شرقیہ گئے۔ جونہی انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا تو انہیں ایسا سکون ملا جو زندگی میں پہلے کبھی نہیں ملا تھا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک ان کے دل و دماغ پر نقش ہو گیا۔

☆☆☆☆☆

محمد اشفاق سروری قادری (بچیانہ منڈی تحصیل جڑانوالہ)

محمد اشفاق کے بڑے بھائی جو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ہاتھ پر بیعت ہیں، ایک روز ماہنامہ سلطان الفقر گھر لے کر آئے۔ شمارے کے ٹائٹل پر سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کی تصویر تھی۔ تصویر دیکھ کر محمد اشفاق کے دل میں خیال آیا ''کاش میں بھی ان نورانی بزرگ کو دیکھ سکتا۔'' اسی رات وہ اسم اللہ ذات کا تصور کر کے سو گئے۔ خواب میں دیکھا کہ ان کے کمرے کی چھت سے نور برس رہا ہے۔ اس نور میں سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے اور نیچے پڑے بہت ہی پیارے پلنگ پر تشریف فرما ہو گئے۔ نور کی برسات تیز ہوتی گئی اور اس نور میں محمد اشفاق نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو آتے دیکھا۔ سلطان اولیا حضرت سلطان

محمد عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کی ذات سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی ذات میں مل کر ایک ہوگئی اور وہاں صرف سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس رہ گئے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے محمد اشفاق کو مسکرا کر دیکھا اور ایک چمکتی ہوئی چیز عطا فرمائی۔ اس خواب سے محمد اشفاق پر یہ حقیقت عیاں ہوئی کہ سروری قادری مشائخ کی حقیقت ایک ہی ہوتی ہے۔

محمد اشفاق کا کہنا ہے ''سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس میرے مرشد میرے ہادی، میرے رہبر اور میرے رہنما ہیں۔ میں اگر اپنے مرشد کریم کی ظاہری اور باطنی کرامات اور کرم نوازیوں کو الفاظ میں بیان کرنا چاہوں تو یہ ممکن نہیں۔''

☆☆☆☆☆

علی شہزاد سروری قادری (لاہور)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت سے پہلے علی شہزاد کی زندگی عام انسانوں کی طرح گزر رہی تھی جن کا مقصدِ حیات صرف اور صرف پیسہ کمانا ہوتا ہے۔ ایک دوست کے توسط سے علی شہزاد کو ماہنامہ سلطان الفقر کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا جس سے ان کے دل کو بہت سکون ملا۔ انہوں نے سوچا اگر صرف میگزین کے مطالعہ سے اتنا سکون مل رہا ہے تو جن حضرت صاحب کی نگرانی میں یہ شائع ہو رہا ہے ان کی صحبت میں جا کر کتنا سکون ملے گا۔ یہی سوچ کر وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ علی شہزاد کا کہنا ہے ''جب پہلی مرتبہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا روشن چہرہ دیکھا تو میرے دل نے گواہی دی کہ اس چہرے سے زیادہ حسین و جمیل چہرہ اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔'' علی شہزاد نے فوراً بیعت ہونے کا فیصلہ کیا اور بیعت ہو کر اسم اللہ ذات کی لازوال نعمت حاصل کی۔ جب بتائے گئے طریقہ کے مطابق اسم اللہ ذات کا تصور کیا تو پہلے ہی دن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی زیارت ہوئی۔ اس کے بعد علی شہزاد نے باقاعدگی اور جوش و خروش سے اسم اللہ ذات کے ذکر اور تصور کی مشق جاری رکھی۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے تمام دنیاوی مسائل بھی حل ہوتے گئے۔ علی شہزاد ورد و وظائف کا بہت زیادہ اہتمام کیا کرتے تھے لیکن ان میں کوئی تبدیلی رونما نہیں ہو رہی تھی۔ جونہی انہوں نے اسم اللہ ذات کی مشق شروع کی تو انہیں اپنے آپ میں بہت زیادہ تبدیلیاں محسوس ہونا شروع ہوئیں جن میں سب سے بڑی تبدیلی یہ تھی کہ انہیں باطنی طور پر ہر وقت سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا دیدار حاصل رہنے لگا۔

☆ علی شہزاد کی بڑی ہمشیرہ کی شادی کو پندرہ سال گزر چکے تھے۔ ان کے گھر شادی کے پانچ سال کے بعد ایک بیٹا ہوا جس کے بعد دس سال تک کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ علی شہزاد نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے اپنی ہمشیرہ کے لیے دعا کی درخواست کی جس پر آپ مدظلہ الاقدس نے خصوصی دعا فرمائی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی دعا سے علی شہزاد کی ہمشیرہ کو اللہ پاک نے دوسرا بیٹا عطا فرمایا۔

☆ احمد پور شرقیہ میں سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے عرس مبارک کا پروگرام تھا اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی ہدایات تھیں کہ تمام مریدین اس محفل میں لازمی شریک ہوں۔ علی شہزاد کو جب یہ پیغام ملا اس وقت عرس

پاک میں صرف دو دن باقی تھے اور علی شہزاد کے پاس کرایہ بھی نہیں تھا لیکن انہوں نے دلیل بنائی کہ انشاء اللہ عرس میں شرکت کے لیے احمد پور شرقیہ لازمی جانا ہے۔ علی شہزاد نے چھٹی کی درخواست جمع کروائی لیکن چھٹی نہ مل سکی پھر بھی علی شہزاد قافلے کے ساتھ جانے کے لئے عرس پاک سے 2 دن پہلے شام کو خانقاہ سروری قادری پہنچ گئے۔ البتہ ان کے پاس ابھی تک کرائے کے پیسے نہیں تھے۔ انہوں نے باطنی طور پر مرشد پاک کی بارگاہ میں عرض کی ''حضور مہربانی فرمائیں، میں آپ کے ہمراہ لازمی جانا چاہتا ہوں۔'' ان کی یہ عرض اس طرح پوری ہوئی کہ عرس پر جانے والی بس میں ایک مسافر کی جگہ خالی رہ گئی جو علی شہزاد کو دے دی گئی۔ اس طرح وہ عرس پاک میں شریک ہوئے اور جب تین دن بعد وہ اپنی ڈیوٹی پر گئے تو وہاں کسی نے ان سے تین دن کی غیر حاضری کا سبب نہ پوچھا۔

☆ ایک مرتبہ حضور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے جمعۃ المبارک کو خانقاہ سروری قادری میں تشریف لے کر آنا تھا۔ اس دن علی شہزاد کی ڈیوٹی خانقاہ کے مین گیٹ پر تھی۔ جیسے ہی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی گاڑی خانقاہ کے گیٹ کے پاس آ کر رکی اور علی شہزاد کی نگاہ آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک پر پڑی تو انہیں یوں محسوس ہوا جیسے پوری کائنات کا سارا نور زمین پر اتر کر مرشد پاک کی صورت میں سامنے آ گیا ہو۔ علی شہزاد کا کہنا ہے ''جب مرشد کریم خانقاہ کے اندر تشریف لے کر جا رہے تھے تو آپ نے ایک مرتبہ مڑ کر میری طرف توجہ فرمائی تو مجھے آپ کی پیشانی مبارک پر اسمِ اعظم ھو نظر آیا۔''

☆ 2017ء میں جب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے مسجد اور خانقاہ کی زمین کے لئے ابھی کوئی حکم نہیں فرمایا تھا، علی شہزاد ایک دن اسم اللہ ذات کا تصور کر کے سوئے تو خواب دیکھا کہ وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ہمراہ گاڑی میں کہیں جا رہے ہیں۔ ایک جنگل سے گزر کر گاڑی ایک کچے راستہ پر پہنچ گئی۔ گاڑی تھوڑا آگے بڑھی تو علی شہزاد کو ایک بہت ہی خوبصورت سفید رنگ کی عمارت نظر آئی جس کے اوپر اور اردگرد ہر طرف نور ہی نور محسوس ہو رہا تھا۔ علی شہزاد کو محسوس ہوا کہ یہ خانقاہ ہے۔

جب ان کی گاڑی خانقاہ کے گیٹ پر پہنچی تو حضور مرشد پاک گاڑی سے اتر کر اندر تشریف لے گئے۔ علی شہزاد خانقاہ کی پچھلی طرف گئے تو انہیں ایک بہت ہی خوبصورت باغ دکھائی دیا جس کے درخت پھلوں سے لدے ہوئے تھے۔ علی شہزاد کو حضور مرشد پاک کی آواز آئی کہ ہاتھ بڑھا کر پھل توڑ لو اور کھا لو۔ جب علی شہزاد نے ایک پھل توڑ کر کھایا تو وہ اس قدر لذیذ تھا کہ علی شہزاد نے زندگی میں کبھی ایسا پھل نہ کھایا تھا۔ جب علی شہزاد باغ سے گزر کر آگے بڑھے تو انہیں ایک وسیع و عریض اور عالیشان مسجد نظر آئی۔ ابھی علی شہزاد مسجد کو دیکھ ہی رہے تھے کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس مسجد سے باہر تشریف لائے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر مسجد کے اندر لے گئے۔ جیسے ہی علی شہزاد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ہمراہ مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سیّد محمد بہادر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ، سلطان الاولیا حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ اور سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ موجود تھے۔ سب کی دست بوسی کرنے کے بعد علی شہزاد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ساتھ بیٹھ گئے۔ اچانک تمام مشائخ اٹھے اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے جسم مبارک میں داخل ہو گئے۔ علی شہزاد نے دیکھا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک سے نور نکل کر چار سو پھیل رہا

ہے۔اسی حالت میں علی شہزاد کی آنکھ کھل گئی اور انہیں وہی خوشبو اپنے گھر میں محسوس ہوئی جو وہ مسجد میں محسوس کر رہے تھے۔

☆ ایک مرتبہ علی شہزاد پیر بھائی شاہد شفیق کے ہمراہ حضور مرشد پاک کا سامان لے کر سلطان العاشقین ہاؤس سے خانقاہ سلطان العاشقین جا رہے تھے۔ وہ سامان نہایت قیمتی تھا اور جلد از جلد حضور مرشد کریم تک پہنچانا ضروری تھا اس لیے بہت تیز رفتاری سے موٹر سائیکل چلاتے ہوتے جا رہے تھے۔ جب وہ لوگ سندر اڈہ ملتان روڈ کے قریب پہنچے تو اچانک موٹر سائیکل سڑک کے ایک سائیڈ پر بنے ہوئے گڑھے کی وجہ سے پھسل گئی اور وہ دونوں موٹر سائیکل سے گر پڑے۔ جب وہ اٹھ کر کھڑے ہوئے تو لوگ حیران تھے کہ ان دونوں کو کوئی چوٹ ہی نہیں لگی۔ علی شہزاد بہت زیادہ ڈر گئے کہ سامان ٹوٹ نہ گیا ہو۔لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے نہ تو دونوں کو کوئی چوٹ آئی اور نہ سامان کو کوئی نقصان پہنچا۔ دونوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور مرشد پاک کی شان میں کلام پڑھتے خانقاہ سلطان العاشقین پہنچ گئے۔ جب علی شہزاد اور شاہد شفیق حضور مرشد پاک کی بارگاہ میں پہنچے تو آپ نے نہایت محبت سے حال احوال پوچھا اور فرمایا کہ راستے میں آتے ہوئے آپ دونوں کو کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا۔ وہ دونوں ہی مرشد پاک کا اشارہ سمجھ گئے اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی قدم بوسی کر کے شکریہ ادا کیا کہ آپکی مہربانی سے خیر و عافیت سے آپکے پاس پہنچ گئے۔

☆☆☆☆☆

نزاکت علی سروری قادری (خانقاہ نشین)

نزاکت علی کہتے ہیں کہ حضور مرشد پاک کے پاس آنے سے پہلے وہ ایک ایسی زندگی گزار رہے تھے جو شیطانی آفتوں اور کالے جادو میں گھری ہوئی تھی۔ انہیں لگتا تھا کہ ان کی زندگی کی ڈور کسی اور کے ہاتھ میں ہے اور وہ انہیں کٹھ پتلی کی طرح چلا رہا تھا۔

نزاکت علی کو ایک دوست نے ماہنامہ سلطان الفقر پڑھنے کے لیے دیا اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ملاقات کی دعوت دی۔ جیسے ہی نزاکت علی نے رسالہ کے پہلے صفحے پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی تصویر دیکھی انہیں بہت زیادہ سکون ملا۔ ان کے دل نے گواہی دی کہ یہی وہ مرشد کامل اکمل ہیں جو ان کی زندگی بدل سکتے ہیں۔2014ء میں محفل میلادِ مصطفیٰؐ بسلسلہ جشنِ عید میلاد النبیؐ کے بابرکت موقع پر بیعت کی نیت سے محفل میں شریک ہوئے۔ جس وقت سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس انہیں بیعت فرما رہے تھے نزاکت علی کو محسوس ہوا کہ ان کے نفس کو تیز دھار تلوار سے کاٹ دیا گیا ہے۔ بیعت کے بعد انہیں ایسا سکون ملا جو زندگی میں پہلے کبھی نہیں ملا تھا اور انہیں جادو کے اثرات سے بھی نجات مل گئی۔

☆ ایک مرتبہ اتوار کو محفل نورِ مصطفیٰؐ کے موقع پر نزاکت علی مین گیٹ پر سکورٹی کی ڈیوٹی سرانجام دے رہے تھے جب انہوں نے حضور مرشد کریم سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی گاڑی آتے دیکھی۔ گاڑی قریب آئی تو نزاکت علی کو گاڑی میں سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ تشریف فرما نظر آئے۔ تھوڑی دیر بعد گاڑی جب رکی تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس گاڑی سے اترے۔ نزاکت علی پر یہ حقیقت عیاں ہوئی کہ سروری قادری مرشد ایک دوسرے کا آئینہ ہوتے ہیں۔

☆ اسی طرح ایک مرتبہ نزاکت علی سلطان العاشقین ہاؤس میں رات کے وقت ڈیوٹی کر رہے تھے۔ صاحبزادہ سلطان محمد مرتضی نجیب مدظلہ الاقدس کی گاڑی آ کر رکی تو نزاکت کو لگا کہ گاڑی سے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نیچے اتر رہے ہیں اور دوسرے ہی لمحے انہوں نے دیکھا کہ وہ صاحبزادہ سلطان محمد مرتضی نجیب مدظلہ الاقدس ہیں۔

☆ نزاکت علی نے خواب دیکھا کہ وہ ایک جگہ پر موجود ہے جہاں بہت سے لوگوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ قریب جانے پر معلوم ہوا کہ عدالت لگی ہوئی ہے اور کسی مجرم کا مقدمہ چل رہا ہے۔ قاضی نے کہا ''اس مجرم کا فیصلہ مجھے سمجھ نہیں آ رہا۔ اسے آقائے دو جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں لے جائیں۔'' سب مجرم کو لے کر اس جگہ چلے جاتے ہیں جہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تشریف فرما ہونا ہے۔ وہاں نزاکت علی نے دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ایک بہت ہی خوبصورت تخت لگا ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کا وقت ہوا تو سب ادب و احترام سے جھک گئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تخت پر تشریف فرما ہو گئے۔ جب نزاکت نے نظر اٹھا کر تخت کی جانب دیکھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ مبارک ہو بہو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی طرح تھا۔

☆☆☆☆☆

نبی احمد سروری قادری (ہارون آباد)

نبی احمد نہ تو بیعت کا اصل مفہوم جانتے تھے نہ مقصد۔ نہ ہی انہیں طلبِ مولیٰ کا پتہ تھا۔ وہ دنیاوی مشکلات میں پھنسے ہوئے تھے۔ ان کا بال بال قرضے میں جکڑا ہوا تھا۔ جن سے قرض لیا ہوا تھا وہ روزانہ قرض واپسی کا مطالبہ کرتے۔ جب نبی احمد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ہاتھ پر بیعت ہوئے تو انہوں نے مرشد کریم کے سامنے بیٹھ کر باطنی طور پر اپنی مشکل بیان کی۔ اس کے بعد مرشد کریم کی مہربانی سے نبی احمد کے حالات بدل گئے۔ نبی احمد کا کہنا ہے ''جو شخص ہر روز ہم سے اپنی رقم کی واپسی کا مطالبہ کرتا تھا اسی نے ہماری مدد کرنا شروع کر دی۔ اس نے کاروبار کے لیے مزید رقم بھی ادھار دی اور دیگر جن لوگوں کا قرض واپس دینا تھا وہ بھی اپنے پاس سے ادا کیا۔ یہ سب مرشد کریم کی مہربانی ہے۔''

☆☆☆☆☆

محمد فیصل سروری قادری (بچیانہ منڈی)

2021ء میں محمد فیصل کی ڈیوٹی اس قافلہ کے ساتھ لگائی گئی جس نے محفل میلادِ مصطفیٰؐ میں شرکت کے لیے خانقاہ سلطان العاشقین آنا تھا۔ بس میں اسی مرد و خواتین، بچے اور بوڑھے سوار تھے۔ گاؤں سے تقریباً دس کلومیٹر دور ننکانہ کے قریب سڑک خراب تھی جس کی وجہ سے بس کو حادثہ پیش آ گیا اور بس الٹ گئی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی کرامت ہے کہ بس اس طرح گری جیسے ہاتھ سے پکڑ کر آہستہ آہستہ لٹا دی گئی ہو۔ اس بات کے گواہ بس میں سوار تمام مرد و خواتین ہیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے بس کے حادثے کے باوجود کوئی بھی جانی نقصان نہ ہوا صرف چند افراد کو تھوڑی سی خراشیں آئیں۔ سوچ دنگ رہ جاتی ہے کہ خواتین، بچوں اور بوڑھوں سے بھری ہوئی بس الٹ جائے اور کسی کو بھی معمولی خراشوں کے سوا کچھ بھی نہ ہو۔ یہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی کرامت ہی ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس نے اپنے تمام

مریدین کی اس گھڑی میں بھی حفاظت فرمائی۔

☆☆☆☆☆

محمد علی سروری قادری (خانقاہ نشین)

محمد علی اوچشریف کے رہائشی تھے لیکن اب لاہور منتقل ہو گئے ہیں اور سلطان العاشقین ہاؤس میں سیکورٹی گارڈ کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت سے پہلے کا واقعہ بیان کرتے ہیں جس وقت ان کی عمر تیرہ سال تھی۔ ایک رات انہوں نے خواب میں ایک عظیم الشان محل دیکھا جس کے دروازے پر ایک طرف اسم اللہ ذات لکھا تھا اور دوسری طرف اسم محمدؐ۔ محل کے اندر داخل ہونے پر محمد علی کو ہر طرف نور ہی نور نظر آیا۔

اس خواب کے کچھ عرصہ بعد اس کی تعبیر یوں سامنے آئی کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اوچشریف تشریف لائے اور محمد علی نے بیعت کی سعادت حاصل کی جس کے بعد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے انہیں اسم اللہ ذات عطا فرمایا۔

☆☆☆☆☆

محمد رفیق سروری قادری (بچیانہ منڈی تحصیل جڑانوالہ)

محمد رفیق ایک رات اسم اللہ ذات کا تصور کر کے سو گئے۔ اسی رات خواب دیکھا کہ آسمان پر ایک طرف اسم اللہ ذات اور دوسری طرف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مبارک ہے۔ ان کے سارے گاؤں پر نور ہی نور چھا گیا ہے۔ اور وہ لوگوں کو بتا رہے ہیں کہ دیکھو اسم اللہ ذات اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مبارک ہمارے گاؤں کے اوپر ہے۔

محمد رفیق کا کہنا ہے ''سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے سارے گاؤں پر انوار کی برسات ہوئی۔''

☆☆☆☆☆

عظیم یونس سروری قادری (خانقاہ نشین)

عظیم یونس جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہونے کے بعد اپنے بڑے بھائیوں کے ساتھ گھر جا رہے تھے تو انہیں گاڑی میں اونگھ آ گئی۔ عظیم یونس نے خواب دیکھا کہ آسمان پر اسم اللہ ذات لکھا ہوا ہے اور اس کے نور سے ساری کائنات جگمگا رہی ہے۔ وہ نور عظیم یونس کو اپنے اندر بھی داخل ہوتا محسوس ہوا۔ اس کے بعد جب عظیم یونس نے اسم اللہ ذات کا ذکر و تصور شروع کیا تو ان کے دل میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی شدید محبت پیدا ہونا شروع ہو گئی۔ ان کا دل چاہتا کہ ہمیشہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے در پر پڑے رہیں۔ جلد ہی ان کی دلیل پوری ہو گئی اور وہ اپنے بڑے بھائی کے ہمراہ ڈیوٹی کے لیے مستقل طور پر خانقاہ نشین ہو گئے۔ عظیم یونس نے صرف ساتویں جماعت تک تعلیم حاصل کی ہے لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صحبت اور مہربانی کی بدولت وہ بہترین ویڈیو ایڈیٹر اور ڈیزائنر بن گئے ہیں۔

فضل داد سروری قادری (بلوچستان)

فضل داد کے گھر میں تین سال سے ایک بہت بڑی پریشانی تھی جس کا کوئی حل نہیں ہو پا رہا تھا اور نہ ہی کوئی آثار نظر آ رہے تھے۔ ان کے والدین بہت پریشان تھے۔ فضل داد اس مسئلے کی عرض دل میں لے کر مستقل طور پر محفل نورِ مصطفیٰؐ میں حاضر ہوتے رہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے ان کی پریشانی ہمیشہ کے لیے دور ہوگئی۔ فضل داد کا کہنا ہے ''میری خوش نصیبی ہے کہ میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے در کا غلام ہوں اور آپ مدظلہ الاقدس ہم جیسے گناہگاروں پر بہت مہربان ہیں۔''

☆☆☆☆☆

سفیان علی سروری قادری (جہلم)

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے ہاتھ پر بیعت سے قبل سفیان علی کسی اور مرشد کے ہاتھ پر بیعت تھے لیکن نہ قلب کی حالت بدلی اور نہ ہی دل کو سکون ملا۔ ویب سائٹ پر آن لائن حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی کتب کا مطالعہ کیا۔ جیسے جیسے مطالعہ کرتے جا رہے تھے دل کو سکون ملتا جا رہا تھا۔ فوراً لاہور حاضر ہو کر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

سفیان علی جب بھی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے پاس حاضر ہونے کے لیے گھر سے نکلتے تو ان کی والدہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے دعا کے لیے کہتیں۔ لیکن سفیان علی کو یقین ہے کہ مرشد کامل وہی ہوتا ہے جو مرید کے ہر عمل سے باخبر رہے۔ اس لیے وہ زبان سے کچھ عرض نہ کرتے۔ پھر بھی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے چند روز میں ہی سفیان علی کی والدہ کی وہ دعا پوری ہوگئی جو بظاہر ناممکن تھی۔

☆☆☆☆☆

حمزہ ادریس سروری قادری (جہلم)

حمزہ ادریس نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی زیر صدارت منعقد ہونے والی عید ملن تقریب کی ویڈیو دیکھی جس میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس مریدین سے فرداً فرداً گلے مل رہے تھے۔ ان کے دل میں خیال آیا کاش وہ بھی اس موقع پر ہوتے اور مرشد کریم سے گلے ملتے۔

وقت گزرا اور عید الفطر کا دن دوبارہ آیا۔ حمزہ ادریس کو گزشتہ سال کی عید ملن تقریب کی ویڈیو یاد آ گئی تو ان کے دل میں تڑپ پیدا ہوئی کہ کاش تقریب میں شرکت کر سکتے اور مرشد کریم سے گلے ملتے۔ اس خیال کا آنا تھا کہ ان کی توجہ باطن کی طرف مبذول ہوئی اور باطن میں دیکھا کہ حضور مرشد کریم ان کے سامنے ہیں اور وہ ان سے گلے مل رہے ہیں۔

☆☆☆☆☆

محمد یعقوب سروری قادری (بچیانہ منڈی ضلع فیصل آباد)

محمد یعقوب نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے بیعت کے بعد ذوق وشوق سے اسم اللہ ذات کا تصور شروع کیا تو ان کے قلب کی کیفیت بدل گئی۔ کسی بھی دنیاوی کام میں دل لگتا نہ کھانے پینے کی ہوش رہی۔ ہر طرف اسم اللہ ذات نظر آتا۔ یہ حالت کئی مہینوں تک ان پر طاری رہی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صحبت مستقل طور پر اختیار کی تو ان کی مجذوبانہ کیفیت ختم ہوگئی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نگاہِ کامل نے محمد یعقوب کو طالبِ دنیا سے طالبِ مولیٰ بنا دیا۔

☆☆☆☆☆

محمد ضیغم سروری قادری (لاہور)

☆ فروری 2010ء میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سلسلہ میں منعقد ہونے والی محفلِ میلاد میں شرکت کے دوران محمد ضیغم سروری قادری پر حالتِ کشف طاری ہوئی اور انہیں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے رخِ انور پر اسم محمدؐ واضح لکھا ہوا نظر آیا۔

☆☆☆☆☆

محمد ظفر اقبال سروری قادری (جہلم)

محمد ظفر اقبال نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ ایک رات وہ اسم اللہ ذات کا تصور کرنے کے بعد سو گئے تو خواب میں دیکھا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس تشریف لائے ہیں اور محمد ظفر اقبال کا ہاتھ پکڑ کر کہتے ہیں ''آؤ تمہیں اسمِ اللہ ذات دکھائیں۔'' جب وہ نگاہ اوپر اُٹھاتے ہیں تو انہیں اسم محمدؐ چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔ اسم محمدؐ دیکھ کر محمد ظفر اقبال اپنے انگوٹھے چومتے ہیں۔ پھر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس انہیں مزید بلندی کی طرف لے جاتے ہیں جہاں وہ دیکھتے ہیں کہ ہر طرف اسمِ اللہ ذات روشن ہے۔ ان میں سے ایک اسمِ اللہ ذات بہت زیادہ بڑا اور روشن ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس انہیں فرماتے ہیں کہ اب تم اسمِ اللہ ذات کا دیدار کرو۔ اس کے بعد وہ دیکھتے ہیں کہ فضا میں محوِ سفر ہیں۔ نیچے کی جانب نظر جاتی ہے تو ہر طرف سرسبز وشاداب اونچے اونچے درخت دکھائی دیتے ہیں۔ جب وہ نیچے اترتے ہیں تو ہر طرف باغات دکھائی دیتے ہیں جہاں بہت سے مرد اور عورتیں جمع ہیں۔ جب لوگ محمد ظفر اقبال کے ساتھ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو دیکھتے ہیں تو یہ کہتے ہوئے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی طرف دوڑتے ہیں ''سلطان باھو آ گئے۔'' اس خواب سے ان پر یہ حقیقت کھلتی ہے کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے روحانی وارث اور آپ کی عین ہیں۔

فروری 2022 میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب جہلم کے تبلیغی دورہ پر تشریف لے جا رہے تھے۔ ان دنوں ظفر اقبال کے گھر کے معاشی حالات کافی خراب تھے۔ کافی زیادہ قرضہ بھی چڑھ چکا تھا۔ گھر کے دیگر افراد پریشان تھے کہ صاحبزادہ صاحب تشریف لا رہے ہیں اور گھر کے حالات ٹھیک نہیں۔ وسائل کم اور مسائل زیادہ ہیں۔ یہ سب کیسے ممکن ہوگا۔ ظفر اقبال کی زبان پر یہی ہوتا

''میرے مرشد پاک ہماری ہر کیفیت سے آگاہ ہیں چاہے وہ ظاہری ہو یا باطنی۔ جو چیز ہمارے اختیار میں نہیں وہ ان کے اختیار میں ہے۔ آپ لوگ پروگرام کی تیاری کریں۔ بھیجنے والے اور آنے والے یہاں کے حالات سے آگاہ ہیں۔ اسباب وہ خود ہی پیدا فرما دیں گے۔''

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے صاحبزادہ سلطان محمد مرتضٰی نجیب صاحب کی آمد سے قبل مہمانوں کے طعام کا بندوبست ہو گیا۔ اس کے علاوہ محفل کے لیے جو بھی ضرورت تھی وہ مرشد کریم کی مہربانی سے پوری ہو گئی۔ اللہ پاک ہمارے مرشد پاک کی عظمت شان اور عمر میں اور برکت عطا فرمائے۔ آمین

☆ 09 اگست 2022 کو خانقاہ سلطان العاشقین میں محفل ذکرِ حسینؓ میں شرکت کے بعد واپسی پر ظفر اقبال کی باطنی کیفیت کچھ عجیب ہو رہی تھی۔ 19 اگست کو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی ولادت باسعات کا دن تھا۔ ظفر اقبال کے دل میں بار بار یہ دلیل پیدا ہو رہی تھی کہ حضور مرشد پاک کی شان میں شاعری کی جائے۔ اس خیال کے ساتھ ساتھ دل میں اشعار بھی اترنا شروع ہو گئے۔ ظفر اقبال نے فوراً ہی ان اشعار کو قلمبند کر لیا۔ یوں 19 اگست سے پہلے ظفر اقبال نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی شان میں پانچ کلام لکھ لیے۔

ظفر اقبال کا کہنا ہے ''میں شعر و شاعری کا ذوق نہیں رکھتا، مرشد کریم کی شان میں اشعار لکھنے جیسی سعادت یقیناً میرے مرشد پاک کی مہربانی ہے جنہوں نے مجھ ناچیز سے یہ کام لیا۔''

☆☆☆☆☆

مرزا سلیمان سروری قادری (گجرات)

مرزا سلیمان صراطِ مستقیم کی تلاش میں تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے اپنے نانا سے پوچھا کہ صراطِ مستقیم کیسے حاصل کیا جائے تو انہوں نے کہا کہ اللہ پاک سے سوال کرو، وہ ضرور صراطِ مستقیم کی طرف تمہاری رہنمائی فرما دے گا۔ وہ کافی عرصہ اھدنا صراط المستقیم کا ورد کرتے رہے اور اللہ پاک سے رہنمائی کی التجا کرتے رہے۔ ایک دن انہوں نے خواب دیکھا کہ وہ صحرا میں ہیں اور ان کا اپنا وجود ان کے سامنے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو رہا ہے۔ اس خواب کی تعبیر ان کے نانا نے یہ بتائی کہ وہ تمہارا نفس تھا جو مٹی میں دیکھا۔ اللہ پاک نے تمہاری دعا سن لی ہے اب اللہ پاک کے اشارے کا انتظار کرو۔

پھر کچھ دن بعد اتفاق سے ایک دوست کے ساتھ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے دربار پر حاضری کا موقع ملا۔ وہاں انہوں نے رو رو کر اپنے دل کی کیفیت حضرت سخی سلطان باھُوؒ سے بیان کی اور رہنمائی کی التجا کی۔ چند دن بعد انٹرنیٹ پر سلطان الفقر ویب سائٹ نظر سے گزری، انہوں نے رابطہ کیا اور دیئے گئے پتے پر پہنچ گئے۔ جب ان کی پہلی نظر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے چہرہ اقدس پر پڑی تو ان کے دل نے کہا کہ یہ چہرہ کچھ جانا پہچانا سا لگتا ہے۔ اسی دن بیعت کی سعادت حاصل کی اور باقاعدگی سے اسمِ اللہ ذات کا ذکر اور تصور شروع کر دیا۔ اسمِ اللہ ذات میں انہیں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک نظر آتا۔ جس سے انہیں کامل یقین ہو گیا کہ ان کا مرشد کامل اکمل صاحب مسمّٰی ہے۔

☆ مرزا سلیمان کی والدہ کو برین ہیمبرج ہو گیا، ڈاکٹر نے کہا کہ زندہ بچنے کے امکانات بہت کم ہیں۔ وہ بہت پریشان ہوئے۔ ایک تو والدہ کی اچانک طبیعت خرابی کی وجہ سے اور دوسرے یہ کہ ان کے پاس علاج کے لیے خطیر رقم بھی نہیں تھی۔ وہ بہت روئے اور باطن میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے التجا کی کہ مشکل آسان ہو جائے۔ روتے روتے آنکھیں بند کیں تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا مسکراتا ہوا چہرہ ان کی آنکھوں کے سامنے آیا اور دل کو جیسے قرار آ گیا۔ اسی دن ان کا ایک دوست ملنے آیا جس نے کچھ عرصہ پہلے رقم بطور قرض لی تھی اور بار بار تقاضا کرنے کے باوجود واپس نہیں کر رہا تھا۔ اس نے وہ رقم واپس دے دی جس سے مرزا سلیمان کی والدہ کے علاج پر آنے والے اخراجات کی مشکل حل ہو گئی۔ رات کو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ان کی والدہ بالکل صحت یاب ہو گئی ہیں۔ اگلے ہی دن سے والدہ کی طبیعت میں بہتری آنے لگی حتیٰ کہ تین دن کے اندر اندر وہ بالکل صحت یاب ہو گئیں۔ ڈاکٹر بھی حیران رہ گیا کہ اس کی دوائیں اتنی جلدی کیسے اثر کر گئیں۔ لیکن مرزا سلیمان جانتے تھے کہ یہ سب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے باطنی تصرف کی بدولت ممکن ہوا کیونکہ کامل مرشد کبھی کسی حال میں اپنے مرید کو تنہا نہیں چھوڑتے۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے مرزا سلیمان کو شاعری کی صلاحیت بھی عطا فرمائی جو انتہائی حیران کن ہے کیونکہ اس سے پہلے انہوں نے زندگی میں کبھی شاعری نہیں کی تھی۔

☆☆☆☆☆

محمد ارشاد سروری قادری (خانپور)

محمد ارشاد سروری قادری ضلع خانپور کے ایک گاؤں کے رہائشی ہیں۔ ایک مرتبہ خانقاہ سروری قادری میں منعقد ہونے والی محفل میں شرکت کے لیے حاضر ہونا تھا۔ سب گھر والوں نے ان کی مخالفت کی کہ مت جاؤ لیکن انہوں نے کسی کی بات نہ سنی اور لاہور چلے آئے۔ اس دوران انہیں گھر سے فون آیا کہ آپ کا بیٹا کٹر مشین کے نیچے آ گیا ہے۔ ایسا ہی ایک واقعہ پہلے بھی ان کے گاؤں میں رونما ہو چکا تھا کہ ایک لڑکا کٹر مشین میں آ گیا تھا اور چھ مہینے کومے میں رہ کر فوت ہو گیا تھا لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے محمد ارشاد کے بیٹے کو خراش تک نہیں آئی اور وہ بالکل صحیح سلامت رہا۔ وہی رشتے دار جو محفل میں شرکت کی مخالفت کر رہے تھے انہوں نے ہی محمد ارشاد سروری قادری کو مبارکباد دی اور کہا کہ آپ کا مرشد کامل ہے جنہوں نے مہربانی فرمائی اور آپ کا بچہ صحیح سلامت رہا۔

☆☆☆☆☆

محسن سعید سروری قادری (حافظ آباد)

محسن سعید سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ سے عقیدت رکھتے تھے اور اکثر و بیشتر ان کے دربار پر حاضری دیتے رہتے تھے۔ اس دوران وہ ایک صاحبزادہ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے لیکن ان کی قلبی حالت نہ بدلی۔ 2013ء میں سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے عرس کے پہلے روز مزار مبارک کے غسل اور چادر پوشی کے بعد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان

محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تو آپ مدظلہ الاقدس کی ایک نگاہِ کامل نے ان کے قلب کی کیفیت ہی بدل دی۔ ان کی بے چینی کم ہوگئی اور انہوں نے بیعت کے لیے عرض کی۔ آپ نے اگلے روز بیعت فرمایا۔ بیعت کے کچھ دنوں بعد انہیں خواب میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی زیارت ہوئی۔ آپ مدظلہ الاقدس کسی طرف جا رہے تھے اور محسن سعید آپ مدظلہ الاقدس کے پیچھے چل دیئے۔ آپ مدظلہ الاقدس چند قدم چلنے کے بعد جب پیچھے کی طرف مڑے تو محسن سعید نے دیکھا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک کی بجائے کوئی اور چہرہ مبارک تھا۔ لوگوں کا ایک جمِ غفیر آپ مدظلہ الاقدس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ اس خواب کے ذریعے محسن سعید کو یقینِ کامل ہوگیا کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ہی حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے سلسلہ سروری قادری کے حقیقی وارث اور آپ کی عین ہیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے محسن سعید سروری قادری کو شاعری کرنے کی صلاحیت بھی عطا فرمائی جبکہ اس سے قبل انہوں نے ایسا کچھ سوچا بھی نہیں تھا۔ اب محسن سعید سروری قادری سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی شان میں منقبتیں اور سی حرفی تحریر کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

اللہ دتہ سروری قادری (لاہور)

اللہ دتہ پیشے کے اعتبار سے ڈرائیور ہیں۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ مدظلہ الاقدس نے آمد کا مقصد دریافت فرمایا تو عرض کی ''حضور! خود کو بدلنا چاہتا ہوں۔'' سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے انہیں بیعت کے بعد اسم اللہ ذات کے ذکر اور تصور کا طریقہ سمجھایا۔ اس چند منٹوں کی ملاقات نے ہی انہیں بدل دیا۔ ان کے اندر جو برائیاں تھیں وہ ختم ہونے لگیں۔ بچپن سے ہی سگریٹ نوشی کی لت تھی وہ بھی فوراً ترک کر دی۔

☆ 2008ء کا واقعہ ہے کہ اللہ دتہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے اجازت لے کر لاہور سے گاؤں اپنے گھر گئے۔ اُن دنوں گاؤں کے حالات بہت خراب تھے اور اکثر گھروں میں ڈاکہ پڑ چکا تھا۔ جس دن وہ گھر پہنچے اُسی رات ڈاکوؤں نے ان کے گھر پر بھی دھاوا بول دیا اور بیرونی گیٹ توڑنا شروع کر دیا۔ ان کی والدہ بہت گھبرا گئیں۔ اللہ دتہ نے اُنہیں تسلی دی اور کہا کہ آپ کمرے میں جائیں اور دروازہ بند کر لیں۔ وہ کمرے میں چلی گئیں اور دروازہ بند کر لیا۔ اچانک اللہ دتہ پر کشفی حالت طاری ہوئی اور انہوں نے دیکھا کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اور سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے ہیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے ارشاد فرمایا ''اللہ دتہ! آپ آرام سے سو جائیں اللہ پاک خیر فرمائے گا۔''

کچھ ہی دیر بعد ڈاکو دروازہ توڑنے کی کوشش میں ناکام ہو کر واپس چلے گئے۔ صبح جب وہ بیدار ہوئے تو لوگوں نے ان کے پاس آ کر ان سے دریافت کیا ''تم نے رات ایسا کیا عمل کیا ہے کہ محفوظ رہے ہو؟'' انہوں نے جواب دیا کہ یہ سب ان کے مرشد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا کمال ہے۔

☆ ایک رات اللہ دتہ نے خواب دیکھا کہ وہ مکہ معظّمہ میں ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تلاش کر رہے ہیں۔ ایک نورانی بزرگ نے انہیں بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غارِ حرا میں ہیں۔ اللہ دتہ جب غارِ حرا تک پہنچے تو دیکھا کہ اس میں داخلے کی جگہ بہت تنگ ہے اور اندر داخل ہونا دشوار ہے۔ لیکن غار میں سے بہت زیادہ نور نکل رہا ہے۔ اندر سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پکارا ''آپ اسی جگہ سے اندر آجائیں، ہم بھی اسی راستہ سے اندر آئے ہیں۔'' جب وہ اس راستہ سے گزر کر اندر گئے تو دیکھا کہ غار میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس تشریف فرما ہیں۔ وہ فوراً ان کے قدموں میں جھک گئے۔

☆ ایک دن دورانِ مراقبہ اللہ دتہ نے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو ساتھ ساتھ دیکھا۔ پھر کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک بن گیا ہے اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک بن گیا ہے۔ پھر دونوں کے وجود ایک ہی بن گئے اور چہرہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا ہے۔ پھر حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کی غیبی آواز انہیں سنائی دی ''یہ میں اور میں یہ ہوں۔ ہم ایک ہیں۔ اس زمانے میں یہ (سلطان العاشقین) فقر کے سلطان اور سلطانوں کے سلطان ہیں۔''

☆☆☆☆☆

قمر عباس سروری قادری (پنڈی گھیب)

قمر عباس کو نشہ کی لت لگ چکی تھی۔ وہ خود بھی اپنی زندگی سے اس حد تک تنگ آ چکے تھے کہ خودکشی کے بارے میں سوچنے لگے۔ ان کے ایک دوست کامران مقصود جو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت تھے، انہوں نے قمر عباس کو بھی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کا مشورہ دیا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت ہوتے ہی ان کے نشہ کی عادت ایسی چھوٹی کہ پتا ہی نہ چلا۔ اب وہ عوام الناس کو پیغامِ فقر دیتے ہوئے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے حصولِ فیض کی ترغیب دیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

مبشر الحسن سروری قادری (پنڈی گھیب ضلع اٹک)

مبشر الحسن احمد ال تحصیل پنڈی گھیب سے تعلق رکھتے ہیں۔ جب وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے بیعت ہو کر گئے تو ذوق وشوق سے اسم اللہ ذات کا ذکر اور تصور کرتے رہے۔ ایک دن اسم اللہ ذات کا تصور کرتے چند منٹ ہی ہوئے تھے کہ اسم اللہ ذات سے ایک نور نکلا جس کی روشنی اس قدر زیادہ تھی کہ مبشر الحسن کی آنکھیں چندھیا گئیں اور پورا کمرہ منور ہو گیا۔

ایک رات مبشر الحسن نے خواب دیکھا کہ وہ تحریک دعوت فقر کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی محفل میں سیکورٹی کی ڈیوٹی انجام دے رہے ہیں۔ ایک ہفتہ بعد مبشر الحسن محفل میں شرکت کے لیے تشریف لائے۔ وہ خانقاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اٹک کے ساتھی قمر عباس تشریف لائے ان کے ساتھ سیکورٹی انچارج مقبول احمد بھی تھے۔ قمر عباس نے مبشر الحسن کی طرف اشارہ کر کے مقبول احمد سے کہا کہ مبشر الحسن ایک پرائیویٹ سیکورٹی کمپنی میں ملازمت کرتے ہیں تو یہ محفل میں بھی سیکورٹی کی ڈیوٹی کر سکتے ہیں۔ مبشر الحسن حیران رہ گئے کہ ان کا خواب حقیقت بن گیا اور حضور مرشد کریم کی خانقاہ میں ڈیوٹی کرنے کا موقع ملا۔

☆☆☆☆☆

کامران مقصود سروری قادری (پنڈی گھیب ضلع اٹک)

کامران مقصود اسم اللہ ذات کا تصور کر رہے تھے کہ انہیں ہر جگہ اسم اللہ ذات اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا چہرہ دکھائی دینے لگا۔ اسی طرح کامران مقصود ایک مرتبہ اسم محمدؐ کا تصور کر رہے تھے کہ اسم محمدؐ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک میں بدل گیا۔ اسی وقت کامران مقصود پر فنا فی الشیخ کا حال طاری ہوا اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ان کے وجود میں ظاہر ہو گئے۔ یہ حالت ان پر کافی دنوں تک طاری رہے۔

☆☆☆☆☆

محمد سعید سروری قادری (پنڈی گھیب ضلع اٹک)

محمد سعید کھوڑ کمپنی تحصیل پنڈی گھیب سے تعلق رکھتے ہیں۔ جب پاکستان میں کورونا بہت پھیل گیا تھا اس وقت تمام محافل پر پابندی تھی۔ محمد سعید مرشد کریم سے ملاقات کے لئے بہت بے چین تھے۔ ایک دن اسم اللہ ذات کا تصور کرتے ہوئے عرض کی ''حضور تصور میں ہی چلے آئیں تو دیدار کر لیں۔'' ایک دم ان کی آنکھیں بند ہوئیں اور انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو تصور میں اپنے سامنے دیکھا۔ انکا یقین مزید پختہ ہو گیا کہ مرشد کامل اپنے طالبوں کی ہر آرزو اور دلیل سے آگاہ ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

رفاقت حسین سروری قادری (اسلام آباد)

☆ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت سے قبل رفاقت حسین کی طبیعت بہت خراب رہتی تھی۔ ہر وقت بے چین رہتے۔ بہت سے پیروں کے پاس بھی گئے لیکن کسی سے فیض نہ ملا۔ یوٹیوب پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی ذاتِ مبارکہ پر بنائی گئی ڈاکیومینٹری دیکھی تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ملاقات کے لیے بے چین ہو گئے۔ رفاقت حسین کی نظر جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک پر پڑی تو انہیں بہت سکون ملا اور انہوں نے خود کو بہت ہلکا پھلکا محسوس کیا۔ فوراً سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

☆ رفاقت حسین نے حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی کتب میں پڑھا کہ سروری قادری مرشد کامل اکمل بیعت کے بعد طالب کو مجلسِ محمدیؐ کی حضوری عطا فرماتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ولادت کے دن رفاقت حسین اسم اللہ ذات میں تفکر کر رہے تھے کہ ان پر کشفی حالت طاری ہوئی اور انہوں نے خود کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے روضہ مبارک کے سامنے پایا۔ اس کے سامنے انہیں نوری سیڑھیاں نظر آئیں۔ رفاقت حسین جب نوری سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچتے ہیں تو وہاں بارہ امام موجود ہوتے ہیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس بھی ان کے ہمراہ ہوتے ہیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس رفاقت کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی رفاقت حسین کی کشفی حالت ختم ہو جاتی ہے۔ رفاقت نے اس کرم نوازی پر باطنی طور پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا شکریہ ادا کیا۔

☆ رفاقت حسین پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے اس قدر مہربانی فرمائی کہ آپ مدظلہ الاقدس اکثر انہیں باطنی طور پر روضہ رسولؐ پر لے جاتے جہاں انہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت ہوتی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے رفاقت حسین پر حقیقتِ محمدیہ کھل گئی۔ رفاقت حسین کہتے ہیں ''یہ سب میرے مرشد کریم کی مہربانی ہے۔ مرشد کریم سے التجا ہے کہ کبھی خود سے دور نہ کریں کیونکہ وہ سخی ہیں۔ کمی تو ہم میں ہے جو ہم ان کی عنایات کو بھول جاتے ہیں۔''

☆ رفاقت حسین جہاں ملازمت کرتے تھے وہاں آسانی سے چھٹی نہیں ملتی تھی اور تنخواہ میں بھی گزارا نہیں ہوتا تھا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صحبت میں آنے کی برکت سے مالی تنگی ختم ہو گئی۔ پہلے مرشد کریم سے ملاقات کے لیے دل چاہتا تو جیب میں پیسے نہیں ہوتے تھے لیکن اب جب بھی خانقاہ آنے کا ارادہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی وسیلہ بنا دیتا ہے۔ رفاقت حسین کا کہنا ہے ''جب سے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ملا ہوں زندگی بدل گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرشد کریم کا سایہ ہم پر ہمیشہ قائم رکھے۔'' آمین

☆☆☆☆☆

محمد شجاعت سروری قادری (باغ آزاد کشمیر)

محمد شجاعت کا تعلق آزاد کشمیر کے ضلع باغ کے چھوٹے سے گاؤں رنگلہ سے ہے۔ بیعت سے پہلے محمد شجاعت کی زندگی کا زیادہ تر حصہ آوارہ گردی، نشہ اور غیر اخلاقی سرگرمیوں میں گزرا۔ ایک دن اپنے دوست فیضان یٰسین کا واٹس ایپ سٹیٹس دیکھا۔ اس نے ایک انتہائی نورانی شخصیت کی تصویر لگائی ہوئی تھی۔ اس تصویر کو دیکھتے ہی محمد شجاعت نے فیضان یٰسین سے رابطہ کر کے اس نورانی شخصیت کے متعلق دریافت کیا تو پتہ چلا کہ یہ ان کے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ہیں۔ محمد شجاعت نے اس سے پہلے کبھی بھی کسی ولی کے بارے میں پڑھا نہیں تھا اور نہ ہی انہیں تصوف کے بارے میں کوئی علم تھا حتیٰ کہ یہ بھی معلوم نہ تھا کہ بیعت کیا ہوتی ہے۔ فیضان یٰسین نے محمد شجاعت کو سروری قادری مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ کے بارے میں اور بیعت کی اہمیت کے بارے میں تفصیل سے سمجھایا اور ماہنامہ سلطان الفقر کے شمارے پڑھنے کے لیے دیے۔ جوں جوں محمد شجاعت آپ مدظلہ الاقدس کے بارے میں پڑھتے گئے ان سے ملاقات کے لیے بیقراری بڑھتی گئی۔ محمد شجاعت کو خانقاہ سروری قادری میں پہلی مرتبہ مرشد کامل اکمل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ

الاقدس کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اور دست بوسی کا موقع بھی ملا۔ جیسے ہی محمد شجاعت نے آپ مدظلہ الاقدس کو دیکھا بے چینی و بیقراری سکون میں بدل گئی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ کچھ عرصہ بعد خانقاہ میں آ کر آپ مدظلہ الاقدس کی مستقل صحبت اختیار کر لی۔

☆ محمد شجاعت نے جب ذکر و تصور اسم اللہ ذات شروع کیا تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے محبت میں اضافہ ہوتا گیا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اسم اللہ ذات کا تصور کرنے سے مرشد کی محبت میں اضافہ ہو رہا تھا۔ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی کتب کے مطالعہ سے پتہ چلا کہ یہی مرشد کے کامل ہونے کی نشانی ہے۔

☆ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صحبت کی بدولت محمد شجاعت نے تمام نشہ آور اشیا کا استعمال ترک کر دیا اور بری صحبت بھی ترک کر دی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے ہی انہیں زندگی کا مقصد سمجھایا اور صراطِ مستقیم پر چلایا۔

☆☆☆☆☆

آصف علی سروری قادری (بچیانہ منڈی)

آصف علی کی شادی کو کئی سال گزر چکے تھے مگر اولاد کی نعمت سے محروم تھے۔ اہلیہ کا ڈاکٹر سے چیک اپ کروایا تو ڈاکٹر نے کہا کہ کبھی ماں نہیں بن سکتیں۔ اہلیہ کا پہلے آپریشن ہوا تھا جس کی وجہ سے اولاد پیدا کرنے کے نظام میں خرابی ہو گئی تھی۔ آصف علی پریشان کن صورتحال سے دوچار تھے کیونکہ گھر والوں کا اصرار تھا اہلیہ کو چھوڑ دیں۔ 2016 میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس بچیانہ منڈی کے تبلیغی دورہ پر گئے تو آصف علی نے بھی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو دعائے خیر کے لیے اپنے گھر دعوت دی اور دعا کے لیے عرض کی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی دعا سے اُسی سال اللہ تعالیٰ نے آصف علی کو بیٹا عطا فرمایا۔

☆☆☆☆☆

احسن علی سروری قادری (پیڑے والی ضلع ننکانہ صاحب)

احسن علی نے خواب دیکھا کہ ایک بہت ہی خوبصورت جگہ ہے جہاں ایک بہت ہی شاندار تخت لگا ہوا ہے جس پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس تشریف فرما ہیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے احسن علی کی طرف دیکھا تو ان کا جسم ایک دم پھٹ گیا اور پھر اچانک ہی دوبارہ جڑ گیا۔ جسم جڑنے کے بعد جب احسن علی نے دوبارہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی طرف دیکھا تو آپ مسکرا رہے تھے۔ احسن علی نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی دست بوسی کی۔ اس کے بعد ان کی آنکھ کھل گئی۔ خواب میں جسم پھٹنے اور پھر جڑنے سے احسن علی کو یوں لگا گویا سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے ان کے پرانے وجود کو ختم کر کے نیا وجود عطا کیا ہے۔

☆☆☆☆☆

محمد ذوالفقار سروری قادری (بچیانہ منڈی)

محمد ذوالفقار بیعت کے بعد خانقاہ میں تربیت حاصل کرنے کے لیے قیام پذیر ہوئے۔ اتوار کا روز تھا اور سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس خانقاہ میں تشریف فرما تھے۔ وہ بھی ان کے سامنے بیٹھے دیدارِ مرشد میں محو ہو گئے۔ انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں باطنی طور پر عرض کی کہ حضور! مہربانی فرمائیں کہ مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہو۔ اسی رات خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ ان کا چہرہ مبارک عین مرشد کریم کے چہرہ مبارک کی طرح تھا اور اس محفل میں دیگر ساتھی بھی ہمراہ تھے۔ اس خواب کے بعد انہیں حقیقتِ محمدیہ کی سمجھ آئی۔

☆☆☆☆☆

ولی ملک سروری قادری (لاہور)

مارچ 2022ء میں ولی ملک کی گیارہویں سالگرہ تھی۔ ولی اپنے والدین سے ایک مخصوص تحفہ مانگ رہا تھا۔ لیکن ولی کے والد نے کہا ''مرشد پاک کو سالگرہ پر بلا لو یا اپنی پسند کا تحفہ لے لو۔'' ولی نے جواب دیا ''حضور مرشد کریم سے بڑا کوئی تحفہ نہیں۔ لہٰذا میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو سالگرہ پر بلاؤں گا۔'' یعنی ولی نے تحفے کی خواہش کو مرشد کریم کی خاطر چھوڑ دیا۔

پھر یوں ہوا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سالگرہ پر تشریف لائے اور ولی ملک کو اس کے کزن نے اس کی پسند کا تحفہ بھی سالگرہ پر دے دیا۔

☆☆☆☆☆

احمد نور (اسلام آباد)

دس سالہ احمد نور کا کہنا ہے ''میں جب بھی اپنے حضور کے پاس آتا ہوں تو میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ میں اللہ کے بہت قریب ہوں اور اللہ میرے پاس ہے۔''

احمد نور 19 اگست کو اپنے مرشد کے یومِ ولادت پر آیا۔ اس روز اس نے سکول سے چھٹی نہیں لی تھی لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے اس دن اس کی غیر حاضری نہ لگی بلکہ ٹیچر نے حاضری لگا دی۔

احمد نور کو سکیٹنگ (Skating) کا بہت شوق تھا لیکن اسے آتی نہیں تھی کہ سکاٹنگ کرتے کیسے ہیں۔ بہت کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوا۔ پھر اس نے دل میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے مدد مانگی۔ تھوڑی دیر اپنے مرشد کو دل میں پکارتا رہا۔ پھر جب اس نے سکیٹنگ کی تو بالکل آسانی سے ہو گئی۔ سب دیکھ کر حیران رہ گئے۔

☆☆☆☆☆

محمد رشید سروری قادری (بچیانہ منڈی)

محمد رشید سروری قادری ایک دوست کی دعوت پر سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے اور خانقاہ سروری قادری میں تربیت کے لیے قیام کیا۔ قیام کے دوران وہ ذوق وشوق سے ذکر وتصور اسم اللہ ذات کرتے رہے۔ ایک دن تصور کے دوران انہوں نے دیکھا کہ اسم اللہ ذات سے نور کے چشمے جاری ہو کر ان کے وجود کے اندر منتقل ہو گئے۔ اس کے بعد جب بھی وہ نماز پڑھتے تو دورانِ نماز انہیں اسم اللہ ذات آفتاب کی مثل چمکتا ہوا دکھائی دیتا۔

☆ عرس سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے دوران محمد رشید کی ڈیوٹی خانقاہ سروری قادری میں تھی جس کی وجہ سے وہ عرس میں شرکت کے لیے احمد پور شرقیہ نہ جا سکے۔ لیکن شدید خواہش تھی کہ عرس پاک میں شرکت کریں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے انہوں نے اسی رات خواب میں عرس پاک میں شرکت کی اور تمام مناظر کا مشاہدہ کیا۔ دورانِ خواب انہوں نے التجا کی کہ انہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہو جائے۔ ابھی انہی خیالات میں گم تھے کہ اچانک آواز آئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لا رہے ہیں۔ وہ بھی دوڑے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

☆☆☆☆☆

عبدالحمید سروری قادری (لاہور)

عبدالحمید کو اللہ پاک نے زندگی کی ہر نعمت سے نوازا۔ اولاد، کاروبار، مال و دولت یعنی زندگی کی ہر آسائش میسر تھی۔ جب انسان آسودگی کی زندگی بسر کرتا ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ یہی حقیقی کامیابی ہے۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوتا۔ 2017 میں ان کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا جس کے بعد گھر کا شیرازہ بکھر گیا۔ تنہائی، بے چینی اور بے سکونی نے دل میں گھر کر لیا۔ گھر کے حالات نے انہیں شدید بیمار کر دیا۔

اب ان کی زندگی کی بس یہی خواہش تھی کہ اللہ اپنے گھر کی زیارت کروا دے۔ ان کے بیٹے محمد یٰسین سروری قادری سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے مرید ہیں۔ انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں اپنے والد کی صحت یابی کی دعا کی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی دعا سے ان کی طبیعت حیرت انگیز طور پر سنبھل گئی۔ چند عزیزوں کے ہمراہ عمرہ کی سعادت بھی حاصل کر لی۔ حرم شریف میں طواف کے دوران انہیں غلافِ کعبہ پر واضح طور پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی تصویر دکھائی دی۔ مدینہ شریف پہنچنے پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے۔ عمرہ سے واپسی پر طبیعت پھر سے خراب ہو گئی۔ ان کے بیٹے نے انہیں سمجھایا کہ زندگی میں مرشد کا ہونا لازم ہے۔ اسی خراب طبیعت کے ساتھ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہو کر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ بیعت کے بعد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی دعا سے طبیعت پھر سے بہتر ہو گئی۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے مہربانی کی بدولت عبدالحمید جب بھی اپنے باطن میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا تصور کرتے ہیں تو انہیں محسوس ہوتا ہے کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ان کے ساتھ ہیں اور ان سے گفتگو کر رہے ہیں۔

خواتین طالبانِ مولیٰ

صاحبزادی منیزہ نجیب سروری قادری

صاحبزادی منیزہ نجیب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی سب سے بڑی صاحبزادی ہیں۔ والد کی شخصیت ان کے لیے مثالی اور محبوب تھی۔ ان کی خوبیوں میں خود کو ڈھالنے کی خواہش تھی لیکن چھوٹے ہوتے اتنی سمجھ نہ تھی اس لیے اس تصور سے ہی خوش ہو جاتیں کہ ان کی اپنے والد سے کچھ کچھ مشابہت ہے۔ جب ہوش سنبھالا تب خود کو ان کی خوبیوں میں ڈھالنے کی چھوٹی چھوٹی کوششیں کرتیں۔ دس سال کی عمر میں سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت ہوئیں۔ جب انہوں نے سلطان الفقر ششمؒ کی طلسماتی شخصیت کو دیکھا تو شش و پنج میں الجھ گئیں کہ عملی طور پر کس کی شخصیت کو رول ماڈل بنائیں۔ جب وہ دونوں پاکیزہ شخصیات پر غور و فکر کرتیں تو کسی نتیجہ پر نہ پہنچ پاتیں کیونکہ بظاہر مختلف نظر آنے والی شخصیات خصوصیات کے اعتبار سے یک جان نظر آتیں۔ سلطان الفقر ششمؒ کے وصال کے بعد جب سلطان العاشقین مسندِ تلقین وارشاد پر فائز ہوئے تو صاحبزادی منیزہ نجیب نے دل سے کوشش کی کہ ان کو والد سے زیادہ مرشد سمجھیں۔ کیونکہ ان کی خواہش تھی کہ اولادِ صلبی تو وہ ہیں ہی لیکن اولادِ معنوی بھی بنیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر تجدید بیعت کا شوق دن بدن بڑھتا جا رہا تھا لیکن یہ خواہش زبان پر لانے سے جھجک رہی تھیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی اجازت سے جب صاحبزادی منیزہ نجیب نے رسالہ روحی شریف پڑھنا شروع کیا تو حیرت زدہ رہ گئیں کہ رسالہ روحی شریف کے صفحات پر انہیں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک دکھائی دیتا اور حروف غائب ہو جاتے۔ پہلے تو انہیں یہ بات سمجھ نہ آئی لیکن بعد میں احساس ہوا کہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی طرف سے انہیں دوبارہ بیعت ہونے کا حکم دیا جا رہا ہے۔

5 فروری 2012ء بروز اتوار 12 ربیع الاوّل 1433ھ کے بابرکت دن محفل میلادِ مصطفیٰؐ بسلسلہ جشنِ عید میلاد النبیؐ کے بابرکت موقع پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے صاحبزادی منیزہ نجیب کو بیعت فرمایا۔ بیعت کے دوران ان پر رقت طاری ہوگئی اور انہوں نے زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ صاحبزادی منیزہ نجیب کا کہنا ہے ''اسی دوران میرے دل سے والد کی تمام محبت نکل گئی اور اس کی جگہ مرشد کی محبت نے لے لی۔ بیعت سے پہلے میں اس کوشش میں مکمل کامیاب نہ ہو پاتی تھی لیکن بیعت کے دوران آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے مجھے توفیقِ الٰہی حاصل ہوگئی کہ میں آپ مدظلہ الاقدس کو صرف مرشد سمجھ کر آپ کی اطاعت کروں۔''

صاحبزادہ منیزہ نجیب نے عاجزی کو ہمیشہ اپنا شعار بنایا اور خود کو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے قدموں کی خاک سمجھا۔ ان کی کوشش تھی کہ صاحبزادگی کا مقام دل سے نکل جائے۔

صاحبزادی منیزہ نجیب نے فنافی الشیخ کے متعلق پڑھا اور سنا تھا لیکن اس حال سے گزری نہ تھیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے بیعت کے

بعدانہوں نے اپنے پورے وجود میں مرشد کے وجود کو ظاہر ہوتے دیکھا تو فنافی الشیخ کے حال کی حقیقت سمجھ آ گئی۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے صاحبزادی منیزہ نجیب کو علمِ دعوت اور مجلسِ محمدیؐ کی حضوری بھی عطا فرمائی۔ انہوں نے سیرِ اوھام کے ذریعے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو اپنے نفس کی گتھیاں سلجھاتے ہوئے بھی دیکھا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے صاحبزادی منیزہ نجیب کو تصوف کے پیچیدہ معاملات پر انگلش اور اردو دونوں زبانوں میں لکھنے کی صلاحیت عطا کی اور ان سے اپنی کئی کتب کا انگلش ترجمہ بھی کروایا۔ یہ تمام صلاحیتیں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ظاہری اور باطنی فیض کا نتیجہ ہیں۔ کتب کے تراجم کے دوران سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے کئی پیچیدہ جملوں کو دل پر کھولا اور کئی جملوں کے حقیقی معنی ظاہری طور پر سمجھائے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس علم کا گہرا سمندر ہیں جس کا کوئی کنارہ نہیں۔

صاحبزادی منیزہ نجیب نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی تصنیفِ مبارکہ شمس الفقرا میں حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے پنجابی بیت کا مصرعہ پڑھا ''جودم غافل سودم کافر'' لیکن وہ اس بیت کی حقیقت سمجھنے سے قاصر تھیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے بیعت ہونے کے بعد ایک دن صاحبزادی منیزہ نجیب فراغت میں سانسوں کا ذکر کرنے لگیں، غور کرنے پر محسوس ہوا کہ سانسیں تو بغیر کوشش کے ہی ذکر کر رہی ہیں۔ حتیٰ کہ جب رات کو بھی ان کی آنکھ کھلتی اور وہ غور کرتیں تب بھی انہیں اپنی سانسوں میں ھو کا ذکر سنائی دیتا۔ صاحبزادی منیزہ نجیب نے اللہ تعالیٰ کا صدہا شکر ادا کیا کہ انہیں سلطان العاشقین کی نگاہِ کاملہ کا فیض ملا۔

☆ صاحبزادی منیزہ نجیب کا کہنا ہے کہ وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں تصوف سے متعلق جب جب کوئی سوال لے کر حاضر ہوئیں تب تب ایک کرامت کا ظہور ہوا کہ سوال زبان پر آنے سے قبل ہی آپ مدظلہ الاقدس اس سوال کا مفصّل جواب دے دیتے کہ کوئی حاجت باقی نہ رہتی۔ آپ مدظلہ الاقدس نہ صرف زبان سے اسرارِ الٰہی بیان فرماتے بلکہ ان کے حقیقی معانی بھی قلب پر کھول دیتے۔

آج لوگ قرآنِ پاک جیسی عظیم نعمت کو سالہا سال الماری میں سجا کر رکھتے ہیں اور کھول کر دیکھتے بھی نہیں۔ جو لوگ تلاوت کرتے ہیں وہ عربی کی حد تک نہ کہ معنی کو سمجھ کر پڑھتے ہیں۔ جو معنی سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں وہ روح تک نہیں پہنچتے۔ پھر کیسے وہ اپنی زندگی قرآن پاک کے مطابق ڈھال سکتے ہیں! صاحبزادی منیزہ نجیب کا کہنا ہے ''میں نے مرشد پاک کو آسان الفاظ میں قرآن کے حقیقی معنی سمجھاتے سنا ہے اور ان کے ہر لفظ کو لوگوں کے دلوں پر اترتے دیکھا ہے۔''

☆ صاحبزادی منیزہ نجیب صحبتِ مرشد کے حوالے سے بیان کرتی ہیں کہ بچپن سے ہی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نورانی اور پُرسکون صحبت سے اُٹھنے کو دل نہ چاہتا یہاں تک کہ سکول کی طرف سے ملنے والا ہوم ورک بھی آپ مدظلہ الاقدس کے پاس بیٹھ کر کرتیں۔ کالج پہنچنے پر بھی یہ سلسلہ جاری رہا اور عملی زندگی کے دوران بھی دین و دنیا سے متعلق صاحبزادی منیزہ جو بھی سوال سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے کرتیں تو ان کا جواب اتنا جامع ہوتا کہ انہیں محسوس ہوتا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو دنیا کے ہر موضوع پر کامل دسترس حاصل ہے مثلاً قرآن و حدیث، سیرتِ نبویؐ، شریعت، اسلامی و دنیاوی تاریخ، تصوف، ملکی و بیرونی سیاست، جغرافیہ، سلسلہ سروری قادری کے مشائخ کی سوانح حیات۔

صاحبزادی منیزہ نجیب مزید کہتی ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے جب آپ مدظلہ الاقدس سلسلہ سروری قادری کے ساتھ ساتھ باقی سلاسلِ طریقت کی تاریخ پر گفتگو فرماتے اور اولیا اور ان کی تصانیف سے زبانی حوالہ دیتے ہیں۔

☆ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے صاحبزادی منیزہ نجیب کو فجر کی نماز کے بعد اللہ پاک کے ایک صفاتی اسم کا ایک خاص طریقہ سے وظیفہ پڑھنے کے لیے دیا۔ انہیں اس وظیفہ کی اہمیت کا اندازہ نہیں تھا لیکن جس دن سے انہوں نے وظیفہ شروع کیا سوالات کے جوابات دل پر کھلنے لگے۔ یہ عمل اتنا تیز ہوتا کہ جیسے ہی سوال ذہن میں آتا اس کے فوراً بعد ہی جواب بھی مل جاتا۔ انہوں نے اپنی اس کیفیت کا جب آپ مدظلہ الاقدس سے ذکر کیا تب معلوم ہوا کہ وہ اس وظیفہ کی وجہ سے ہے۔

☆ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا اورا (Aura) بے حد طلسماتی ہے کہ آپ کی بارگاہ میں بے حد خاموشی ہوتی ہے حتیٰ کہ وہاں موجود لوگوں کی سانسوں کی دھیمی آواز بھی محسوس نہیں ہوتی۔ لمحہ بہ لمحہ دل میں عشقِ مصطفیٰؐ بڑھتا چلا جاتا ہے اور دیدار کی تڑپ بیقرار کرتی ہے۔ البتہ صحبت سے اٹھتے ہی کیفیت میں کمی آجاتی ہے شاید سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس یہ اس لئے کرتے ہیں کہ طالب دنیا کے کام بھی ساتھ ساتھ کرتا رہے۔ ہر مرتبہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صحبت سے باطن میں نیا اور نادر نکتہ کھلتا ہے۔

☆ صاحبزادی منیزہ نجیب کا کہنا ہے ''مجھے توحید تشبیہ کی کبھی سمجھ نہ آتی تھی۔ اس موضوع پر کافی کتب کا مطالعہ کیا تھا، الفاظ بہت تھے لیکن حقیقت دل پر کھل نہیں رہی تھی۔'' ایک دن دورانِ محفل انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے وجودِ مسعود میں نوری ذات کو جلوہ افروز دیکھا اور توحید تشبیہ کی حقیقت ان پر یوں کھلی کہ ان کی عقل دنگ رہ گئی۔ اس دن کے بعد سے صاحبزادی منیزہ نجیب کو وحدت الوجود پر لکھی صوفیا کرام کی تحریر و شاعری کی سمجھ آنا شروع ہوگئی۔

☆ صاحبزادی منیزہ نجیب کہتی ہیں کہ موجودہ دور نفسا نفسی، چیخنے چلانے، دوسروں کو برا بھلا کہنے، الزام و بہتان تراشی، انانیت اور خود پسندی کا دور ہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے خاموشی سے اپنی نگاہِ کاملہ سے مریدین کے قلوب کو پاکیزہ کر کے اللہ کا قرب عطا کیا ہے۔ آپ گنج ہیں جس میں ذات ربّ العزت خود جلوہ گر ہے۔

آپ فرماتی ہیں ''میرے مرشد پاک کیمیا اکثیر کی نظر رکھتے ہیں اور ہر عام کو تزکیہ نفس کے بعد خاص کرنے کا علمِ باطن اپنے عشق و محبوب مولیٰ یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض کی بدولت خوب جانتے ہیں۔ اور رضائے الٰہی کے مطابق استعمال کرتے ہیں۔'' صاحبزادی منیزہ نجیب مزید فرماتی ہیں ''مجھے عام خاتون سے صاحبزادی صرف اور صرف میرے مرشد پاک کی دن رات کی محنت نے بنایا۔ صاحبزادی سے طالبِ مولیٰ کی راہ پر بھی چلایا۔ میری زندگی میں اللہ ربّ العزت نے جو سب سے بڑی نعمت عطا کی ہے وہ میرے والد صاحب، میرے مرشدِ عزیز ہیں۔ میں ربِ کائنات کی شکر گزار ہوں کہ والد کی صورت میں عظیم المرتبت مرشد سے نوازا۔ اس عاجز کی کوئی حیثیت نہیں۔''

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے صاحبزادی منیزہ نجیب کو زندگی کے انتہائی مشکل مقامات سے گزار کر زندگی کی اصل حقیقت ان پر واضح فرمائی اور انہیں صبر، تسلیم و رضا اور عشقِ حقیقی کی نعمتیں عطا کیں۔ تمام کٹھن لمحات میں سلطان العاشقین مدظلہ

الاقدس کا باطنی ساتھ ہمیشہ ان کی قوت بنا اور مددگار رہا۔

صاحبزادی منیزہ نجیب اس وقت تحریک دعوتِ فقر کے بہت سے شعبہ جات کی انچارج ہیں اور انتہائی خلوص و مستعدی سے اپنی ذمہ داریاں ادا کر رہی ہیں۔ صاحبزادی منیزہ کا کہنا ہے کہ ''آج میں ظاہری و باطنی جس مقام پر بھی ہوں وہ سب میرے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی عطا ہے۔''

☆☆☆☆☆

صاحبزادی مشعل نجیب سروری قادری

صاحبزادی مشعل نجیب بہنوں اور بھائی میں سب سے پہلے 10 جولائی 2010ء (27 رجب 1431ھ) بروز ہفتہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئیں۔ صاحبزادی مشعل نجیب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی منجھلی صاحبزادی ہیں۔ آپ نے ہوش سنبھالنے سے اب تک جب بھی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو دیکھا تو انہیں اس حدیث کے مصداق اللہ کی یاد آئی جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ''تمہارا اصل دوست وہ ہے جس کا دیدار تمہیں اللہ کی یاد دلائے۔'' صاحبزادی مشعل نجیب کا بھی یہی کہنا ہے کہ وہ جب بھی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صحبت میں بیٹھتی ہیں انہیں اللہ سے قربت محسوس ہوتی ہے، اللہ کے سوا ہر خیال دل سے نکل جاتا ہے، ان کا وجود اللہ کے سوا ہر چیز کی نفی کر دیتا ہے اور اثبات کا سفر طے ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی صاحبزادی مشعل نجیب آپ مدظلہ الاقدس کی صحبت میں آتی ہیں تو انہیں آپ کی نورانی شخصیت بہت بلند معلوم ہوتی ہے۔ ان کا لوں لوں یہ گواہی دیتا محسوس ہوتا ہے کہ آپ کا مرتبہ اللہ کے حضور بہت بلند ہے جس کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا۔ صاحبزادی مشعل نجیب کا کہنا ہے ''میری زندگی میں آپ ہی وہ واحد ہستی ہیں جن کی مہربانیوں کا شمار ناممکن ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کے اعلیٰ و ارفع مرتبے کو میری عقل و فہم نہ جان سکی کہ میں آپ کے بارے میں جتنا سوچتی ہوں آپ کی شخصیت کی نئی جہتیں مجھ پر کھلتی ہیں۔''

صاحبزادی مشعل نجیب اس بات کی گواہ ہیں کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے علم کی کوئی حد نہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ علم دینی ہو یا روحانی، فلسفہ ہو یا ڈاکٹری، سیاست ہو یا علم منطق، سائنس ہو یا تاریخ یا دنیا کا کوئی بھی موضوع ہو آپ کی علمی وسعت دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ آپ جس موضوع پر بھی لب کشائی فرماتے ہیں ایسے محسوس ہوتا ہے کہ یہ علم اس سے پہلے موجود ہی نہیں تھا۔

صاحبزادی مشعل نجیب کا کہنا ہے ''میں نے پوری زندگی مختلف لوگوں میں مختلف خوبیاں دیکھیں، کسی کو نرم مزاج پایا تو کسی کو سچا اور حقیقت پسند، کسی کو امانت دار پایا تو کسی کی وسعتِ علم قابلِ تعریف تھی، کسی کو دنیاوی معاملات میں سمجھ بوجھ رکھنے والا پایا تو کسی کو دینی معاملات میں، کسی کو دوسروں کی مدد کرنے والا پایا تو کسی کو صبر کی صفت سے متصف دیکھا، کسی کو باوقار پایا تو کسی کو احساسِ ذمہ داری بدرجہ اتم نبھاتے دیکھا۔ میں نے اپنے مرشد کی یہ کرامت دیکھی کہ ان میں تمام کی تمام احسن صفات بدرجہ اتم موجود ہیں یا اس حد تک موجود ہیں جس کو انسانیت کی معراج کہا جاتا ہے۔ مزید برآں آپ مدظلہ الاقدس میں وہ صفات بھی موجود ہیں کہ جو میں نے کسی اور انسان میں نہیں دیکھیں۔ اگر عام انسان بھی تعصب

کی عینک اتار کر دیکھے تو وہ بھی آپ کی اعلیٰ صفات دیکھ کر پکار اٹھے گا کہ آپ مرشد کامل اکمل جامع نورالہدیٰ ہیں یہی وجہ ہے کہ میں اپنی پوری زندگی میں صرف آپ سے متاثر ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے کہ آپ کی زندگی میں کوئی ایسی ہستی ہو جس کو دیکھ کر اللہ کی طلب بڑھ جائے۔''

صاحبزادی مشعل نجیب نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بہت سی کرامات کا مشاہدہ کیا ہے جن میں سے چند ایک درج کی جارہی ہیں۔

☆ صاحبزادی مشعل نجیب ایک مرتبہ اسم اللہ ذات کا تصور کر رہی تھیں کہ ان پر کشفی حالت طاری ہوئی اور انہوں نے دیکھا کہ وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ساتھ ایک نورانی دروازے سے گزر کر مجلسِ محمدیؐ میں داخل ہوتی ہیں۔ وہاں انہوں نے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کو بھی دیکھا۔ پھر یکا یک منظر تبدیل ہو جاتا ہے اور صاحبزادی مشعل نجیب خود کو ایک ندی کے کنارے دیکھتی ہیں۔ اچانک لڑکھڑا کر گرنے لگتی ہیں تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس انہیں تھام لیتے ہیں اور فرماتے ہیں ''ہم تمہیں کبھی گرنے نہیں دیں گے۔'' پھر دوبارہ منظر بدل جاتا ہے اور وہ اپنی پہلے والی حالت میں واپس لوٹ آتی ہیں۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے صاحبزادی مشعل نجیب کو مسجدِ زہرا کی تزئین و آرائش کی ذمہ داری دی۔ موسمِ گرما کے دن تھے، گرمی اپنے عروج پر تھی اور کام کرنے میں بہت مشکل پیش آرہی تھی۔ خاص طور پر جب مسجد کے تاج کی تزئین و آرائش کے کام کا جائزہ لینے کے لیے مسجد کی چھت پر جانا پڑتا تو گرمی اتنی شدید ہوتی کہ اس کو برداشت کرنا مشکل تھا۔ انہی دنوں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے صاحبزادی مشعل نجیب اور ٹیم کی دوسری خواتین سے مسجد کے کام کے متعلق پوچھا تو سب نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو بتایا کہ گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے اس لیے کام کے لیے دیر سے آتے ہیں۔ اس روز کے بعد سے جب جب وہ مسجد کے کام کے لیے جاتیں اس وقت اگست کے مہینے میں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چلنا شروع ہو جاتیں۔ یہ سلسلہ تب تک جاری رہا جب تک تاج کا کام کچھ دنوں میں مکمل نہ ہو گیا۔ بے شک یہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بہت بڑی کرامت ہے۔

☆ صاحبزادی مشعل نجیب کی ماہنامہ سلطان الفقر کے اُردو مضامین کا انگلش میں ترجمہ کرنے کی ڈیوٹی لگی۔ یہ کام انہوں نے اس سے قبل نہیں کیا تھا۔ انہیں لگتا تھا کہ وہ یہ ڈیوٹی انجام نہیں دے سکیں گی۔ دل میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے عرض کی کہ مہربانی فرمائیں اور اپنی رضا کے مطابق ڈیوٹی کروالیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے مہربانی فرمائی اور دل و دماغ کو روشن کر دیا۔ اس کے بعد ڈیوٹی کرنا بہت آسان ہو گیا۔ جب بھی مشکل پیش آتی وہ مرشد کریم کو یاد کرتیں اور مشکل آسان ہو جاتی۔

☆ صاحبزادی مشعل نجیب کو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے قصیدہ غوثیہ کا وظیفہ عطا فرمایا۔ جب انہوں نے قصیدہ غوثیہ پڑھا تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صورت میں سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کا دیدار کیا۔ جس سے انہیں یقین حاصل ہوا کہ سروری قادری مشائخ کی حقیقت ایک ہی ہوتی ہے اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس غوث الاعظمؓ کی عین ہیں۔

☆ صاحبزادی مشعل نجیب کو ایسا مرض لاحق ہوا کہ بڑے سے بڑے ڈاکٹر کو چیک کروانے اور ہر طرح کے ٹیسٹ کروانے کے باوجود مرض

کی تشخیص نہ ہوسکی۔ مسلسل تکلیف میں مبتلا رہنے کے باعث وہ بہت پریشان رہتی تھیں۔ ڈاکٹر تشخیص میں ناکام رہنے کی وجہ سے جو بھی دوائی دیتے وہ بے اثر رہتی۔ ڈاکٹروں سے مایوسی کے بعد صاحبزادی مشعل نجیب کی واحد امید صرف سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس تھے۔ صاحبزادی مشعل نجیب کا یقین ہے کہ مرشد کریم ہر علم سے واقف اور چھپی ہوئی بات بھی جانتے ہیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے ان کی بیماری کی تشخیص کی جس میں بہترین سے بہترین اور کوالیفائیڈ ڈاکٹر بھی کامیاب نہ ہو سکے۔ جب صاحبزادی مشعل نجیب نے اس تشخیص کے بارے میں ڈاکٹروں کو آگاہ کیا تو وہ بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے کہ واقعی یہی مرض ہے۔

☆ صاحبزادی مشعل نجیب نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی حیثیت ایک مجددِ دین کی ہے۔ آپ نے دینِ اسلام کی روح فقر سے عوام الناس کو روشناس کرایا۔ آپ نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ اور ایک ایک پیسہ اللہ کی راہ میں خرچ کیا تا کہ دینِ محمدی کو سرفرازی حاصل ہو۔ ترویجِ اسلام اور فقرِ محمدی کو امتِ مسلمہ میں عام کرنے کی ذمہ داری آپ کے مرشد سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ نے آپ کو تفویض کی تھی۔ آپ مدظلہ الاقدس اپنے مرشد کی طرف سے تفویض کردہ اس ڈیوٹی کو سرانجام دینے میں دن رات مصروف رہے۔ اس ضمن میں آپ کی کاوشیں لامتناہی جہتوں کی حامل ہیں۔ آپ نے موجودہ دور کے تمام ذرائع ابلاغ کو استعمال کیا اور امتِ مسلمہ کو جھنجھوڑا تا کہ ان کا تعلق اپنے ربّ سے قائم ہو۔ جب طالبانِ مولیٰ گروہ در گروہ آپ کے پاس آ کر فیض پانے لگے تو حاسدین کو یہ برداشت نہ ہوا۔ دینِ اسلام کے دشمنوں کو بھی یہ امر ناگوار گزرا کہ دینِ اسلام کی روح عام ہو۔ اس طرح آپ کے دشمنوں اور حاسدوں کی تعداد بڑھتی گئی۔ اس بنا پر صاحبزادی مشعل نجیب کے دل میں یہ خوف گھر کر گیا کہ (نعوذ باللہ) کوئی آپ مدظلہ الاقدس کو نقصان نہ پہنچا دے۔ سوتے جاگتے یہی فکر انہیں کھائے جاتی۔ صاحبزادی منیزہ نجیب نے اس کا تذکرہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے کیا۔ آپ مدظلہ الاقدس نے صاحبزادی مشعل کو بلایا اور ان کی طرف ایک نگاہ کی۔ صاحبزادی مشعل نجیب کا کہنا ہے ''مجھے یہ نگاہ اپنے وجود میں سرایت کرتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اگلے ہی لمحے وہ خوف اور غم بالکل ختم ہو گیا۔ یہ میرے مرشد کریم کی بہت بڑی کرامت ہے کہ ایک نگاہ میں میری سوچ ہی بدل ڈالی اور غم ایک لمحے میں ختم کر دیا۔''

☆☆☆☆☆

صاحبزادی فاطمہ نجیب سروری قادری

صاحبزادی فاطمہ نجیب 4 جنوری 2003ء (30 ذیقعد 1423ھ) بروز ہفتہ پیدا ہوئیں جس وقت سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو (2001ء میں) امانتِ فقر منتقل ہو چکی تھی۔ آپ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں۔ جب صاحبزادی فاطمہ نجیب بہت چھوٹی تھیں تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''فاطمہ کی ہر دعا قبول ہوگی۔'' بہت سے لوگ اس فرمان کے گواہ ہیں کہ صاحبزادی فاطمہ کوئی دعا رد نہیں ہوئی۔ یہاں تک کہ ان کے بہن بھائی امتحانات میں کامیابی کے لیے دعا کرواتے۔ صاحبزادی فاطمہ نجیب کہتی ہیں ''یہ صرف میرے مرشد کریم کی مہربانی ہے کہ آپ کے ایک مرتبہ فرمانے کے بعد میری ہر دعا قبول ہونے

لگی۔ بے شک یہ میری دعا کا کمال نہیں بلکہ آپ کے کہے ہوئے الفاظ کی اللہ کی بارگاہ میں قبولیت کا ثبوت ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ مدظلہ الاقدس کا مقام اللہ کے ہاں کس قدر بلند ہے۔''

صاحبزادی فاطمہ نجیب 13 مارچ 2019 (5 رجب 1440ھ) بروز بدھ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئیں۔

☆ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے صاحبزادی فاطمہ نجیب کو علمِ دعوت عطا فرمایا۔ جس کی بدولت وہ سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اور سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ سے راہِ فقر کے متعلق رہنمائی حاصل کر لیتی ہیں۔

صاحبزادی فاطمہ کا کہنا ہے ''میرے مرشد کریم نے اس نعمت سے اس قدر نوازا ہے کہ اکثر بغیر کچھ پڑھے ہی دعوت جاری ہو جاتی ہے۔''

☆ صاحبزادی فاطمہ نجیب مزید کہتی ہیں ''میرے مرشد کریم نے مجھے نظرِ بد کا تعویز دیا۔ اس تعویز میں اتنا اثر تھا کہ میں اپنے آپ کو محفوظ اور ہلکا محسوس کرتی۔ بے شک یہ تعویز کا نہیں بلکہ میرے مرشد کا کمال ہے۔''

ایک رات صاحبزادی فاطمہ نجیب نے تعویز اتارا لیکن دوبارہ پہننا بھول گئیں۔ اس رات انہیں ڈراؤنے خواب آئے۔ اسی وقت ان کی آنکھ کھل گئی اور انہوں نے فوراً تعویز پہن لیا۔ اس کے بعد دوبارہ خوفناک خواب نہیں آئے۔

☆ ایک مرتبہ صاحبزادی فاطمہ نجیب کے پاؤں میں موچ آ گئی۔ تکلیف کی شدت ناقابلِ برداشت تھی۔ دوا لینے کے باوجود درد کی شدت میں کمی واقع نہ ہوئی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس تشریف لائے تو صاحبزادی فاطمہ نے دل میں ہی مرشد کریم سے درخواست کی کہ حضور مہربانی فرمائیں تاکہ اس درد سے چھٹکارا ملے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے صاحبزادی فاطمہ نجیب کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ فاطمہ نجیب کا کہنا ہے ''جیسے ہی آپ مدظلہ الاقدس نے دستِ مبارک میرے سر پر پھیرا تو یکا یک درد ختم ہو گیا۔ بے شک یہ آپ کی کامل ولایت کا ثبوت ہے۔''

☆ اسی طرح ایک مرتبہ صاحبزادی فاطمہ کو 102 بخار تھا۔ کسی قسم کی دوائی اثر نہ کر رہی تھی۔ ڈاکٹروں کو بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ بخار کی وجہ کیا ہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس صاحبزادی فاطمہ کے پاس آئے اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ اسی لمحہ سے ان کا بخار کم ہونا شروع ہو گیا اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس نے بیماری سے نجات دے دی۔

☆ صاحبزادی فاطمہ نجیب کا گلے (Tonsillectomy) کا آپریشن ہوا۔ آپریشن کے بعد جب وہ گھر واپس آئیں تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ان کی خیریت دریافت کرنے کے لیے تشریف لائے۔ صاحبزادی فاطمہ بہت خوش تھیں۔ وہ کچھ کہنا چاہتی تھیں لیکن آپریشن کی وجہ سے بول نہ پا رہی تھیں جس پر انہیں بہت بے چینی ہو رہی تھی۔ اسی وقت سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے وہی فرما دیا جو وہ کہنا چاہتی تھیں۔ صاحبزادی فاطمہ نجیب کا یقین مزید پختہ ہو گیا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ان کے دل کی ہر کیفیت سے واقف ہیں۔

☆ صاحبزادی فاطمہ نجیب کی آنکھوں کا آپریشن تھا۔ ان کی چند دوستوں کا بھی آپریشن ہو چکا تھا اس لیے ان سے پوچھا کہ کوئی تکلیف دہ عمل تو نہیں۔ سب کا ایک ہی جواب تھا کہ آنکھوں میں بہت درد ہوتی ہے۔ ڈاکٹر کا بھی یہی کہنا تھا۔ صاحبزادی فاطمہ نے اپنے دل میں سلطان

العاشقین مدظلہ الاقدس سے دعا کی اور آپریشن سے پہلے آپ مدظلہ الاقدس کا تصور کیا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے صاحبزادی فاطمہ کو ذرہ برابر درد نہ ہوا۔ صاحبزادی فاطمہ کا کہنا ہے ''یہ میرے مرشد کی مہربانی ہے کہ ان کا تصور بھی میرے لئے مشکل کشا ہے۔''

☆ صاحبزادی فاطمہ نجیب بیمار ہوئیں اور بیماری طویل ہوگئی۔ دن رات ادویات لینے کی وجہ سے نیند اُڑ گئی۔ صاحبزادی فاطمہ سونا چاہتی تھیں لیکن سو نہ پاتیں جس کی وجہ سے وہ پریشان تھیں۔ ایک صبح وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے پاس تشریف لے گئیں اور اپنی مشکل بیان کی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''نیند آجائے گی۔'' جب صاحبزادی فاطمہ اپنے کمرے میں واپس آئیں تو انہیں فوراً نیند آگئی جبکہ اس سے پہلے باوجود ہزار کوشش کے انہیں نیند نہ آرہی تھی۔ بلاشبہ یہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی کرامت ہے۔

☆ ایک مرتبہ فادرز ڈے (Father's Day) پر صاحبزادی فاطمہ کی شدید خواہش تھی کہ وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے لیے شاعری کریں لیکن یہ کام انہیں ناممکنات میں سے لگ رہا تھا۔ صاحبزادی فاطمہ کو اپنے مرشد کامل پر یقین تھا کہ ہمیشہ کی طرح اس مرتبہ بھی مدد فرمائیں گے۔ انہوں نے باطن میں آپ مدظلہ الاقدس سے مدد مانگی۔ ابھی دعا مانگنا ختم بھی نہ کی تھی کہ شاعری کے الفاظ دل پر اترنے لگے اور چند ہی لمحوں میں انہوں نے درج ذیل نظم لکھی:

اندھیروں کی عادت سی ہونے لگی جب
مسکرانا چھوڑنے لگی تھی جب
زندگی سے مایوس سی ہو گئی
اور شاید اپنے ہی خیالوں میں قید ہونے لگی
ایک اجالے نے تب اپنی روشنی برسائی
محبت اور روحانیت سے بھری آنکھوں سے
میرے آنسوؤں کو موتیوں میں تبدیل کرنے والے
کوئی اور نہیں وہ میرے پیارے ابا جان ہیں
مجھ میں زندگی دوبارہ پھونکنے والے ہیں
مجھے اندھیروں سے نکالنے والے
میرے ہر درد کا درماں آپ ہیں
اظہارِ محبت شاید نہ ہی ہو پائے مجھ سے
لیکن میری جان آپ ہیں

☆☆☆☆☆

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ماہا مرتضیٰ سروری قادری (لاہور)

محترمہ ماہا مرتضیٰ صاحبہ کو صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب صاحب کی زوجہ محترمہ ہونے کے ناتے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بہو ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ماہا صاحبہ جولائی 2011ء میں طلبِ مولیٰ لے کر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں آئیں اور ان کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئیں۔ جب سے انہوں نے ہوش سنبھالا اپنی والدہ کو اللہ کی راہ پر چلتے اور انسانِ کامل کی تلاش میں پایا۔ وہ کئی جگہ پر گئیں اپنے سوالات کے جوابات کے لیے لیکن کہیں بھی مطمئن نہ ہوئیں۔ پھر فروری 2011ء میں جب ماہا صاحبہ کی والدہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ہاتھ پر بیعت ہوئیں تو انہوں نے والدہ کو بہت پرسکون اور خوش پایا کیونکہ انہیں ان کے سوالوں کے جوابات مل گئے تھے۔ انہوں نے جب بیعت کا حال سنایا اور مرشد کریم کے متعلق بتایا تو ماہا صاحبہ کے اندر بھی شدید خواہش پیدا ہوئی کہ وہ بھی بیعت ہو جائیں۔ کچھ عرصہ بعد وہ بیعت ہونے کے لیے حاضر ہوئیں تو اس وقت محفل اختتام پذیر ہو چکی تھی اور مرشد کریم محفل سے رخصت ہو کر اپنے کمرہ مبارک میں تشریف لے جا چکے تھے۔ ماہا صاحبہ بہت پریشان اور بیقرار ہوئیں کہ بیعت کے بغیر ہی واپس جائیں گے۔ ابھی وہ سوچ ہی رہیں تھیں کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اپنے کمرہ مبارک سے باہر تشریف لائے اور 27 فروری 2011ء (23 ربیع الاوّل 1432ھ) بروز اتوار ماہا صاحبہ کو بیعت فرمایا۔ دورانِ بیعت انہیں بہت رونا آیا اور بے حد سکون بھی محسوس ہوا۔ اس رونے میں ایک عجیب سی لذت تھی۔ ماہا صاحبہ کا بیعت کے بعد ہر لمحہ مرشد پر یقین بڑھتا گیا۔ انہوں نے بیعت کے بعد ذکر و تصور اسم اللہ ذات کو اپنا شعار بنا لیا۔ انہوں نے محسوس کیا کہ جوں جوں وہ ذکر و تصور اسم اللہ ذات کر رہی تھیں عشقِ مرشد میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ بیشک یہ مرشد کامل کی کرامت تھی کہ وہ ذکر اللہ کا کرتی لیکن قربت مرشد کی حاصل ہوتی ہے۔

بیعت کرتے ہی انہیں یوں محسوس ہوا کہ ان کے سر سے کوئی بھاری بوجھ اتر گیا ہے اور وہ پھول کی طرح ہلکی ہو گئی ہیں۔ بیعت کے بعد دنیا اور دنیاوی لوگوں کی حقیقتیں ان پر کھلنے لگیں اور جلد وہ دنیا سے بیزار ہو کر صرف اللہ پاک کے عشق میں گم ہو گئیں۔ مرشد پاک کی نظرِ کرم سے تیزی سے معرفت کے مراتب طے کر کے اعلیٰ منازل تک رسائی حاصل کر لی۔ ایک سال بعد ہی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے انہیں اسمِ محمدؐ عطا فرمایا جسے ہاتھ میں لیتے ہی ماہا صاحبہ کے باصفا قلب پر مرشد کے کرم سے حقیقتِ محمدیہ کھل گئی۔

☆ اسمِ محمدؐ عطا کرنے کے بعد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے ماہا صاحبہ کو دعوت پڑھنے کی اجازت دی۔ جب انہوں نے پہلی بار دعوت پڑھی تو خاتونِ جنت سیّدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں۔ ماہا صاحبہ نے آپؓ سے پوچھا ''میں اللہ پاک کو کیسے پا سکتی ہوں اور اللہ کا قرب کیسے حاصل کروں۔'' آپؓ نے فرمایا ''اپنے مرشد کا دامن مضبوطی سے تھام لو اور صرف اُن پر نظر رکھو تو تم اللہ کو جلدی پا لو گی۔''

☆ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی کرامات بیان کرتے ہوئے ماہا صاحبہ کہتی ہیں کہ حضور مرشد کریم کا وجودِ مسعود ہی کرامت ہے، وہ

مجسم نور اور عظمت کی علامت ہیں۔ ان کے صبر و برداشت کی کوئی مثال نہیں۔

☆ ایک روز ماہا صاحبہ ڈرائیونگ کر رہی تھیں کہ دوسری جانب سے ایک تیز رفتار گاڑی ان کی گاڑی سے ٹکرانے لگی۔ خوف اور پریشانی سے وہ یکدم ساقط ہوگئیں۔ انہیں محسوس ہوا کہ کسی غیبی طاقت نے ان کی گاڑی کا سٹیئرنگ ویل موڑ کر انہیں حادثے سے بچالیا۔ انہیں یقین ہے کہ بیشک وہ طاقت سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی ہی تھی جو اپنے ہر مرید کی ہر لمحہ نگہبانی فرماتے ہیں۔ اب جب بھی وہ گاڑی لے کر نکلتی ہیں تو حیران کن طور پر سڑک پر سے رش کم ہو جاتا ہے۔

ماہا صاحبہ کہتی ہیں کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی سب سے خاص بات یہ ہے کہ وہ اپنے مریدین کے مسائل کا حل ان مسائل کے درپیش آنے سے قبل ہی اپنی گفتگو کے ذریعے انہیں بتا رہے ہوتے ہیں۔ مرید اگر مرشد پاک کی گفتگو پر غور و فکر کرے اور اسے ذہن نشین کر لے تو وقت آنے پر انہی الفاظ کے ذریعے اپنے مسئلے کو حل کرنے میں اسے راہنمائی مل جاتی ہے۔ محترمہ ماہا صاحبہ فرماتی ہیں ''مرشد پاک نے زندگی کے ہر موڑ پر میری رہنمائی کی اور مجھے بے حد محبت سے نوازا۔ میرے ہر سوال کا جواب میرے پوچھنے سے قبل ہی دے دیا۔ بعض مرتبہ ایسا موقع آیا کہ وہ دل میں سوچ ہی رہی ہوتیں اور مرشد کریم وہی فرما دیتے۔ ان کا یقین مزید پختہ ہو گیا کہ ان کے مرشد کامل ان کی ہر سوچ اور گمان سے واقف ہیں اور ہر وقت ان کے ساتھ ہیں۔ یہ ان کا مجھ پر سب سے بڑا کرم ہے کہ انہوں نے مجھے اپنی بہو کے طور پر چنا اور ان کے تمام اہلِ خانہ نے مجھے اس قدر عزت و محبت سے نوازا کہ جس کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔''

ماہا صاحبہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے لامحدود علم سے بہت متاثر ہیں کہ ان سے خواہ کسی بھی شعبے کے متعلق سوال کیا جائے وہ ہمیشہ اس کا بہترین اور جامع جواب فرماتے ہیں، چاہے وہ اسلام کے متعلق ہو یا تاریخ، سیاست، طب یا سائنس کے۔ وہ ہر بات یوں بیان فرماتے ہیں جیسے سب کچھ ان کا آنکھوں دیکھا حال ہو۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا اندازِ تربیت ہی آپ کی بہت بڑی کرامت ہے۔ محترمہ ماہا صاحبہ کہتی ہیں ''سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس طالبانِ مولیٰ کو ہیروں کی طرح تراشتے ہیں اور تراشتے بھی ایسے ہیں کہ انسان رضائے الٰہی میں مکمل طور پر ڈھل جائے۔ آپ مدظلہ الاقدس مخلص اور وفادار مریدین کو اللہ کی کسی نہ کسی صفت سے متصف فرماتے ہیں۔ بیشک آپ کا اندازِ تربیت سارے جہان سے نرالا ہے۔''

ماہا صاحبہ مزید کہتی ہیں ''سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس حق ہیں سچ ہیں، آنے والا وقت ان کی شان اور حقیقت کو دنیا پر روزِ روشن کی طرح عیاں کر دے گا۔'' وہ خود کو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے منسلک ہونے پر دنیا کی خوش قسمت ترین انسان سمجھتی ہیں، مرشد پاک کی ہی بدولت انہیں زندگی کا مقصد ملا۔ جب ان کی زندگی میں وہ مشکل وقت آیا جب انہیں ہر طرف سے مخالفت کا سامنا تھا اور وہ تنہا رہ گئیں حضور مرشد پاک ہر لمحہ ان کے ساتھ ساتھ تھے ایک مضبوط ستون اور سائبان کی طرح۔ مرشد پاک ہی کی بدولت ماہا صاحبہ خود کو محفوظ اور پرسکون محسوس کرتیں اور ان مشکل حالات سے نکل پائیں۔ آج اگر وہ اپنی تمام کمزوریوں اور خوف پر قابو پا سکیں ہیں تو وہ صرف سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی ہے۔ باطنی تبدیلیوں کے متعلق ماہا صاحبہ کا کہنا ہے کہ انہیں بیان کرنا ممکن نہیں۔ انہیں سمجھنے کے لیے طالب کو خود مرشد کی زیرِ نگرانی روحانی

احوال سے گزرنا پڑتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ماہاصاحبہ کو ایک بیٹی 'صاحبزادی زہرا مرتضیٰ' اور ایک بیٹے 'صاحبزادہ سلطان محمد حسن مرتضیٰ' سے نوازا۔ ماہاصاحبہ بتاتی ہیں کہ دونوں بچوں میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا نور ہونے کی نشانیاں حمل کے دوران ہی ظاہر ہونا شروع ہوگئی تھیں۔ انہیں اس دوران نہ کوئی گرانی محسوس ہوئی نہ تکلیف۔ دنیا میں آنے کے بعد بھی ان سعید و خوش بخت بچوں کے اطوار عام بچوں سے بالکل مختلف ہیں اور ان کی حرکات و سکنات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک عظیم و بابرکت خاندان کا خون ہیں۔ نہ ہی وہ عام بچوں کی طرح ضدیں کرتے ہیں نہ شور مچاتے یا چیختے چلاتے ہیں۔ صفائی پسند اس قدر ہیں کہ ڈائپر گندا ہونے پر فوراً اسے بدلنے کے لیے رونے لگتے ہیں۔ صاحبزادی زہرا ہمیشہ اپنا کھانا اور کھلونے دوسرے بچوں کے ساتھ شیئر کرتی ہیں۔ ان کی خوش اخلاق اور نفاست پسند طبیعت بالکل اپنے شاندار دادا جان سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس پر ہے۔ صاحبزادہ محمد حسن مرتضیٰ ابھی چند ماہ کے ہیں لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے باطنی طور پر اس طرح یکتا ہیں کہ ان کا چہرہ بلکہ پورا وجود ہی سلطان العاشقین کی شبیہ ہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس بارہا ان کے متعلق فرما چکے ہیں کہ بڑے ہو کر انسانِ کامل کے مرتبہ پر فائز ہوں گے۔ سبحان اللہ!

☆☆☆☆☆

سونیا نعیم سروری قادری (لاہور)

محترمہ سونیا نعیم کے دل میں بچپن سے اللہ کی محبت موجزن تھی، وہ ہر معاملے میں انتہائی حساس تھیں اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر پریشان رہتی تھیں۔ اپنی بڑی ہمشیرہ روبینہ فاروق کے توسط سے وہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے ان کی ظاہری اور باطنی حالت میں واضح تبدیلی آئی۔ اللہ کا قرب و معرفت حاصل ہوئی جس کے ساتھ ہی تمام دنیاوی پریشانیاں ختم ہوگئیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی کرم نوازی سے انہیں مجلسِ محمدیؐ کی حضوری بھی عطا ہوئی۔

جب وہ پہلی بار دعوت پڑھ کر مجلسِ محمدیؐ میں حاضر ہوئیں تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بہت شفقت سے نوازا۔

وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملنے کے لیے بہت بے قرار تھیں۔ جب مراقبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صورت ہو بہو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صورت جیسی تھی۔ اسی لمحے ان پر حقیقتِ محمدیہ کھل گئی اور یہ راز پا کر وہ حیران رہ گئیں۔

☆ محترمہ سونیا کی والدہ بھی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بیعت ہیں۔ وہ کسی معاملہ پر سونیا صاحبہ سے ناراض تھیں، اسی دوران ان کی طبیعت بے حد خراب ہوگئی حتیٰ کہ ڈاکٹر ان کی زندگی سے مایوس ہوگئے۔ سونیا صاحبہ کو اس بات کا بے حد رنج تھا کہ اگر ان کی والدہ ناراضگی کے عالم میں ہی دنیا سے رخصت ہوگئیں تو وہ خود کو معاف نہ کر سکیں گی۔ وہ دن رات روتی رہتیں اگرچہ انہوں نے ظاہر میں مرشد پاک سے کچھ

بھی نہ کہا لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس تو اپنے مریدوں کے حال سے واقف ہیں۔ انہوں نے اس قدر مہربانی فرمائی کہ محترمہ سونیا کی والدہ معجزاتی طور پر صحت یاب ہونا شروع ہوگئیں اور ڈاکٹر حیران رہ گئے۔

☆ سونیا صاحبہ ایک بوتیک چلاتی ہیں۔ کئی بار کام اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ وقت پر مکمل کرنا ممکن نظر نہیں آتا لیکن وہ باطن میں مرشد پاک سے مدد مانگتی ہیں اور ناممکن نظر آنے والا کام بھی منٹوں میں ہو جاتا ہے۔

محترمہ سونیا نعیم نے اپنے خلوص اور وفا کی بدولت سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے باطن میں اعلیٰ ترین مقام حاصل کیے اور آج تحریک دعوتِ فقر کے شعبہ خواتین کی منتظمِ اعلیٰ ہیں۔ محترمہ سونیا نعیم نے مسجدِ زہراؓ کی ڈیزائننگ اور تزئین و آرائش کی ذمہ داری بھی نہایت احسن طریقے سے ادا کی۔

☆☆☆☆☆

شازیہ تبسم علی سروری قادری (لاہور)

محترمہ شازیہ تبسم کی زندگی کا واحد مقصد اللہ کا قرب و وصال حاصل کرنا تھا۔ اس مقصد کی تکمیل کے لیے انہوں نے بہت کوشش کی، ہر طرح کے مجاہدے و ریاضت کے باوجود منزل حاصل نہ ہوئی۔ اپنی ہمشیرہ روبینہ فاروق کی ترغیب پر جب انہوں نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت کی تو بغیر کسی ریاضت کے محض سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نگاہِ کامل اور ذکر و تصور اسم اللہ ذات سے انہیں اللہ کی معرفت حاصل ہوئی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے روحانی فیض کی بدولت ان کی ظاہری و باطنی خامیاں اور کمزوریاں دور ہوگئیں۔

سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے عرس مبارک کے موقع پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا ان پر اس قدر کرم ہوا کہ انہیں شاعری کرنے کی صلاحیت عطا ہوئی اور اسی رات اللہ پاک نے ان کے قلب پر چند اشعار الہام کیے جو کہ آپ مدظلہ الاقدس کو مستقبل میں ملنے والے القابات کے مطابق تھے۔ اس سے قبل انہوں نے کبھی شاعری نہیں کی تھی۔ وہ اشعار یہ ہیں:

عاشقاں دا او سلطان سدیوے
فقر دا او آفتاب دسیوے
شبیہ او غوث الاعظم وکھیوے
سچا راہ سلطان محمد والا، جس وچ ربّ لبھیوے

عرس والے دن جب انہوں نے دعوت پڑھی تو پروگرام کے تمام مناظر ان کی آنکھوں کے سامنے آ گئے اور جب بعد میں انہوں نے پروگرام کی ویڈیو دیکھی تو وہ بالکل ویسا ہی پروگرام تھا جیسا انہوں نے دعوت کے دوران مراقبہ میں دیکھا تھا۔ یہ سب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے فیض کی بدولت ہے۔

محترمہ شازیہ بتاتی ہیں کہ ان کی صحت کے کچھ مسائل تھے جن کا حل ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا۔ شازیہ اپریشن سے گھبرا رہی تھیں لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے حوصلہ دینے پر وہ اپریشن کے لیے مان گئیں۔ اپریشن بخیر و عافیت ہو گیا۔ اپریشن کے بعد جب وہ کچھ ہوش میں آئیں تو انہوں نے واضح طور پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو اپنے پاس دیکھا جو ان کے سر پر ہاتھ رکھ کر انہیں تسلی دے رہے تھے کہ گھبراؤ نہیں تم جلد ٹھیک ہو جاؤ گی۔ شازیہ پاس ہی موجود اپنی بہن کو بتانے لگیں کہ دیکھو حضور مرشد کریم تشریف لائے ہیں۔ حالانکہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ظاہری طور پر موجود نہ تھے۔

محترمہ شازیہ نے ہمیشہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی عطا کردہ ذمہ داریوں کو انتہائی خلوص اور محنت سے ادا کیا اور ذاتی مصروفیات پر تحریک دعوتِ فقر کے کاموں کو ترجیح دی۔ ان کی محنت اور بے غرض قربانیوں کی وجہ سے اللہ نے انہیں خاص مقام کے لیے چن لیا۔ وہ تحریک دعوتِ فقر کے شعبہ خواتین کی جنرل سیکریٹری ہیں اور مسجد زہراؓ کے لیے بیشمار ذمہ داریاں انجام دے رہی ہیں۔

☆☆☆☆☆

روبینہ فاروق سروری قادری (لاہور)

محترمہ روبینہ فاروق کو کم عمری سے ہی اللہ کی تلاش تھی۔ اس سلسلے میں نہ صرف بہت مجاہدہ و ریاضت کی بلکہ بہت سے سلاسل سے بھی وابستہ رہیں لیکن اللہ کے قرب کی طلب کہیں سے پوری نہ ہوئی۔ ایک روز انہیں ایک بک سٹال سے ماہنامہ سلطان الفقر ملا جس میں اللہ کے دیدار اور مجلسِ محمدیؐ کی حضوری کے متعلق لکھا تھا۔ اسے پڑھ کر ان کو منزل قریب نظر آئی۔ فوراً سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئیں اور جو بچپن سے تلاش کر رہی تھیں وہ سب پا لیا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے بغیر کسی مشقت و ریاضت میں ڈالے محض اپنی نگاہِ کامل سے تزکیہ نفس کر کے انہیں دیدارِ الٰہی کی منزل پر پہنچا دیا اور علمِ دعوت کے ذریعے مجلسِ محمدیؐ کی حضوری بھی عطا کی۔

روبینہ فاروق کہتی ہیں ”جب میں نے مرشد پاک کو پہلی بار دیکھا تو مجھے واضح طور پر محسوس ہوا کہ میں آپ کو پہلے بھی دیکھ چکی ہوں۔ آپ مدظلہ الاقدس کے گھر اور ماہنامہ سلطان الفقر پر میں نے سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ کی تصاویر بھی دیکھیں، وہ بھی مجھے بہت جانی پہچانی محسوس ہوئیں۔ کچھ ہی عرصہ بعد مجھ پر ذکر و تصور اسم اللہ ذات اور تصور اسم محمدؐ سے حقیقتِ محمدیہ کھلی تو مجھے اس بات کا ادراک ہوا کہ جب تک سلطان الفقر ششمؒ حیات تھے اور امانتِ الٰہیہ ان کے پاس تھی، وہی اپنے زمانے کے انسانِ کامل تھے لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مجھے ان کی صورت میں ہوتی رہی اور جب انہوں نے امانتِ الٰہیہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کو منتقل فرما دی پھر مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ان کی صورت میں نصیب ہوئی۔“

محترمہ روبینہ فاروق کی بہت خواہش تھی کہ انہیں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی جسمانی صورت کی زیارت ہو۔ وہ ہر ہفتے رسالہ روحی شریف پڑھ کر دعا مانگا کرتیں کہ اللہ پاک انہیں حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کا دیدار کروا دے۔ ایک دن وہ مراقبہ کر رہی تھیں تو تصور میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک آ گیا۔ اس چہرہ مبارک میں ایک اور صورت

دکھائی دی اور آواز آئی ''آپ مجھے دیکھنا چاہتی تھیں تو دیکھ لیں، میری دنیا میں یہ صورت تھی۔'' روبینہ فاروق کہتی ہیں کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے بیعت کے بعد انہیں زندگی کا مقصد حاصل ہو گیا اور قلبی سکون میسر آیا۔

☆☆☆☆☆

روحینہ فاروق سروری قادری (لاہور)

محترمہ روحینہ فاروق سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کی بدولت طالبِ دنیا سے طالبِ مولیٰ بن گئیں۔ ان کے اندر سے تمام نفسانی امراض کا خاتمہ ہو گیا اور دنیا کا ڈر اور خوف بھی ان کے اندر سے نکل گیا۔

محترمہ روحینہ فاروق پیشے کے اعتبار سے پنجابی کی استاد ہیں، وہ مختلف شاعروں کا کلام پڑھتیں اور شاگردوں کو پڑھایا کرتیں اور یہ سمجھتیں تھیں کہ وہ تصوف سے بخوبی آگاہ ہیں لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے اسم اللہ ذات حاصل کرنے کے بعد انہیں صوفیا کی شاعری کے حقیقی معنی سمجھ آئے۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے انہیں علمِ دعوت بھی عطا کیا جس کی بدولت ان کا روحانی رابطہ اولیا کرام سے قائم ہو گیا۔ ایک دن دعوت پڑھ کر سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضری دی تو انہوں نے فرمایا ''تم خوش قسمت ہو کہ تمہیں سلطان العاشقین سلطان محمد نجیب الرحمٰن جیسا مرشد ملا۔'' مزید فرمایا ''آپ کے مرشد سلطان محمد نجیب الرحمٰن کی شان اتنی اعلیٰ ہے کہ وہ شبیہ غوث الاعظم ہیں۔''

سب سے حیرت کی بات یہ کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے انہیں گاڑی چلانے کی صلاحیت بھی روحانی طور پر عطا کی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے بذریعہ وھم انہیں گاڑی چلانے کے اصول وضوابط سمجھائے۔

محترمہ روحینہ بتاتی ہیں ''میرا امتحان تھا اور میں تیاری کر رہی تھی۔ مجھے وھم کے ذریعے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی آواز سنائی دی 'روحینہ بہن یہ والے سوال تیار کر لو۔' میں پریشان ہوئی کہ پرچہ تحقیق کا ہے اور یہ سوال کیسے آسکتے ہیں۔ لیکن میں نے اپنے مرشد کے بتائے ہوئے سوال ہی تیار کئے تو وہی سب کچھ پرچہ میں آیا اور میں کامیاب ہو گئی۔''

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نظرِ کرم کی بدولت انہیں شاعری کرنے کی صلاحیت بھی عطا ہوئی۔

☆☆☆☆☆

یاسمین خورشید ملک سروری قادری (لاہور)

محترمہ یاسمین خورشید ملک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت سے قبل پیروں فقیروں پر بالکل یقین نہیں رکھتی تھیں البتہ ان کے دل میں اللہ کے قرب کی خواہش شدت سے موجود تھی۔ وہ اپنے بیٹے کی صحت یابی کی دعا کے لیے وہ اپنے بیٹے کے ہمراہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں۔ ان کا بیٹا فوراً ہی بیعت ہو گیا اور اس کا قلب بھی جاری ہو گیا۔ وہ خود بھی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے بہت متاثر ہوئیں۔ انہوں نے بھی بیعت کی سعادت حاصل کی، سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے

ان میں طلبِ مولیٰ کی تڑپ کو مزید بڑھا دیا۔ دین کی حقیقی روح فقر سے انہیں آگاہی حاصل ہوئی۔ ان کی تمام باطنی بیماریاں ختم ہوگئیں اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نگاہِ کامل کی بدولت انہیں مجلسِ محمدیؐ کی حضوری عطا ہوئی۔

محترمہ یاسمین خورشید کے گھر میں آسیب تھے۔ ان کے بیٹے کے بیڈ کے نیچے والا فرش انتہائی گرم ہو جاتا۔ کچن میں سے برتنوں کے ٹکرانے کی آوازیں آتیں۔ اندھیرے میں روشنی نمودار ہو جاتی اور پھر یک دم اندھیرا چھا جاتا۔ غرض یہ کہ اس طرح کے بیشمار واقعات رونما ہوتے لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہونے کے بعد یہ سب واقعات بند ہوگئے۔ زندگی کے حالات بہت اچھے ہوگئے اور ماشاءاللہ بیٹے کی صحت بھی ٹھیک ہوگئی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے انہیں راہِ فقر کی انمول دولت سے نوازا جس کی بدولت ان کے بے سکون دل کو سکون مل گیا۔

☆☆☆☆☆

ارم عامر سروری قادری (لاہور)

محترمہ ارم عامر کی ہمیشہ سے خواہش تھی کہ انہیں اللہ پاک کا قرب حاصل ہو اور وہ اس کی حسین ذات کو دیکھیں۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے بہت سے مجاہدے کیے لیکن سکون ملا نہ ہی اللہ کو پا سکیں۔ ایک دن ان کی بڑی بہن یاسمین ملک انہیں اپنے ساتھ لے کر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں۔ محترمہ ارم عامر نے جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا نورانی چہرہ دیکھا تو فوراً ہی بیعت کے لیے راضی ہوگئیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی گفتگو کا ان پر بہت گہرا اثر ہوا اور انہیں بیعت کرنے کے بعد اتنا سکون ملا جو اس سے پہلے کبھی محسوس نہ کیا تھا۔

بیعت کرنے کے بعد ان پر بیشمار ظاہری و باطنی مہربانیاں ہوئیں۔ ان کی تین بیٹیاں تھیں اور بیٹے کی بہت خواہش تھی۔ راہِ فقر پر چلنے کے بعد انہیں پتا چلا کہ اللہ کو پانے کے لیے تمام دنیاوی خواہشات ختم کرنا پڑتی ہیں اور اللہ کی رضا میں راضی ہونا ضروری ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے انہیں تسلیم و رضا کی توفیق حاصل ہوئی اور انہوں نے اپنے دل سے قربِ الٰہی کے سوا ہر خواہش کو ترک کر دیا۔ اس امتحان سے گزرنے کے بعد آپ مدظلہ الاقدس کے فضل و کرم اور دعا سے اللہ نے انہیں بیٹے سے بھی نواز دیا۔

ارم عامر کو نہ کار چلانا آتی تھی نہ اسے سیکھنے میں دلچسپی تھی لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی حوصلہ افزائی پر انہوں نے کار چلانا سیکھی بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ باطنی طور پر آپ مدظلہ الاقدس نے ہی ارم عامر میں یہ صلاحیت پیدا کی۔ ایک بار ڈائیونگ کرتے ہوئے ایک ٹرک ڈرائیور کی غلطی سے ارم کی کار کا بہت بُرا حادثہ ہونے لگا۔ اچانک ایک غیبی قوت نے ان کا سٹیئرنگ دوسری طرف موڑ دیا۔

☆☆☆☆☆

عارفہ فاطمہ سروری قادری (شکاگو)

محترمہ عارفہ فاطمہ ہندوستان کے شہر حیدرآباد کی رہائشی تھیں اور شادی کے بعد شوہر کے ساتھ شکاگو شفٹ ہوگئیں۔ ہمیشہ سے اللہ کے قرب اور

دیدار کی متمنی تھیں۔ ایک ناقص پیر سے بیعت بھی ہوئیں جس نے لمبے لمبے وظائف میں الجھائے رکھا اور منزل تو دور کی بات صحیح راہ بھی نہ دکھائی۔ محترمہ عارفہ کا دل اس پیر سے اُچاٹ ہوگیا تو کسی نے بتایا کہ کشف المحجوب کا مطالعہ کرو تو پیرِ کامل تک راہنمائی ہوجائے گی۔ عارفہ نے ذوق وشوق سے کشف المحجوب کا مطالعہ کیا۔ کتاب ختم کرنے کے صرف پندرہ دن بعد ہی عمرہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مدینہ منورہ میں روضۂ رسولؐ کے پاس درودِ پاک پڑھتے ہوئے اچانک انہیں روضہ مبارک پر ایک خاص نور نظر آیا جس کی تاثیر نے انہیں گھیر لیا۔ عمرہ سے واپس آ کر ایک دن یونہی اچانک عارفہ نے یوٹیوب پر سلطان العاشقین کی ایک ویڈیو دیکھی اور یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ جو خاص نور روضہ مبارک پر دیکھا تھا وہی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی پیشانی پر چمک رہا تھا۔ عارفہ نے فوراً آن لائن بیعت کی اور ذکر وتصور اسمِ اللہ ذات کے ذریعے معرفت و دیدار کا سفر شروع کیا۔ جلد ہی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نگاہِ کامل سے، جو سات سمندر پار بھی مکمل تاثیر کرتی ہے، عارفہ کے دل سے دنیا کی محبت نکلنے لگی، دنیاوی رشتوں کی حقیقتیں نظر آنے لگیں اور تمام دنیاوی بت ٹوٹ گئے۔ تزکیہ نفس کے بعد معرفت و دیدار کی منازل تک رسائی حاصل ہوئی۔ اللہ کے کاموں کی حکمتوں سے آشنائی ہوئی اور ہر عمل میں اس کا تصرف نظر آنے لگا۔ آج عارفہ اللہ تعالیٰ کی بے حد شکر گزار ہیں کہ ناقص پیر سے ان کی جان چھڑوا کر ایسے کامل اکمل اور شفیق مرشد پاک تک پہنچایا اور ان کے وسیلے سے اپنی معرفت اور قرب عطا فرمایا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے کئی مرتبہ پاکستان بھی آ چکی ہیں۔

☆☆☆☆☆

اسماء خان سروری قادری (نیدرلینڈ)

اسماء خان کی فیملی انڈین ہے اور وہ نیدرلینڈ میں رہائش پذیر ہیں۔ جب انہوں نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر آن لائن بیعت کی تو چند دن بعد ان کے دل میں پاکستان آنے کا خیال آیا اور آہستہ آہستہ ارادہ پختہ ہوتا گیا۔ اسماء خان صحبتِ مرشد کی اہمیت کے متعلق بہت سی کتب میں پڑھ چکی تھیں اس لیے چاہتی تھیں کہ ظاہری طور پر بھی مرشد کامل سے ملیں۔ ایک انڈین کے لیے پاکستان کا ارادہ کرنا بھی کسی کرامت سے کم نہیں۔ جب اسماء خان نے اپنے خیال کا اظہار اپنے شوہر اور بچوں سے کیا تو وہ سب بھی فوراً مان گئے۔ اسما خوش بھی ہوئیں اور حیران بھی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے انہیں ویزا بھی آسانی سے مل گیا اور کسٹم میں بھی کوئی دشواری پیش نہ آئی جبکہ بیگ مقررہ حد سے زیادہ وزنی تھے۔

اسما کی ساری فیملی نے اس دورہ میں ظاہری طور پر بھی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اسماء خان کا کہنا ہے ''ہم سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نورانی شخصیت سے بہت متاثر ہوئے۔ آپ کے گھر میں ہمیں بہت سکون ملا۔ ہمارے دلوں میں انجان ملک کا نہ تو کوئی خوف آیا اور نہ ہی پریشانی ہوئی۔ ایسا سکون تو ہمیں انڈیا میں بھی کبھی محسوس نہ ہوا تھا۔''

اسماء خان مارچ 2020 میں تیسری بار پاکستان آئیں۔ جب کورونا کی وبا کی وجہ سے لاک ڈاؤن ہوگیا۔ اس صورتحال میں بھی اسماء کی فیملی پُرسکون رہی۔ ان کا دل واپس جانے پر آمادہ نہ تھا لیکن واپس جانا ضروری تھا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی محبت کی کشش انہیں بار بار

پاکستان کھینچ لاتی۔ دوسالوں میں وہ سات مرتبہ پاکستان آئے اور ہر مرتبہ ویزا آسانی سے ملتا گیا۔

اسماء کے دل میں خواہش تھی کہ وہ سیّدنا غوث الاعظمؓ سے بیعت ہوں لیکن جب انہیں پتہ چلا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا ایک لقب شبیہ غوث الاعظم ہے تو انہیں یہ سیّدنا غوث الاعظمؓ کا اشارہ محسوس ہوا کہ سلطان العاشقین ہی ان کے سلسلہ کے اصلی روحانی وظاہری امام کامل ہیں۔

☆ اسما نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی تصنیف مبارکہ ''سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ۔ حیات وتعلیمات'' کا مطالعہ کیا تو ان کے دل میں شدت سے یہ خواہش پیدا ہوئی کہ جو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے اپنے مرشد کے لیے کیا انہیں بھی اس کی توفیق مل جائے۔'' ان کی یہ دلیل قبول ہوئی اور مرشد کریم کی توفیق سے اسماء خان ان میں سے بیشتر ڈیوٹیاں سرانجام دینے میں کامیاب ہوئیں۔ انہیں خوابوں کے ذریعے بھی ڈیوٹیاں کرنے میں رہنمائی ملتی رہی۔

☆ اسما کو سورۃ یٰسین کی آیت ''سلام قف قولا من رب رحیم'' سے بہت لگاؤ تھا۔ ان کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش مرشد کریم انہیں یہ آیت کہیں۔ چند مہینوں بعد وہ اپنی خواہش بھول چکی تھیں اور اس کا اظہار بھی انہوں نے کسی سے نہیں کیا تھا۔ جب وہ پاکستان دوبارہ آئیں اور مرشد کریم کو السلام علیکم کہا تو آپ مدظلہ الاقدس نے جواب دیا ''وعلیکم السلام۔ سلام قف قولا من رب رحیم۔'' اسما اپنی خواہش کے پورا ہونے پر بہت خوش ہوئیں۔ اسماء کا کہنا ہے ''میرے دل میں مرشد پاک کے لیے جو بھی خواہش پیدا ہوتی ہے وہ ایک دو ہفتہ کے اندر ہی حیران کن طور پر پوری ہو جاتی ہے۔ مجھے یقینِ کامل ہو گیا کہ مرشد پاک ہمارے دلوں کے حال جانتے ہیں۔''

☆ اسماء خان ستمبر 2019 میں حج پر گئیں۔ مدینہ میں وہ جس ہوٹل میں ٹھہریں وہاں سے روضہ رسولؐ کا گنبد واضح دکھائی دیتا تھا۔ ایک دن اسماء گنبد کو بہت ہی عقیدت ومحبت سے دیکھ رہی تھیں تو انہیں سکون محسوس ہوا گویا وہ ایک خاص نور دیکھ رہی ہیں۔ انہیں روح تک سکون اترتا ہوا محسوس ہوا۔ دسمبر 2019 میں جب وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی زیارت کے لیے پاکستان آئیں اور مرشد کریم کو دیکھا تو انہیں وہی نور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے نکلتا ہوا محسوس ہوا جو مدینہ میں دیکھا تھا۔ اسماء کو وہی سکون ملا جو انہیں مدینے میں ملا تھا۔ انہیں کامل یقین ہو گیا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس قدمِ محمدؐ پر ہیں اور آقائے دوجہان کے عاشق ہیں۔

☆ اسما کو ایک حیران کن مشاہدہ یہ ہوا کہ انہیں نیدرلینڈ میں بھی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی موجودگی کا شدت سے احساس ہوتا ہے اور ان کے کمرے سے مرشد پاک کی مخصوص خوشبو آتی ہے۔

☆☆☆☆☆

عنبرین مغیث سروری قادری (لاہور)

محترمہ عنبرین مغیث سروری قادری کو قرب ومعرفتِ الٰہی کے لیے مرشد کامل اکمل کی تلاش تھی۔ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی کتب کے مطالعہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ان کی راہنمائی حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے حقیقی روحانی وارث سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس تک فرمادی۔ بیعت کے بعد محترمہ عنبرین مغیث میں باطنی طور پر بہت سے تبدیلیاں آئیں اور دل دنیا کی محبتوں سے پاک ہونے لگا۔

جس مقصد سے بیعت کی تھی وہ جلد ہی سلطان العاشقین کی نگاہِ کامل سے حاصل ہو گیا۔

☆ آپ مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوتے ہی ایک خیال محترمہ عنبرین مغیث کے دل میں شدت سے جاگزیں ہو گیا جواب تک قائم ہے کہ اب وہ دنیا و آخرت میں محفوظ ہاتھوں میں ہیں۔ انہیں لجپال مل گئے تھے۔ بیعت کے چند دنوں بعد ہی خواب دیکھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تلاش کرتے کرتے ایک حویلی میں پہنچی ہیں اور ہر کمرے میں انہیں ڈھونڈ رہی ہیں۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ اس دور میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ڈھونڈ رہی ہو؟ محترمہ عنبرین نے جواب دیا 'جی'۔ اس آواز نے ایک کمرے کی جانب اشارہ کر کے انہیں بتایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کمرے میں تشریف فرما ہیں۔ جب محترمہ عنبرین نے اس کمرے کا دروازہ کھول کر دیکھا تو سامنے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس تشریف فرما تھے۔ اس وقت تو انہیں اس خواب کی سمجھ نہ آئی لیکن بعد میں جب تصوف کی کتب کا گہری نظر سے مطالعہ کیا تو حقیقتِ محمدیہ کی سمجھ آئی۔

☆ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی جانب سے محترمہ عنبرین کو علم کی نعمت عطا ہوئی جس کی بدولت انہوں نے سیّد الشہدا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہٗ کی عربی کتاب ''مرآۃ العارفین'' کا اردو ترجمہ اور شرح کی حالانکہ انہیں عربی زبان پر مکمل دسترس حاصل نہ تھی۔ مرآۃ العارفین جیسی بلند پایہ کتاب کی شرح ہرگز آسان نہ تھی۔ یہ صرف مرشد کامل اکمل سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا ہی کمال ہے کہ جوان سے اتنا بڑا کام لیا۔ محترمہ عنبرین مغیث صاحبہ سلطان العارفین حضرت سلطان باھُوؒ کی فارسی کتب کا انگلش ترجمہ بھی کر رہی ہیں۔ محترمہ عنبرین مغیث کا کہنا ہے ''مجھے یہ دعویٰ کرنے میں کوئی عار نہیں کہ میرا صرف قلم اور نام استعمال ہوا ہے، وہ تمام علم جوان کتابوں کے ذریعہ طالبانِ مولیٰ تک پہنچایا گیا ہے میرے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا ہے البتہ جو کسر اور کمی رہ گئی وہ میری ناقص عقل کی وجہ سے ہے۔''

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے محترمہ عنبرین مغیث اس کتاب پر کام کرنے والی تحقیقاتی کمیٹی میں شامل ہیں اور وہ خلفاً کہتی ہیں کہ ''اس کتاب کی تکمیل کے ہر مرحلہ پر اللہ نے ہماری مدد فرمائی اور ہمیں یہ مشاہدہ کروایا کہ اللہ خود چاہتا ہے کہ ہمارے مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی شان ساری دنیا پر واضح کر دی جائے اور ان کی حیاتِ طیبہ کے ہر پہلو کو ہمیشہ کے لیے محفوظ کر لیا جائے۔ بلاشبہ یہ کتاب اللہ، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا اور تمام مشائخ سروری قادری کی خواہش اور حکم سے لکھی گئی ہے جس سے ہمیں علمِ دعوت کے ذریعے آگاہ کیا گیا۔''

☆ عنبرین مغیث بتاتی ہیں کہ وہ اکثر دعوت پڑھ کر حضرت بی بی فاطمہؓ کی بارگاہ میں حاضری دیتی تھیں اور حضرت فاطمہؓ جو تاکید انہیں سب سے زیادہ کرتیں وہ یہ ہے ''اپنے مرشد کو کبھی فراموش نہ کرنا۔ تم جو بھی ہو ان کی بدولت ہو۔''

☆ عنبرین مغیث کا مشاہدہ ہے کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی زبان کُن کی زبان ہے۔ وہ جو کچھ فرماتے ہیں جلد یا بدیر لازماً پورا ہوتا ہے۔

☆ عنبرین مغیث کی بیٹی کچھ عرصہ سے ایک مرض میں مبتلا تھی۔2022ء کے وسط میں یہ مرض شدت اختیار کر گیا۔عنبرین صاحبہ بیٹی کے لیے بہت پریشان تھیں۔مرشد پاک نے ایک پیر بہن کے ذریعے پیغام پہنچایا کہ جب عنبرین اللہ کی رضا میں راضی ہو جائیں گی تو ان کی بیٹی بھی ٹھیک ہو جائے گی۔'' عنبرین پریشان تھیں کہ اس معاملے میں رضا کیسے اختیار کریں۔کیا بچی کی فکر چھوڑ دیں؟ ظاہری پریشانی کے ساتھ ساتھ باطنی بے چینی میں بھی اضافہ ہو گیا۔19 اگست 2022ء یومِ ولادت سلطان العاشقین کے بابرکت موقع پر عنبرین صاحبہ نے باطن میں مرشد کریم سے عرض کی ''حضور مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ اس معاملے میں رضا کیسے اختیار کروں؟ آپ خود ہی مہربانی کر دیں۔'' اس بابرکت محفل کے صدقے مرشد پاک نے عنبرین صاحبہ پر مہربانی فرما دی اور مہینوں سے بے چین باطن کو سکون آ گیا۔مرشد کریم کے کرم سے عنبرین مغیث اللہ کی رضا پر راضی ہو گئیں اور بیٹی کو اللہ کے سپرد کر دیا۔اسی دن سے بچی کی طبیعت بھی روز بروز بہتر ہونے لگی۔

عنبرین صاحبہ اس مشاہدے کے متعلق کہتی ہیں کہ کسی عام انسان تو کیا کسی خاص طالب کے لیے بھی ممکن نہیں کہ مرشد کامل کے بغیر باطن کا ایک ادنیٰ سا مقام بھی خود پار کر سکے۔جو یہ دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔سلطان العاشقین وہ مضبوط ہاتھ ہیں جسے تھام کر طالبِ مولیٰ فقر کے پہاڑوں سے بھی اونچے، صحراؤں سے بھی طویل اور سمندروں سے بھی گہرے مقام پلک جھپکنے میں طے کر سکتا ہے۔اس مضبوط ہاتھ کو چھوڑنے کا مطلب صرف اور صرف گمراہی ہے۔

محترمہ عنبرین مغیث مزید کہتی ہیں ''میرے مرشد کامل اکمل نے مجھے میرا مقصدِ حیات عطا کیا، جینا سکھایا اور مرنے سے پہلے مر جانا سکھایا۔حقیقی خوشی اور غم سے آشنا کیا، دنیا اور اس کے رشتوں کی اصلیت دکھائی اور سب سے بڑھ کر میری فطرت بھی بدل دی جس کا بدلنا ناممکن سمجھا جاتا ہے۔''

عنبرین مغیث کا کہنا ہے کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس عزم و ہمت کا پہاڑ ہیں۔آپ مدظلہ الاقدس کا فرمان ''جو آزمائشیں ہم پر گزری ہیں وہ اگر کسی پہاڑ پر گزرتیں تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جاتا'' بالکل دست اور سچ ہے۔ہم نے خود انہیں کئی کربلاؤں کو پار کرتے دیکھا ہے۔

☆☆☆☆☆

لبنیٰ اسد سروری قادری (لاہور)

محترمہ لبنیٰ اسد کی زندگی بے سکون گزر رہی تھی۔ان کی یہ حالت دیکھ کر ان کی کزن محترمہ یاسمین ملک نے انہیں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے بارے میں بتایا کہ ان سے بیعت کر لو، سکون مل جائے گا۔ان کی بات بالکل سچ ثابت ہوئی۔بیعت کے فوراً بعد ہی لبنیٰ اسد کی روح کو جیسے قرار آ گیا۔سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے فیض سے ان کی ظاہری اور باطنی خامیاں دور ہو گئیں اور وہ طالبِ مولیٰ بن گئیں۔اللہ کی پہچان نصیب ہوئی۔نماز میں انہیں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے مبارک چہرہ کا تصور حاصل ہوا۔جب وہ حج کرنے گئیں تو وہاں بھی انہیں ہر جگہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک نظر آیا۔کبھی خانہ کعبہ کی چھت پر تو کبھی احرام باندھ کر

چہرے مبارک پر مسکراہٹ لیے طواف کرتے ہوئے۔

☆ محترمہ لبنیٰ اسد کی بیٹی اچانک بیمار ہوگئی۔ بہت سے ڈاکٹروں کو دکھایا لیکن افاقہ نہ ہوا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے اس کے لیے دعا کی اور ان کی بیٹی بالکل صحت یاب ہوگئی۔ ڈاکٹر بھی حیران رہ گئے۔

☆ محترمہ لبنیٰ اسد کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کا بڑا اشتیاق تھا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے یہ آرزو بھی پوری ہوئی۔ انہوں نے ایک رات خواب دیکھا کہ بہت سے لوگ جا رہے ہیں۔ کسی کی آواز آئی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ان میں ہیں۔ وہ یہ سن کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف بھاگیں اور یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ وہ تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ہیں اور ان کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے ہیں۔

☆☆☆☆☆

فائزہ سعید سروری قادری (زیورچ۔سوئٹزرلینڈ)

فائزہ سعید سوئٹزرلینڈ کی رہائشی ہیں۔ انہیں بیعت کرنے سے کچھ دن پہلے ہر طرف سے اذان کی آواز آنے لگی۔ سوئٹزرلینڈ میں لاؤڈ سپیکر پر اذان دینے کی اجازت نہیں۔ وہ بہت پریشان ہوتیں کہ یہ آواز کہاں سے آتی ہے۔ کچھ دِن بعد ان کی بہن مسز عنبرین مغیث نے انہیں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اور فقر کے بارے میں بتایا اور بیعت کی دعوت دی۔ دسمبر 2010ء محترمہ فائزہ سعید نے فون پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے بات کی، سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے انہیں ذکر و تصور اسم اللہ ذات کی اجازت دی اور فرمایا کہ آپ کی باطنی بیعت ہوگئی ہے، ظاہری بیعت پاکستان آنے پر ہو جائے گی (اس وقت آن لائن بیعت کا سسٹم شروع نہیں ہوا تھا)۔

☆ ظاہری طور پر بیعت نہ ہونے کے باوجود سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا فیض انہیں سات سمندر پار بھی پہنچ رہا تھا۔ ان کا قلب جاری ہو گیا اور انہیں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک کا تصور حاصل ہو گیا حالانکہ انہوں نے ظاہری طور پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو ایک بار بھی نہ دیکھا تھا، صرف تصاویر دیکھی تھیں۔ دل دنیا کی طرف سے ہٹ کر مکمل طور پر اللہ کی طرف مائل ہو گیا۔

☆ بیعت سے قبل وہ پانچ سال سے بیمار تھیں اور انہیں Sarcoidoss نامی بیماری تھی جس میں جسم کے تمام اعضا شدید متاثر ہوتے ہیں۔ ان کے پھیپھڑے اسی فیصد ناکارہ ہو چکے تھے اور سانس لینے میں بہت تکلیف تھی۔ جلد کی اتنی بری حالت تھی کہ ذرا سی خارش کرنے یا رگڑ لگنے پر خون نکلنے لگتا تھا۔ حتیٰ کہ کان اور آنکھیں بھی شدید متاثر تھے اور دماغ بھی کام کرنا چھوڑ رہا تھا۔ اس بیماری کے بارے میں سوئٹزرلینڈ کے ڈاکٹروں نے کہا کہ اس کی کوئی خاص دوائی اور علاج ابھی دریافت نہیں ہوا۔ وہ ذہنی اور جسمانی طور پر انتہائی کمزور ہو چکی تھیں۔ گھر اور بچوں کی دیکھ بھال بھی ٹھیک سے نہ کر سکتی تھیں۔ شوہر نے بھی توجہ دینا چھوڑ دی۔ جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے فون پر بات کی تو اس کے فوراً بعد ہی انہیں اپنے اندر توانائی اور زندگی محسوس ہوئی۔ آہستہ آہستہ ان کی صحت بہتر ہونے لگی۔ پھر ایک سال بعد پاکستان آ کر سلطان العاشقین کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے سوئٹزرلینڈ واپس گئیں اور کچھ ماہ بعد ڈاکٹر سے چیک اپ کروایا تو ڈاکٹر حیران رہ گئے کہ ان کی تمام رپورٹس

ٹھیک تھیں۔ ڈاکٹروں کے مطابق انہیں اب کسی دوائی کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ محترمہ فائزہ سعید کو پورا یقین تھا کہ یہ صرف سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی اور اللہ کے فضل وکرم سے ممکن ہوا۔

☆ محترمہ فائزہ سعید پر جادوٹونے کے اثرات تھے۔ وہ سوتے میں ڈر جاتیں، بہت سی ڈراؤنی چیزیں نظر آتیں۔ بچے بھی خوفزدہ رہتے۔ جیسے ہی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے عطا کیے ہوئے اسم اللہ ذات کا ذکر وتصور اور مشقِ مرقوم وجودیہ شروع کی تو ان چیزوں کا خوف اور اثر مکمل طور پر ختم ہوگیا۔

☆ سوئٹزرلینڈ میں فائزہ سعید پر 2021 میں کورونا کا شدید حملہ ہوا حتیٰ کہ دو دن ICU میں رہنا پڑا۔ اس دوران پندرہ دن قرنطینہ میں بالکل تنہائی میں گزارے جس کی وجہ سے ڈپریشن ہوگیا۔ قرنطینہ میں بالکل تنہائی اور شدید کمزوری کی حالت میں انہیں اپنے اردگرد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی موجودگی کا احساس رہا۔ وہی وجود انہیں اٹھا کر بٹھاتا اور زبردستی کھانا کھلاتا۔ انتہائی بے چارگی کے عالم میں سلطان العاشقین نے انہیں تنہا نہ چھوڑا۔ ان کا یقین مزید پختہ ہوگیا کہ مرشد کامل اکمل ہر لمحہ اپنے مریدین کی خبر گیری کرتا ہے اور کسی لمحہ انہیں تنہا نہیں چھوڑتا۔

☆☆☆☆☆

فاطمہ نور سروری قادری (امریکہ)

فاطمہ نور جب پہلی بار سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں گئیں تو ان پر نور کی ایسی تجلیات پڑیں کہ ان کے دل میں پہلی مرتبہ اللہ کو پانے کی خواہش پیدا ہوئی۔ انہوں نے روتے ہوئے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے عرض کی ''حضور مجھے اللہ چاہیے۔'' سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے جواب دیا کہ مل جائے گا۔ پھر محترمہ فاطمہ نور پاکستان سے امریکہ شفٹ ہوگئیں۔ وہاں کے مادیت پرست ماحول میں رہنے کے باوجود آہستہ آہستہ ان کے دل سے دنیا کی محبت نکلتی گئی۔ اس کے بعد حالت یہ ہوگئی کہ بڑی سے بڑی اور قیمتی سے قیمتی چیز حاصل ہونے پر بھی خوشی نہ ہوتی۔ اگر انہیں سکون ملتا تو صرف سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی یاد میں۔ ہزاروں میل دور ہونے کے باوجود فاطمہ نور کو یہی محسوس ہوتا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ان کے ہمراہ ہیں کیونکہ سروری قادری مرشد کامل اکمل ہر مقام پر حاضر ہوتا ہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے نہ صرف فاطمہ نور کی باطنی طور پر ہر لمحہ راہنمائی کی بلکہ ظاہری طور پر بھی زندگی کے ہر موڑ پر راہنمائی فرمائی۔ جب وہ امریکہ شفٹ ہوئی تھیں تو حالات ناسازگار تھے۔ والدین اور دیگر رشتہ داروں نے بھی ساتھ چھوڑ دیا۔ ایسے مشکل وقت میں بھی صرف سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے ان کی مدد اور راہنمائی فرمائی۔

☆ فاطمہ نور پیشہ کے اعتبار سے فارماسسٹ ہیں۔ انہیں ایک ایسی فارمیسی کا چارج لینے کی آفر ہوئی جو ان دنوں قانونی کاروائیوں کا شکار تھی۔ اس لیے سب نے چارج لینے سے منع کر دیا۔ جب انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے راہنمائی کے لیے عرض کی تو آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا کہ چارج لے لیں اس کے ذریعے اللہ آپ پر کامیابی کے راستے کھولے گا۔ فاطمہ نور نے سلطان العاشقین مدظلہ

الاقدس کے مشورہ پر چارج لے لیا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے فاطمہ نور کی اس طرح ظاہری اور باطنی طور پر راہنمائی فرمائی کہ وہ خود بھی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی حکمت اور فہم وفراست پر دنگ رہ گئیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی پیشگوئی سچ ثابت ہوئی اور وہ ڈوبتی فاریسی فاطمہ نور کے لیے کامیابی کا زینہ بن گئی۔ انہوں نے فاریسی میں کام کرتے ہوئے بیشمار مرتبہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو اپنے سامنے بیٹھے دیکھا۔ ان پر ایسی کیفیت طاری ہو جاتی کہ بظاہر تو فاطمہ نور کی نظر کمپیوٹر سکرین پر ہوتی لیکن درحقیقت وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی زیارت میں محو ہوتیں۔ اس دوران کام میں بھی کوئی غلطی نہ ہوتی۔

☆ فاطمہ نور کا کہنا ہے کہ انہیں زندگی میں جو بھی کامیابی ملی وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی توجہ اور مہربانی کی بدولت ہے۔ ان کی زندگی میں آنے والی تبدیلیوں کو ان کے اردگرد سب لوگوں حتیٰ کہ غیر مسلموں نے بھی محسوس کیا۔

☆ ایک دن فاطمہ نور فاریسی سے گھر جانے کے لیے نکلیں۔ کار میں بیٹھتے ہی ان پر غنودگی طاری ہوگئی۔ اسی غنودگی کے عالم میں انہوں نے خود کو چیختے چلاتے سڑک پر بھاگتے ہوئے دیکھا۔ پھر انہوں نے اچانک سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو اپنے پاس دیکھا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس انہیں اپنے ہمراہ ایک بلند مقام پر لے گئے جہاں ہر طرف نور کی تجلیات ہیں۔ فاطمہ کی آنکھیں اس نور کی وجہ سے چندھیا جاتی ہیں۔ جب وہ آنکھیں کھولتی ہیں ان پر اپنی حقیقت اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا مقامِ عالی شان روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

صوفیہ سلطان سروری قادری (امریکہ)

محترمہ صوفیہ سلطان امریکہ شفٹ ہونے سے قبل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے بیعت ہوئیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی ایک ہی نگاہِ کامل سے آن کی آن میں صوفیہ کے دل سے دنیا کی طلب اور محبت نکل گئی اور اللہ کی طلب اور محبت پیدا ہوگئی۔ وہ ظاہری طور پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی صحبت نہ پاسکیں لہٰذا ان کی تمام تر روحانی تربیت سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے باطنی طور پر انجام دی۔ صوفیہ سلطان کا کہنا ہے کہ وہ اس بات کی گواہ ہیں کہ سروری قادری مرشد کامل اکمل کی نگاہ اور توجہ زمان ومکان کی قید سے آزاد ہوتی ہے اور وہ ہر مقام پر حاضر اور ہر قدرت پر قادر ہوتا ہے۔ اس لیے ہزاروں میل دور ہوتے ہوئے بھی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے ان کا تزکیہ نفس فرمایا اور ہر مشکل وقت میں ان کی مدد فرما کر دیارِ غیر میں بھی اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔ صوفیہ کہتی ہیں کہ اس دنیا میں ان کا سب سے گہرا اور مضبوط تعلق ان کے مرشد کامل سے ہے اور وہ ان کی نگاہ کو اپنے قلب وباطن پر ہر لمحہ محسوس کرتی ہیں۔ صوفیہ کا سب سے بڑا مشاہدہ یہ ہے کہ سلطان العاشقین مدظلہ لاقدس نے بغیر زبان سے کوئی نصیحت کیے صرف اور صرف اپنے باطنی تصرف سے ان کی شخصیت کو فقر کے اصولوں کے مطابق ڈھال دیا۔ علما کے طریقہ کے برعکس ان کے ظاہری حلیے اور رہن سہن کو نہیں بلکہ باطن کو بدلا اور ان کو ایک بہتر انسان بنایا۔

☆ صوفیہ جب بھی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو یاد کرتی ہیں تو ان کے کمرے میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے وجودِ مسعود کی

دلفریب خوشبو پھیل جاتی ہے۔ وہ گھنٹوں اس خوشبو کو اپنے اردگرد محسوس کرتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

عمارہ ناصر سروری قادری (اسلام آباد)

☆ عمارہ ناصر کو جب پہلی مرتبہ سکول داخل کروایا گیا اور کلاس میں انگلش کا قاعدہ پڑھتے ہوئے جب K تک پہنچے تو K کے ساتھ King لکھا تھا اور King کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ عمارہ جب بھی اس تصویر کو دیکھتیں تو وہ تصویر ایک نورانی صورت بزرگ کی صورت میں بدل جاتی۔ ایسی نورانی صورت کہ دیدار سے دل نہ بھرے۔ عمارہ ہر وقت ان بزرگ کے بارے میں سوچتی رہتیں۔ یہ بات ان کے دل میں نقش ہوگئی تھی کہ وہ بزرگ ہی ان کے ہادی ہیں اور وہی انہیں اللہ تک پہنچائیں گے۔

عمارہ ناصر نے اپنی زندگی میں بہت سے پیروں اور نام نہاد مرشدوں کو قریب سے دیکھا ہے۔ اس سے زیادہ قریبی تجربہ کیا ہوگا کہ ان کے والد ہی دعویٰ مرشدی کئے بیٹھے ہیں۔ جو سکون کی کیفیت عمارہ کو قاعدے میں نورانی بزرگ کی تصویر دیکھ کر محسوس ہوتی تھی وہ ایک لمحہ کے لیے بھی والد کی صحبت میں محسوس نہ ہوئی۔ دنیادار لوگ کثیر تعداد میں ان کے پاس آتے اور ان کے ہاتھ پر بیعت ہوتے۔ لیکن عمارہ کو کسی حقیقی مشاہدے کے بغیر بیعت نہ ہونا تھا اسلئے انہوں نے ہمیشہ والد کی بیعت سے انکار کیا۔ ان کا یقین تھا کہ اولیا اللہ کے پاس علمِ لدنّی ہوتا ہے اور وہ شریعت پر عمل پیرا ہونے کی حتی الامکان کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ان سب اہم نشانیوں سے ان کے والد صاحب محروم تھے۔

ایک مرتبہ مدینہ منورہ سے ایک پیر عمارہ کے والد کے پاس آئے۔ عمارہ کو تجسس تھا کہ شاید وہی ہستی مل جائے جن کو سکول کے زمانے سے دیکھتی آئی ہیں۔ امید تھی کہ اگر وہ نہ بھی ہوئے تو شاید ولی اللہ ہوں گے کہ مدینہ منورہ سے آرہے ہیں۔ جب وہ آئے تو لوگوں کا ہجوم ان سے مل رہا تھا۔ جب عمارہ کو ان سے ملاقات کا موقع ملا تو دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ اس پیر کے نہ تو محاسن اچھے تھے نہ اخلاق۔ تکبر اور انانیت انتہا درجے کی تھی اور آنکھوں سے بے حیائی ٹپک رہی تھی، جبکہ اولیا اللہ تو حیا اور عاجزی کا پیکر ہوتے ہیں۔ عمارہ کو مایوسی ہوئی کہ لوگ کس طرح اندھا دھند ایسے نام نہاد پیروں پر یقین کر لیتے ہیں اور ان کو ایک لمحہ کے لئے بھی پرکھتے نہیں۔

عمارہ کے والد کے پیر دہلی ہندوستان میں بہت معروف و مشہور تھے۔ اس پیر کے لالچ کا یہ عالم تھا کہ جب عمارہ کے والد کا کاروبار ختم ہوگیا تو ان سے خلافت واپس لے لی اور جب کاروبار بہتر ہوا تو دوبارہ خلافت دے دی۔ یہ ان کی حالتِ زار تھی جو خود ہادی ہونے کا دعوی کرتے تھے۔

عمارہ اپنے والد کے ساتھ تبلیغی دوروں پر بھی جاتیں اور بہت سے پیروں اور مرشدوں سے ملاقات ہوتی مگر افسوس صد افسوس کہ کسی کو اس قابل نہ پایا کہ سیدھا راستہ دِکھا سکے۔ ہر کوئی اس دنیا کے مال و دولت کے چکر میں تھا اور لوگوں کو حیلوں بہانوں سے لوٹ رہا تھا۔ اس سب صورتحال سے عمارہ بہت مایوس تھیں۔ امت کی معماری کی دعویٰ کرنے والے بے راہ روی کا شکار اور نفسِ امارہ کے پجاری ہیں۔ ایک خدا کو ماننے کا درس دینے والے خود لالچ اور خواہشات کے بت دل میں لئے گھوم رہے ہیں۔

عمارہ کو جب بھی پتہ چلتا کہ فلاں جگہ کوئی پیر ہیں تو ان کی کوشش ہوتی کہ والد کے ہمراہ جائیں کہ شاید وہ نورانی صورت بزرگ مل جائیں۔ ایک

مرتبہ انہیں پتہ چلا کہ جنگل میں ایک ولی اللہ ہیں، وہ والد کو مجبور کر لے وہاں لے گئیں۔ وہ ہاتھ میں انگارے پکڑ کر لوگوں کو بیوقوف بنا رہا تھا۔ اس کے پاس معرفتِ الٰہی نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ یوں وقت گزرتا گیا اور عمارہ کی تلاش جاری رہی۔ اس دوران ان کی شادی ہوگئی۔

ان کے شوہر ناصر مجید بھی ابتدا میں ان کے والد کے مرید تھے لیکن جب وہاں سے تکمیلِ باطن کے مراحل طے نہ ہو پائے اور اس جعلی پیر نے انہیں مالی معاملات میں بھی دھوکا دیا تو وہ اس سے بدظن ہو گئے۔ قربِ الٰہی کے حصول کی نیت سے اُنہوں نے سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی کتب کا مطالعہ شروع کیا اور مرشد کامل اکمل کی تلاش میں رہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ تک پہنچایا۔ ناصر مجید کو ذکر و تصور اسمِ اللہ ذات میں مشغول دیکھ کر عمارہ بھی چاہتی تھیں کہ ان کے مرشد سے ملیں۔ ایک رات روتے گڑگڑاتے اللہ سے یہ دُعا کرتے ہوئے سو گئیں کہ یا اللہ! حق سے ملا دے۔ اسی رات عمارہ نے خواب دیکھا کہ ایک بہت بڑا سونے کا دروازہ ہے۔ وہ اسی کشمکش میں ہوتی ہیں کہ اس دروازے کو کھول کر اندر کیسے جائیں؟ اِسی اثنا میں انہوں نے دیکھا کہ سفید لباس میں ملبوس ایک بزرگ دو آدمیوں کے ساتھ تشریف لائے اور داہنے ہاتھ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئے۔ عمارہ نے دیکھا کہ یہ وہی بزرگ ہستی ہیں جن کو وہ بچپن سے دیکھتی آئی تھیں۔ وہی King والے نورانی صورت بزرگ۔ دروازہ کھلنے پر دوسری طرف نور ہی نور نظر آتا ہے اور وہ بزرگ اس نور میں داخل ہو کر خود نور بن جاتے ہیں۔ عمارہ نے اندر جانے کی بہت کوشش کی لیکن ناکام رہیں۔ صبح انہوں نے اس خواب کا ذکر اپنے شوہر ناصر مجید سے کیا تو اُنہوں نے سلطان الفقر میگزین میں شائع سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصویر دکھائی جسے دیکھ کر وہ بہت حیران ہوئیں کہ یہ تو وہی نورانی صورت بزرگ ہیں۔ بالآخر ان کی تلاش ختم ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں حق تک پہنچایا۔ 12 ربیع الاوّل کے بابرکت دن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت سے مشرف ہوئیں۔

☆ عمارہ ناصر کو فنا فی الشیخ کا مقام حاصل کرنے کا بہت تجسس تھا۔ ایک روز وہ صحبتِ مرشد میں بیٹھی تھیں کہ دل میں دعا کی۔ اس روز ان کی دعا قبول ہوئی۔ اب وہ اکثر اس کیفیت کو محسوس کرتی ہیں۔ اسی طرح اسمِ اللہ ذات سے تصورِ شیخ حاصل ہوا اور مرشد کریم کی صورت ہر طرف نظر آتی ہے۔

☆ عمارہ کو جنات، چڑیلوں اور اندھیرے سے بہت ڈر لگتا تھا جس کی وجہ سے کافی پریشان رہتی تھیں۔ ایک مرتبہ انہوں نے مرشد کریم سے اپنی پریشانی بیان کی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے اسی وقت عمارہ کی طرف توجہ کی۔ انہیں فوراً محسوس ہوا کہ ان کے وجود سے ڈر نکل گیا ہے۔ عمارہ کہتی ہیں ''اپنے مرشد کی اس ایک نگاہ کے بعد مجھے کبھی ڈر محسوس نہیں ہوا۔''

☆ ایک مرتبہ عمارہ کافی مشکلات سے دوچار تھیں لیکن انہوں نے مناسب نہ سمجھا کہ مرشد کریم سے ظاہری طور پر عرض کریں کہ اس پریشانی سے نکالیں۔ ایک روز سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی کال آ گئی۔ آپ نے فرمایا ''دعوت پڑھو تا کہ تمہاری مشکل حل ہو جائے۔'' عمارہ نے مرشد کریم کے بتائے گئے طریقہ کے مطابق دعوت پڑھی۔ دعوت میں انہوں نے دیکھا کہ وہ روضۂ رسولؐ کے اندر ہیں جہاں ایک بزرگ موجود ہیں۔ ان کے دل میں خیال آیا یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور پھر یوں لگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جانشین ہیں۔ عمارہ نے ادب کی

وجہ سے نگاہیں جھکائی ہوئی تھیں۔ان کی نظر جب بزرگ کے پاؤں مبارک پر پڑی تو فوراً پہچان گئیں کہ یہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے پاؤں مبارک ہیں۔دعوت پڑھنے کے بعد وہ سوگئیں اور اگلے ہی روز ان کا مسئلہ حل ہوگیا۔عمارہ کا کہنا ہے ''یہ میرے مرشد کی کرامت ہے کہ مجھے عرض کرنے کی بھی ضرورت نہ پڑی اور آپ مدظلہ الاقدس نے نہ صرف مجھ پر دعوت کھولی بلکہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضری بھی نصیب ہوئی اور اگلے ہی روز مشکل بھی حل ہوگئی۔''

☆ عمارہ کے دل میں دنیاداروں کی طرح بہت خواہشات تھیں۔انہوں نے کافی کوشش کی کہ دنیاوی خواہشات ختم ہوں لیکن وہ ختم نہ ہو سکیں۔عمارہ نے اپنی یہ پریشانی مرشد کے گوش گزار کی۔سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے مہربانی فرمائی اور آپ کی ایک ہی نگاہ کاملہ سے عمارہ کا دل تمام خواہشاتِ دنیا سے خالی ہوگیا۔اس کے بعد جب دل اللہ کے سوا ہر خواہش سے خالی ہوگیا تو اللہ نے ہر چیز عطا بھی کر دی۔

☆☆☆☆☆

سلمٰی وحید سروری قادری (انگلینڈ)

سلمٰی وحید کہتی ہیں کہ بیعت سے قبل وہ اکثر رات کو ڈر جایا کرتی تھیں اور انہیں اپنے سینے پر بوجھ محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی دبا رہا ہو۔بیعت کے بعد جب ایک رات انہیں پھر سے ایسا محسوس ہوا تو انہوں نے سلطان العاشقین کا عطا کردہ ذکرِ ھو شروع کر دیا۔آہستہ آہستہ ان کی حالت بہتر ہونے لگی،انہیں واضح طور پر محسوس ہوا کہ حضور مرشد پاک ان کے پاس ہی کھڑے ہیں۔اس کے بعد پھر کبھی انہیں اس خوف کی کیفیت سے نہ گزرنا پڑا۔

☆ جب سلمٰی کی فیملی دبئی میں تھی تو ایک دن وہ دبئی مال گئے۔عید کے دنوں کی وجہ سے مال میں کافی رش تھا۔اچانک رش میں ان کا ڈھائی سالہ بیٹا گم ہوگیا۔وہ بہت پریشان ہوگئیں اور فوراً مرشد پاک کو مدد کے لیے پکارا۔تھوڑی ہی دیر میں ایک عورت ان کے بیٹے کو ان کے پاس لے آئی۔

☆ پاکستان میں سلمٰی کے والد اور بھائی ایک بہت بڑی مشکل میں پھنس گئے جس کا کوئی حل نظر نہ آ رہا تھا۔سلمٰی نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے فون پر دعا کے لیے عرض کی۔مرشد کریم نے ان کے لیے آسانی کی دعا فرما دی۔مرشد کریم کی دعا سے جلد ہی ان کے والد اور بھائی کا مسئلہ بخیر و بخوبی حل ہوگیا۔

سلمٰی کہتی ہیں ''مرشد کریم کی بدولت ہماری زندگی جو پہلے بہت بے سکونی میں گزر رہی تھی اب پُرسکون ہے۔اللہ ان کا سایہ ہمیشہ ہمارے سر پر سلامت رکھے۔آمین''

☆☆☆☆☆

حانا ذیشان سروری قادری (امریکہ)

2021ء میں جب کورونا کی وبا پوری دنیا میں پھیلی ہوئی تھی حانا کی والدہ بھی کورونا کا شکار ہوگئیں۔دن بدن ان کی حالت خراب سے خراب تر

ہوتی گئی۔ایک وقت آیا کہ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا کہ ان کے پھیپھڑے کام کرنا چھوڑ چکے ہیں اس لیے ان کے بچنے کے امکان بالکل نہیں ہیں۔ وینٹی لیٹر کے ذریعے جو مصنوعی سانس دیئے جا رہے تھے انہی کی وجہ سے وہ زندہ تھیں۔ان دنوں حانا جب بھی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے دعا کی درخواست کرتیں تو آپ مدظلہ الاقدس فرماتے ''اللہ بہتر کرے گا۔'' لیکن حانا کی والدہ کی طبیعت میں کوئی بہتری نہ آئی۔ایک روز جب والدہ کی طبیعت بہت بگڑ گئی تو حانا نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو روتے ہوئے کال کی ''حضور مہربانی فرمائیں۔ آپ کی مہربانی کے بغیر ان کا زندہ بچنا ناممکن ہے۔'' اس دن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے دعا فرمائی ''اللہ تعالیٰ انہیں صحت وتندرستی والی زندگی عطا فرمائے۔'' اسی دن سے حانا کی والدہ کی طبیعت سنبھلنا شروع ہوگئی۔ڈاکٹر بھی حیران تھے کہ ان کا زندہ بچنا تو ناممکنات میں سے تھا۔ صرف حانا جانتی تھیں کہ یہ صرف اور صرف سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی اور دعا کی برکت سے ممکن ہوا ہے۔

☆☆☆☆☆

میمونہ اسد سروری قادری (لاہور)

محترمہ میمونہ اسد اس فرقہ سے تعلق رکھتی تھیں جو تصوف اور اولیا کرام کا منکر ہے۔لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہونے کے بعد جب انہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت، قرب اور مجلسِ محمدیؐ کی حضوری نصیب ہوئی تو ان کا یقین پختہ ہو گیا۔سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے انہیں علمِ دعوت بھی عطا فرمایا۔جب بھی وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوتیں اور ان کے دماغ میں جو بھی سوال ہوتے آپ مدظلہ الاقدس ظاہری طور پر بھی وہی گفتگو فرماتے۔

22-23 اکتوبر 2016ء کو منعقد ہونے والے عرس پیر سیّد محمد عبداللہ شاہؒ سے قبل انہوں نے دعوت پڑھ کر پیر سیّد محمد عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضری دی تو دیکھا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس بادشاہوں والے سنہرے رنگ کے لباس میں سنہرا تاج پہنے تخت پر تشریف فرما ہیں۔آپ کے ساتھ آپ کی زوجہ محترمہ اور اولاد پاک بھی انتہائی خوبصورت سنہرے لباس پہنے بیٹھے ہیں اور سب بہت خوش نظر آ رہے ہیں۔ اردگرد سب مریدین بیٹھے ہیں اور سب مرشد پاک کو مبارک باد دے رہے ہیں۔عرس کے موقع پر جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب صاحب کو بیعت فرمایا تو میمونہ کو اس مراقبہ کی حقیقت سمجھ آئی کہ وہ شاندار محفل اسی خوشی میں لگی تھی اور سب اسی کی مبارکباد دے رہے تھے۔

☆☆☆☆☆

فوزیہ فرید سروری قادری (لاہور)

مسز فوزیہ فرید پر کسی نے کالا جادو کروا دیا جس کے باعث ان کے مزاج میں بہت تبدیلی آ گئی۔بات بات پر شوہر سے لڑنا جھگڑنا شروع کر دیا۔ بچے بھی بیمار رہنے لگے، مالی حالات بھی خراب ہو گئے۔ چڑچڑا پن اور کوفت ہر وقت انہیں گھیرے رکھتی اور بات بات پر بچوں پر چیخنا چلانا ان کی عادت بن گئی۔حاسدین کے جادو کے زیرِ اثر حواس زائل ہونے لگے اور جنون کے دورے اکثر و بیشتر پڑنے لگے۔ان کے شوہر اور بچے اس

سلوک سے متاثر ہو رہے تھے اور کافی پریشانی کا شکار رہنے لگے۔اس دوران تین مرتبہ ان کا نروس بریک ڈاؤن بھی ہوا۔
ہر تاریک رات کے آگے روشن صبح ہوتی ہے اور اچھے دنوں کی امید میں برے دنوں کو کاٹنا پڑتا ہے۔مسز فوزیہ فرید کی ملاقات سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ہوئی جس کی بدولت ان کی زندگی کی کایا پلٹ گئی۔سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نصیحت آمیز گفتگو نے ان کے دل پر اثر کیا اور انہوں نے فوراً بیعت کی سعادت حاصل کی۔بیعت کے فوراً بعد طبیعت میں مثبت تبدیلیاں رونما ہوئیں۔سر کا مستقل درد ختم ہو گیا۔منفی سوچیں، چڑچڑا پن اور بے چینی ختم ہو گئی اور دل میں اللہ کی رضا اور عشق کی جستجو پیدا ہو گئی۔بیعت کے بعد مالی حالات بھی بہتر ہو گئے اور قرض سے بھی نجات مل گئی۔

☆☆☆☆☆

نشوہ فاطمہ سروری قادری (لاہور)

نشوہ فاطمہ کی ساری فیملی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہے۔ان کی والدہ مسجدِ زہراؓ کی تزئین و آرائش کی کمیٹی میں شامل ہیں۔ایک دن نشوہ کو بہت تیز بخار تھا، دوائیں بھی اثر نہ کر رہی تھیں۔ان کی والدہ نے اس روز مسجدِ زہراؓ جانا تھا، وہ پریشان ہو گئیں کہ نشوہ کو اس حالت میں چھوڑ کر کیسے جائیں کیونکہ وہ نشوہ کی چھوٹی سی تکلیف پر بھی بہت زیادہ پریشان ہو جایا کرتی تھیں۔کچھ لمحے تو انہوں نے سوچا کہ آج مسجد نہ جائیں لیکن اللہ پر توکل اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے مدد کی درخواست کرتے ہوئے مسجد کی طرف روانہ ہو گئیں۔جب وہ مسجد سے واپس آئیں تو حیران رہ گئیں کہ نہ صرف نشوہ کا بخار ختم ہو چکا تھا بلکہ ان کا مزاج بھی کافی حد تک خوشگوار تھا۔نشوہ کی والدہ نے کہا کہ آج انہیں یقین ہو گیا ہے کہ جو اللہ کے کام میں مصروف ہو جاتا ہے اللہ اس کے کام سنبھال لیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

ابیہا ملک سروری قادری (لاہور)

ابیہا ملک بہت اچھی طالب علم تھیں لیکن ان کی ایک کمزوری تھی کہ امتحانات کی ضرورت سے زیادہ ٹینشن لیتی تھیں۔اکثر ایسا ہوتا کہ امتحانات سے قبل بیمار ہو جاتیں اور چند مرتبہ تو بے ہوش ہی ہو گئیں۔دن رات کی محنت کے باوجود پیپر اس طرح نہ دے پاتیں جتنی اچھی تیاری کی ہوتی۔ دل و دماغ پر ایک خوف طاری رہتا۔ان کی والدہ نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ابیہا کے اس خوف اور کمزوری کا ذکر کیا۔سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے ابیہا کی طرف نگاہ کی تو انہیں یوں محسوس ہوا کہ حق کی جانب سے ایک تیر آ کر باطن میں اس بیماری اور کمزوری کو لگا۔ اس وقت تو ابیہا تمام معاملہ نہ سمجھ سکیں لیکن جلد ہی انہیں معلوم ہو گیا کہ ڈر اور خوف کی کیفیت ختم ہو چکی ہے۔مرشد کامل کی نگاہ سے ابیہا میں اب اتنی خود اعتمادی ہے کہ سب حیران ہیں۔

ابیہا نے او لیول (O level) کے امتحانات میں نمایاں گریڈ حاصل کئے جس کی بدولت اے لیول (A level) میں اسکالرشپ مل گیا۔اے لیول میں سائنس کے مضمون تھے جنہیں سمجھنا ابیہا کے بس سے باہر تھا لیکن مرشد کامل کی نگاہِ کرم اور مہربانی سے وہ ان میں بھی اچھے گریڈ حاصل

کرنے میں کامیاب ہوگئیں۔ میڈیکل کا انٹری ٹیسٹ بغیر تیاری کے دیا کیونکہ وقت نہیں تھا۔ ایبہا کو پاس ہونے کی بالکل امید نہ تھی مگر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نگاہِ کاملہ سے وہ فیض ملا کہ ٹیسٹ بھی پاس ہوگیا اور پاکستان میڈیکل بورڈ کے پہلے دو پروفیشنل امتحانات میں امتیازی سند (distinction) حاصل کی۔

ہر اتوار کو ایبہا ملک اپنے والدین اور بھائیوں کے ساتھ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوتیں اور محفل میں شرکت کرتیں۔ اگر ان کا کوئی امتحان ہوتا تو جن مضامین کی تیاری کے لیے پوری ہفتہ درکار ہوتا وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی برکت سے چند گھنٹوں میں تیار ہوجاتے۔ اکثر تو ایسا ہوتا کہ امتحان سے ایک گھنٹہ پہلے کی تیاری سے بھی اچھے نمبر آجاتے۔

ایبہا کے والدین کو انہیں کالج لانے لے جانے پک اینڈ ڈراپ میں کافی مشکل پیش آتی۔ والدین نے ایبہا سے ڈرائیونگ سیکھنے کا کہا تا کہ انہیں کالج آنے جانے میں آسانی ہوجائے۔ لیکن ایبہا کی ڈرائیونگ میں دلچسپی نہیں تھی۔ ان کی والدہ نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے تذکرہ کیا تو آپ مدظلہ الاقدس نے ایبہا کو ڈرائیونگ سیکھنے کا کہا۔ آپ مدظلہ الاقدس کے الفاظ کی ایسی تاثیر تھی کہ ایبہا کے دل میں نہ صرف ڈرائیونگ سیکھنے کا شوق پیدا ہوگیا بلکہ انہوں نے بہت جلد ڈرائیونگ بھی سیکھ لی جس سے ان کی زندگی آسان ہوگئی۔ ایبہا کا کہنا ہے ''مجھ جیسی ڈرپوک لڑکی اب موٹروے پر بھی گاڑی چلا لیتی ہے۔''

☆ ایک مرتبہ ایبہا گاڑی چلا رہی تھیں کہ مین روڈ پر ان کے آگے جانے والی بس نے اچانک بریک لگا دی۔ گاڑی کی رفتار کافی تیز تھی۔ ایبہا کی گاڑی اور بس میں فاصلہ بھی کم تھا۔ اس سے پہلے کہ حادثہ ہوتا ایبہا نے دل میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو مدد کے لیے پکارا اور بریک پر پاؤں رکھ دیا۔ نہ صرف ان کی گاڑی حادثے سے بچ گئی بلکہ پیچھے آنے والی گاڑیاں بھی بریک لگا کر بچ گئیں۔ ورنہ ایسی صورتحال میں بہت سی گاڑیاں آپس میں ٹکرا جاتی ہیں لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی باطنی مدد سے ایبہا خوفناک حادثے سے بچ گئیں۔

☆ ایک روز چھٹی کے وقت ایبہا جب کالج سے نکلیں تو اس وقت بہت تیز بارش ہو رہی تھی۔ ان کا پاؤں پھسلا اور ان کا ہاتھ کھمبے سے لٹکتی ننگی تاروں سے جا لگا۔ اچانک ان کی آنکھوں کے سامنے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک آگیا۔ ایبہا کو محسوس ہوا کہ کسی غیبی طاقت نے انہیں پکڑ کر پیچھے ہٹایا اور کرنٹ سے بچایا۔

☆☆☆☆☆☆

زینب تبسم علی سروری قادری (لاہور)

زینب گیارہ سال کی تھیں جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ہاتھ پر بیعت ہوئیں۔ بیعت کے بعد ایک رات خواب دیکھا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ان کے سامنے کھڑے ہیں اور انہیں مختلف رنگوں کے چار پھول دیتے ہیں۔ جیسے ہی زینب پھول ہاتھ میں لیتی ہیں وہ فوراً مرجھا جاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ دیکھتی ہیں کہ مرشد کریم کے پیچھے بہت سا نور ہے پھر مرشد کریم کا وجود بھی نور بن جاتا ہے۔ اس خواب کی تعبیر سے زینب کو یہ سمجھ آیا کہ دنیا و آخرت کی نعمتیں اللہ پاک کی ذات کے بغیر کچھ نہیں۔

☆ بیعت کے بعد زینب اکثر وھم کے ذریعے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے باتیں کرتیں اور اپنے دل کی ہر بات مرشد کریم سے شیئر کرتیں۔ زینب کا کہنا ہے ''اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ مرشد کریم آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں اور میں ان سے باتیں کرتی ہوں۔''

☆ زینب ایک مرتبہ کسی مشکل میں گرفتار تھیں اور رضائے الٰہی کو سمجھ نہ پا رہی تھیں کہ کیا کریں۔ پریشانی میں گم تھیں کہ انہوں نے خود کو اپنے گھر کی بجائے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے سامنے پایا۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنی مشکل مرشد کریم سے عرض کرتیں، سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے خود ہی ان کی مشکل کا حل بتا دیا جس سے زینب پُرسکون ہوگئیں۔

☆☆☆☆☆

زینب عامر سروری قادری (لاہور)

زینب عامر میں خود اعتمادی کی کمی تھی۔ لوگوں کے سامنے بولنے میں مشکل پیش آتی۔ جب وہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئیں اس وقت سلطان العاشقین ہاؤس میں خواتین کی محفل ہوا کرتی تھی جس میں بہت سی لڑکیاں ذوق وشوق سے حمد، نعت اور منقبت پڑھتیں۔ زینب کا بھی دل چاہتا کہ کلام پڑھیں لیکن خود اعتمادی کی کمی کی وجہ سے ایسا نہ کرسکیں۔ ایک دن اپنی اس کشمکش کا اظہار سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے کیا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی تلقین اور نگاہ کی تاثیر سے زینب کے اندر خود اعتمادی آگئی۔ ہمت کر کے ایک محفل میں کلام پڑھا اور پھر ہر محفل میں پڑھنا شروع کر دیا۔ آہستہ آہستہ زینب کا ڈر اور جھجک ختم ہوگئی اور اس قدر خود اعتمادی آگئی کہ کالج میں بھی بغیر کسی ہچکچاہٹ اور خوف کے پریزنٹیشن دیتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

اجیا عامر سروری قادری (لاہور)

اجیا عامر کا کہنا ہے کہ وہ زندگی میں جب بھی مشکل سے دوچار ہوتیں تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں مہربانی کی عرض کرتی تھیں۔ جیسے ہی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس دعا فرماتے تو اس مشکل سے نکلنے کے اسباب بن جاتے اور مشکل حل ہو جاتی۔ اکثر اوقات تو ظاہری طور پر عرض کرنے کی بھی نوبت نہ آتی، اجیا عامر باطن میں ہی اپنی درخواست پیش کر دیتیں اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے وہ مشکل حل ہو جاتی۔

اجیا عامر مزید کہتی ہیں کہ ان کی زندگی میں کچھ ایسے لوگ آئے جو ان کے حق میں بہتر نہیں تھے۔ وہ خود کو ان لوگوں سے علیحدہ نہیں کر پا رہی تھیں اس لیے انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے عرض کی جس کے بعد وہ لوگ آہستہ آہستہ خود ہی ان کی زندگی سے نکلتے گئے۔

☆☆☆☆☆

ضحیٰ فاطمہ سروری قادری (لاہور)

ضحیٰ فاطمہ کی عمر تقریباً تیرہ سال تھی جب ان کی والدہ انہیں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں لے کر

حاضر ہوئیں۔ضحیٰ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نورانی شخصیت سے بہت متاثر ہوئیں اور اسی وقت بیعت کا ارادہ کرلیا۔

☆ ضحیٰ کا کمپوٹر سائنس کا پرچہ تھا۔اس مضمون میں ان کی کبھی بھی دلچسپی نہ رہی تھی۔ساری رات تیاری کرنے کے باوجود پرچہ حل کرنے میں مشکل پیش آرہی تھی۔پریشانی کے عالم میں وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو یاد کرنے لگیں۔تھوڑی دیر بعد جب انہوں نے کمپوٹر سکرین پر دیکھا تو خوش بھی ہوئیں اور حیران بھی کیونکہ کمپیوٹر پر تمام سوال خود بخود حل ہو گئے تھے۔تھوڑی دیر بعد استاد ان کے پیچھے آکر کھڑی ہوئیں اور جوابات دیکھ کر شاباش دی۔اس پرچہ میں ان کے سو فیصد نمبر آئے۔

☆ ضحیٰ فیشن ڈیزائننگ کا کورس کرنے دبئی گئیں اور ایک گرلز ہاسٹل میں قیام کیا۔ایک مرتبہ ہاسٹل کے مالک سے کرائے کی وجہ سے بحث ہوگئی۔ضحیٰ نے سامان باندھا اور صبح صبح ناشتہ کیے بغیر ہاسٹل چھوڑ دیا۔غصے کے عالم میں ٹیکسی میں بیٹھیں لیکن سمجھ نہ آیا کہ جائیں کدھر۔ضحیٰ کچھ اور ہاسٹلز کے بارے میں جانتی تو تھیں لیکن ان کے کرائے بہت زیادہ تھے۔پریشانی کے عالم میں ضحیٰ نے باطن میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے مدد مانگی۔اسی وقت ان کے سامنے انسٹاگرام پر ایک ہاسٹل کا اشتہار آگیا جس کا کرایہ بھی مناسب تھا۔اس کے ساتھ ہی ایک دوست کی والدہ کا میسج بھی آیا کہ آج ناشتہ ہمارے ساتھ کرو۔یوں دیارِ غیر میں بھی مرشد کامل نے ان کو ہر طرح سنبھالا۔ضحیٰ کا کہنا ہے ''میرے مرشد کے مجھ پر اتنے احسانات ہیں کہ میں ہر وقت ان کا شکریہ ادا کرتی رہتی ہوں۔''

☆☆☆☆☆

صفہ عامر ملک سروری قادری (لاہور)

صفا عامر اپنے خاندان والوں کی اس عادت سے بہت تنگ تھیں کہ ہر جگہ آپس میں بچوں کا موازنہ اور مقابلہ کیا جاتا۔بچوں کی تعلیم، نمبر، شکل و صورت، کردار حتیٰ کہ قد پر بھی موازنہ کیا جاتا۔اس وجہ سے صفا عامر کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی اور وہ بہت زیادہ چڑچڑی ہوتی گئیں۔وہ اکثر اس بات سے اداس رہتیں۔دوسروں کی باتوں کا جواب تلخ لہجے میں دینا شروع کر دیا جو آہستہ آہستہ ان کے مزاج کا حصہ بنتا گیا اور وہ خاندان میں بدتمیز مشہور ہوگئیں۔جس وقت صفا کو اس بات کا احساس ہوا اس وقت تک بہت دیر ہو چکی تھی۔صفا نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کی تو اپنی اس عادت کا تذکرہ کیا اور مہربانی کی درخواست کی۔سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے صفا کو حکمت اور محبت سے سمجھایا جس کا ان کے دل پر گہرا اثر ہوا، آپ مدظلہ الاقدس کی نگاہِ کرم کی بدولت جلد ہی صفا کی یہ عادت تبدیل ہوگئی اور ملنے والے صفا عامر کی خوش مزاجی پر حیران رہ گئے۔صفا کا ماننا ہے کہ ان کی تربیت ان کے والدین سے زیادہ اور بہتر طریقے سے ان کے مرشد پاک نے کی ہے۔

☆☆☆☆☆

آمنہ فرید سروری قادری (لاہور)

آمنہ فرید کا کہنا ہے کہ انہوں نے مرشد کریم سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں جا کر جو بھی دعا کی ہے وہ پوری ہوئی ہے البتہ گھر بیٹھے

دعا کرنے سے وہ معاملہ نہیں ہوا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں نذرانہ پیش کرنے سے گھر میں اتنی برکت ہو جاتی ہے کہ تمام ضرورتیں پوری ہوتی رہتی ہیں۔

آمنہ فرید کی ایک دوست اپنی کچھ حرکات کی بنا پر ان کے والدین کو ناپسند تھی اور وہ چاہتے تھے کہ آمنہ کی اس سے دوستی ختم ہو جائے لیکن آمنہ اپنے والدین کی بات ماننے کو تیار نہ تھیں کیونکہ وہ ان کی بہت پرانی دوست تھی۔ آمنہ کی والدہ نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے یہ معاملہ بیان کیا تو آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا کہ جلد ہی چھوٹ جائے گی۔ آمنہ بہت حیران ہوئیں کہ ایسا کیونکر ہو سکتا ہے لیکن ایک ہفتہ میں ایسے معاملات ہوئے کہ اس دوست کی اصلیت کھل کر سامنے آ گئی اور دوستی ختم ہو گئی۔ اس واقعہ سے آمنہ نے ایک اور سبق یہ سیکھا کہ مرشد کامل کسی کی باتوں میں آ کر فیصلہ نہیں کرتے بلکہ حقیقت اور سچ بات فرماتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

ریحانہ یاسمین مظہر سروری قادری (ہارون آباد)

محترمہ ریحانہ یاسمین مظہر عرصہ دراز سے مرشد کامل اکمل کی تلاش میں تھیں تا کہ اس کے وسیلہ سے اللہ کا قرب حاصل کر سکیں۔ اس سلسلہ میں وہ کئی بزرگوں سے ملیں لیکن منزلِ مقصود نہ مل سکی۔ ایک روز انہیں ماہنامہ سلطان الفقر ملا، جب اسے پڑھا تو اس کا ایک ایک حرف ان کے دل پر اثر انداز ہوا۔ اس کے بعد انہوں نے سلطان الفقر پبلیکیشنز کی مزید کتب منگوا کر مطالعہ کیا تو دل کو یقین ہو گیا کہ جس مرشد کامل اکمل کی انہیں تلاش تھی وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ہی ہیں۔ ایک رات خواب میں آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک ہو بہو ماہنامہ سلطان الفقر میں چھپنے والی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی تصویر جیسا تھا۔ خواب میں ہی ان پر حقیقتِ محمدیہ آشکار ہو گئی۔ وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور بیعت کا شرف حاصل کیا۔

بیعت سے قبل وہ اکثر بیمار رہتی تھیں لیکن بیعت کے بعد صحت بہتر ہونے لگی اور اب ماشاء اللہ بالکل صحتمند ہیں۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی کرم نوازی سے ان کا ذاتی گھر بھی بن گیا۔ ان کے شوہر جو آرمی سے ریٹائر ہوئے تھے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی دعا سے انہیں دوبارہ بہت اچھی ملازمت مل گئی اور گھر میں بیشمار برکات کا ظہور ہوا۔

☆☆☆☆☆

مسز روبینہ ارشاد سروری قادری (لاہور)

مسز روبینہ ارشاد کی خواہش تھی کہ انہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت ہو۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بدولت یہ خواہش بھی پوری ہو گئی۔ ایک دن صبح فجر کی نماز کے بعد انہوں نے ذکر و تصور اسم اللہ ذات شروع کیا تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی جب انہوں نے اپنے دل میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مسکراتا ہوا مبارک چہرہ دیکھا۔ ربیع الاوّل کے مہینے کے آغاز میں انہوں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکمل سبز لباس میں دیکھا۔ اور پھر 12 ربیع الاوّل کو انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو وہی سبز لباس پہنے ہوئے دیکھا جیسا

کہ خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہنے دیکھا تھا۔

یہ کمال سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا ہے کہ آپ نے سلسلہ سروری قادری میں آنے والوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار اور اللہ کی پہچان سے نوازا۔

☆☆☆☆☆

نین تارا سروری قادری (لاہور)

محترمہ نین تارا سروری قادری صاحبہ کو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے بیعت کے بعد علمِ دعوت عطا فرمایا۔ علمِ دعوت کے ذریعے انہیں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باطنی حضوری حاصل ہوئی جہاں اہلِ بیتؓ اور تمام سروری قادری مشائخ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا جس کی بدولت ان پر حقیقتِ محمدیہ واضح ہوگئی۔

☆ جنوری 2017ء میں نین تارا پر کسی نے کالا جادو کروانے کی کوشش کی جس کے واضح ثبوت انہیں ملے لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے وہ محفوظ رہیں۔ اس کے علاوہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نظرِ کرم سے وہ دو مرتبہ کار ایکسیڈنٹ میں بال بال محفوظ رہیں اور انہیں خراش تک نہیں آئی۔

☆ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہونے کی برکت سے نین تارا کی سوچ اور فطرت میں نمایاں تبدیلیاں رونما ہوئیں اور بیشمار صلاحیتیں پیدا ہوئیں جن کی بدولت انہوں نے تحریک دعوتِ فقر کے اہم شعبہ جات میں اپنی خدمات سرانجام دیں۔

☆☆☆☆☆

ڈاکٹر سحر سروری قادری (لاہور)

ڈاکٹر سحر کا تعلق ایک ایسے گھرانے سے ہے جو دو ایسی نام نہاد مذہبی جماعتوں کے پیروکار ہیں جن کا روحانیت سے کوئی تعلق نہیں۔ بچپن سے ہی پیری مریدی کا سنا مگر چند سوالات نے ہمیشہ دل مضطرب کئے رکھا۔ سوال پوچھنے پر انہیں خاموش کروا دیا جاتا کہ ان سوالات کا کوئی جواب نہیں۔ زندگی میں ایسے حالات پیدا ہو گئے جہاں انہیں شدت سے احساس ہوا کہ کوئی بھی مشکل وقت میں کام نہیں آتا۔ تب ایک رات انہوں نے قرآنِ پاک کی یہ آیت ''اور جو ہماری طرف آنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کو اپنا راستہ دکھا دیتے ہیں'' پڑھی اور اپنے ربّ کو پکارتے ہوئے رو رو کر کہا ''یا اللہ تیرے سوا میرا کوئی نہیں، مجھے تیری ضرورت ہے۔'' تب اللہ ربّ العزت نے انہیں اپنی طرف آنے کا راستہ دکھا دیا۔ فیس بک پر ایک اکاؤنٹ پر اسم اللہ ذات دیکھا، پوچھنے پر معلوم ہوا کہ لاہور میں ایک مرشد کامل اکمل ہیں جو لوگوں کو بیعت کے پہلے دن اسمِ اعظم اسمِ اللہ ذات عطا کرتے ہیں اور مجلسِ محمدیؐ کی حضوری کے مقام تک لے جاتے ہیں۔ انہوں نے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لفظ پہلی بار سنا تھا۔ فقر کے متعلق بھی انہیں پہلی مرتبہ معلوم ہوا۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی نورانی صورت دیکھ کر انہیں یوں محسوس ہوا کہ یہی وہ ہستی ہیں جن کی انہیں تلاش تھی۔ لیکن گھر والوں نے انہیں یہ کہہ کر بیعت سے منع کر دیا کہ عورتوں کی بیعت

نہیں ہوتی۔ اسی پریشانی کے عالم میں ڈاکٹر سحر نے خواب دیکھا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے مرید ایک جائے نماز پر بیٹھ کر مجلسِ محمدیؐ میں جا رہے ہیں۔ وہ بھی اس جائے نماز پر بیٹھ کر مجلسِ محمدیؐ میں حاضر ہو جاتی ہیں۔ تب انہیں کامل یقین ہو گیا کہ اللہ نے ان کی سن لی ہے۔ وہ فوراً بیعت کے لیے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں۔

بیعت کی پہلی رات ہی انہیں خواب میں آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیّدہ فاطمہؓ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آقا پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے سر پر ہاتھ رکھ کر پُر مسرت جذبات کا اظہار فرمایا۔ بیعت کے بعد ان کی زندگی سے ان کے تمام بدخواہ آہستہ آہستہ نکل گئے۔ کالج کے دور میں ایک بار چند شر پسند عناصر انہیں نقصان پہنچانا چاہتے تھے۔ ابھی سحر صاحبہ نے مرشد کریم سے اس بارے میں عرض کرنے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ مرشد پاک نے مسئلے سے نکلنے کا طریقہ انہیں سمجھا دیا۔ اس مشاہدے سے انہیں یقین ہو گیا کہ مرشد پاک ان کی سوچ تک کو جانتے ہیں۔ ایک بار انہیں پیسوں کی اشد ضرورت تھی لیکن کوئی ظاہری وسیلہ نہیں بن رہا تھا۔ انہوں نے باطن میں مرشد پاک سے مدد مانگی۔ کچھ دیر بعد انہیں اپنی ہی الماری سے مطلوبہ رقم پڑی مل گئی اور وہ مرشد پاک کی اس کرامت پر حیران رہ گئیں۔ سحر صاحبہ کو کامل یقین ہے کہ ان کی زندگی کا ہر معاملہ مرشد پاک نے سنبھالا ہوا ہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے ڈاکٹر سحر کو نہ صرف علمِ دعوت و مراقبہ عطا کیا بلکہ مجلسِ محمدیؐ کی حضوری بھی عطا فرمائی اور اللہ کی ایسی معرفت عطا فرمائی جو کسی کتاب سے ملنا ناممکن ہے۔

☆☆☆☆☆

عنبر وڑائچ سروری قادری (لاہور)

عنبر وڑائچ نے اولیا کرام کے متعلق سنا تو تھا لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھیں کہ بیعت کیا ہوتی ہے، مرشد کے وسیلہ سے کیا مراد ہے اور اللہ کا قرب کیسے پایا جا سکتا ہے۔ اپنی ہمشیرہ کے توسط سے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کرنے کا ارادہ کیا تو وسوسے بھی آئے اور رشتہ داروں نے روکنے اور گمراہ کرنے کی بھی کوشش کی۔ عنبر نے اللہ سے راہنمائی کی دعا کی تو ایک رات انہوں نے خواب میں ایک انگوٹھی دیکھی اور اسے دیکھتے ہی پہچان لیا کہ وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی انگوٹھی ہے۔ اس خواب سے انہیں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کر لینے کا اشارہ ملا۔ جس دن انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے ہاتھ پر بیعت کی انہیں اپنے اندر بہت فرق محسوس ہوا۔ شخصیت میں خود اعتمادی آتی گئی۔ دنیا اور اس کے رشتوں کے حقیقت بھی سمجھ میں آ گئی۔

☆☆☆☆☆

فائزہ فہد سروری قادری (لاہور)

محترمہ فائزہ فہد کو اللہ تعالیٰ کی بیشمار مہربانیاں اور عنایتیں حاصل رہیں لیکن پھر بھی وہ ہمہ وقت بے چین رہتی تھیں۔ جب وہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت ہوئیں تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی عنایت کی بدولت انہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت عطا ہوئی۔ ان کا قلبی تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ مضبوط ہو گیا۔ ان کے دماغ میں جو بھی سوال اٹھتا اس کا جواب سلطان

العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہو کر بنا پوچھے ہی مل جاتا۔ جس کی بدولت ان کا یقین مزید پختہ ہو گیا کہ سلطان العاشقین مرشد کامل اکمل ہیں اور آپ اپنے طالبوں کے قلب کی ہر کیفیت اور دماغ میں اٹھنے والے ہر سوال سے آگاہ ہیں۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے انہیں علمِ دعوت بھی عطا فرمایا اور ان سے تحریک دعوتِ فقر کے مختلف شعبہ جات میں ایسے بہت سے کام لیے جن کی صلاحیتیں وہ اپنے اندر محسوس نہیں کرتی تھیں۔

☆☆☆☆☆

مائرہ سرفراز سروری قادری (ساہیوال)

مائرہ سرفراز سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر اس وقت بیعت ہوئیں جب آپ مدظلہ الاقدس ساہیوال کے تبلیغی دورہ پر ان کے گھر تشریف لائے۔ مائرہ سرفراز بہت خوش تھیں۔ انہیں اپنا گھر جنت محسوس ہو رہا تھا۔ جب انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک دیکھا تو انہیں محسوس ہوا کہ آپ ہی مرشد کامل اکمل ہیں۔ اگلے روز مائرہ سرفراز کا امتحان تھا لیکن انہوں نے پیپر کی فکر چھوڑی اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی خدمت میں لگ گئیں۔ جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس رخصت ہونے لگے تو آپ نے مائرہ سرفراز کو دعا دی ''اللہ کل کے پیپر میں آپ کو کامیاب کرے۔'' اس وقت تک مائرہ سرفراز تھک چکی تھیں لہٰذا تیاری کیے بغیر ہی سو گئیں اور اگلے روز بغیر کسی تیاری کے پیپر دینے چلی گئیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی دعا اور مہربانی سے پیپر میں وہی سوال آئے جو مائرہ سرفراز کو پہلے سے ہی آتے تھے۔ مائرہ سرفراز کا کہنا ہے ''یہ یقیناً میرے مرشد کامل کی کرامت ہے کہ آپ کی دعا کے صدقے نہ صرف بغیر تیاری کے میرا پیپر اچھا ہوا بلکہ رزلٹ بھی بہت اچھا آیا۔''

☆☆☆☆☆

نورین عبدالغفور سروری قادری (سیالکوٹ)

محترمہ نورین عبدالغفور کہتی ہیں کہ ان میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کے بعد بہت تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ بیعت سے قبل انہیں معلوم نہ تھا کہ اللہ کی پہچان کیا ہوتی ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری کس طرح ممکن ہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کے بعد انہیں مجلسِ محمدیؐ کی حضوری نصیب ہوئی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی اجازت سے جب محترمہ نورین نے رسالہ روحی شریف پڑھنا شروع کیا تو دوسرے ہی دن انہیں جاگتی آنکھوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسکرا رہے تھے۔ محترمہ نورین کی زبان سے بے ساختہ یہ نکلا ''نبیؐ پاک! کیا یہ آپ ہی ہیں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''بیٹی تمہاری تسلی کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے بے شک مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان کبھی بھی میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔'' اتنا سنتے ہی محترمہ نورین اللہ کی اس کرم نوازی پر سجدہ ریز ہو گئیں۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے محترمہ نورین کو علمِ دعوت بھی عطا فرمایا جس کی بدولت ان کی سیّدہ فاطمۃ الزہراؓ سے ملاقات ہوئی۔ سیّدہ

فاطمہؓ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے لیے بہت خوش تھیں۔ ایک مرتبہ دعوت پڑھنے کے دوران محترمہ نورین کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی۔ جب ان کی دعوت مکمل ہوئی تو ان کا پورا کمرہ خوشبو سے مہک رہا تھا۔ وہ خود بھی نہایت سکون محسوس کر رہی تھیں کہ نبی پاکؐ نے ان کی ہر دعا قبول فرمائی ہے۔

سلطان العاشقین کی بے انتہا نوازشوں میں سے ایک نوازش یہ بھی ہے کہ محترمہ نورین کو ان کے ہر سوال کا جواب اور پریشانی کا حل ان کے دل سے ہی ملنے لگا اور سلطان العاشقین کی بدولت ان کا روحانی تعلق تمام اولیا کرام سے قائم ہو گیا ہے۔

☆☆☆☆☆

مہرین خالد (لاہور)

محترمہ مہرین خالد اپنی خاموش طبیعت اور دین سے دوری کی وجہ سے بہت زیادہ تنقید کا نشانہ بنتی تھیں۔ دورانِ تعلیم ان کی شادی ہو گئی تو وہ مزید ڈپریشن کا شکار ہو گئیں۔ اللہ پاک نے انہیں ایک بیٹے سے نوازا جو ہر وقت بیمار رہتا تھا اور دن بدن ہڈیوں کا ڈھانچہ بنتا جا رہا تھا۔ بیٹے کی ذمہ داری اور اپنی پڑھائی کی فکر کے باعث وہ بہت زیادہ پریشان رہنے لگیں۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کرنے کے بعد ان کی بے چینی بالکل ختم ہو گئی اور آہستہ آہستہ ڈپریشن بھی کم ہوتا گیا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے عطا ہوئے اسم اللہ ذات کے ذکر اور تصور سے ان کی روح کو غذا ملنے لگی اور مرشد کریم کی نظرِ کرم سے دنیاوی اور باطنی مسائل خود بخود حل ہوتے گئے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی دعا سے ان کا بیٹا بھی بالکل تندرست ہو گیا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے محترمہ مہرین خالد کو علمِ دعوت بھی عطا فرمایا جس کی بدولت وہ مراقبہ میں حضرت بی بی فاطمہؓ کی زیارت سے مشرف ہوئیں۔

☆☆☆☆☆

مسز انیلا یٰسین سروری قادری (لاہور)

مسز انیلا یٰسین کے معمولاتِ زندگی سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت ہونے سے پہلے تک صرف خواہشاتِ زندگی پوری کرنے کی حد تک محدود تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا اور انہیں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دست مبارک پر بیعت ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ جس کے بعد ان کی سوچ اور طلب کا رُخ یکسر تبدیل ہو گیا۔

شادی کے بعد انہیں ایک جان لیوا مرض لاحق ہو گیا لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں دعا کے لیے عرض کی تو آپ مدظلہ الاقدس نے فرمایا ''اللہ پاک آپ کو اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔'' انیلا یٰسین کہتی ہیں ''بیشک میرے مرشد کی زبان کن کی زبان ہے۔ جیسا انہوں نے فرمایا ویسا ہی ہوا اور اللہ مجھے بہترین عطا فرما رہا ہے۔''

ایک دن انیلا نے دعوت پڑھی اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے روحانی ملاقات کی تو انہیں آپ مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک کی جگہ اسم اللہ ذات نظر آیا۔ انیلا مزید کہتی ہیں کہ ہر اتوار منعقد ہونے والی محفل نورِ مصطفیٰؐ نہایت روحانی اور بابرکت محفل ہے۔ اس میں باقاعدگی سے

شرکت کرنے سے بھی اللہ نے ان کی بہت سی دلیلیں پوری فرمائیں اور انہیں روحانی سکون حاصل ہوا۔

☆☆☆☆☆

مسز فاطمہ برہان سروری قادری (لاہور)

مسز فاطمہ برہان شعبہ فلسفہ کی سٹوڈنٹ تھیں۔ فلسفہ کی بنیاد عقل، شک اور فکر پر ہے اور ہر معاملہ کو سوالات و جوابات کے ترازو میں تولنا اور تنقیدی طرز کو مدنظر رکھتے ہوئے بحث کرنا ہے۔ ہمارے معاشرے کا المیہ یہ ہے کہ مذہب سے متعلق جو باتیں ہمارے کانوں میں بچپن سے ڈال دی جاتی ہیں اس پر بحث تو دور اس سے متعلق سوال بھی کیا جائے تو فتویٰ لگا دیا جاتا ہے۔ مذہب کو ماننا اور جس کے لیے مذہب کو مان رہے ہو اس ذات کو پانا دو مختلف عمل ہیں۔ مسز فاطمہ برہان ذات کی متلاشی تھیں۔ وہ اکثر سوچا کرتیں کہ اللہ کون ہے؟ کیسا ہے؟ اس نے ہمیں کیوں پیدا کیا؟ گناہ و ثواب کی حقیقت کیا ہے؟ یہ تمام سوالات فلسفہ پڑھتے ہوئے ہر وقت ان کے ذہن میں گردش کرتے رہتے۔ کئی سینئر طالب علم صرف انہی سوالات کے جوابات نہ ملنے کی وجہ سے اسلام سے دور ہو چکے تھے اور خود کو Athiest (دہریہ، ملحد) کہلوانا پسند کرتے تھے، اس وجہ سے مسز فاطمہ برہان شدید ذہنی تناؤ کا شکار تھیں۔ فلسفہ کا طالب تو ہر بات میں عقلی دلائل مانگتا ہے، لیکن وہ اس ذہنی اذیت سے نجات چاہتی تھیں اور اس راستے پر چلنا چاہتی تھیں جو صراطِ مستقیم ہے، جو علم الیقین سے عین الیقین کے مرتبہ تک پہنچا دے، جو حقیقت سے معرفت کا سفر طے کروائے، جو فنا اور بقا کے راز سے آشنا کروائے۔ مسز عنبرین مغیث سروری قادری جو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے ہاتھ پر بیعت ہیں انہوں نے مرشد کے وسیلے سے اللہ کی ذات تک پہنچنے کا ذکر کیا۔ مسز فاطمہ برہان نے بھی سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے ہاتھ پر بیعت کی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے ان کی باطنی تربیت فرمائی۔ اسم اللہ ذات کے نور اور آپ مدظلہ الاقدس کی کیمیائی نگاہ نے انہیں حق سے آشنا کر کے روحانی بیماریوں اور ذہنی خلفشار سے نجات دلائی۔ انہوں نے جان لیا کہ مرشد کامل ہی وہ رہنما ہوتا ہے جو طالب کو تزکیۂ نفس کے مراحل سے گزارتے ہوئے دین کی اصل حقیقت اور اللہ کی پہچان عطا کر سکتا ہے۔

آج کے دور میں جو طالبعلم ملحدانہ خیالات رکھنے والے اساتذہ اور مذہب کے بارے میں عجیب و غریب شبہات اور فرقہ پرستی کو جنم دینے والے ملاؤں اور علما کا شکار ہو کر اپنے دین سے ہاتھ دھو بیٹھے یا اس کے متعلق شک میں مبتلا ہیں، ان کے لیے دعوت ہے کہ راہِ فقر اپنائیں جو دین کی حقیقت ہے اور قلب و ذہن میں موجود ہر قسم کے شکوک و شبہات سے نجات حاصل کرنے کے لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کر کے ذکر و تصور اسم اللہ ذات کریں۔ اس کے سوا حق تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہیں۔

☆ فاطمہ برہان اور ان کی ایک بہن جڑواں (twins) ہیں۔ دونوں کی ایک جیسی سوچ، ایک ہی طرح اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا غرض ہر چیز کو پرکھنے کا زاویہ ایک، زندگی گزارنے کا طریقہ و سلیقہ بھی ایک۔ سائنسی ریسرچ بھی یہی بتاتی ہے کہ نو ماہ ماں کے پیٹ میں ایک ساتھ پلنے کے باعث جڑواں بچوں کی ذہنی اور جسمانی نشوونما قدرِ مشترک ہوتی ہے۔ کہتے ہیں انسان کی تقدیر اور فطرت تبدیل نہیں ہوتی لیکن فقیرِ کامل کی صحبت کی تاثیر کھوٹے کو کھرا اور بے نصیب کو با نصیب بنا دیتی ہے۔ فاطمہ نے اپنی زندگی میں اس بات کو سچ ہوتے دیکھا ہے۔ سلطان

العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کرتے ہی ان کی سوچ اپنی جڑواں بہن سے مختلف ہوگئی۔ان کی بہن نے طلبِ مولیٰ پر طلبِ دنیا کو فوقیت دی لیکن فاطمہ پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے کرم کیا اور انہیں راہِ فقر پر چلنے کی توفیق عطا کی اور ساتھ ہی ساتھ اس پر استقامت سے نوازا۔ ہر گزرتے لمحہ کے ساتھ فاطمہ نے اس چیز کا مشاہدہ کیا کہ وہ بہن جس کے متعلق ان کا گمان تھا کہ جو وہ سوچتی ہیں ان کی بہن کی بھی وہی سوچ بن جاتی ہے آج اس کی سوچ فاطمہ سے کس قدر مختلف ہے۔ یہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا ہی کمال اور فیضِ نظر ہے کہ انہوں نے فاطمہ کو طلبِ دنیا کی ناپاکی سے محفوظ فرما کر اپنے حفظ وامان میں لے لیا ہے۔علامہ اقبالؒ نے کیا خوب لکھا ہے:

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

☆ فاطمہ برہان کے رشتے کی ایسی جگہ بات چلی جہاں اگر ان کی شادی ہو جاتی تو ان کے ایمان کو خطرہ لاحق ہوتا کیونکہ وہ لڑکا لادینیت کی طرف مائل تھا۔ایک عام انسان دوسرے انسان کی باطنی ونفسانی بیماریوں سے آگاہ نہیں ہوتا لیکن مرشد کامل کی نگاہ سے کسی کا بھی ظاہر اور باطن پوشیدہ نہیں ہوتا۔سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے فاطمہ پر باطن میں یہ حقیقت عیاں کی کہ یہ رشتہ ان کے لیے کس قدر خطرے کا باعث ہے اور بذریعہ وھم اس بات سے آگاہ کیا اور اس رشتہ کی مخالفت کرنے کی قوت بھی عطا کی۔سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی کرم نوازی سے ان کی شادی ایسے مذہبی گھرانے میں ہوئی جہاں وہ ہر لحاظ سے خوشحال زندگی گزار رہی ہیں۔

☆☆☆☆☆

رافعہ عثمان سروری قادری (لاہور)

رافعہ عثمان جب بھی نماز پڑھتیں تو ان کے دل میں اللہ کو دیکھنے کی خواہش شدت سے پیدا ہوتی۔وہ خانہ کعبہ کا تصور کر کے نماز پڑھتیں لیکن دل کی بے چینی ختم نہ ہوتی۔جب کسی مزار پر حاضری دیتیں تو ایک ہی دعا کرتیں کہ آج کے فرقہ واریت کے دور میں جو حق پر ہے اس تک راہنمائی ہو جائے اور صراطِ مستقیم مل جائے۔

ان کے ایک رشتہ دار عبدالرشید سروری قادری (مرحوم) سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے بیعت تھے۔انہوں نے اسم اللہ ذات کے بارے میں بتایا اور بیعت کی حقیقت سمجھائی۔جب وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو انہیں ہر طرف نور ہی نور محسوس ہوا۔ایک خوشگوار احساس نے انہیں باطنی خوشی اور سکون عطا کیا۔جب انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو دیکھا تو یوں محسوس ہوا کہ نور مجسم صورت میں سامنے آ گیا ہے۔بیعت کے بعد دل کی حالت بدل گئی،تمام شکوک وشبہات اور پریشانیاں ختم ہو گئیں۔

بیعت کے کچھ دن بعد انہوں نے خواب میں دیکھا کہ جو لوگ دنیاوی خواہشات اور آسائشات کے طلبگار ہیں وہ سب ایک رنگین چڑیا کے پیچھے بھاگ رہے ہیں جو کسی کے ہاتھ میں بھی نہیں آتی اور اپنے پیچھے بھاگنے والوں کو ایک گہری کھائی میں پھینک رہی ہے۔لیکن جو سلطان العاشقین

مدظلہ الاقدس کے ہاتھ پر بیعت ہوتا جا رہا ہے وہ ایک بلند چبوترے پر چڑھ جاتا ہے اور اس کی نظر میں وہ رنگین چڑیا فوراً بے رنگ اور بدصورت ہو جاتی ہے۔

بیعت سے قبل انہوں نے ایک خواب کئی بار دیکھا تھا کہ وہ ایک گھنے جنگل میں ہیں اور کالے بادل آسمان پر چھائے ہوئے ہیں۔ لیکن باوجود کوشش کے وہ اس جنگل سے نکل نہیں پا رہیں۔ لیکن بیعت ہونے کے بعد خواب دیکھا کہ قبلہ کی طرف سے آسمان پر اچانک ایک روشنی نمودار ہوتی ہے اور اس روشنی سے آسمان پر کلمہ طیبہ لکھا جاتا ہے پھر وہ روشنی کبھی اسم اللہ ذات اور کبھی اسم محمدؐ کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اس روشنی میں انہیں اس جنگل سے نکلنے کا راستہ مل گیا۔

☆ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے رافعہ عثمان کو علمِ دعوت اور مجلسِ محمدیؐ کی حضوری جیسی اعلیٰ ترین نعمتوں سے بھی نوازا۔ ایک مرتبہ دعوت پڑھی تو حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی، وہ بہت خوش تھیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس بھی وہیں موجود تھے۔ حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا مسکرا رہی تھیں اور آپ مدظلہ الاقدس سے فرما رہی تھیں کہ آپ کو سلطان محمد کہیں، سلطان کہیں یا فقر کا سلطان کہیں۔

☆ 2020 میں جب پاکستان میں کورونا بہت زیادہ پھیل گیا تھا تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ہفتہ وار ملاقات کا سلسلہ تقریباً بند ہو گیا تھا۔ رافعہ عثمان کا کہنا ہے کہ چھ ماہ کے عرصہ میں انہیں پتا ہی نہیں چلا کہ کب وہ دنیا کے جھمیلوں میں پھنس گئیں اور اردگرد کے لوگوں کی سوچ صحیح لگنے لگ گئی۔ دنیاوی خواہشات اس قدر غالب آ گئیں کہ خدا کی پناہ۔ اس قدر گناہگار ہونے کے باوجود اپنا آپ صحیح لگنا شروع ہو گیا۔ پھر آہستہ آہستہ جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ملاقات کا سلسلہ بحال ہوا تو آنکھوں پر جو پٹی بندھتی جا رہی تھی وہ کھلنا شروع ہوئی۔ اس سے انہیں اندازہ ہوا کہ تزکیہ نفس کے لیے مرشد کی صحبت بے حد ضروری ہے ورنہ طالب کو پتا بھی نہیں چلتا اور وہ گمراہی کی طرف بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ صحبتِ مرشد کے بغیر کثرتِ عبادات سے بھی انسان بھٹک سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆

مریم گلزار سروری قادری (لاہور)

مریم گلزار نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہونے سے قبل خواب دیکھا کہ آسمان پر سورج کی روشنی پھیل رہی ہے۔ اس خواب کے اگلے ہی روز ان کی ملاقات سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ہوئی۔ بیعت کے دوران ہی ان کا قلب جاری ہو گیا اور ذکرِ ھُو کی آوازیں آنے لگیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نظرِ کرم کی بدولت ان کا روحانی تعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قائم ہو گیا۔

☆ مریم گلزار صاحبہ ایک مرتبہ کالج وین سے گھر آ رہی تھیں کہ ان کی وین ایک یقینی حادثے سے دوچار ہونے لگی۔ انہوں نے دل میں سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو یاد کیا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے وین حادثے سے محفوظ رہی اور موقع پر موجود افراد حیرت زدہ رہ گئے۔

عرشیہ خان سروری قادری (لاہور)

محترمہ عرشیہ خان دنیاوی مسائل اور بیماریوں میں گھری ہوئی تھیں اور اس نازک موقع پر عزیز و اقارب بھی ساتھ چھوڑ چکے تھے۔ دکھ اور پریشانی نے انہیں ہر طرف سے گھیر رکھا تھا اور زندگی سے دل اچاٹ ہو گیا تھا۔ انہوں نے بچپن میں اپنے سامنے اپنے والد کو قتل ہوتے دیکھا۔ یہ خوفناک منظر ان کے دماغ پر نقش ہو چکا تھا جس کے باعث وہ بہت سہمی اور ڈری رہتیں۔ طبیعت کی خرابی کے باعث کمر کے مہروں کے لیے ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دست مبارک پر بیعت ہوئیں تو قلبی و ذہنی پریشانی اور بیقراری ختم ہو گئی۔ دل و دماغ پر جو غبار چھایا ہوا تھا وہ چھٹنے لگا۔ بیعت کے بعد جب انہوں نے اپنے ہاتھوں اور چہرہ کو دھویا تو حیرت انگیز طور پر ہاتھوں اور چہرے کو چھونے والا پانی گرم ہوتا۔ گویا یہ وہی غبار تھا جو گرمی کی صورت میں وجود سے نکل رہا تھا۔ محض تین دن کے اندر اندر ان کی طبیعت اور سوچ میں زمین و آسمان کا فرق آ چکا تھا۔ اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نظرِ کرم کی بدولت وہ اللہ کی رضا میں راضی رہنا سیکھ گئیں۔ کمر کا درد بھی بغیر آپریشن کے ٹھیک ہو گیا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے فیضانِ نظر کی بدولت ان کو مقصدِ حیات ملا اور ان کی زندگی کو ایک نیا رخ ملا۔ دنیاوی جھنجھٹوں سے نکل کر عرشیہ نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے خود کو تعلیمی میدان میں آگے بڑھایا اور ایم فل (M.Phil) کر کے تدریس کے شعبہ سے وابستہ ہو گئیں۔ آج عرشیہ خان ہر طرح سے اپنی زندگی سے مطمئن ہیں کیونکہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نظرِ کرم اور راہنمائی سے نہ صرف دنیاوی طور پر ترقی کر رہی ہیں بلکہ باطنی راہِ معرفت پر بھی آگے بڑھ رہی ہیں۔

☆☆☆☆☆

فقیہہ صابر سروری قادری (رائیونڈ)

محترمہ فقیہہ صابر اپنی زندگی کے مقصد سے ناواقف تھیں۔ نہ تو انہوں نے فقر کے متعلق کسی سے سنا تھا اور نہ ہی انہیں معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور وصال حاصل کرنا کیوں ضروری ہے۔ ان کی والدہ نے انہیں قرآنِ مجید حفظ کروایا۔ ان کی سوچ کے مطابق قرآنِ پاک حفظ کرنا اور پھر مدرسہ چلانا ہی صراطِ مستقیم تھا۔ اسی وجہ سے والدین نے فقیہہ صابر کی شادی بھی ایسے گھرانے میں کی جن کے اپنے مدرسے تھے۔ گھر کا ماحول ظاہری طور پر تو مذہبی تھا لیکن سب لوگ دین کی اصل حقیقت اور اس کی روح سے ناآشنا تھے۔

محترمہ فقیہہ صابر کو تصوف کی کتابیں پڑھنے کا شوق تھا۔ ان کے اندر ایک ایسا جذبہ تھا جو انہیں ہمیشہ بیقرار رکھتا۔ یقیناً وہ قربِ الٰہی کی تڑپ تھی جو روح سے خالی ظاہری عبادات سے میسر نہ آ رہی تھی۔ وہ مختلف مزارات پر جا کر ہمیشہ صراطِ مستقیم کی دعا مانگا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا قبول کر لی۔ ان کے ماموں محمد صادق جو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت تھے، انہوں نے فقیہہ صابر کو اللہ کا قرب اور معرفت حاصل کرنے کے لیے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ملاقات کی دعوت دی۔

وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور بیعت کی سعادت حاصل کی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے ان کی نفسانی بیماریوں کو ختم کیا اور نفس کی چالوں سے آگاہی بخشی، اللہ تعالیٰ کا قرب و معرفت عطا کی اور نیت میں اخلاص پیدا کیا۔

ایک رات فقیہہ صابر نے خواب دیکھا کہ وہ ریاض الجنہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ مبارک کے پاس کھڑی ہیں۔ اچانک تربت مبارک کھلتی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر تشریف لاتے ہیں۔ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ جاتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ مبارک ہو بہو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے چہرہ مبارک جیسا تھا۔ اس خواب کے ذریعے ان پر حقیقتِ محمدیہ واضح ہوگئی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا صد شکر ادا کیا جس نے اپنے محبوب کی ذات تک رسائی عطا کی۔

☆☆☆☆☆

عظمیٰ شکیل سروری قادری (اوکاڑہ)

محترمہ عظمیٰ شکیل کا تعلق مذہبی اور سیاسی گھرانے سے ہے جہاں عالمِ دین حضرات کی گفتگو اور درسِ قرآن کا سلسلہ چلتا تھا مگر انہیں ظاہری عبادات کے دوران کبھی سکون نہ ملا۔

شادی کے بعد اپنے شوہر کے توسط سے اولیا کرام کی صحبت اور ان کی برکات سے آشنا ہوئیں۔ اس دوران وہ ایک جعلی پیر کے ہاتھ پر بیعت ہوئیں لیکن کچھ حاصل نہ ہوا البتہ خوفناک خوابوں نے مزید پریشان کر دیا۔ اس کے بعد وہ ایک پیر سے بیعت ہوئیں لیکن ان کا زیادہ تر زور ظاہر پرستی کی طرف تھا۔ قلبی سکون پھر بھی میسر نہ آیا۔ وہ شدت سے اللہ تعالیٰ سے صراطِ مستقیم دکھانے کی دعا کرنے لگیں۔ ایک رات انہوں نے خواب دیکھا کہ ایک نورانی چہرے والے حسین و جمیل بزرگ ان کے گھر تشریف لائے ہیں۔ آنکھ کھلنے پر خوشی اور سکون محسوس ہوا۔ چند روز بعد ان کے شوہر نے بتایا کہ ان کے شہر اوکاڑہ میں ایک بزرگ تشریف لا رہے ہیں، ان سے ملاقات کے لیے چلنا چاہیے۔ جب وہ ان بزرگ سے ملاقات کے لیے پہنچیں تو یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئیں کہ یہ وہی بزرگ ہیں جن کی زیارت وہ خواب میں کر چکی تھیں۔ وہ بزرگ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس تھے۔ وہ اور ان کے شوہر فوراً بیعت ہو گئے۔ ان کے خاندان نے ان کی اس بیعت پر بہت مخالفت کی۔

ایک رات انہوں نے خواب دیکھا کہ صحرا میں ایک بزرگ اونٹنی سے اتر کر نماز ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنا چہرہ لپیٹا ہوا تھا لیکن پھر بھی چہرے سے نور کی کرنیں واضح طور پر نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ جب وہ بزرگ واپس جانے لگے تو محترمہ عظمیٰ شکیل نے ان سے پوچھا آپ کون ہیں؟ جیسے ہی وہ بزرگ اپنے چہرہ سے کپڑا ہٹاتے ہیں تو آسمانوں سے آواز آتی ہے یہ تمہارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ لیکن وہ یہ دیکھ کر حیران رہ جاتی ہیں کہ وہ چہرہ مبارک تو ان کے مرشد سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا ہے۔ اگلے روز جب وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں پہنچیں تو آپ کو اسی لباس میں ملبوس پایا جس میں انہوں نے رات کو دیکھا تھا۔ اس خواب سے ان پر حقیقتِ محمدیہ واضح ہو گئی اور انہیں یقین ہو گیا کہ جس صراطِ مستقیم کی وہ دعا کیا کرتی تھیں وہ یہی ہے۔

عظمیٰ شکیل کہتی ہیں کہ وہ جب بھی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوتی ہیں اپنے ہر سوال کا جواب بن پوچھے مل جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک مرتبہ ایک قانونی مسئلہ درپیش آیا جس کا جواب وکلا کے پاس بھی نہیں تھا تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے اس کا حل بھی بتا دیا۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کے بعد ان کے اندر اس قدر تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں کہ دیکھنے والے سب حیران رہ جاتے ہیں۔ بلاشبہ کامل مرشد ہی انسان کی فطرت کو بدل سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆

حمیرہ امجد سروری قادری (لاہور)

محترمہ حمیرہ امجد اور ان کے شوہر محمد امجد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہیں۔ دونوں عیدالاضحیٰ کے روز منعقد ہونے والی عیدملن تقریب میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتے تھے لیکن شدید بارش کی وجہ سے وہ تقریب میں شرکت نہ کر سکے۔ محترمہ حمیرہ امجد پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی زیارت نہ ہونے کی وجہ سے اداسی طاری ہوگئی۔ اسی رات انہوں نے خواب دیکھا کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ان کے گھر تشریف لائے ہیں اور دیگر مریدین بھی ہمراہ ہیں۔ جب وہ بیدار ہوئیں تو ان کی تمام اداسی ختم ہو چکی تھی۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اور آپ کے صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب صاحب ملک بھر میں تبلیغی دورے فرماتے ہیں۔ محترمہ حمیرہ امجد اور ان کے شوہر کی شدید خواہش تھی کہ وہ بھی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس اور صاحبزادہ صاحب کو اپنے گھر میں دعوت دیں لیکن ان کے مالی وسائل نے اجازت نہ دی۔ جب صاحبزادہ سلطان محمد مرتضیٰ نجیب صاحب نے لاہور میں تبلیغی دوروں کا سلسلہ شروع فرمایا تو سب سے پہلے محمد امجد کے گھر کا انتخاب کیا گیا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نظرِ کرم اور مہربانی سے تمام معاملات بخوبی انجام پا گئے، مالی مشکلات بھی دور ہو گئیں اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی جانب سے دورہ کی کامیابی پر مبارکباد بھی وصول ہوئی۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے فیضانِ نظر کی بدولت حمیرہ امجد میں صبر و شکر کی خاص صفات پیدا ہوئیں۔ اسلام کی تعلیمات کی اصل روح تک ان کی رسائی ہوئی اور انہیں عمل کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نظرِ کرم کی بدولت ہی ان کے بہت سے ظاہری و باطنی مسائل بھی حل ہو گئے۔

☆☆☆☆☆

آمنہ مغیث سروری قادری (لاہور)

آمنہ مغیث ایک روز اپنے کالج سے انتہائی پریشانی کے عالم میں نکلیں کیونکہ ان کا پرچہ ٹھیک نہ ہوا تھا۔ کچھ دیگر مسائل کی وجہ سے بھی وہ پریشان تھیں اور اس پریشانی کے عالم میں سڑک پار کراس کرتے ہوئے ان کی توجہ ٹریفک کی طرف بالکل نہ رہی۔ اچانک قریب سے کسی نے ان کا بازو پکڑا اور انہیں کھینچتے ہوئے سڑک کے پار لے گیا۔ جب آمنہ مغیث کے حواس بحال ہوئے تو دیکھا کہ سڑک پر تیزی سے گاڑیاں گزر رہی تھیں اور آس پاس کوئی دکھائی نہ دیا۔ آمنہ مغیث کہتی ہیں کہ میرے دل کو اس وقت مکمل یقین ہو گیا کہ مجھے حادثے سے بچانے والی ہستی میرے مرشد کامل اکمل سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی ہی تھی۔

زینب مغیث سروری قادری (لاہور)

زینب مغیث کو ایک chronic بیماری تھی جس میں ذہنی صلاحیتیں متاثر ہو جاتی ہیں۔ اس کے باوجود سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے تحریک دعوتِ فقر کے لیے سوشل میڈیا اور ویب سائٹ ڈویلپمنٹ کے شعبہ میں بہت اچھے طریقے سے فرائض انجام دے رہے ہیں اور آپ مدظلہ الاقدس کی نظرِ کرم کی بدولت ہی وہ ایک ناقابلِ علاج بیماری سے شفایاب ہو رہی ہیں۔

☆☆☆☆☆

رابعہ سعید سروری قادری (سوئٹزرلینڈ)

سوئٹزرلینڈ سے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی مریدہ رابعہ سعید کے کمپیوٹر سائنس کے امتحان کے دوران اچانک نامعلوم وجوہات کی بنا پر کمپیوٹر کریش ہو گیا اور انہوں نے جس قدر پرچہ حل کیا تھا اور ڈیٹا انٹر کیا تھا وہ سب ڈیلیٹ ہو گیا۔ باوجود کوشش کے ڈیٹا دوبارہ سے انٹر نہ ہوا۔ ایسے میں شدید پریشانی کے عالم میں رابعہ سعید نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کو پکارا ''حضور! میری مدد فرمائیں۔'' اسی لمحہ تمام ڈیٹا ریکور ہو گیا اور پرچہ بہترین طریقے سے مکمل ہو گیا۔

☆☆☆☆☆

نبیلہ سروری قادری (لاہور)

محترمہ نبیلہ کی چھوٹی بہن فاطمہ کا پیدائشی طور پر دماغی توازن درست نہ تھا۔ جب ان کے والدین اسے پہلی بار سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں لائے اس دن پہلی بار اس نے دودھ کے علاوہ کوئی ٹھوس غذا کھائی اور خود مانگ کر لنگر کھایا۔ اس دن کے بعد سے اس کے حواس بہتر ہونے لگے اور جسم کی حرکات درست ہونے لگیں جبکہ اس سے پہلے وہ اپنا سر بھی نہ سنبھال سکتی تھی اور گردن ایک طرف ڈھلکی رہتی تھی۔ پھر وہ لوگ اسے اکثر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں لانے لگے اور کچھ عرصہ بعد وہ بالکل صحتمند ہو گئی۔

☆☆☆☆☆

امامہ رشید سروری قادری (لاہور)

امامہ رشید نے محفل میلادِ مصطفیٰ بسلسلہ یومِ منتقلی امانتِ الٰہیہ میں شرکت کے لیے خانقاہ سلطان العاشقین آنا تھا لیکن کوئی سواری نہ مل رہی تھی۔ انہوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے باطنی طور پر عرض کی حضور مہربانی فرمائیں، یہ نہ ہو کہ دیر ہو جائے اور وہ محفل میں شرکت سے محروم رہ جائیں۔ اگلے ہی لمحے ایک رکشہ ان کے پاس آ کر رکا۔ امامہ رشید کو محسوس ہوا کہ یہ رکشہ غیبی مدد کے طور پر بھیجا گیا ہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے امامہ بروقت محفل میں پہنچ گئیں۔

☆☆☆☆☆

مقدس یونس سروری قادری (رائیونڈ)

مقدس یونس کی دونوں ٹانگوں کو فالج (paralysis) ہوگیا تھا۔ فالج تو ٹھیک ہوگیا لیکن مقدس اکثر بیمار رہنے لگیں۔ ٹانگوں میں درد رہتی جس کی وجہ سے چلنا بھی مشکل ہوتا۔ جب انہوں نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کی تو اپنی بیماریوں سے نجات کی عرض کی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے وہ مکمل طور پر صحت یاب ہوگئیں۔

☆ ایک رات مقدس نے خواب دیکھا کہ وہ اپنی والدہ کے ساتھ خانقاہ سے واپس آرہی ہیں اور راستے میں ان کا ایکسیڈنٹ ہوجاتا ہے۔ اسی وقت ان کی آنکھ کھل گئی لیکن وہ اپنا معاملہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے سپرد کر کے دوبارہ سوگئیں۔ اگلے روز محفل میں شرکت کے بعد انہیں خانقاہ سے نکلتے ہوئے تھوڑی دیر ہوگئی۔ راستے میں انہیں سڑک پر ایک خوفناک حادثہ نظر آیا جس کی وجہ سے ٹریفک جام تھی۔ اگر انہیں خانقاہ سے نکلنے میں دیر نہ ہوئی ہوتی تو شاید وہ بھی اس حادثہ سے دوچار ہوجاتیں۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے آنے والی مصیبت خواب میں ہی گزر گئی۔

مقدس کا کہنا ہے ''بیعت کے بعد زندگی کے ہر موڑ پر چاہے رکاوٹ ظاہری ہو یا باطنی، حضور مرشد پاک کو مدد کے لیے اپنے ساتھ پایا ہے۔''

☆☆☆☆☆

ثمینہ سروری قادری (بچیانہ منڈی)

ثمینہ سروری قادری کو ان کے بہن بھائی جو سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے بیعت ہیں، نے لقائے الٰہی اور مجلسِ محمدیؐ کی حضوری کے متعلق بتایا۔ وہ بھی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے بیعت ہونے کے لیے حاضر ہوئیں۔ بیعت کے بعد باقاعدگی سے اسم اللہ ذات کا ذکر و تصور شروع کر دیا تو ان کو قلبی سکون کی دولت نصیب ہوئی۔ ایک رات انہوں نے خواب دیکھا کہ وہ مجلسِ محمدیؐ میں موجود ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سب سے باری باری گفتگو فرما رہے ہیں۔ جب ان کی باری آتی ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں اپنی طرف آنے کا اشارہ کرتے ہیں۔ جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب جا کر انہیں دیکھتی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا دکھائی دیتا ہے۔ سبحان اللہ!

☆☆☆☆☆

رضیہ عنایت سروری قادری (لاہور)

محترمہ رضیہ عنایت کم پڑھی لکھی خاتون ہیں لیکن جب وہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئیں انہیں اپنے اندر ایسی صلاحیتیں محسوس ہونا شروع ہوگئیں جو ایک پڑھے لکھے انسان میں ہوتی ہیں۔ آہستہ آہستہ ان کے دل سے دنیاوی خواہشات ختم ہونا شروع ہوگئیں اور انہوں نے عام لوگوں کی طرح دنیاوی مسائل کے لیے پریشان ہونا چھوڑ دیا۔

☆☆☆☆☆

مقدس بی بی سروری قادری (بچیانہ منڈی)

مقدس بی بی نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ مبارک پر بیعت کے بعد خواب دیکھا کہ بہت سے لوگ ایک جگہ اکٹھے ہو رہے ہیں اور اعلان ہو رہا ہے کہ یہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لا رہے ہیں۔ وہ بھی انتظار میں کھڑی ہو گئیں۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مغرب کی جانب سے تشریف لا رہے ہیں۔ مقدس بی بی نے دیکھا تو کہا ''یہ تو میرے مرشد پاک سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس ہیں۔''

☆☆☆☆☆

نسرین جاوید سروری قادری (ہارون آباد)

محترمہ نسرین جاوید اپنی ہمشیرہ ریحانہ یاسمین مظہر کے توسط سے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئیں اور انہیں فقر سے آگاہی حاصل ہوئی۔

انہیں بریسٹ کینسر کا مرض تھا۔ انہوں نے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس سے اپنا مسئلہ بیان فرمایا، آپ مدظلہ الاقدس نے انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا جو ڈاکٹر کہتے ہیں وہی کریں، اللہ کرم کرے گا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی ہدایت اور ڈاکٹر کی تجویز پر ان کا آپریشن ہو گیا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی نگاہِ کرم سے اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے انہیں دوبارہ صحت اور زندگی عطا فرمائی۔

☆☆☆☆☆

شمشاد اعجاز سروری قادری (ہارون آباد)

محترمہ شمشاد اعجاز کے شوہر جیل میں تھے اور رہائی کا بالکل امکان نہیں تھا۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس ہارون آباد کے تبلیغی دورہ کے دوران ان کے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے مرشد کریم سے دعا کی درخواست کی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے انہیں تسلی دی اور ان کے لیے خصوصی دعا فرمائی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی دعا سے چند مہینوں بعد ان کے شوہر جیل سے رہا ہو گئے۔

☆☆☆☆☆

غوث ارشاد سروری قادری (لاہور)

محترمہ غوث ارشاد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت سے قبل کسی اور سلسلہ میں بیعت تھیں لیکن بیعت کی حقیقت انہیں معلوم نہیں تھی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے بیعت کے بعد زندگی میں بہت سی تبدیلیاں آئیں اور بے بنیاد خوف ختم ہو گئے۔ کلمہ طیب کا اصل مفہوم اور درود شریف کی حقیقت سمجھ میں آئی۔ پہلے تو صرف زبانی طور پر ہی انہیں پڑھتی تھیں لیکن سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے ان سب کی حقیقت سمجھا کر صحیح معنوں میں اللہ کی پہچان کروائی اور اسم اعظم عطا فرمایا جس کی برکت سے ان کی بہت سے باطنی و ظاہری بیماریاں اور پریشانیاں دور ہو گئیں۔

ایک دن طبیعت بہت خراب ہوگئی اور یوں محسوس ہوا جیسے وقتِ آخر آ گیا ہو۔ نیم بیہوشی کی حالت میں انہیں ہسپتال لے جایا گیا۔ گھر والوں نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے دعا کروائی اور اس دعا کی بدولت طبیعت سنبھلنا شروع ہوگئی اور چند دنوں بعد صحت یاب ہوگئیں۔ بیشک اللہ ہی سب کچھ کرتا ہے لیکن کامل مرشد کی دعا کو وہ کبھی ردّ نہیں کرتا۔

☆☆☆☆☆

صفیہ یونس سروری قادری (رائیونڈ)

صفیہ یونس پر سایہ تھا جس کی وجہ سے ان پر ہر وقت خوف کی کیفیت طاری رہتی۔ مختلف بیماریوں نے انہیں گھیر رکھا تھا۔ اپنی ایک عزیزہ ریحانہ یاسمین مظہر جو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت تھیں، ان کے توسط سے محترمہ صفیہ یونس کی ساری فیملی سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوگئی۔ بیعت کے بعد ان پر سے سایہ کے اثرات ختم ہوگئے اور دل کو اطمینان وسکون ملا۔

ایک رات صفیہ یونس نے خواب دیکھا کہ ان کے گھر کے صحن میں بہت سے لوگ جمع ہیں۔ انہیں غیبی آواز آئی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت ہونے والی ہے۔ جب انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا تو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس تخت پر جلوہ افروز نظر آئے۔ آپ مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک چودھویں کے چاند سے بھی زیادہ روشن اور کشادہ تھا۔ اس خواب سے ان پر حقیقتِ محمدیہ واضح ہوگئی۔

☆☆☆☆☆

خدیجہ عارف سروری قادری (کوٹ مٹھاسر)

خدیجہ عارف نے 2020 میں سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کے بعد خود کو آپ کی خدمت کے لیے وقف کر دیا۔ خدیجہ سلطان العاشقین ہاؤس میں ڈیوٹی کرتی ہیں۔ بیعت سے پہلے انہیں فقر کے متعلق بالکل علم نہیں تھا۔ خدیجہ کا کہنا ہے ''جیسے ہی حضور مرشد پاک کے دستِ مبارک پر بیعت ہوئی زندگی کا رخ ہی بدل گیا، ایسے لگا جیسے بے جان جسم میں روح آ گئی ہو۔ بیعت سے پہلے میں پانچ وقت کی نماز کے علاوہ دیگر نفلی عبادات بھی کرتی تھی لیکن کبھی وہ سکون نہیں ملا جو بیعت کے بعد نصیب ہوا۔''

☆ ایک رات خدیجہ نے خواب دیکھا کہ ایک بہت بڑا سانپ ان کے گھر والوں کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ وہ ڈر کر جاگ گئیں لیکن فوراً سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا چہرہ مبارک ان کے سامنے آ گیا اور وہ پرسکون ہوگئیں کہ مرشد کریم کچھ نہیں ہونے دیں گے۔ صبح اٹھ کر خدیجہ نے اپنے گھر کال کی تو ان کی والدہ نے بتایا کہ رات کو ایک بہت بڑا سانپ ان کی چھوٹی بہن کی چارپائی کے پاس تھا لیکن مرا ہوا تھا۔ خدیجہ کا کہنا ہے ''میرے مرشد کریم ہر چیز پر قادر ہیں۔ میں نے جہاں بھی آپ کو پکارا آپ کو ہمیشہ اپنے ساتھ پایا۔''

☆ خدیجہ عارف اس نیت سے عبادات کرتیں تھیں تاکہ مرنے کے بعد انہیں اللہ کا دیدار نصیب ہو لیکن بیعت کے بعد انہیں پتہ چلا کہ اس دنیا میں بھی اللہ کا دیدار ہوسکتا ہے۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا دیدار کرتے ہی خدیجہ کے اندر اللہ پاک کو پانے کی مزید تڑپ پیدا ہوتی ہے۔ ان کا کہنا ہے ''سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی محفل میں بیٹھ کر جو سکون ملتا ہے وہ ساری زندگی عبادت کرنے سے بھی میسر نہیں آتا۔''

مناہل اشفاق سروری قادری

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت سے پہلے مناہل اشفاق بہت زیادہ دباؤ کا شکار تھیں اور ڈپریشن میں مبتلا تھیں۔ ان کی والدہ اس دنیا میں نہیں تھیں جس کی وجہ سے انہیں بہت سی مشکلات کا سامنا تھا۔ خاندان والے بھی عجیب عجیب باتیں کرتے تھے۔ مناہل بہت ڈری اور سہمی رہتی تھیں۔ نیند بھی مشکل سے آتی۔ اکثر و بیشتر ڈراؤنے خواب آتے۔ ان کی زندگی میں سکون نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ نماز پڑھتے وقت بھی دل میں بے چینی رہتی۔ لیکن جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی تو زندگی میں سکون آ گیا۔ مناہل اشفاق کا کہنا ہے ''یہ صرف اور صرف میرے مرشد پاک کا کرم ہے۔ بہت ساری ذمہ داریوں کے باوجود دل سکون میں رہتا ہے۔''

مناہل اشفاق اور ان کی بہن نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی بارگاہ میں التجا کی کہ ان کی والدہ جو اس دارِ فانی سے کوچ کر چکی ہیں ان کو بھی بیعت فرمالیں۔ مناہل کے ایک عزیز جو سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے مرید ہیں انہوں نے مناہل کی والدہ کو خواب میں دیکھا جو ان سے پوچھ رہی تھیں کہ کیا وہ خانقاہ میں آسکتی ہیں۔ مناہل کو یقین ہے کہ اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے ان کی عرض کو قبول فرمالیا ہے۔

☆☆☆☆☆

فاطمہ اشفاق سروری قادری

فاطمہ اشفاق سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہیں۔ انہیں مرگی تھی۔ بہت علاج معالجے کے باوجود صحت یاب نہ ہوئیں۔ ہفتہ وار محفل نورِ مصطفیٰؐ میں شریک ہوئیں اور سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے دم کروایا اور تعویز بھی لیا جس کے بعد وہ مکمل صحت یاب ہوگئیں۔

☆☆☆☆☆

عائشہ مغل سروری قادری (گوجرانوالہ)

عائشہ مغل سے ان کی ایک دوست نے سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کا ذکر کیا۔ عائشہ نے انٹرنیٹ پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے متعلق تلاش کیا اور یوٹیوب پر سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی حیاتِ مبارکہ پر بنائی گئی ڈاکیومینٹری دیکھی تو وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس سے ملاقات کے لیے بیقرار ہوگئیں۔ انہوں نے فوراً آن لائن بیعت کر لی۔ ایک مرتبہ محفل میں شریک ہونے کا ارادہ کیا تو پریشان ہوگئیں کیونکہ وہ انجان شہر میں تنہا نہیں آسکتی تھیں۔ عائشہ نے اپنے والدین اور بھائی سے تذکرہ کیا تو سب گھر والے محفل میں شرکت پر رضامند ہو گئے۔ راستوں کا پتہ نہ ہونے کے باوجود سب لوگ بخیر و عافیت خانقاہ پہنچ گئے جیسے کوئی غیبی طاقت ان کی راہنمائی کر رہی ہو۔ عائشہ کی والدہ پیروں کے پاس نہیں جاتی تھیں لیکن وہ نہ صرف عائشہ کے ہمراہ لاہور آئیں بلکہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی زیارت کے بعد ان کے

عقیدتمندوں میں شامل ہوگئیں۔ عائشہ کا کہنا ہے کہ یہ صرف اور صرف سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی کرامت ہے۔

☆ عائشہ مغل بہت بیمار رہتی تھیں۔ مختلف ڈاکٹروں سے علاج کے باوجود شفا نہ ملی حتیٰ کہ پانچ سال گزر گئے۔ جب وہ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئیں تو دعا کی درخواست کی۔ سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی دعا سے چند دنوں میں ہی وہ صحت یاب ہوگئیں اور بیماری سے جان چھوٹ گئی۔

☆☆☆☆☆

شائستہ سروری قادری (ڈسکہ)

شائستہ بہت زیادہ بیمار رہتی تھیں۔ علاج کروانے کے باوجود افاقہ نہ ہو رہا تھا۔ وہ 21 مارچ کو محفل میلادِ مصطفیٰؐ بسلسلہ یومِ منتقلی امانتِ الٰہیہ میں شریک ہوئیں۔ جب سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس محفل کے اختتام پر خواتین والی سائیڈ پر تشریف لائے تو شائستہ نے بھی آپ مدظلہ الاقدس کی زیارت کی۔ اس دوران شائستہ کو محسوس ہوا کہ کوئی چیز ان کے سر سے ہٹ گئی ہے۔ انہیں اپنا آپ بہت ہلکا پھلکا اور پُرسکون محسوس ہوا جیسے وہ کبھی بیمار نہ ہوئی ہوں۔ اس کے بعد شائستہ مکمل صحت یاب ہوگئیں۔

☆☆☆☆☆

نرمین اکرم سروری قادری (لاہور)

نرمین اکرم کا کہنا ہے کہ وہ جب سے بیعت ہوئی ہیں انہیں اپنے اندر بہت مثبت تبدیلیاں محسوس ہو رہی ہیں۔ اب اچھے اور برے کا فرق ان پر واضح ہے۔ مرشد پاک کے کرم سے ان کے سب کام آسان ہو جاتے ہیں اور کچھ بھی برا ہونے سے پہلے ہی اشارہ مل جاتا ہے۔ جیسے جیسے ذکر و تصور اسم اللہ ذات کیا نرمین کے دل میں مرشد کی محبت بڑھتی گئی اور اب زیادہ سے زیادہ مرشد کی بارگاہ میں حاضر رہنے کو دل چاہتا ہے۔

☆☆☆☆☆

نوٹ: سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے تمام مرد و خواتین مریدین کے یہ تمام مشاہدات ان مریدین نے خود کتاب کی تحقیقاتی کمیٹی کو زبانی یا تحریری طور پر یا واٹس ایپ پر لکھے ہوئے میسج یا وائس میسج کے ذریعے ارسال کیے۔ کمیٹی نے ان میں کوئی ترمیم یا اضافہ نہیں کیا سوائے ادبی لحاظ سے ان کی نوک پلک درست کرنے کے۔ البتہ کچھ غیر ضروری باتیں طوالت سے بچنے کی غرض سے کاٹ دی گئی ہیں۔ تمام کرامات کو کمپوز کرنے کے بعد مریدین کو دوبارہ پڑھوا کر ان سے تصدیق کروائی گئی ہے اور ہر ایک مرید سے اس کے مشاہدے پر دستخط اور انگوٹھے کا نشان بطور تصدیق لگوا لیا گیا ہے تاکہ مستقبل میں کوئی اعتراض نہ کر سکے۔ یہ دستخط شدہ مشاہدات کمیٹی نے ایک فائل میں محفوظ کر لیے ہیں۔

اظہارِ عجز

اس کتاب پر کام کرنے والی تحقیقاتی کمیٹی اس بات کا اعتراف کرتی ہے کہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی شان اس قدر بلند و برتر ہے کہ اس کا احاطہ ناممکن ہے اور باوجود ہر ممکن کوشش کے ہم اس کے بیان کا حق ادا نہیں کر سکے۔ اللہ ہماری یہ عاجزانہ کوشش اپنی بارگاہ میں قبول فرمالے۔ آمین

www.sultan-ul-faqr-publications.com

استفادہ کتب

1۔قرآنِ مجید

2۔تفاسیر قرآنِ مجید (جن کا حوالہ کتاب میں موجود ہے)

3۔ تفسیر روح البیان از شیخ محمد اسماعیل حقی رحمتہ اللہ علیہ، ترجمہ وتفسیر مولانا فیض احمد اویسی مرحوم ومغفور

4۔کتبِ احادیث

5۔کتب احادیثِ قدسی

6۔کتبِ تاریخ

1۔مرآۃ العارفین تصنیف لطیف سیّد الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

نمبر شمار	نام کتاب	مترجم	سال اشاعت	ناشر
1۔	مرآۃ العارفین (ترجمہ وشرح)	مسز عنبرین مغیث سروری قادری	2016ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 14-5/A ایکسٹینشن، ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
2۔	ترجمہ مراۃ العارفین	اللہ والے کی قومی دکان	درج نہیں قیمت آٹھ آنے درج ہے	اللہ والے کی قومی دکان لاہور
3۔	کنز العارفین شرح مراۃ العارفین	میاں خادم حسین صوفی	1973ء	سنی پبلیشرز لاہور
4۔	مرقاۃ السالکین شرح مراۃ العارفین	محمد فیض احمد اویسی	2007ء	زاویہ پبلیشرز لاہور

www.sultan-ul-faqr-publications.com

2. تصانیف غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف/مترجم	سال اشاعت	ناشر
1۔	سرالاسرار	1۔سلطان محمد احسن علی سروری قادری (مع عربی متن)	2016ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز۔A-5/4 ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
		2۔مولانا علامہ محمد منشا تابش قصوری	باراول 12 ربیع الاول 1423ھ	قادری رضوی کتب خانہ لاہور
		3۔سید امیر خان نیازی (مع عربی متن)	ستمبر 2003ء	مکتبہ العارفین 4/A۔ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن لاہور
		4۔ حافظ برکت علی قادری	1401ھ	غوثیہ کتب خانہ بیرون شاہ عالم گیٹ لاہور
		5۔ ظفر اقبال کلیار	2012ء	زاویہ پبلیشرز لاہور
2۔	(i) الرسالۃ الغوثیہ ترجمہ وشرح مع عربی متن	1۔سلطان محمد احسن علی سروری قادری	2020ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز A-5/4 ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
	(ii) الرسالۃ الغوثیہ مع عربی متن	سلطان العصر حضرت غلام دستگیر القادری ناشادؒ	مارچ 1998ء	غلام دستگیر اکیڈمی دربار سلطان باھُو جھنگ
	(iii) تذکرہ قادریہ (مع رسالۃ الغوثیہ صفحہ 167 تا 196)	سیّد علاؤالدین گیلانی البغدادی	بارِ ہفتم 2016ء	دربارِ غوثیہ شاہراہ الگیلانی کوئٹہ
3۔	الفتح الربانی	1۔مولانا عبدالاحد قادری (فیوض غوث یزدانی)	2003ء	قادری رضوی کتب خانہ لاہور
		2۔نفیس اکیڈمی کراچی (مع عربی متن)	درج نہیں	نفیس اکیڈمی کراچی
		3۔مولانا عاشق الٰہی (مع عربی متن)	دسمبر 2008ء	العارفین پبلیکیشنز لاہور

www.sultan-ul-faqr-publications.com

3۔تصانیفِ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ

نمبر شمار	نام کتاب	مترجم	سال اشاعت	ناشر
1۔	فصوص الحکم	1۔شرح مولانا عبدالقدیر صدیقی	درج نہیں	نذیر سنز لاہور
		2۔ محمد ریاض قادری (شرح فصوص الحکم والایقان)	2006ء	علم وعرفان پبلشرز لاہور
2۔	فتوحاتِ مکیہ (تین جلدیں)	صائم چشتی	1986ء	علی برادران تاجران کتب فیصل آباد

4۔تصانیفِ حجۃ الاسلام حضرت ابوحامد امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

نمبر شمار	نام کتاب	مترجم	سال اشاعت	ناشر
1۔	کیمیائے سعادت	محمد شریف نقشبندی	1993ء	شبیر برادرز لاہور
2۔	احیاالعلوم (چار جلدیں)	مولانا محمد فیض احمد اویسی	درج نہیں	شبیر برادرز لاہور

5۔کتب سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ

نمبر شمار	نام کتب	مترجم	سال اشاعت	ناشر/ادارہ
1۔	نورالہدیٰ کلاں	1۔ فاطمہ برہان سروری قادری (مع فارسی متن)	2020ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 14-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
		2۔ سید امیر خان نیازی (مع فارسی متن)	2001ء	انجمن غوثیہ عزیزیہ حق باھو سلطان دربار عالیہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ جھنگ
		3۔کے۔بی۔نسیم (مع فارسی متن)	2000ء	حق باھو منزل گلشن راوی لاہور
		4۔ فقیر میر محمد (فارسی۔اردو)	مئی 2007ء	بمقام سمندری شریف تلہ گنگ ضلع چکوال
		5۔ نور محمد کلاچوی	بارنہم 2000ء	عرفان منزل کلاچی ڈیرہ اسماعیل خان
		6۔ محمد شکیل مصطفیٰ اعوان	2007ء	شبیر برادرز لاہور

www.sultan-ul-faqr-publications.com

	7۔	الطاف حسین شاہد روی	درج نہیں	شبیر برادرز لاہور
2۔ شمس العارفین	1۔	پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمٰن سروری قادری (مع فارسی متن)	2020ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 14-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
	2۔	مخطوطہ (فارسی)	درج نہیں	بقلم شہبازِ عارفاں پیر سیّد بہادر علی شاہ کاظمی رحمتہ اللہ علیہ
	3۔	سید امیر خان نیازی (مع فارسی متن)	2002ء	انجمن غوثیہ عزیزیہ حق باھو سلطان دربار عالیہ حضرت سخی سلطان باھوؒ جھنگ
	4۔	محمد علی چراغ	1998ء	نذیر سنز پبلشرز لاہور
	5۔	حافظ محمد رمضان (مرحوم)	درج نہیں	حافظ محمد رمضان مرحوم خطیب دربار حضرت سلطان باھوؒ جھنگ
	6۔	عبدالرشید شاہد القادری	درج نہیں	مکتبہ سلطانیہ گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ
	7۔	اللہ والے کی قومی دکان	درج نہیں	اللہ والے کی قومی دکان لاہور
3۔ مجالستہ النبیؐ	1۔	سید امیر خان نیازی (مع فارسی متن)	باراول 1996ء	انجمن غوثیہ عزیزیہ حق باھو سلطان دربار عالیہ حضرت سخی سلطان باھوؒ جھنگ
	2۔	فقیر میر محمد		فقیر میر محمد اعوان بمقام سمندری شریف تلہ گنگ ضلع چکوال
4۔ محک الفقر کلاں	1۔	سید امیر خان نیازی (مع فارسی متن)	2006ء	العارفین پبلیکیشنز لاہور
	2۔	فقیر میر محمد (فارسی۔اردو)		فقیر میر محمد اعوان بمقام سمندری شریف تلہ گنگ ضلع چکوال
	3۔	کے بی نسیم (مع فارسی متن)	1996ء	حق باھو منزل گلشن راوی لاہور
	4۔	اللہ والے کی قومی دکان	درج نہیں	اللہ والے کی قومی دکان لاہور
	5۔	محمد شکیل مصطفیٰ اعوان	2007ء	شبیر برادرز لاہور

www.sultan-ul-faqr-publications.com

5۔	کلید التوحید کلاں	1۔سلطان احسن علی سروری قادری (مع فارسی متن)	2020ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 14-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
		2۔ سید امیر خان نیازی (مع فارسی متن)	اشاعت 2002ء	انجمن غوثیہ عزیزیہ حق باھو سلطان دربار عالیہ حضرت سخی سلطان باھُو جھنگ
		3۔ فقیر میر محمد (فارسی۔اردو)	ترجمہ مکمل 1996ء	فقیر میر محمد اعوان بمقام سمندری شریف تلہ گنگ ضلع چکوال
		4۔ اللہ والے کی قومی دکان	درج نہیں	اللہ والے کی قومی دکان لاہور
6۔	عین الفقر	1۔ پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمٰن سروری قادری (مع فارسی متن)	2020ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 14-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
		2۔ الطاف حسین شاہدروی	1998ء	شبیر برادرز لاہور
		3۔ سید امیر خان نیازی (مع فارسی متن)	دسمبر 2004ء	العارفین پبلیکیشنز 4/A۔ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن لاہور
		4۔ کے۔بی نسیم (مع فارسی متن)	2001ء	حق باھو منزل گلشن راوی لاہور
		5۔ اللہ والے کی قومی دکان	درج نہیں	اللہ والے کی قومی دکان لاہور
7۔	سلطان الوھم	1۔ پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمٰن سروری قادری (مع فارسی متن)	2020ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 14-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
		2۔ فقیر میر محمد	فروری 1999ء	فقیر میر محمد ڈھلی شریف تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال
8۔	اسرارِ قادری	1۔ سلطان محمد احسن علی سروری قادری (مع فارسی متن)	2022ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 14-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
		2۔ اللہ والے کی قومی دکان	1952ء	اللہ والے کی قومی دکان لاہور
		3۔ الطاف حسین شاہدروی	1996ء	شبیر برادرز لاہور
		4۔ محمد شریف عارف نوری	1994ء	پروگریسو بکس اردو بازار لاہور
		5۔ سید امیر خاں نیازی	2010ء	العارفین پبلیکشنز لاہور

www.sultanulfaqr-publications.com

9۔	قربِ دیدار	1۔ فاطمہ برہان سروری قادری (مع فارسی متن)	2017ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 14-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
		2۔ محسن فقری	2005ء	شبیر برادرز لاہور
10۔	امیر الکونین	1۔ سلطان محمد احسن علی سروری قادری (مع فارسی متن)	2017ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 14-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
		2۔ اللہ والے کی قومی دکان	درج نہیں	اللہ والے کی قومی دکان لاہور
		3۔ سید امیر خان نیازی (مع فارسی متن)		العارفین پبلیکیشنز لاہور
		4۔ محمد عبدالرشید شاہد القادری	اشاعت پنجم 1425ھ	مکتبہ سلطانیہ گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ
		5۔ محمد شکیل مصطفیٰ اعوان	2007ء	شبیر برادرز لاہور
11۔	عقلِ بیدار	1۔ سلطان محمد احسن علی سروری قادری (مع فارسی متن)	2022ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 14-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
		2۔ شاہد القادری	نامعلوم	مکتبہ سلطانیہ گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ
		3۔ کے بی نسیم (مع فارسی متن)	2003ء	حق باھُو منزل گلشن راوی لاہور
		4۔ اللہ والے کی قومی دکان	درج نہیں	اللہ والے کی قومی دکان لاہور
12۔	کلیدِ جنت	کے بی نسیم (مع فارسی متن)	1996ء	سلطان باھو اکیڈمی حق منزل گلشن راوی لاہور
13۔	محبت الاسرار	1۔ محمد شریف عارف	1993ء	پروگریسو بکس لاہور
		2۔ کے بی نسیم (مع فارسی متن)		حق باھُو منزل گلشن راوی لاہور

6۔ کتب سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

نمبر شمار	نام کتاب	سال اشاعت	ناشر
1۔	رسالہ روحی شریف (مع فارسی متن)	اگست 2022	سلطان الفقر پبلیکیشنز 14-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
2۔	شمس الفقرا (بارِ سوم)	مارچ 2022ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 14-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور

www.sultan-ul-faqr-publications.com

3-	مجتبیٰ آخر زمانی (بارِ دوم)	مارچ 2022ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 4-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
4-	کلام مشائخ سروری قادری	جنوری 2021	سلطان الفقر پبلیکیشنز 4-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
5-	حقیقت اسم اللہ ذات	اکتوبر 2019ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 4-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
6-	مرشد کامل اکمل	اگست 2022ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 4-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
7-	سلطان باھُوؒ	مارچ 2016ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 4-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
8-	فقرِ اقبالؒ	مارچ 2014	سلطان الفقر پبلیکیشنز 4-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
9-	فضائل اہلِ بیت وصحابہ کرامؓ (قرآن وحدیث کی روشنی میں)	اگست 2020ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 4-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
10-	خلفائے راشدین	نومبر 2020ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 4-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
11-	حقیقت عید میلاد النبیؐ	مئی 2019ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 4-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
12-	سوانح حیات سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ	اگست 2012ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 4-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
13-	سیّد الشہدا حضرت امام حسین اور یزیدیت	اگست 2016ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 4-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
14-	حقیقتِ محمدیہ	نومبر 2016ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 4-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
15-	حیات وتعلیمات سیّدنا غوث الاعظمؓ	ستمبر 2018ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 4-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
16-	ابیاتِ باھُوؒ کامل	اکتوبر 2022ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 4-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور

www.sultan-ul-faqr-publications.com

17۔	حقیقتِ نماز	اگست 2022ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 4-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
18۔	حقیقتِ روزہ	اکتوبر 2018ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 4-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
19۔	حقیقتِ زکوٰۃ	مارچ 2020ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 4-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
20۔	حقیقتِ حج	مارچ 2020ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 4-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
21۔	تزکیہ نفس کا نبوی طریق	اکتوبر 2018	سلطان الفقر پبلیکیشنز 4-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
22۔	نفس کے ناسور	مئی 2019ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 4-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
23۔	سلطان الفقر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علیؒ۔ حیات و تعلیمات	اکتوبر 2016ء	سلطان الفقر پبلیکیشنز 4-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور

7۔ دیگر کتب

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف/مترجم	سال اشاعت	ناشر
1۔	کشف المحجوب	حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش مترجم مولانا میاں رمضان علی	1970ء	فضل نور اکیڈمی چک سادہ شریف ضلع گجرات
2۔	انسانِ کامل	سید عبدالکریم الجیلیؒ	طبع چہارم 1980ء	نفیس اکیڈمی کراچی
3۔	حقائق عن التصوف (تصوف کے روشن حقائق)	حضرت شیخ عبدالقادر عیسیٰ شاذلیؒ مترجم شمس صدیقی	2003ء	مکتبہ زاویہ لاہور
4۔	عوارف المعارف	حضرت شہاب الدین سہروردیؒ مترجم شمس صدیقی	جنوری 2001ء	فرید بک ڈپو دہلی (انڈیا)
5۔	تواریخ آئینہ تصوف	شاہ محمد حسن صابری چشتی رام پوری	بارِ سوم 1424ھ	مکتبہ صابریہ قصور

www.sultan-ul-faqr-publications.com

6۔	مثنوی مولانا روم	مولانا جلال الدین رومیؒ مترجم محمد عالم امیری	طبع پنجم نومبر2005ء	خدیجہ پبلکیشنز لاہور
7۔	شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی	محمد شفیع بلوچ	2006ء	مکتبہ جمال لاہور
8۔	روحانیت اور اسلام	کپتان واحد بخش سیال	1995ء	الفیصل ناشران تاجران کتب لاہور
9۔	سرِّ دلبراں	حضرت شاہ سید محمد ذوقی	1995ء	الفیصل ناشران تاجران کتب لاہور
10۔	صاحبِ لولاک	طارق اسماعیل ساگر	2004ء	مکتبہ العارفین لاہور
11۔	سلیم التواریخ	مولوی محمد اکبر علی صوفی جالندھری	1919ء	شیخ عبدالعزیز پرنٹرز جالندھر
12۔	تاریخ آرائیاں	علی اصغر چوہدری	1977ء بارِ چہارم	علمی کتب خانہ لاہور
13۔	آلِ ذورعین	منشی ابراہیم محشر انبالوی	1922ء	انبالہ انڈیا
14۔	کاروانِ ارائیاں	عبدالحمید صابری الراعی	2010ء	ارائیں بیٹھک رحیم یار خان
15۔	حقیقتِ ابدال و رجالِ غیب	احمد سعید ہمدانی	1993ء	غلام دستگیر اکیڈمی دربار سلطان باھُوؒ جھنگ
16۔	تعبیر الرؤیا	علامہ ابنِ سیرینؒ، مترجم مولانا ابوالقاسم دلاوری	ستمبر1995ء	مشتاق بک کارنر اردو بازار لاہور
17۔	کلام در شان سلطان العاشقین		2017ء	ناشر سلطان الفقر پبلیکیشنز 14-5/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور
18۔	کلیات اقبالؒ (فارسی)			
19۔	کلیات اقبالؒ (اردو)			
20۔	خطبات اقبالؒ			
21۔	کلام میاں محمد بخش			
22۔	کلام حضرت بلھے شاہؒ			
23۔	دیوان حافظ			
24۔	مکتوباتِ مجددیہ			

www.sultan-ul-faqr-publications.com

ماہنامہ مرآۃ العارفین

- اپریل 2000ء
- جون 2000ء
- جولائی 2000ء
- اکتوبر 2000ء
- اپریل 2001ء
- دسمبر 2001ء
- اگست 2002ء
- ستمبر 2002ء
- اکتوبر 2002ء
- دسمبر 2002ء
- مارچ 2003ء
- اپریل 2003ء
- مئی 2003ء
- اگست 2003ء
- اپریل 2004ء
- مئی 2004ء
- اگست 2004ء

ماہنامہ سلطان الفقر لاہور

- اگست 2006ء سے لے کر ستمبر 2022ء کے شمارہ جات
- روایات والدہ محترمہ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس
- روایات مریدین، محبین
- تعلیمی ریکارڈ/اسناد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس
- خاندانی ریکارڈ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس
- سرکاری ملازمت کا ریکارڈ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

English Books

No.	Name of Books	Writer/Translator	Year	Publisher
1-	Sufism-The Soul of Islam	Sultan-ul-Ashiqeen Sultan Mohammad Najib-ur-Rehman, Translated by Sultan Mohammad Abdullah Iqbal, Sahibzadi Muneeza Najib, Yasmin Khurshid Malik, Mrs. Ambreen Moghees	2020	Sultan-ul-Faqr Publications, 4-5/A Extension, Education Town, Wahdat Road, Lahore

www.sultan-ul-faqr-publications.com

2-	The Spiritual Guides of Sarwari Qadri Order	Sultan-ul-Ashiqeen Sultan Mohammad Najib-ur-Rehman Translated by Yasmin Khurshid Malik Sarwari Qadri, Mrs. Ambreen Moghees Sarwari Qadri and Neyn Tara Sarwari Qadri	2015	Sultan-ul-Faqr Publications, 4-5/A Extension, Education Town, Wahdat Road, Lahore
3-	Risala Roohi Sharif	Written by Sultan Bahoo Translated and exegesis by Mrs. Ambreen Moghees Sarwari Qadri	2015	– do –
4-	Shams-ul-Arifeen	Written by Sultan Bahoo Translated by Mrs. Ambreen Moghees Sarwari Qadri	2016	– do –
5-	Sultan-ul-Waham	– do –	2016	– do –
6-	Ain-ul-Faqr	– do –	2016	– do –
7-	Ameer-ul-Kaunain	– do –	2017	– do –
8-	Kaleed-ul-Tauheed Kalan	– do –	2017	– do –
9-	Qurb-e-Deedar	– do –	2018	– do –
10-	Noor-ul-Huda Kalan	– do –	2019	– do –
11-	The Spiritual Reality of Prayer (Salat)	Written by Sultan-ul-Ashiqeen Sultan Mohamamd Najib-ur-Rehman.	2016	– do –
12-	The Spiritual Reality of Saum (Fast)	Written by Sultan-ul-Ashiqeen Sultan Mohamamd Najib-ur-Rehman. Translated by Dr. Sahar Warraich Sarwari Qadri	2016	– do –
13-	The Spiritual Reality of Hajj	Written by Sultan-ul-Ashiqeen Sultan Mohamamd Najib-ur-Rehman. Translated by Sofia Sultan Sarwari Qadri	2016	– do –
14-	The Spiritual Reality of Zakat	Written by Sultan-ul-Ashiqeen Sultan Mohamamd Najib-ur-Rehman. Translated by Neyn Tara Sarwari Qadri	2016	– do –
15-	Sultan Bahoo	Written by Sultan-ul-Ashiqeen Sultan Mohamamd Najib-ur-Rehman. Translated by Mrs. Ambreen Moghees Sarwari Qadri	2016	– do –
16-	Imam Hussain and Yazid	Written by Sultan-ul-Ashiqeen Sultan Mohamamd Najib-ur-Rehman. Translated by Yasmin Khurshid Malik Sarwari Qadri	2016	– do –
17-	The Mohammadan Reality	Written by Sultan-ul-Ashiqeen Sultan Mohamamd Najib-ur-Rehman. Translated by Yasmin Khurshid Malik Sarwari Qadri	2016	– do –
18-	Celebration of Mawlid Al-Nabi	Written by Sultan-ul-Ashiqeen Sultan Mohamamd Najib-ur-Rehman. Translated by Yasmin Khurshid Malik Sarwari Qadri	2021	– do –

www.sultan-ul-faqr-publications.com

19-	Purification of Innerself in Sufism	Written by Sultan-ul-Ashiqeen Sultan Mohamamd Najib-ur-Rehman. Translated by Mohammad Abdullah Iqbal Sarwari Qadri	2016	Sultan-ul-Faqr Publications, 4-5/A Extension, Education Town, Wahdat Road, Lahore
20-	The Prophetic Way of Purgation of Innerself in Sufism	Written by Sultan-ul-Ashiqeen Sultan Mohamamd Najib-ur-Rehman. Translated by Zuhaa Fatima Sarwari Qadri	2017	– do –
21-	Sultan-ul-Faqr VI Sultan Mohammad Asghar Ali Life and Teachings	Written by Sultan-ul-Ashiqeen Sultan Mohamamd Najib-ur-Rehman. Translated by Yasmin Khurshid Malik Sarwari Qadri	2016	– do –
22-	The Divine Reality of Ism-e-Allah Zaat	Written by Sultan-ul-Ashiqeen Sultan Mohamamd Najib-ur-Rehman. Translated by Sahibzadi Muneeza Najib Sarwari Qadri	2016	– do –
23-	The Perfect Spiritual Guide	Written by Sultan-ul-Ashiqeen Sultan Mohamamd Najib-ur-Rehman. Translated by Sahibzadi Muneez Najib Sarwari Qadri	2016	– do –
24-	Life History of Sultan-ul-Tarikeen Hazrat Sakhi Sultan Syed Mohamamd Abdullah Shah Madni Jilani Rehmat-ul-Allah Alayh	Written by Sultan-ul-Ashiqeen Sultan Mohamamd Najib-ur-Rehman. Translated by Fatima Noor Sarwari Qadri	2017	– do –

www.sultan-ul-faqr-publications.com

سلطان العاشقین

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے دینِ محمدیؐ کو از سرِ نو حیات بخشی ہے۔ راہ تصوف میں آپ کی تعلیمات 24 کتب کی صورت میں امتِ محمدیہ کے لئے مینارۂ نور ثابت ہوئیں۔ آپ کی خدماتِ دین آپ کے مجدد ہونے پر مہرِ تصدیق ثبت کرتی ہیں۔ آپ کی موجودگی اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے فقرا کاملین کو آج بھی دنیا میں بھیجتا ہے۔

سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس نے لاکھوں لوگوں کے قلوب کو علمِ لدنّی کے نور سے منور فرمایا اور معراجِ انسانی کا راستہ دکھایا کیونکہ وہاں تک پہنچنا ہی حقیقی سنتِ نبویؐ ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس نے مسلمانوں کو چلہ کشی و ریاضت کی مشکلات سے نکال کر فقرِ محمدیؐ پر گامزن کیا۔ اسمِ اعظم کے ذریعے فیضِ الٰہی کو ایسے تقسیم کیا کہ کوئی بھی طلبِ الٰہی رکھنے والا پیاسا نہ رہا، جس کا ثبوت اس کتاب میں موجود کثیر تعداد میں طالبانِ مولیٰ کی گواہیاں ہیں۔

سُلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

سُلطان الفقر ہاؤس

4-5/A۔ ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: +92-42-35436600 Cell: +92 322 4722766

www.sultan-ul-ashiqeen.com
www.sultan-ul-ashiqeen.pk
www.sultan-bahoo.com
www.sultan-ul-faqr-publications.com
E-mail: sultanulfaqrpublications@tehreekdawatefaqr.com

ISBN: 978-969-2220-20-0

Rs:2500